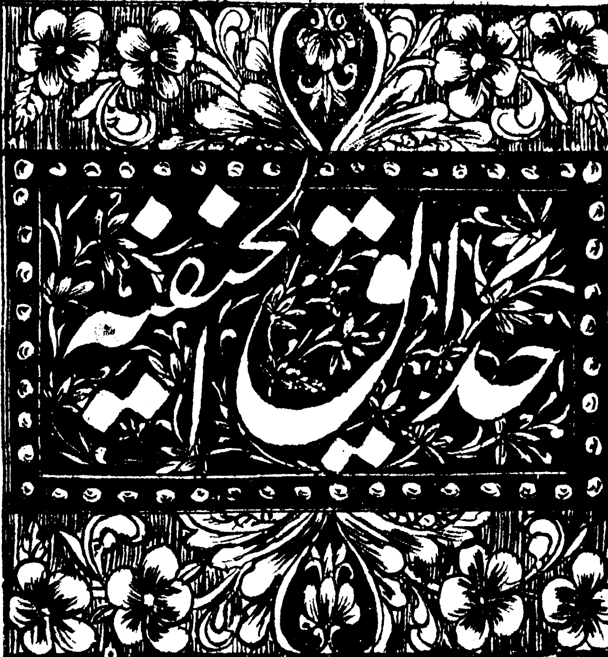
قوله علیه السلام ان العلماء ورثة الانبیاء

الحمد لله والمنة کہ کتاب مستطاب جسمین تراجم فقہاے عظام اور علماے کرام حنفیہ کے مذکور ہیں یعنی



حدائق الحنفیہ

جو تالیفات عالم نبیل و فاضل جلیل مولوی فقیر محمد صاحب جہلمی ثم اللاہوری سے ہے

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ میں طبع مزین ہوئی

اطلاع۔ اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب متفرقات دینیہ اُردو کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت
کتب متفرقات دینیہ اُردو	
احیاء القلوب۔ فی میلاد المحبوب مولد شریف حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان اور دیگر حالات از ابتداء خلقت نور محمدی تا حال وفات سرور کائنات و بیان معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اشعار نعتیہ فی الواقع میلاد مبارک کے بیان مین اس کتاب کے ساتھ دوسری کتاب کی ضرورت نہین ہی مصنفہ مولوی عبد الجلیل صاحب	۴ر۶پا
عجائب یوسفی۔ مجموعہ وظائف وتعویذات واعمال ودعا وغیرہ از حافظ محمد یوسف	۵ر
رشید المومنین۔ عربی واُردو دو رسالہ نایاب متضمن احوال دوزخ وقیامت از محمد سلطان۔ کاغذ سفید۔	۸ر
گلزار نعت۔ از منشی رحمن علی صاحب مطبوعہ نظامی۔	۲ر۶پا
محامد النبی۔ مولفہ مولوی حامد علی صاحب	۵ر
علامات القیامۃ۔ مصنفہ مولوی محمد خلیل الرحمن کاغذ سفید۔	۲ر۶پا
کلمات قدسیہ لہامات غوثیہ از شیخ فتح علی۔ کاغذ حنائی۔	۵ر
فضائل الشہور والصیام۔ سال کے ہر ماہ کے فضائل وعبادات بہ ثبوت احادیث وآیات۔	۳ر
شبیہ احمدی۔ سراپاے رسول مقبول کا بیان از جمال الدین حسن خان۔	۱ر۶پا
اظہار الحقیقت جسمین سوال وجواب فرقہ وہابیہ کے مذکور ہین۔	۱ر
دوازدہ مجلس مسمی بہ ریاض الازہار از مولوی محمد قمر الدین گویا موسی۔	۱۱ر

فہرست مطالب و اسماے علماے کرام مندرجۂ حدائق الحنفیہ

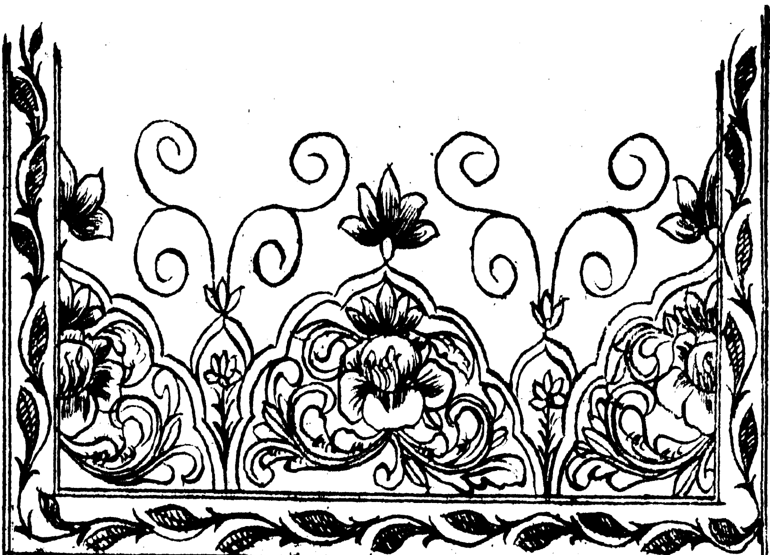
قوله علیه السلام ان العلماء ورثة الانبیاء

الحمد لله والمنة که کتاب مستطاب جسمیں تراجم فقہاء عظام اور علماء کرام حنفیہ کے مذکور ہیں مسمی



جو تالیفات عالم نبیل و فاضل جلیل مولوی فقیر محمد صاحب جہلمی ثم اللاہوری کی ہے

مطبع نامی منشی نولکشور میں لکھنؤ طبع سے مزین ہوئی



الحمد للہ الذی اعلیٰ درجة المومنین المتقین والصلوٰة والسلام علیٰ سید الانبیاء
والمرسلین وعلیٰ اٰلہ واصحابہ الھادین المھدیین وتابعیھم وتبعھم
من الائمة المجتہدین والمستنبطین خصوصاً علی الامام ابی حنیفة
سراج الامة وامام المسلمین وعلی سائر الفقہاء والمحدثین الی یوم الدین

اما بعد مین نفتقر الی الصمد فقیر محمد جنوی بن حافظ محمد سعادت‌ناش مرحوم مدت سے اس
زمانہ کے اکثر غیر مقلدین کو جو اپنے کو ہیچمدان دیگرے نبست سمجھتے ہین اپنی جہالت سے
علماے کرام خصوصاً فقہاے عظام حنفیہ رحمہم اللہ کی تحقیر وتوہین کرتے دیکھتا اور اُنکے حق مین
طرح طرح کے طعن علمی کرتے سنتا تھا اور تعجب سے کہتا تھا کہ الٰہی ان لوگون کی عقل وسمجھ پر کیا
پتھر پڑ گئے ہین کہ جن لوگون نے اپنی عمدہ تصانیف وتوالیف کے ذریعہ سے علم شریعت کو اطراف
واکناف عالم مین پھیلایا اور محض جنکے طفیل سے علم رسالت پناہی ان تک پہونچا انھین پر یہ
عقل کے پتلے اپنی سوء فہمی سے بے علمی وبے بضاعتی علوم قرآن وحدیث کا دھبا لگاتے ہین اور
چاہتا تھا کہ فقہاے عظام وعلماے کرام حنفیہ کے تراجم وحالات مین ایک مفصل کتاب لکھون
اور اُنکے مدارج ومراتب علوم حدیث وفقہ وغیرہ کو جو اس وقت کے علماء وفضلا کو

انکا عشر عشیر بھی حاصل نہین مع سلسلہ سند تلمذ و روایت و تاریخ ولادت و وفات وغیرہ
حالات کے ایسی خوبی و خوش اسلوبی سے معرض تحریر مین لاؤن کہ جسکو دیکھکر یہ بے ادب و
گستاخ خود بخود منفعل و شرمسار ہو جائین مگر اپنے اس ارادے کے پورا کرنے مین ایک بے سامانی
دوسرے کم فرصتی کے سبب سے مقصر تھا کیونکہ اگرچہ علماے سابقین مین سے اکثر فضلانے اس فن
مین بہت سی کتابین لکھی ہین چنانچہ شیخ عبد القادر قرشی نے جواہر المضیہ فی طبقات الحنفیہ اور ملا علی
قاری نے اثمار الجنیہ فی تراجم الحنفیہ اور محمود بن سلیمان کفوی نے اعلام الاخیار من فقہاء نعمان
المختار اور قاسم بن قطلوبغا نے تاج التراجم اور مجد الشیرازی اور قطب المکی اور شیخ عبد الحق
محدث دہلوی وغیرہم نے خاص فقہاے حنفیہ اور حافظ جلال الدین سیوطی و حافظ ذہبی و حافظ
عسقلانی و شمس السخاوی و قطب الیافعی و محمد بن فضل اللہ محبی وغیرہم نے عام علماے مذاہب
اربعہ کے تراجم مین مفصل و مبسوط کتابین تالیف فرمائی ہین لیکن عربی مین اور غیر مطبوعہ ہونیکے
سبب سے اس ملک مین بالکل مفقود بلکہ عنقا ہین مگر اسپر بھی شوق نہایت غالب تھا خصوصاً
جبکہ مین نے اپنے اس ارادے کو اپنے محب صادق اور مخلص واثق عالم الالمعی و فاضل اللوذعی
مولوی محمد الدین صاحب مالک العلوم مصنف روضۃ الادبا وغیرہ سے ظاہر کیا تو انھون نے
نہایت مصر ہوکر مجکو اس کتاب کے تالیف کرنے کی صرف ترغیب و تشویق ہی نہ دی بلکہ بعض
کتابین بھی بہم پہونچا دین جسپر مین نے جابجا سے کتب و رسائل مہیا کرکے اور السعی منی والاتمام
من اللہ تعالے پر کاربند ہوکر روز مرہ تھوڑا سا وقت اس امر اہم اور سراپا خیر پر صرف کرنا
شروع کیا اگرچہ اس اثنا مین کئی دفعہ بہت سے موانع و حوارج بھی پیش آئے مگر تاہم محض
تفضلات الٓہی اور یمن و برکت علماے کرام سے جنکی شان مین عند ذکر الصلحاء تنزل الرحمۃ وارد ہے
یہ تذکرہ تین سال کی محنت سے ۱۲۹۸؁ھ ہجری مین اختتام کو پہونچا اور نام اسکا حدائق الحنفیہ
رکھکر اسکو ایک مقدمہ اور تیرہ حدیقون پر منقسم کیا ۔ مقدمہ فضیلت فقہ و فقہا اور انکے طبقات
کے بیان مین ۔ حدیقہ اول چار خیابان پر مشتمل ہے پہلا خیابان امام ائمۃ المجتہدین سراج الامۃ
ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے تاریخی حالات مین دوسرا خیابان
اس امر مین کہ آپ کی بشارت رسول خدا نے دی ہے تیسرا خیابان آپکے مناقب مین

باتوال ائمہ اعلام وعلماے کرام ۔ چوتھا خیابان اُن مطاعن کی تردید مین جو حساد و دشمنون نے آپ پر کیے ہین ۔ حدیقہ دوم دوسری صدی کے فقہا وعلما کے حالات مین حدیقہ سوم تیسری صدی کے فقہا وعلما کے حالات ہین ۔ حدیقہ چہارم چوتھی صدی کے فقہا و علما کے حالات مین ۔ حدیقہ پنجم پانچوین صدی کے فقہا وعلما کے حالات مین ۔ حدیقہ ششم چھٹی صدی کے فقہا وعلما کے حالات مین ۔ حدیقہ ہفتم ساتوین صدی کے فقہا و علما کے حالات مین ۔ حدیقہ ہشتم آٹھوین صدی کے فقہا وعلما کے حالات مین ۔ حدیقہ نہم نوین صدی کے فقہا وعلما کے حالات مین ۔ حدیقہ دہم دسوین صدی کے فقہا وعلما کے حالات مین ۔ حدیقہ یازدہم گیارھوین صدی کے فقہا وعلما کے حالات مین ۔ حدیقہ دوازدہم بارھوین صدی کے فقہا وعلما کے حالات مین ۔ حدیقہ سیزدہم تیرھوین صدی کے فقہا وعلما کے حالات مین ۔ اور جن علما و فضلا کی تاریخ وفات معلوم نہین ہوئی اُنکو ہر ایک صدی کے اخیر مین جس جس مین وہ فوت ہوے درج کردیا گیا ۔

اس کتاب کی تالیف کے وقت مندرجۂ ذیل کتابین میرے زیر نظر تھین اور خاصکر انھین سے ترجمہ کیا گیا ہی ۔ حسن المحاضرہ سیوطی ۔ تاریخ ابن خلکان ۔ تاریخ ابو الفداء ۔ دائرۃ المعارف ردالمختار ۔ شرح در المختار المعروف بہ شامی ۔ فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ ۔ روضۃ الصفا حبیب السیر تاریخ دومری المعروف بہ اعظمی یعنی تاریخ کاشمیر ۔ وقائع نظامی ۔ تتمہ تاریخ اعظمی ۔ مسند امام خوارزمی ۔ میزان امام شعرانی مالکی ۔ اخبار الاخیار ۔ زاد المتقین ۔ غایۃ الاوطار اردو شرح مختار ۔ تذکرۃ الاولیا ۔ فتاوی برہنہ ۔ تقریب التہذیب ۔ شرح سفر السعادۃ وغیر ذلک

انسان خطا و نسیان سے مرکب ہی اور اس سے خطا کا سرزد ہونا ایک امر لازمی ہی اور مین نے اس اہم اور کار معظم کو محض ؎ احب الصالحین ولست منہم ۔ لعل اللہ یرزقنی فلاحا سمجھ کے اپنے ذمہ لیا ہی اسلیے اگر کہین نقل مین کوئی سہو یا غلطی واقع ہوگئی ہو تو علماے کرام و ناظرین والا تمکین سے امید ہی کہ براہ والا حوصلگی اغماض کو کام فرماکر اُسکی گرفت سے مجھ ناچیز ہیچمدان کو معذور رکھینگے اور طعن و تشنیع کا ہدف نہ بنائینگے والعذر عند کرام الناس مقبول ۔ توکلت علی اللہ وہو حسبی ونعم الوکیل لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

مقدمہ

فضیلت فقہ وفقہا اور اُنکے طبقات کے بیان مین

اِسمین کسی فرد بشر کو کلام نہین کہ علم سب چیزون سے افضل ہی خصوصاً علم دین کی فضیلت قرآن وحدیث سے ثابت ہی اور اسمین بھی علم فقہ (جو لغت عرب مین جاننا وسمجھنا شی کا نام ہی اور عرف مین جاننا وسمجھنا احکام شریعت کا ہی اور علماے اصول فقہ کی اصطلاح مین اُن احکام شرعیہ کے جاننے وسمجھنے سے مراد ہی جو دلائل مفصلہ سے حاصل ہوے ہین اور فقیہ احکام شریعت کے جاننے وسمجھنے والے کو کہتے ہین اور فقہا فقیہ کی جمع ہی) ایک ایسا شریف علم ہی کہ اُسکی کوئی علم برابری نہین کرسکتا کیونکہ یہ قرآن وحدیث کا ثمرہ ہی اور اسی سے حلال وحرام اور حکم اللہ اور اُسکے رسول کا پہچانا جاتا ہی بلکہ اصول فقہ کے بغیر کلام الٰہی اور ارشاد رسالت پناہی کی اصل مراد سمجھنی ہی ناممکن ہی اِسی سیلیے فقہ وفقیہ کی فرضیت وافضلیت پر کلام اللہ واحادیث رسول اللہ ناطق وشاہد ہین اور اقوال علماے کرام وفضلاے عظام اسقدر ہین کہ اُنکا احصا نہایت مشکل ہی

چنانچہ سورۂ توبہ مین ہی وماکان المؤمنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین یعنی مومنون کو یہ بات جائز نہین ہی کہ تمام وہ غزا مین جائین پس کیون ہر فرقے مین سے ایک گروہ باہر نہین گیا اور باقی لوگ فقاہت یعنی سمجھ دین مین حاصل کرین۔ تفسیر معالم التنزیل مین اِس آیت کے ذیل مین لکھا ہی کہ فقہ سے معرفت احکام دین مراد ہی اور وہ فرض عین اور فرض کفایہ پر منقسم ہی۔ فرض عین تو مثل علم مسائل طہارت وصلوٰۃ وصوم وغیرہ کے ہی جنکی معرفت ہر ایک مکلف پر لازم ہی اور فرض کفایہ یہانتک سیکھنا ہی کہ آدمی درجہ اجتہاد اور رتبہ فتیا کو پہونچ جائے پس اگر تمام آدمی اسکے تعلم سے ہٹ گئے تو تمام گنہگار ہونگے اور جب ہر ایک شہر مین سے ایک ایک آدمی اسکے تعلم کے لیے کھڑا ہوگیا تو باقی لوگون سے یہ فرض ساقط ہوگیا اور اُنپر واقعات وحوادث مین اُس شخص کی تقلید واجب ہوئی نہ تھی۔ سورۂ آل عمران مین ہی ولکن کونوا ربانیین بما کنتم تعلمون الکتاب وبما کنتم تدرسون یعنی لیکن ہوجاؤ تم ربانی اسواسطے کہ ہو تم سکھاتے کتاب اور اسواسطے کہ ہو تم پڑھتے تفسیر معالم مین کونوا ربانیین کی تفسیر مین لکھا ہی کہ علیؓ وعباسؓ اور حسن بصریؒ نے کہا ہی کہ ہو تم فقہا وعلما۔ ایسا ہی

تفسیر عباسی وغیرہ مین ہی - اور سنن دارمی مین اس آیت کی تفسیر مین ابی عبداللہ خراسانی سے روایت ہی کہ ضحاک نے کہا ہی کہ ہر ایک شخص پر جو قرآن کو پڑھے فرض ہی کہ وہ فقیہ ہو اور نیز عطا بن سائب سے روایت کی ہی کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ ہو تم علماء فقہا انتہی - سورۂ بقر مین ہی ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی جسکو دی گئی حکمت یعنی فقہ پس تحقیق اُسکو دی گئی بہت سی بھلائی تفسیر معالم مین حکمت کی تفسیر مین لکھا ہو کہ امام مجاہد نے کہا کہ لفظ حکمت سے قرآن علم اور فقہ مراد ہی تفسیر کبیر اور عباسی مین لکھا ہی کہ حکمت یعنی علم وفہم ہی اور یہ بعینہ لفظ فقہ کا ترجمہ ہی تفسیر مدارک مین ہی کہ حکمت سے علم قرآن وسنت اور علم نافع موصل الی رضاء اللہ مراد ہی - صحیح بخاری ومسلم مین ابو ہریرہ رضہ اور ترمذی وسنن دارمی مین ابن عباس رضہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین ۵ یعنی جسکے ساتھ اللہ نیکی کیا چاہتا ہی تو اُسکو دین مین سمجھ وبوجھ دیتا اور شریعت کا بھید اُسپر کھولتا ہی یہ حدیث بادنی تفاوت آیۂ ومن یوت الحکمۃ کا ترجمہ ہی - صحیح مسلم وسنن دارمی مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی الناس معادن کمعادن الذھب والفضۃ خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا یعنی آنحضرت نے فرمایا کہ آدمی کانین ہین چاندی وسونے کی کانون کیطرح نیک اُنکا جاہلیت مین نیک ہی حالت اسلام مین اور جبکہ وے فقیہ اور علم شریعت مین صاحب بصیرت ہون - جامع ترمذی مین ابن عباس رضہ سے مروی ہی فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد یعنی آنحضرت نے فرمایا کہ ایک فقیہ ہزار عابد سے شیطان پر سخت تر ہی - سنن دارمی مین عبداللہ بن عمر رضہ سے مروی ہی ان رسول اللہ صلعم مر بمجلسین فی مسجدہ فقال کلاھما علی خیر واحدھما افضل من صاحبہ اما ھؤلاء فیدعون اللہ ویرغبون الیہ فان شاء اعطاھم وان شاء منعھم واما ھؤلاء فیتعلمون الفقہ او العلم ویعلمون الجاھل فھم افضل وانما بعثت معلما فجلس فیھم یعنی تحقیق رسول اللہ اپنی مسجد کی دو مجلسون مین گذرے پس فرمایا دونون نیکی پر ہین لیکن ایک ان دونون مین سے افضل ہی چنانچہ یہ جماعت جو دعا مین مشغول ہی پس پکارتے ہین اللہ کو اور رغبت کرتے ہین اُسکی طرف پس اگر چاہے وے انکو اگر چاہے نہ دے انکو لیکن یہ لوگ جو علم مین مشغول ہین پس سیکھتے ہین فقہ یا علم کو اور سکھاتے ہین جاہل کو پس یہ افضل ہین

اور سوا اسکے نہین کہ مین بھیجا گیا ہون معلم پس آپ اُس مجلس مین بیٹھ گئے۔ ترمذی مین ابوہریرہؓ سے مروی ہی لا یجتمعان فی منافق حسن سمت ولا فقہ فی الدین یعنی آنحضرت نے فرمایا کہ دو خصلتین منافق شخص مین جمع نہین ہوتین ایک اچھی سیرت یعنی خلق اور دوسرے فقیہ ہونا دین مین۔ ابوداؤد و ترمذی اور ابن ماجہ مین ابن مسعودؓ سے مروی ہی کہ آنحضرت نے فرمایا نضر اللہ عبداً سمع مقالتی فحفظہا ووعاہا واداہا فرب حامل فقہ غیر فقیہ ورب حامل فقہ الی من ہو افقہ منہ یعنی تر و تازہ کرے اللہ اُس شخص کو جسنے سنا میری حدیث کو پس حفظ کیا اسکو اور اُسیطرح پہونچایا اُسکو (یعنی بغیر تغیر الفاظ کے) کیونکہ بسا اوقات حامل حدیث غیر فقیہ ہوتا ہی اور بسا اوقات حامل حدیث کا پہونچاتا ہی حدیث کو اُس شخص کے پاس جو زیادہ تر فقیہ ہوتا ہی تاکہ وہ اِس سے اسکی مراد سمجھے جو پہونچانے والے نے نہین سمجھی۔ یہان سے سمجھنا چاہیے کہ جس صورت مین حامل حدیث نے فقیہ کے پاس صرف پہونچانے حدیث کا یہ رتبہ ہی کہ اُسکے لیے حضرت نے تر و تازہ رہنے کی دعا کی ہی تو وہ فقیہ جسکے پاس وہ حدیث پہونچی ہی اور اُسنے اُسکا مطلب سمجھکر اُس سے مسئلہ نکالا ہی اُسکے لیے کیا کچھ درجہ ہوگا کیونکہ محض محدث مثل دوافروش کے ہی اور فقیہ مجتہد مثل طبیب کے ہی جیساکہ امام اعمشؒ محدث نے امام ابوحنیفہؒ و امام ابویوسفؒ سے خطاب کرکے کہا ہی کہ ہملوگ صرف دوافروش ہین اور تم طبیب ہو۔ اور یزیدی نے کہا ہی کہ جو حامل حدیث حدیث کا مطلب نہ جانے وہ مثل خوشبو فروش کے ہی کذا فی عقود الجواہر المنیفہ۔ پس طبیب اور دوافروش مین جو فرق بین ہی وہ ظاہر ہی ہی۔ ترمذی مین ابی سعید خدریؓ سے روایت ہی کہ آنحضرت نے اصحاب کو فرمایا ان الناس لکم تبع وان رجالا یاتونکم من اقطار الارض یتفقہون فی الدین فاذا اتوکم فاستوصوا بہم خیرا یعنی لوگ تمہارے تابعدار ہین اور تحقیق آدمی تمہارے پاس اطراف و اکناف زمین سے آئینگے تاکہ دین مین فقاہت حاصل کرین پس جب وہ آئین تو تم اُنسے نیکی کرو۔ مشکوٰۃ مین علیؓ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نعم الرجل الفقیہ فی الدین ان احتیج الیہ نفع وان استغنی عنہ اغنی نفسہ یعنی اچھا مرد وہ ہی جو دین مین فقیہ ہی اگر احتیاج لائی جاسے اُسکے پاس تو نفع پہونچاتا ہی اور اگر اِس سے بے پروائی کیجاسے تو وہ اپنے نفس کو اُنسے بے پروائی کرتا ہی۔ دارقطنی و بیہقی نے روایت کی ہی کہ

آنحضرت نے فرمایا ما عبد اللہ تعالی بشئ افضل من فقہ فی الدین ولکل شئ عماد و عماد
ھذا الدین الفقہ۔ یعنی اللہ کسی چیز کے ساتھ فقاہت فی الدین سے بہتر عبادت نہین کیا جاتا اور
ہر ایک شے کے لیے ستون ہی اور ستون اس دین کا فقہ ہی۔ احیاء العلوم مین لکھا ہی کہ آنحضرت نے
فرمایا من تفقہ فی دین اللہ عزوجل کفاہ اللہ تعالی ما اھمہ ورزقہ من حیث لا یحتسب
یعنی جو شخص خدا کے دین مین فقاہت حاصل کرتا ہی تو خدا اُسکے مقاصد کو کفایت کرتا ہی اور ایسی
جگہ سے اُسکو رزق دیتا ہی کہ جہان سے اُسکو گمان بھی نہو۔ نیز آنحضرت نے فرمایا صنفان من
امتی اذا صلحوا صلح الناس واذا فسدوا فسد الناس الامراء والفقہاء۔ یعنی میری
امت مین دو گروہ ایسے ہین کہ جب وہ سنورتے ہین تو لوگ بھی سنورتے ہین اور جب وہ فاسد
ہوتے ہین تو لوگ بھی فاسد ہو جاتے ہین۔ ایک امراء دوسرے فقہا۔ نیز آنحضرت نے فرمایا خیر
دینکم ایسرہ وخیر العبادۃ الفقہ۔ یعنی بہتر دین تمھارا وہ ہی جو آسان تر ہی اور بہتر عبادت کا فقہ ہی ابوداؤد
و ابن ماجہ مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ آنحضرت نے فرمایا العلم ثلثۃ آیۃ محکمۃ او سنۃ
قائمۃ او فریضۃ عادلۃ وما کان سوی ذلک فھو فضل یعنی علم اصول دین تین ہین
قرآن و حدیث اور جو ان دونون سے مستنبط ہی یعنی فقہ اور جو ان تین کے سوا ہی وہ لا یعنی ہی
سنن دارمی مین احنف سے روایت ہی قال عمرؓ تفقھوا قبل ان تسودوا یعنی
عمرؓ نے فرمایا کہ پہلے اس سے کہ پیشوا بنائے جاؤ فقاہت حاصل کرو۔ نیز نسیم الداعی سے روایت
قال تطاول الناس فی البناء فی زمن عمر فقال عمرؓ یا معشر العریب الارض الارض انہ لا اسلام الا
بجماعۃ ولا جماعۃ الا بامارۃ ولا امارۃ الا بطاعۃ فمن سودہ قومہ علی الفقہ کان حیوۃ لہ ولھم ومن
سودہ قومہ علی غیر فقہ کان ھلاکا لہ ولھم یعنی عمرؓ کے زمانہ مین لوگون نے بناے مکانات مین
زیادتی کی پس عمرؓ نے کہا اے گروہ عرب بنی زمین فساد سے بچو تحقیق اسلام نہین ہی مگر ساتھ جماعت کے اور جماعت نہین
ہی مگر ساتھ امارت کے اور امارت نہین ہی مگر ساتھ اطاعت کے پس جس شخص کو پیشوا بنایا اُسکی قوم نے فقہ پر پس
ہوئی حیات اُسکی اور اُنکے لیے اور جس شخص کو پیشوا بنایا اُسکی قوم نے غیر فقہ پر پس ہوئی ہلاکت اُسکی اور اُنکے لیے۔ طبرانی
ابن عمرؓ سے روایت کی ہی قلیل الفقہ خیر من کثیر العبادۃ یعنی تھوڑی فقہ بہتر ہی زیادہ عبادت سے
سنن دارمی مین ابن عمرؓ سے مروی ہی قال ارسل رسول اللہ معاذ بن جبل و ابا موسی الی الیمن قال تساعدا

وتطاوعا ولا تنفرا وبشرا ولا تنفرا فقدما الیمن فخطب الناس معاذ فحضهم على الاسلام وامرهم بالتفقه فى القرآن وقال اذا فعلتم ذلك فاسئلونى اخبركم عن اهل الجنة من اهل النار فمكثوا ماشاء الله ان يمكثوا فقالوا لمعاذ قد كنت امرتنا اذا نحن تفقهنا وقرانا ان نسالك فتخبرنا باهل الجنة من اهل النار فقال لهم معاذ اذا ذكر الرجل بخير فهو من اهل الجنة واذا ذكر بشر فهو من اهل النار

یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبلؓ اور ابا موسیٰؓ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ اعتماد کرو ایک دوسرے کا اور فرمانبرداری کرو ایک دوسرے کی اور آسانی کرو ایک دوسرے کے ساتھ اور نفرت نہ کرو ایک دوسرے سے پس آئے دونوں یمن مین پس بلایا معاذ نے آدمیونکو اور ترغیب دی اُنکو اسلام پر اور حکم کیا اُنکو قرآن مین تفقہ کرنے کا اور کہا کہ جب پورا کرو تم اِن بات کو پس پوچھو مجھ سے مین بتاؤنگا تمکو کون اہل جنت اور کون اہل نار سے ہر پس وہ ٹھہرے وہان جبتک خدا نے چاہا کہ وہ ٹھہرین پس اُنھون نے معاذ کو کہا کہ آپ نے حکم کیا تھا ہمکو کہ جب ہم فقہ حاصل کرلین اور قرآن خوب پڑھنے لگین تو آپ سے سوال کرین پس اب آپ ہمکو بتائیے کون اہل جنت اور کون اہل نار سے ہر پس کہا اُنسے معاذ نے کہ جب آدمی نیکی کے ساتھ یاد کیا جاوے تو وہ اہل جنت سے ہر اور جب وہ بدی کے ساتھ یاد کیا جائے تو اہل نار سے ہر۔ یہانتک تو فقہ اور فقیہ کی فضیلت قرآن و حدیث و آثار صحابہ سے بیان ہوئی اب بطور نمونہ علماے کرام کے اقوال سے بیان ہوتی ہر چنانچہ دائرۃ المعارف مین لکھا ہر کہ امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا ہر کہ دنیا مین فقیہ پرہیزگار سے زیادہ کوئی عزت دار نہین ہر اور لائق نہین ہر کہ قاضی کو عہدہ قضا پر زیادہ ایک برس سے چھوڑا جاوے ایسا نہو کہ اُسکی فقاہت دور ہو جائے انتہی اور دُر مختار مین امام محمد کا قول ہر تفقہ فان الفقه افضل قائد الى البر والتقوى واعدل قاصد وكن مستفيدا كل يوم زيادة من الفقه واسبح فى بحور الفوائد فان فقيها واحدا متورعا اشد على الشيطان من الف عابد یعنی فقہ کو سیکھ کیونکہ فقہ افضل کھینچنے والا ہر نیکی اور پرہیزگاری کیطرف اور معتدل تر قریب مقصد ہر اور ہو تو ہر روز حاصل کرنیوالا زیادتی کا فقہ سے اور تیرا کر فوائد کے دریاؤن مین کیونکہ ایک فقیہ متقی شیطان پر ہزار عابد سے سخت تر ہر قسطلانی شرح بخاری مین امام بخاری سے منقول ہر کہ دھو مع ذا ثمرۃ الحدیث ولیس

ثواب الفقیہ دون من ثواب المحدث فی الآخرۃ ولا عزۃ باقل من عز المحدث
یعنی فقہ حدیث کا ثمرہ ہی اور ثواب فقیہ کا آخرت مین محدث کے ثواب سے کم نہین ہی اور نہ عزت
فقیہ کی محدث کی عزت سے کچھ کم ہی۔ دُرالمختار مین لکھا ہی اذا ما اعتز ذو علم بعلم
فعلم الفقہ اولی باعتزاز ٭ فکم طیب یفوح ولا کمسک ٭ وکم طیر یطیر ولا کباز
یعنی جب صاحب علم کسی علم کے سبب سے فخر کرے تو فقہ کا علم افتخار کے لیے اولی اور مقدم تر
ہی سو بہت سی خوشبوئین مہکتی ہین مگر نہین مہکتی کستوری کے مثل اور بہت سی چڑیان اڑتی ہین
مگر نہین اُڑتین باز کے مانند۔ یعنی علم فقہ کا اور علوم سے ایسا افضل ہی جیسے کستوری دیگر خوشبوؤن
اور باز دوسرے پرندون سے افضل ہین وخیر علوم علم فقہ لانہ یکون
الی کل العلوم توسلا۔ یعنی سب علمون سے علم فقہ کا بہتر ہی کیونکہ وہ تمام مراتب عالیہ کی
طرف وسیلہ ہوتا ہی۔ شامی وغیرہ مین لکھا ہی کہ فقہ کی اس سے بڑھکر اور کیا فضیلت ہوگی کہ فقہ
کی کتابون کو صرف دیکھنا ہی نماز تہجد سے افضل ہی اور فقہ کا پڑھنا قرآن کے زائد حاجت
کے پڑھنے سے بہتر ہی کیونکہ فقہ کا تعلم بقدر حاجت کے فرض عین ہی اور زائد از حاجت کفایہ
اور قرآن کا تعلم بقدر حاجت فرض اور زائد از حاجت سنت ہی اور فرض سنت سے افضل
ہوتا ہی۔ ملتقط وغیرہ مین امام محمد بن حسن رح سے منقول ہی کہ مرد کو لائق نہین کہ شعر گوئی اور نحو دانی
مین مشہور ہو کیونکہ اُنکا انجام گداگری اور لڑکون کا پڑھانا ہی اور نہ حساب دانی مین معروف
ہو کہ اسکا انجام کار پیمایش اراضی کی ہی اور نہ تفسیر دانی مین کیونکہ اُسکا انجام کار وعظ گوئی
اور قصہ خوانی ہی بلکہ لایق یہ ہی کہ اُسکا علم حلال و حرام وغیرہ یعنی فقہ مین ثابت ہو جس سے
چارہ نہین انتہی

غایۃ الاوطار مین طحطاوی سے منقول ہی کہ علوم تین قسم ہین ایک وہ جو پختہ ہوگیا اور
محترق نہین ہوا یعنی قواعد اُسکے مقرر ہوکر اُنپر جزئیات متفرع ہوچکے اور دفع اعتراضات
اور تفصیل اقاویل اور توضیح مشکلات ہوگئی لیکن احتراق یعنی کمال اور غایت کو پہونچا نہین
ہوا سو وہ علم نحو و اصول فقہ ہی کیونکہ ان علوم کے اگرچہ قواعد مدون یعنی مرقوم ہوگئے لیکن
اُنکے فروع مستنبط ہنوز کمال کو نہین پہونچے اور ایک علم وہ ہی جو نہ پختہ ہوا نہ محترق اور بر

وہ علم بیان و تفسیر ہی کیونکہ علم بیان جسمین بلاغت کے تینون علم یعنی معانی - بیان - بدیع شامل ہین ذوق کیطرف راجع ہی جسکی کچھ نہایت نہین اور آدمی اسمین مختلف ہین اور علم تفسیر کے عدم کمال کی وجہ یہ ہی کہ موضوع علم تفسیر کا باعتبار معانی و وجوہ اعجاز اور وقوع مناسبات وغیرہ کے جنکا سوا علام الغیوب کے کوئی محیط نہین ہوسکتا فہم مراد ربانی ہی پس اسکی نہایت کسطرح حاصل ہوسکے - اور ایک علم وہ ہی جو پختہ ہوا اور کمال کو بھی پہونچیگا سو وہ علم حدیث اور علم فقہ کا ہی - علم حدیث کا نہایت رتبہ کو پہونچنا یہ کہ محدثین نے جزاہم اللہ خیرا اسمار الرجال اور انکے نسب اور طبقات مین کتابین تصنیف کین اور قوی الحفظ و ضعیف الحفظ اور صحیح الروایت و فاسد الروایت کو بیان کردیا اور فنون احادیث مین طرح طرح کی کتابین لکھین اور مراد و احکام احادیث کو ہر مجتہد کی فہم کے موافق بیان کیا اور کوئی حالت منتظرہ باقی نہین رکھی اور فقہ کی تکمیل تو ظاہر ہی کہ مجتہدین رحمہم اللہ نے قرآن اور حدیث مین امعان نظر کرکے بال کی کھال نکالی تو اعد مقرر کیے اور انپر جزئیات متفرع کیے اور خلائق کے حوادثات با وجود انکے اختلاف مواقع کے بعینہا لکھدیے بلکہ فقہانے اُن امور مین تکلم کیا ہی جو کبھی واقع نہین ہوستے اس خیال سے کہ مبادا اگر ایسا واقع ہو تو مسلمان حیران نہون اور جو جزئی منصوص نہین وہ نادر ہی کمیاب ہی اور گاہے منصوص بھی ہوتی ہی مگر ناظر اُسکے محل سے قاصر ہی اور فہم کا قصور ہی ورنہ ہر امر فقہ مین مذکور ہی خواہ بمفہوم (کنایۃً) خواہ بمنطوق (صراحۃً) انتہی - میزان الشعرانی مین لکھا ہی کہ اگر مجتہدین جزاہم اللہ خیر الجزا امت کے لیے قرآن و حدیث سے احکام کا استنباط نہ کرتے تو انکے سوا کوئی شخص اِس بات پر قادر نہو سکتا اور جسطرح آنحضرت اگر قرآن شریف کے اجمال کو ہمارے لیے بیان نہ کرتے تو کوئی ہم مین سے کیفیت طہارت و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ اور عدد رکعت نماز اور ارکان صیام و بیع و نکاح وغیرہ احکام شرع کو قرآن سے استنباط نہ کرسکتا اسی طرح اگر مجتہدین احادیث کے اجمال کو ہمارے لیے بیان نہ کرتے تو ضرور شریعت مجمل پڑی رہتی اور ایسی بات ہر ایک زمانے مین بہ نسبت زمانہ ماقبل کے قیامت تک رہیگی کیونکہ اجمال کلام علما مین ہمیشہ قیامت تک ساری ہی اگر ایسا نہوتا تو کوئی کسی کتاب کی شرح و حواشی نہ لکھتا انتہی ملخصًا - اسیوجہ سے استنباط و اجتہاد کرنے کا خود شارع نے حکم دیا ہی اور خود بھی کیا ہی

چنانچہ ترمذی و ابو داؤد و دارمی مین حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو قاضی بنا کر یمن کیطرف بھیجا تو اُنسے پوچھا کہ جب کوئی مقدمہ تمھارے پاس اویگا تو تم اُسکا کس طرح فیصلہ کروگے اُنھون نے کہا کہ بموجب کتاب اللہ کے فیصلہ کرونگا آپ نے فرمایا کہ اگر کتاب اللہ مین اُسکا حکم نہ پاؤ تو پھر کیا کروگے اُنھون نے کہا کہ بموجب سنت رسول اللہ کے - آپ نے فرمایا کہ اگر سنت رسول اللہ کی نہ پاؤ تو پھر کیا کروگے عرض کیا کہ اپنی رائے سے اجتہاد کرونگا اور اُسکے پانے کی کوشش مین کمی نہ کرونگا معاذ کہتے ہین کہ پھر حضرت نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر مار کر کہا کہ شکر ہی اُس خدا کا جسنے رسول کے رسول کو اُس امر کی توفیق دی جس سے خدا کا رسول راضی ہوا - انتہی - صحیح نسائی مین عبد الرحمن ابن زید سے مروی ہی کہ نہین تھا ہمکو کوئی حکم اور نہ ہم اِس مقام مین تھے پس خدا نے ہمپر تقدیر کیا کہ ہم اُس جگہ مین پہونچے جہان تم دیکھتے ہو پس جس شخص کو اِس سے پیچھے کوئی امر لاحق ہو تو اُسکو چاہیے کہ ایسا حکم کرے جو کتاب اللہ مین ہو اور اگر وہ ایسا امر ہی کہ کتاب اللہ مین نہین ہی تو اس چیز کے ساتھ حکم کرے جو پیغمبر خدا نے فرمایا یا کیا اور اگر ایسا امر لاحق ہو جو نہ کتاب اللہ اور نہ حدیث رسول اللہ اور نہ قول صلحا مین ہی تو چاہیے کہ اپنی عقل و رائے سے حکم دے اور یہ نہ کہے کہ مین اپنی عقل و رائے سے حکم کرنے سے ڈرتا ہون کیونکہ حلال و حرام ظاہر ہین اور حلال و حرام کے درمیان کچھ امور مشتبہ ہین پس اُن چیزون کو جو شک مین ڈالین چھوڑ دینا چاہیے اور اُسطرف جانا چاہیے جو شک مین نہ ڈالین انتہی - سنن دارمی مین عبد اللہ سے روایت ہی کہ اُنھون نے کہا کہ جب تم پوچھے جاؤ کسی چیز سے تو پہلے کتاب اللہ مین دیکھو اگر اُسمین جواب نہ پاؤ تو سنت رسول اللہ کو دیکھو اگر اُسمین بھی جواب نہ پاؤ تو مسلمانون کے اجماع کو دیکھو اگر اُنکا اجماع بھی نہ پایا جاوے پس اپنی رائے سے اجتہاد کرو اور یہ نہ کہو کہ مین ڈرتا ہون کیونکہ حلال بھی ظاہر ہی اور حرام بھی ظاہر ہی اور درمیان اُنکے امور مشتبہ ہین پس چھوڑ دے اُس چیز کو جو شک مین ڈالے تجکو اُس چیز کی طرف جو نہ شک مین ڈالے تجکو - اور عبد اللہ بن ابی یزید سے روایت ہی کہ جب عبد اللہ بن عباسؓ سے کوئی امر پوچھا جاتا تو اگر قرآن مین ہوتا تو قرآن سے

جواب دیتے اگر قرآن مین نہوتا تو حدیث سے جواب دیتے اگر حدیث مین بھی نہوتا تو ابو بکر رض
و عمرؓ کے قول سے اگر اُنکا قول بھی نہوتا تھا تو اپنی راے سے جواب دیتے تھے انتہی - ابو داؤد
و ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ نے طلق بن علی سے روایت کی ہو کہ آنحضرت پوچھے گئے ہاتھ
لگانے ذکر سے بعد وضو کے (یعنی اگر کوئی متوضی اپنے آلت کو چھوے تو اُسکا وضو ٹوٹ
جاتا ہو یا نہین) آپ نے فرمایا کہ کیا ذکر مرد کے گوشت سے ایک ٹکڑا نہین ہی یعنی اس سے
وضو نہین ٹوٹتا ہے انتہی - یہان خود حضرتؐ نے ذکر کو دیگر اعضا پر قیاس کرکے فرمایا کہ
جس طرح دیگر اعضا کے چھونے سے وضو نہین ٹوٹتا اسیطرح متوضی کے آلت کو ہاتھ
لگانے سے بھی وضو نہین ٹوٹتا اور مجتہدین کو قیاس کرنے کا طریقہ بتا دیا - شرح
سفر السعادت کے دیباچہ مین لکھا ہی کہ صحابہؓ کو بسبب برکت صحبت آن حضرت اور
نورانیت باطن اور صفاے عقیدت کے کوئی اختلاف و شبہہ نہ تھا اور بباعث سطوع
انوار کتاب و سنت اور حضور نور نبوت اور شہود موارد وحی و تنزیل کے قیاس و اجتہاد کی
حاجت نہ تھی مگر چند مسئلون مین جو بعد رحلت حضرت سرور کائنات کے گونہ اختلاف
واقع ہوا ہر ایک اُنمین سے آنحضرت کے دریاے علم و چشمۂ فضل اور باران رحمت سے مثل نہر
یا حوض یا جدول کے تھا چونکہ اوقات صحبت کے مختلف تھے اور تمام صحابہ ایک وقت ہمیشہ
حضرت کی مجلس مین حاضر نہ رہتے تھے و نیز آنحضرت کا فعل بسبب زیادہ شفقت و توسع رحمت
امت کے بجز فرایض و واجبات کے نوافل و مستحبات و فضائل اعمال مین ہمیشہ ایک طرز
پر نہ تھا کہ مبادا واجب کی حد کو پہونچکر امت پر فرض ہو جاوے کیونکہ اکثر ایسا ہوتا تھا
کہ جس عمل کے ساتھ آن حضرت مداومت کرتے تھے خدا کا حکم اُسکی فرضیت و وجوب
پر نازل ہو جاتا تھا اسیلئے صحابہ مین سے ہر ایک نے وہ دیکھا اور پایا جو دوسرے نے
نہ دیکھا اور نہ پایا چنانچہ اسی سبب سے صحابہ کے علوم مین مخالفت و مغائرت ظاہر
ہوئی اور بعد وفات آنحضرت کے ہر ایک اُنمین سے مع بہت سے حصے فیوض علمی اور
انوار سنت کے بلاد و امصار اسلام مین متفرق ہوکر نشر علوم و احکام مین مشغول ہوا
اور دوسری جماعت عرب و عجم کی جسنے نہ آن حضرت کو دیکھا اور نہ زمانہ نبوت کو

پایا صحابہ کی خدمت مین دوڑے اور اُنکی صحبت مین رہکر اُنسے انوار علوم کا اقتباس کیا اُنکو تابعین
کہتے ہین اور جس جماعت نے صحابہ سے ملاقات نہ کی اور تابعین کے پاس آکر اُنسے استفادہ و استفاضہ کیا
اُنکو تبع تابعین کہتے ہین اور یہی تین گروہ یعنی صحابہ و تابعین و تبع تابعین مقتدایان دین بہترین امت مین
بحکم حدیث خیر امتی قرنی الذین انا فیھم ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم پس تابعین و تبع
تابعین مین بسبب اختلاف علوم و کثرت وقائع و حوادث اور استدلال حجاب بباعث بعد زمان نبوت
اور ورود انوار وحی کے اجتہاد نے کثرت پائی اور اختلاف شائع ہوا اور حقیقت مین باعث توسیع امر
اور وسعت دائرہ رحمت حق ہوے۔ انتہی۔ علامہ کفوی نے اعلام الاخیار مین لکھا ہے کہ ہمارے پیغمبر
نے جو اُنپر نازل ہوا ہمکو پہونچایا اور دین سکھایا اور حکم کیا اور حدود کو قائم اور شرع کو بیان کیا اور اقامت
امر دین مین جیسی کہ چاہیے کوشش کی اور اُسکو جاری اور لازم کیا پھر خلفاء راشدین اور وجوہ صحابہ
نے اقامت دین اور اجراء شرع مبین اور تعیین قواعد موحدین اور توہین کید اعداء المبتدعین
مین اپنی کوششون کو خرچ کیا اور اسلام کو اُسکی رکنون سے قائم کیا اور ہر ایک امر کو اپنے مستند
سے مضبوط کیا درانحالیکہ بسبب شرف صحبت رسول اللہ کے طعن سے سالم اور بباعث برکت خدمت
آن حضرت کے شائبہ عیب سے مصئون تھے پس اُنکے نشان اُن لوگون کے واسطے جو اُنکے
پیچھے ہوے راہ راست اور واسطے دفع تاریکی گمراہی کے چراغ روشن ہوے اسی طرح تابعین
نے اُنسے فتوی مین مزاحمت کی اور بغیر خلاف کے اُنسے موافقت کی اور اخلاف دین کے
واسطے اُنسے احکام دین کو نقل کیا درانحالیکہ وہ سنن اسلاف کے محیی اور بزرگون کے نشانون
کے حاوی تھے اور چونکہ حوادث ایام کی تعداد سے خارج اور معرفت اُنکے احکام کی روز
قیامت تک لازم تھی اور ظواہر نصوص اُنکے بیان کو غیر مکتفی تھے اسلیے وہ اپنی راے
کے ساتھ اجتہاد کرنے پر مجبور ہوے پس اُنھون نے اجتہاد کیا اور قواعد اصول کی بنیاد
قائم کی اور تعیین مذہب پر عزم بالجزم کرکے اُس چیز سے مستفیض ہوے جو آنحضرت سے
مروی ہے یعنی ثم ابعث معاذا الی الیمن قاضیا قال لہ بم تقضی یا معاذ الخ پھر علماے
دین اور ائمہ مجتہدین نے اپنی کوششین تحقیق مسائل شرعیہ اور تطبیق نظائر فرعیہ مین خرچ
کین اور احکام فرعیہ کو ادلۂ اربعہ (قرآن - حدیث - اجماع - قیاس) سے استنباط کیا پس

اتفاق اُنکا حجت قاطع اور اختلاف اُنکا رحمت واسعہ ہی۔ انتہی

شامی مین لکھا ہی کہ فقیہون نے کہا ہی کہ فقہ کا کھیت عبد اللہ بن مسعودؓ نے بویا اور علقمہ بن قیس نے اُسکو سینچا اور ابراہیم نخعی نے اُسکو کاٹا اور حماد بن مسلم نے اُسکو مانڈا یعنی بھوسی سے اناج جدا کیا اور ابو حنیفہؒ نے اُسکو پیسا اور ابو یوسفؒ نے اُسکو گوندھا اور محمد بن حسن نے اُسکی روٹیان پکائین اور باقی اُسکے کھانے والے ہین۔ یعنی اجتہاد اور استنباط احکام کا طریقہ ابن مسعود سے شروع ہوا اور فقہ کی ترقی ہوتی گئی یہانتک کہ امام الائمہ سراج الائمہ ابو حنیفہ نے کمال کو پہونچا کر مدون کیا اور بابون مین مرتب کرکے کتاب الفرائض و کتاب الشروط تصنیف کین اور آپکی ہی پیروی امام مالکؒ نے موطا مین کی اور محمد بن حسن نے آپکی روایات کو جمع کرکے فروع کو تنقیح کیا اور جس قول سے آپ نے رجوع کیا اُسکو بیان کردیا اور جو حوادث اُنکے وقت مین بکثرت ہوئے تو انھون نے فقہ کو مدون کرکے اسقدر کتابین تصنیف کین کہ جس سے ایک عالم کو غیر محتاج کردیا اور سب لوگون کو اُنسے فائدہ پہونچ رہا ہی۔ انتہی ملخصاً۔

علما نے لکھا ہی کہ فقہا سات طبقون پر منقسم ہین۔

پہلا طبقہ مجتہدین کا ہی جیسے امام ابو حنیفہؒ و مالکؒ و شافعیؒ و احمد بن حنبلؒ اور اُنکے مانند جنھون نے اصول اور قواعد کو مئوسس اور مقرر کیا اور احکام فروع کو دلائل اربعہ یعنی کتاب و سنت و اجماع اور قیاس سے مستنبط کیا اور وہ اہمین کسی کے مقلد نہین ہین۔ یہ طبقہ اعلم و افضل علماے اسلام سے ہی خصوصاً چارون ائمہ کے برابر ابتک کسی کو علم اور فہم حاصل نہین ہوا اور نیز چونکہ اُنکا زمانہ حضرت کے بہت قریب تھا اسلیے حضرت کے وقت کی رسم و عادات اور اسوقت کی بول چال کا طریق جو یہ سمجھے تھے اسوقت کے عالمون کو سمجھنا کہان نصیب ہی بس اسی واسطے تیسری یا چوتھی صدی ہی مین چارون ائمہ کے مذہب مقرر ہوگئے اور مسائل فروع مین سوا ان چار مذہبون کے اور کوئی باقی نہین رہا بلکہ جو شخص اُنکی مخالفت کرے اُسکے قول کے بطلان پر اجماع مرکب منعقد ہوا ہی لقولہ تعالی و یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی و نصلہ جہنم وساءت مصیراً جیسا کہ تفسیر مظہری مین مذکور ہی اور طحاوی نے شرح در مختار کی کتاب الذبح مین لکھا ہی کہ بعض مفسرون نے کہا ہی کہ فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کا چار مذہب یعنی

حنفی و مالکی و شافعی و حنبلی پر جمع ہوا ہی اور جو شخص ان چار مذاہب سے خارج ہی وہ اہل بدعت و نار سے ہی انتہی - اور مجتہدین کا خطا کے نزدیک یہ رتبہ و منصب ہی کہ وہ خطائی الاجتہاد مین بھی مستحق ثواب ہین یعنی وہ مسئلہ جو قرآن و حدیث اور اجماع امت مین صاف مذکور نہین اور مجتہد اُسکو اپنے قیاس سے قرآن و حدیث مین غور کرکے نکالتا ہی پس اگر اُسنے وہ مسئلہ ٹھیک نکال لیا ہی تو اُسکو دو ثواب ملینگے یعنی ایک اُسکی محنت اور دوسرا ٹھیک بات پا جانے کا اور اگر وہ اسمین چوک گیا ہی تو اُسکو صرف محنت کا ایک ثواب ملیگا جیساکہ صحیحین مین بروایت عمرو بن العاص آن حضرتؐ سے مروی ہی - اور یہ جو ائمہ اربعہ کے مقلدین اپنے ائمہ کیطرف منسوب ہوکر حنفی - مالکی - شافعی - حنبلی کے نام سے مشہور ہوے ہین اسکا مطلب صرف یہی ہی کہ اُنکو ایک دوسرے سے امتیاز حاصل ہو ورنہ واقع مین ہر ایک فرقہ محمدی ہی اور اُنکا اپنے اپنے امام کے مسلک پر چلنا اور اُنکی تقلید کرنا عین طریقہ نبویہ پر چلنا ہی جو شخص اس نسبت سے عار کرتا ہی اور اُسکو شریعت کے مخالف سمجھتا ہی وہ خود گمراہ ہی اور لوگونکو گمراہ کرتا ہی -

دوسرا طبقہ مجتہدین فی المذاہب کا ہی چنانچہ امام ابو یوسفؒ و محمد و زفر وغیرہ اصحاب امام ابو حنیفہ جنھون نے ادلہ اربعہ سے اُن قواعد کے بموجب احکام کو نکالا جو امام نے مقرر کیے اگرچہ صاحبین وغیرہ نے بعض احکام فروع مین امام کا خلاف کیا ہی لیکن قواعد اور اصول مین اُنکے تابع ہین اور اسی وجہ سے امام شافعی رح وغیرہ ائمہ سے ممتاز ہین

تیسرا طبقہ مجتہدین فی المسائل کا ہی چنانچہ ابی بکر خصاف اور طحاوی اور ابو الحسن کرخی و شمس الائمہ سرخسی و شمس الائمہ حلوائی و فخر الاسلام بزدوی اور فخر الدین قاضی خان و صاحب ذخیرہ و محیط برہانی اور شیخ طاہر احمد صاحب نصاب خلاصۃ الفتاوی اور مثل اُنکے اور علما جو امام کی مخالفت نہ اصول نہ فروع مین کرسکتے ہین لیکن امام کے قواعد سے ان مسائل کا استنباط کرتے ہین جنمین امام سے کوئی روایت نہین ہی -

چوتھا طبقہ مقلدین سے اصحاب تخریج کا ہی چنانچہ رازی وغیرہ جو اجتہاد پر اصلا قادر نہین لیکن احاطہ اصول اور ضبط ماخذ سے امام یا اصحاب امام کے قول مجمل ذی الوجہین اور حکم مبہم محتمل الامرین یعنی قول پہلو دار کی تفصیل پر اُسکے امثال اور نظائر

نظائر پر قیاس کر کے فادر ہین - ہدایہ مین جو بعض مواقع پر تخریج رازی کا ذکر آیا ہی تو اسکا یہی مطلب ہی -

پانچوان طبقہ مقلدین مین سے اصحاب ترجیح کا ہی چنانچہ ابوالحسن قدوری اور صاحب ہدایہ وابن ہمام اور مثل انکے جنکا یہ رتبہ ہی کہ ایک روایت کو دوسری روایت پر اسطرح پر ترجیح دیتے ہین کہ یہ قول درایت کی راہ سے اولی یا اصح ہی یا روایت کی رو سے اوضح ہی یا قیاس سے یہ زیادہ موافق ہی یا عوام کے لیے یہ زیادہ سہل و آسان ہی -

چھٹا طبقہ اُن مقلدین کا ہی جو مابین اقوی و قوی اور ضعیف اور ظاہر مذہب اور ظاہر الروایت اور روایت نادرہ کے امتیاز کرنے پر قادر ہین چنانچہ شمس الائمہ محمد کردری و جمال الدین حصیری و حافظ الدین النسفی وغیرہ مثل مصنفین متون اربعہ یعنی صاحب کنز الدقائق اور صاحب مختار اور صاحب وقایہ اور صاحب مجمع کے - انکا یہ رتبہ ہی کہ اپنی کتابون مین اقوال مردود اور روایات ضعیفہ کو نقل نہین کرتے - اور یہ ادنی طبقہ فقیہون کا ہی -

ساتوان طبقہ اُن مقلدون کا ہی جو تمیز روایات پر قادر نہین لاغر اور فربہ مین فرق نہین کرتے شمال کو یمین سے ممتاز نہین کرتے بلکہ حاطب اللیل یعنی رات کی لکڑیان جمع کرنیوالے کے مانند جو روایت پاتے ہین اُنکو جمع کرتے ہین اُنکو فتوی دینا جائز نہین ہی مگر بطور حکایت کے کذا فی غایۃ الاوطار نقلاً عن کتاب اعلام الاخیار -

حدیقہ اول

پہلا خیابان

امام ائمۃ المجتہدین سراج الائمہ ابوحنیفہ نعمان کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے تاریخی حالات مین

نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان بن ثابت بن قیس بن یزدگرد بن شہریار بن پرویز بن نوشیروان بادشاہ - تاریخ ابن خلکان وغیرہ مین خطیب بغدادی سے روایت ہی کہ امام ابوحنیفہ رح کے پوتے اسمعیل نے کہا کہ مین اسمعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت بن مرزبان فارس کے ابناے احرار مین سے ہون اور خدا کی قسم ہمپر کبھی رق واقع نہین ہوئی میرے دادا ابوحنیفہ سنہ ۸۰ھ مین پیدا ہوے اور پردادا میرے یعنی ثابت صغرسنی مین حضرت علی کی خدمت مین لائے گئے

اور حضرت علیؓ نے اُنکے اور اُنکی اولاد کے حق مین برکت کی دعا کی اور ہم امید کرتے ہین کہ تحقیق
خدا تعالی نے حضرت علیؓ کی دعا ہمارے حق مین قبول کی اور نعمان بن مرزبان جو ثابت کا باپ ہی
اُسنے نوروز کے روز حضرت علیؓ کو تحفہ کے طور پر فالودہ بھیجا تھا جسپر حضرت نے فرمایا کہ اسیطرح
ہر روز ہمکو فالودہ دیا کرانتہی - شامی مین ابن حجر کی کتاب خیرات الحسان فی مناقب النعمان سے
منقول ہی کہ اکثر علما اس بات پر ہین کہ ابو حنیفہؒ کا دادا اہل فارس سے تھا انتہی - ملا علی قاری نے
رسالہ نسب نامہ رسول اللہ بجواب قفال مروزی مین لکھا ہی کہ ہمکو سلاطین دنیا سے ابراہیم بن ادہم
کفایت کرتا ہی جو علم اور عمل اور اعراض عن الدنیا اور عقبی کیطرف متوجہ ہونے اور مولی کے ساتھ
حاضر رہنے مین ہمارے امام ابو حنیفہؒ کا شاگرد ہی باوجودیکہ سلاطین ہر زمانہ اور ممالک کے
مثل سلاطین روم وماوراء النہر وہند وسندھ بر اور بحر مین امام ابو حنیفہ کے مذہب پر ثابت
رہے ہین شاید اسمین یعنی بادشاہون کے امام ابو حنیفہؒ کے مذہب پر ہونے مین یہ حکمت ہی
کہ ابو حنیفہ اولاد نوشیروان بادشاہ فارس سے ہین انتہی - وہ جو ابن خلکان نے لکھا ہی کہ امام
ابو حنیفہ یعنی نعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ کے بیٹے ہین اور زوطی بن تیم اللہ بن ثعلبہ کا غلام تھا
جسکو اُسنے آزاد کردیا تھا - اس سبب امام پر رقیت واقع نہین ہوئی کیونکہ یہ قول بلا سند ہی اور
اُس مستند روایت مذکور کا جسکو امام کے پوتے اسمعیل بن حماد نے قسمیہ بیان کیا ہی بالکل مخالف
ہی اسلیے قابل اعتبار نہین اور نیز اسمین کچھ شک نہین کہ صاحب گھر کا اُس چیز سے جو گھر مین ہی غیر
سے زیادہ واقف ہوتا ہی پس اس معاملہ مین اسمعیل بن حماد کی روایت معتبر ہی نہ غیر کی بے سند بات
اگر بالفرض تسلیم بھی کرلیا جاوے کہ اِس قول کی کچھ اصل ہوگی تو بقول صاحب مدار الحق
ان قولون کی تطبیق اسطرح پر ہوسکتی ہی کہ اسمعیل بن حماد بن ابو حنیفہ کا یہ قول کہ ہم
احرار ابناے فارس سے ہین اور خدا کی قسم ہمپر ہرگز کبھی رقیت واقع نہین ہوئی باعتبار
جد صحیح کے ہی اور دوسرا قول یعنی نعمان بن ثابت بن زوطی باعتبار جد فاسد کے ہی اور رقیت
والدہ کیطرف سے کوئی عیب نہین ورنہ معاذ اللہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی رقیت لازم آئیگی
کیونکہ آنکی والدہ حضرت ہاجرہ حضرت سارہ کی کنیزک تھین سہو ولادت آپکی کوفہ مین ۸۰ ہجری
اور بقول اصح غرہ ذی الحجہ ۸۰ ہجری مین ہوئی مفتاح السعادت مین منقول ہی کہ جب حضرت

ثابت آپکے والد ماجد فوت ہوئے تو آپکی والدہ ماجدہ سے امام جعفر صادق نے نکاح کیا اور آپ کمسن صغیر سن تھے بس آپ نے امام جعفر کی گود مین پرورش پائی اور یہ آپکے لیے منقبت عظیمہ ہے آپ بعد تحصیل علم ضروری کے ہوش سنبھالتے ہی خرید و فروخت مین مشغول ہوئے لیکن چونکہ امام شعبی کوفی نے آپ مین تیقظ اور ہونہاری دیکھی تو آپکو کمال تحصیل علم کی رہبری کی اسپر آپ خرید و فروخت کا کام چھوڑ کر علم مین مشغول ہوئے یہانتک کہ علم کلام مین مشار الیہ زمانہ ہوئے پھر آپکے جی مین آیا کہ اصحاب و تابعین ایسے نہین ہوئے بلکہ انھون نے ایسے علوم سے ممانعت کی ہے اور بجز شریعت و فقہ کے اور کسی علم مین انھون نے خوض نہین کیا اِسپر آپ حدیث و فقہ مین مشغول ہوئے چنانچہ چار ہزار مشائخ تابعین و کبار تبع تابعین سے فقہ و حدیث کو اخذ کیا جنمین سے بعض کے نام حسب ذیل ہین۔ ابراہیم بن عبد الرحمن سکسکی۔ ابراہیم بن محمد بن منتشر الاجدع الہمدانی الکوفی۔ ابراہیم بن مسلم العبدی الہجری۔ ابراہیم بن مہاجر بن جابر البجلی الکوفی۔ ابراہیم بن زید النخوزی المکی۔ ابان بن ابی عیاش فیروز البصری۔ ابی عبیدہ بن معتب الصینی۔ ابی یعفور۔ ابی السوار قال ابو محمد البخاری الصواب۔ ابی المالیتہ۔ ابی خویلطر بن طارق ابی ماجد۔ آدم بن علی البکری۔ اسحق بن ثابت بن عبیدہ الانصاری۔ اسمٰعیل بن بہلول بن عمر الصیرفی المعروف بالمجنون۔ اسمٰعیل بن عبد الملک۔ اسمٰعیل بن ابی خالد الاحمصی۔ اسمٰعیل بن عیاش الحمصی۔ اسمٰعیل بن امیتہ۔ اسمٰعیل بن مسلم المکی۔ ایوب بن عاید کوفی۔ ایوب بن تمیمہ کیسان السخنیانی۔ بشر بن قرہ کوفی۔ بشیر بن سلمان الکوفی۔ بلال بن مرداس الفزاری۔ بیان بن بشر الکوفی۔ تمیم بن سلمہ کوفی۔ ثابت بن اسلم البنانی۔ جابر بن زید الجوفی۔ جامع بن ابی راشد کوفی جامع بن شداد المحاربی الکوفی۔ جبلہ بن سحیم الکوفی۔ حریر بن سعد الکوفی۔ امام جعفر صادق بن محمد بن علی بن حسین بن علیؓ بن ابی طالب۔ حاتم بن وردان البصری۔ حارث بن عبد الرحمن الہمدانی الکوفی۔ حبیب بن ابی ثابت بن قیس۔ حبیب بن ابی عمرہ الکوفی۔ حجاج بن ارطاۃ الکوفی۔ حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب۔ حسن بن الحر بن الحکم الکوفی۔ حسن بن سعد الکوفی مولیٰ امام حسن۔ حسن بن عبد اللہ الکوفی۔ حسن بن عبید اللہ الکوفی۔ حصین بن عبد الرحمن الکوفی۔ حکم بن عتیبہ الکوفی۔ حکیم بن جبیر الکوفی۔ حماد بن ابراہیم حماد بن ابی سلیمان الکوفی۔ حمید بن ابی حمید

الطویل البصری - حمید بن قیس الاعرج المکی - خالد بن عبد الاعلی - خالد بن علقمہ - خالد بن سعید الشعبی المدنی - خارجہ بن عبد اللہ الانصاری - خثیم بن عراک بن مالک مدنی - خصیب بن عبد الرحمن - خلف بن یاسین - خوات بن عبد اللہ التیمی - داؤد بن عبد الرحمن مکی - ذر بن عبد اللہ المرہبی - ربیعہ بن ابی عبد الرحمن الرائی - زبید بن الحارث الکوفی - زیاد بن ابی زیاد مدنی - زیاد بن علاقہ کوفی زیاد بن کلیب الکوفی - زید بن اسلم العدوی المدنی - زید بن ابی انیسہ - زید بن عبد الحمید بن عبد الرحمن المدنی - زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب - زید بن الولید - سالم بن عجلان الافطس الدموی - سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب - سعد بن طارق الکوفی - سعید بن مسروق الثوری سعید بن یسار - سعید بن مرزبان مولی حذیفہ بن الیمان العبسی البقال الکوفی - سعید بن ابی سعید بن مرزبان لغار - سفیان بن سعید الثوری - سلمہ بن نبیط الکوفی - سلمہ بن کہیل الکوفی - سلیمان بن سلیمان الکوفی - سلم سبیانی - سلیمان بن یسار الہلالی - سلیمان بن مہران الاعمش الکوفی سلیمان بن مغیرہ القیسی - سماک بن حرب الکوفی - سہیل بن ابی صالح - سیار بن سلامۃ الریاحی شداد بن عبد الرحمن - شرحبیل بن مسلم - شعبۃ بن دینار الکوفی - شیبان بن عبد الملک - شیبۃ بن مساور بصری - صالح بن حیان القرشی الکوفی - صلت بن بہرام - طاؤس بن کیسان الیمانی - طریف بن شہاب - طلحہ بن نافع - طلحہ بن مصرف الیامی الکوفی - عاصم بن ابی النجود الکوفی - عاصم بن کلیب - عامر بن السمط الکوفی - عاصم بن الاحوص حکیم - عامر بن شراحیل الشعبی - عامر بن ابی موسی - عبد اللہ بن قیس الاشعری - عبد اللہ بن ابی زیاد القطوانی الکوفی - عبد اللہ بن دینار العدوی - عبد اللہ بن خثیم - عبد اللہ بن مواہب القرشی الشامی - عبد اللہ بن ابی حبیبۃ المدنی عبد اللہ بن عمر العمری المدنی - عبد اللہ بن میسرۃ الکوفی - عبد اللہ بن ابی الجہم العدوی - عبد اللہ بن سعید بن ابی سعید المقبری - عبد اللہ بن حمید بن عبید الانصاری الکوفی - عبد اللہ بن داؤد الہمدانی الکوفی - عبد اللہ بن عثمان بن خثیم - عبید اللہ بن عمر بن حفص المدنی - عبد الرحمن بن حزم یعنی عبد الرحمن بن حسان بن ثابت بن منذر بن عمرو بن حرام الانصاری - عبد الرحمن بن ہرمز اعرج المدنی - عبد الرحمن بن شرحبیل - عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعی - عبد الملک بن ایاس الشیبانی الکوفی - عبد الملک بن عمیر الکوفی - عبد الملک بن عمرو بن قیس الانصاری - عبد الملک

بن میسرۃ الہلالی الکوفی - عبد الکریم بن ابی معقل عبد الکریم بن ابی المخارق - عبد الاعلیٰ بن عامر ثعلبی کوفی
عبد العزیز بن رفیع المکی نزیل کوفہ - عبد العزیز بن ابی رواد - عتبہ بن عبد اللہ الکوفی - عثمان بن
راشد - عثمان بن عبد اللہ بن موہب التیمی - عثمان بن عاصم الکوفی - عدی بن ثابت الانصاری
الکوفی - عدی بن سعد - عطاء بن ابی رباح - عطاء بن یسار الہلالی - عطاء بن العجلان البصری
عطاء بن السائب الکوفی - عطیہ العوفی الکوفی - عطیہ بن الحارث الکوفی - عکرمہ بن عبد اللہ
مولیٰ ابن عباس - علقمہ بن مرثد الکوفی - علی بن اقمر الکوفی - علی بن الحسن الزراد المدنی - علی
بن بذیمہ - علاء بن زہیر بن عبد اللہ الکوفی - عمرو بن عبد اللہ الہمدانی - عمرو بن مرۃ بن عبد اللہ
الکوفی - عمرو بن شعیب بن عبد اللہ - عمرو بن ذر الہمدانی الکوفی - عمار بن عبد اللہ بن بشار
الکوفی - عون بن عبد اللہ بن عتبہ الکوفی - غالب بن الہذیل الکوفی - فراس بن یحییٰ الہمدانی
الکوفی - فرات بن ابی عبد الرحمٰن الکوفی - فلان بن داؤد - قابوس بن ابی ظبیان الکوفی
قتادہ بن دعامہ البصری - قیس بن مسلم الجدلی الکوفی - قیس بن مسلم المدحجی - کثیر الرماح
الاصم الکوفی - کدام ابن عبد الرحمٰن السلمی - ناصح بن عبد اللہ الیمانی - لیث بن ابی سلیم الاموی
الکوفی - مبارک بن فضالہ البصری - مجالد بن ابی سعید بن عمیر الہمدانی الکوفی - محارب بن
دثار الکوفی - محمد بن عبد الرحمٰن بن سعد زرارہ - محمد بن بشر الکوفی - محمد بن السائب الکلبی الکوفی
محمد بن مسلم بن تدرس المکی - محمد بن مسلم بن شہاب الزہری - محمد بن علی بن حسین بن علی بن
ابی طالب - محمد بن یزید الحنفی الکوفی العطار - محمد بن عبید اللہ بن سلیمان الکوفی - محمد بن
عمرو بن الحسن بن علی بن ابی طالب - محمد بن المکندر - محمد بن مالک بن المنتصر الہمدانی - محمد بن
عبد اللہ الثقفی - محمد بن قیس بن مخرمہ الہمدانی - محمد بن الزبیر الحنظلی - محمد بن سوقہ الکوفی مخول
بن راشد الکوفی - مزروق التیمی الکوفی - مزاحم بن زفر بن الحارث الکوفی - مسعر بن حبیب
الجرمی البصری - مسلم بن سالم الکوفی - مسلم بن صبیح الہمدانی الکوفی - مسلم بن کیسان الضبی الکوفی
مسلم بن عمران البطین الکوفی - معاویہ بن اسحٰق بن طلحہ - معن بن عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن مسعود
الکوفی - مقسم مولیٰ ابن عباس - مکحول الشامی - منصور بن المعتمر الکوفی - منصور بن زاذان - منذر
بن عبد اللہ بن المنذر - منصور بن دینار - منہال بن الجراح الشامی الزہری - منہال بن عمرو الکوفی

منہال بن خلیفہ الکوفی - موسی بن ابی کثیر الانصاری - موسی بن ابی عائشہ الہمدانی الکوفی - موسی بن مسلم الکوفی - موسی بن طلحہ بن عبید اللہ التیمی - میمون الاعور - میمون بن سیاہ البصری - نافع ابن عمر - نافع بن درہم العبدی - ابی الہیثم الکوفی - ناصح بن عبد اللہ ابو عبد اللہ الحائک - ناصح بن عجلان - ناصح بن محمد - نافذ مولی ابن عباس - نصیر بن حکیم بن معاویہ - نوبہ بن عبد اللہ واصل بن داؤد التیمی الکوفی - واصل بن حبان الاسدی الکوفی - ولید بن سریع الکوفی - ولید بن عبد اللہ بن جمیع الزہری المکی - ولید بن سریع مولی عمرو بن الخطاب - ہاشم بن ہاشم بن عتبہ - ہیثم بن حبیب الصیرفی الکوفی - ہیثم الصراف - ہیثم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود - ہشام بن عروہ بن الزبیر - ہشام بن عائذ بن نصیر الاسدی الکوفی - یزید حبیب الفقیر الکوفی - یزید بن ابی یزید الرشک البصری - یزید بن عبد الرحمن بن ابی مالک الہمدانی - یزید بن ابی ربیعہ - یزید بن عبیدہ السلمی - یعلی بن عطاء الطائفی - یونس بن محمد بن مسلم البغدادی - یونس بن زہران - یونس بن عبید اللہ بن ابی فروہ - یحیی بن عمرو بن سلمہ - یحیی بن سعید قیس الانصاری - یحیی بن عبد اللہ جابر الکوفی - یحیی بن عبد الحمید الکوفی - یحیی بن داؤد الکوفی الجسری - یحیی بن حبیب بن ثابت الاسدی الکاہلی الکوفی - یحیی ابن ابی حیہ - یحیی بن عبد اللہ بن معاویہ معروف بالاجلح ابی حجیہ -

الغرض جب آپ تمام علوم مین کامل مکمل ہوگئے تو آپ نے صوفیہ کی طرح گوشہ نشینی کا قصد کیا اسپر آپ نے ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ حضور فرماتے ہین کہ اے ابوحنیفہ آپ کو خدا نے میری سنت زندہ کرنیکے لیے پیدا کیا ہے آپ گوشہ نشینی وعزلت کا قصد ہرگز نہ کرین - یہ بشارت آپ پاتے ہی افادت وافاضت خلائق اور اجتہاد و استنباط مسائل شرعیہ مین مشغول ہوے یہانتک کہ آپ کا مذہب نشر آفاق ہوا - آپ بیس صحابہ سے زیادہ کے زمانے مین پیدا ہوے اور کئی ایک کو دیکھا اور ان سے حدیث کو بھی سماعت کیا اسلیے آپ باقی ائمہ ثلثہ یعنی مالک وشافعی واحمد بن حنبل سے اس فضیلت مین متفرد ہو۔ آیت السابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کے مصداق ہوے - چنانچہ اسیلیے قسطلانی شافعی نے صحیح بخاری کی شرح کے باب وجوب الصلوۃ فی الثیاب مین زیر حدیث سال رسول اللہ عن الصلوۃ فی ثوب واحد کے اثنا

موصوف کو تابعین کے زمرہ مین ذکر کیا ہی اور تعلیق الممجد مین منقول ہی کہ فتادی شیخ الاسلام ابن حجر مین لکھا ہی کہ امام ابو حنیفہ نے ایک جماعت صحابہ کو جو کوفہ مین تھی پایا کیونکہ وہ کوفہ مین ۸۰ھ مین پیدا ہوے پس وہ طبقہ تابعین مین سے ہین۔ انتہی۔

تاریخ ابن خلکان مین خطیب بغدادی کی تاریخ بغداد سے منقول ہی اور نیز امام یافعی محدث شافعی کی تاریخ مراۃ الجنان مین لکھا ہی کہ ابو حنیفہ نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک کو دیکھا انتہی شامی مین لکھا ہی کہ ابن حجر مکی کہتے ہین کہ ذہبی نے جو کہا ہی کہ ابو حنیفہ نے صغر سنی مین انس بن مالک کو دیکھا ہی صحیح اور تحقیق ہی انتہی۔ پھر دوسری جگہ شامی مین لکھا ہی کہ ابو حنیفہ کا حضرت انس کو دیکھنا اور ایک جماعت اصحاب کو عمر کے حساب سے پانا یہ دونون صحیح ہین اور انمین کچھ شک نہین انتہی پھر اور جگہ لکھا ہی کہ ابو حنیفہ بہر حال تابعین مین سے ہین اور جنھون نے انکے تابعی ہونے کا یقین کیا ہی انمین سے حافظ ذہبی و حافظ عسقلانی وغیرہ ہین اور عسقلانی نے کہا کہ تحقیق ابو حنیفہ نے ایک جماعت صحابہ کو جو کوفہ مین تھی بعد اپنی ولادت کے جو ۸۰ھ مین واقع ہوئی پایا اور یہ بات ائمہ امصار مین سے جو ابو حنیفہ کے ہمعصر تھے یعنی اوزاعی جو شام مین اور حمادین جو بصرہ مین اور ثوری جو کوفہ مین اور مالک جو مدینہ منورہ مین اور لیث بن سعد جو مصر مین تھے کسی کو نصیب نہین ہوئی عبد اللہ بن مبارک کہتے ہین کہ امام ابو حنیفہ نے صحابہ کو دیکھا اور تابعین سے فتوی مین مزاحمت کی پس قول اپکا اشد واقوی ہی جبتک کہ پھر او زمانے کا اختلاف نہو کذا فی تصحیح علاقہ قاسم انتہی شیخ محمد طاہر نے خاتمہ مجمع البحار مین لکھا ہی کہ دارقطنی محدث کہتے ہین کہ ابو حنیفہ نے کسی اصحاب سے ملاقات نہین کی لیکن حضرت انس کو اپنی آنکھ سے دیکھا ہی اور اُنسے کچھ سنا نہین انتہی۔ قسطلانی محدث شافعی نے شرح صحیح بخاری کے باب من لم یر الوضو مین لکھا ہی کہ ابن ابی اوفی کا نام عبد اللہ بن ابی اوفی ہی یہی کوفے مین سب صحابیون سے پیچھے ۸۷ھ مین فوت ہوے پہلے اس سے کہ آپ کو ابو حنیفہ نے دیکھا آپ نابینا ہو گئے تھے انتہی ملا علی قاری نے شرح نخبۃ الفکر مین تابعی کی تعریف مین اس قول وہو من لقی الصحابی ہذا ہو المختار کے تحت مین لکھا ہی کہ عراقی نے کہا ہی کہ اکثر علما کا اسی پر عمل ہی اور تحقیق آنحضرت نے صحابی اور تابعی کیطرف اشارہ کرکے فرمایا ہی طوبی لمن رانی ولمن رای من رانی۔ پس آنحضرت نے تعریف صحابی

وتابعی مین صرف رویت پر کفایت کی ہی سو اسی سبب سے امام اعظم ابو حنیفہ تابعین کے سلک مین درج کیے جاتے ہین کیونکہ انھون نے حضرت انس وغیرہ اصحاب کو دیکھا جیسا کہ شیخ جزری نے اسماء رجال القراء اور توربشتی نے تحفۃ المسترشدین اور صاحب کشف الکشاف نے سورۃ المؤمنین مین اور صاحب مرآۃ الجنان وغیرہ علماے متبحرین نے ذکر کیا ہی اور جو شخص انکے تابعی ہونے کی نفی کرتا ہی پس وہ صرف تتبع قاصر یا تعصب فاتر سے کرتا ہی انتہی ۔

ابن حجر مکی محدث شافعی نے قلائد العقیان فی مناقب النعمان مین لکھا ہی کہ ابو حنیفہ نے صحابہ مین سے چار اصحاب کو بعض نے کہا اس سے کم اور بعض کے نزدیک اس سے زیادہ کو پایا نہین ایک انس بن مالک دوم عبد اللہ بن ابی اوفی سوم سہل بن سعد چہارم ابو الطفیل مین بعض کہتے ہین کہ انھون نے کسی کو نہین دیکھا لیکن انکا زمانہ پایا ہی مگر صحیح قول اول ہی انتہی [illegible] کا قول اول کو صحیح قرار دیکر اس بات کو ثابت کرنا کہ امام ابو حنیفہ نے چار اصحاب کو دیکھا ہی [illegible] اور خلاف اسکے خلاف عقل ونقل ہی کیونکہ امام موصوف کا باعتبار سن کے فقط چار اصحاب [illegible] کو پانے کی کیا خصوصیت رکھتا ہی حالانکہ آپکی ولادت کے وقت اور اسکے بعد علاوہ اصحاب مذکورہ کے صحابہ کی ایک جماعت کئی برس تک زندہ رہی چنانچہ مقدام بن معدی کرب مشہور صحابی ۸۷ھ مین اور ابو امامہ باہلی مشہور صحابی ۸۶ھ مین اور عمرو بن حریث صحابی ۸۵ھ مین اور عبد اللہ بن بسر ۸۸ھ یا ۹۶ھ مین اور بسر بن ارطاۃ ۸۶ھ مین اور عبد اللہ بن حارث بن جزء ۸۶ھ یا ۸۷ھ یا ۸۸ھ مین اور عتبہ بن عبد السلمی ۸۷ھ یا ۹۰ ۔ مین اسعد بن سہل بن حنیف انصاری ابو امامہ ۱۰۰ھ مین سائب بن یزید الکندی ۹۱ھ یا اس سے پہلے ۔ طارق بن شہاب بجلی کوفی ۸۲ھ یا ۸۳ھ مین عبد اللہ بن ثعلبہ ۸۷ھ یا ۸۹ ۔ مین عبد اللہ بن الحارث بن نوفل ابو محمد ۸۴ھ مین عمر بن ابی سلمہ بقول صحیح ۸۳ھ مین مالک بن حویرث ۹۴ھ مین محمود بن لبید ۹۶ھ مین مالک بن اوس ۹۲ھ مین واثلہ بن اسقع ۸۵ھ مین فوت ہوے ۔ کذا فی التقریب ۔ اور بڑے تعجب کی بات ہی کہ جس صورت مین امام ابو حنیفہ نے اپنی عمر مین پچپن حج کیے ہون جیسا کہ در المختار مین لکھا ہی جنمین سے آپ نے کم سے کم پندرہ حج حضرت ابی الطفیل صحابی متوفی سنہ ۱۱۰ ہجری کے زمانہ مین جو کہ معظمہ مین مقیم تھے کیے اور پندرہ بار کوفہ سے مکہ مین آئے تو پھر آپ نے ایک دفعہ بھی

حضرت ابو الطفیل سے ملاقات نہ کی ہو عقل سلیم اُسکو کبھی باور نکریگی خصوصاً اس صورت مین کہ جبکہ وجود صحابی کا ایک عزیز ترین بات ہو اور لوگ حسب ارشاد مخبر صادق طوبی لمن رانی ولمن رای من رانی کے تابعی ہونیکی ایک نعمت عظمی اور سعادت دارین سمجھکر اطراف واکناف عالم سے بالراس والعین صحابہ کی خدمت بابرکت مین مشرف ہوتے ہون اور امام ابو حنیفہ باوجودیکہ پندرہ سال مین پندرہ دفعہ مکہ معظمہ مین حج کے لیے آئے ہون یا یہ کہ یہ نعمت عظمی یعنی وجود عمرو بن حریث اور عبد اللہ بن ابی اوفی وغیرہ کا پانچ سات سال تک خود اُنھین کے شہر مین موجود رہا ہو اور آپ ایسی بی اعتنائی کرین کہ اس عرصہ مین ایکدفعہ بھی اُنکی خدمت مین مشرف نہون یا آپکے والد ماجد ہی آپکو اُنکی خدمت مین لیجاکر مشرف نہ کرائین حالانکہ علاوہ نعمت تابعی حاصل ہونیکے قرون اول سے آجتک لوگون کا دستور ہو کہ اپنی اولاد کو واسطے دعاے برکت کے صلحا کے پاس ضرور لیجایا کرتے ہین جیساکہ امام کے والد ماجد ثابت کو اُنکا باپ واسطے دعاے برکت کے حضرت علی کی خدمت مین لیگیا تھا۔ پس ان حالات مین امام کی رویت صحابہ اور تابعیت کا منکر بجز حاسد خاسر اور متعصب جاہل کے اور کوئی نہین ہوسکتا۔ لیکن یہ امر کہ آیا امام ابو حنیفہ نے صحابہ سے روایت کی ہو یا نہین اسمین علما کا ضرور اختلاف ہو بعض نے کہا ہو کہ امام کی رویت صحابہ تو ثابت ہو لیکن بسبب صغر سنی کے اُنسے اصحاب سے روایت نہین کی اور بعض کا یہ قول ہو کہ رویت و روایت دونون ثابت ہین اور یہی عند التحقیق متحقق ہو چنانچہ ابو محمد بن احمد عینی نے عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری کے باب من لم یر الوضوء مین لکھا ہو کہ ابن اوفی کا نام عبد اللہ ہو اور یہی ہین جو کوفہ مین سب اصحاب سے پیچھے ۸۶ھ مین فوت ہوے اور یہ منجملہ اُن اصحاب مین سے ہین جنکو امام ابو حنیفہ نے دیکھا اور اُنسے روایت کی اور قول منکر متعصب کیطرف ہرگز خیال نکرنا چاہیے اسوقت عمر ابو حنیفہ کی سات سال کی تھی۔ شامی مین ابن حجر مکی شافعی سے منقول ہو کہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے امام نے یہ حدیث من بنی للہ مسجدا ولو کمفحص قطاۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ روایت کی ہو انتہی۔

امام خوارزمی نے مسند امام مین لکھا ہو کہ علما اس بات پر متفق ہین کہ امام نے اصحاب رسول اللہ سے روایت کی لیکن اُنکے عدد مین اختلاف ہو بعضون نے کہا کہ چھ مرد اور ایک عورت سے

روایت کی اور بعض نے کہا کہ پانچ مرد اور ایک عورت سے اور بعضون کا قول ہی کہ سات مرد اور ایک
عورت سے روایت کی سو پہلے قول پر انس بن مالک اور عبد اللہ بن انیس اور عبد اللہ بن حارث
بن جزء زبیدی اور جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن ابی اوفی اور واثلہ بن اسقع اور عائشہ بنت عجرد ہین
اور تیسرے قول پر معقل بن یسار زائد ہین اور قول ثانی پر جابر اور معقل داخل نہین ہین اور ابو الطفیل
ہر ایک قول مین مذکور ہین انتہی - ملا علی قاری نے طبقات الحنفیہ مین لکھا ہی کہ امام ابو حنیفہ کا
بعض صحابہ کو دیکھنا بالتحقیق ثابت ہی اور اختلاف اسمین ہی کہ انھون نے صحابہ سے روایت کی ہی
یا نہین لیکن معتبر یہ ہی کہ روایت کی ہی چنانچہ ہمنے اس بات کو سند الانام شرح مسند الامام مین
بخوبی ثابت کیا ہی پس وہ تابعین اعلام مین سے ہین جیسا کہ علماے اعیان نے اس بات کی تصریح
کی ہی انتہی - دُر المختار مین لکھا ہی کہ تحقیق یہ بات صحیح ہی کہ امام ابو حنیفہ نے سات صحابہ سے حدیث
کو سنا جیسا کہ منیۃ المفتی کے آخر مین مذکور ہی انتہی طحطاوی مین لکھا ہی کہ سیوطی نے تبیض الصحیفہ
فی مناقب ابی حنیفہ مین کہا کہ امام ابو معشر عبد الکریم بن عبد الصمد طبری مقری شافعی نے امام
ابو حنیفہ کی روایت مین چار صحابیون سے ایک جزء تالیف کی انتہی - شامی مین لکھا ہی کہ بعض
فضلا نے کہا ہی کہ تحقیق علامہ طاش کبری بہت سی روایات صحیحہ ایسی لایا ہی جنسے امام کا سماع
حضرت انس بن مالک سے ثابت ہی اور مثبت نافی پر مقدم ہی انتہی - شیخ عبد الحق دہلوی نے شرح
سفر السعادۃ مین لکھا ہی کہ صاحب جامع الاصول نے کہا ہی کہ ابو حنیفہ کی اصحاب سے ملاقات و
روایت ارباب نقل کے نزدیک ثابت نہین اور ابو حنیفہ کے اصحاب کہتے ہین کہ ابو حنیفہ نے
چند اصحاب کو پایا اور اُنسے روایت کی الخ مین کہتا ہون کہ واقع مین یہ بات عقل سے بہت
بعید ہی کہ امام کے زمانے مین اصحاب رسول اللہ موجود ہون اور آپ اُنکی ملاقات کا قصد نکرین حالانکہ
اصحاب کا موجود ہونا اور امام کا اُن شہرون مین جانا جہان اصحاب تھے ثابت ہی اور امام کی زندگی
سے ۲۰ سال کی مدت اصحاب کے زمانے مین گذری کیونکہ سو برس کے آخر تک وجود صحابہ کا ثابت ہی پس
اصحاب ابو حنیفہ کا قول حق ہی جو کہتے ہین کہ امام نے ایک جماعت صحابہ کو پایا انتہی - غایۃ الاوطار شرح
دُر المختار مین لکھا ہی کہ روایت اور درایت کی راہ سے حق بجانب حنفیہ ہی کیونکہ حنفیہ ملاقات اور
روایت کے مثبت ہین اور ایک جماعت نافی حالانکہ یہ قاعدہ اہل اسلام مین مسلم ہی کہ مثبت کا

قول ثانی پر مقدم ہی اور اثبات بھی فقط حنفیہ مین منحصر نہین بلکہ طبری شافعی اور ابن حجر شافعی بشہادت حافظ جلال الدین سیوطی شافعی بجانب اثبات یا تجویز کے ہین نہ بجانب انکار - واللہ اعلم - پس امام کا تابعی ہونا باعتبار زمانے کے بالاتفاق ثابت ہی اور باعتبار ملاقات اور روایت کے عند التحقیق انتہی شامی مین لکھا ہی کہ امام ابو حنیفہ حدیث مین امام تھے کیونکہ آپ نے حدیث کو چار ہزار شیخ ائمہ تابعین وغیرہ سے اخذ کیا ہی اسی سبب سے آپکو ذہبی وغیرہ نے طبقہ حفاظ محدثین مین ذکر کیا انتہی - ابن حجر نے خیرات الحسان مین لکھا ہی کہ خطیب اسرائیل بن یوسف روایت کرتے ہین کہ ابو حنیفہ نعمان اچھے آدمی تھے کوئی مثل اُنکے حافظ اُن احادیث کا جنمین فقاہت ہی اور اُنکے منطوق و مفہوم کا عالم نہ تھا - امام یوسف کہتے ہین کہ مین نے کوئی شخص امام ابو حنیفہ سے نفس حدیث کا اعلم نہین دیکھا اور نیز یہ فرماتے ہین کہ مین نے کوئی شخص حدیث کی تفسیر مین امام ابو حنیفہ سے اعلم نہین دیکھا انتہی - ابن حجر نے قلائد مین لکھا ہی کہ اعمش محدث نے ابو حنیفہ سے کچھ مسائل پوچھے آپ نے احادیث سے اُنکو جواب دیا پس اعمش نے کہا کہ ای گروہ فقہا تم طبیب ہو اور ہم عطار ہین یعنی صرف راویون کے نام اور الفاظ پہچانتے ہین اور تم اُنکے معنی جانتے ہو - انتہی - شیخ عبد الحق محدث نے شرح سفر السعادت مین لکھا ہی کہ علما کہتے ہین کہ امام ابو حنیفہ کے پاس کئی ایک صندوق تھے جنمین اُنھون نے اپنی احادیث مسموعہ کو بند کیا تھا اور کہتے ہین کہ آپ کے مشائخ جنسے آپ نے حدیث کو سماعت کیا بجز صحابہ کے تین سو تابعین تھے اور جنھون نے آپ سے آپکی مسند کو روایت کیا اُنکی تعداد پانسو کی ہی اور کل استاد آپکے علم مین چار ہزار آدمی ہین اور ایک جماعت نے اُنکو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کیا ہی انتہی - مسند خوارزمی مین لکھا ہی کہ اخطب الخطباء خوارزم صدر الائمہ ابو المؤید موفق بن احمد مکی ابی حفص عمر بن امام ابی الحسن علی زنجری اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ ایک دفعہ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اصحاب مین دربارۂ فضیلت تنازع برپا ہوا اور ہر ایک شخص اپنے اپنے امام کی تعریف کرنے لگا اِس اثنا مین ابو عبد اللہ بن ابی حفص کبیر نے جو منجملہ امام ائمہ حدیث اصحاب امام شافعی کے ہین فرمایا کہ امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کے مشائخ کا شمار کرو جنکے زیادہ ہونگے وہی افضل ہوگا پس شمار کرنے پر امام شافعی کے اسّی اور امام ابو حنیفہ کے چار ہزار مشائخ نکلے - ابن ابی اویس کہتے ہین کہ مین نے ربیع بن یونس سے سُنا ہی کہ آپ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ

امام ابوحنیفہ امیر المومنین ابوجعفر کے پاس گئے اسوقت آپکے پاس عیسی بن موسی عباسی بیٹھا ہوا تھا
کسی نے منصور سے کہا کہ ای امیر المومنین یہ (یعنی ابوحنیفہ) اسوقت دنیا کے عالم ہین امیر منصور نے کہا
کہ ای نعمان تمنے کس سے علم پڑھا آپنے فرمایا کہ اصحاب حضرت عمر بن خطاب سے جو حضرت عمر سے روایت
کرتے ہین اور اصحاب حضرت علی سے جو حضرت علی سے روایت کرتے ہین اور اصحاب عبد اللہ بن
مسعود اور اصحاب عبد اللہ بن عباس سے جو اپنے اپنے صاحب سے روایت کرتے ہین امیر منصور نے کہا
کہ آپنے بیشک نفس کیواسطے خوب مضبوط کام کیا ہی انتہی - نافع الکبیر مین لکھا ہی کہ امام ابوحنیفہ سے
عبد اللہ بن مبارک وعبد اللہ بن یزید المقری وفضل بن دکین ومکی بن ابراہیم بلخی وابراہیم بن
طہمان وشعیب بن اسحق دمشقی وابو عاصم ضحاک بن مخلد وعبد الحمید بن عبد الرحمن الحمانی و
عبد الرزاق بن ہمام وعبد العزیز بن ابی رواد وعبد الوارث بن سعید وعلی بن ظبیان الکوفی وابن حفص
بن الاغر وعامر بن فرات وعبید اللہ بن یزید القرشی وعبید اللہ بن عمرو الرقی وغیرہم سنے ہو
مروی عنہ اصحاب صحاح ستہ ہین خصوصاً عبد اللہ بن یزید المقری اور فضل بن دکین جو امام
بخاری کے شیوخ کبار ہین سے ہین روایت کی - مسند خوارزمی مین لکھا ہی کہ امام بخاری لکھتے
ہین کہ امام ابوحنیفہ سے عباد بن العوام وہشیم ووکیع بن الجراح ومسلم بن خالد وابو معاویہ
ضریر نے روایت کی ہی - اور نیز عبد اللہ بن مبارک ویزید بن ہارون وعبد العزیز بن ابی
رواد وعبد الحمید بن ابی رواد وسفیان بن عیینہ وفضیل بن عیاض وداود طائی وابن جریج و
عبد اللہ بن مقری نے آپ سے نوسو احادیث روایت کی ہین اور سفیان ثوری اور ابن ابی
لیلی وابن شبرمہ نے ایک ایک حدیث روایت کی اور مسعر بن کدام واسمعیل بن خالد وشریک
بن عبد اللہ اور حمزہ بن حبیب مقری نے بھی بہت احادیث آپ سے روایت کین اور عاصم
بن ابی النجود امام القراء جو شیخ امام ابوحنیفہ ہین اکثر مسائل آپ سے پوچھتے اور آپ کے قول
پر عمل کرتے اور کہتے ای ابوحنیفہ تمکو خدا نیک جزا دے ہمنے آپ کو چھوٹی عمر مین دیا اور بڑی
عمر مین آپ سے لیا - اور خطیب خطباء خوارزم صدر الائمہ ابو المؤید موفق بن احمد مکی نے مناقب امام
ابوحنیفہ مین لکھا ہی کہ مشائخ اسلام مین سے جو مختلف اطراف واکناف مین رہتے تھے سات سو مشائخ
نے آپ سے روایت کی ہی انتہی عقود الجواہر المنیفہ مین لکھا ہی کہ محمد بن حسین موصلی

محدث نے اپنی کتاب ضعفا کے اخیر مین لکھاہے کہ یحیی بن معین نے کہا کہ وکیع بن جراح امام ابوحنیفہ کے مذہب پر فتوی دیا کرتے تھے اور امام کی تمام حدیثون کو یاد رکھتے تھے اور انھون نے بہت سی حدیثین انسے سنی تھین۔ ایک دفعہ یحیی بن معین سے پوچھا گیا کہ امام ابوحنیفہ حدیث کی روایت مین کیسے ہین فرمایا صدوق ہین۔ ایک دفعہ پھر انسے پوچھا گیا کہ آپکو ابوحنیفہ وشافعی وابویوسف مین سے کون دوست تر ہے فرمایا کہ مین شافعی کی حدیث پسند نہین کرتا اور ابوحنیفہ سے ایک گروہ صالحین نے حدیث کی روایت کی اور ابویوسف اگرچہ صدوق ہین مگر مین انسے روایت جائز نہین دیکھتا انتہی۔ تعلیق الممجد مین بحوالہ تذکرۃ الحفاظ ذہبی لکھاہے کہ امام ابوحنیفہ سے وکیع ویزید بن ہارون وسعد بن الصلت وابوعاصم وعبدالرزاق وعبید اللہ بن موسی وبشر کثیر نے روایت کی اور احمد بن محمد بن قاسم نے یحیی بن معین سے روایت کیا ہے کہ انھون نے امام ابوحنیفہ کے حق مین لاباس بہ ولم یکن متہماً فرمایا اور یہ الفاظ توثیق سے ہے اور خیرات الحسان مین ابوعمر یوسف بن عبد البر مالکی سے منقول ہے کہ جن لوگون نے امام ابوحنیفہ سے احادیث روایت کین اور انکی توثیق کی وہ بہت زائد ہین ان لوگون سے جنھون نے انپر طعن کیا اور امام علی بن مدینی نے جو اکابر محدثین سے امام بخاری کے شیخ ہین کہا کہ ابوحنیفہ سے ثوری وابن مبارک وحماد بن زید وہشام ووکیع وعباد بن عوام اور جعفر بن عون نے روایت کی اور وہ ثقہ لاباس بہ ہین اور شعبہ انکے حق مین خوش عقیدہ تھے انتہی مغنی مین لکھاہے کہ امام ابوحنیفہ سے عبداللہ بن مبارک ووکیع ویزید بن ہارون وعلی بن عاصم وابویوسف ومحمد بن حسن وغیرہم نے روایت کی انتہی۔ شامی مین لکھاہے کہ ابن حجر نے بعض ائمہ سے روایت کی ہے کہ اسلام کے مشہور ائمہ مین سے کسی کے اتنے اصحاب اور شاگرد ظاہر نہین ہوسے جتنے کہ امام ابوحنیفہ کے تھے اور جسقدر علما وغیرہ نے آپ سے اور آپکے اصحاب سے تفسیر احادیث مشتبہہ اور مسائل مستنبطہ اور نوازل وقضایا اور احکام وغیرہ مین فائدہ اٹھایا ہے اتنا اور کسی سے نہین اٹھایا اور بعض محدثین نے آپکے ترجمہ مین آپکے آٹھ سو شاگرد مع اسم ونسب وطول ذکر کرکے بیان کیے ہین انتہی۔ علاوہ اسکے آپ کے پندرہ مسانید ہین جنھین حفاظ حدیث اور ائمہ دین نے آپکی روایات کو جمع کیا ہے چنانچہ پہلی مسند کو امام حافظ ابومحمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب حارثی المعروف بعبید اللہ استاذ۔ دوسری کو امام حافظ ابوالقاسم

طلحہ بن محمد جعفر شاہد عدل تیسرے کو امام حافظ ابو الحسین محمد بن مظفر بن موسی بن عیسی چوتھے کو امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد اصفہانی - پانچوین کو شیخ ثقہ العدل ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد انصاری - چھٹے کو امام حافظ صاحب جرح و تعدیل ابو محمد احمد بن عبد اللہ بن عدی جرجانی - ساتوین کو امام حسن بن زیاد لولوی - آٹھوین کو حافظ عمر بن حسن انصاری - نوین کو امام حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد کلاعی - دسوین کو حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی - گیارھوین کو امام ابو یوسف - بارھوین کو امام محمد بن حسن شیبانی - تیرھوین کو امام حماد بن امام ابوحنیفہ - چودھوین کو نیز امام محمد بن حسن شیبانی - پندرھوین کو حافظ ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن ابی العوام سعدی نے جمع کیا اور ان سب کو بحذف اسانید و تکرار احادیث کے امام ابو المؤید خوارزمی نے مسند خوارزمی المشہور بہ مسند امام اعظم مین جمع کیا مسند خوارزمی مین لکھا ہی کہ امام ابوحنیفہ کے جن اصحاب نے آپسے آپکی مسانید کو روایت کیا ہی وہ پانسو یا اِس سے کچھ زیادہ ہین اور درمیان اُنکے وہ مشائخ بھی شامل ہین جنسے امام شافعی نے اپنی مسند مین جسکو ابو العباس محمد بن یعقوب اصم نے جمع کیا ہی روایت کی ہی اور اسمین اُنکے کل مشائخ امام ابوحنیفہ کے اصحاب مین سے بیس شیخ ہین اور نیز اِس پانسو کی تعداد مین وہ مشائخ بھی شامل ہین جنسے امام احمد بن حنبل اور بخاری و مسلم اور اُنکے شیوخ نے امام ابوحنیفہ کے اصحاب سے روایت کی ہی انتہی زرقانی مالکی نے شرح مؤطا مین لکھا ہی کہ امام ابوحنیفہ سے پانسو یا سات سو یا ایک ہزار اور چند یا ایک ہزار سات سو یا چھ سو چھیاسٹھ احادیث مروی ہوئی ہین انتہی - اِس بیان سے صاحب اتحاف النبلاء کا وہ تعصب بلکہ دروغ بیفروغ اظہر من الشمس ہی جو کتاب مذکور مین کمال جرأت سے لکھتے ہین کہ امام ابوحنیفہ سے سلسلہ روایت حدیث کا برپا نہین ہوا - عارف شعرانی مالکی نے اپنی میزان کی جلد اول مین لکھا ہی کہ تحقیق خدا نے مجھپر احسان کیا ہی ساتھ معاینہ تین مسند امام ابوحنیفہ کے اور نسخے اُنکے صحیح تھے اُنپر حفاظ حدیث کی تحریرات موجود تھین جنمین سے اخیر حافظ دمیاطی کی تھی پس اُنمین مین نے کسی حدیث کو ایسا نہین پایا جو بجز عمدہ تابعین عادل و ثقہ کے جیسے اسود و علقمہ و عطا و عکرمہ و مجاہد و مکحول اور حسن بصری وغیرہ مین کسی اور سے اُنھون نے اُسکو روایت کیا ہو پس تمام روایت حدیث کے ابوحنیفہ اور رسول اللہ کے

درمیان عادل اور ثقہ ہین اور کوئی انمین کاذب یا متہم بکذب نہین ہی انتہی - اور وہ جو صاحب اتحاف النبلاء نے حسب عادت خود مسانید امام ہمام کی نسبت بانیطور نیش زنی کی ہی کہ وا این مروی قلیل کہ از وی جمع کمردہ اند نیز متکلم علیہ است و در رتبہ مرویات دیگران نیست الخ اسکا جواب خود ہی صاحب میزان نے مثل دیگر محققین کے جلد مذکور مین اسطرح پر لکھا ہی کہ اگر یہ کہا جاوے کہ جب تمنے یہ کہا کہ امام ابو حنیفہ کے مذہب کی اولہ مین کوئی حدیث ضعیف نہین ہی کیونکہ راوی جو امام موصوف اور رسول اللہ کے درمیان صحابہ و تابعین سے ہین وہ جرح سے سالم ہین پس اس قول کا تمھارے پاس کیا جواب ہی جو بعض حفاظ حدیث کہتے ہین کہ فلان دلیل امام ابو حنیفہ کی ضعیف ہی سو اسکا جواب یہ ہی کہ ہمپر واجب ہی کہ ہم اسکو یقیناً اُن راویون پر محمول کرین جو امام سے اثر کرانکی سند مین انکی وفات کے بعد ہوئی ہین جبکہ انھون نے اس حدیث کو اور طریق سے سوا سے طریق امام کے روایت کیا ہی کیونکہ ہر ایک حدیث جو ہمنے امام کی مسانید ثلاثہ مین پائی ہی ضرور وہ صحیح ہی اور اگر وہ انکے نزدیک صحیح نہوتی تو امام موصوف کبھی اس سے استدلال نکرتے اور امام کے بعد انکی سند مین مثلاً کسی کاذب یا متہم بکذب کا وجود کوئی قباحت نہین رکھتا اور کافی ہی ہمکو صحت حدیث کے لیے مجتہد کا استدلال پھر واجب ہی ہمپر اُسکو عمل مین لانا اگرچہ بجز امام کے اور کسی نے اُس حدیث کو روایت نہین کیا انتہی - شامی مین جلد رابع کی فصل فی ما یدخل فی البیع تبعاً و مالا یدخل مین لکھا ہی کہ مجتہد جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو اُسکا وہ استناد حدیث کی تصحیح کے لیے کافی ہوتا ہی انتہی - شیخ عبد الحق محدث دہلوی شرح سفر السعادۃ کے دیباچہ مین لکھتے ہین حاصل این سخن آنست کہ اعتماد بر تصحیح و تنقید ائمہ مجتہدین و اکابر سلف ست و چون ایشان حدیثی را تلقی بقبول کردہ و عمل بدان نمودہ انکار و اعتراض بر ایشان بہ تقلید علماء محدثین کہ مشہور اند جائز نباشد و التزام ایشان بحکم ابن جماعہ تحکم و مکابرہ ست انتہی - علاوہ اسکے اگر کوئی حدیث مسانید امام اعظم مین متکلم فیہ موجود بھی ہو تو اس سے کوئی قباحت لازم نہین آتی کیونکہ کیا صحاح ستہ مین کوئی حدیث متکلم فیہ نہین حالانکہ سنن ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ مین بہت سی حدیثین ایسی بھی موجود ہین جو متفق علیہ ضعیف ہین چنانچہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے شرح مشکوۃ کے مقدمہ مین لکھا ہی کہ کتب ستہ کہ مشہور اند در اسلام عبارت اند

از صحیح بخاری و مسلم و جامع ترمذی و سنن ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ و نزد بعض موطاست بدل ابن ماجہ درین کتب ستہ اقسام احادیث از صحاح و حسان و ضعاف ہمہ موجود است و تسمیہ آنہا بصحیح تغلیب است انتہی - اجوبہ فاضلہ للاسالۃ العشرۃ الکاملہ مین لکھا ہے کہ نووی نے ذکر کیا ہے کہ سنن اربعہ مین صحیح و حسن و ضعیف اور منکر حدیث موجود ہین اور ذہبی نے اعلام سیر النبلاء مین ذکر کیا ہے کہ ابن ماجہ گو حافظ صدوق واسع العلم تھا مگر اسکے سنن مین مناکیر اور کچھ موضوعات حدیث ہین اور مسند امام احمد کی احادیث ضعیفہ کا مجموعہ ہے اور اسکے ساتھ حجت پکڑنی واجب نہین اور انمین چند احادیث مشکل موضوعہ ہین لیکن وہ دریا مین گویا قطرے ہین اور حافظ سیوطی سے منقول ہے کہ موطا مین کچھ اوپر ستر حدیث ایسی ہین جو امام مالک نے خود انپر عمل نہین کیا اور انمین احادیث ضعیفہ ہین - اور محلی شرح موطا سے منقول ہے کہ بہت سی احادیث جنکی ترمذی نے تصحیح و تحسین کی ہے اور محدثین نے انکی تضعیف کی ہے بلکہ بعض نے یہ کلیہ حکم لگا دیا ہے کہ ترمذی سے تصحیح و تحسین مین گونہ تساہل ہوا ہے اور میزان مین لکھا ہے کہ ترمذی کی تحسین پر غرہ نہونا چاہیے اور زاد المعاد مین لکھا ہے کہ ترمذی سے تصحیح مین گونہ تساہل ہوا ہے انتہی - بلکہ دور کیون جاتے ہو خود صحیحین خصوصاً صحیح بخاری کو جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے دیکھو کہ انمین بھی بہت سی متکلم فیہ احادیث موجود ہین چنانچہ نزہۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر کی شرح مین ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ سخاوی نے شرح الفیہ مین ذکر کیا ہے کہ بخاری کے راویون مین انتہی اور مسلم کے راویون مین ایک سو ساٹھ رجال متکلم بالضعف موجود ہین اور ان دونون کتابون مین کل دو سو دس احادیث ایسی ہین جنپر نقاد حدیث نے نشان کیا ہے جنمین سے تقریباً اسی حدیثین تو بخاری سے مختص ہین اور تیس مین دونون مشترک ہین اور باقی مسلم سے مختص ہین انتہی - شیخ الاسلام نے شرح بخاری کے مقدمہ مین لکھا ہے آنانکہ منفرد شدہ بخاری باخراج حدیث آنہا نہ مسلم چہار صد و سی و چند مرد اند کہ از انجملہ کسانیکہ سخن کردہ شدہ در ان ہشتاد کس اند و آنانکہ منفرد شدہ مسلم باخراج حدیث آنہا نہ بخاری شش صد و بست مرد اند آنکہ کلام کردہ شدہ و تضعیف از ان دریک صد و شصت و شک نیست کہ تخریج از انکسی کہ سخن کردہ نشدہ دران اصلا بہتر است از تخریج از انکہ کلام کردہ شدہ در آن اگرچہ آن کلام قادح نباشد انتہی

اور قسطلانی شرح صحیح بخاری کے مقدمہ مین لکھا ہو کہ ضعف حدیث وہ ہو کہ جسکے ضعف پر اجماع نہو بلکہ اُسکے متن یا اُسکی سند مین بعض نے تضعیف اور بعض نے تقویت کی ہو اور یہ قسم ضعیف سے اعلی ہو اور بخاری مین اسی قسم سے ہین۔ انتہی۔ اور شرح سفر السعادت کے مقدمہ مین لکھا ہو کہ بہ تحقیق اخراج کردہ است مسلم در کتاب خود از بسیارے از رواۃ کہ سالم نیستند از غوائل جرح و ہمچنین در کتاب بخاری جماعہ اند کہ تکلم کردہ شدہ است در ایشان انتہی۔ اور میزان الشعرانی مین لکھا ہو کہ تحقیق شیخین نے اثبات ادلہ شرعیہ کے چلنے کے لیے بہت سی حدیثین اُن اشخاص سے نکالی ہین جنپر لوگون نے تکلم کیا ہو تاکہ لوگون کو اُنسے فضیلت عمل کی حاصل ہو پس اُسمین امت کے لیے فضل کثیر اُنکی تجریح سے افضل ہو جیسے کہ امت کے واسطے اُنکی احادیث کو ضعیف کرنے مین بسبب تخفیف امر کے رحمت ہو اگرچہ حفاظ حدیث نے اسکا قصد نہین کیا پس تحقیق اگر وہ کچھ احادیث ضعیف نہ کرتے اور سب کو صحیح قرار دیتے تو البتہ اُنکے ساتھ عمل کرنا واجب ہوتا حالانکہ اکثر آدمی اُنپر عمل کرنے سے عاجز رہ جاتے انتہی۔ پھر اسی کتاب مین لکھا ہو کہ تحقیق ظاہر ہوا ہی تیرے لیے یہ کہ جائز نہین ہو واسطے ہمارے چھوڑنا ہر ایک اُس حدیث کا جسمین لوگون نے کلام کیا ہو بمجرد کلام کے کیونکہ اکثر حدیثین ایسی بھی ہوتی ہین جو متتابعات مین سے ہین اور اُنکے شواہد ظاہر ہوے ہین اور اصل اُنکا موجود ہو اور سوا اسکے نہین ہمارے لیے اس حدیث کا ترک کرنا جائز ہو جو منفرد ہو اور اُسمین ثقات کی مخالفت ہو اور اُسکا شواہد ظاہر نہین ہوا اور اگر ہم بمجرد کلام کے ہر ایک حدیث کے جسکے راوی مین بعض لوگون نے کلام کیا ہو ترک کرنے کا دروازہ کھولدین تو البتہ بڑے اہم احکام شریعت کے ضایع ہوجائین انتہی۔ اور وہ جو حجۃ اللہ البالغہ مین مسند خوارزمی کو کتب احادیث طبقہ رابعہ مین سے شمار کیا گیا ہو اس سے امام اعظم کی مرویات کی تضعیف کسی طرح لازم نہین آتی کیونکہ مسند خوارزمی اُس مجموعہ مسانید کا نام ہو جسمین قاضی القضاۃ ابو المؤید محمد بن محمودین خوارزمی نے ۶۶۵ھ ہجری مین بحذف اسناد و تکرار احادیث کے اُن پندرہ مسانید کو جمع کیا ہو جنکو امام اعظم کے اصحاب نے بواسطہ اور دیگر حفاظ حدیث نے بواسطہ امام کی مرویات سے جمع کیا تھا پس ظاہر ہو کہ بسبب حذف اسناد ماقبل امام اور نیز مجموعہ ہوسکے اور اس بات کو نہ ظاہر کرنیکے کہ ہر ایک حدیث کس کس

سند سے نقل کی گئی ہو مسند خوارزمی کی وہ حیثیت نہین ہوئی جو اصل مسانید کو ہی جیسے کہ مشکوٰۃ شریف بباعث حذف اسناد اور مجموعہ کتب احادیث ہونے کے وہ حیثیت نہین رکھتی جو بذاتہ صحاح ستہ وغیرہ کو ہی گو احادیث مندرجہ مشکوٰۃ صحیح اور قابل اعتبار کیون نہون اسیطرح مسند مذکور کو بھی احادیث مندرجہ اگرچہ صحیح اور قابل اعتماد ہین مگر وہ خود بحیثیت کذائی طبقہ رابعہ مین شمار کی گئی ہو اور اگر اس بات کو مسلم نہ رکھا جاوے تو لازم آتا ہو کہ اسمین جو مرویات امام اعظم کی درج ہین وہ سب کے سب معاذ اللہ ضعیف ہین حالانکہ کوئی عاقل اسکو روا نہ رکھیگا کیونکہ صدہا احادیث مندرجہ مسند مذکور لفظاً ومعناً صحاح ستہ خصوصاً صحیح بخاری ومسلم کے مطابق ہین چنانچہ جسکو اس بات کی تحقیقات منظور ہو وہ کتاب عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ امام ابی حنیفہ کو جو خاص اسی تطبیق کی غرض سے تالیف ہوئی ہو دیکھکر اپنی تسلی کرلے - اور وہ جو تاریخ ابن خلدون مین لکھا ہو کہ (امام ابوحنیفہ سے سترہ حدیث مروی ہوئی ہین) اور اس قول کو نواب صدیق حسن خان نے ابجد العلوم مین بڑے فخر سے نقل کیا ہو اور آنکے مقلد محض محی الدین تاجر کتب نے اسے ایک اعلیٰ دستاویز سمجھکر ظفر المبین مین یہی دعوی کرلیا ہو کہ امام ابوحنیفہ کو کل سترہ حدیثین پہونچی ہین سو وہ نقلاً وعقلاً مردود ہو اور بڑے تعصب کی بات ہی کہ جسکو دیانت وامانت سے کچھ سروکار نہو کوئی اسپر اعتماد نہین کرسکتا کیونکہ اول اگر اس قول کو ابن خلدون یا کاتب کی غلطی یا زلہ قرار نہ دیا جاوے تو یہ قول اُن تحریرات کے سراسر مخالف ٹھہر کر شاذ ومردود ثابت ہوتا ہو جو علمائے ثقات سے پیچھے مذکور ہوئی ہین بس ممکن ہو کہ ابن خلدون نے سبعمائۃ یعنی سات سو لکھا ہو اور غلطی سے سبعۃ عشر یعنی سترہ ہوگیا ہو بلکہ ناسخ کی غلطی کا ہونا ضروری ہو کیونکہ اس سے مابعد کی عبارت جو تاریخ مذکور مین ہو اس بات پر بخوبی دال ہو چنانچہ لکھا ہو وقد یقول بعض المبغضین المتعصبین الی ان منھم من کان قلیل البضاعۃ فی الحدیث فلھذا قلت روایتہ ولا سبیل الی ھذا المعتقد فی کبار الائمۃ لان الشریعۃ انما تؤخذ من الکتاب والسنۃ یعنی بعض دشمن متعصبون نے جو ان مین سے افترا کیا ہو کہ ائمہ مین سے جو حدیث مین قلیل البضاعت ہو اسی لیے اس سے قلیل روایت

ہوئی ہی لیکن اس اعتقاد کی ائمہ کبار مجتہدین کے حق مین کوئی سبیل نہین کیونکہ احکام شرعیہ قرآن و حدیث سے ماخوذ ہین پس جب تک قرآن و حدیث مین معرفت تامہ حاصل نہو احکام شرعیہ کا اُنسے کیونکر اخراج ہو سکتا ہی اور پھر اسکے بعد لکھا ہی والامام ابوحنیفۃ انما قلت روایتہ لما شدد فی شروط الروایۃ والتحمل وضعف روایۃ الحدیث الیقینی اذا عارضھا الفعل النفسی وقلت من اجلھا روایتہ فقل حدیثہ لا انہ ترک روایۃ الحدیث متعمدا فحاشاہ من ذلک ویدل علی انہ من کبار المجتہدین فی علم الحدیث اعتماد مذھبہ بینھم والتعویل علیہ واعتبارہ ردا وقبولا واما غیرہ من المحدثین وھو الجمہور فتوسعوا فی الشروط وکثر حدیثھم والکل عن اجتہاد وقد توسع اصحابہ من بعدہ فی الشروط وکثرت روایتہم وروی الطحاوی فاکثر وکتب مسندہ یعنی امام ابوحنیفہ سے اسلیے قلیل روایت ہوئی کہ انھون نے روایت اور اسکے تحمل کے بارہ مین سخت قیدین لگائین اور حدیث یقینی کو جبکہ اُسکو فعل نفسی معارض ہو ضعیف سمجھا نہ یہ کہ معاذ اللہ انھون نے حدیث کی روایت کو عمدا چھوڑ دیا اور قوی دلیل اُنکے علم حدیث مین بڑے مجتہد ہونے پر یہ ہی کہ جملہ مجتہدین و محدثین انکے اقوال پر اعتماد کرتے ہین اور جب اور مجتہدین کے اقوال سے بحث کرتے ہین تو اُنکے اقوال سے بھی خواہ بطور رد کے خواہ بطور قبول کے بحث کرتے ہین اور سوا اسکے اور جمہور محدثین نے روایت کے بارہ مین وسعت دی ہی اور آسان قیدین لگائی ہین جسکے باعث اُنسے حدیث کی بابت روایت ہوئی اور ہر ایک نے ایسی قیدین و شرطین اجتہاد سے مقرر کین بلکہ خود تلامذہ امام ابوحنیفہ نے اُنکے بعد شروط مین وسعت دی اور کثرت کے ساتھ اُنسے روایت ہوئی چنانچہ امام طحاوی حنفی نے بہت روایتین حدیث کی کین اور ایک مسند روایت ابوحنیفہ کی لکھی دیکھو اگر ابن خلدون کے نزدیک صرف سترہ حدیثین امام اعظم کو پہونچی ہوتین تو وہ اس شد و مد سے اُنکے کبار مجتہدین فی الحدیث ہونے کی شہادت نہ دیتا اور اُنکو حدیث مین قلیل البضاعت سمجھنے والون کی مثل دیگر علما کے اس زور شور سے تردید نکرتا جیساکہ شرح سفر السعادت مین لکھا ہی کہ چونکہ مجتہد کو معانی قرآن و حدیث و اقوال سلف پر اطلاع اور معرفت ناسخ و منسوخ شرط ہی اسلیے وہ ہم فقیہ اور ہم محدث ہوتے ہین

جیسے کہ بیان کرتے ہین کہ امام اعظم ابوحنیفہ کے پاس کئی ایک صندوق صحائف حدیث سے بھرے ہوئے موجود تھے لیکن چونکہ آپ کا اور آپکے یاردن کا اشتغال فقہ اور وضع مسائل اور انکے اصول وفروع کے استیعاب کی طرف کثرت سے تھا اسلیے سلسلہ روایت حدیث کا آپ سے کم برپا ہوا نہ یہ کہ معاذ اللہ تمسک اور استدلال آپ کا احادیث کے ساتھ نہ تھا بعض علماء یہ کہتے ہین کہ غالباً مذہب آپ کا عدم صحت نقل بالمعنی ہو اور اکثر احادیث ایسی ہی منقول و مروی ہین پس اُنھون نے اسمین عدم احتیاط کے سبب سے کم روایت کی ہو انتہی ۔ میزان الشعرانی مین لکھا ہو کہ اصحاب سنن وہ ہین جو حفاظ حدیث اور اُسپر اطلاع رکھتے ہین مثل ائمہ مجتہدین اور اُنکے متبعین کے کیونکہ اُنھین نے مشتمل بر احکام سنن کو سمجھا ہو انتہی ۔ پھر اسی مین لکھا ہو کہ ابو بکر بن عیاش کہتے تھے کہ اہل حدیث ہر ایک زمانہ مین مثل اہل اسلام کے ساتھ دوسرے اہل ادیان کے ہین اور مراد اہل حدیث سے وہ لوگ ہین جو فقہاء اہل سنت سے ہین اگرچہ وہ حفاظ نہین انتہی ۔ ملا علی قاری نے شرح مسند امام ابوحنیفہ مین لکھا ہو کہ چونکہ امام دلائل سے استخراج مسائل مین مشغول تھے اسلیے اُنسے قلیل روایت ظاہر ہوئی جیسے کہ اجل صحابہ مثل ابو بکر و عمر جب امر اہم کی رعایت مین مشغول تھے تو نقل احادیث و روایت مین مقلین تھے اور یہ بات ظاہر ہو کہ جو شخص علم کتاب اور سنت کا محیط نہو وہ کیونکر امت کا امام و مقتدا متصور ہو سکتا ہو اور کیونکر تمام فقہا اُسکے عیال ہو سکتے ہین خصوصاً صدر اول مین باوجود بہت سے ائمہ مجتہدین کے اور طحاوی نے اپنی سند کے ساتھ امام ابو یوسف سے روایت کی ہو کہ امام ابوحنیفہ نے کہا کہ کسی شخص کو لائق نہین ہو کہ کسی حدیث کی روایت کرے مگر اُسوقت کہ جب وہ اُسکو روز سماعت سے لیکر روایت کے دن تک بعینہ یاد رکھے حاصل کلام یہ کہ امام ابوحنیفہ جمہور محدثین کے برخلاف روایت بالمعنی کو جائز نہین رکھتے پس اسی علت شریف سے اُنسے خارج مین تھوڑی روایت ظاہر ہوئی انتہی ۔ شامی مین لکھا ہو کہ جو شخص حدیث مین امام ابوحنیفہ کو بے اعتنا سمجھتا ہو بس یا تو وہ تساہل کرتا ہو یا مرض حسد مین مبتلا ہو کیونکہ جو شخص ایسا ہو وہ کسطرح بر استنباط مسائل کا استنباط کر سکتا ہو جسقدر کہ آپ نے کیا ہو حالانکہ آپ سے ہی پہلے

قولہ علما یہ کہتے ہین الخ یہ وجہ تو بعض علما نے بیان کی ہے اور بعض کہتے ہین کہ امام صاحب کا مسلک اتصال روایت میں یہ ہے کہ ہر ایک زمانہ میں ثقہ سے ثقہ ہو ورنہ روایت نہ کرتے تھے اور ثقہ کی قید لگانا بھی اور نہ صرف اتنا ہی بلکہ ...

پہلے یہی وجہ مخصوص ہر جو آپکے اصحاب کی کتب مین مذکور ہی ادلہ سے استنباط مسائل کیا ہی اور چونکہ
آپکا اشتغال اِن امر اہم مین بہت زیادہ تھا اسلیے آپسے احادیث کی روایت خارج مین چندان
ظاہر ہوئی جسطرح حضرت ابو بکر و عمر جب عام مصالح مسلمین مین مشغول ہوے تو انسے احادیث کی
روایت مثل صحابہ صغار کے عام نام ظاہر ہوئی اور اسیطرح امام مالک و شافعی سے اسقدر حدیث
کی روایت ظاہر نہین ہوئی جتنی کہ اُن لوگون سے ہوئی ہی جو صرف واسطے روایت کے فارغ تھے
مثل ابی زرعہ و ابن معین وغیرہ کے کیونکہ یہ دونون استنباط مسائل مین مشتغل نہ تھے حالانکہ کثرت
روایت بدون درایت مین چندان خوبی نہین ہی بلکہ ابن عبد البر نے اُسکی مذمت مین ایک
باب منعقد کیا ہی اور کہا ہی کہ علما و فقہا و جمہور مسلمین نے بجز تفقہ و تدبر کے اکثار روایت
حدیث کو مذموم کہا ہی اور ابن شبرمہ نے کہا ہی کہ حدیث کی روایت کم کرتا کہ تو فقیہ ہو جاوے انتہی
بستان المحدثین مین لکھا ہی کہ امام مالک نے فرمایا ہی کہ کثرت سے روایت کرنا کچھ علم نہین ہی بلکہ علم
وہ ہی جسکو اللہ تعالی آدمی کے سینہ مین رکھتا ہی انتہی - دوم کل سترہ حدیثین امام ابو حنیفہ کو
پہونچنا سراسر خلاف نقل ہی کیونکہ اگرچہ پندرہ مسانید مذکرہ بالا سے قطع نظر کیا جاوے اور صرف
دیگر تصانیف تلامذہ امام دیکھی جاوین جنمین بذریعہ امام بسند مسلسل اخبار و آثار مروی ہین مثل امام
محمد کی موطا و کتاب الآثار و کتاب الحج اور سیر کبیر اور امام ابو یوسف کی کتاب الخراج و امالی وغیرہ
تو بھی صدہا روایات امام کی نکلینگی - علاوہ انکے مصنف ابن ابی شیبہ و مصنف عبد الرزاق و تصانیف
دار قطنی و تصانیف حاکم و تصانیف بیہقی اور تصانیف طحاوی مثل شرح معانی الآثار اور مشکل الآثار
وغیرہ کو دیکھو کہ انمین کسقدر امام ابو حنیفہ کے ذریعہ سے بسند متصل روایات موجود ہین - سوم
ہر ایک شخص جانتا ہی کہ امام کا زمانہ آخر زمانہ اصحاب اور شروع زمانہ تابعین کا تھا
اور نیز دستور زبانی احادیث یاد رکھنے کا تھا جس سے اِس زمانے مین ایک ایک طفل مکتب کو
بھی صدہا احادیث یاد تھین پس باوجود اسکے یہ کہنا کہ امام اعظم کو صرف سترہ احادیث پہونچین
سراسر حماقت ہی - چہارم مسائل فرعیہ عبادات و معاملات مین جو امام ابو حنیفہ سے اسکے تلامذہ
کی کتابون مین بسند متصل نقل ہوے ہین مثل کتب ستہ امام محمد جامع صغیر و جامع کبیر و سیر کبیر
و سیر صغیر و مبسوط و زیادات و نیز کتاب الآثار و کتاب الحج اور امام ابو یوسف کی کتاب الخراج

دہ امالی اور ابن زیاد کی کتاب مجرد وغیرہ مین وہ اِس کثرت سے ہین کہ اُنکا شمار مشکل ہی حالانکہ وہ سب نہ قرآن مین منصوص ہین اور نہ اجماع سے ثابت ہوے ہین اور اکثر اُنکے ایسے ہین کہ صرف قیاس درای مین نہین آسکتے پس اگر امام اعظم کو کثرت سے احادیث نہ پہونچتین تو وہ کسطرح اسکے ساتھ فتوی دیتے اور کہان سے اُن مسائل کا استخراج کرتے اور جس شخص کو کل سترہ حدثین پہونچی ہون وہ کسطرح سے ہزارہا احکام کا صرف مطابق احادیث کے فتوی دیسکتا ہی اور یہ کسی طرح نہین کہہ سکتے کہ امام کی روایات مسموعہ فقط سترہ ہون اور یون اُنکو احادیث کثیرہ پر اطلاع ہو جنسے اُنھون نے احکام شرعیہ استخراج کیے کیونکہ اُس زمانے مین حال کیطرح احادیث کی کتابین تالیف نہین تھین بلکہ احادیث واحکام شرع کا مدار صرف سماع پر تھا ۔ پنجم امام اعظم کے مشایخ علم مین حسب بیان ابن حجر وغیرہ محدثین کے چار ہزار ہین جنمین سے تین سو کے قریب تو اُنکی مسانید مین ہی مذکور ہین جنکے نام پیچھے درج ہوچکے جنسے اُنھون نے بلاواسطہ متعدد روایات کی ہین پس سترہ حدیث کے کیا معنی ۔ ششم امام ذہبی وغیرہ نقاد رجال نے امام کو زمرۂ حفاظ احادیث ذکر کیا ہی پس جس شخص کو صرف سترہ حدثین پہونچی ہون وہ زمرۂ حفاظ مین تو کجا محدثین مین بھی شمار نہین ہوسکتا ۔ ہفتم خود ابن خلدون نے امام کو کل سترہ حدثین پہونچنے پر اعتبار نہین کیا بلکہ بہ لفظ یقال کہ جس سے اشارہ اُسکے ضعف کیطرف ہی تحریر کیا ہی پس بمقابلہ اقوال اہل ثقات کے صریح قول ضعیف پر اعتبار کرنا دانائی سے بالکل بعید ہی ۔ ہشتم اگر فرض کیا جاوے کہ ابن خلدون نے دیدہ ودانستہ اور معتبر خیال کرکے لکھا ہی کہ امام اعظم کو کل سترہ احادیث پہونچی ہین تو بھی اُسکا ایسا لکھنا امام موصوف کے لیے کچھ مضر نہین کیونکہ ابن خلدون اگرچہ امور تاریخیہ مین بڑا ماہر تھا مگر اُسکو علوم شرعیہ مین مہارت اور فن حدیث ورجال وغیرہ مین مداخلت نہ تھی جیساکہ شمس الدین محمد بن عبدالرحمن سخاوی نے جو شاگرد رشید حافظ ابن حجر عسقلانی ہین اپنی کتاب ضوء اللامع فی اعیان القرآن التاسع مین ترجمہ ابن خلدون مین لکھا ہی ولم یکن ماہراً بالعلوم الشرعیہ انتہی ۔ ہان اگر کسی محدث معتبر سے جسکو علم روایات حدیث وغیرہ مین مہارت اور کتب حدیث سے واقفیت ہو ایسا قول صادر ہوتا تو البتہ اُسکا کچھ لحاظ ہوسکتا تھا بیچارہ ابن خلدون کہ جسنے تصانیف حدیث کو بنظر غور نہین دیکھا کیا جانے کہ امام اعظم کی کسقدر

روایات کتب حدیث مین موجود ہین بلکہ وہ تو خود اپنی تاریخ کے ابتداء مین مقرر ہر کہ امور تاریخیہ اور حکایات منقولہ مین غلطیون کا واقع ہونا غالب ہر پس اُنکو پہلے میزان عقل سے وزن کرنا چاہیے اور جو بات براہین قطعیہ عقلیہ ونقلیہ کے مخالف ہو اُسکو رد کرنا چاہیے — مسند خوارزمی مین سیف الائمہ سائلی سے منقول ہر کہ یہ بات مشہور ہر کہ امام نے علماء تابعین سے چار ہزار اُستاد کی شاگردی کی اور علم فقہ وحدیث کا حاصل کیا لیکن اپنے علم پر اپنی زبان سے فتوی نہ دیا یہانتک کہ جب اُنھون نے اجازت دی تو آپ جامع مسجد کوفہ مین مجلس کے اندر بیٹھے اور ایک ہزار شاگرد آپکے پاس جمع ہوے جنمین سے فاضل تر و بزرگ تر چالیس شخص تھے جنکو اجتہاد کا رتبہ حاصل تھا سو اُنکو آپ نے اپنا مقرب کرکے کہا کہ تم میرے رازدار و غمگسار ہو مین نے اس فقہ کے گھوڑے کو تمھارے لیے لگام دیکر اور زین کسکر تیار کر دیا ہر سو تم میری امداد کرو کیونکہ لوگون نے مجکو جہنم کا پل بنایا ہر غیر لوگ پار ہوتے ہین اور بوجھ میری پیٹھ پر ہر یعنی لوگ تو تقلید سے نجات پا لینگے لیکن اگر غرض ریزی اجتہاد مین کچھ تساہل ہوگا تو اُسکا مواخذہ مجھ سے ہوگا پس امام کی عادت تھی کہ جب کوئی واقعہ پیش آتا تو مجتہد شاگردون سے مشورہ اور مناظرہ و گفتگو کرتے اور اُنسے پوچھتے اور جو احادیث و آثار اُنکے پاس ہوتے اُنکو سنتے اور جو آپ کو معلوم ہوتے وہ اُنکے آگے بیان کرتے اور مہینا مہینا بھر بلکہ زیادہ عرصہ تک رد و بدل اور مناظرہ کرتے یہانتک کہ جب آخر کو ایک بات ٹھہر جاتی تو اُسی قول محقق کو امام ابو یوسف ثبت کرتے یہانتک کہ تمام اصول فقہ کو اسیطرح شوری کرکے ثابت کیا امام اعظم اور اماموں کی طرح بذات خود منفرد نہین ہوے — انتہی — کذا فی فتاوی سراجیہ — تاریخ خلکان مین لکھا ہر کہ ابو حنیفہ عالم — عابد — زاہد — ورع — تقی — کثیر الخشوع — دائم التضرع — خوش صورت — خوش سیرت — بڑے کریم — مسلمان بھائیون کے عمدہ مددگار — میانہ قد — گندم گون — خوش تقریر شیرین زبان تھے اور اسد بن عمرو نے کہا ہر کہ ابو حنیفہ نے عشاء کے وضو کے ساتھ چالیس سال تک فجر کی نماز پڑھی اور عموماً رات کو تمام قران ایک رکعت مین پڑھتے تھے اور رات کو اُنکا رونا سُنکر ہمسایہ بھی اُنپر رحم کرتے تھے اور جہان وہ فوت ہوے وہان اُنھون نے سات ہزار قران شریف کا

یہ آواز غیب آئی کہ اے ابوحنیفہ تو نے ہمکو جیسا کہ چاہیے تھا دیسا جانا اور جو خدمت تو نے ہماری کی خوب ہی کی مغفرت ہینے تجکو اور اُن لوگون کو جو تیرے مذہب پر قیامت تک ہونگے بخشا انتہی - کذا فی الطحطاوی - امام ابوحنیفہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ اِس مرتبے کو کس چیز کے سبب پہونچے ہین فرمایا کہ غیر کے تبانے سے مین نے بخل نہین کیا اور نہ کسی سے پوچھنے مین کچھ عار کی ہر تفسیر کبیر مین امام فخر الدین رازی شافعی نے جو امام ابوحنیفہ کے حق مین بڑے متعصب ہین آیہ مالک یوم الدین کی تفسیر کی فصل رابع مین لکھا ہر کہ ابوحنیفہ کا ایک مجوسی پر کچھ قرضہ تھا ایک دن آپ اُسکے گھر مین مطالبہ کے لیے گئے جب اُسکے مکان کے دروازے کے پاس پہونچے تو آپ کی جوتی کو اتفاقاً کچھ نجاست لگ گئی اسپر آپ نے جوتی کو جو جھاڑا تو اُس سے کچھ نجاست اُڑکر مجوسی مذکور کی دیوار سے لگ گئی اِس سے آپ بڑے حیران ہوے اور دل مین کہا کہ اگر مین اِس نجاست کو اسی طرح رہنے دیتا ہون تو یہ دیوار قبیح ہو جائیگی اور اگر اُسکو چھیلتا ہون تو اِس سے دیوار کی مٹی گر پڑیگی اور اِس سے مالک مکان کا نقصان ہر پس آپ نے مجوسی کے دروازہ کو کھٹکایا جسپر ایک لونڈی باہر آئی آپ نے اُسکو کہا کہ اپنے مالک کو خبر کر کہ ابوحنیفہ دروازے پر کھڑا ہر لونڈی کے کہنے پر مجوسی گھر سے باہر نکلا اور اُسنے یہ خیال کرکے کہ شاید یہ مجھ سے مال کا مطالبہ کرینگے عذر کرنا شروع کیا آپ نے اُس سے دیوار کی نجاست کا قصہ بیان کرکے فرمایا کہ اب کوئی ایسی تدبیر چاہیے کہ تمھاری دیوار صاف ہو جاوے مجوسی نے امام کا یہ ورع و تقوی دیکھکر اُسی وقت دین اسلام قبول کر لیا انتہی - تفسیر حسینی مین زیر آیت والکاظمین الغیظ کے لکھا ہر کہ کسی نے امام اعظم کو طمانچہ مارا آپ نے فرمایا کہ مین بھی تجکو طمانچہ مار سکتا ہون لیکن نہین مارتا اور خلیفہ سے تیری شکایت کرنے پر قادر ہون مگر نہین کرتا اور صبح کے وقت تیرے ظلم سے خدا کے آگے فریاد کر سکتا ہون لیکن نہین کرتا اور قیامت کو تجھ سے خصومت کرکے داد لے سکتا ہون مگر یہ بھی نہین کرتا بلکہ اگر مجکو قیامت کے روز رستگاری حاصل ہو اور میری سفارش قبول ہو تو بغیر تیرے بہشت مین قدم نہ رکھونگا انتہی - معدن مین مذکور ہر کہ امام ابوحنیفہ جسقدر اپنے عیال کو نفقہ دیتے تھے اُسی قدر حسبۃً اللہ فقرا اور مساکین کو بھی دیتے تھے اگر نیا کپڑا پہنتے تھے تو اُسی قیمت اور اُسی کے مانند

اہل علم کو بھی دیتے تھے اگر طعام کے وقت کوئی مسکین آجاتا تو دو چند اُسکو اپنے سے دیتے تھے انتہی۔
مرآۃ الجنان مین لکھا ہی کہ امام اعظم طفولیت ہی سے بڑے حاضر جواب اور ذکی و ذہین اور اعلی درجہ کے بیدار مغز تھے چنانچہ نقل ہی کہ قیصر روم نے ایک دفعہ قاصد کو مع تحالف و ہدایا کے خلیفہ منصور کی خدمت مین اس غرض سے بھیجا کہ وہان کے علماے وقت کو جمع کر کے اُنسے مین سوال کرے اگر وہ اُنکا جواب معقول دیدین تو مال کو اُنپر تقسیم کر دے ورنہ مسلمانونسے خراج طلب کرے خلیفہ نے اپنے زمانے کے تمام علما و فضلا اور حکما کو جمع کیا چنانچہ لوگ کثرت سے واسطے دیکھنے مباحثہ کے جمع ہوے امام ابوحنیفہ بھی اپنے والد ماجد کے ساتھ وہان چلے گئے جب قاصد نے منبر پر چڑھکر سوال کیا تو علماے حاضرین مین سے کوئی اسکے جواب دینے کی جرأت نہ کرسکا اسپر امام ابوحنیفہ نے اپنے والد سے کہا کہ اگر مجکو اجازت ہو تو مین اسکا جواب دیتا ہون اُسنے اجازت نہ دی آپنے ناچار خلیفہ سے کہکر اجازت حاصل کی اور منبر کے پاس جاکر قاصد سے کہا کہ چونکہ مجیب کے آگے سائل بمنزلہ شاگرد کے ہوتا ہی اسلیے تو اُتر آتا کہ مین منبر پر چڑھکر تیرے سوالون کا جواب دون الغرض قاصد منبر سے نیچے اُتر آیا اور آپ نے منبر پر چڑھکر کہا کہ اب سوال کر قاصد نے کہا کہ خدا سے پہلے کون تھا آپ نے فرمایا کہ عددون کو شمار کر کے بتا کہ ایک سے پہلے کون سا عدد ہی قاصد نے کہا کہ کوئی نہین وہی ایک سب سے پہلے ہی بس آپ نے فرمایا کہ جب واحد مجازی لفظی کے پہلے کوئی چیز متحقق نہین ہوسکتی تو پھر واحد حقیقی معنوی کے پہلے کسطرح پر کوئی شی متحقق ہوسکتی ہی قاصد نے پھر سوال کیا کہ خدا کا منہ کس طرف ہی آپ نے فرمایا کہ جب مشعل روشن ہوتی ہی تو اُسکا منہ کس طرف ہوتا ہی اُسنے کہا کہ چارون طرف برابر ہوتا ہی بس آپ نے فرمایا کہ جب نور مجازی کو جانب متعین نہین ہی تو نور حقیقی کو کس طرح پر ایک طرف متعرر ہوسکتی ہی۔ پھر پوچھا کہ خدا اسوقت کیا کر رہا ہی آپ نے فرمایا کہ اُسکے کام تو بہت ہین مگر انمین سے ایک یہ ہی کہ تجھ کافر کو منبر سے اُتار کر مجھ مومن کو بٹھا دیا ہی انتہی۔ روض الفائق مین لکھا ہی کہ ایک عورت مسجد مین آئی اور ایک سیب کو جسکا نصف سرخ اور نصف زرد تھا امام ابوحنیفہ کے آگے رکھدیا امام نے اُسکو دوبارہ کر کے اُسکے حوالہ کر دیا جب عورت چلی گئی تو امام سے آپ کے یارون نے اس معما کا مطلب پوچھا آپ نے فرمایا کہ اس عورت کو حیض کا خون کبھی سرخ کبھی زرد آتا تھا اسلیے طہر کو مجھ سے پوچھتی تھی مین نے

اُسکو سیب کی اندرونی سفیدی سے جواب دیا یعنی جبتک پانی سفید نہ آوے طہر نہین ہوتا انتہی۔ اسی کتاب مین لکھا ہو کہ ایک دن امام ابوحنیفہ مسجد مین بیٹھے ہوے تھے کہ یکایک چند خارجی مسلح ظاہر ہوے اور انھون نے آپ سے کہا کہ ہم تمسے دو باتین پوچھتے ہین اگر جواب نہ دوگے تو آپکو دو ٹکڑے کردینگے آپ نے فرمایا کہ تلوار دن کو میان مین کرو مین تمکو جواب دونگا انھون نے کہا کہ ہم تمھاری گردن کے جھڑے سے میان بنانا ثواب عظیم جانتے ہین تلوار نکو میان مین کسطرح کرین آپ نے فرمایا کہ خیر کہو کیا کہتے ہو کہا کہ دو آدمی کے جنازہ کے حق مین جنمین سے ایک شراب کے نشہ مین اور دوسری عورت اسقاط حمل حرام کے وقت مین مرگئے ہین اور اُنکو توبہ نصیب نہین ہوئی کیا کہتے ہو۔ چونکہ خارجیون کے مذہب مین تھوڑے سے گناہ پر بھی آدمی کافر ہوجاتا ہی اور امام کے مذہب مین کافر نہین ہوتا تھا اسلیے اُنھون نے سوچا تھا کہ امام ابوحنیفہ ضرور اپنے مذہب کے مطابق اُنکو مومن کہینگے اور ہم اس حیلہ سے فساد کرینگے۔ امام نے فرمایا کہ وہ دونون آدمی کس قوم سے تھے آیا یہود سے کہا نہین فرمایا کیا نصاریٰ اور مجوس سے کہا نہین فرمایا کیا بت پرستون مین سے کہا نہین فرمایا پھر کس قوم مین سے تھے اُنھون نے کہا کہ مسلمانون مین سے تھے فرمایا بس تمنے خود ہی جواب دیدیا ہی مین کیا کہون اُنھون نے کہا کہ کسطرح فرمایا کہ جب تمنے خود اقرار کیا کہ وہ قوم مسلمانون مین سے تھے تو پھر کافر کسطرح ہونگے اسپر تمام خارجی امام صاحب کی یہ کرامت دیکھکر اپنے مذہب سے تائب ہوے انتہی۔ تفسیر کشاف مین مذکور ہی کہ ایک دفعہ قتادہ تابعی کوفہ مین تشریف لائے اور لوگ ہر طرف سے حلقہ باندھکر اُنسے کسی سوال کے جواب پوچھنے کے منتظر ہوے آپ نے فرمایا کہ جو دل مین کہتے ہو پوچھو اتفاقاً امام ابوحنیفہ بھی بحالت صغرسنی وہان موجود تھے جب لوگون نے پوچھا کہ جو مور حضرت سلیمان کے پاس آیا تھا نر تھا یا مادہ تو قتادہ تامل کرنے لگے امام ابوحنیفہ نے جھٹ کہدیا کہ مادہ تھا قتادہ نے فرمایا کہ آپ نے کس طرح معلوم کیا ہی کہ مادہ تھا امام نے آیت قالت النملة پڑھکر اُنکی تسلی کردی انتہی۔ تاریخ خلکان مین لکھا ہی کہ ربیع مصاحب خلیفہ منصور کو امام ابوحنیفہ سے خفیہ عداوت تھی ایکدن امام کے سامنے منصور سے کہا کہ یہ ابوحنیفہ تمھارے چچا حضرت عبد اللہ بن عباس کے ساتھ عداوت رکھتے اور اُنکے قول کے برخلاف حکم دیتے ہین یعنی اگر کوئی سوگند کھاکر دو تین روز کے بعد بھی انشاء اللہ تعالیٰ کہدے تو تیرے دادا کے نزدیک اُسکا استثنا صحیح ہوتا ہی اور ابوحنیفہ اُسکو

نادرست کرتے ہین اور کہتے ہین کہ استثنا متصل چاہیے ورنہ درست نہو گا امام ابوحنیفہ نے فرمایا کہ اے
خلیفہ ربیع کہتا ہی کہ بیعت لشکر کی تیرے ہاتھ پر درست نہین ہوئی پوچھا کسطرح امام نے فرمایا کہ اس
جگہ قسم کھا کر بیعت کر لی پھر گھر مین جا کر انشاء اللہ کہ کر بیعت کو توڑ دیا منصور نے یہ سنکر قہقہہ لگایا اور
ربیع سے کہا کہ تو امام ابوحنیفہ سے تعرض مت ہو جب دربار سے باہر نکلے تو راستہ مین ربیع نے امام
سے کہا کہ آج تو آپ نے گویا مجھے قتل ہی کرا دیا تھا امام نے فرمایا نہین بلکہ تو نے میرے قتل کی سعی کی
تھی مگر مین نے تجکو اور اپنے کو بچا لیا انتہی۔ معدن مین لکھا ہی کہ امام ابوحنیفہ سے ایک عالم نے پوچھا
کہ آپ کبھی اپنے اجتہاد پر پشیمان بھی ہوے ہین فرمایا کہ ہان ایک دفعہ جب لوگون نے مجھ سے پوچھا
کہ ایک حاملہ عورت مر گئی ہی اور اسکے پیٹ مین بچہ حرکت کر رہا ہی کیا کیا جاوے تو مین نے انکو کہا
کہ عورت کا شکم چاک کر کے بچہ نکال لو پھر مین نے افسوس کیا کہ مین نے مردہ کو ایسی تکلیف دینے کا
کیون حکم دیا اور مین نہین جانتا کہ وہ بچہ زندہ باہر نکلا یا مردہ - عالم مذکور نے کہا کہ اے امام یہ جگہ
افسوس کی نہین ہی بلکہ فضل خدا تمھارے شامل حال ہی کہ وہ بچہ مین ہی ہون اور آپکے اجتہاد
کی برکت سے زندہ نکل کر اس مرتبہ کو پہونچا ہون - انتہی - دائرۃ المعارف مین لکھا ہی کہ علی
بن جعد نے کہا کہ امام ابویوسف کہتے تھے کہ جب میرا باپ فوت ہو گیا تو مین صغیر سن تھا میری
والدہ مجکو ایک دھوبی کے پاس کام سیکھنے کے لیے لے چلی راستہ مین مین نے امام ابوحنیفہ کا
حلقۂ مجلس دیکھا اور وہان جا کر بیٹھ گیا مان مجکو کھینچتی تھی اور مین وہان سے نہ آتا تھا آخر میری
مان نے امام سے کہا کہ مین ایک بیوہ عورت ہون اور یہ لڑکا یتیم ہی سوت کا تکر گذارا کرتی
ہون نہین معلوم آپ نے اس سے کیا کہا ہی کہ اب جہان اسے مین لیجاتی ہون یہ نہین جاتا
امام نے فرمایا کہ اسے یہان ہی رہنے دے یہ علم پڑھیگا اور عنقریب صحون فیروزج مین روغن فستق
کے ساتھ فالودہ پیے گا امام ابویوسف نے کہا کہ جب مجکو قضا دی گئی تو مین ایک دن صحن فیروزج
مین خلیفہ رشید کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ خلیفہ کے نوکر فالودہ لاے اور مجکو خلیفہ نے کہا کہ
فالودہ پیو اور یہ فالودہ اس قسم کا ہی کہ ہر وقت ایسا تیار نہین کیا جاتا مین نے یہ بات سنکر
تبسم کیا خلیفہ نے مسکرانے کی وجہ دریافت کی مین نے یہ تمام قصہ بیان کر کے امام کی کرامت
ظاہر کی اسپر خلیفہ نے کہا کہ علم بیشک فائدہ دیتا ہی اور دنیا و آخرت مین مرتبہ بڑھاتا ہی پھر کہا

کہ خدا امام ابوحنیفہ پر رحم کرے کہ وہ عقل کی آنکھون سے وہ چیز دیکھتے تھے جو سر کی آنکھون سے دیکھی نہین جاتی انتہی۔ تذکرۃ الاولیا وغیرہ مین لکھا ہی کہ امام شعبی جو امام ابوحنیفہ کے استاد اور قاضی خلیفہ منصور تھے ایک دن خلیفہ نے کچھ زمین اُنکے غلامون کو ہبہ اور وقف کی کوتوال نے حکم دیا کہ دستاویز کو قاضی و مفتی اور علماے وقت کے دستخط و مواہیر سے موثق اور مزین کرنا چاہیے۔ چنانچہ تمام علما نے اُسپر مواہیر کردین اور شہادت لکھدی جب امام ابوحنیفہ کے پاس لائے اور شہادت لکھنے کو کہا گیا تو امام نے کہا کہ خلیفہ کہان ہی کہا گھر مین کہا جبتک وہ میرے پاس نہ آئے یا مین اُسکے پاس نہ جاؤن شہادت نہین لکھ سکتا کوتوال نے کہا تم عجیب آدمی ہو تمام علما نے تو اپنی اپنی شہادت لکھدی ہی اور آپ تنہا ایسا عذر کرتے ہین امام نے فرمایا کہ ہر ایک کا معاملہ ہر کسی کے ساتھ ہی جب خلیفہ کو معلوم ہوا تو اُسنے امام شعبی سے پوچھا کہ کیا شہادت مین رویت شرط ہی اُنھون نے کہا کہ ہان پس خلیفہ نے کہا کہ آپ نے کیون بغیر میری رویت کے گواہی لکھدی ہی کہا مین جانتا تھا کہ حکم تیرا ہی اور مجکو تیرے بُلانے کا اختیار نہین خلیفہ نے کہا یہ امر اچھا نہین بلکہ موجب عذاب ہی انتہی۔

ریاض الاخبار المنتخبہ من ربیع الابرار مین لکھا ہی کہ ایک دفعہ لوٹ کی ایک بکری اہل کوفہ کی بکریون مین ملگئی امام ابوحنیفہ نے لوگون سے پوچھا کہ بکری کتنی مدت تک زندہ رہ سکتی ہی اُنھون نے کہا کہ سات سال تک پس آپ نے سات سال تک گوشت کھانا ترک کردیا انتہی۔ میزان الشعرانی مین لکھا ہی کہ ابوجعفر شیرازی نے شقیق بلخی سے روایت کی ہی کہ ایک دفعہ امام ابوحنیفہ نے ریشمی کپڑون کی بیع مین ایک شخص کو وکیل بنایا اتفاقاً اُن کپڑون مین ایک کپڑا عیب دار بھی تھا آپ نے وکیل کو کہدیا کہ بغیر عیب دکھائے اُسکو ہرگز فروخت نکرنا لیکن وکیل کو فروخت کرنے کے وقت عیب کا ظاہر کرنا یاد نہ رہا پس اُسکی قیمت اور کپڑون کی قیمت مین مخلوط ہوگئی پس جب آپکو اس حال سے خبر دی گئی تو آپ نے اُن تمام کپڑون کی قیمت کو فقرا و مساکین پر تقسیم کردیا اور یہ بھی روایت ہی کہ امام ابوحنیفہ اپنے مقروض کی دیوار کے سایہ مین بھی دھوپ کے وقت آرام نہ لیتے تھے اور کہتے تھے کہ ہر ایک قرض جو کسی طرح کے نفع کو کھینچے وہ سود ہی اور مقروض کی دیوار کے سایہ مین میرا بیٹھنا ایک طرح کا فائدہ حاصل کرنا ہی۔ انتہی۔

تذکرۃ الاولیا مین لکھا ہی کہ امام محمد لڑکپن مین بڑے صاحب جمال تھے پس امام ابوحنیفہ نے انکو صرف پہلے ہی دفعہ دیکھا ہی پھر نہین دیکھا اور جب انکو سبق پڑھاتے تھے تو ستون کے پیچھے بٹھا کر پڑھاتے تھے ایسا نہو کہ انپر نظر پڑجاے - داؤد طائی کہتے ہین کہ مین بیس سال تک امام ابوحنیفہ کی خدمت مین رہا پس اس مدت مین مین نے انکو کبھی خلوت و جلوت مین سر برہنہ اور پانون لمبے کیے ہوے نہین دیکھا ایک دفعہ مین نے انکو کہا کہ اے امام اگر آپ خلوت مین پانون دراز کرلیا کرین تو کیا مضایقہ ہی آپ نے فرمایا کہ خلوت مین ادب نگاہ رکھنا اولی تر ہی - انتہی - تاریخ خلکان مین ابن ابی لیلی کے بیان مین لکھا ہی کہ قاضی ابن ابی لیلی واسطے انفصال مقدمات اور فتوی کے کوفہ کی مسجد مین بیٹھا کرتے تھے ایکدن جو وہ عدالت گاہ سے اُٹھکر کسی طرف کو چلے جاتے تھے تو انھون نے راستہ مین ایک عورت کو دیکھا کہ وہ ایک مرد کو یا ابن الزانیین کہ رہی ہی اسپر آپ وہین سے واپس ہوگئے اور اُس عورت کو آدمی بھیجکر بلوایا جب وہ حاضر ہوئی تو اُسکو کھڑا کر کے دو حد قذف مارنے کا حکم دیا جب اس بات کی خبر امام ابوحنیفہ کو پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ ابن ابی لیلی نے اس واقعہ مین چھ جگہ خطا کی ہی - اول انکو عدالت سے برخاست ہو کر اُسیوقت پھر واپس نہونا چاہیے تھا - دوم مساجد مین حد مارنے کی آنحضرتؐ نے ممانعت کی ہی - سوم عورت کو بٹھا کر کپڑے پہنے حد مارنا تھا - چہارم قاذف جماعہ بکلمۂ واحد پر صرف ایک حد واجب ہوتی ہی نہ دو - پنجم دو حد متواتر مارنا نہ چاہیے تھا بلکہ دوسری حد جب ماری جاتی کہ جب تازیانہ پہلی حد کی ضرب سے تندرست ہوجاتی - ششم بغیر کسی مدعی کے حد ماری گئی ہی - جب ان اعتراضون کی ابن ابی لیلی کو خبر ہوئی تو انھون نے خلیفہ کے پاس جاکر شکایت کی کہ ایک جوان ابوحنیفہ نامے میرے احکام مین معارضہ کرتا اور میرے حکم کے خلاف فتوی دیتا ہی اس سے اُسکو ممانعت کردینی چاہیے اسپر خلیفہ نے آدمی بھیجکر امام ابوحنیفہ کو فتوی دینے سے ممانعت کردی - اس واقعہ کے چند ہی روز بعد ایک دن امام ابوحنیفہ مع اپنی بیوی اور پسر حماد اور ایک لڑکی کے گھر مین بیٹھے ہوے تھے کہ لڑکی نے کہا کہ مین روزہ دار ہون اور میرے دانتون مین سے خون نکلا ہی اور مین نے یہانتک تھوکا ہی کہ اب تھوک بالکل سفید ہوگیا ہی سو اب تھوک کے نکلنے سے روزہ تو نہین زائل ہوتا آپ نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی حماد سے پوچھ لے کہ مجکو خلیفہ نے فتوی دینے سے ممانعت کی ہی انتہی - سبحان اللہ

آپ نے حاکم کے حکم کی یہانتک اطاعت کی کہ تنہائی کی حالت مین بھی اُس سے سرمو تجاوز نہ کیا
خیرات الحسان مین لکھا ہو کہ حماد بن ابوحنیفہ کہتے ہین کہ ایک دن امام مسجد مین بیٹھے ہوے تھے
کہ یکایک ایک بڑا سانپ سقف سے گر کر انکی گود مین آپڑا مگر قسم خدا کی کہ آپ نے اُس جگہ سے
ذرا بھی حرکت نہ کی اور لَن یُصِیبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا ۵ کہکر سانپ کو ہاتھ سے پکڑ کر ہٹا دیا۔انتہی
دائرۃ المعارف مین لکھا ہو کہ کوفہ مین امام ابوحنیفہ کا ایک موچی ہمسایہ تھا جو دن کو کام کرتا تھا اور جب
رات ہوتی تھی تو گھر مین آکر گوشت یا مچھلی جو لاتا تھا اُسکو پکاتا یا تلتا تھا پھر شراب پیتا تھا یہانتک
کہ جب شراب اثر کرتی تھی تو بہادرانہ آواز کے ساتھ گرجتا اور کہتا تھا ؎ اضاعونی واے فتی
اضاعوا ۔ لیوم کریھۃ وسداد ثغر ۔ پس ہمیشہ شراب پیتا اور اسی بیت کو بار بار پڑھتا تھا یہانتک کہ
نیند اُسکو آجاتی تھی اور امام ابوحنیفہ چونکہ تمام رات نماز پڑھتے تھے اسلیے اُسکی آواز جب تک کہ
وہ گاتا رہتا تھا سنتے رہتے تھے پس ایک رات اُسکی آواز نہ آئی آپ نے لوگون سے اسکا سبب
پوچھا انھون نے کہا کہ اُسکو کوتوال پکڑ لیگیا ہو اور وہ محبوس ہو پس آپ فجر کی نماز پڑھکر خچر پر
سوار ہوے اور امیر کے پاس آنے کی اجازت چاہی امیر نے نوکرون کو حکم دیا کہ امام کو بحالت
سواری ہمارے فرش تک آنے دو چنانچہ انھون نے ایسا ہی کیا جب امام امیر کے پاس پہونچے تو
وہ بڑا خوش ہوا اور تشریف آوری کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ ہمارے ایک ہمسایہ موچی کو آپکے
حکم سے کوتوال نے پکڑ لیا ہو اُسکے چھڑانے کے لیے آیا ہون امیر نے حکم دیا کہ جتنے لوگ اس رات
گرفتار ہوے ہین سب کو چھوڑ دو پس امام امیر سے رخصت ہو کر موچی کو ساتھ لیے گھر مین آئے اور
اُس سے کہا کہ اے جوان کیا ہمنے تجکو ضایع کیا ہو اُسنے کہا نہین بلکہ آپ نے خوب ہی نگاہ رکھا ہو
اور خدا آپکو حرمت جوار اور رعایت حق پر جزاے خیر دے پس اُس شخص نے اُس روز سے
شراب نوشی سے توبہ کرلی۔انتہی۔شامی مین لکھا ہو کہ حافظ نجم نے روایت کی ہو کہ مین نے ننانوے
مرتبہ خدا کو خواب مین دیکھا اور دل مین سوچا کہ اگر ایک دفعہ اور خدا کو خواب مین دیکھون تو
اُس سے پوچھون کہ قیامت کو خلقت تیرے عذاب سے کس چیز کے کرنے سے نجات پاسکیگی
سو مین نے خدا کو پھر خواب مین دیکھا اور اُس سے سوال مذکور کیا اُسنے فرمایا کہ جو شخص صبح و شام
سُبحَانَ الاَبَدِیِّ الاَبَدِ سُبحَانَ الوَاحِدِ الاَحَدِ سُبحَانَ الفَردِ الصَّمَدِ سُبحَانَ رَافِعِ السَّمَاءِ بِغَیرِ عَمَدٍ سُبحَانَ مَن

بسط الارض علی ماء جامد سبحان من خلق الخلق فاحصاهم عدد سبحان من قسم الرزق
ولم ینس احد سبحان الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا سبحان الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد
پڑھنے اُسنے میرے عذاب سے نجات پائی انتہی مسند خوارزمی مین لکھا ہی کہ امام نے سب سے پہلے
علم شریعت کو مدون کرکے ابواب پر مرتب کیا اور آپکی دیکھا دیکھی امام مالک نے موطا مین یہی طرز
اختیار کیا سو اس امر مین آپسے کسی نے سبقت نہین کی کیونکہ صحابہ و تابعین نے علم شریعت مین
ابواب کرکے کوئی تصنیف نہین کی اُنکو اپنی یادپر اعتماد تھا لیکن جب امام نے علم کو منتشر دیکھا تو
متاخرین کے سوء حفظ سے ڈر کر کہ مبادا علم ضائع ہو جائے اُسکی تدوین مستحسن سمجھی پس اس تدوین
مین طہارت سے ابتدا کی پھر صلوٰۃ و صوم و باقی عبادات پھر معاملات و مواریث پر خاتمہ کیا
تنہی شامی مین لکھا ہی کہ امام ابو حنیفہ کے مذہب کا اشتہار یہانتک ہوا ہی کہ عام بلاد اسلام بلکہ
بہت سی ولایات اور شہرون مثل روم و ہند و سندھ و ماوراء النہر اور سمرقند مین بجز آپ کے
مذہب کے اور کوئی مذہب مشہور نہین ہی اور تحقیقی طور پر منقول ہی کہ سمرقند کے قبرستان مین چار سو
ایسی قبرین ہین کہ انمین محمد نام شخص جنھون نے تصنیفات کی اور فتوی دیا اور ایک جم غفیر
نے اُنسے علم اخذ کیا مدفون ہین چنانچہ جب صاحب ہدایہ فوت ہوئے تو اُنکو وہان دفن کرنا
چاہا گیا مگر لوگون نے اُنکو وہان دفن کرنے نہ دیا اسلیے یہ قبرستان مذکور کے حوالی مین دفن
کیے گئے۔ یہ بھی روایت ہی کہ آپکے مذہب کو چار ہزار شخصون نے نقل کیا ہی اور ضرور ہی کہ ان
اشخاص مین سے ہر ایک کے لیے اصحاب ہون اور اسی طرح اُنکے لیے انتہی۔ ملا علی قاری نے
اس رسالے مین جو انھون نے قفال مروزی کے جواب مین لکھا ہی بیان کیا ہی کہ مقلدین امام
ابو حنیفہ کے قدیماً و جدیداً تمام شہرون خصوصاً روم کے شہرون اور ماوراء النہر اور ہند و
سندھ اور اکثر خراسان و عراق و بلاد عرب مین بالاتفاق زیادتی پر ہین اور مین گمان کرتا
ہون کہ بلاشبہہ دو تہائی مسلمان حنفی ہونگے بلکہ بعض بینن کے نزدیک اس سے بھی زیادہ
ہونگے۔ علاوہ اسکے ہر ایک زمان و مکان اور عصر و دہر اور بر و بحر مین سلاطین روم و
ماوراء النہر اور ہند و سندھ مذہب نعمان پر ثابت ہین انتہی۔ وفات آپکی بغداد مین ماہ رجب
یا شعبان یا نصف شوال یا شب جمعہ یکم تاریخ ماہ رمضان ۱۵۰ھ ہجری مین ہوئی جسکا سبب

بیان کیا گیا ہی کہ خلیفہ ابو جعفر منصور نے آپکو بغداد کی قضا کے منظور کرنے کے لیے کہا تھا مگر آپ نے اس سے انکار کر کے عدم قبول پر قسم کھالی اسپر خلیفہ نے آپکو قید کر کے قضا کے منظور کرنے کے لیے مجبور کیا مگر آپ نے قبول نہ کی آخر الامر خلیفہ نے حکم دیا کہ ہر روز آپکو دس تازیانہ مارا کرین اگرچہ آپنے ایک سو تازیانے کھائے لیکن جب بھی وہی انکار جاری رکھا اسکے بعد آپ پر دس روز تک کھانے پینے کی طرف سے تنگی کی گئی جس سے آپ نے رو کر خدا سے دعا کی اور اُسکے پانچ روز بعد آپنے وفات پائی۔ ایک روایت اسطرح پر ہی کہ آپکو پینے کے لیے پیالہ زہر آلود دیا گیا آپ نے ہاتھ مین لیکر فرمایا کہ مین جانتا ہون جو اسمین ہی مگر مین اپنے آپ کو ہلاک نہین کرتا اسپر جبراً آپکے منھ مین ڈالا گیا جب موت کا وقت قریب آیا تو آپ سجدہ مین گئے اور سجدہ ہی مین جان خدا کو سپرد کی۔ اسکے بعد آپ کو پانچ شخص اُٹھا کر غسل کی جگہ مین لیگئے حسن بن عمارہ قاضی بغداد نے آپکو غسل دیا اور ابو الرجا عبد اللہ نے آپ پر پانی ڈالا۔ ابن سماک کہتے ہین کہ جب غسل کے بعد آپکو مین نے دیکھا تو آپ کی پیشانی پر ایک سطر مین آیہ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی اور داہنے ہاتھ پر آیہ فادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون اور بائین ہاتھ پر آیہ انا لا نضیع اجر من احسن عملا اور شکم پر یبشرہم ربہم برحمۃ منہ ورضوان لکھا ہوا تھا۔ جب جنازہ اٹھایا گیا تو یہ آواز آئی یا قائم اللیل یا طویل القیام یا صائم الیوم یا کثیر الصیام اباحک السید ما یستغنی من جنتہ الخلد ودار السلام جب قبر مین آپکو رکھا گیا تو یہ ندا آئی فروح وریحان وجنۃ نعیم۔ روایت ہی کہ جب امام کا جنازہ اُٹھایا گیا تو اسقدر خلقت کا ہجوم تھا کہ کندھا دینے والون کی کثرت سے جنازہ کی لکڑیان ٹوٹ گئین خلیفہ منصور بھی جنازہ پر حاضر ہوا اور اُسنے آپکی وفات وایذا دہی پر بڑا افسوس کیا اور کہا افسوس مین نے ایسے مظلوم مرحوم کو قتل کیا جسنے دنیا سے بالکل کنارہ کیا اور جب مین نے طرح طرح کے عذاب سے اذیت دی تو بڑے تحمل سے صبر کیا کاشکے اگر یہ اپنے پیچھے کوئی ایسا شخص چھوڑ جاتے جو انکے قایم مقام ہوتا تو اسوقت ہم انپر اسقدر افسوس سے گریہ وزاری نہ کرتے۔ آپ پر جنازہ کی نماز قاضی حسن بن عمارہ نے پچاس ہزار آدمیون کے ساتھ پڑھائی اور باقی لوگ بیس روز تک آپکی قبر مبارک پر نماز پڑھتے رہے اور آپکو گورستان خیزران مین دفن کیا گیا۔

کہتے ہین کہ آپکے دفن کے بعد تین رات تک یہ آواز آتی رہی ذھب الفقہ فلا فقیہ لکم فاتقوا اللہ
وکونوا خلفاء مات نعمان فمن ھذا الذی یحیی اللیل اذا ما استحفا یعنی چلی گئی فقہ اور کوئی فقیہ
تمہارے لیے نہین بس تقوی کرو اللہ کے لیے اور ہو خلیفے۔ نعمان مرگئے نہیں کون شخص ہے جو رات
کو زندہ رکھے جب تاریک ہوتی ہے۔ شرف الملک ابوسعد محمد بن منصور خوارزمی مستوفی مملکت
سلطان ملک شاہ سلجوقی نے ۴۵۹ھ ہجری مین آپکی قبر پر ایک گنبد کلان بنوا کر اُسکے پاس ایک بڑا
مدرسہ حنفیون کے لیے تعمیر کرایا جب آپکے مقبرے کی عمارت ختم ہو چکی تو ابوسعد بڑی شان و شوکت
سے مع اعیان و ارکان کے اُسکے دیکھنے کے لیے گیا اسوقت ابوجعفر مسعود بیاضی نے یہ قطعہ تصنیف کیا
قطعہ الم تران العلم کان مبددا + فجمعہ ھذا المغیب فی اللحد + کذلک کانت ہذہ الارض میتۃ + فانشرہا
فعل العمید ابی سعد + آپکی تاریخ وفات یہ ہے ؎ آن امام اعظم کوفی کہ بود + تکیہ گاہ و حامی
دین مبین + از پی وصل حبیب کردگار + کرد چون رحلت سوے خلد برین + در فراق آن امام دین
پناہ + اہل دین گشتند غمناک و حزین + ماتم دین بود در ہجرش از ان + سال وصلش یافتم از سوگ دین

دوسرا خیابان

ان احادیث صحیحہ اور آثار قویہ مین جو امام ابوحنیفہ کی بشارت اور مناقب مین وارد ہوئی ہین

علامہ طحطاوی اور علامہ شامی نے شرح در المختار مین لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ نعمان معجزات مصطفویہ مین سے بعد قرآن کے بیشک ایک بڑا معجزہ یعنی کرامت ہین کیونکہ آنحضرت صلعم نے اُنکے پیدا ہونے سے پہلے آپکی خبر احادیث صحیحہ مین دی ہے چنانچہ شیخ جلال الدین سیوطی شافعی نے تبییض الصحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ اور علامہ ابن حجر مکی صاحب صواعق محرقہ نے خیرات الحسان فی ترجمۃ النعمان مین لکھا ہے کہ تحقیق ایسی احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہین جو امام ابوحنیفہ کی بشارت و فضیلت پر مشتمل ہین جنمین سے آنحضرت صلعم کا وہ قول ہے جسکو بخاری و مسلم نے ابوہریرہ اور طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ اگر ایمان نزدیک ثریا کے بھی ہوگا تو اسکو ابنائے فارس مین سے چند شخص لے آئینگے اور ابونعیم نے ابوہریرہ اور شیرازی و طبرانی نے قیس بن سعد سے باین لفظ روایت کیا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ علم اگر ثریا کے ساتھ بھی معلق ہوگا تو اسکو ابنائے فارس سے

چند شخص ان سے آوینگے اور بلفظ طبرانی کی روایت کا قیس سے اسطرح پر ہو کہ نہ پاوینگے اُسکو اہل عرب البتہ چند شخص ابناے فارس سے اُسکو پاوینگے - اور مسلم کی ایک روایت ابوہریرہ مین یون آیا ہو کہ اگر ایمان نزدیک ثریا کے بھی ہوگا تو ضرور اُسکی طرف ابناے فارس مین سے ایک شخص جاویگا یہانتک کہ اُسکو لے آویگا - اور ایک روایت متفق علیہ مین ابوہریرہ سے اسطرح پر مروی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو اُس ذات کی قسم ہو کہ جسکے قبضہ مین میری جان ہو کہ دین اگر ثریا کے ساتھ بھی معلق ہوجائیگا تو اُسکو ضرور ایک شخص ابناے فارس سے لے آویگا - اسکے بعد حافظ جلال الدین سیوطی نے کہا کہ یہ روایات مذکورۂ بالا جنکو شیخین وغیرہ نے روایت کیا اُس بات کی اصل صحیح ہین کہ انکو امام ابوحنیفہ کی بشارت وفضیلت پر محمول کیا جاوے انتہی - اسکے بعد شامی نے لکھا ہو کہ مواہب اللدنیہ کے حاشیہ (یعنی شیخ ابی الضیا علی بن علی شبر الملسی متوفی ۱۰۸۷ھ کی) مین علامہ شامی تلمیذ حافظ جلال الدین سیوطی سے منقول ہو کہ وہ جو ہمارے شیخ سیوطی نے اس بات کا یقین کیا ہو کہ احادیث مذکورۂ بالا مین صرف ابوحنیفہ ہی مراد ہین یہ ظاہر ہو اور اسمین کسی طرح کا کچھ شک نہین کیونکہ ابناے فارس سے علم مین کوئی امام ابوحنیفہ کے مبلغ کو نہین پہونچا انتہی - اور امام حافظ محمد بن یوسف شامی شافعی نے کتاب سبیل الہدی والرشاد فی احوال خیر العباد المشہور بسیرۂ شامی کے باب پچین مین جو آنحضرت صلعم کی پیشین گوئیون کے بیان مین ہو بعد ذکر کرنے احادیث مذکورۂ بالا کے لکھا ہو کہ شیخ جلال الدین سیوطی نے کہا ہو کہ ابوحنیفہ کی بشارت وفضیلت مین یہ اصل ایسا صحیح معتمد ہو کہ انکی بشارت مین خبر موضوع سے بالکل مستغنی کر دیتا ہو بس ہمارے شیخ کا یہ یقین کرنا کہ احادیث متذکرہ بالا سے فقط ابوحنیفہ ہی مراد ہین ظاہر تر ہو اور اُسمین کچھ شک نہین کیونکہ ابناے فارس مین سے کوئی شخص علم مین امام ابوحنیفہ اور اُنکے اصحاب کے مبلغ کو نہین پہونچا انتہی کلام الشامی شارح در المختار - ملا علی قاری نے رسالہ مذکورہ مین لکھا ہو کہ تحقیق روایت کیا بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ سے کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہو کہ دین اگر ثریا کے نزدیک بھی ہوگا تو ضرور اُسکو ابناے فارس سے ایک یا چند شخص لے آوینگے اور یہ اہل عرب وعجم کو معلوم ہو کہ گروہ ابناے فارس مین سے کوئی شخص بجز امام ابوحنیفہ کے یہانتک مرتبہ اجتہاد کو نہین پہونچا کہ امام ائمہ ہوا ہو بس اسی واسطے

حافظ محقق شیخ جلال الدین سیوطی نے کہا ہو کہ یہ حدیث اصل صحیح اس بات کا ہو کہ واسطے بشارت
اور فضیلت تامہ ابوحنیفہ کے اُسپر اعتماد کیا جائے انتہی۔ شامی مین لکھا ہو کہ جو احادیث علم ثریا کی
ابھی مذکور ہو چکی ہین وہ امام اعظم پر قطعاً محمول ہین جیسا کہ شامی صاحب سیرت اور اُنکے شیخ
حافظ سیوطی نے تصریح کی ہو بخلاف حدیث لاتسبوا قریشا فان عالمها یملاء الارض علما
کے جو امام شافعی پر محمول کی گئی ہو کیونکہ بعض نے اسکو ابن عباس پر محمول کیا ہو بلکہ وہ اس
حدیث کے زیادہ حقدار ہین کیونکہ وہ حبرالامۃ اور ترجمان القرآن ہین اور حدیث یوشك
ان یضرب اکباد الابل یطلبون العلم فلا یجدون اعلم من عالم المدینۃ کی جو
امام مالک پر محمول کی گئی نکہ اسکو اور علماء مدینہ پر جو اپنے زمانے مین منفرد تھے محمول
کیا گیا ہو بخلاف ان احادیث مذکورۂ بالا کے کہ سواے ابوحنیفہ اور اُنکے اصحاب کے اُنکا اور
کوئی محل واقعی صحیح نہین اور سلمان فارسی اگرچہ من حیث الصحبۃ امام ابوحنیفہ سے افضل ہین
لیکن علم اور اجتہاد اور نشر دین اور تدوین احکام ہین مثل ابوحنیفہ کے نہین ہوسے اور کبھی
مفضول مین کوئی ایسی چیز پائی جاتی ہو جو فاضل مین نہین ہوتی اور فارس سے بلاد معروفہ مراد
نہین ہو بلکہ جنس عجم سے ہو اور وہ فرس ہو جیسا کہ دیلمی کی حدیث مین ہو کہ بہتر عجم کا فارس ہو انتہی۔
نیل الاوطار شرح در المختار مین مولوی خرم علی جو فرقہ غیر مقلدہ کے بھی نہایت معتمد ہین بعد نقل
فضائل امام ابوحنیفہ کے لکھتے ہین کہ عبداللہ بن مبارک اور ابن جریج اور عبداللہ بن داؤد اور
شداد بن حکیم اور یحیی بن سعید اور مکی بن ابراہیم وغیرہ جو اہل اجتہاد اور اہل حدیث اور
محدثین کے استاد ہین اُنکے اقوال مستند مذکورہ سے زیادہ عالم اور زیادہ پرہیزگار ہونا امام
ابوحنیفہ کا اپنے وقت مین تو بالیقین معلوم ہو گیا کہ صحیحین کی یہ حدیث لو کان العلم عند الثریا لناله
رجال من ابناء فارس کا صحیح محل امام اعظم اور اُنکے اصحاب ہین کیونکہ اہل فارس ہین اُنسے
زیادہ تر اور کوئی عالم عالی فہم دقیقہ رس نہین ہوا بس امام کے واسطے یہ بشارت وفضیلت عظیم الشان
ہو انتہی حاصل کلام یہ کہ احادیث مذکورۂ بالا اس بات پر دال ہین کہ آنحضرت صلعم کا صیغہ جمع یعنی
رجال فرمانا باعتبار اتباع کے ہو جو امام ابوحنیفہ کے اصحاب ہین اور صیغہ واحد یعنی رجل فرمانا باعتبار
متبوع کے ہو جو خود امام ابوحنیفہ ہین پس آنحضرت صلعم کا اسطرح پر فرمانا اس بات کا اشارہ ہو

کہ اس شخص کے اتباع مثل اُسکے بفضل اصابت مسائل دین مین بحسب قواعد و اصول اُس شخص کے غیرون پر فائق ہونگے اسی واسطے امام شافعی نے فرمایا ہی کہ جو شخص فقہ حاصل کرنے کا ارادہ کرتا ہی اُسکو چاہیے کہ امام ابوحنیفہ کے شاگردون کا ساتھ نہ چھوڑے کیونکہ معانی علم دین کے خاص انھین کو آسان ہوے ہین اور خدا کی قسم مین فقیہ کامل نہین ہوا اگر مطالعہ کتب محمد بن حسن سے - ابن حجر مکی نے لکھا ہی کہ بعض ائمہ نے کہا ہی کہ مشہور ائمہ اسلام مین سے کسی کے لیے وہ بات حاصل نہین ہوئی جو ابوحنیفہ کو اصحاب اور تلامیذ سے حاصل ہوئی ہی اور علماء وغیرہ لوگون نے کسی شخص سے ایسا فائدہ نہین اُٹھایا جیسا کہ ابوحنیفہ اور اُنکے اصحاب سے تفسیر احادیث مشتبہ اور مسائل فقہ اور حوادثات واقعہ اور قضایا اور احکام شرعیہ مین فائدہ حاصل کیا ہی خدا اُنکو جزاے خیر تام دے کذا فی الشامی نقلاً عن خیرات الحسان - ابن خلکان مین لکھا ہی کہ امام شافعی نے فرمایا کہ مین نے امام محمد سے ایک بوجھ اونٹ کا علم اخذ کیا انتہی - اعلام الاخیار مین منقول ہی کہ امام احمد سے جب پوچھا گیا کہ آپکو یہ مسائل دقیقہ کہان سے حاصل ہوے ہین تو آپ نے فرمایا کہ امام محمد کی کتابون سے حاصل ہوے ہین انتہی - تاریخ ابن خلدون مین لکھا ہی کہ بعد امام مالک کے امام شافعی عراق مین پہونچے اور امام ابوحنیفہ کے اصحاب سے ملے اور اُنسے اخذ کیا اور امام احمد بن حنبل جو بڑے محدثین سے تھے اُنکے اصحاب نے باوجود بڑی بضاعت علم حدیث کے امام ابوحنیفہ کے اصحاب سے پڑھا انتہی - شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح سفر السعادت مین لکھا ہی کہ امام شافعی نے فرمایا کہ اگر اہل کتاب یہود و نصاری امام محمد بن حسن کی تصانیف کو دیکھ لین بے اختیار ایمان لے آئین انتہی - خطیب بغدادی نے لکھا ہی کہ طلحہ بن محمد بن جعفر کہتے ہین کہ امام ابو یوسف مشہور الامر ظاہر الفضل افقہ اہل عصر تھے اُنکے زمانے مین کوئی شخص اُنپر مقدم نہین ہو سکتا تھا اور وہ علم اور حلم اور حکم اور قدر مین نہایت برتھے اور انھین نے پہلے پہل اصول فقہ مین کتابون کو امام ابوحنیفہ کے مذہب پر وضع کیا اور اقطار زمین مین ابوحنیفہ کے علم کو پھیلایا اور نشر کیا انتہی - بس وقیع مین اور نیز بحسب اتفاق شہادت ائمہ شافعیہ وغیرہ ثابت ہوا کہ احادیث مذکورۂ بالا کے مصداق اتم اور محمل اکمل صرف امام ابوحنیفہ اور اُنکے اصحاب ہین جنکے مبلغ علم کو ابناے فارس و عجم مین سے کوئی شخص نہین پہونچ سکا

پس وہ جو صاحب اتحاف النبلاء نے امام ابوحنیفہ کے ترجمہ مین لکھا ہو کہ (اگر حدیث لوکان الدین عند الثریا کو مخصوص بما وردنی حقہ نہ رکھین اور عام پکڑین تو جماعہ محدثین مثل بخاری ومسلم وترمذی وابوداؤد وابن ماجہ وغیرہ اُسکے مصداق ہونے مین اولیٰ تر اور احق ترہین کیونکہ یہ تمام عجم اور سرزمین فرس سے تھے اور مرتبہ علم وعمل وصدق وورع ونشر وتدوین وتفقہ مین فائق برافران وسابق برمتقدمان تھے چنانچہ انکی کتب مولفہ اس بات پر دال ہین اور صحبت نبویہ اور روایت احادیث محمدیہ مین سلمان فارسی کے شریک تھے اگرچہ صحبت سلمان کی ظاہری تھی مگر انکو صحبت معنوی حاصل تھی بقول شخصے اہل الحدیث ہم اہل النبی وان لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا بخلاف ابوحنیفہ کے کہ سلسلہ روایت حدیث کا اُنسے برپا نہین ہوا اور جل وکل اُنکے اقران اور اُنکے بعد کی ثنا انپر بحر فقہ اور امامت قیاس مین ہو اور مرتبہ قیاس کا مرتبہ علم کتاب وسنت سے کسی پر پوشیدہ نہین بلکہ کوئی تالیف بھی اُنسے بسند صحیح ماثور نہین) - کئی وجہ سے مردود وباطل اور سراسر تعصبات سے ہو -

اوّل یہ کہ جس صورت مین شیخ جلال الدین جیسے امام حدیث وفقہ واجتہاد اور مصنف چارسو ساٹھ کتاب اور اُنکے تلمیذ حافظ محمد بن یوسف شامی امام وحافظ حدیث وفقہ اور شیخ ابن حجر مکی صاحب صواعق محرقہ نے جو حدیث وفقہ مین اپنے زمانہ کے اعظم علما وفقہا تھے باوجود شافعیت کے محض انصاف کی راہ سے احادیث مذکورہ بالا کا مصداق امام ابوحنیفہ اور اُنکے اصحاب کو قرار دیا ہو اور علی الاعلان کہا ہو کہ ابناے فارس مین سے کوئی شخص اُنکے مبلغ علم کو نہین پہونچا جو احادیث مذکورہ کا مصداق ٹھہر سکے تو اب انکی شہادت کاملہ کے مقابلہ مین صاحب اتحاف یا ان عیبون کے توہمات باطلہ اور تعصبات کاذبہ کی کیا حیثیت اور کیا منزلت ہو حالانکہ اگر امام بخاری وغیرہ پر اُنکے نزدیک احادیث مذکورہ بالا کا کچھ بھی انطباق معلوم ہوسکتا تو وہ ضرور ہی کھینچ کھانچ کر احادیث مذکورہ کو انپر منطبق کرتے کیونکہ امام بخاری کو ابوعاصم نے طبقات شافعیہ مین ذکر کیا ہو اور نسائی بالاتفاق شافعی المذہب تھے اور امام احمد خود امام شافعی کے شاگرد تھے پس وہ اپنے مذہب کی فضیلت ثابت کرنے کی غرض سے ضرور ان احادیث کو انپر منطبق کرتے اور کہتے دیکھو مذہب شافعی ایسا مقبول ہو

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تبعین مذہب مذکور تک کی بشارت دیدی ہے۔

دوم۔ قطع نظر اس سے اگر نفس حدیث کیطرف دیکھا جاوے تو اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان احادیث کا وہ شخص مصداق ہے جسپر حسب ذیل امور صادق آدین۔

پہلا یہ کہ وہ ابناے فارس سے ہو پس ظاہر ہے کہ نہ تو ایمہ اربعہ اور نہ ائمہ حدیث مین سے کوئی شخص بجز امام ابوحنیفہ کے صرف ابناے فارس بلکہ اولاد شاہ فارس یعنی نوشیروان سے ہوا ہے کیونکہ امام مالک وشافعی تو بالاتفاق عربی تھے اور امام احمد کا اصل مرد تھا جو ملک خراسان مین واقع ہے اور امام بخاری بخارا کے اور ترمذی ترمذ کے رہنے والے تھے جو دونون توران مین واقع ہین اور امام مسلم نیشاپور واقع خراسان اور ابوداؤد ملک سیستان کے باشندے تھے جو سندہ وہرات کے درمیان متصل قندھار کے واقع ہے اور نسائی شہر نسا واقع خراسان اور ابن ماجہ شہر قزوین واقع عراق وعجم کے رہنے والے تھے پس جس صورت مین خود ابناے فارس مین سے جیسا کہ حدیث کا مفہوم ہے ہر طرح سے امام ابوحنیفہ بوجہ اتم واکمل مصداق ٹھہرتے ہین تو کوئی ضرورت نہین کہ برخلاف صریح نص کے فارس کی تاویل کرکے اس سے تمام عجم مراد لیجاوے۔

دوسرا یہ کہ تمام حدیث مذکورۂ بالا اسطرح پر ہے عن ابی ھریرۃ قال کنا جلوسا عند النبی صلعم اذ انزلت سورۃ الجمعۃ فلما نزلت واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم قالوا من ھؤلاء یا رسول اللہ قال وفینا سلمان الفارسی قال فوضع النبی یدہ علی سلمان ثم قال لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال او رجل من ھؤلاء یعنی ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے ہوے تھے کہ سورہ جمعہ کی یہ آیت اُتری واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنی پاک ہے وہ خدا جسنے اَن پڑھون اور اُن لوگونکی طرف پیغمبر بھیجا جو اُنمین سے ابھی ساتھ اُنکے نہین ملاقی ہوے اسپر اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین جو ابھی ہمسے ملاقی نہین ہوے ابوہریرہ کہتے ہین کہ سلمان فارسی ہمارے درمیان بیٹھے ہوے تھے پس حضرت نے اپنا ہاتھ مبارک اُنپر رکھکر فرمایا کہ ایمان اگر ثریا کے نزدیک بھی ہوگا تو اُسکو ضرور ایک آدمی یا چند آدمی اِس گروہ یعنی قوم فارسی سے لے آوینگے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو ابھی تمسے نہین ملے اولاد فارس ہین سے ہین اور وہ ضرور تمسے ملاقی ہونگے اور اُنمین یہ صفت ہوگی کہ اگر دین ثریا کے پاس یعنی نہایت دور

چلا جائیگا جہان نظر کام نہ کر سکیگی اور اسکا واپس لانا مجال انسانی سے ناممکن ہو جائیگا تو بھی اسکو ایک یا چند شخص سلے آئینگے یعنی بحسب مفہوم اس حدیث کے حدیث کا مصداق وہ شخص ٹھہر سکتا ہے کہ جو منجملہ دیگر قیود کے اصحاب سے ملا ہو بس ظاہر ہے کہ اہل فارس مین سے بعد سلمان فارسی کے کوئی ایسا شخص جو اس حدیث کا مصداق ہو سکے بجز امام ابو حنیفہ رح اور اُنکے شاگردون کے جو اپنے وقت مین اعلم اور فائق بر اقران تھے اصحاب یا تابعین سے نہین ملا بس اس صورت مین بھی اس حدیث کے مصداق ہین نہ امام احمد و بخاری وغیرہ محدثین صحاح ستہ کہ اُنکو اصحاب کا دیکھنا تو کجا تابعین کا دیکھنا بھی نصیب نہین ہوا - اور اگر بالفرض والتقدیر اس حدیث کو برخلاف صریح مفہوم کے تابعین و تبع تابعین کے حق مین مخصوص نہ سمجھا جاوے بلکہ عام کیا جاوے تو بھی والفضل للمتقدم ہے

تیسرا یہ کہ صحیح مسلم کی حدیث لو کان الدین عند الثریا لذهب به رجل من ابناء فارس حتی یتناوله جو ہے اور کا لفظ ہے وہ اس بات پر دال ہے کہ وہ رجل مجتهد ہو اور مجتهد بھی ایسا ہو کہ تمام امور دینیہ اور مسائل شرعیہ کا محیط ہو اور کوئی حالت منتظرہ اسمین باقی نہو کیونکہ جملہ جزئیات کا حاوی ہونا بغیر مجتہد کے اور کسی کا منصب نہین بس ظاہر ہے کہ بجز ائمہ اربعہ کے یہ منصب کسی کو حاصل نہین ہوا جنپر جمہور نے انکو بہمہ وجوہ اعلم و اولی دیکھکر اجماع کیا ہو اور اُنکے مذاہب قرآن و حدیث و اجماع سے مستنبط اور مدون ہو کر منتشر آفاق اور مسلم ہوے ہون اور انکے مذاہب سے اُنکے مقلدوں کو ہر ایک طرح کے حوادث و وقایع و نوازل مین مسئلہ کا جواب مل سکتا ہے بس امام ابو حنیفہ جو ائمہ اربعہ مین سے زماناً و اجتہاداً و تدویناً اول ہین اور صرف یہی ابناء فارس سے ہین مع اصحاب خود حدیث مذکورہ بالا کے مصداق ہین نہ امام بخاری وغیرہ کیونکہ نہ تو وہ حسب مفہوم حدیث کے ایسے مجتہد ہی ہوے ہین جو انھون نے وہ مسائل جو صریحاً قرآن و حدیث سے نہ ملسکتے تھے اپنے اجتہاد سے نکالے ہین اور نہ انھون نے کل احادیث ہی جنکو آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا بطور استیعاب و احاطہ کے بیان کی ہین بلکہ ہزارہا صحیح احادیث بخاری و مسلم وغیرہ نے روایت نہین کین جسکی تلافی اُنکے بعد دیگر محدثین نے کی چنانچہ مستدرک حاکم صحیح ابن حبان - صحیح ابن خزیمہ - صحیح ابن عوانہ - صحیح ابن السکین - سنن دارقطنی - مسند دارمی - کتب بیہقی - کتب طحاوی - مصنف عبد الرزاق - مسند ابی داؤد طیالسی - مسند ابی یعلی موصلی

مصنف ابوبکر بن ابی شیبہ ۔ مسند عبد بن حمید ۔ معاجم ثلاثہ طبرانی وغیرہ اس بات کی شاہد ہین اور ان کتابون مین صحیح و حسن و ضعیف مثل بعض کتب صحاح ستہ کے سب قسم کی احادیث مندرج ہین امام بخاری جو ائمہ حدیث کے امام خیال کیے جاتے ہین گو اُنکو بیشمار احادیث یاد تھین لیکن اُنسے اُنکی صحیح مین صرف سات ہزار دو سو پچھتر احادیث ہی مروی ہ[illegible]ئی ہین اور اگر مکرر کو حذف کر دیا جاوے تو کل چار ہزار احادیث رہجاتی ہین اور اس صحیح کے سوا اور بہت تھوڑی ہی احادیث ہین جو اُنھون نے کتاب ادب المفرد وغیرہ مین بیان کی ہین اور جو احادیث اُنھون نے روایت نہین کین اُنکا تمسک کرنا بعینہ المعنی فی بطن الشاعر کا قائل ہونا ہی اسیطرح امام مسلم نے مع متفق علیہ اور مکررات کے کل بارہ ہزار احادیث اپنی صحیح مین بیان کی ہین اگر مکررات و متفق علیہ احادیث کو چھوڑ دیا جاسے تو بہت تھوڑی احادیث رہجاتی ہین جو بالانفراد انھون نے اس صحیح مین روایت کی ہین ۔ علی ہذا القیاس دیگر اصحاب صحاح ستہ کا حال ہی ۔

چوتھا یہ ہے کہ جسطرح آن حضرت صلعم نے سلمانؓ فارسی کو باوجود اُنکے واحد ہونے کے بارادہ جنسیت ہولاء صیغہ اسم اشارہ جمع سے مشار الیہ کیا ہی اسیطرح بعض احادیث مین رجال کا صیغہ جمع فرمایا ہی پس بلحاظ اس مشابہت لفظی کے اس حدیث کا وہ شخص صحیح محمل ہو سکتا ہی جو سلمان کی طرح اسپر بھی کسی وجہ سے صیغہ جمع کا اطلاق کر سکین پس ظاہر ہی کہ یہ مشابہت بجز امام ابوحنیفہؒ کے اور کسی مین نہین پائی جاتی کیونکہ باعتبار متبوع ہونے کے تو وہ رجل ہین اور باعتبار اصحاب مجتہدین کے جنکا مذہب اُ[illegible] مذہب کے ساتھ شامل ہو کر واحد تصور کیا جاتا ہی رجال ہین ۔

پانچوان حضرت سلمانؓ طبقہ خیر القرون یعنی اصحاب مین سے تھے اسی طرح امام ابوحنیفہ بھی طبقہ خیر القرون یعنی تابعین مین سے تھے بخلاف امام بخاری وغیرہ محدثین کے کہ وہ اُس زمانے سے تھے جسکے حق مین آنحضرت صلعم نے ثم یظہر الکذب کا کلمہ فرمایا ہی ۔

چھٹا ظاہر ہی کہ سلمان فارسی نے کوئی تصنیف نہین کی صرف زبانی ہی بعض احادیث کی روایت کی ہی اسیطرح گو امام ابوحنیفہؒ نے کتاب فقہ اکبر و کتاب ابوحنیفہ وغیرہ تصنیف کی ہین مگر احادیث و مسائل فقہیہ مین مستقلاً کوئی کتاب نہین لکھی بلکہ مسائل فقہیہ کو قرآن و حدیث سے

استنباط کرکے زبانی اپنے شاگردون کو تبلایا جنکو انھون نے فوراً قلمبند کرلیا ایسا ہی جو احادیث
اُنسے مروی ہین اُنکو اُنکے تلامیذ وغیرہ نے جمع کیا۔
ساتوان۔ جسطرح حضرت سلمان کا بسبب صحابیت کے ہر ایک قول و فعل بعض محدثین کے
نزدیک حدیث شمار کیا جاتا ہی اسیطرح امام ابوحنیفہؒ کا بھی بسبب تابعیت کے قول و فعل حدیث شمار
کیا جاتا ہی۔ اور امام ابوحنیفہ اصحاب سنن و اہل حدیث سے خارج نہین ہین چنانچہ امام شعرانی مالکی نے
میزان مین لکھا ہی واصحاب السنن ھم حفاظ الحدیث والمطلعون علیہ کالائمۃ المجتھدین وکمل
اتباعھم فانھم الذین یفھمون ما تضمنہ السنن من الاحکام وکان ابوبکر بن عیاش یقول
اھل الحدیث فی کل زمان کاھل الاسلام مع اھل الادیان والمراد باھل الحدیث فی کلامہ
ما یشمل اھل السنۃ من الفقہاء وان لم یکونوا حفاظا انتہی غرض جب دلایل متذکرۂ بالا سے مثل آفتاب
نصف النہار کے ثابت ہوگیا کہ احادیث مذکورۃ الصدر کے من کل الوجوہ لفظاً و معناً فقط امام ابوحنیفہ
اور اُنکے اصحاب ہی مصداق اتم و محمل اکمل ہین تو اب معترض متعصب کے اس دعوی کو کہ (اصحاب صحاح ستہ
مرتبۂ علم و عمل و صدق و ورع و نشر و تدوین و تفقہ مین فائق براقران و سابق بر متقدمان تھے) بلا دلیل
کون تسلیم کرسکیگا غایت درجہ اگر کسی نے اُنکا فائق براقران شاید مان بھی لیا مگر سابق بر متقدمان
ہونا اُنکا کوئی ذی شعور تسلیم نکریگا کیونکہ اسکے بموجب لازم آتا ہی کہ وہ علم و عمل و صدق و ورع مین
تبع تابعین و تابعین کیا بلکہ معاذ اللہ کہین اصحاب سے بھی بڑھکر تھے حالانکہ جو شخص خیر القرون کی
خیریت اور اصحاب کی افضلیت کا قائل ہوگا تو وہ ایسی غلو فی المدح کو کبھی صراحۃً یا کنایۃً استعمال
مین نہ لائیگا جن لوگون کو ذرا بھی تابعین و تبع تابعین کے حالات سے آگاہی ہی وہ بخوبی جانتے
ہین کہ وہ کیا کچھ روایات احادیث و نشر علم و تدوین اور تفقہ مین مساعی جمیلہ عمل مین لائے
ہین کہ علاوہ والفضل للمتقدم کے جنکا عشر عشیر بھی اصحاب صحاح ستہ سے وقوع مین نہین
آیا بجز اسکے کہ انھون نے صرف اُنکی خوشہ چینی کی اور اُنکی ہی کتب سے انتخاب کرکے اپنی
اپنی صحاح کو مرتب کیا نہ ترتیب اور نہ تبویب مین کوئی نئی بات نکالی چنانچہ شرح مشکوۃ کے
مقدمہ مین ترجمہ امام بخاری مین شیخ عبد الحق اور شرح بخاری کے مقدمہ مین احمد قسطلانی نے
لکھا ہی کہ تدوین احادیث و اخبار اور تصنیف سنن و آثار کا آغاز آخر زمانہ تابعین مین ہوا

پس ایک جماعت محدثین کی مثل زہری اور ربیع بن صبیح اور سعد بن ابی عروہ وغیرہم اس شریف کام کے مقتدی ہوے اور ہر ایک باب کی تصنیف علیحدہ علیحدہ کی یہانتک کہ کبار اہل طبقہ ثالثہ پیدا ہوے اور انھون نے حدیث کی تدوین و تالیف ابواب فقہ کی ترتیب پر کی چنانچہ امام مالک جو اہل مدینہ کے پیشوا تھے انھون نے مؤطا تصنیف کی اور انکو اہل حجاز کی جسقدر احادیث صحیح د تو دی معلوم ہوئین انکو اُسمین جمع کیا اور اقوال صحابہ و فتاوی تابعین و تبع تابعین اُسمین درج فرمائے اور مکہ مین ابو محمد عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج اور شام مین ابو عمر و عبد الرحمن اوزاعی اور کوفہ مین سفیان ثوری اور بصرہ مین حماد بن سلمہ نے ایک ایک کتاب تصنیف کی بعد ازان ہر ایک نے علماے مجتہدین مین سے تالیف کی اور کبراے محدثین مین سے مثل احمد بن حنبل و اسحاق بن راہویہ وغیرہم نے مسانید لکھین اور بعض تصانیف مین ابواب فقہ کی ترتیب کی لیکن انکی تصانیف مین سے کسی صحیح حدیث کو ضعیف سے جدا نہ کیا گیا سو پہلے پہل صرف صحیح احادیث مین امام بخاری نے تصنیف کی اور انکو صحیح احادیث کے جمع کرنے پر تصانیف مذکورۂ بالا کی اطلاع باعث ہوئی - انتہی - پس اس بیان سے ظاہر ہو کہ امام بخاری کو احادیث کے جمع کرنے مین اگر کچھ فضیلت ہو تو صرف اتنی ہو کہ انھون نے برخلاف پہلی حدیث کی کتابون کے فقط صحیح احادیث مین کتاب لکھی سو یہ بات چندان مشکل نہین کیونکہ جس شخص کے سامنے اسقدر تصنیفات موجود ہون وہ بآسانی اُنمین سے صحیح احادیث انتخاب کر سکتا ہو - اور یہ کہان سے ثابت ہوتا ہو کہ پہلے اس سے کوئی کتاب صرف صحیح احادیث مین جمع نہوئی تھی حالانکہ امام مالک کے موطا کی صحت پر جو اعتبار و اعتماد ہو ایسا کسی اور کتاب پر نہین چنانچہ ابو زرعہ رازی نے جو رئیس المحدثین ہین کہا ہو کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کی طلاق پر سوگند کھائے کہ جو کچھ مؤطا مین لکھا ہو بلاشک و شبہہ صحیح ہو وہ حانث نہین ہوتا انتہی - پس ایسا اعتماد اور وثوق تو صحیح بخاری و مسلم پر بھی کسی نے نہین کیا بلکہ اگر غور سے دیکھا جاے تو صحیح بخاری و صحیح مسلم کا ماخذ بھی موطا امام مالک ہو چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رسالۂ عجالۂ نافعہ مین لکھتے ہین کہ نسبت درین ہر سہ کتب (یعنی موطا و صحیح بخاری و صحیح مسلم) آنست کہ مؤطا گویا اصل وام صحیحین ہست و صحیح بخاری و مسلم ہر چند در ربط و کثرت احادیث دہ چند مؤطا باشند لیکن طریق روایت احادیث و تمیز رجال و راہ اعتبار و استنباط از

موطا آموختہ اند و اگر بنظر تفحص دیدہ شود احادیث مرفوعہ موطا غالباً در صحیح بخاری موجود اند پس صحیح بخاری مشتمل است بر موطا باعتبار احادیث مرفوعہ آری آثار صحابہ و تابعین در موطا زیادہ است انتہی ملخصاً۔ اور باقی اصحاب صحاح ستہ نے جو صحیح بخاری و مسلم کے بعد اپنی کتابین تصنیف کی ہین اُنمین سے بعض نے صرف اتنی بات زیادہ کی کہ اکثر جگہ بتا دیا کہ یہ حدیث اس قسم کی ہے یعنی صحیح ہے یا حسن یا ضعیف وغیرہ۔

تفقہ کا یہ حال ہے کہ امام بخاری جو اصحاب صحاح ستہ مین اعلم و اقدم شمار کیے جاتے ہین اُنکے سامنے باوجودیکہ اسقدر تصنیفات مبوب بر ترتیب فقہ و استنباط مجتہدین اور کتب فقہ ائمہ اربعہ موجود تھین مگر تاہم اُنھون نے اپنی صحیح مین بعض احادیث کو ایسے ابواب مین داخل کیا ہے کہ اُن ابواب سے اُن احادیث کو کچھ بھی مناسبت نہین چنانچہ شیخ الاسلام محی الدین نووی نے مقدمہ شرح صحیح مسلم کی فصل ۲ مین صحیح مسلم کی ترجیح کے وجوہ مین انھین باتون کیطرف اشارہ کرکے لکھا ہے کہ بخلاف بخاری کے کہ اُسنے ان وجوہ مختلفہ کو ابواب متفرقہ متباعدہ مین ذکر کیا ہے اور بہت سی باتین غیر اُس باب مین بیان کی ہین کہ جسمین اُنکا بیان کرنا قریب الفہم اور اولیٰ تھا انتہی۔ شاید نووی کی اسقدر تصریح اُن ابنائے زمانہ کو جو فنا فی البخاری ہو رہے ہین کفایت نکرے اسلیے راقم اس جگہ صحیح بخاری کی چند احادیث بطور نمونہ پیش کرتا ہے جنکو ترجمۃ الابواب سے جو بخاری کی فقہ و استنباط کی سرتاہی بضاعت ہے کچھ بھی مناسبت نہین اور اس غیر مناسبت کو ہر ایک شخص جسکو علم سے ذرا بھی مس ہے ادنیٰ غور سے سمجھ سکتا ہے۔

اول باب الماء الذی یغسل بہ شعر الانسان (یعنی یہ باب اُس پانی کی طہارت کے حکم مین ہے جسکے ساتھ آدمی کے بال دھوئے جائین) لکھکر اسکے نیچے یہ دو حدیثین اس باب کے مضمون کی تطبیق مین لکھی ہین عن ابن سیرین قال قلت لعبیدۃ عندنا من شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصبناہ من قبل انس او من قبل اھل انس فقال لان یکون عندی شعرۃ منہ احب الی من الدنیا و ما فیھا یعنی ابن سیرین نے کہا کہ مین نے عبیدہ کو کہا کہ ہمارے پاس آنحضرت کے موے مبارک مین سے کچھ بال ہین جو انس یا اہل انس سے ہمکو ملے ہین پس عبیدہ نے کہا کہ سر آئینہ آنحضرت کے بال مبارک مین سے ایک تار کا بھی ہونا میرے نزدیک محبوب تر ہے ساری دنیا اور اس سے جو اسمین ہے

عن انس ان رسول اللہ لما حلق راسہ کان ابوطلحۃ اول من اخذ من شعرہ یعنی انس نے کہا ہو کہ جب رسول خدا نے اپنے سر مبارک کو منڈوا یا تو سب سے پہلے ابوطلحہ ہی نے آپکے بال مبارک مین سے بال لیے - دیکھو ان دونون حدیثون کو باب مندرجۂ عنوان کے مضمون سے کوئی کسی طرح کی مناسبت نہین ہو چنانچہ تیسیر القاری فارسی شرح صحیح بخاری مین ان حدیثون کے ذیل مین لکھاہو کہ پوشیدہ نماند کہ در ترجمہ مطلق موی مراد است وباین تقریرے کہ کردہ آمد علت آن شرافت تبرک گرفتہ قیاس مطلق موی راست نمی آید انتہی -

دوم باب التیمم فی الحضر اذا لم یجد الماء وخاف فوت الصلوٰۃ یعنی یہ باب ہے تیمم غیر سفر مین ہو جبکہ نمازی پانی کو نہ پاوے اور نماز کے فوت ہوجانے کا اسکو اندیشہ ہو عن الاعرج قال سمعت عمیرا مولی ابن عباس قال اقبلت انا وعبد اللہ بن یسار مولی میمونۃ زوج النبی حتی دخلنا علی ابی جہیم بن الحارث ابن الصمۃ الانصاری فقال ابوجہیم اقبل النبی من نحو بیر جمل فلقیہ رجل فسلم علیہ فلم یرد علیہ النبی حتی اقبل علی الجدار فمسح وجہہ ویدیہ ثم رد علیہ السلام یعنی عمیر نے کہا کہ مین اور عبداللہ بن یسار مولی میمونہ ام المومنین ابی جہیم کے پاس آئے پس ابوجہیم نے کہا کہ آنحضرت چاہ جمل کیطرف سے تشریف لائے اور آنسے ایک مرد نے ملاقات کی اور سلام کیا پس آنحضرت نے سلام کا جواب نہ دیا یہانتک کہ آئے دیوار کی طرف اور مسح کیا اپنے منہ اور ہاتھون کو پھر سلام کا جواب دیا - دیکھو اس حدیث کو باب کے مضمون سے کسی طرح کی مطابقت نہین کیونکہ باب مین تیمم کو واسطے نماز کے ذکر کیا ہو اور حدیث مین آنحضرت کا تیمم واسطے جواب سلام کے مذکور ہو چنانچہ اسی لیے تیسیر القاری مین اس حدیث کے نیچے لکھا ہو کہ استدلال باین حدیث خالی از تکلف نیست در ترجمۂ تیمم براے نماز اخذ کردہ گویا قیاس کردہ نماز را بر سلام چنانکہ شراح گفتہ اند کہ آنہم از مستحبات است واین قیاس مع الفارق است انتہی -

سوم باب الصلوٰۃ فی القمیص والسراویل والتبان والقباء یعنی یہ باب جائز ہونے نماز کے پیراہن وازار ودختہ اور چھوٹی ازار مین ہو عن ابن عمر قال سئل رجل رسول اللہ فقال ما یلبس المحرم فقال لا یلبس القمیص ولا السراویل ولا البرنس ولا ثوبا مسہ زعفران

ولا ورس فمن لم یجد النعلین فیلبس الخفین ولیقطعهما حتی یکونا اسفل من الکعبین ۵
یعنی ابن عمر نے کہا کہ ایک شخص نے پیغمبر خدا سے پوچھا کہ محرم (جسنے حج کا احرام باندھا ہو) کیا پہنے
فرمایا کہ نہ پہنے پیراہن اور نہ سراویل اور نہ لمبی کلاہ اور نہ وہ کپڑا جو زعفران اور ورس سے رنگا
گیا ہو اور جو شخص نہ پاے نعلین پس پہنے موزے اور چاہیے کہ کاٹ ڈالے اُن دونون کو
تاکہ وہ بہت نیچے ٹخنون سے ہو جائین۔ دیکھو باب کا مضمون تو اور کچھ ہے اور اس حدیث کا
کچھ اور اور ان دونون مین کوئی صورت مطابقت کی نہین چنانچہ تیسیر القاری مین لکھا ہے کہ
مطابقت این حدیث بہ ترجمہ باب ظاہر نیست فلیتدبر انتہی۔
چہارم باب فضل صلوۃ الفجر فی الجماعۃ یعنی یہ باب بیچ زیادتی ثواب نماز فجر کے ہے جو جماعت
سے گذاری جاوے عن ابی موسی قال النبی اعظم الناس اجرا فی الصلوۃ ابعدهم فابعدهم
ممشی والذی ینتظر الصلوۃ حتی یصلیها مع الامام اعظم اجرا من الذی یصلی ثم ینام۔
یعنی رسول خدا نے فرمایا کہ بہت بڑے آدمیون کے ثواب کی رو سے وہ نمازی ہین جو دور سے
چلکر مسجد مین آتے ہین اور جو شخص انتظار کرتا ہے اس بات کی کہ امام کے ساتھ نماز پڑھے وہ بہت
بڑا ہے ثواب مین اُس سے جو پڑھتا ہے پھر سو رہتا ہے انتہی۔ دیکھو اس حدیث مین کہین نماز فجر
کی جماعت کا ذکر نہین ہوا بلکہ ظاہراً یہ حدیث عشار کی نماز مین ہے پس اس سے نماز فجر کی
جماعت کی فضیلت کا استدلال غلط ہے۔
پنجم باب امر النبی الذی لا یتم رکوعہ بالاعادۃ یعنی باب حکم کرنے آنحضرت کے اس
شخص کو اعادہ نماز کا جو رکوع تمام نہ کرے عن ابی هریرۃ ان النبی دخل المسجد فدخل
رجل فصلی ثم جاء فسلم علی النبی فرد علیہ النبی فقال ارجع فصل فانک لم تصل ثلثا فقال والذی
بعثک بالحق ما احسن غیرہ فعلمنی فقال اذا قمت الی الصلوۃ فکبر ثم اقرأ ما تیسر معک من القرآن ثم
ارکع حتی تطمئن راکعا ثم ارفع حتی تعتدل قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع حتی
تطمئن جالسا ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم افعل ذلک فی صلوتک کلها
یعنی ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ایک مسجد مین آئے پس ایک شخص آیا اور اُسنے نماز
پڑھی پھر حضرت کو سلام کیا حضرت نے سلام کا جواب دیکر فرمایا کہ پھر نماز پڑھ کہ تو نے نماز نہین پڑھی

پس اُسنے پھر نماز پڑھکر حضرت کو سلام کیا پس حضرت نے پھر فرمایا کہ تو پھر نماز پڑھ چنانچہ تین دفعہ اسیطرح فرمایا آخر کو اُسنے کہا کہ آپکو اُسکی قسم ہے جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ مین اس سے اچھی نماز پڑھنی نہین جانتا پس آپ مجکو سکھائین پس آپ نے فرمایا کہ جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر تحریمہ کہو پھر قرآن سے جو پڑھ سکتا ہو پڑھ پھر رکوع کر یہانتک کہ آرام پکڑے پھر سر کو اُٹھا یہانتک کہ سیدھا کھڑا ہو جاوے پھر سجدہ کر یہانتک کہ آرام پکڑے پھر سر کو اُٹھا یہانتک کہ جلسہ مین آرام پکڑے پھر سجدہ کر یہانتک کہ آرام پکڑے پھر اسیطرح اپنی تمام نماز مین کر اتھی - دیکھو باب مین تو یہ کہا کہ آنحضرت نے اسکو اعادہ نماز کا حکم اسلیے دیا تھا کہ اُسنے رکوع ناتمام کیا تھا اور حدیث مین اس بات کا کہین پتہ نہین بلکہ ظاہر یہ ہے کہ اُسنے تمام ارکان نماز کو ناتمام کیا تھا اور اعادہ نماز کا حکم مجموع پر مترتب ہے نہ صرف رکوع پر پس حدیث کو باب کے مضمون سے کوئی کسی طرح کی مطابقت نہین ہے -

ششم - باب وقت الجمعۃ اذا زالت الشمس یعنی ابتدا وقت جمعہ کا اُسوقت ہے جبکہ آفتاب کا زوال ہے عن انس بن مالک قال کنا نبکر بالجمعۃ ونقیل بعد الجمعۃ یعنی ہم ہمیشہ جلدی کرتے تھے جمعہ کے ساتھ اور قیلولہ کرتے تھے بعد جمعہ کے - دیکھو اس حدیث کے کسی لفظ سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ جمعہ کا وقت اُسوقت ہوتا ہے کہ جب سورج ڈھل جاوے بلکہ ظاہر حدیث کا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نماز جمعہ دوپہر سے پہلے جائز ہے جیسا کہ امام احمد کا مذہب ہے کیونکہ قیلولہ متعادہ مسنونہ دوپہر سے پہلے ہی پس حدیث کو باب کے مضمون سے کوئی مناسبت نہین -

ہفتم باب اذا فاتہ العید یصلی رکعتین وکذلک النساء ومن کان فی البیوت والقری یعنی باب اس امر کے بیان مین کہ جب کسی سے عید کی نماز فوت ہوجائے تو وہ دو رکعت نفل پڑھے اور اسیطرح عورتین اور جو گھرون اور دیہات مین ہین دو رکعت پڑھین عن عائشۃ ان ابابکر دخل علیہا وعندھا جاریتان فی ایام منیٰ تدففان وتضربان والنبی متغش بثوبہ فانتھرھما ابو بکر فکشف النبی عن وجھہ فقال دعھما یا ابابکر فانھا ایام عید وتلک الایام ایام منیٰ یعنی حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ عید کے روز میرے گھر مین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آگئے اور اُسوقت دو لڑکیاں دف بجا رہی تھین اور رسول خدا اپنے آپکو کپڑے مین لپیٹے ہوے تھے پس ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان لڑکیون کو منع کیا اسپر آنحضرت نے اپنے منھ سے کپڑا اُٹھا کر فرمایا کہ اے ابو بکر انسے کچھ نہ کہو کیونکہ یہ دن عید کا ہے

وقلت عائشۃ رأیت النبی یسترنی وانا انظر الی الحبشۃ وھم یلعبون فی المسجد فزجرھم عمر فقال النبی دعھم امنا بنی ارفدۃ یعنی عائشہؓ کہتی ہین کہ دیکھا مین نے پیغمبر خدا کو کہ چھپاتے تھے مجکو اور مین دیکھتی تھی حبشیون کو جو کھیل رہے تھے مسجد مین پس عمر بن خطاب نے انکو جھڑکا پس آنحضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو انکو درحالیکہ امن مین ہوا ے بنی ارفدہ- دیکھو اِن دونون حدیثون کو باب کے مضمون سے کوئی کسی طرح کی مناسبت نہین ہے-

ہشتم- باب فی کم تقصر الصلوۃ یعنی یہ باب اِس امر کے بیان مین ہے کہ کتنے روز کے سفر مین نماز کو قصر کیا جاوے عن ابن عمر ان النبی قال لا تسافر المرأۃ ثلثۃ ایام الا مع ذی محرم یعنی ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ عورت تین روز کا سفر بغیر ہمراہی ذی محرم کے نہ کرے- دیکھو اِس حدیث کو باب سے کوئی مناسبت نہین بلکہ جو دو اور حدیثین اِس حدیث کے بعد بخاری مین لکھی ہین اُنکو بھی باب کے مضمون سے کسی طرح کا تعلق نہین ہے-

نہم باب الصلوۃ علی الجنائز بالمصلی والمسجد یعنی یہ باب اِس بیان مین ہے کہ جنازہ کی نماز کا مصلی اور مسجد مین پڑھنا جائز ہے- عن عبد اللہ بن عمر ان الیہود جاؤا الی النبی برجل منھم وامرأۃ زنیا فامر بھما فرجما قریبا من موضع الجنائز عند المسجد یعنی ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ یہود آنحضرت کے پاس اپنی قوم سے ایک مرد اور ایک عورت لائے جنھون نے زنا کیا تھا پس حکم دیا آپ نے سنگسار کا پس وہ سنگسار کیے گئے اُس جگہ کے پاس جو جنازہ کے لیے نزدیک مسجد کے مقرر تھی دیکھو اِس حدیث کے کسی لفظ سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ جنازہ کی نماز مسجد مین جائز ہو جیسا کہ باب مین دعوی کیا گیا ہے بلکہ اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جنازون کے لیے مسجد کے باہر جگہ مقرر تھی-

دہم باب الصدقۃ قبل العید یعنی صدقہ فطر کا دینا پہلے نماز عید کے عن ابی سعید الخدری قال کنا نخرج فی عھد النبی یوم الفطر صاعا من طعام قال ابو سعید وکان طعامنا الشعیر والزبیب والاقط والتمر یعنی ابی سعید خدری سے مروی ہے کہ ہم نکالتے تھے آنحضرت کے زمانے مین عید کے روز ایک صاع طعام سے اور طعام ہمارا جو و انگور و اقط اور کھجور سے تھا- دیکھو باب مین تو صدقہ قبل نماز عید باندھا ہے اور یہ حدیث صدقہ قبل نماز عید پر کوئی کسی طرح سے دلالت

نہین کرتی بلکہ اسمین مطلق صدقہ کا حکم ہی جسوقت چاہے ہسقدر دے قتد بر۔

یازدہم - باب من لم یر الوضوء الا من المخرجین القبل والدبر یعنی یہ باب اُس شخص کے حکم مین ہی جو وضو کے وجوب کا اعتقاد نہین رکھتا بجز اس چیز کے جو دونون راستون سے نکلے یعنی فصد - قے اور حجامت وغیرہ سے وضو نہین ٹوٹتا - عن محمد ابن الحنفیۃ قال علی کنت رجل مذاء فاستحییت ان اسال رسول اللہ فامرت المقداد ابن الاسود فسأله فقال فیه الوضوء یعنی محمد بن حنفیہ سے مروی ہی کہ علی نے فرمایا کہ ہمکو بڑی مذی آیا کرتی تھی اور مین شرم کے مارے رسول خدا سے نہ پوچھ سکتا تھا پس مین نے مقداد بن اسود کو پوچھنے کے لیے کہا اُسنے آنحضرت سے پوچھا پس آپ نے فرمایا کہ مذی مین وضو ہی دیکھو اس حدیث سے اتنا تو ظاہر ہی کہ جو اگلے راستہ سے نکلے اُس سے وضو ٹوٹ جاتا ہی مگر یہ کہین سے ثابت نہین ہوتا کہ غیر سبیلین کے سوا فصد - حجامت - قے وغیرہ سے وضو نہین ٹوٹتا جسکے اثبات کے لیے مؤلف نے استدلالاً واستنباطاً اس حدیث کو اس باب مین بیان کیا تھا۔

دوازدہم باب الوضوء من غیر حدث یعنی بغیر ٹوٹنے وضو کے وضو کے مسنون ہونے مین عن سوید بن النعمان قال خرجنا مع رسول اللہ عام خیبر حتی اذا کنا بالصہباء صلی لنا رسول اللہ العصر فلما صلی دعا بالاطعمۃ فلم یؤت الا بالسویق فاکلنا وشربنا ثم قام النبی الی المغرب فمضمض ثم صلی لنا المغرب ولم یتوضاء یعنی سوید بن نعمان کہتے ہین کہ ہم رسولخدا کے ساتھ سال فتح خیبر مین نکلے یہانتک کہ موضع صہبا مین تھے کہ حضرت نے عصر کی نماز جماعت سے پڑھی پھر طعام مانگا پس بجز ستوان کے اور کچھ نہ لایا گیا پس کھایا ہمنے اور پانی پیا پھر مغرب کیلئے آنحضرت اُٹھے اور کلی فرمائی پھر جماعت کرائی اور وضو نہ کیا - دیکھو باب تو اس مضمون کا باندھا تھا کہ وضو کے ہوتے مکرر وضو کرنا مسنون ہی اور اسکے استدلال مین یہ حدیث ایسی بیان کی جسکو باب کے مضمون سے کوئی کسی طرح کی مناسبت نہین چنانچہ تیسیر القاری شرح بخاری مین اس حدیث کے ذیل مین لکھا ہی کہ مناسبت این حدیث بہ ترجمۂ باب کہ وضو کردن بدون حدث مسنون است ظاہر نمی شود فتدبر انتہی۔

سیزدہم باب من ادرک رکعۃ من العصر قبل الغروب یعنی یہ باب اُس شخص کے حکم مین ہی

جسنے عصر کی نماز کی ایک رکعت کو آفتاب کے غروب ہونے سے پا لیا - عن ابی موسیٰ عن النبیؐ مثل المسلمین و الیھود و النصاریٰ کمثل رجل استاجر قوما یعملون لہ عملا الی اللیل فعملوا الی نصف النھار فقالوا لاحاجۃ لنا الی اجرک فاستاجر آخرین فقال اکملوا بقیۃ یومکم ولکم الذی شرطت فعملوا حتی اذا کان حین صلوۃ العصر قالوا لک ما عملنا فاستاجر قوما فعملوا بقیۃ یومھم حتی غابت الشمس واستکملوا اجر الفریقین یعنی ابی موسیٰ سے روایت ہو کہ رسول خدا نے فرمایا کہ مسلمانون اور یہود نصاریٰ کی مثال اُس شخص کے مثل ہو جسنے ایک قوم کو اس بات پر مزدور پکڑا کہ وہ رات تک کام کرتے رہین پس اُنھون نے دوپہر تک کام کرکے کہا کہ ہمکو تیری مزدوری کی کوئی حاجت نہین پس اُسنے اور لوگون کو مزدور پکڑا اور کہا کہ تمام کرو اپنے دن کو اور تمھارے لیے وہ مزدوری ہو جو مین نے مقرر کی ہو پس اُنھون نے کام کیا یہانتک کہ جب نماز عصر کا وقت ہوا تو اُنھون نے کہا کہ تیرے لیے ہو جو ہمنے کیا ہو اور ہم کچھ تجھ سے طلب نہین کرتے پس اسپر اُسنے اور لوگونکو مزدور پکڑا جنھون نے باقی کا دن کام کیا یہانتک کہ سورج غروب ہوا اور دونون اول گروہون کی مزدوری اُنھون نے حاصل کی - دیکھو اس حدیث کو باب کے مضمون سے کچھ بھی علاقہ نہین جسکے استدلال مین صاحب صحیح بخاری نے اسکو درج کیا تھا غایت درجہ اس حدیث سے بجز اسکے اور کچھ ظاہر نہین ہوتا کہ نماز عصر کا وقت اخیر دن کو ہوتا ہو -

بہلا چہاردہم باب وجوب القراءۃ للامام والماموم فی الصلوۃ کلھا فی الحضر والسفر وما یجھر فیھا وما یخافت یعنی یہ باب ہو بیچ بیان وجوب قرارت قرآن کے امام اور مقتدی دونون کے لیے تمام نمازون مین حضر اور سفر مین اور وہ نماز جسمین اونچے پڑھا جاتا ہو اور وہ نماز جسمین آہستہ پڑھا جاتا ہو عن جابر بن سمرۃ قال شکی اھل الکوفۃ سعدا الی عمر فعزلہ واستعمل علیھم عمارا فشکوا حتی ذکروا انہ لا یحسن یصلی فارسل الیہ فقال یا ابا اسحاق ان ھولاء یزعمون انک لا تحسن تصلی فقال اما انا واللہ فانی کنت اصلی بھم صلوۃ رسول اللہ ما اخرم عنھا اصلی صلوۃ العشاء فارکد فی الاولیین واخف فی الآخریین قال ذلک الظن بک یا ابا اسحق الی آخر الحدیث یعنی جابر بن سمرہ سے روایت ہو کہ اُنھون نے کہا

کہ عمر خطاب کے پاس کوفہ کے لوگون نے سعد کی شکایت کی پس عمرؓ نے سعد کو معزول کرکے امیر عمار
بن یاسر کو حاکم کیا شکایت یہ تھی کہ سعد اچھی طرح نماز نہین پڑھتے پس عمرؓ نے آدمی بھیجکر سعد کو بلوایا
اور فرمایا کہ اے ابا اسحاق یہ لوگ خیال کرتے ہین کہ تم اچھی طرح نماز نہین پڑھتے پس سعد نے کہا
کہ یہ کس طرح ہوتا ہے قسم خدا کی کہ مین اُنکے ساتھ اسی طرح نماز پڑھتا تھا جیسے رسول اللہ نماز پڑھتے
تھے اور کوئی چیز اسمین سے ترک نکرتا تھا چنانچہ جب نماز عشا کی پڑھتا تھا تو پہلی دو رکعت کو لنبا
اور اخیر کی دو کو چھوٹا کرتا تھا پس عمر نے کہا کہ مجکو تجھ سے یہی گمان ہے۔ دیکھو اس حدیث سے
کوئی بات بھی ان امور سے ثابت نہین ہوتی جنکا ذکر باب کے مضمون مین کیا تھا خصوصاً قرأت
قرآن کا امام و مقتدی کے لیے واجب ہونا چنانچہ اسی لیے تیسیر القاری مین لکھا ہے کہ پوشیدہ نماند
حدیث دلالت بر قرأت مقتدی ندارد بلکہ بر وجوب قرأت امام نیز دلالت ندارد۔ انتہی۔
پانزدہم باب اتمام التکبیر فی الرکوع یعنی یہ باب بیچ بیان تمام کرنے تکبیر کے رکوع مین ہے
چنانچہ بعض حروف اللہ اکبر کے رکوع مین واقع ہون عن عمران بن حصین قال صلی مع
علی بالبصرۃ فقال ذکرنا ھذا الرجل صلوۃ کنا نصلیھا مع رسول اللہ فذکر انہ
کان یکبر کلما رفع وکلما وضع یعنی عمران بن حصین سے مروی ہے کہ کہا مین نے نماز
پڑھی ساتھ علیؓ کے بصرہ مین پس یاد دلائی ہمکو علیؓ نے وہ نماز جو ہم پڑھتے تھے ساتھ رسولخدا
کے پس ذکر کیا کہ آنحضرت تکبیر کہا کرتے تھے جب سر اٹھاتے تھے اور جب رکھتے تھے دیکھو اس
حدیث سے یہ تو ثابت ہے کہ تمام انتقالات نماز مین تکبیر کہنا چاہیے لیکن یہ کسی لفظ سے ثابت نہین
ہوتا کہ تکبیر کو اسطرح پورا کرنا چاہیے کہ اُسکے بعض حروف رکوع مین واقع ہون جسکے اثبات کے
لیے اس حدیث کو مؤلف نے ذکر کیا ہے چنانچہ اسی لیے تیسیر القاری مین اُسکے ذیل مین لکھا ہے
کہ پوشیدہ نماند کہ در حدیث اتمام تکبیر در رکوع ذکر نکردہ تا مطابق شود بہ ترجمہ فتدبر انتہی۔
شانزدہم باب ھل یؤذن او یقیم اذا جمع بین المغرب والعشاء یعنی نماز ہی آیا اذان
کہے یا صرف تکبیر ہی کہے جبکہ نماز مغرب اور عشا کو جمع کرے عن انس ان رسول اللہ کان
یجمع بین ھاتین فی السفر یعنی المغرب والعشاء یعنی انسؓ بن مالک سے روایت ہے
کہ پیغمبر خدا جمع کرتے تھے درمیان سفر کے ان دو نماز یعنی مغرب و عشا مین۔ دیکھو اس حدیث کو

باب کے مضمون سے کوئی مطابقت نہین اور اسمین ایسا کوئی لفظ کنایۃً بھی وارد نہین ہی جو اس بات پر دلالت کرے کہ آنحضرتؐ جب سفر مین شام وعشا کو جمع کرتے تھے تو اذان کہتے تھے یا صرف تکبیر پر ہی اکتفا کرتے تھے۔

نقشِ ہشتم۔ باب صلوۃ القاعد بالایماء یعنی باب بیچ بیان جائز ہونے نماز بیٹھے ہوے کے ساتھ اشارہ کے عن عمران بن حصین قال سالت رسول اللہ عن صلوۃ الرجل وھو قاعد فقال من صلی قائما فھو افضل ومن صلی قاعدا فلہ نصف اجر القائم ومن صلی نائما فلہ نصف اجر القاعد یعنی عمران بن حصین کہتے ہین کہ مین نے آنحضرتؐ سے بیٹھکر نماز پڑھنے کے بارے مین پوچھا آپ نے فرمایا کہ جو شخص کھڑا ہوکر نماز پڑھے بس وہ بہتر ہی اور جو بیٹھکر پڑھے بس اُسکے لیے آدھا ثواب کھڑے ہوکر پڑھنے والے کا ہی اور جو لیٹ کر پڑھے بس اُسکے لیے آدھا ثواب بیٹھکر پڑھنے والے کا ہی۔ دیکھو اس حدیث مین کوئی ایسا لفظ کنایۃً بھی وارد نہین جسمین بیٹھکر اشارہ کے ساتھ نماز پڑھنے کا ذکر ہو اور طرفہ یہ کہ مؤلف نے اس سے پہلے اپنی صحیح مین صرف باب صلوۃ القاعد مین بھی اس حدیث کو وارد کیا ہی۔

ہشیر دہم۔ باب طول القیام فی صلوۃ اللیل یعنی باب بیچ بیان درازی قیام کے رات کی نماز مین عن حذیفۃ ان النبی کان اذا قام للتھجد من اللیل یشوص فاہ بالسواک حذیفہ سے مروی ہی کہ آنحضرتؐ جب ارادہ کرتے نماز تہجد کا تو صاف کر لیتے اپنے منہ کو مسواک سے دیکھو اس حدیث کو باب کے مضمون سے کوئی کسی طرح کا تعلق نہین۔

نوزدہم۔ باب الخطاء والنسیان فی العتاقۃ والطلاق ونحوہ یعنی یہ باب بیچ بیان حکم خطا وفراموشی کے بیچ آزاد کرنے اور طلاق دینے مین عن ابی ھریرۃ قال النبی ان اللہ تجاوز لی عن امتی ما وسوست بہ صدورھا مالم تعمل او تکلم یعنی ابوہریرہ سے مروی ہی کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ خدا نے میرے لیے معاف کیا میری امت سے اُس چیز کو جو دل مین گذرے جبتک کہ اُسپر عمل نکرے یا اُسکو نہ بولے۔ دیکھو اس حدیث کو باب کے مضمون سے کوئی نسبت نہین کیونکہ باب مین خطا ونسیان کا ذکر ہی اور حدیث مین صرف وسوسہ کا لفظ آیا ہی سو وسوسہ اور بات ہی اور خطا ونسیان امر دیگر اور نیز لفظ طلاق وعتاق بالکل ندارد۔

بنکتہم باب ما یکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور یعنی باب بیچ بیان اُس چیز کے جو مکروہ ہی قبرون پر مساجد کا بنانا ولما مات الحسن بن الحسن بن علی ضربت امرأتہ القبۃ علی قبرہ سنۃ ثم رفعت فسمعت صائحا یقول الا ھل وجدوا ما فقدوا فاجابہ اٰخر بل یئسوا فانقلبوا یعنی جب حسنؓ بن حسنؓ بن علیؓ فوت ہوے تو اُنکی عورت نے اُنکی قبر پر ایک سال تک خیمہ لگایا پھر اُٹھایا پس کسی آواز کرنے والے کو سنا جو دوسرے سے کہتا تھا کہ کیا پایا ہی اُس چیز کو جو گم کیا تھا پس اُسنے جواب دیا کہ نہین بلکہ ناامید ہوے اور پھر گئے سو دیکھو اس حدیث سے مسجد کے قبر پر بنانیکی کراہیت کہین سے ثابت نہین ہوتی جسکا باب مین دعوی کیا تھا چنانچہ تیسیر القاری مین لکھا ہی کہ پوشیدہ نماند کہ کراہیت مسجد گرفتن ازینجا معلوم نشد انتہی۔ اب مین کہتا ہون امام بخاری کے اجتہاد و استنباط کی قلعی اُنکی کتاب سے کھو لون ناظرین اس سے خیال کرین کہ جب اُنکی فقاہت کا یہ حال ہی تو اور محدثین تو اُنکے ہی خوشہ چین ہین۔ مین یہ نہین کہتا کہ امام بخاری بالکل فقیہ نہ تھے بلکہ فقیہ کیا صاحب اجتہاد بھی تھے مگر ایسے ہی کہ دس مسائل مین جو اجتہاد کیا تو ایک آدھ مین اصابت ہوگئی چنانچہ ہدایہ کی شروح نہایہ و کفایہ و فتح القدیر وغیرہ مین لکھا ہی کہ زمانہ امام ابوحفص کبیر مین جب امام بخاری بخارا مین آکر فتوی دینے لگے تو اُنکو امام ابوحفص کبیر نے ممانعت کی کہ آپ فتوی دینے کے لائق نہین ہین مگر اُنھون نے نہ مانا یہانتک کہ ایک دن لوگون نے اُنسے پوچھا کہ اگر دو لڑکون نے ایک بکری یا گائے کا دودھ پی لیا تو اُنکا کیا حکم ہی آپ نے فرمایا کہ اُنمین حرمت رضاعت ثابت ہوجاتی ہی جب لوگون نے آپکا یہ اجتہاد سنا تو ہجوم کر کے آپکو بخارا سے نکالدیا۔ صاحب فتح القدیر اس روایت کے بعد لکھتے ہین کہ فی الواقع یہ بات ٹھیک ہی کہ اگر محدث فقاہت کا خیال کرے تو ممکن نہین کہ وہ کثرت سے حدیث کی روایت کر سکے کیونکہ وہ الفاظ احادیث یاد کرے یا اُنمین تفکر و تدبیر کر کے اُنسے مسائل کا استنباط کرے انتہی۔

قسطلانی نے شرح صحیح بخاری کے مقدمہ مین لکھا ہی کہ امام شافعیؒ نے فرمایا کہ جو شخص اس بات کا ارادہ کرے کہ مین فقہ و حدیث کو جمع کرون یعنی بکثرت روایت بھی کرون اور استنباط مسائل بھی کرون تو یہ بات بعید ہی اور خطیب بغدادی نے کہا ہو کہ واقع مین حدیث کا علم اُسی شخص سے متعلق ہوتا ہی جو اپنے آپ کو اُسی پر موقوف رکھے اور کوئی فن اُسکے ساتھ ضم نکرے یعنی صرف اُسی پر بھروسے

اور دیگر علوم و فنون سے کچھ واسطہ نہ رکھے انتہی۔
عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ مذہب الامام ابوحنیفہ مین لکھا ہی کہ علی بن معبد بن شداد عبید اللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہین کہ مین اعمش محدث کی مجلس مین بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آکر اُنسے ایک مسئلہ پوچھا جسکا وہ کچھ جواب نہ دیسکے اتنے مین وہان امام ابوحنیفہ بھی آگئے اعمش نے کہا کہ اے نعمان آپ اِس مسئلہ کا جواب دین اسپر امام نے جیسا کہ چاہیے تھا اُسکا جواب دیا اعمش نے کہا کہ یہ جواب آپ نے کہان سے نکالا امام نے فرمایا کہ اُس فلان حدیث سے جو تمنے ہمسے بیان کی ہی اسپر اعمش نے کہا کہ اے گروہ فقہا تم بیشک طبیب ہو اور ہم صرف دوافروش ہین۔ انتہی۔
ابجد العلوم مین جامع الاصول سے منقول ہی کہ معرفت تواتر و احاد اور ناسخ منسوخ کی اگرچہ علم حدیث سے تعلق رکھتی ہی مگر یہ وظیفہ فقیہ کا ہی کیونکہ وہ احادیث سے چونکہ احکام شرعیہ کو استنباط کرتا ہی اسلیے معرفت تواتر و احاد اور ناسخ منسوخ کیطرف محتاج ہی لیکن محدث کا وظیفہ یہ ہی کہ جیسے اُسنے حدیث کو سنا ہی ویسے نقل و روایت کردے انتہی۔ باقی رہا متعصب صاحب کا یہ قول کہ ابوحنیفہ سے سلسلہ روایت حدیث کا برپا نہین ہوا اور لوگون کی تعریف اُنکی نسبت محض فقہ و امامت قیاس کے سبب سے ہی۔ سو اُسکا بطلان پہلے خیابان مین کما ینبغی ظاہر کیا گیا ہی جسکا اعادہ لاحاصل ہی۔
متعصب صاحب کا یہ قول کہ (امام ابوحنیفہ سے کوئی تالیف بھی بسند صحیح ماثور نہین اور ایک جماعت علما نے اُنسے انکار کیا ہی) پایۂ اعتبار سے بالکل عاری ہی کیونکہ اہل سنت و جماعت مین سے کوئی اُنکی تالیف سے منکر نہین ہوا صرف بعض معتزلہ لوگون نے انکار کیا ہی سو اُنکا انکار قابل اعتبار نہین امام ابوحنیفہ کی تالیفات مین سے کتاب فقہ اکبر و کتاب العالم والمتعلم و کتاب الاوسط و کتاب الوصیۃ و کتاب المقصود وغیرہ ایسی مشہور و معروف ہین کہ محتاج سند نہین اور اگر انکی سندہی دیکھتے ہو تو قاضی ابوزید الدبوسی کی کتاب الزکوۃ کے باب زکوۃ التجارۃ اور ابوسہل الغزالی کی کتاب الطہارۃ کے باب الحیض اور ابوعلی الدقاق کی کتاب النکاح کے باب العدۃ اور ابومنصور ماتریدی کی کتاب الزکوۃ کے باب زکوۃ السوائم اور کتاب الوکالۃ کے باب الوکالۃ بالبیع والشراء اور ابواللیث سمرقندی کی کتاب النکاح کے باب المہر کو دیکھو اگر

فرض بھی کر لیا جاوے کہ انھون نے کوئی تصنیف نہین کی تب بھی کچھ مضائقہ نہین اور انکی فضیلت واکملیت مین ذرا بھی نقص عاید نہین ہو سکتا ورنہ کبار تابعین خصوصاً اصحاب رسول خدا کی افضلیت مین بطریقہ اولی نقص لاحق ہوگا جنسے کوئی تصنیف وقوع مین نہین آئی چنانچہ ملا علی قاری نے رسالہ تبعید العلماء عن تقریب الامراء مین لکھا ہی کہ کتب اور تصانیف ایک نئی بات ہی زمانہ صحابہ وتابعین مین کچھ بھی وقوع مین نہ آئی تھی بلکہ بعد ۱۲۰ھ ہجری کے جب تمام صحابہ وتابعین فوت ہوگئے تب اسکا رواج شروع ہوا انتہی۔

دوسری حدیث

شامی مین لکھا ہی کہ علامہ ابن حجر مکی نے خیرات الحسان فی ترجمہ النعمان مین لکھا ہی کہ بعض ان احادیث مین سے جنسے ابو حنیفہ کی عظم شان پر عمدہ استدلال ہو سکتا ہی ایک وہ حدیث ہی جو آنحضرت سے روایت کی گئی ہی کہ آپ نے فرمایا کہ اہل دنیا کی زینت ۱۵۰ھ ہجری مین اٹھ جائیگی شمس الائمہ کردری نے کہا ہی کہ یہ حدیث امام ابو حنیفہ پر محمول ہی کیونکہ ۱۵۰ھ ہجری مین وہی فوت ہوے ہین انتہی ابن حجر اور کردری کا اس حدیث کو امام ابو حنیفہ کی فضیلت پر محمول کرنا اظہر من الشمس ہی کیونکہ ۱۵۰ھ ہجری سے بہت پہلے اصحاب رسول خدا فوت ہوچکے تھے اور اسیطرح وہ تابعین بھی جو فضیلت اجتہاد سے متصف تھے مثل زہری وشعبی وابن سیرین اور مکحول اور فقہاء سبعہ وغیرہ کے سب اس سنہ سے پیشتر فوت ہوچکے تھے اسی طرح وہ تبع تابعین جو اجتہاد اور فتوی کے ساتھ مشہور ومعروف تھے مثل اوزاعی اور ثوری اور مالک بن انس وغیرہ سب کے سب اس سنہ سے پیچھے فوت ہوے غرضکہ اہل اسلام کے ائمہ مجتہدین مشہورین بالفضل والتقوی مین سے بجز امام ابو حنیفہ کے اور کوئی اس سنہ مین فوت نہین ہوا اسلیے وہی اس حدیث کے مصداق اور اہل دنیا کی زینت ہین کیونکہ جسطرح دنیا کا آسمان حسب فحوای آیہ کریمہ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ۔ کے ستارون کے نور سے مزین ہوتا ہی اسیطرح اہل دنیا فقہا وعلمائے زیور احکام کے ساتھ مزین ہوتے ہین چنانچہ اسی لیے ابن حجر عسقلانی نے تقریب مین محمد بن اسمعیل بخاری کی نسبت کہا ہی کہ وہ مضبوطی حدیث مین دنیا کے امام ہین بس اسی لیے امام ائمہ اہل حدیث مروی عنہ اصحاب صحاح ستہ عبد اللہ بن مبارک نے امام ابو حنیفہ کے حق مین فرمایا ہی ؎

لقد زان البلاد ومن علیہا ۔ امام المسلمین ابو حنیفۃ ۔ باثار وفقہ فی حدیث ۔ کآیات الزبور علی الصحیفۃ

سلہ پ ۲۹ سورہ الملک رکوع ۱

تیسری بشارت

مسند خوارزمی مین لکھا ہی کہ امام محمد بن حسن نے اپنی اسناد ضحاک کے ساتھ ابن عباس سے روایت کی ہی کہ آپ نے فرمایا کہ تحقیق ہمارے اپنے صاحب کو بے پرواہ کر دیتا ہی اور تحقیق قریب ہی کہ ہمارے پیچھے ابو حنیفہ رح کا راے ہو جسکے ساتھ باقی رہنے اسلام تک احکام جاری ہون اور ضرور ڈراے شبل ہمارے اور احکام کے ہوگا ایک مرد جسکا نام نعمان بن ثابت اور کنیت ابو حنیفہ ہوگی کوفہ مین پیدا ہوگا جو علم اور فقہ مین کوشش کرکے احکام کو انکی اصلیت پر لائیگا۔ انتہی۔

اسی مسند مین لکھا ہی کہ عبد اللہ بن مبارک ابن لہیعہ سے روایت کرتے ہین کہ امام ابو حنیفہ رح نے ایک رات خواب مین اپنے آپ کو دیکھا کہ آپ نے آنحضرت صلعم کے مرقد مبارک کو کھود کر حضرت کے استخوان مبارک کو سینہ تک اکٹھا کیا ہی اسپر آپ دہشت کھا کر اٹھ بیٹھے اور صبح کو بصرہ کیطرف روانہ ہو کر وہان محمد بن سیرین سے اس خواب کی تعبیر پوچھی انھون نے جواب دیا کہ تو اس خواب کا صاحب نہین ہی بلکہ اسکا صاحب ابو حنیفہ ہی امام نے کہا کہ ابو حنیفہ مین ہی ہون اسپر آپ نے فرمایا کہ اپنی پیٹھ اور جانب چپ دکھلاؤ۔ امام نے اپنی پیٹھ اور جانب چپ کو آپ کے سامنے ننگا کر دیا آپ نے شانہ بائین باز و پر خال دیکھکر فرمایا کہ تحقیق تم ہی وہ ابو حنیفہ ہو جسکے حق مین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ میری امت مین سے ایک شخص پیدا ہوگا جسکو ابو حنیفہ کہینگے اور شانون کے درمیان اور ایک روایت مین اسکے بائین بازو پر خال ہوگا خدا میری سنت کو اسکے سبب زندہ کریگا انتہی۔ اسی روایت کا وہ اثر ہی جسکی طرف امام جعفر صادق نے اشارہ کیا ہی اور جسکو مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے تحفہ اثنا عشریہ کے باب گیارہ کے خاتمہ مین لکھا ہی کہ اگر اہل تشیعہ اس بارے مین اہل سنت کی روایت پر اعتبار نکرین تو روایات امامیہ انکو ضرور قبول کرنی چاہیین جیسا کہ ابو الحسن بن علی رض نے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کی ہی کہ ایک دن ابو حنیفہ امام ابو عبد اللہ جعفر صادق کے پاس آگئے امام نے انکی طرف نظر کرکے فرمایا کہ مین تمکو ایسا دیکھتا ہون کہ تم میرے دادا کی سنت کو جبکہ گم ہو گئی ہوگی زندہ کروگے اور ہر ایک مغموم و مہموم کے مددگار و فریادرس ہوگے اور متحیر لوگ جبکہ متحیر ہونگے تو تمہارے ساتھ ملینگے اور جب وہ متحیر ہونگے تو تم انکو واضح راستہ کی ہدایت کروگے پس واسطے تمہارے اللہ سے مدد اور توفیق ہوگی یہانتک کہ علماے ربانی تمہارے سبب سے رستہ پاوینگے انتہی پس یہ مضمون

بعینہ وہ ہی جو عروس العارفین علی بن عثمان الجلالی المعروف بہ جویری نے کشف المحجوب مین لکھا ہی کہ ایک دفعہ معاذ رازی نے آنحضرت کو خواب مین دیکھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین آپکو کون سی جگہ جستجو کرون آپ نے فرمایا کہ ابو حنیفہ کی فقہ کے پاس انتہی - اور مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے رسالہ فیوض الحرمین مین لکھا ہی کہ مجکو رسول خدا نے معلوم کرایا ہی کہ تحقیق مذہب حنفی مین ایسا طریقہ پسندیدہ ہی جو اور مذاہب سے اُس سنت معروفہ کو جو بخاری اور اُسکے اصحاب کے زمانے مین جمع اور پختہ ہوئی ہی موافق تر ہی - انتہی -

اور مفتاح السعادت و مدینۃ العلوم مین لکھا ہی کہ مذاہب مشہورہ جنکو امت محمدیہ نے قبول کیا اور اہل اسلام نے صحت کے ساتھ اُنکو تسلیم کیا ہی وہ چار مذہب چار ائمہ ابو حنیفہؒ مالکؒ شافعیؒ - احمد بن حنبلؒ کے ہین پھر اُنمین سے اخق اور اولی امام ابو حنیفہؒ کا مذہب ہی کیونکہ وہ اُنمین سے مضبوطی احکام و تیزی طبیعت و استنباط احکام مین قوت راے اور قرآن و حدیث کی زیادہ معرفت اور علم احکام مین صحت راے کے ساتھ متمیز ہی لیکن ہر ایک مقلد مذہب معین کو فروعات مین لائق ہی کہ اس بات کا حکم کرے کہ مذہب اُسکا صواب محتمل الخطا اور مذہب مخالف کا خطا محتمل الصواب ہی اور اعتقادیات مین اس بات کا حکم کرے کہ مذہب اُسکا حق جزم اور مذہب مخالف کا خطا قطعی ہی انتہی -

تیسرا خیابان

امام ابو حنیفہ کے اُن فضائل و مناقب کے بیان مین جنپر اُنکے معاصرین اور دیگر علمائے کرام نے شہادت دی ہی

اگرچہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل اسقدر ہین کہ زبان و قلم مین یارا نہین کہ اُنکو بیان کرسکے یا معرض تحریر مین لاسکے چنانچہ علامہ اخطب خطباء الشرق والغرب ابو المؤید موفق بن احمد مکی خوارزمی فرماتے ہین کہ اَبَا جَبَلَی نُعمَانَ اِنَّ حَصَا کُمَا لَیُحْصٰی وَلَا یُحْصٰی فَضَائِلُ نُعمَانَ[1] لیکن بحکم مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ کے آپکے ہمعصرون اور دیگر علمائے کرام و فضلائے عظام کے وہ اقوال جو آپ کے اعلم و افقہ و اورع و ازہد و اعبد و اعقل و احوط ہونے پر شاہد ناطق ہین بطور نمونہ بیان کیے جاتے ہین -

طحاوی مین لکھا ہی کہ خطیب بغدادی نے احمد بن محمد بلخی سے روایت کی ہی کہ مین نے

[1] یعنی اے دونون پہاڑ نعمان بحقیق سنگریزے تمہارے گنے جا سکتے ہین لیکن فضائل نعمان بن ثابت شمار نہین ہو سکتے ۱۲

شداد بن حکیم سے سنا وہ کہتے تھے کہ مین نے ابو حنیفہ سے زیادہ تر کوئی عالم نہین دیکھا اور اسمٰعیل بن محمد فارسی سے روایت کی ہو کہ مین نے مکی بن ابراہیم سے سنا وہ کہتے تھے کہ ابو حنیفہ اپنے اہل زمانہ مین سب سے زیادہ تر عالم تھے اور روح بن عبادہ سے روایت ہو کہ مین ۱۵۰ ہجری مین ابن جریج کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابو حنیفہ کی وفات کی خبر آئی جسکو سنکر انھون نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور فرمایا کہ اس شخص کے فوت ہونے سے بہت بڑا حصہ علم کا جاتا رہا اور ابن ابو زیرہ مروزی سے روایت کی ہو کہ عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا ہو کہ جب سفیان ثوری اور ابو حنیفہ ایک جگہ ہون تو انکے سامنے کون شخص فتویٰ دیسکتا ہو اور جب یہ دونون ایک بات پر اتفاق کرین تو وہی حق ہو اور عبد اللہ بن داؤد نے کہا ہو کہ جب کوئی آثار یا حدیث کا قصد کرے تو سفیان ہو اور جب آثار یا حدیث کے دقائق یا بوشیدگیون کو معلوم کرنا ہو تو ابو حنیفہ ہین ۔ اور محمد بن سعید کاتب سے روایت کی ہو کہ مین نے عبد اللہ بن داؤد سے سنا کہتے تھے کہ اہل اسلام پر اپنی نماز مین ابو حنیفہ کے واسطے دعا کرنا واجب ہو کیونکہ انھون نے لوگون کے واسطے سنن اور آثار کو محفوظ کر دیا ہو ۔ انتہی ۔

شامی مین ابن حجر سے نقل کر کے لکھا ہو کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا ہو کہ ابو حنیفہ علم اور تقویٰ اور زہد اور اختیار آخرت مین اس جگہ مین تھے کہ کوئی انکو نہین پہونچا اور عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہو کہ بجز امام ابو حنیفہ کے کوئی زیادہ حقدار نہین کہ اسکا اقتدا کیا جاوے کیونکہ وہ امام و متقی و پاک و پرہیزگار اور عالم فقیہ تھے علم کو انھون نے ایسا کھولا کہ کوئی نہین کھول سکا ۔ اور خلف بن ایوب نے کہا ہو کہ خدا سے محمد رسول اللہ کو علم پہونچا اور ان سے اصحاب کو اور اصحاب سے تابعین کو اور تابعین سے ابو حنیفہ کو پس جو چاہے راضی رہے یا غصہ ہو ۔ انتہی ۔

قلاید العقیان مین لکھا ہو کہ سفیان ثوری فرماتے ہین کہ جیسے باز کے سامنے چڑیون کی حالت ہوتی ہو ویسی ہی ابو حنیفہ کے سامنے ہماری حالت تھی اور تحقیق ابو حنیفہ علما کے سردار ہین ۔ انتہی ۔

تاریخ خلکان مین لکھا ہو کہ خطیب بغدادی اپنی تاریخ مین بیان کرتے ہین کہ جب ابو حنیفہ نے آنحضرت کی قبر مبارک کھودنے کی خواب دیکھکر ایک آدمی کو ابن سیرین کے پاس تعبیر پوچھنے کے لیے

بتایا تو اُنھوں نے فرمایا کہ اِس خواب کا دیکھنے والا اُس حد تک علم کو روشن اور واضح کریگا کہ پہلے اُس سے کسی نے سبقت نہ کی ہوگی انتہی۔

نافع الکبیر میں لکھا ہے کہ خطیب نے محمد بن حفص سے اور اُنھوں نے حسن سے روایت کی ہے کہ سلیمان نے حدیث لاتقوم الساعۃ حتی یظھر العلم کی تفسیر میں کہا ہے کہ یہاں علم سے امام ابوحنیفہ کا علم مراد ہے انتہی۔

امام شعرانی مالکی نے میزان کبریٰ میں لکھا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ کی کثرت علم و ورع وعبادت و دقت مدارک و استنباط پر سلف و خلف نے اجماع کیا ہے اور ابراہیم بن عکرمہ مخزومی نے کہا ہے کہ میں نے اپنی تمام عمر میں کوئی عالم اورع وازہد اور اعبد اور اعلم امام ابوحنیفہؒ سے نہیں دیکھا امام ابوجعفر شیرامازی نے شفیق بلخی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ امام ابوحنیفہ اعلم الناس اور اورع الناس اور اعبد الناس اور اکرم الناس اور دین میں بڑی احتیاط کرنیوالے تھے اور عبداللہ بن مبارک سے اصلح پر روایت کی ہے کہ میں نے کوفہ میں داخل ہوکر وہاں کے علماء سے سوال کیا کہ تمھارے شہر میں کون شخص سب سے اعلم ہے سب نے یہی کہا کہ امام ابوحنیفہ پھر میں نے پوچھا کہ سب سے زیادہ پرہیزگار کون ہے سب نے یہی کہا کہ امام ابوحنیفہ۔ پھر میں نے پوچھا کہ سب سے زیادہ زاہد کون ہے سب نے یہی کہا کہ امام ابوحنیفہؒ۔ پھر میں نے پوچھا کہ سب سے زیادہ عابد اور علم کا شغل رکھنے والا کون ہے سب نے یہی کہا کہ امام ابوحنیفہ پس میں نے اخلاق حسنہ و محمودہ میں سے ایسی کوئی صفت نہیں پوچھی مگر سب نے یہی کہا کہ بجز امام ابوحنیفہؒ کے ہم کوئی نہیں جانتے کہ اِس وصف کے ساتھ پیدا ہوا انتہی۔

امام نووی نے تہذیب الاسماء میں لکھا ہے کہ ابوبکر بن عیاش سے مروی ہے کہ جب امام ثوری کے والد ماجد فوت ہوئے تو لوگ تعزیت کے واسطے اُنکے پاس جمع ہوئے پس جب ابوحنیفہ آئے تو سفیان ثوری اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُنکی بڑی تعظیم و تکریم کی اور انکو اپنی جگہ بٹھاکر خود اُنکے سامنے بیٹھ گئے جب لوگ چلے گئے تو سفیان کو اُنکے اصحاب نے کہا کہ آج ہمنے آپکو عجیب بات کرتے دیکھا اسپر آپ نے فرمایا کہ میرے پاس اہل علم میں سے ایک شخص آیا پس اگر میں اسکے علم کے لیے نہ اُٹھتا تو اُسکے عمر کے لیے اُٹھتا اور اگر اُسکی عمر کے لیے

نہ اٹھا تو اُسکی فقاہت کے لیے اٹھا اور اُسکی فقاہت کے لیے نہ اٹھا تو اُسکی پرہیزگاری کے لیے اٹھا انتہی۔

عقد الجید کی فصل متبحر فی المذہب مین شاہ ولی اللہ نے لکھا ہو کہ امام ابوحنیفہ اپنے زمانے مین سب سے اعلم تھے یہانتک کہ امام شافعی نے کہا ہو کہ سب لوگ فقہ مین ابوحنیفہ کے عیال ہین انتہی۔

عقود الجواہر المنیفہ کے مقدمۃ الکتاب مین لکھا ہو کہ ابن عبدالبر نے اپنی کتاب العلم مین محمد بن بکر بن داسہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ مین نے ابا داؤد سلیمان ابن الاشعث سجستانی سے سنا ہو کہ وہ کہتے تھے کہ رحم اللہ مالکاً کان اماماً رحم اللہ الشافعی کان اماماً رحم اللہ ابا حنیفہ کان اماماً۔ اور عبداللہ بن وہب سے روایت ہو کہ امام مالک سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا آپ نے اُسکا جواب دیا اسپر سائل نے کہا کہ اہل شام آپکی مخالفت کرتے ہین اور ایسا کہتے ہین امام نے فرمایا کہ اہل شام کو ایسا مرتبہ کہان سے حاصل ہوا حالانکہ یہ مرتبہ صرف اہل مدینہ و اہل کوفہ پر تو ہو (یعنی مدینہ مین ہملوگون اور کوفہ مین امام ابوحنیفہ اور اُنکے اصحاب کو) اور امام شمس الدین محمد بن العلا بابلی شافعی سے روایت ہو کہ وہ کہتے تھے کہ جب ہمسے پوچھا جاوے کہ ائمہ ستہ کون افضل ہو تو ہم یہی کہینگے کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ انتہی۔

شامی مین ابن حجر مکی سے منقول ہو کہ ربیع نے روایت کی ہو کہ امام شافعی نے فرمایا ہو کہ لوگ فقہ مین ابوحنیفہ کے عیال ہین کیونکہ مین نے اُنسے کوئی زیادہ فقیہ نہین دیکھا اور یہ بھی امام شافعی سے روایت ہو کہ جو شخص ابوحنیفہ کی کتب کو نہ دیکھے وہ نہ تو علم مین تبحر ہوگا اور نہ فقیہ ہوگا انتہی۔

قلائد العقیان مین لکھا ہو کہ عبداللہ بن مبارک نے کہا ہو کہ مین نے ابوحنیفہ کے مثل کوئی شخص فقہ مین نہین دیکھا اور مین نے مسعر بن کدام کو ابوحنیفہ کے حلقہ مین بیٹھے ہوئے اور اُنسے پوچھتے اور مستفید ہوتے دیکھا ہو اور مین نے ہرگز ایسا کوئی شخص نہین دیکھا جسنے ابوحنیفہ سے فقہ مین احسن کلام کیا ہو اور کہا کہ ابوحنیفہ اپنے زمانے کے لوگون سے افقہ تھے اور معمر بن راشد نے جو صحاح ستہ کے مروی عنہ اور رئیس اہل حدیث ہین کہا ہو کہ مین اُن

شخصوں سے جنھوں نے فقہ میں کلام اور کوشش کی ہر کسی کو ابوحنیفہ سے احسن معرفت میں نہیں جانتا اور وکیع نے کہا ہے کہ میں نے کسی شخص سے جو ابوحنیفہ سے افقہ اور اچھی طرح نماز پڑھنے والا ہو ملاقات نہیں کی انتہی۔

حموی نے شرح اشباہ میں لکھا ہے کہ حافظ ذہبی نے اپنی کتاب صحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ میں بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا ہے کہ حدیث تو مشہور و معروف ہوگئی اب اگر اجتہاد کی حاجت پڑے تو اجتہاد مالک اور سفیان ثوری اور ابوحنیفہ کا ہے لیکن انمیں سے ابوحنیفہ از روی اجتہاد کے احسن اور از روی رسائی کے ادق اور دونوں سے افقہ ہیں انتہی۔

طحطاوی میں لکھا ہے کہ خطیب نے یحیی بن معین سے روایت کی ہے کہ میں نے یحیی سعید قطان سے سنا کہ کہتے تھے کہ ہم جھوٹ نہیں بولتے ہیں ہمنے ابوحنیفہ سے کوئی احسن راے نہیں دیکھا اور ہم اکثر ابوحنیفہ کے اقوال پر عمل کرتے ہیں انتہی۔

تاریخ ابن خلکان میں لکھا ہے کہ یحیی بن معین نے کہا ہے کہ میرے نزدیک قرائتوں میں سے حمزہ کی قرارت اور فقہ میں سے ابوحنیفہ کی فقہ عمدہ ہے۔ انتہی۔

مجد الدین فیروز آبادی نے قاموس کے باب الفاء میں لکھا ہے کہ ابوحنیفہ بیس فقہاء کی کنیت ہے لیکن بہت مشہور انمیں امام الفقہاء نعمان ہیں انتہی۔

نافع الکبیر میں لکھا ہے کہ خطیب بغدادی سے روایت ہے کہ محمد بن بشر کہتے ہیں کہ میں ابوحنیفہ اور سفیان ثوری کے پاس جایا کرتا تھا پس جب ابوحنیفہ کے پاس آتا اور وہ مجھ سے پوچھتے کہ کہاں سے آیا ہے تو میں کہتا کہ سفیان کے پاس سے آیا ہوں وہ فرماتے کہ البتہ تو اس شخص کے پاس سے آیا ہے کہ اگر علقمہ اور اسود موجود ہوتے تو اسکے ضرور محتاج ہوتے اور جب میں سفیان کے پاس آتا اور وہ مجھ سے پوچھتے کہ کہاں سے آیا ہے تو میں کہتا کہ ابوحنیفہ کے پاس سے آیا ہوں وہ یوں کہتے کہ تو افقہ اہل ارض کے پاس سے آیا ہے انتہی۔

در مختار میں لکھا ہے کہ جرجانی نے مناقب نعمانیہ میں اپنی سند کے ساتھ سہل بن عبد اللہ تستری سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا ہے کہ اگر حضرت موسی و عیسی علیہما السلام کی امت میں امام ابوحنیفہ جیسا کوئی شخص عزیز العلم ثاقب الفہم قائم بالصدق اور عارف

لحق ہوتا تو انکی امت یہودی و نصرانی نہوتی انتہی -
اُردو ترجمہ مشارق الانوار مین زیر حدیث لوکان الایمان معلقا بالثریا کے لکھا ہو کہ علماے دین نے فرمایا ہو کہ اگر امام اعظم نہوتے تو دین کا بھید لوگون کو سمجھنا مشکل ہوتا عبد اللہ ستری نے کہا اگر بنی اسرائیل مین ابوحنیفہ کے برابر کوئی عالم ہوتا تو وے لوگ گمراہ نہوتے انتہی طحطاوی مین لکھا ہو کہ خطیب نے ابی وہب بن مزاحم سے روایت کی ہو کہ مین نے عبد اللہ بن مبارک سے سُنا ہو وہ کہتے تھے کہ اگر خدا ابوحنیفہ اور سفیان ثوری کے سبب سے میری فریاد رسی نکرتا تو مین بھی اور عام آدمیون کے مانند ہوتا انتہی -
دُر مختار مین لکھا ہو کہ مسعر بن کدام نے جو صحاح ستہ کے مروی عنہ اور سفیان ثوری و سفیان بن عیینہ کے استاد ہین فرمایا ہو کہ جو شخص اپنے اور خدا اسکے درمیان امام ابوحنیفہ کو وسیلہ کرے اور اُنکے مذہب پر چلا چلے مین امید کرتا ہون کہ اُسکو کچھ خوف نہوگا اور یہ بھی فرمایا -
حسبی من الخیرات ما اعددتہ ۔ یوم القیمۃ فی رضی الرحمان ۔ دین النبی محمد خیر الورے ثم اعتقادی مذھب النعمان ۔ قلائد العقیان مین ابن حجر مکی نے لکھا ہو کہ علی بن عاصم نے کہا ہو کہ اگر ابوحنیفہ کی عقل کو نصف اہل ارض کی عقل کے ساتھ وزن کیا جاسے تو البتہ انپر غالب آجاوے - اور یزید بن ہارون کہتے ہین کہ مین نے ہزار شیوخ سے پڑھا اور علم اخذ کیا ہو لیکن خدا کی قسم مین نے ابوحنیفہ سے زیادہ کوئی اورع و احفظ انسان اور اعقل نہین دیکھا - انتہی -
خیرات الحسان مین لکھا ہو کہ امام شافعیؒ کہتے ہین کہ ابوحنیفہ سے زیادہ عقیل کوئی آدمی پیدا نہین ہوا انتہی -
تاریخ خلکان مین لکھا ہو کہ ایک دفعہ مالک سے امام شافعی نے امام ابوحنیفہ کا حال پوچھا آپ نے فرمایا کہ وہ ایسے مرد ہین کہ اگر تم اُنسے اس ستون کی نسبت بات چیت کرو اور وہ چاہین کہ اُسکو سونے کا ثابت کرین تو البتہ وہ دلائل سے ثابت کر دینگے - جعفر بن ربیع کہتے ہین کہ مین پانچ برس تک ابوحنیفہ کی خدمت مین رہا اس عرصہ مین مین نے اُنسے کوئی زیادہ خاموش نہین پایا اور جب اُنسے کوئی سوال فقہ کا کیا جاتا تو مثل نہر کے جاری ہوجاتے اور بات کہنے مین بلند آواز اور قیاس مین امام تھے - ابن مبارک کہتے ہین کہ مین نے ایک دفعہ سفیان ثوری سے کہا کہ ابوحنیفہ

غیبت کرنے سے اسقدر متنفر ہیں کہ میں نے اپنے دشمن کی بھی غیبت کرتے نہیں سنا اسپر سفیان نے فرمایا کہ وہ اِس بات سے اعقل ہیں کہ اپنے حسنات پر کسی کو مسلط کریں کہ وہ لیجائے انتہی۔

مسند خوارزمی میں اپنی اسناد کے ساتھ لکھا ہو کہ اعمش نے کہا ہو کہ ابوحنیفہ مواضع فقہ دقیقہ اور غوامض علم خفیہ کو بخوبی جانتے ہیں اور اُنکو اندھیرے مقام میں اپنے چراغ قلب کی وسیع روشنی سے اچھی طرح دیکھتے ہیں اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ وہ میری امت کے چراغ ہیں انتہی

شامی میں ابن حجر سے منقول ہو کہ فضل بن دکین نے کہا ہو کہ ابوحنیفہ بڑے خدا ترس اور بغیر جواب کے کلام نہ کرتے تھے اور نہ لایعنی باتوں میں خوض کرتے اور اُنکو سنتے تھے اور حسن بن صالح نے کہا ہو کہ وہ بڑے پرہیزگار اور حرام سے بچنے والے اور شبہہ کے خوف میں بہت سی حلال چیزونکو ترک کر دیتے تھے میں نے کوئی فقیہ صیانت نفس میں اُنسے زیادہ نہیں دیکھا۔ انتہی۔

خطیب بغدادی نے ابن عینیہ سے جو اجلّہ محدثین سے ہیں روایت کی ہو کہ اُنھوں نے کہا کہ نہیں دیکھا میری آنکھ نے مثل امام ابوحنیفہ کے اور عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ ابوحنیفہ علم و خیر کے ایک نشان تھے اور وکیع سے روایت ہو کہ ابوحنیفہ بڑے امانت دار تھے اور مقدم رکھتے تھے خوشنودی پروردگار کو ہر چیز پر اگرچہ راہ خدا اور اجراے شریعت میں اُنپر تلوارین پڑیں اُسکے متحمل ہوتے تھے انتہی۔

طحطاوی میں لکھا ہو کہ خطیب نے سلیمان بن ربیع سے روایت کی ہو کہ مکی بن ابراہیم کہتے تھے کہ میں مدت تک علماے کوفہ کی مجلس میں بیٹھا سو اُنمیں سے میں نے کسی کو ابوحنیفہ سے زیادہ اورع نہیں دیکھا انتہی۔

شامی میں لکھا ہو کہ امام ابوحنیفہ کیونکر مخصوص بامر عظیم نہوں حالانکہ وہ ابوبکر صدیق رض کی طرح ہیں کہ جسطرح اُنھوں نے حضرت عمر رض کے مشورہ سے قرآن کے جمع کرنے میں سبقت کی ہو اسیطرح ابوحنیفہ نے سب سے اول تدوین فقہ اور استخراج مسائل کی راہ نکالی پس بموجب اس حدیث کے من سن سنة حسنة كان له اجرها واجر من عمل بها الى يوم القيمة جسطرح حضرت ابوبکر صدیق رض کو اپنے عمل یعنی جمع قرآن کا ثواب اور آنکے بعد جو حضرت عثمان رض نے قرآن کو جمع کیا اُسکا ثواب ملیگا اسیطرح امام ابوحنیفہ کو تدوین فقہ اور استخراج فروع کا ثواب ملیگا اور باقی مجتہدوں کے برابر ثواب حاصل ہوگا انتہی۔

میزان الشعرانی مین لکھا ہی کہ شقیق بلخی امام ابو حنیفہ کی کثرت سے مدح و تعریف کیا کرتے تھے اور علی رؤس الاشہاد گروہ عظیم مین کہا کرتے تھے کہ امام ابو حنیفہ کے مثل ورع مین کون شخص ہی کیونکہ انکا ورع بہانتک تھا کہ جب کوئی شخص اُنسے کچھ کپڑا خرید کرتا اور زر قیمت اُسکی دیگر نقدی مین مخلوط ہو جاتی اور پھر اتفاقاً مشتری کپڑا واپس کرنا چاہتا تو آپ اُسکو وہ تمام نقدی دیدیتے اور فرماتے کہ ای بھائی تیری قیمت میری اور نقدی مین ملگئی ہی پس تو یہ تمام نقدی لے لے اور مین تجھ سے اسکی بابت دنیا و آخرت مین اغماض کرونگا اور یہ ایسا ورع ہی کہ ایسا کسی دوسرے سے سرزد ہونا مجھے نہین سنا انتہی

دُر مختار وغیرہ مین لکھا ہی کہ عبد اللہ بن مبارک نے مندرجۂ ذیل اشعار امام ابو حنیفہ کی مدح مین تصنیف فرمائے ؎ لقد زان البلاد ومن علیہا * امام المسلمین ابو حنیفہ * باثار و فقہ فی حدیث * کآیات الزبور علی صحیفہ * فما فی المشرقین لہ نظیر * ولا فی المغربین ولا بکوفہ * یبیت مشمرا سہر اللیالی * وصام نہارہ للہ خیفہ * فمن کابی حنیفۃ فی علاہ * امام للخلیقۃ والخلیفہ * رأیت العائبین لہ سفاہا * خلاف الحق مع حجج ضعیفہ * وکیف یحل ان یوذی فقیہ * لہ فی الارض آثار شریفہ * فقد قال ابن ادریس مقالا * صحیح النقل فی حکم لطیفہ * بان الناس فی فقہ عیال * علی فقہ الامام ابی حنیفہ * فلعنۃ ربنا اعداد رمل * علی من رد قول ابی حنیفہ انتہی

علاوہ اِسکے امام ابو حنیفہ کے مناقب مین علمائے کرام و فضلائے عظام نے مستقل کتابین تصنیف کی ہین جنمین سے بعض کے نام حسب ذیل ہین عقود المرجان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان مولفہ محمد عقود الدرر و المرجان فی مناقب النعمان - الروضۃ العالیۃ المنیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفہ ہر سہ مولفہ ابو جعفر طحاوی - بستان فی مناقب النعمان مولفہ شیخ محی الدین قرشی صاحب جواہر المضیئۃ شقائق النعمان فی مناقب النعمان مولفہ علامہ زمخشری - کتاب شیخ محمد بن احمد الشعبی بقدر ۲۰ جزو کتاب موفق الدین بن احمد مکی خوارزمی متوفی ۵۶۸ھ ہجری - کشف الآثار مولفہ عبد اللہ بن محمد حارثی کتاب شیخ ظہیر الدین مرغینانی - الانتصار لامام ائمۃ الامصار مولفہ مورخ یوسف بن فرعلی سبط ابن جوزی جسمین امام کے مذہب کو دیگر مذاہب پر ترجیح دیکر مخالفون کی خوب تردید کی ہی - کتاب ابو عبد اللہ حسین بن علی ضیمری متوفی ۴۳۶ھ کتاب ابو العباس احمد بن الصلت حمانی متوفی ۳۰۸ھ ہجری

[illegible] شامی

کتاب محمد بن محمد الکردری البزازی متوفی ۸۲۷ھ۔ کتاب ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن احمد السغدی المعروف بابن العوام۔ کتاب مواہب الشریفہ اور اسکا ترجمہ مسمی بہ تحفۃ السلطان فی مناقب النعمان مؤلفہ ابن کاس تبییض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ مؤلفہ خاتمۃ الحفاظ شیخ جلال الدین سیوطی شافعی متوفی ۹۱۱ھ۔ عقود الجمان فی مناقب النعمان مؤلفہ امام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف دمشقی شافعی جسکی تصنیف سے مقام برقوقیہ واقع قاہرہ مین ۹۳۵ھ مین فارغ ہوے۔ کتاب ابو یحیی زکریا بن یحیی نیشاپوری۔ کتاب ابو احمد محمد بن احمد شعبی نیشاپوری متوفی ۳۳۰ھ۔ الجواهر من صوب غمام الفیاض مؤلفہ شمس الدین احمد سیواسی۔ الابانۃ فی رد المشنعین علی ابی حنیفہ مؤلفہ قاضی امام ابو جعفر احمد بن عبد اللہ شیرازی بلخی۔ قلائد العقیان فی مناقب النعمان اور خیرات الحسان فی ترجمۃ ابی حنیفۃ النعمان مؤلفہ شیخ ابن حجر مکی شافعی۔ تنویر الصحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ مؤلفہ علامہ یوسف بن عبد الہادی حنبلی۔ فتح المنان فی مناقب النعمان مؤلفہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی صحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ مؤلفہ امام حافظ ذہبی متوفی ۷۴۸ھ ہجری۔ کتاب شیخ ابی یحیی زکریا بن یحیی نیشاپوری۔ رسالہ حافظ ابی عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی شافعی متوفی ۷۴۸ھ یہ رسالہ بقدر ایک جزو مناقب امام ابو حنیفہ مین ہی جیساکہ انھون نے کتاب کاشف فی اسماء الرجال مین امام ابو حنیفہ کے ترجمہ مین اِس بات کی تصریح کی ہی۔

اور جن علماے کرام نے اپنی اپنی کتابون مین امام ابو حنیفہ کے مناقب کو ذکر کیا ہی وہ تو بقدر ہین کہ انکا شمار موجب طوالت ہی صرف بطور نمونہ کے انہین سے بعض کا ذکر حسب ذیل کیا جاتا ہی۔

ابو الحسین بن احمد قدوری نے شرح مختصر کرخی کے اوائل مین۔ محمد بن عبد الرحمن غزنوی تلمیذ سغناقی نے کتاب جامع الانوار مین۔ احمد بن سلیمان بن سعید نے آخر کتاب درر مین شمس الدین یوسف بن عمر صوفی کماردی نے اوائل کتاب جامع مضمرات شرح مختصر قدوری مین۔ امام ابو عمر بن عبد البر مالکی متوفی ۴۶۳ھ نے کتاب استغنا اور کتاب جامع العلم مین۔ شیخ یوسف بن سعید سجستانی نے اواخر منیۃ المفتی مین شیخ اسمعیل بن عیسی اوغانی مکی متوفی ۱۰۹۲ھ نے مختصر مسند مین شیخ محمد بن خسرو بلخی نے اول کتاب مسند مین۔ شیخ ابو البقا احمد بن ابی الضیاء قرشی مکی نے مختصر مسند مین۔ ابو العباس احمد بن محمد غزنوی نے مقدمہ مین۔ عثمان بن علی بن محمد شیرازی نے اپنی

کتاب الایضاح لعلوم النکاح مین - ابو اسحٰق شیرازی نے طبقات شافعیہ مین - امام نووی شافعی نے تہذیب الاسماء واللغات مین - حسام الدین صدر شہید نے فتاوی الکبریٰ کے اواخر مین - ابن خلکان شافعی نے تاریخ خلکان مین - ابوالفدا شافعی نے تاریخ ابوالفداء مین - سمعانی شافعی نے انساب مین - تقی الدین تیمی نے اول طبقات مین - امام محمد غزالی شافعی نے اوائل کتاب احیاء مین - شیخ ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ خطیب شافعی صاحب مشکوٰۃ شریف نے اسماء الرجال مین - امام مجد الدین مشہور بابن الاثیر نے جامع الاصول مین - قاضی القضاۃ ابوالمؤید محمد بن محمود بن محمد خوارزمی نے مسند مین - شیخ عبدالوہاب شعرانی مالکی نے میزان کبریٰ مین شیخ محمد طاہر نے مجمع البحار اور مغنی مین شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح اسماء الرجال بخاری مین شیخ محمد بن علی حصکفی نے دُرمختار مین سید احمد طحطاوی اور محقق ابن عابدین نے شرح دُرمختار مین - صاحب فتاوی برہنہ نے اواخر برہنہ مین شیخ فرید الدین عطار نے تذکرۃ الاولیا مین - صاحب مختار الاخیار نے مختار الاخیار مین حافظ درازپشاوری نے فتح الباری شرح صحیح البخاری مین - احمد بن سلیمان معروف بابن کمال پاشا نے طبقات مین - امام یافعی نے مرأت الجنان مین - صاحب ہدایہ نے مختارات النوازل مین - امام ذہبی نے العبر باخبار من غبر مین - امام حافظ محمد بن یوسف شامی شافعی نے سبیل الہدیٰ والرشاد فی احوال خیر العباد مشہور بسیرۃ شامی مین - حافظ ابوالحجاج مزی نے تہذیب الکمال مین - صاحب سراجیہ نے سراجیہ مین - ملا علی قاری نے اپنے رسائل و طبقات مین -

چوتھا خیابان

اُن مطاعن کی تردید مین جو بعض لوگون نے امام ابوحنیفہ پر کیے ہین

شامی مین لکھا ہی کہ جب امام ابوحنیفہ کے فضائل مشہور آفاق ہوئے اور چار و نظرف مشرق و مغرب مین آپکے کمالات کا چرچا شروع ہوا تو عادت قدیمہ کے بموجب حسادنے آپ کے حق مین طرح طرح کے طعن کرنے شروع کیے اور آپکے اجتہاد و اعتقاد کی نسبت ایسی ایسی باتین بنانے لگے کہ جن سے آپ بالکل منزہ تھے اور اس سے اُنکی غرض حسب نحوای یریدون ان یطفؤا نور اللہ ویابی اللہ الا ان یتم نورہ کے محض اطفائے نور شریعت تھی اور اس قسم کے طعن صرف امام ابوحنیفہ کے حق مین ہی نہین کیے گئے بلکہ بعض نے امام مالک اور بعض نے امام شافعی اور بعض نے امام احمد

حق مین کیے ہین اور اس سے بڑھکر ایک فرقہ نے حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ اور ایک گروہ نے حضرت عثمانؓ وعلیؓ کے حق مین بھی ایسی ہی زبان درازی کی ہو بلکہ ایک فرقہ نے نعوذ باللہ من ذلک تمام صحابہ کرام کو کفر کی تہمت دی ہو ولنعم ما قیل سه ومن ذا الذی ینجو من الناس سالما ٭ وللناس قال بالظنون وقیل انتہی۔

خیرات الحسان مین ابن حجر مکی نے چھتیس فصلون مین امام ابو حنیفہ کے محامد ومحاسن بیان کرنے کے بعد فصل سینتیس مین لکھا ہی کہ حافظ ابن عبد البر نے کہا جسکا حاصل یہ ہو کہ بعض اصحاب حدیث نے امام ابو حنیفہ کی ذم مین افراط کیا ہی اور حدیث پر قیاس کو مقدم کرنے کے سبب سے اُنپر حد سے زیادہ مذمت کا تجاوز کیا ہی حالانکہ اکثر اہل علم کہتے ہین کہ جسوقت صحیح ہوجائے حدیث تو باطل ہوجاتا ہی راے وقیاس لیکن حال یہ ہو کہ امام ابو حنیفہ نے بجز تاویل محتمل کے بعض اخبار آحاد کو رد نہین کیا بلکہ بہت سی اُنمین سے ایسی ہین کہ امام ابو حنیفہ کے سوا اورون نے بھی اُنکو رد کیا ہی اور اُنکے امثال نے اُنپر پیروی کی ہو مثل ابراہیم نخعی اور اصحاب ابن مسعود کے مگر یہ کہ شاید امام ابو حنیفہ اور اُنکے اصحاب نے زیادتی کی ہو اور اورون سے قلت پائی گئی ہو چنانچہ جب امام احمد سے پوچھا گیا کہ امام ابو حنیفہ پر کس بات کا عیب لگایا گیا ہی تو اُنھون نے کہا کہ راے کا جب اُنپر اُنسے کہا گیا کہ کیا امام مالک نے راے کے ساتھ کلام نہین کیا کہا کہ ہان کیا ہی لیکن امام ابو حنیفہ نے زیادہ کیا ہی لیکن اُسپر جب کہا گیا کہ کیا آپ اُنکے اِس حصہ مین کلام کرسکتے ہین (یعنی اِس دعوی کو ثابت کرسکتے ہین) تو امام احمد چپ ہوگئے اور لیث بن سعد نے کہا کہ مین نے امام مالک کے ستر مسائل ایسے شمار کیے ہین جنمین اُنھون نے صرف اپنی راے کے ساتھ کہا ہی اور اُن سب مین سنت رسول اللہ کی مخالفت کی ہو اور ہم علماے امت مین سے کسی کو ایسا نہین پاتے کہ وہ پہلے رسول اللہ کی حدیث کو ثابت کرے پھر اُسکو رد کرے مگر ساتھ حجت کے مثل دعوی نسخ یا اجماع یا سند مین طعن کے اگر بغیر حجت کے کوئی اُسکو رد کرے تو عدالت تک اُسکی ساقط ہوجاتی ہو بجاے یہ کہ وہ امام بنایا جاوے اور فسق کا نام اُسپر لازم ہوجاتا ہی اور خدا اِس سے معاف رکھے اور تحقیق اصحاب سے اصول شرع پر اجتہاد ساتھ راے کے اور قول ساتھ قیاس کے بائین طور واقع ہوا ہی کہ ذکر اُسکا طویل ہی اور اسی طرح تابعین سے

پس حاصل کلام یہ ہو کہ صرف امام ابوحنیفہ ہی قول بالقیاس کے ساتھ منفرد نہین ہوے بلکہ اسی پر عام فقہای امصار کا عمل ہو انتہی پھر اسی کتاب کی فصل تیالیس مین خطیب بغدادی کے ان اقوال کی تردید مین جو اسنے اپنی تاریخ مین قادحین امام ابوحنیفہ سے نقل کیے ہین لکھا ہو کہ تحقیق خطیب نے نہین ارادہ کیا ساتھ اسکے مگر جمع کرنا اُن اقوال کا جو ایک مرد کے حق مین کہے گئے ہین جیسے کہ مورخین کی عادت ہو اور نہین ارادہ کیا ساتھ اُنکے امام ابوحنیفہ کے مرتبہ گھٹانے کا کیونکہ پہلے اسنے کلام مادحین کو کثرت سے بیان کر کے اُنکے ماثرات کو نقل کیا ہو پھر قادحین کے کلام کو ذکر کیا ہو چنانچہ اسپر یہ بات دلالت کرتی ہو کہ جو اسناد قادحین کی ذکر کی ہین وہ متکلم فیہ اور مجہول اشخاص سے خالی نہین اور اصطلاح کی قدح سے اجماع کسی عام مسلمان مین رخنہ اندازی جائز نہین رکھ سکتا پس کجا ایسے امام ائمۃ المسلمین کے حق مین رخنہ اندازی جائز تصور کرے اور اگر فرض بھی کر لین کہ خطیب کی قدح صحیح مین تاہم اسپر اعتبار نہین کیا جا سکتا کیونکہ وہ اس بات سے خالی نہین کہ قائل قدح مذکور کا یا تو اقران یا غیر اقران امام ابوحنیفہ سے ہو اگر وہ غیر اقران سے ہو تو وہ مقلد اُس قول کا ہو جسکو امام ابوحنیفہ کے دشمن نے کہا یا لکھا ہو اور اگر اقران سے ہو پس بعض اقران کا قول بعض کے حق مین غیر مقبول ہو چنانچہ حافظ ذہبی و حافظ ابن حجر نے اسکی تصریح کی ہو اور کہا ہو کہ یہ بات خصوصاً اسوقت مین ہو کہ جب ظاہر ہووے کوئی عداوت یا مذہبی حسد کیونکہ حسد ایسی بُری بلا ہو کہ اس سے سوا اس شخص کے جسکو خدا نے بچایا کوئی محفوظ نہین رہا اور ذہبی نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ بجز انبیا و صدیقون کے زمانہ کے ایسا کوئی زمانہ ہوا ہو کہ اُسکے اہل طعن سے سلامت رہے ہون اور تاج سبکی نے کہا کہ ای مسترشد تجھے لائق ہو کہ طریقہ ادب کا تمام ائمہ ماضیین کے ساتھ استعمال کرے اور مت نظر کر طرف کلام بعض کے بعض کے حق مین مگر جبکہ آوے ساتھ دلیل واضح کے پھر اگر تاویل اور حسن ظن پر قادر ہووے تو اُسکو اختیار کر ورنہ اُن باتون سے روگردانی کر جو اُنکے باہم گذری ہین اور پرہیز کر پھر پرہیز کر اُن باتون کے سننے سے جو واقع ہوئی ہین درمیان ابوحنیفہ و سفیان ثوری یا مالک و ابن ابی ذئب یا نسائی و احمد بن صالح یا احمد و حارث بن اسد محاسبی کے اور اسیطرح چلے آؤ زمانہ عز بن عبد السلام و تقی بن الصلاح تک پس جب تو نے اس بات کا شغل کیا تو ہلاکت پر واقع ہوا کیونکہ لوگ ائمہ اعلام اور اُنکے اقوال کے بارگیر ہین اور اکثر اوقات ہم اُنکے

اقوال کو نہین سمجھتے پس ہمارے لیے بجز رضامندی اور سکوت کے جو اُنکے درمیان واقع ہوا اور کچھ مناسب نہین جیسا کہ ہم اُن باتون کے لیے سکوت مناسب سمجھتے ہین جو صحابہ کے درمیان واقع ہوئی انتہی

نافع الکبیر مین بحوالہ تبییض الصحیفہ مولفہ حافظ جلال الدین سیوطی لکھا ہی کہ عبدالعزیز بن داد کہتے ہین کہ امام ابوحنیفہ کے باب مین کلام کرنیوالے دو طرح کے لوگ ہین ایک وہ جو اُنکے حال سے ناواقف ہین دوسرے وہ جو حاسد ہین یعنی یا تو بسبب عدم معرفت مدارک امام کے یا بسبب حسد کے اُنپر اعتراض کرتے ہین انتہی۔

میزان الشعرانی مین لکھا ہی کہ سلف و خلف نے امام ابوحنیفہ کے کثرت علم و ورع و عبادت و دقت مدارک و استنباطات پر اجماع کیا ہی اور مین نے سیدی علی الخواص سے سنا ہی کہ وہ کہتے تھے کہ مدارک امام ابوحنیفہ کے بڑے باریک ہین بجز اکابر اولیا اور اہل کشف کے کوئی اُنسے واقف نہین ہو سکتا پس اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جس شخص مثلاً فخر الدین رازی نے جو امام ابوحنیفہ کے اقوال مین سے کسی قول پر اعتراض کیا ہی تو محض خفاء مدارک امام سے کیا ہی انتہی

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی نے اپنے مکتوبات کی جلد ثانی کے مکتوب ۵۵ مین لکھا ہی کہ مثال حضرت عیسیٰ کی مثال امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی جنھون نے ورع و تقوی و دولت متابعت سنت نبوی کی برکت سے اجتہاد و استنباط مین ایسا درجہ علیا حاصل کیا ہی کہ جسکے سمجھنے سے دوسرے لوگ عاجز ہین اور اُنکے مجتہدات کو بسبب دقت معانی کے کتاب و سنت کے مخالف جانکر اُنکو اصحاب رائے مین سے گمان کرتے ہین سو یہ ایک ایسی بات ہی جو اُنکے علم اور درایت کی حقیقت کیطرف نہ پہونچنے اور عدم اطلاع اُنکے فہم و فراست کے سبب سے ہی لیکن امام شافعی نے تھوڑا سا اُنکی فقاہت سے معلوم کیا جو کہا کہ تمام فقہا فقہ مین ابوحنیفہ کے عیال ہین اور اسی مناسبت سے جو امام ابوحنیفہ کو حضرت عیسیٰ سے ہی وہ بات بھی ممکن ہی جو حضرت خواجہ محمد پارسا نے فصول ستہ مین لکھا ہی کہ حضرت عیسیٰ جب آسمان سے نزول فرما دینگے تو امام ابوحنیفہ کے مذہب پر حکم اور عمل کرینگے اور بغیر شائبہ تکلف و تعصب کے کہا جاتا ہی کہ کشف کی نظر مین مذہب حنفی کی نورانیت مثل دریاے عظیم کے دکھائی دیتی ہی اور دیگر مذاہب مثل حیاض و جداول کے معلوم ہوتے ہین ناقص آدمی چند احادیث یاد کرکے اور احکام شرعیہ کو اُنمین منحصر

سمجھ کر جو معلوم نہین اُسکی نفی کرتے ہین بقول ؎ ہر آن کرمی کہ در سنگی نہانست ؛ زمین و آسمان او
ہمانست ؛ ہزار افسوس اُنکے باریک تعصب اور نظر فاسد پر کہ بانی فقہ تو ابوحنیفہ ہی اور زمین حصص
فقہ کے اُنکو مسلم رکھے گئے ہین اور باقی ربع مین تمام لوگ شریک ہین - فقہ مین صاحب خانہ وہ ہی
اور باقی تمام لوگ اُسکے عیال ہین انتہی -
تفسیر کبیر کی جلد دوم مین آیۂ علم آدم الاسماء کی تفسیر مین لکھا ہی کہ ایک شخص نے حلف
کھا کر اپنی عورت کو کہا کہ مین تجھ سے ہرگز کلام نہ کرونگا جبتک کہ تو مجھ سے بات نکریگی اسپر عورت نے
بھی حلف کھائی کہ اگر تو مجھ سے کلام کرے یا مین تجھ سے کلام کرون تو میرا تمام مال صدقہ ہی پس فقہا
اس معاملہ مین بڑے حیران ہوئے اور سفیان ثوری نے فتوی دیا کہ جو شخص کلام کریگا وہ حانث
ہوجائیگا اسکے بعد اُس شخص نے امام ابوحنیفہ کی خدمت مین جاکر اِس مسئلہ کو دریافت کیا آپ نے
فرمایا کہ تو اپنی عورت سے جاکر بات چیت کر تم مین سے کسی پر قسم واقع نہین ہوتی اسپر شخص مذکور
نے سفیان ثوری کے پاس جاکر خبر دی کہ امام ابوحنیفہ نے مجکو اسطرح پر فتوی دیا ہی جسکے سنتے ہی
سفیان ثوری آگ بگولا بنگئے اور حالت طیش مین امام ابوحنیفہ کے پاس دوڑے آئے اور فرمایا کہ
کیا تم فروج کو مباح کرتے ہو امام نے کہا کہ یہ کیا بات ہی اسپر سفیان نے اُس شخص کو کہا کہ تو پھر
مسئلہ مذکور بیان کر چنانچہ اُسنے پھر وہی تقریر کی اور امام نے بھی اُسکا وہی جواب دیا جو پہلے
دیا تھا سفیان نے کہا کہ اِسپر کون سی دلیل قائم ہوتی ہی امام نے فرمایا کہ جب عورت نے بعد حلف
خاوند کے اُسکے روبرو قسم کھائی تو وہ اس سے کلام کرنے والی ہوگئی اور اُسکی قسم ساقط ہوگئی
پس اگر اب خاوند اُس سے کوئی کلام کرے تو کوئی حنث اسپر واقع نہین ہوتی اور نہ عورت پر
پڑتی ہی کیونکہ اُسنے خاوند سے بعد اُسکی حلف کے گفتگو کرلی - یہ رمز سُنکر سفیان نے کہا کہ
آپکو بیشک علم سے ایسی ایسی باتین کشف ہوتی ہین جنسے ہم سب ناواقف ہین انتہی -
میزان الشعرانی مین لکھا ہی کہ ابو مطیع کہتے ہین کہ مین ایک دن جامع کوفہ مین امام ابوحنیفہ کے
پاس بیٹھا ہوا تھا کہ سفیان ثوری و مقاتل بن حیان و حماد بن سلمہ اور امام جعفر صادق وغیرہ
فقہا اُنکے پاس آئے اور اُنسے کہا کہ ہمنے سنا ہی کہ آپ دین کے معاملہ مین بہت قیاس کرتے ہین
اور ہم اِس بات سے آپ کی نسبت ڈرتے ہین کیونکہ پہلے پہل ابلیس نے قیاس کیا تھا

اسپر امام نے اُنسے چاشت جمعہ سے لیکر زوال آفتاب تک مناظرہ کیا اور اپنا مذہب اُنپر ظاہر کرکے فرمایا کہ مین پہلے قرآن پر عمل کرتا ہون پھر حدیث پھر متفق علیہ قضایاے صحابہ پھر مختلف فیہ قضایاے صحابہ پر اسکے بعد قیاس کرتا ہون بس یہ بات سُنکر فقہاے موصوف اُٹھ کھڑے ہوے اور آپکے ہاتھ اور گھٹنے چوم کر کہا کہ آپ سید العلما ہین ہمنے غلطی کی حالت مین جو اعتراض آپکے حق مین واقع ہوا ہے اُسکو آپ بخشدین انتہی۔

خیرات الحسان مین لکھا ہے کہ ایک دن حضرت محمد بن حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے امام ابوحنیفہ کی ملاقات ہوئی آپ نے امام کو فرمایا کہ مین نے سنا ہے کہ آپ میرے جد امجد کی حدیث کی قیاس کے ساتھ مخالفت کرتے ہین امام نے کہا کہ معاذ اللہ یہ بات اسطرح پر نہین ہے اور آپ بیٹھ جائین کہ آپ کی عزت مثل آپ کے جد امجد کے ہے اسپر آپ بیٹھ گئے اور امام نے آپ کے سامنے بڑے ادب سے دوزانو بیٹھکر کہا کہ مرد بہت ضعیف ہے یا عورت آپ نے فرمایا کہ عورت پھر پوچھا کہ ورثہ مین اُسکا کتنا حصہ ہے آپ نے فرمایا کہ مرد سے نصف ہے امام نے کہا کہ اگر مین قیاس کرتا تو اُسکے برعکس حکم دیتا۔ پھر پوچھا کہ نماز فاضل تر ہے یا روزہ آپ نے فرمایا کہ نماز امام نے کہا کہ اگر مین قیاس کرتا تو عورت پر نماز کی قضا کے وجوب کا حکم دیتا نہ روزہ کا۔ پھر پوچھا کہ بول بہت پلید ہے یا منی آپ نے فرمایا کہ بول بہت پلید ہے امام نے کہا کہ اگر مین قیاس کرتا تو غسل کا بول سے حکم دیتا نہ منی سے معاذ اللہ مین کون ہون جو حدیث کی مخالفت کرون بلکہ مین تو خادم حدیث رسول مقبول ہون اسوقت آپ اُٹھ کھڑے ہوے اور امام کو بغل مین لے کر اُنکے منہ پر بوسہ دیا اور فرمایا کہ مین نے آپکو ابتدا مین اسلیے ملامت کی تھی کہ آپ کے دشمنون نے مجکو ایسا ہی سنایا تھا انتہی۔

مسند خوارزمی مین ابن کدامہ سے روایت ہے کہ ہم ایک روز وکیع بن جراح کے پاس بیٹھے ہوے تھے کہ ایک شخص نے کہا کہ امام ابوحنیفہ نے فلان مسئلہ مین خطا کی ہے وکیع نے کہا کہ امام ابوحنیفہ کیونکر خطا کر سکتے تھے حالانکہ اُنکے پاس قیاس و اجتہاد مین امام ابویوسف و امام محمد و امام زفر جیسے اور معرفت و حفظ و حدیث مین یحیی بن زکریا و حفص بن عیاث اور حبان اور مندل علی کے دونون بیٹون جیسے اور لغت و عربیت مین قاسم بن معن یعنی ابن عبد الرحمن بن عبد اللہ

بن مسعود جیسے اور زہد و ورع مین داؤد طائی فضیل بن عیاض جیسے موجود تھے پس جسکے اصحاب و شاگرد اِس قسم کے ہون وہ ہرگز خطا نہین کر سکتا کیونکہ اگر وہ خطا کرے تو اُسی وقت وہی لوگ تردید کرکے حق کیطرف اُسکو پھیر لاتے ہین پھر وکیع نے کہا کہ جو شخص امام کے حق مین اسطرح پر کہتا ہو وہ چارپایہ بلکہ اُس سے بھی سخت گمراہ ہو اور جو یہ گمان کرے کہ حق بات امام ابوحنیفہ کی مخالفت مین ہو پس اُسنے تنہا ایک اور مذہب نکالا اور مین اُسکے حق مین وہ شعر کہتا ہون جو فرزدق نے جریر کے حق مین کہا تھا ۔ اولئك آبائی فجئنی بمثلھم اذا جمعتنا یاجریر المجامع انتہی۔

عقود الجواہر المنیفہ مین لکھا ہو کہ حماد بن زید سے مروی ہو کہ ایوب سختیانی کے پاس اگر کسی نے امام ابوحنیفہ کا نقص بیان کیا پس آپ نے فرمایا یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ انتہی

کمال پاشا نے طبقات مین اور امام خوارزمی نے مسند مین لکھا ہو کہ ابن شریح نے جو اصحاب شافعیہ مین سے بڑے متقی تھے ایک مرتبہ ایک جاہل کو امام ابوحنیفہ کے حق مین کچھ طعن کرتے سُنکر فرمایا کہ اے جاہل تو اُس امام کے حق مین طعن کرتا ہو جسکے لیے تمام امت نے تین ربع علم مسلم کیا ہو اور وہ ایک ربع علم بھی اُنکے لیے تسلیم نہین کرتے اُسنے کہا کہ یہ بات کیونکر ہو ابن شریح نے فرمایا کہ علم سوال و جواب ہو اور وہ اُن اشخاص مین سے جنھون نے سوال بنائے ہین اول ہین پس نصف علم تو اُنکو اسطرح پر ہوا پھر اُن اسولہ کے خود ہی جواب دیے جنمین بعض نے صواب پر اور بعض نے خطا پر کہا پس جسوقت ہم اُنکے صواب کو خطا سے مقابل کرتے ہین تو اُدہ نصف علم بھی اُنکے لیے پاتے ہین پس تین ربع آپ کو مسلم ہوے اور باقی ایک ربع رہا جسمین وہ بھی دعوی کرتے ہین اور اُنکے مخالف بھی مدعی ہین اور آپ وہ بھی اُنکو تسلیم و تفویض کرنا نہین چاہتے ہین انتہی۔

شیخ عبدالحق نے شرح سفر السعادت مین لکھا ہو کہ امام اعظم بسبب غایت امتیاز اور کثرت فضل و کمال کے محسود و مغبوط عالم تھے متاخرین شافعیہ کو کیا کہیے بلکہ بعض متقدمین کو بھی اُس جناب سے ایکطرح کا حسد تھا اور حقیقت مین جو فاضلتر ہوتا ہو وہ محسود تر ہوتا ہو شافعیون کا

تو یہ حال ہی لیکن اُنکے امام شافعی کو دیکھو کہ وہ کس قدر امام ابو حنیفہ اور اُنکے اصحاب کی تعری
کرتے ہین انتہی۔

مسند خوارزمی مین لکھا ہی کہ جب عبد اللہ بن مبارک نے امام ابو حنیفہ کے حاسدون ک
اُنکے حق مین طعن کرتے سُنا تو آپ نے اُسوقت یہ قطعہ تصنیف فرمایا ؎ حسدوا الفتی
اذ لم ینالوا سعیہ ٭ فالقوم اعداء لہ وخصوم ٭ کضرائر الحسناء قلن لوجھہا ٭ حسدا وبغضا انہ لدمیم
یحیی بن معین جو ائمہ حدیث مین جب کسی کو امام ابو حنیفہ کے حق مین نکتہ چینی کرتے دیکھ
تو آپ عبد اللہ بن مبارک کے قطعہ مذکورہ بالا کو تمثیلاً پڑھا کرتے انتہی۔ پھر اُسی مسند مین
لکھا ہی کہ بعض اُن اعتراضون سے جو خطیب وغیرہ نے امام ابو حنیفہ پر کیے ہین ایک یہ ہ
کہ وہ حدیث پر عمل نہین کرتے بلکہ راے کے پیرو ہین تو یہ قول اُس شخص کا ہی جو فقہ سے کچ
بھی نہین جانتا اور نہ جو فقہ سے کچھ بھی خوشبو سونگھ سکتا ہی اور جو منصف ہو وہ اس بات ک
یقین رکھتا ہی کہ امام ابو حنیفہ اعلم الناس اور بڑے احادیث کے ہین اور ہمارے اس بیا
پر تین وجوہ شاہد وناطق ہین۔ اوّل یہ کہ امام ابو حنیفہ برخلاف امام شافعی کے احادیث
مراسیل کو بھی حجت جانکر قیاس پر مقدم سمجھتے ہین۔ دوم قیاس چار قسم ہی ایک قیاس موثر
اور وہ یہ ہی جو درمیان اصل وفرع کے معنی مشترک موثر ہو۔ دوسرا قیاس مناسب اور و
یہ کہ درمیان اصل وفرع کے معنی مناسب ہو۔ تیسرا قیاس شبہ اور وہ یہ کہ درمیان اصل وفر
کے ظاہری مشابہت احکام شرعیہ مین ہو۔ چوتھا قیاس طرد اور وہ یہ کہ درمیان اصل وفرع
کے معنی مطرد ہو۔ پس امام ابو حنیفہ اور اُنکے اصحاب کہتے ہین کہ قیاس شبہ اور اخالہ باطل
ہی اور قیاس طرد مین آپ کے اصحاب کو اختلاف ہی بعض نے اس سے انکار کیا ہی اور
ابو زید کبیر نے کہا ہی کہ صرف قیاس موثر ہی حجت ہی اور باقی تین قسم حجت نہین اور امام
شافعی کہتے ہین کہ چارون قسم قیاس کی حجت ہین اور بہت جگہ اُنھون نے قیاس شبہ ک
استعمال کیا ہی پس بڑے تعجب کی بات ہی کہ باوجود اس بات کے خطیب اور اُسکے امثال کہتے ہین
امام ابو حنیفہ احادیث کو چھوڑ کر قیاس کا استعمال کرتے ہین سو یہ غلبہ ہوا اور قلت وقوف فقہ پر دال ہ
لیکن جو شخص امام ابو حنیفہ اور اُنکے اصحاب کے ماخذ کو پہچانتا ہی وہ خطیب کے قول کے

سلہ چنانچہ صاحب مسند نے چند امثلہ بھی بطور نمونہ کے لکھے ہین جنکا ترجمہ بسبب طوالت چھوڑ دیا گیا ہی ۱۲ منہ

بطلان کو بخوبی جانتا ہی اور بیان اسکا من حیث التفصیل اسطرح پر ہی کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک نماز مین قہقہہ ناقض وضو ہی اُس حدیث کی رو سے کہ ایک اندھا کنوئین مین گر پڑا تھا اُسپر بعض لوگ جو نماز پڑھ رہے تھے ہنس پڑے حضرت نے فرمایا کہ جو شخص تم مین سے ہنسا ہی وہ وضو اور نماز کا اعادہ کرے۔ حالانکہ یہ حدیث ضعیف ہی لیکن امام ابوحنیفہ نے اس حدیث سے قیاس غیر حالت صلوٰۃ کے قہقہہ کو چھوڑ دیا اور امام شافعی نے صرف قیاس پر عمل کیا اور اس حدیث کو چھوڑ دیا۔ امام ابوحنیفہ بموجب حدیث ابن مسعود کے نبیذ تمر سے وضو جائز سمجھتے ہین حالانکہ وہ ضعیف ہی مگر اُسکی رو سے تمام اشربہ پر قیاس کرنے کو ترک کرتے ہین اور امام شافعی نے صرف قیاس پر عمل کر کے حدیث مذکور کو چھوڑ دیا ہی پس اس سے صاف ظاہر ہی کہ امام ابوحنیفہ احادیث ضعیفہ کو بھی قیاس پر مقدم جانتے ہین لیکن خطیب وغیرہ نے جب دیکھا کہ امام ابوحنیفہ نے اُن بعض احادیث پر عمل نہین کیا جنکو امام شافعی نے اخذ کیا تھا تو اُنکو یہ غلط فہمی ہوئی کہ امام ابوحنیفہ نے اُن احادیث کو قیاس کے ساتھ ترک کیا ہی حالانکہ یہ نہین جانتے کہ امام ابوحنیفہ نے اُنکو دوسری اصح احادیث کے سبب سے چھوڑا ہی انتہی ملخصاً۔

اِسکے بعد امام خوارزمی نے بطور نمونہ کے ۱۲۱۔ سے زیادہ ایسی احادیث بیان کی ہین جو اکثر صحیح بخاری و مسلم کی ہین جنپر امام اعظم نے عمل کیا ہی اور امام شافعی نے اُنسے ادنیٰ درجہ کی احادیث پر عمل کیا ہی چنانچہ اسی لیے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے رسالہ فیوض الحرمین مین لکھا ہی کہ مجکو رسول خدا نے معلوم کرایا کہ تحقیق مذہب حنفی مین ایسا طریقہ پسندیدہ ہی جو بہ نسبت دیگر مذاہب کے اُس سنت معروفہ سے جو بخاری اور اُنکے اصحاب کے زمانے مین جمع اور پختہ ہوئے موافق تر ہی انتہی۔

شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے شرح سفر السعادت مین لکھا ہی کہ بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ امام شافعی کا مذہب موافق حدیث کے ہی اور اُنکے مذہب مین حدیث کی پیروی زیادہ ہی اور امام ابوحنیفہ کے مذہب کا مدار رائے اور اجتہاد پر ہی سو یہ کلام محض غلط اور صریح نادانی ہی کیونکہ کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ اور اقوال صحابہ کا جاننا اور یاد رکھنا اجتہاد مین شرط ہی اور بغیر اُنکے اجتہاد درست نہین پس جس صورت مین امام ابوحنیفہ کا اجتہاد تمام مجتہدین کے

اجتہاد پر مقدم اور سابق اور سب علما و مجتہدین کے نزدیک ثابت اور تمام امت کا مقبول ہی تو پھر اس گمان فاسد کا کوئی محل نہین شاید اس زعم باطل کا یہ سبب ہی کہ بعض محدثین شافعی المذہب نے جو حدیث کی کتابین مثل مصابیح اور مشکوٰۃ وغیرہ کے تصنیف کی ہین تو انہین اپنے مذہب کی دلیلین اور حدیثین ڈھونڈھ ڈھونڈھکر اور چنکر جمع کی ہین اور اُس حدیث پر جو امام ابو حنیفہ کے مذہب کے موافق ہی جرح وقدح کی ہی اور حقیقت مین یہ بالکل تعصب ہی اور اکثر شافعی تعصب وتعنف سے خالی نہ تھے پس اس صورت مین حنفی مذہب کی کتابون کو جو ملک عرب مین مشہور ہین دیکھنا چاہیے تاکہ حقیقت ظاہر ہوجاوے کہ حنفی مذہب کا ہر ایک مسئلہ قرآن وحدیث کے موافق ہی جیسا کہ مواہب الرحمن حنفی مذہب مین ایک کتاب ہی جسکے شارح نے التزام کرکے ہر ایک مسئلہ کی دلیل کو قرآن و احادیث صحیحہ سے ثابت کیا ہی اور جب ایسا ہوا کہ جن حدیثون سے امام شافعی نے دلیل پکڑی ہی امام ابو حنیفہ نے انسے استناد نہین پکڑا تو لوگون نے یہ گمان کر لیا کہ امام ابو حنیفہ کا مذہب حدیث کے مخالف ہی حالانکہ یہان یہ نسبت اُنکے صحیح تر وقوی تر دیگر احادیث ہین کہ جنسے امام ابو حنیفہ نے اخذ اور تمسک کیا ہی اور اُنکی رو سے احادیث متمسک امام شافعی کو ترک کیا ہی اور امام ابو حنیفہ کی متمسک احادیث اکثر صحیحین مین ہین اور اس بات کو علما نے بالتفصیل بیان کیا ہی اگر ہم ان سب کو ذکر کرین تو کلام طول ہوتا ہی اور اس بیان کی قوی دلیل یہ ہی کہ امام ابو حنیفہ کا مذہب اکثر امام احمد کے مذہب کے (جسکی بنیاد تمامہ احادیث اور اخذ ظاہر پر ہی) موافق ہی تمام مذہب مین صرف معدودے چند مواضع مین خلاف ہوگا اور جہان خلاف بھی ہی تو روایت بھی اسطرف ہی اور امام شافعی کا اختلاف امام احمد کے ساتھ امام ابو حنیفہ کے اختلاف سے بہت زیادہ ہی چنانچہ علما نے اصول مسائل مین سے ایکسو پچیس [۱۲۵] مسائل ایسے بیان کیے ہین کہ جنمین امام احمد امام ابو حنیفہ کے ساتھ موافق ہین اور امام شافعی کے ساتھ مخالف انتہی۔

نیز امام شعرانی نے میزان مین لکھا ہی کہ یہ کلام کہ امام ابو حنیفہ قیاس کو حدیث رسول اللہ پر مقدم کرتے ہین اس شخص سے صادر ہوتی ہی جو امام سے تعصب کرتا ہی اور اُنکے دین مین مشہور اور اُنکی بات مین غیر متورع ہی اور اللہ جل شانہ کے اس قول ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا اور ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید اور اس حدیث رسول اللہ سے جو آپ نے

معاذ کو بھلا دیا و ھل یکب الناس فی النار علی وجوھھم الا حصائد السنتھم بالکل غافل ہی اور تحقیق روایت کی ہی امام ابو جعفر شیرامازی نے ساتھ سند متصل کے امام ابو حنیفہ سے کہ وہ فرماتے تھے کہ خدا کی قسم اُس شخص نے جھوٹ بولا اور ہمپر افترا کیا ہی جسنے یہ کہا ہی کہ ہم قیاس کو نص پر مقدم کرتے ہین حالانکہ بعد نص کے قیاس کی کچھ حاجت نہین رہتی اور کہتے تھے کہ ہم قیاس اُسی وقت کرتے ہین کہ جب اُسکی سخت ضرورت ہوتی ہی اور یہ بات اسطرح پر ہی کہ پہلے ہم مسئلہ کی دلیل مین قرآن وحدیث اور اقضیۂ صحابہ کو دیکھتے ہین پس جب ہم کوئی دلیل نہین پاتے تو اسوقت ہم مسکوت عنہ کو منطوق پر قیاس کرتے ہین جبکہ ان دونون مین ایک ہی علت جامع ہو اور دوسری روایت مین اسطرح پر آیا ہی کہ ہم پہلے کتاب اللہ پھر احادیث رسول اللہ پھر اقضیہ صحابہ سے اخذ کرتے اور عمل کرتے ہین جسپر صحابہ نے اتفاق کیا ہی اور اگر اختلاف کیا ہی تو ہم ایک حکم کو دوسرے حکم پر ساتھ علت جامع کے جو درمیان دو مسئلون کے ہی قیاس کرتے ہین یہانتک کہ معنی واضح ہو جاتے ہین اور ایک روایت مین اسطرح پر آیا ہی کہ ہم پہلے کتاب اللہ پر عمل کرتے ہین پھر سنت رسول اللہ پھر اقضاد ابی بکر و عمر و عثمان و علی پر۔ اور ایک روایت مین اسطرح پر آیا ہی کہ آپ نے فرمایا کہ جو رسول اللہ سے آوے وہ ہمارے سر آنکھون پر ہی میرے مان باپ قربان ہون اور نہین ہی ہمارے لیے اُس سے مخالفت اور جو صحابہ سے آوے اُسمین سے ہم ایک قول کو اختیار کرتے ہین اور جو غیر صحابہ سے آوے پس وہ بھی آدمی ہین اور ہم بھی آدمی ہین۔ ایک دفعہ خلیفہ ابو جعفر منصور نے امام ابو حنیفہ کیطرف لکھا کہ مین نے سنا ہی کہ آپ حدیث پر قیاس کو مقدم کرتے ہین آپ نے جواب مین کہا کہ اے امیر المومنین یہ بات اسطرح پر نہین ہی بلکہ ہم پہلے کتاب اللہ پر عمل کرتے ہین پھر سنت رسول اللہ پھر اقضیہ ابی بکر و عمر و عثمان و علی پھر اقضیہ بقیہ صحابہ پر پھر اُسکے بعد جب وہ اختلاف کرین تو ہم قیاس کرتے ہین اور دینی امور مین کسی کے لیے کوئی رعایت نہین ہی انتہی۔

پھر اُسی کتاب مین لکھا ہی۔ لیکن ائمہ اربعہ سے جو برائے کی ذم مین منقول ہوا ہی اُنمین امام اعظم ابو حنیفہ ہر ایک رائے مخالف ظاہر شریعت کے تبریہ مین اول ہین برخلاف اِس بات کے جو بعض متعصبین نے انکی طرف منسوب کی ہی اور جب قیامت کو سامنا پڑیگا تو انکو امام کیطرف سے بڑی فضیحت حاصل ہوگی پس جس شخص کے دل مین کچھ نور ہی وہ کسی امام کو

برائی کے ساتھ ذکر کرنے کی جرأت نہین کرسکتا کیونکہ ائمہ آسمان کے ستارون کی طرح اور دوسرے لوگ مثل اہل ارض کے ہین جو ستارون سے بجز اُنکے خیال کے اور کچھ نہین پہچان سکتے اور شیخ محی الدین نے فتوحات مکیہ مین امام ابوحنیفہ سے بسند متصل روایت کی ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ تم دین خدا مین قول بالرائے سے پرہیز کرو اور اس رائے کو لازم پکڑو جو سنت رسول اللہ کا تابع ہو اور جو خارج ہوا اس سے وہ گمراہ ہوا۔ اور فرماتے تھے کہ جو شخص میری دلیل کو نہ پہچانے اُسکو میرے کلام کے ساتھ فتوی دینا حرام ہے اور امام موصوف جسوقت کوئی فتوی دیتے تھے تو کہتے تھے کہ یہ ابو حنیفہ کی رائے ہے جو اپنی دانست مین اچھا مقرر کیا گیا ہے لیکن جو شخص اس سے احسن لائے پس وہ صواب کے ساتھ اولی ہے اور کہتے تھے کہ مردون کی آرا سے پرہیز کرو۔ ایک دفعہ ایک شخص کوفہ کا آپ کے پاس آیا اسوقت آپ کے پاس لوگ حدیث پڑھ رہے تھے اُس شخص نے کہا کہ ہمنے ان احادیث کو چھوڑ دیا ہے اسپر امام نے اُسکو سخت زجر و تنبیہ کرکے فرمایا کہ اگر احادیث نہوتی تو ہم مین سے کوئی شخص قرآن نہ سمجھ سکتا پھر کہا کہ تم بندر کے گوشت کے حق مین تو کیا کہتا ہے اور تیرے پاس قرآن سے کون سی دلیل ہے اسپر وہ شخص ساکت ہوگیا اور امام سے کہا کہ آپ اُسکے حق مین کیا کہتے ہین امام نے کہا کہ وہ چگنے والے چارپایون مین سے نہین ہے۔ یہان دیکھنا چاہیے کہ امام نے حدیث کی روگردانی سے اُس شخص کو کیسی زجر و ملامت کی پس اس صورت مین کسی کو کیونکر لائق ہے کہ امام کو خدا کے دین مین اُس قول بالرائے کیطرف منسوب کرے جسکی نہ ظاہر کتاب نہ سنت شہادت دے سکے اور امام ابوحنیفہ فرماتے تھے کہ اپنے اوپر آثار سلف کے لازم پکڑو اور آرائے رجال سے بچو اگرچہ اُنکو کسی قول کے ساتھ آراستہ کرین کیونکہ امر حق وقت ظاہر ہونے کے ظاہر ہوجاتا ہے اور تم صراط مستقیم پر ہو اور فرماتے تھے کہ تم بدعت اور مبتدع سے بچو اور اپنے اوپر امر اول عتیق کو لازم پکڑو ایک دفعہ ایک شخص کوفہ مین کتاب دانیال پیغمبر کی لایا اُس سے امام موصوف ایسے خفا ہوے کہ قریب تھا کہ اُسکو قتل کرڈالتے اور اس سے کہا کہ کیا سوا قرآن اور حدیث کے بھی کوئی اور کتاب ہے۔ ایک دفعہ امام سے کسی نے پوچھا کہ آپ اُس چیز مین جو لوگون نے عرض و جوہر و جسم مین کلام سے نو پیدا کیا ہے کیا کہتے مین آپ نے فرمایا کہ ایسی باتین فلسفہ کی ہین پس تمھین چاہیے کہ آثار اور طریقہ سلف کو لازم پکڑو اور ہر ایک نو پیدا سے بچو کیونکہ وہ

رعت ہے - ایک دفعہ آپکو کہا گیا کہ لوگون نے حدیث کا عمل تو چھوڑ دیا ہے اور اُسکے سماع پر متوجہ ہوے ہین آپ نے فرمایا کہ اُنکا نفس حدیث کو سماعت کرنا گویا اُسپر عمل ہی کرنا ہے اور کہتے تھے لوگ ہمیشہ بہتری مین ہین جبتک کہ اُنمین کوئی ایسا شخص ہے جو حدیث کو طلب کرتا ہے اور جب اُنھون نے علم کو بغیر حدیث کے طلب کیا تو تباہ ہونگے اور یہ بھی فرماتے تھے کہ خدا عمرو بن عبید کو قتل کرے جسنے لوگون کے لیے کلام مین لایعنی دروازہ خوض کا کھولدیا اور یہ بھی فرماتے تھے کہ کسی کو لائق نہین کہ کوئی قول کہے مگر جبکہ جانتا ہے کہ رسول اللہ کی شریعت اُسکو قبول کرتی ہے اور آپکا دستور تھا کہ جس مسئلہ مین کوئی صراحت کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے نہ پائی جاتی تھی تو علما کو جمع کرکے اُس قول پر عمل کرتے جسپر سب کا اتفاق ہوتا اور ایسا ہی جب کسی حکم کا استنباط کرتے تو کارروائی کرتے اور جبتک اپنے ہمعصر کے علما کو جمع نہ کرتے اِس حکم کو قلمبند نکرتے اور جب وہ راضی ہوتے تو امام ابویوسف کو اِس مسئلہ کے لکھنے کا حکم دیتے - پس جو شخص کہ اتباع سنت رسول اللہ مین اِس قدم پر ہو معاذاللہ اُسکو عمل بالراے کیطرف منسوب کرنا کیونکر جائز ہوسکتا ہے انتہی - پھر اسی میزان مین لکھا ہے کہ پھر اگر یہ فرض کر لیا جاوے کہ حدیث احاد کے ہوتے بھی امام ابوحنیفہ سے قیاس واقع ہوا ہے تو بھی اُنکے حق مین کچھ قادح نہین ہوسکتا کیونکہ ایک جماعت علما نے کہا ہے کہ قیاس صحیح اصول صحیحہ پر بہت قوی ہے حدیث احاد صحیح سے پس کیونکر حدیث احاد ضعیفہ سے اقوی نہوگا انتہی -

عقود جواہر المنیفہ مین لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ امام ابوحنیفہ نے فرمایا کہ مجکو اپنی راے رجال سے ضعیف حدیث بہت پیاری ہے انتہی -

شیخ عبد الحق نے شرح سفر السعادت مین لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ کو جسقدر تابعداری اور پیروی احادیث اور اقوال صحابہ کی تھی اور کسی کو نہ تھی اور امام ابوحنیفہ کے سب اصحاب اِس بات پر متفق ہین کہ حدیث ہرچند ضعیف ہو مگر قیاس و اجتہاد پر مقدم ہے اور امام کا یہ دستور تھا کہ حتی الامکان حدیث کو ہاتھ سے نہ چھوڑتے تھے اور ضرورت کے وقت جب کوئی حدیث کسی قسم کی نہ ملتی تھی تو ناچار قیاس پر عمل کرتے تھے حالانکہ امام شافعی بہت سے اقسام حدیث پر قیاس کو ترجیح دیتے ہین پھر امام ابوحنیفہ اقسام قیاس سے بھی بجز قدر ضرورت مسئلہ

عمل نہین کرتے اور قیاس تناسب و قیاس شبہ و قیاس طرد سب اُنکے نزدیک متروک وغیر معمول ہین اور چند مقام پر قیاس کو بسبب ضعیف احادیث کے چھوڑ دیا ہے اور امام شافعی نے قیاس پر عمل کیا ہے اور امام ابوحنیفہ صحابی کی تقلید کو جس بات مین صحابی نے اپنے اجتہاد سے کہا ہو واجب جانتے ہین اور امام شافعی کہتے ہین کہ ہم اور صحابی برابر ہین وہ بھی مجتہد تھے ہم بھی مجتہد ہین مجتہد کو دوسرے مجتہد کی تقلید کرنی جائز نہین۔ امام ابوحنیفہ نے فرمایا ہے کہ مجکو اُن لوگون سے بڑا تعجب ہے جو کہتے ہین کہ مین اپنی راے سے فتوی دیتا ہون حالانکہ مین بجز اُس بات کے جو ماثور و مروی ہے ہرگز فتوی نہین دیتا اور امام حجت عبد اللہ بن مبارک نے امام اعظم سے روایت کی ہے کہ اُنھون نے کہا کہ جو کچھ حدیث مین آیا اُسکو ہم بسر و چشم قبول کرتے ہین اور جو کچھ صحابہ سے مروی ہوا ہے اُسکو بھی ہم پسند کرتے ہین اور اس سے باہر نہین ہوتے لیکن جو کچھ تابعین سے منقول ہے تو اُسمین وہ اور ہم برابر ہین ہم بھی تحقیق کرکے حق کو تلاش کرینگے انتہی۔

تفسیر مظہری مین زیر آیہ ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ کے لکھا ہے کہ بیہقی نے مدخل مین بسند صحیح عبد اللہ بن مبارک سے روایت کی کہ مین نے امام ابوحنیفہ سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جسوقت آئے پیغمبر خدا سے تو وہ سر آنکھون پر ہے اور جسوقت صحابہ سے ہے تو اُنمین سے قول اشبہ بالصواب کو ہم اختیار کرتے ہین اور جسوقت تابعین سے آئے تو اُسکی مزاحمت کرتے ہین یعنی اُسمین کلام کرتے ہین اور قیاس کو دخل دیتے ہین اور روضۃ العلما سے مذکور ہے کہ فرمایا امام ابوحنیفہ نے کہ ترک کرو میرا قول ساتھ حدیث رسول اللہ کے اور فرمایا کہ جب صحیح ہو جاوے حدیث تو وہی میرا مذہب ہے انتہی۔

شیخ عبد الوہاب شعرانی میزان کبری مین لکھتے ہین کہ مین نے جب کتاب ادلۃ المذہب تالیف کی تو مین نے امام ابوحنیفہ اور اُنکے اصحاب کے اقوال کا تتبع کیا پس مین نے اُنکے اور اُنکے اصحاب کے کسی قول کو نہ پایا مگر یہ کہ وہ مستند کسی آیت یا حدیث یا اثر یا مفہوم اثر یا حدیث ضعیف کثیر الطرق یا قیاس صحیح اصل صحیح پر مستند تھا پس جو شخص اِس بات پر واقف ہونا چاہے اُسکو میری کتاب مذکور کا مطالعہ کرنا چاہیے انتہی۔ اِسی میزان مین

یہ بھی لکھا ہے کہ اگر مالکی و شافعی انصاف کو کام فرمائین تو انمین سے کوئی امام ابوحنیفہ کے کسی قول کو ضعیف بتانے کی مبادرت نہ کرے جبکہ انھون نے اپنے امام کو امام ابوحنیفہ کی مدح کرتے سنا یا یہ روایت معلوم کیا ہے انتہی۔ وہ جو اسی میزان مین لکھا ہے کہ ہمارا اور ہر ایک منصف شخص کا امام ابوحنیفہ کے حق مین بقرینہ اُس چیز کے جو ابھی ہمنے اُن سے راے کی مذمت بیزاری اور نص کو قیاس پر مقدم کرنے مین روایت کیا ہے یہ ہے کہ اگر وہ اُسوقت تک زندہ رہتے کہ جبکہ حفاظ احادیث نے سفر دراز اختیار کرکے احادیث کے جمع کرنے مین مشقت اُٹھائی ہے اور آپ اُنکی احادیث مجتمعہ پر واقف ہو جاتے تو یقین تھا کہ ضرور آپ اُن احادیث سے اخذ کرتے اور تمام قیاس کو جو پہلے کیا ہوا تھا چھوڑ دیتے اور قیاس اُنکے مذہب مین تھوڑا ہے جیسا کہ بہ نسبت اُنکے غیر مذہب مین تھوڑا ہے الخ مخدوش ہے۔ اول یہ کہ امام ائمہ حدیث عبد اللہ بن مبارک کا یہ قول جو حافظ ذہبی نے لکھا ہے کہ "حدیث تو معروف ہو گئی اب اگر قیاس کی حاجت ہو تو قیاس مالک و سفیان ثوری اور ابوحنیفہ کا ہے اور ابوحنیفہ قیاس مین اُنسے احسن اور رسائی مین ادق اور تینون سے افقہ ہین" صاف اِس بات پر دال ہے کہ اُنکے وقت مین کل احادیث مشہور ہو گئی تھین اور ایسی کوئی حدیث نہ تھی جو اُنسے یا اُنکے معاصرین سے خفیہ رہی ہو اور صریح تردید اُس شخص کی ہے جو خیال کرتا ہے کہ مثلاً فلان حدیث امام ابوحنیفہ یا مالک یا شافعی یا احمد بن حنبل کو معاذ اللہ نہین پہونچی اور اگر وہ تن تنہا اکیلے اِس امر اہم کے متصدی ہوتے تو شاید اُنمین سے کسی کے حق مین ایسا خیال کیا بھی جا سکتا لیکن جب اُنکے ساتھ بہت سے اصحاب و تلامیذ و اعوان و انصار تھے خصوصاً امام ابوحنیفہ کے جنکے ہمراہ ایک ہزار شاگرد جنمین سے چالیس تو مجتہد ہی تھے تو اس بات کا کہنا کہ انکو فلان حدیث نہین ملی بالکل بے معنی ہے۔

تفسیر مظہری مین آیت ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون اللہ کی تفسیر مین لکھا ہے کہ اِس بات کا کوئی احتمال نہین کیا جا سکتا کہ کوئی حدیث ائمہ اربعہ اور اُنکے تلامذہ علما سے کبھار سے پوشیدہ رہی ہو پس اُنکا کسی حدیث کو متروک العمل کرنا اُسکے منسوخ یا ماؤل ہونے پر دلیل ہے۔ انتہی۔

دوم دراسات اللبیب اور خود اتحاف النبلا مین لکھا ہی کہ بعض کبرا نے کہا ہی کہ امام ابوحنیفہ کے اتباع کا خلاف امام ابوحنیفہ کے ساتھ اُس خلاف سے زیادہ ہی جو امام شافعی کو امام ابوحنیفہ سے ہو اور جب یہ حکم امام شافعی کی نسبت باوجود کثرت خلاف امام ابوحنیفہ کے ہو پس امام ابوحنیفہ کا حکم امام مالک و امام احمد کی نسبت بسبب قلت خلاف کے اظہر ہی یہانتک کہ امام احمد کا خلاف امام ابوحنیفہ کے ساتھ فقط بیس مسائل مین ہی اور اس سے زیادہ نہین انتہی مع الحذف ظاہر ہی کہ اگر بسبب عدم تدوین علم حدیث کے کمیابی حدیث کی وجہ سے امام ابوحنیفہ کے مذہب مین قیاس کا زیادہ دخل ہوا ہوتا تو بمقابلہ قلت وکثرت اختلاف کا بعکس ہوتا یعنی اتباع امام ابوحنیفہ کا اختلاف امام کے ساتھ بہت کم اور امام مالک کے ساتھ اُس سے کچھ زیادہ اور امام شافعی کے ساتھ اُس سے زیادہ اور امام احمد کے ساتھ بہت ہی زیادہ کیونکہ امام احمد کا مذہب تمامہ ظاہر حدیث کے مطابق ہی چنانچہ اسی لیے بعض علماے دین نے انکو صرف طبقۂ محدثین مین داخل کیا ہی اور فقہا مین شمار نہین کیا پس جتنا حنفی مذہب حنبلی مذہب سے مطابق ہی ایسا اور کوئی نہین۔

سوم جب حنفی مذہب کی اُن کتابون کو دیکھا جاتا ہی جنمین مسائل فرعیہ کا ماخذ بیان کیا گیا ہی مثلاً فتح القدیر ابن ہمام اور عینی شرح ہدایہ اور شمنی شرح مختصر وقایہ اور مواہب الرحمن اور اسکی شرح وغیرہ تو کوئی ایسا مسئلہ نہین پایا جاتا جو مستند بآیت یا حدیث صحیح یا حسن یا اثر یا مفہوم اثر یا حدیث ضعیف کثیر الطرق نہو اور قیاس اُسی جگہ عمل مین آیا ہی کہ جہان استناد مذکورہ بالا مین سے بر اسکے کوئی موجود نہین چنانچہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے زاد المتقین مین اپنے شیخ عبد الوہاب متقی سے نقل کیا ہی کہ وہ فرماتے تھے کہ اُن حنفی کتب مین جو ولایت ماوراء النہر اور ہندوستان مین مشہور ہین اکثر احکام کا اثبات قیاس اور دلائل عقلیہ سے کیا گیا ہی لیکن جو کتابین مصر وشام مین تصنیف ہوئی ہین اُنمین ہر ایک قول حنفی پر حدیث صحیح کو وارد کرکے اُسکا اثبات کیا گیا ہی بعض علماے حنفیہ نے اس بات کا التزام کیا ہی کہ ہر ایک مطلب پر آیت اور حدیث کو مع لاتے ہین یہانتک کہ اس بات کے کہنے کا موقع ملتا ہی کہ شافعی ہی اصحاب راے مین سے ہین نہ حنفی انتہی

حاوی نقہ مین لکھا ہی کہ نوح نے ابن جریج سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ ای نعمان ابوحنیفہ ہر ایک مسئلہ جو آپ نے کہا ہی اُسکی نسبت حدیث باسناد صحیح میرے پاس موجود ہی آپ کو خدا تعالی نے امت محمدیہ پر بسبب رحمت کے پیدا کیا ہی - وکیع اور علی بن المدنی کہتے تھے کہ اگر ہم چاہین تو ہر ایک مسئلہ سے جو امام ابوحنیفہ نے کہا ہی حدیث نکال سکتے ہین انتہی شاید صاحب میزان نے ایسا خیال انکی وجہ وہی ہو گی جو شیخ عبد الحق نے شرح سفر السعادت مین لکھی ہی کہ حقیقت مین مذہب حنفی جامع دلیل عقلی و نقلی ہی اور اکثر اوقات امام ابوحنیفہ کی عادت تھی کہ اپنے مذہب کے بیان مین صرف دلیل عقلی بیان فرماتے کیونکہ اکثر آدمی اِس بات کے خوگر ہین کہ نقلی بات کو عقلی دلیل سے تطبیق دیتے ہین اور کوئی امر نقلی جبتک انکی عقل کے مطابق نہو تو اُسپر اچھی طرح اعتقاد نہین لاتے اسلیے امام موصوف بھی لوگون کی تسلی کے لیے اکثر مسائل کو عقلی دلائل سے ثابت کرتے تھے ورنہ واقع مین اُنکی دلیل تو قرآن وحدیث وقول صحابہ سے ہوتی تھی اور یہ کب ہو سکتا تھا کہ بغیر رجوع قرآن وحدیث واجماع کے قیاس کے ساتھ تمسک کرتے حالانکہ مجتہد پر واجب ہی کہ جبتک کسی مسئلہ کا حکم قرآن وحدیث اور اجماع مین پایا جاوے تب تک اُسکو قیاس کی طرف رجوع کرنا درست نہین ہی اور جب ان تینون مین سے کسی ایک مین بھی نہ ملے تو پھر بالضرور قیاس سے حکم کرے اور دوسری یہ بات ہی کہ امام کی عقلی دلیل حقیقت مین واسطے ترجیح دینے بعض حدیث کے بعض پر بھی یعنی جب دو حدیث مین اختلاف ہوتا تھا اور ایک کی ترجیح دوسری پر کسی طرح نہ ہو سکتی تھی تو تب امام موصوف جس حدیث کو دلیل عقلی کے ساتھ موافق پاتے اُسکو غلبہ دیتے تھے اور ضرور جو حدیث قیاس کے موافق ہو وہ ارجح ہوتی ہی جیسا کہ اصول فقہ مین قرار پایا ہی اور یہ نہ تھا کہ حدیث کے مقابل مین قیاس پر عمل کرتے انتہی ملخصاً -

وہ جو اتحاف النبلا مین لکھا ہی کہ اہل حدیث کی ایک جماعت نے کہا ہی کہ امام ابوحنیفہ کی بضاعت حدیث مین کھوٹی ہی چنانچہ نسائی نے کتاب الضعفا مین لکھا ہی کہ ابوحنیفہ حدیث مین قوی نہین ہین اور امام بخاری نے کتاب الضعفا مین لکھا ہی کہ نعمان بن ثابت

کوفی روایت کی اُنسے عباد بن عوام اور ابن مبارک اور ہشیم اور وکیع اور مسلم بن خالد اور ابو معاویہ اور مقری نے اور وہ مرجیہ تھے لوگ آنکی راے اور اُنکی حدیث سے ساکت ہوے بالکل متعصبانہ بلکہ سراسر حاسدانہ ہی چونکہ اِسکا جواب عمدۃ المحققین ابن ہمام اور زبدۃ المحدثین عینی شارح صحیح بخاری اور مولانا شاہ ولی اللہ اور صاحب دراسات اللبیب وغیرہم نے اپنی اپنی جگہ بشرح وبسط لکھدیا ہی اِسلیے مین یہان صرف اتنا کہتاہون کہ نسائی کی جرح تو مبہم غیر مفسر ہی اِسلیے وہ مقبول نہین باقی رہا امام بخاری کا قول کہ وہ مرجیہ تھے بالکل ساقط عن الاعتبار ہی کیونکہ حنفیہ کا عقیدہ مرجیہ کے بالکل برخلاف ہی بلکہ وہ فرقہ مرجیہ کو ناری جانکر مرجیہ کے پیچھے نماز تک ناجائز سمجھتے ہین پس اگر امام ابوحنیفہ یا اُنکے اصحاب کا ذرا بھی ارجاء کی طرف میلان ہوتا تو حنفیون کا عقیدہ مرجیہ کے کبھی ایسا برخلاف نہوتا اِس لیے امام موصوف کو ارجاء کی نسبت دینا محض ایک تہمت اور دروغ گویم برروے تو کا سا معاملہ ہی اور یہ قول سکتوا عن رایہ وعن حدیثہ بالکل خلاف واقع ہی چنانچہ جملہ ثانیہ کی تکذیب تو خود معترض کے ہی اِس بیان سے ثابت ہوتی ہی کہ عباد بن عوام اور ابن مبارک وہشیم و وکیع ومسلم بن خالد وابومعاویہ اور مقری (یعنی عبد اللہ بن مقری جو بخاری کے مشائخ کبار مین سے ہین) نے ابوحنیفہ سے روایت کی پس جس صورت مین اسقدر جہان دیدہ محدثین اہل ثقات کا امام ابوحنیفہ سے روایت کرنا اپنی زبان سے تسلیم کیا جاے تو پھر اپنی ہی زبان سے کہنا کہ لوگ اُنکی حدیث سے ساکت ہوے عجب دلیری بلکہ خلاف بیانی ہی خصوصاً ایسے شخص کی طرف سے کہ جسکی کتاب اصح الکتب بعد کتاب اللہ تصور کیجاے ایسی بات کا سرزد ہونا ان ہذا لشئی عجاب کا قول کو یاددلاتا ہی - اور جملہ اول یعنی سکتوا عن رایہ تو صریح البطلان ہی کیونکہ جسکو ذرا بھی شعور ہی اُسکو بخوبی معلوم ہی کہ بحسب ماذکرنا کے بڑے بڑے ائمہ مجتہدین ومحدثین واولیاے کبار نے امام ابوحنیفہ کی راے وقیاس تسلیم کیا اور اُسپر کاربند ہوے اور آپکے مذہب کے لوگ بحسب تواریخ ہر ایک زمانے مین اب تک نسبت دیگر مذاہب کے دوچند سہ چند رہے ہین یہانتک کہ بعض ملکون مین بجز آپ کے مذہب کے دوسرا مذہب کوئی جانتا ہی نہین پس مین نہین جانتا کہ جو لوگ امام ابوحنیفہ کی راے

وحدیث سے ساکت ہوے ہین وہ بہ نسبت آخذین کے کیا تعداد رکھتے ہین اگر غور سے دیکھا جاوے تو انکی اسقدر بھی حیثیت نہین جو قطرہ کو سمندر سے ہو اور بڑے تعجب کی بات ہو کہ جب امام بخاری نے دیکھا کہ امام اعظم کے ورع و اتقا و کثرت علم وعبادت و زہد پر سلف وخلف نے اجماع کیا ہو اور انمین فضل آلہی سے کوئی بات مثل فسق و رذالت قادحہ و سوء حفظ و قلت ضبط اور نکارت کی ایسی نہین جو موجب عدم قبولیت انکی روایت اور رائے کے ہوسکے تو یہ بہتان باندھ دیا کہ وہ مرجی تھے حالانکہ اکثر محدثین کے نزدیک ارجا مانع قبولیت حدیث نہین ہو خصوصاً جبکہ دعوی اسکا نہ کیا جاوے بلکہ محض انکار ہو چنانچہ اصحاب صحاح ستہ نے اہل بدعت مثل مرجیہ وجہمیہ و شیعہ سے برابر روایت کی ہو بلکہ خود امام بخاری نے اپنی صحیح مین جسکی نسبت انکا دعوی ہو کہ مین اس کتاب مین ایسی کوئی حدیث نہین لایا جو صحیح نہو اہل بدعت سے روایت کی ہو چنانچہ ابوسعید عباد بن یعقوب الرواجنی کوفی متوفی سنہ ۲۵۰ ہجری سے روایت کی ہو جو رافضی تھا جسکی نسبت ابن حبان کا قول ہو کہ وہ مستحق الترک ہو اسی طرح عبد الملک بن اعین کوفی مولی بنی شیبان شیعہ اور محمد بن خازم ابو معاویہ متوفی سنہ ۲۲۶ ہجری مرجیہ تھا - علاوہ اسکے خود امام نسائی جنکی سنن صحاح ستہ مین داخل ہو صرف منسوب بہ تشیع ہی نہ تھے بلکہ صاحب تاریخ خلکان نے انکو الفاظ کان یتشیع سے ذکر کیا ہو اور تشیع کی طرف انکی نسبت صرف خیالی بات نہین بلکہ انکی موت ہی تشیع کے سبب سے ہوئی تھی - ابو الحسن علی بن عمر صاحب سنن دارقطنی جنکی کتاب مشہور و معروف ہو منسوب بہ تشیع تھے چنانچہ اس بات پر انکا دیوان سید الحمیری کا شاہد ناطق ہو -

شیخ الاسلام بدر الدین محمود عینی نے بنایہ شرح ہدایہ کی بحث قراءۃ الفاتحہ مین دارقطنی کے حق مین لکھا ہو کہ اسکو امام ابوحنیفہ کی تضعیف کا کہان سے استحقاق حاصل ہوا حالانکہ وہ خود ہی تضعیف کا مستحق ہو کیونکہ اسنے اپنی سند مین احادیث سقیمہ معلولہ - منکرہ غریبہ موضوعہ روایت کی ہین انتہی - پھر بحث اجارۃ ارض مکہ مین لکھا ہو کہ ابن القطان کا امام ابو حنیفہ کو ضعیف کہنا اسکی طرف سے بڑی بے ادبی اور بے حیائی ہو کیونکہ جس صورت مین

امام ثوری وابن مبارک اور اُنکے ہمعصر اعلام نے امام ابوحنیفہ کی توثیق وتعریف کی ہو تو وہان اُس شخص کی جو امام ابوحنیفہ کو ضعیف بیان کرے کیا حیثیت ہو انتہی ۔

صاحب دراسات اللبیب نے گیارھوین دراسہ مین لکھا ہو کہ یہ وہی دارقطنی ہو جسنے امام ائمہ ابوحنیفہ کے حق مین طعن کیا ہو اور اُنکی جس جس حدیث مرویہ پر پھرا ہو اُسکو بہ سبب اُن کے ضعیف کیا ہو اسیطرح خطیب بغدادی نے امام ابوحنیفہ کے حق مین طعن کی افراط کی ہو حالانکہ ان دونون اور مثل اُنکا کچھ اعتبار نہین باوجود اس اتفاق کے جو امام ابوحنیفہ کی توثیق اور اُنکی جلالت قدر پر ہو اور اُنکی اُس منقبت عظیم کی جسکے سبب سے انھون نے علم کو ثریا کے پاس سے پایا جیسا کہ اُنکی طرف آنحضرت کا قول لوکان العلم عند الثریا لنالہ رجل من ابناء فارس مشیر ہو انتہی ۔ خیرات الحسان کی فصل اڑتیس مین لکھا ہو کہ ابوعمر و یوسف بن عبد البر مالکی نے کہا کہ جن لوگون نے امام ابوحنیفہ سے روایت لی اور آنکی توثیق وتعریف کی ہو وہ اُن لوگون سے زیادہ ہین جنھون نے اُنمین جرح کی ہو اور جنھون نے اہل حدیث سے اُنمین جرح کی ہو اُنسے اکثر وہ ہین جنھون نے رائے وقیاس کے سبب سے اُنپر عیب لگایا ہو حالانکہ پیچھے گذرا ہو کہ یہ بات کوئی عیب نہین اور تحقیق امام علی بن مدینی نے کہا ہو کہ امام ابوحنیفہ سے ثوری وابن مبارک وحماد بن زید وہشام ووکیع وعباد بن العوام وجعفر بن عون نے روایت کی اور وہ ثقہ لاباس بہ ہین اور شعبہ اُنکے حق مین خوش عقیدہ تھے اور کہا یحیی بن معین نے کہ ہمارے اصحاب ابوحنیفہ اور اُنکے اصحاب کے حق مین تفریط کرتے ہین یعنی اُنکا مرتبہ گھٹاتے ہین پس اُنسے کہا گیا کہ کیا وہ حدیث مین جھوٹ بولتے تھے کہا نہین ۔ اور شیخ الاسلام تاج سبکی کے طبقات مین ہو کہ محدثین کے اس قاعدے کو کہ جرح تعدیل پر مقدم ہوتی ہو مطلق طور پر سمجھنے سے بالکل پرہیز کرنا چاہیے بلکہ صواب یہ ہو کہ جس شخص کی امامت وعدالت ثابت ہو اور بہت لوگ اُسکی تعریف کرنیوالے ہون اور جرح کرنیوالا اکیلا ہو اور جرح کے سبب پر وہان کوئی قرینہ تعصب مذہب وغیرہ کا دال ہو تو اُسکی جرح کا کچھ لحاظ نہ کیا جائے ۔ پھر تاج سبکی نے بعد طویل کلام کے کہا ہو کہ ابھی ہمنے ظاہر کیا ہو کہ تحقیق جارح کی جرح اُس شخص کے حق مین قبول نہین کیجاتی جسکی طاعات معصیت پر اور تعریف کرنیوالے مذمت کرنے والون پر اور پاک کرنیوالے جرح کرنے والون پر غالب ہون خصوصاً جبکہ وہان

کوئی ایسا قرینہ ہو جو اس بات کی شہادت دے کہ جرح کرنیوالا تعصب مذہبی اور مناقشہ دنیاوی سے جرح کرتا ہے اور اسوقت نہ دیکھا جاویگا ثوری کے کلام کو ابوحنیفہ اور ابن ذہب وغیرہ کو مالک اور ابن معین کو شافعی اور نسائی کو احمد بن صالح کے حق میں اور کہا کہ اگر ہم تقدیم الجرح کو مطلق سمجھیں تو کوئی ائمہ میں سے سلامت نہ رہیگا کیونکہ ایسا کوئی امام نہیں ہے جسپر طعن کرنیوالون نے طعن نہ کیا ہو اور اسمیں ہلاک ہونیوالے ہلاک نہوے ہون انتہی۔

فتح القدیر وغیرہ شروح ہدایہ مین لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ جب بغداد مین داخل ہوے اور وہان کے لوگ امام موصوف پر بسبب مخالفت ظاہری حدیث کے رطب کی بیع تمر سے جائز کہنے مین طعن کرتے تھے پس اہل حدیث نے جمع ہوکر سوال کیا کہ آپ رطب بیع کی تمر کسطرح جائز کہتے ہین امام نے فرمایا کہ دو حال سے خالی نہین یا رطب تمر ہے یا تمر نہین ہے اگر تمر ہے تو عقد جائز ہے بدلیل حدیث التمر بالتمر کے اور اگر تمر نہین ہے تو بھی عقد جائز ہے بدلیل آخر حدیث کے اذا اختلف النوعان فبیعوا کیف ما شئتم پس اہل حدیث نے وہ حدیث سعد کی پیش کی امام اعظم نے جواب دیا کہ اس حدیث کا مدار زید بن عیاش پر ہے اور زید بن عیاش کی حدیث مقبول نہین تو سب حیران ہو گئے اور انسے اس طعن کو اہل حدیث نے پسند کیا یہانتک کہ ابن مبارک نے کہا کہ کس طرح کہا جاتا ہے کہ امام ابوحنیفہ حدیث کو نہین پہچانتے حالانکہ وہ کہتے ہین کہ زید بن عیاش اُن لوگون سے ہے جنکی حدیث مقبول نہین انتہی۔

عقود الجواہر المنیفہ مین باب الربا مین لکھا ہے کہ ابن عبد البر مالکی نے کتاب جامع العلم مین ایک باب اس مضمون مین باندھا ہے کہ امام ابوحنیفہ کا قول جرح و تعدیل مین قبول کیا جاسے انتہی۔

افسوس امام بخاری نے محض اُس رنجش کے سبب سے جو انکو امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے پہونچی تھی بلا سوچے سمجھے امام اعظم پر مرجیہ ہونے کی تہمت لگادی اور اپنے شیخ حضرت عبد اللہ بن مبارک رح کے اس شعر پر جو انہون نے امام ابوحنیفہ کے بارے مین کہا ہے کچھ خیال نہ کیا ع شماتت العائبین لہ سفاھا ٭ خلاف الحق مع حجج ضعیفۃ

اگر خدانخواستہ امام موصوف مین ظاہری یا باطنی کوئی عیب ہوتا تو ابتدا سے آجتک ہر زمانے مین اہل باطن اور اولیاء کرام آپکے مذہب کو پسند کرکے آپکی تقلید اپنے اوپر کیون لازم سمجھتے چنانچہ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء دہلوی کتاب راحۃ القلوب مین تحریر فرماتے ہین کہ حضرت خواجہ سید العابدین زبدۃ العارفین فرید الحق والشرع شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ نے بتاریخ ۱۱۔ ماہ ذی الحجہ ۶۵۵ھ ہجری فرمایا کہ ہر چار مذہب برحق ہین لیکن بالیقین جاننا چاہیے کہ مذہب امام اعظم کا سب سے فاضل تر ہے اور دوسرے مذہب اسکے پس رو ہین اور امام ابوحنیفہ افضل المتقدمین ہین اور الحمد للہ کہ ہم اسکے مذہب مین ہین اور مین اس لائق نہین کہ امام اعظم کا نام زبان پر لاسکون لیکن امام ممدوح کے شاگرد امام محمد شیبانی کا وہ درجہ تھا کہ جب وہ سوار ہوکر کہین جاتے تھے تو امام شافعی انکی رکاب کے ساتھ پیدل چلتے تھے یہان سے معلوم ہوسکتا ہے کہ ان دونون مذاہب مین کسقدر فرق ہے انتہی ملخصاً۔

پس اگر کسی نے ازراہ تعصب یا کسی ذاتی حسد وعداوت سے امام اعظم کی شان مین کوئی کلمہ انکے برخلاف کہا تو اسپر درصورتیکہ وہ واقع اور نفس الامر کے مطابق نہو اعتبار کرلینا سراسر جہالت وضلالت ہے اگر تواریخ و واقعات کو دیکھا جاوے تو ایسا کوئی شخص جو کسی فن مین کامل ہووے نہین گذرا کہ جسکے کلام مین کسی نے ردوقدح نہ کیا ہو اور اسکی شان مین کچھ نہ کہا ہو یہانتک کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رح جو باتفاق مشایخ طریقت وعلماے شریعت اولیاء کبار کے سردار ہین اور اہل حق مین سے کسی کو انکی ولایت اور علو درجہ مین کلام نہین لیکن ابن جوزی محدث کو دیکھو کہ اسنے باوجود علم وفضل کے کیا کیا انکی شان مین کہا ہے اور یحیی بن معین جنکے حق مین امام احمد بن حنبل فرماتے ہین کہ جس حدیث کو یحیی بن معین نہ جانین وہ حدیث ہی نہین ہے خیال کرنا چاہیے کہ انھون نے امام شافعی کے حق مین کیا کیا نکتہ چینیان کی ہین یہانتک کہ کہا ہے کہ مین شافعی کی حدیث پسند نہین کرتا اور ایک جگہ کہا ہے کہ مین شافعی اور انکی حدیث کو نہین پہچانتا اور تنزیہ الشریعۃ مین لکھا ہے کہ لوگون نے یہ حدیث امام شافعی کے حق مین وضعی بنائی ہے عن انس یکون فی امتی رجل یقال لہ محمد بن ادریس اضر علے امتی من ابلیس علاوہ اسکے

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مشاجرات ومنازعات ومحاربات کو دیکھنا چاہیے کہ باوجود افضلیت واکملیت کے کیسے کیسے امور اُنمین ایک دوسرے کی نسبت وقوع مین آئے ہین اور تاہم اُن سب کی بزرگی مسلم ہمگنان ہے اور وہ سب کے سب نور علی نور ہین۔ شیخ محمد طاہر نے مغنی اور خاتمہ مجمع البحار مین لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ عالم عامل عابد ورع وتقی علوم شریعت کے امام تھے تحقیق بعض باتین مثل خلق قرآن وقدر وارجاء وغیرہ کے ایسی اُنکی طرف منسوب کی گئی ہین جو اُنکی قدر کے لائق نہین اور وہ صریحاً اُنسے منزہ ہین چنانچہ اُنکی تنزیہ پر اُنکے ذکر کا منتشر فی الآفاق ہونا اور اُنکے علم سے زمین کے طبق کا پر ہونا اور اُنکے مذہب وفقہ کو لوگون کا قبول کرنا ایک بڑی بھاری دلیل ہے پس اگر خدا کا امام ابوحنیفہ رح مین پوشیدہ بھید نہوتا تو نصف یا اُسکے قریب اہل اسلام کو اُنکی تقلید پر جمع نہ کرتا حالانکہ وہ آجکے دن تقریباً ساڑھے چارسو برس تک اُنکی فقہ اور رائے کے ساتھ معبود ہو رہا ہے انتہی۔

ایسے ہی صاحب مشکوٰۃ نے اسماء الرجال اور ابن اثیر نے جامع الاصول مین تصریح کی ہے بلکہ جن لوگون نے کسی غرض نفسانی سے اُنکے حق مین کلام کیا ہے وہ دنیا ہی مین خدا کی برکت سے محروم ہو گئے چنانچہ جواہر المنیفہ مین لکھا ہے کہ ہمنے تحقیق دیکھا ہے کہ جن لوگون نے امام ابوحنیفہ کے حق مین کلام کیا ہے اُنکے مذہب مضمحل ہو کر نابود ہو گئے یہانتک کہ کوئی نہین جانتا حالانکہ مذہب امام ابوحنیفہ رح کا قیامت تک باقی ہے اور جسقدر پرانا ہوتا ہے نور وبرکت مین زیادہ ہوتا جاتا ہے یہانتک کہ شرق سے غرب تک زمین اُنکے مذہب سے پُر ہو رہی ہے اور اکثر آدمی اُنکے ہی مذہب پر ہین انتہی۔

شامی شرح دُرالمختار مین شیخ یوسف بن عبد الہادی حنبلی کی کتاب تنویر صحیفہ سے منقول ہے کہ خطیب کے کلام پر غرہ نہونا چاہیے کیونکہ وہ ایک جماعت علماء مثل امام ابوحنیفہ رح و امام احمد اور اُنکے اصحاب سے سخت تعصب رکھتا ہے اور کئی وجہ سے اُسنے اُنکے حق مین سخت وسست لکھا ہے اسلیے بعضون نے خطیب کے جواب مین السہم المصیب فی کبد الخطیب نام رسالہ تصنیف کیا ہے اور ابن جوزی نے خطیب کا اتباع کیا ہے چنانچہ ابن جوزی کے سبط نے اپنی تاریخ مرآۃ الزمان مین لکھا ہے کہ خطیب پر چندان تعجب نہین کیونکہ اُسنے ایک جماعت

علما پر طعن کیا ہی لیکن نہایت تعجب ابن جوزی پر ہی جو خطیب کے طرز کا پیرو ہوا ہی اور وہ کام کیا ہی
جو بہت برا تھا پھر کہا کہ امام ابوحنیفہ کے متعصبون مین سے دارقطنی اور ابونعیم ہین چنانچہ
ابونعیم نے اپنے حلیہ مین آپکا ذکر تک نہین کیا اور اُنکا ذکر کیا ہی کہ جو آپ سے علم و زہد مین کمتر
تھے (ترمذی نے بھی ایسا ہی اپنے جامع مین مسلک اختیار کیا ہی) خیرات الحسان مین لکھا ہی
کہ اگر خطیب کا کہنا صحیح بھی مان لیا جاوے تو بھی وہ غیر معتد بہ ہی کیونکہ یہ دو حال سے خالی نہین
یا تو وہ غیر اقران امام سے ہی پس اس صورت مین وہ اُس بات کا مقلد ہی جسکو امام صاحب کے
کسی دشمن نے لکھا یا کہا یا وہ امام کے اقران مین سے ہی پس اس صورت مین بھی غیر معتد بہ
ہی کیونکہ بعض ہمسر کا قول بعض ہمسر کے حق مین غیر مقبول ہی جیسا کہ حافظ ذہبی و حافظ عسقلانی
نے اسکی تصریح کی ہی خصوصاً اُسوقت کہ جب ظاہر ہو جاوے کہ بسبب عداوت یا تعصب مذہبی
کے ایسا کہا گیا ہی کیونکہ حسد ایک ایسی سخت آفت ہی کہ اُس سے بجز اُسکے جسکو خدا نے محفوظ رکھا
ہو کوئی نہین بچا۔ ذہبی نے کہا ہی کہ شاید ہی کوئی اہل عصر بجز انبیا و صدیقین کے اس بلا سے
بچا ہو اور تاج سبکی نے کہا ہی کہ ای مسترشد تجکو یہ لائق ہی کہ ائمہ ماضیین کے حق مین ادب
برتنے اور اُنمین سے بعض کے کلام پر بعض کے حق مین خیال نکرنا وقتیکہ کوئی دلیل واضح نہو
پھر اگر تاویل کر سکتا ہی تو حسن ظن کا خیال کر ورنہ اُس سے اعراض کر اور حاشا و کلا اُن باتون
کیطرف ہرگز خیال نکر جو درمیان ابوحنیفہ رح و سفیان ثوری یا مالک و ابن ابی ذئب یا احمد
بن صالح و نسائی یا احمد و حارث محاسبی کے وقوع مین آئی ہین۔ اسی طرح ایک جماعت
معاصرین مالک نے اُنکے حق مین بہت کچھ کلام کیا ہی اور ابن معین نے شافعی کے حق مین
بہت کچھ کہا ہی اور ایسے شخص کی نسبت جو اُنکے اور اُنکے ہم مثلون کے حق مین کلام کرتا ہی
حسن بن ہانی کا یہ شعر صادق آتا ہی ؎ یا ناطح الجبل العالی لیکلمہ اشفق
علی الراس لا تشفق علی الجبل۔ اگر سلف نے بعض کے حق مین کلام کیا ہو جیسا کہ
صحابہ کے درمیان بھی واقع ہوا ہی تو اس سے کچھ تعجب نہین کیونکہ وہ مجتہد تھے اور اپنے
مخالف کے قول سے انکار کرتے تھے خصوصاً ایسے حال مین کہ جبکہ اُنکے پاس کوئی ایسی
دلیل ہوتی تھی جو قول غیر کے خطا ہونے پر دلالت کرتی تھی اور اس سے اُنکا قصد محض

نصرت دینی تھا نہ غرض نفسانی لیکن اُن لوگون پر بڑا تعجب ہی جو اِس زمانے مین علمیت کا دعویٰ کرتے ہین اور با کل و مشرب و ملبس او ربیع و شری اور نکاح وغیرہ عبادات مین امام اعظم کی تقلید کرتے ہین پھر آپپر اور اُنکے اصحاب پر طرح طرح کے طعن کرتے ہین بس اِن لوگون کی مثال اُس مکھی کی ہی جو اسپ راہوار تیز رفتار کی دُم کے نیچے بیٹھی ہو اور وہ اپنی تیز رفتار سے دوڑ رہا ہو اور مین مُتحیر ہون کہ امام اعظم کے حق مین ایسی باتین کیون مانتے ہین اور جبین امام کے مقلد ہین اُسکے حق مین وہ باتین کیون روا نہین رکھتے اور اپنے امام کی تقلید ادب مین کیون نہین کرتے جبکہ اُنکو بخوبی معلوم ہی کہ اُنکا امام ابن امام احمد کی تکریم و تعظیم مین سرمو تفاوت نکرتا تھا چنانچہ علماے کرام نے تینون ائمہ خصوصاً امام شافعی کی تعریف و توصیف امام اعظم کی نسبت اپنی اپنی توالیف مین نقل کی ہی الغرض کامل سے کمال ہی صادر ہوتا ہی اور ناقص سے بجز نقصان کے اور کچھ وقوع مین نہین آتا اور معترض کے لیے حرمان برکت معترض علیہ کافی ہی اعاذنا اللہ من ذلک اور منجملہ اُس تادب کے جو امام شافعی نے امام ابو حنیفہ کی نسبت کیا ہی ایک یہ ہی کہ آپ فرماتے تھے کہ مین امام ابو حنیفہ سے برکت چاہتا ہون اور جب کوئی حاجت پیش آتی ہی تو اُنکی قبر پر جاکر اور دوگانہ پڑھکر دعا مانگتا ہون تو میری وہ حاجت روا ہو جاتی ہی اور بعض اُن علما نے جنھون نے منہاج پر حواشی لکھے ہین ذکر کیا ہی کہ ایک دن امام شافعی نے صبح کی نماز امام ابو حنیفہ کی قبر کے پاس پڑھی اور اُسمین دعاے قنوت نہ پڑھی لوگون نے اِسکا سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ مین نے تادب صاحب اس قبر سے نہین پڑھی بعض نے یہ لفظ بھی زیادہ کیا ہی کہ آپ نے اونچی بسم اللہ بھی نہ پڑھی یہان اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ امام شافعی نے امام ابو حنیفہ رح کی خاطر فعل مسنون کو کس لیے چھوڑا تو اُسکا جواب یہ ہی کہ کبھی سنت کو ایسی بات عارض ہو جاتی ہی کہ عند الضرورت اُسکا چھوڑ دینا ترجیح رکھتا ہی چنانچہ جب امام شافعی نے دیکھا کہ امام ابو حنیفہ کے بہت سے حاسد ہین اور حسد کرنے سے باز نہین آتے تو اُنھون نے اُنکی ناک مین خاک ڈالنے اور تعلیم جاہل کے لیے ایسا عمدہ کام لینے تادب امام کو دکھایا جو دعا قنوت اور بسم اللہ کے اونچے پڑھنے سے افضل ہی انتہی۔

حدیقۂ دوم

دوسری صدی کے فقہا وعلما کے حالات مین

ابراہیم بن میمون صائغ مروزی۔ فقیہ فاضل محدث صدوق تھے امام ابوحنیفہ رح اور عطاء سے روایت کرتے تھے اور آپ سے حسان ابراہیم نے روایت کی۔ شہر مرو مین ۱۳۱ھ مین ابومسلم خراسانی نے آپکو شہید کیا۔ ابن مبارک کہتے ہین کہ جب آپ کے مقتول ہونیکی خبر امام ابوحنیفہ رح کو پہونچی تو وہ اسقدر روئے کہ ہمنے گمان کیا کہ روتے روتے مرجائینگے۔ آپکے مقتول ہونیکا سبب یہ ہوا کہ ابومسلم خراسانی سے آپ نے کچھ سخت کلامی کی تھی جسپر اُسنے آپکو پکڑ لیا یہ خبر سنتے ہی خراسان کے تمام فقہا وعابد جمع ہوے اور آپکو چھڑا لیگئے لیکن آپ نے مکرر سہ کرر ظالم مذکور کو بُری باتون سے سرزنش کی اسپر اُسنے آپکو قتل کرادیا۔ امام بخاری نے معلق اور ابوداؤد نسائی نے اپنی اپنی صحیح مین آپ سے تخریج کی۔ صائغ زرگر کو کہتے ہین شاید آپ زرگری کا کام کرتے ہونگے جس سے صائغ کہلاتے تھے۔ ولی پاک باطن آپکی تاریخ وفات ہے۔

مسعر بن کدام ہلالی کوفی۔ ابوسلمہ کنیت تھی۔ طبقہ کبار تبع تابعین سے حافظ احادیث ثقہ فاضل معتمد تھے امام ابوحنیفہ رح وعطاء اور قتادہ سے روایت کرتے تھے اور آپ سے سفیان ثوری نے روایت کی آپ کہتے ہین کہ جس شخص نے اپنے اور خدا کے درمیان امام ابوحنیفہ کو گردان لیا مین امید رکھتا ہون کہ وہ بیخوف ہوگیا اور اُسکو اپنے لیے احتیاط مین نقصان نہوگا۔ کہتے ہین کہ جب سفیان ثوری اور شعبہ کسی بات مین اختلاف کرتے تھے تو کہتے تھے کہ آؤ ہم مسعر بن کدام کی طرف چلین جو ہمارے فیصلہ کے لیے ترازو ہین۔ نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ آپ سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ کے جو مجتہد اور اُستاد المحدثین ہین اُستاد ہین آپکی جلالت اور حفظ واتقان متفق علیہ ہے۔ اصحاب صحاح ستہ نے آپ سے تخریج کی۔ وفات آپ کی ۱۵۳ھ یا ۱۵۵ھ ہجری مین ہوئی۔ نجم جہان آپکی تاریخ وفات ہے۔

حمزہ بن حبیب زیات قاری کوفی۔ ابوعمارہ آپکی کنیت تھی۔ محدث صدوق۔ زاہد۔ پرہیزگار قرا سبعہ مین سے ایک قاری تھے ۸۰ھ ہجری مین پیدا ہوے۔ امام ابوحنیفہ سے بہت سی روایات رکھتے تھے۔ جامع القرارت مین لکھا ہے کہ آپ ایسے دن کو آدمی اور رات کو جن پڑھا کرتے تھے وفات

آپ کی ۱۵۶ یا ۱۵۸ ہجری میں امام مسلم وغیرہ نے آپ سے تخریج کی محبوب زمان آپ کی تاریخ وفات ہے۔
زفر بن ہذیل بن قیس بن سلیم العنبری البصری - آپکا والد ماجد اصفہان کا رہنے والا تھا آپ
سنہ ۱۱۰ ہجری میں پیدا ہوے امام ابوحنیفہ کے اُن دس اصحاب میں سے تھے جنھون نے امام کو
کتب فقہ کی تدوین میں مدد دی - امام ابوحنیفہ آپکی بڑی عزت کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ
ہمارے اصحاب میں سے یہ اقیس ہیں - حسن بن زیاد کہتے ہین کہ آپ امام کی مجلس مین سب سے
مقدم بیٹھا کرتے تھے - سلیمان عطار سے روایت ہو کہ آپ نے اپنے نکاح کی تقریب پر امام ابوحنیفہ کو
بُلایا اور امام کو خطبہ پڑھنے کے لیے کہا امام نے خطبہ مین فرمایا - ہذا زفر امام من ائمۃ المسلمین و علم
من اعلامھم فی شرفہ و حسبہ و نسبہ - حماد بن امام ابوحنیفہ کہتے ہین کہ امام ابوحنیفہ کے اصحاب مین
بعد امام ابویوسف کے ان جیسا اور کوئی فقیہ نہ تھا - داؤد طائی سے روایت ہو کہ ابویوسف
اور زفر اکثر فقہ مین مناظرہ کیا کرتے تھے مگر زفر جید اللسان تھے اسلیے ابویوسف بسا اوقات
مناظرہ مین مضطرب ہو جاتے تھے جس سے زفر انکو کہتے کہ آپ کہان بھاگتے ہین یہ دروازے
کھُلے ہین جسکو چاہو اختیار کرو - شداد کہتے ہین کہ مین نے اسد بن عمرو سے پوچھا کہ ابویوسف
افقہ ہین یا زفر انھون نے جواب دیا کہ زفر اورع ہین مین نے کہا میرا سوال فقاہت سے ہو
انھون نے فرمایا کہ آدمی ورع ہی سے بزرگ ہوتا ہو - عبداللہ بن مبارک سے روایت ہو کہ مین نے زفر کو
یہ کہتے سنا ہو کہ حدیث کے ہوتے ہم قیاس پر ہرگز کاربند نہین ہوتے اور جب حدیث ملجاتے تو
قیاس کو چھوڑ دیتے ہین حسن بن زیاد کا قول ہو کہ زفر اور داؤد آپس مین بھائی بنے ہوے تھے
پس داؤد نے تو فقہ کو چھوڑ کر عبادت اختیار کر لی اور زفر نے دونون کو جمع کیا - یحییٰ بن اکثم کہتے
ہین کہ مین نے وکیع کو اخیر عمر مین دیکھا کہ وہ صبح کو زفر اور شام کو ابویوسف کے پاس آتے تھے مگر
پھر انھون نے ابویوسف کے پاس جانا چھوڑ دیا اور دونون وقت زفر کے پاس آنا شروع کیا -
محمد بن عبداللہ انصاری سے روایت ہو کہ زفر کو قضا کے لیے کہا گیا تھا مگر انھون نے اُسکے
قبول کرنے سے انکار کیا اور کہین چھپ رہے جب آپکا مکان گرادیا گیا تو اُسوقت آپ نکلے اور
اپنے مکان کو درست کرایا پھر آپکو قضا کے لیے کہا گیا اور دوبارہ آپ کا مکان گرادیا گیا مگر پھر بھی
آپ نے قضا کو ہرگز قبول نہ کیا - آپ امام ابوحنیفہ کے اصحاب حدیث مین سے تھے کہتے ہین کہ

امام ابو حنیفہ کی شاگردی سے پہلے ایک دفعہ آپکو اور آپ کے یاردن کو کوئی مسئلہ پیش آیا جسکے استکشاف کے لیئے آپ امام ابو حنیفہ کے پاس گئے اور جواب باصواب پاکر امام موصوف سے پوچھا کہ تمنے یہ جواب کہان سے دیا ہی امام نے فرمایا کہ فلان حدیث اور اِس قیاس سے پھر امام نے زفر سے اِس جواب کے متعلق چند سوال کیے جنکے جواب سے یہ بالکل نابلد تھے اسیلیے امام نے اُنکی بھی توضیح کردی پس زفر نے اپنے اصحاب کے پاس آکر بطور امتحان کے وہ سوالات پوچھے وہ زفر سے بھی زیادہ تر نابلد تھے اسیلیے زفر نے جو امام ابو حنیفہ سے سنا تھا بعینہ بادلیل اُنکے سامنے پیش کیا بعد ازان آپ نے امام ابو حنیفہ کی خدمت مین آکر اُنکی صحبت اختیار کی یہانتک کہ اپنے زمانہ کے افقہ ہوے - ابو نعیم نے کہا ہی کہ زفر ثقہ مامون مین بصرہ مین اپنے بھائی کا ورثہ لینے آئے مگر لوگون نے آپکو یہان سے واپس جانے نہ دیا اسیلیے بصرہ ہی مین آپ ۱۵۸ھ مین فوت ہوے - ذمیاطی نے تعالیق الانوار علی الدر المختار مین لکھا ہی کہ آپ بصرہ کی دارالقضاء کے متولی بھی رہے ہین - ابن خلکان مین لکھا ہی کہ معافا بن زکریا نے کتاب جلیس الانیس مین عبد الرحمن بن مغر سے روایت کی ہی کہ ایک شخص نے امام ابو حنیفہ سے پوچھا کہ مین نے رات شراب پی تھی مجکو احتمال ہی کہ شاید مین نے نشہ مین اپنی عورت کو طلاق دیدی ہو امام نے فرمایا کہ جبتک تجکو عورت کی طلاق کا یقین نہو تب تک عورت تیری ہی ہی اور مطلقہ نہین ہوئی پھر اُس شخص نے سفیان ثوری سے جاکر پوچھا اُنھون نے کہا کہ تو اپنی عورت سے رجوع کرلے پس اگر تونے اُسکو طلاق دی ہوگی تو اس رجوع سے طلاق کی تلافی ہوجائیگی ورنہ اس رجوع سے کچھ مضائقہ نہین پھر اُسنے شریک بن عبد اللہ سے جاکر پوچھا اُنھون نے یہ کہا کہ تو پہلے اپنی عورت کو طلاق دیدے اور پھر اُس سے رجوع کرلے - ان تینون کے بعد یہ شخص زفر کے پاس آیا اور سوال مذکور کیا آپ نے فرمایا کہ تو نے میرے سوا کسی اور سے بھی یہ مسئلہ پوچھا ہی اُسنے کہا کہ امام ابو حنیفہ سے فرمایا کہ پھر اُنھون نے کیا جواب دیا اُسنے کہا کہ وہ کہتے ہین کہ جبتک تجکو اپنی عورت کی طلاق کا یقین نہو تب تک وہ عورت تیری ہی ہی آپ نے فرمایا کہ امام نے ٹھیک فرمایا ہی پھر کہا کہ کسی اور سے بھی پوچھا ہی اُسنے کہا کہ سفیان ثوری سے آپ نے کہا کہ اُنھون نے کیا جواب دیا کہا کہ وہ کہتے ہین کہ تو عورت سے رجوع کرلے کیونکہ اگر طلاق دی ہوگی تو اِس سے طلاق کی تلافی ہوجائیگی

نہین تو اس رجعت سے کچھ حرج نہین آپ نے کہا کہ یہ جواب اچھا نہین پھر پوچھا کہ کیا کبھی اور سے بھی پوچھا ہی اُسنے کہا کہ شریک سے۔ فرمایا کہ اُنھون نے کیا جواب دیا کہا کہ وہ کہتے ہین کہ پہلے اپنی عورت کو طلاق دے اور پھر اُس سے رجوع کرلے۔ آپ یہ جواب سُنکر بڑے ہنسے اور کہا کہ اس مسئلہ کی مثال اسطرح پر ہی کہ ایک شخص پانی کی بدرو کے پاس سے گذرا اور اُسکے کپڑون پر چھینٹین پڑنے کا احتمال ہوا پس امام ابوحنیفہ نے تو کہا کہ جبتک چھینٹین پڑنے کا یقین نہو کپڑے پاک ہین اور سفیان نے کہا کہ اُنکو دھو ڈالنا چاہیے اگر پلید تھے تو دھونے سے پاک ہوجائینگے ورنہ زیادہ تر پاک ہوجاوینگے اور شریک نے کہا کہ پہلے اُسپر پیشاب کر پھر اُسکو دھو ڈال۔ بعد اس مثال کے صاحب کتاب مذکور زفر کی تعریف کرتے ہین کہ اُنھون نے تینون ائمہ کے فتووں مین کیسی عمدہ مثال دیکر تفصیل کی۔ اصحاب دانا آپ کی تاریخ وفات ہی۔

داؤد طائی

داؤد بن نصیر الطائی کوفی۔ کنیت آپ کی ابو سلیمان تھی محدث ثقہ۔ زاہد۔ اعلم۔ افضل واورع زمانہ تھے۔ ضروری علوم حاصل کرکے امام اعمش اور ابن ابی لیلی سے حدیث کو سنا اور بہت سی احادیث اُنسے کتابت کین پھر امام ابوحنیفہ کی صحبت مین داخل ہوے اور بیس برس تک اُنکی شاگردی مین صرف کرکے فقہ کو اخذ کیا اور اس درجہ کو فائز ہوے کہ امام موصوف کے اصحاب مین سے کسی کو آپ پر تقدم کا رتبہ حاصل نہ تھا یہانتک کہ جب صاحبین کو کسی مسئلہ مین باہم اختلاف ہوتا تو وہ آپ کو اپنا منصف مقرر کرتے آپ کا دستور تھا کہ جب صاحبین آپکے پاس تشریف لاتے تو آپ امام محمد کیطرف منھ اور امام ابو یوسف کی طرف پیٹھ کرکے بیٹھے اور فرماتے کہ ہمارے اوستاد نے تازیانے کھاکھا کر اپنے آپ کو ہلاک کرالیا مگر قضا کو قبول نہ کیا اور امام ابو یوسف نے اُنکا خلاف کرکے قضا کو اپنی عزت وافتخار کا باعث سمجھا پس جو شخص اپنے اوستاد کے طریقہ کی مخالفت کرے مین اُس سے بات تک کرنی نہین چاہتا چنانچہ ایسا ہی کرتے کہ اگر قول امام محمد کا درست تر ہوتا تو فرماتے کہ امام محمد کا قول ٹھیک ہی اور اگر امام ابو یوسف کا قول ٹھیک ہوتا تو اسطرح پر فرماتے کہ اُنکا قول درست ہی اور نام اُنکا ہرگز زبان پر نہ لاتے آپ سے ابن عیینہ نے روایت کی اور یحیی بن معین وغیرہ محدثین نے آپکی ثقاہت کی شہادت دی اور صاحب صحیح نسائی نے آپسے تخریج کی۔ شامی مین لکھا ہی کہ

محارب بن دثار کہتے ہین کہ اگر آپ امم ماضیہ مین ہوتے تو خدا تعالی ضرور ہمکو قرآن مین آپکی خبر دیتا۔ آپ دنیا سے تو پہلے بھی دل برداشتہ اور خلائق سے متنفر رہتے تھے مگر ایک دن کسی مغنی سے یہ شعر سن بیٹھے ؎ بای خد یک تبدی البلا + وای عینیک اذا سلا

جس سے آپ پر ایک حالت عظیم گذری اور نہایت بیقراری مین امام اعظم کے درس مین آئے امام نے آپ سے بیقراری اور سراسیمگی کا سبب پوچھا آپ نے سب حقیقت حال بیان کردی امام نے فرمایا کہ آپ لوگون سے منہ پھیر لین چنانچہ آپ دنیا کو چھوڑ کر ایک گوشہ مین جابیٹھے جب کچھ مدت ہوئی تو ایک دن امام اعظم آپ پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ یہ کام کی بات نہین ہی جو آپ نے کی ہی بلکہ مناسب یہ ہی کہ آپ ائمہ کے درمیان بیٹھین اور انکی گفتگو سنین اور منہ سے کچھ نہ کہین آپ نے ایک برس تک ایسا ہی کیا اور کہا کہ اس ایک رسالے صبر نے تیس برس کا کام کیا ہی پھر حبیب راعی کی خدمت مین حاضر ہوے اور انسے کشایش حال پائی اور یہانتک ریاضت مین قدم رکھا کہ روٹی پانی مین بھگو دیتے جب وہ گھل جاتی تو اسے شربت کی طرح پی لیتے اور فرماتے کہ جب تک مین روٹی کو لقمہ بہ لقمہ کھاؤن اتنے عرصہ مین پچاس آیات قرآن کی پڑھی جاتی ہین پس مین روٹی کھانے مین کیون اپنی اوقات ضائع کرون۔ آپ کو اپنے باپ کے ورثہ سے کچھ روپیہ ملا تھا پس آپ اسی مین سے تھوڑا تھوڑا اپنے خرچ مین لاتے اور دعا کرتے تھے کہ الٰہی جب یہ روپیہ تمام ہو جائے تو میری جان لے لیجیو کہتے ہین کہ جب آپکے پاس دس درم باقی رہگئے تھے تو امام ابو یوسف نے آپکی والدہ سے پوچھا کہ آپ کسقدر روز خرچ کرتی ہین اسنے کہا کہ ایک دانگ۔ پس امام نے اس سب کا حساب کر لیا اور جس روز وہ روپیہ تمام ہوا تو آپ نے بعد نماز فجر کے اپنے یارون سے فرمایا کہ داؤد کی خبر لاؤ۔ ایک آدمی گیا اور یہ خبر لایا کہ وہ آج صبح کو فوت ہو گئے۔ وفات آپ کی سنہ ۱۶۰ ہجری مین اور بقول بعض سنہ ۱۶۵ ہجری مین وقوع مین آئی۔ زیب عالم آپ کی تاریخ وفات ہے۔

اسرائیل بن یونس بن اسحاق کوفی۔ کنیت آپکی ابو یوسف تھی اور عالم فاضل محدث ثقہ نقیہ کامل تھے سنہ ۱۰۰ ہجری مین شہر کوفے مین پیدا ہوے امام اعظم و امام ابو یوسف سے حدیث کو سنا اور فقہ حاصل کی اور آپ سے وکیع اور ابن مہدی نے روایت کی۔ امام احمد بن

حنبل اور یحییٰ بن معین نے آپکی ثقاہت کی شہادت دی۔ امام بخاری و مسلم نے آپ سے تخریج کی در ۱۷۶ھ ہجری میں آپ فوت ہوئے۔ سال وفات آپکا لفظ حمید زمان ہے۔

مندل

مندل بن علی عنزی کوفی کنیت آپکی ابو عبداللہ تھی بقول بعض آپ کا نام عمرو اور مندل لقب تھا آپ امام ابو حنیفہ کے اصحاب میں سے فقیہ فاضل۔ محدث۔ صدوق طبقہ کبار تبع تابعین میں سے تھے۔ معاذ نے کہا ہے کہ میں نے کوفہ میں داخل ہو کر کسی کو آپ سے زیادہ اورع نہیں دیکھا۔ آپ ۱۰۳ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور اعمش و ہشام سے روایت کی اور حدیث میں اپنے بھائی حبان بن علی سے اقوی تھے اور کوفہ میں ۱۶۷ھ ہجری یا ۱۶۸ھ ہجری میں فوت ہوئے۔ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے آپ سے تخریج کی۔ آپ کے بھائی ابو علی حبان بن علی بھی فقیہ فاضل اور صاحب حدیث تھے جو ساٹھ سال کی عمر میں ۱۷۱ھ ہجری میں فوت ہوئے اور ابن ماجہ نے انسے تخریج کی۔ امام پاک باطن اور امام ہمام آپکی تاریخ وفات ہیں۔

عمرو بن میمون

عمرو بن میمون بن بحر بن سعد رماح بلخی۔ ابو علی کنیت تھی۔ محدث ثقہ۔ فقیہ عالم صاحب علم و فہم اور صلاح تھے بغداد میں آکر امام ابو حنیفہ کی صحبت میں داخل ہو کر انسے فقہ اخذ کی مدت تک قاضی رہے اور قضا کی حالت میں آپ کا رویہ قابل تحسین رہا اخیر عمر میں نابینا ہو کر ۱۷۱ھ ہجری میں وفات پائی۔ ترمذی نے آپ سے تخریج کی۔ کوہ علم آپکی تاریخ وفات ہے۔

زہیر بن معاویہ

زہیر بن معاویہ بن خدیج کوفی ۱۰۰ھ ہجری میں پیدا ہوئے امام ابو حنیفہ کے اصحاب میں سے محدث ثقہ۔ فقیہ فاضل تھے اور کنیت ابو خثیمہ رکھتے تھے حدیث کو امام اعمش اور انکے طبقہ سے سنا اور آپ سے یحییٰ بن قطان نے روایت کی۔ سفیان ثوری کہتے ہیں کہ آپکے زمانے میں آپ جیسا کوفہ میں اور کوئی نہ تھا۔ یحییٰ بن معین وغیرہ محدثین نے آپکی توثیق کی اور ۱۷۳ھ ہجری یا ۱۷۴ھ ہجری میں آپ فوت ہوئے۔ اصحاب صحاح ستہ نے آپ سے تخریج کی۔ زیب مسند آپ کی تاریخ وفات ہے۔

نوح بن ابی مریم

نوح بن ابی مریم ابو عصمہ مروزی الشہیر بالجامع۔ فقہ امام ابو حنیفہ اور ابن ابی لیلیٰ سے اخذ کی اور حدیث کو حجاج بن ارطاۃ اور نیز زہری و مقاتل سے سنا اور تفسیر کو کلبی وغیرہ اور مغازی کو محمد بن اسحٰق سے اخذ کیا۔ جامع آپ کو اسلیے کہتے تھے کہ آپ جامع علوم تھے اور آپکی

اور آپ کی چار مجلسین ہوا کرتی تھین - ایک حدیث و آثار - دوم - اقاویل امام ابوحنیفہ - سوم نحو - چہارم اشعار و ادب - بعض کہتے ہین کہ جامع آپکو اسلیے کہتے تھے کہ آپ نے سب سے پہلے امام ابوحنیفہ کی فقہ کو جمع کرنا شروع کیا اگرچہ آپ فقیہ جلیل القدر تھے مگر محدثین کے نزدیک حدیث مین آپ مجروح ہین یہانتک کہ آپ کو وضاع کہا گیا ہے اور بہت سی احادیث فضائل قرآن مین آپ نے وضع کین اور جب آپ سے اسکا باعث پوچھا گیا تو آپ نے بیان کیا کہ مین نے اسلیے فضائل قرآن مین حدیثین وضع کی ہین کہ بہت لوگ قرآن کو چھوڑ کر امام ابوحنیفہ کی فقہ اور ابن اسحٰق کی مغازی مین مشغول ہو گئے ہین - ابوحاتم کہتے ہین کہ آپ نے سوا صدق کے سب چیز کو جمع کیا مدت تک مرو کی قضا پر مقرر رہے اور اہل مرو اور عراقیون نے آپ سے استفادہ کیا اور ابن ماجہ نے تفسیر مین آپ سے تخریج کی - وفات آپکی سنہ ۱۷۳ ہجری مین ہوئی -

لیث بن سعد

لیث بن سعد بن عبد الرحمن فہمی - ابوالحارث کنیت تھی - فقہ و حدیث مین امام اہل مصر ثقہ سری تھے اصل مین اصفہان کے باشندہ اور قیس بن رفاعہ مولی عبد الرحمن بن خالد بن مسافر فہمی کے مولی تھے آپ کا قول ہے کہ مین نے محمد بن شہاب زہری کے علم سے علم کثیر لکھا - امام شافعی کہتے ہین کہ آپ امام مالک سے انفقہ تھے مگر اصحاب آپکے ساتھ قائم نہوئے - آپ عطا خلف اور ابن ملیکہ اور نافع ابن مولی عمر سے روایت کرتے تھے اور آپ سے شعیب اور ابن مبارک نے روایت کی - بڑے سخی و کریم تھے یہانتک کہ سال بھر مین آپکو پانچ ہزار دینار کی آمدنی تھی مگر زکوۃ آپ پر واجب نہوتی تھی کیونکہ آپ کا دستور تھا کہ ہر روز آپ جبتک تین سو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا نہین لیتے تھے تو آپ روٹی نہین کھاتے تھے - تاریخ خلکان مین لکھا ہے کہ مین نے بعض مجامیع مین لکھا دیکھا ہے کہ آپ حنفی المذہب تھے اور مصر کی قضا آپ کو تفویض تھی امام مالک نے آپکو چینی کا ایک پیالہ کھجورون کا بھرا ہوا بھیجا آپ نے اسکے عوض مین اُسکو سونے سے بھر کر امام مالک کے پاس بھیجدیا آپ اپنے یارون کے لیے فالودہ بنایا کرتے تھے اور اسمین دینار رکھکر انکو بینے کے لیے بھیجا کرتے تھے منصور بن عمار کہتے ہین کہ مین آپکے پاس آیا اور آپ نے مجکو ایکہزار دینار عطا کرکے فرمایا کہ جو حکمت خدا نے تمکو دی ہے اسکو اسکے ذریعہ سے محفوظ رکھو - یحیی بن بکیر کہتے ہین کہ مین نے آپ سے زیادہ کوئی اکمل نہین دیکھا - آپ فقیہ النفس حافظ حدیث و شعر - عربی لسان

حسن مذاکرہ - قرآن ونحو کو اچھی طرح جانتے تھے ذہبی نے عبر مین لکھا ہی کہ مصر کا نائب اور قاضی آپکے ماتحت تھے جب انمین سے کسی کی نسبت آپ کو شک ہوتا تو آپ کی تحریر سے وہ معزول ہوجاتا ہرچند منصور نے آپکو مصر کا حاکم بنانا چاہا مگر آپ نے منظور نہ کیا - بیس سال کی عمر مین آپ نے حج کیا - ولادت آپ کی ۹۴ھ ہجری مین ہوئی اور ۱۵ شعبان ۱۷۵ھ ہجری کو جمعرات یا جمعہ کے روز وفات پائی اور مصر مین قرافہ صغری مین مدفون ہوے - قبر آپ کی زیارتگاہ عام ہی آپ کے بعض اصحاب نے کہا ہی کہ جب ہمنے آپکو دفن کیا تو یہ آواز سنائی دی ؎ ذهب اللیث فلا لیث لکم + ومضی العلم قریبا وقبر + جب ہمنے دیکھا تو کہنے والا کوئی نظر نہ آیا - اصحاب صحاح ستہ نے آپ سے تخریج کی - عابد زمان تاریخ وفات ہی -

قاسم بن معن

قاسم بن معن بن عبد الرحمن بن عبد اللہ مسعود الصحابی الہذلی کوفی - کنیت آپکی ابو عبد اللہ تھی - آپ حدیث مین ثقہ فاضل اور فقہ وعربیت ولغت وشعر مین امام کامل اور سخا ومروت وزہد مین بے نظیر تھے اور امام ابو حنیفہ کے ان اصحاب مین سے تھے جنکے حق مین امام موصوف انتم مسار قلبی وجلاء حزنی کے کلمات فرمایا کرتے تھے - ابو حاتم کہتے ہین کہ آپ ثقہ صدوق اور مکثر الروایت تھے حدیث کو اعمش وعاصم بن احول وعبد الملک بن عمیر ومنصور بن معتمر وطلحہ بن یحیی وداؤد بن ابی ہند ومحمد بن عمرو بن علقمہ وہشام بن عروہ اور یحیی بن سعید وغیرہم سے روایت کیا اور آپ سے ابن مہدی اور علی بن نصر جہضمی کبیر وعبد اللہ بن ولید عدنی وابو غسان نہدی وابو نعیم بن وکین اور اصحاب سنن نے روایت کی اور لیث بن مظفر نے نحو ولغت آپ سے پڑھی - بعد شریک بن عبد اللہ کے آپ کوفہ کے قاضی بنے اور بسبب تقوی کے بغیر تنخواہ کے قضا کا کام انجام دیتے رہے - لغت مین کتاب نوادر اور غریب المصنف تصنیف کین اور نیز نحو مین کئی ایک کتابین لکھین - اور ۱۷۵ھ ہجری مین وفات پائی - کان عدل آپکی تاریخ وفات ہی -

حماد بن امام اعظم

حماد بن امام ابو حنیفہ - آپکی کنیت ابو اسمعیل تھی اور بڑے زاہد وعابد وپرہیزگار تھے حدیث وفقہ کو اپنے والد ماجد سے سنا اور اخذ کیا بلکہ فقہ مین یہانتک کمال مہارت پیدا کی تھی کہ اپنے والد ماجد ہی کے زمانے مین فتوی دیا کرتے اور امام ابو یوسف وامام محمد وزفر وحسن بن زیاد وغیرہ کے طبقہ مین سے تھے اور تدوین کتب فقہ مین آنکے معاون تھے جب امام ابو حنیفہ

فوت ہوئے تو آپ کے قبضہ مین سونے چاندی کے بہت سے ودایع و امانتین ترکہ مین آئین جنکے مالک مفقود تھے آپ نے اُن سب کو قاضی کے پاس لیجاکر سپرد کردیا ہر چند قاضی نے بہت دفعہ کہا کہ آپ بڑے امین ہین اپنے ہی پاس رہنے دین مگر آپ نے ایک نمانی۔ آپ سے آپکے بیٹے اسمٰعیل نے تفقہ کیا اور ابن عدی نے آپ کو حافظہ کی رو سے ضعیف قرار دیا۔ بعد وفات قاسم بن معن کے آپ کوفہ کے قاضی مقرر ہوئے اور ماہ ذیقعد ۱۷۶ھ ہجری مین انتقال فرمایا قطب دنیا آپکی تاریخ وفات ہے۔

شریک بن عبد اللہ کوفی۔ کنیت آپکی ابو عبد اللہ تھی اور اُن علماء کرام مین سے تھے جنھون نے امام ابو حنیفہ کی صحبت اختیار کی اور اُنسے روایت کی امام موصوف آپکو کثیر العقل سے موصوف کیا کرتے تھے آپ نے امام اعمش اور ابن شیبہ سے بھی حدیث کو سُنا اور آپ سے عبد اللہ بن مبارک اور یحیی بن سعید نے روایت کی۔ تقریب التہذیب مین لکھا ہے کہ آپ پہلے شہر واسط کے قاضی تھے پھر کوفہ کے قاضی مقرر ہوئے۔ آپ عادل و فاضل و عابد و صدوق اور اہل ہوا و بدعت پر بڑے سخت گیر تھے جب کوفہ کی قضا کے متولی ہوئے تو آپکا حافظہ متغیر ہوگیا اور اکثر خطا کرنے لگے وفات آپ کی ۱۷۷ھ یا ۱۷۸ھ ہجری مین ہوئی اور امام مسلم و ابوداود و ترمذی و کسائی و ابن ماجہ نے اپنی اپنی سنن مین آپ سے تخریج کی۔ کوہ علوم آپ کی تاریخ وفات ہے۔

عافیت بن یزید بن قیس الازدی کوفی۔ امام ابو حنیفہ کے اصحاب مین سے آپ بڑے فقیہ دانا اور محدث صدوق تھے یہانتک کہ امام موصوف آپکے وجود سے بڑے نازان تھے اور آپکی تعظیم و تکریم مین بڑا مبالغہ کیا کرتے تھے اور جبتک آپ سے مشورہ نہ لیتے کوئی بات اپنی کتابون مین ملحق نہ کرتے اور اپنے اصحاب سے فرماتے کہ جبتک عافیت بن یزید نہ آئین تم کسی مسئلہ مین جلدی نہ کرو اور جب آپ آتے اور اپنی راے کو اُنسے متفق کرتے تو امام موصوف اپنے اصحاب کو حکم دیتے کہ اب اس مسئلہ کو لکھ لو۔ آپ نے امام اعمش اور ہشام بن عروہ سے بھی حدیث کی روایت کی۔ مدت تک کوفہ مین قاضی مقرر رہے اور ۱۸۰ھ ہجری مین وفات پائی نسائی نے آپ سے تخریج کی۔ امام زمان آپکی تاریخ وفات ہے۔

عبد الکریم بن محمد جرجانی۔ فقیہ جید محدث مقبول تھے مدت تک قضا کا کام انجام دیا

امام ابو یوسف

اور روایت امام ابو حنیفہ سے کی اور حدود ۱۶۰ھ ہجری میں وفات پائی ترمذی نے آپ سے تخریج کی۔ کوکب اسلام آپ کی تاریخ وفات ہے۔

یعقوب بن ابراہیم بن حبیب بن خنیس بن سعد بن حبتہ انصاری صحابی۔ کوفہ میں عہد ہشام بن عبد الملک میں ۱۱۳ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ ابو یوسف کنیت تھی۔ امام اجل فقیہ اکمل عالم ماہر۔ فاضل متبحر۔ حافظ سنن۔ صاحب حدیث۔ ثقہ۔ مجتہد فی المذہب اور امام ابو حنیفہ کے اصحاب میں سب سے متقدم تھے۔ آپ ہی نے پہلے پہل امام ابو حنیفہ کے مذہب پر کتابیں لکھیں اور مسائل کو املاء و نشر کیا اور انکے مذہب کو اقطار عالم میں پھیلایا آپ ہی سب سے پہلے قاضی القضاۃ اور افقہ العلماء و سید العلماء کے لقب سے ملقب ہوئے اور آپ نے ہی اس ہیئت کا لباس علماء کا جو آجکل مروج ہے ایجاد کیا۔ طلحہ بن محمد کہتے ہیں کہ آپ مشہور الامر ظاہر الفضل اپنے زمانے کے افقہ تھے کوئی آپ کے زمانہ میں آپ سے متقدم نہ تھا اور علم و حکم و ریاست و قدر میں نہایت سرآمد تھے۔ حدیث کو امام ابو حنیفہ و ابو اسحاق شیبانی و سلیمان تیمی و یحییٰ بن سعد و سلیمان اعمش و ہشام بن عروہ و عبید اللہ بن عمر عمری و عطاء بن سائب و محمد بن اسحٰق بن یسار و لیث بن سعد وغیرہم سے سماعت کیا اور فقہ کو پہلے ابن ابی لیلیٰ پھر امام ابو حنیفہ سے اخذ کیا۔ آپ سے امام محمد بن حسن شیبانی اور بشر بن ولید کندی اور امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین و احمد بن منیع و علی بن جعد وغیرہ نے روایت کی۔ امام احمد بن حنبل و یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی نے آپ کی ثقاہت نقل فی الحدیث میں کچھ اختلاف نہیں کیا بلکہ امام غزالی نے کہا ہے کہ حدیث میں آپکی متابعت سب سے اولیٰ ہے۔ آپکے تلامذہ میں سے محمد بن سماعہ۔ معلی بن منصور۔ بشر بن ولید کندی۔ بشر بن غیاث مریسی۔ خلف بن ایوب عصام بن یوسف ہشام بن عبد اللہ۔ حسن بن ابی مالک۔ ابو علی رازی۔ ہلال رازی۔ علی بن جعد وغیرہم ہیں آپ کا قول ہے کہ میں امام ابو حنیفہ کی خدمت میں ۲۹ سال جاتا رہا اور میری صبح کی نماز فوت نہیں ہوئی۔ آپ بغداد میں ساکن ہوئے اور وہاں کی قضا خلفائے ثلثہ یعنی مہدی اور اسکے بیٹے ہادی اور ہارون رشید کے زمانے میں آپ کے سپرد ہوئی۔ ہارون رشید آپ کی بڑی عزت و توقیر کرتا تھا۔ ابن عبد البر نے کتاب الانتہا فی فضائل ثلثۃ الفقہاء میں لکھا ہے کہ ابو یوسف حافظ

احادیث نکلے اور محدث کے پاس جاکر اور بیٹھ احادیث روز یاد کرکے لوگون سے املا کرانے لگے کہتے ہین کہ امام یوسف کو چالیس ہزار احادیث موضوعہ یاد تھین پس یہان سے قیاس کرنا چاہیے کہ احادیث صحیحہ کسقدر یاد ہونگی۔ عمار بن ابی مالک کہتے ہین کہ امام ابو حنیفہ کے اصحاب مین آپ جیسا کوئی نہ تھا۔ ہلال بن یحیی کہتے ہین کہ آپ تفسیر و مغازی اور ایام عرب کے حافظ تھے اور اجل علوم آپ کا فقہ تھی۔ آپکا قول ہو کہ اعمش نے ایک مسئلہ مجھ سے پوچھا مین نے اُسکا جواب دیدیا اُسپر اُنھون نے مجھ سے استفسار کیا کہ یہ مسئلہ تمنے کہان سے نکالا مین نے کہا کہ اُس فلان حدیث سے جو تمنے میرے آگے بیان کی تھی اُنھون نے کہا کہ وہ حدیث تو مجکو اسوقت سے یاد ہو کہ ابھی تمھارے والدین مجتمع نہوے تھے مگر اُسکا مطلب اب معلوم ہوا۔ کہتے ہین کہ جب آپ کلام کرتے تو لوگ آپکے دقیق کلام سے متحیر ہوجاتے تھے۔ امام ابو حنیفہ نے آپکے حق مین کہا ہو کہ آپ دانا تر ہین۔ حماد بن امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ ایک دن امام ابو حنیفہ یاردن مین بیٹھے ہوے تھے جنکے دائین امام ابو یوسف اور بائین امام زفر بیٹھے ہوے ایک مسئلہ مین بحث کررہے تھے جو امام ابو یوسف کہتے اُسپر امام زفر اور جو امام زفر کہتے اُسپر امام ابو یوسف نقض کرتے تھے کہ اتنے مین بانگ نماز ہوئی اُسوقت امام ابو حنیفہ نے امام زفر کے زانو پر ہاتھ مارکر اور امام ابو یوسف کی راے کو ترجیح دیکر فرمایا کہ تم اُس شہر کی ریاست کی طمع نکرو جسکے ابو یوسف حاکم ہون کہتے ہین کہ ایک دن آپ کا ماموں ابو طالب نامے ابو حنیفہ کے حلقہ مین آیا کیا دیکھتا ہو کہ امام ابو یوسف مذاکرہ مین اونچے بول رہے ہین یہ چپکا کھڑا رہا امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ آپ کیون کھڑے ہین آگے آیئے اُسنے کہا کہ مین مذاکرہ مین ابو یوسف کی بلند آواز سے تعجب کررہا ہون کہ آج تین روز سے اُنھون سے اور اُنکے عیال و اطفال نے کچھ نہین کھایا ایک دفعہ خلیفہ ہارون اور ایک یہودی کا مقدمہ آپکے پاس آیا اور یہودی خلیفہ سے ذرا پیچھے ہٹ کر آپ کے سامنے بیٹھا آپ نے اُسکو فرمایا کہ ورے آکر خلیفہ کے برابر بیٹھ عدالت مین کسی کو تقدم نہین یہان شاہ و گدا برابر ہین۔ آپ نے کتاب الخراج کتاب الامالی۔ کتاب النوادر تصنیف فرمائین۔ وفات آپکی بغداد مین بحالت عہدہ قضا پنجشنبہ کے روز وقت ظہر ۵ ماہ ربیع الآخر ۱۸۲؁ھ ہجری یا ۱۸۳؁ھ ہجری کو واقع ہوئی۔ تاریخ خلکان مین لکھا ہو کہ جب موت آپکو

حاضر ہوئی تو آپ نے مناجات کی الٰہی تو جانتا ہی کہ مین نے ہر ایک حادثہ و واقعہ مین تیری کتاب مین نظر کی اگر اُسمین اُسکا جواب نہین پایا تو تیرے پیغمبر کی حدیث مین غور کی ہی اگر اُسمین بھی نہین پایا تو حضرتؐ کے صحابہ سے اقوال و افعال کو دیکھا ہی اگر اُنمین بھی جواب نہین ملا تو مین نے اپنے اور تیرے درمیان امام ابو حنیفہ کو وکیل گردانا ہی اور تو جانتا ہی کہ کسی قوی یا ضعیف کا مخاصمہ میرے پاس نہین آیا کہ جسمین مین نے عدالت و برابری نہ کی ہو اور میرا دل قوی کیطرف مائل نہین ہوا اگر ایسا ہوا ہو تو مجھے بخشدے۔ کہتے ہین کہ آپ کے دشمنون مین سے ایک شخص کو آپ کی وفات کے دوسرے روز نہایت غمگین پایا گیا لوگون نے اسکا سبب پوچھا اُسنے کہا کہ مین نے کل رات خواب مین امام ابو یوسف کو بڑی زینت و تجمل کے ساتھ خلد برین مین دیکھا ہی جب مین نے دربانون سے پوچھا کہ انھون نے ایسا کون سا کام کیا ہی کہ جس سے یہ اِس درجے کے مستحق ہوے ہین تو یہ جواب ملا کہ بسبب اُس صبر و تحمل کے جو مشقت تعلم علم مین آپ اُٹھاتے تھے آپکو یہ درجہ حاصل ہوا ہی۔ روایت ہی کہ آپ کی وفات کے روز شیخ معروف کرخی نے ایک آدمی کو آپ کے گھر مین آپ کے جنازہ کی خبر لانے کے لیے بھیجا جب وہ آپکے گھر مین پہونچا تو وہان ایک شور عظیم برپا تھا اور جنازہ لیگئے ہوے تھے اسلیے وہ جلدی واپس نہو سکا اور نماز جنازہ ادا کر لیگئی جب شیخ کو خبر پہونچی تو اُنھون نے نہایت افسوس کیا اِسپر لوگون نے کہا کہ کیا آپ اُس شخص کے جنازے کی نماز کے فوت ہونے سے افسوس کرتے ہین جو بادشاہ کے اصحاب مین سے تھا اور دنیا کیطرف رغبت کر کے قاضی بنا تھا شیخ نے فرمایا کہ مین نے رات کو خواب مین دیکھا ہی کہ بہشت کے دروازے کھلے ہوے ہین اور اُسکے اندر ایک نہایت عمدہ بارگاہ آراستہ ہی اور حور و غلمان منتظر کھڑے ہین مین نے پوچھا کہ یہ مکان کسکے لیے آراستہ ہوا ہی اُنھون نے کہا کہ کل امام ابو یوسف قاضی اِس جگہ آئینگے مین نے اُنسے استفسار کیا کہ یہ مرتبہ اُنکو کس سبب سے حاصل ہوا ہی کہا کہ بسبب اُس صبر و تحمل کے جو مشقت تعلیم علم پر آپ برداشت کرتے تھے۔ مناقب ضمیری مین لکھا ہی کہ امام ابو یوسف کہا کرتے تھے کہ ہمارے جد اعلی سعد بن عتبہ کو آنحضرتؐ نے غزوۂ خندق مین دیکھا کہ باوجود حداثت سن کے بڑی سرگرمی سے جنگ مین مشغول ہین آپ نے اُنکو بلا کر پوچھا کہ آپکا نام کیا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ سعد بن عتبہ آپ نے اُنکے حق مین دعائ

کہ خدا تمھاری کوشش اسعد کرے پھر اُنکے سر اور پیشانی پر ہاتھ پھیرا جس مسح کا اثر قیامت تک ہمارے خاندان مین رہیگا چنانچہ امام ابو یوسف کا یہ حال تھا کہ جب کبھی کوئی شخص آپکے چہرہ کی طرف دیکھتا تو آپکی پیشانی ایسی لامع دکھائی دیتی کہ گویا تیل ملا ہوا ہے۔ خطیب بغدادی وغیرہ نے حسب نحواے ہر کہ فاضل تر محسود تر آپکے حق مین بھی سخت وسست باتین لکھی ہین مگر اسمین شک نہین کہ آپکی توصیف و تعظیم مین بہت سے علما و فضلا نے اکثار کیا ہے اور آپکے ذکر خیر سے کتب معتبرہ مملو ہین۔ تاریخ وفات آپکی یہ ہے ؎

ابو یوسف آن زیب علم و عمل	فقیہ معظم امام اجل	سعید از لحد و بشک از ان	شدہ سال فوتش سعید ازل

۱۸۲ھ

عبد اللہ بن مبارک بن واضح الحنظلی المروزی۔ شہر مرو مین ۱۱۸ھ ہجری مین پیدا ہوے کنیت ابو عبد الرحمن رکھتے تھے باپ آپ کا بڑا پرہیزگار و متقی تھا اور ہمدان کے ایک سوداگر کا جو قبیلہ بنی حنظلہ مین سے تھا غلام تھا اسلیے آپکو حنظلی کہتے ہین اور والدہ آپ کی خوارزمی تھی۔ آپ ابتدا مین شراب خوری اور اُسکے لوازمات لہو و لعب مین بڑے مصروف رہتے تھے آپ کی توبہ کا یہ سبب ہوا کہ آپ نے موسم بہار مین ایک دن مع اپنے یاروں دوستون کے ایک باغ مین بڑا جلسہ کیا جسمین دن بھر آپ سرود و غنا مین مشغول رہے اور رات کو شراب کے نشہ مین مخمور ہو کر بیہوش ہو گئے صبح کو آپ نے خواب مین کیا دیکھا کہ ایک جانور آپکے سر پر درخت پر بیٹھا ہوا آیت الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ وما نزل من الحق پڑھ رہا ہے جسکو آپ سنکر چونک پڑے اور اُسی وقت اسباب سرود و غنا توڑ کر اور شیشہ ہاے مے کو پھوڑ کر اور پارچات نفیس کو پھاڑ کر عبادت الٰہی مین مشغول ہو گئے بعض مورخون نے آپ کی توبہ کے اور کئی ایک سبب بیان کیے ہین سو بہر حال آپ کو یہانتک درجہ حاصل ہوا کہ ایک روز آپ کی والدہ ماجدہ باغ مین آپکے دیکھنے کے لیے گئین کیا دیکھتی ہین کہ آپ سوتے ہوے ہین اور ایک سانپ نرگس کی شاخ منہ مین پکڑے آپ سے مکھیان دور کر رہا ہے پھر آپ مرو سے بغداد مین آکر امام ابو حنیفہ کی خدمت مین حاضر ہوے اور مدت تک اُنسے ظاہری و باطنی فیض حاصل کیا اور بعد وفات امام موصوف کے مدینہ مین آکر امام مالک سے استفادہ کیا اور سوا اُنکے اور بھی بہت سے مشائخ مثل سفیان ثوری و سفیان بن عیینہ و ہشام بن عروہ و عاصم احول و سلیمان تیمی و حمید

طویل و خالد خداء و اسمعیل بن خالد وغیرہ تابعین و تبع تابعین سے علم حدیث کو اخذ کیا آپ کا قول ہے کہ مین نے چار ہزار مشائخ سے علم حاصل کیا ہے مگر روایت صرف ایک ہزار سے کرتا ہون اور سائر طبقات عمدہ محدثین مثل عبد الرحمن بن اسدی و یحیی بن معین و ابو بکر و عثمان پسران ابی شیبہ و امام احمد و حسن بن عرفہ آپ کے شاگردون مین سے ہین طرفہ یہ کہ سفیان ثوری نے جو آپ کے شیوخ اجلّہ مین سے ہین آپ سے اخذ کیا ہے ۔ سفیان ثوری باوجودیکہ حیرت وہ اہل کمال ہین فرماتے ہین کہ مین نے بہت سعی کی کہ سال بھر مین تین رات دن ابن مبارک کی وضع پر بسر کرون مگر نہو سکا کبھی یہ کہتے تھے کہ کاشکے میری تمام عمر مین رات دن ابن مبارک کے برابر ہوتی ۔ ابن مہدی کہتے ہین کہ مین نے ابن مبارک سے زیادہ کوئی آدمی طالب علم نہین دیکھا ۔ مہدی کا مقولہ ہے کہ امام چار ہین ۔ ثوری ۔ حماد بن زید ۔ ابن مبارک ۔ مالک ۔ شعبہ نے کہا ہے کہ آپ جیسا کوئی ہمارے پاس نہین آیا ۔ ابن عیینہ کہتے ہین کہ مین نے ہر چند اصحاب رسول خدا کے امر مین غور سے نظر کی ہے مگر ابن مبارک پر انکی فضیلت کی بجز صحبت رسول خدا اور غزا کے اور کوئی وجہ نہین دیکھی ۔ سلام بن ابی مطیع کا قول ہے کہ آپ جیسا کوئی ہمارے پاس نہین آیا ۔ قواریری کہتے ہین کہ ابن مہدی کسی کو ابن مبارک اور امام مالک پر حدیث مین مقدم نہین سمجھتے تھے عباس ابن مصعب کا مقولہ ہے کہ ابن مبارک نے حدیث ۔ فقہ ۔ عربی ۔ شجاعت ۔ تجارت ۔ سخاوت ۔ محبت کو جمع کیا ۔ ابن الجنید ابن معین سے روایت کرتے ہین کہ ابن مبارک بڑے زیرک ثقہ ۔ عالم احادیث صحیحہ تھے ۔ اسمعیل بن عیاش کہتے ہین کہ بروے زمین پر کوئی شخص مثل ابن مبارک کے نہین اور مین ایسی کوئی خصلت حسنہ نہین جانتا جو خدا نے آپ مین پیدا نہ کی ہو ۔ جواہر مضیئہ مین لکھا ہے کہ ایک دن ابن مبارک کے اصحاب مثل فضل بن موسی و محمد بن حسن و محمد بن نضر جمع ہوے اور انھون نے کہا کہ آؤ ہم ابن مبارک کے فضائل شمار کرین پس انھون نے کہا کہ آپ مین حسب ذیل چیزین موجود تھین ۔ علم ۔ فقہ ۔ ادب ۔ نحو ۔ لغت ۔ شعر ۔ زہد ۔ فصاحت ورع ۔ قیام لیل ۔ عبادت ۔ حج ۔ جہاد ۔ سداد ۔ وفی الروایت ۔ ترک مالایعنی ۔ حسن صحبت با اصحاب خود ۔ اور عدم مخالفت انکی ۔ حاکم نے کہا ہے کہ آپ دنیا مین امام زمانہ تھے ۔ ابن جریج کہتے ہین کہ ہمنے کوئی عراقی آپ سے فصیح تر نہین دیکھا ۔ ابن حبان نے کہا ہے کہ ابن مبارک مین ایسی خصلتین

موجود ہیں کہ آپکے زمانے میں تمام روے زمین پر کسی اہل میں جمع نہیں کی گئیں ۔ یحیی اندلسی کہتے ہیں کہ ہم امام مالک کی مجلس میں بیٹھے ہوے تھے کہ ابن مبارک وہاں آئے جنکو امام نے دیکھتے ہی یکسو ہو کر انکو اپنی مجلس میں اپنے پاس بٹھایا حالانکہ میں نے اپنی تمام عمر میں امام مالک کو بجز ابن مبارک کے اور کسی کے لیے مجلس میں یکسو ہونے ہوے نہیں دیکھا ۔ حسن بن شقیق بلخی کہتے ہیں کہ میں ایکدن نماز عشا کی پڑھکر ابن مبارک کے ساتھ گھر میں آنے لگا جب دروازہ مسجد پر پہونچے تو میں نے آنسے ایک حدیث کا تذکرہ کیا آپ نے اُسکا جواب دینا شروع کیا یہانتک کہ ہم اسی جگہ کھڑے رہے کہ صبح ہو گئی اور موذن نے فجر کی بانگ نماز کہہ دی ۔ پرہیزگاری آپکی اس درجہ کی تھی کہ ایک دفعہ آپ بغداد سے مرو کو جو آپ کا وطن مالوفہ تھا محض واسطے پہونچانے اس قلم کے تشریف لیگئے جو وہاں سے کسی سے واسطے لکھنے کے عاریتاً لیا تھا اور آتی دفعہ بھول سے اپنے ہمراہ لے آئے تھے ۔ آپکا مقولہ ہے کہ جس درم کی حلت میں کچھ شبہہ ہو میرے نزدیک اُسکا پھیر دینا اس سے بہتر ہے کہ ایک لاکھ درم خدا کی راہ میں صدقہ دوں ۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ آپ نے کسی دکاندار سے انگور خریدنا چاہا اور ایک دانہ اُسکے انگوروں میں سے نمونہ کے طور پر چکھنے کے لیے اُٹھا لیا جب آپ انگور خرید کر گھر میں آئے تو آپ کے دل میں گذرا کہ میں نے بغیر اجازت فروشندہ انگور کا دانہ اُٹھا کر کھا لیا تھا اسپر آپ نے واپس جاکر فروشندہ انگور سے اس دانہ کو بخشوانا چاہا اُسنے انکار کیا آپ نے فرمایا کہ دس درم لیکر بخشدے اُسنے پھر انکار کیا یہانتک نو سو درم وصول کرنے پر اُسنے بخشا اسپر فروشندہ نے ہنسکر کہا کہ میں نے کیسے فریب سے اسقدر آپ سے روپیہ لیا ہے آپ نے فرمایا کہ یہ کچھ بڑی بات نہ تھی اگر پھر بھی تو انکار کرتا تو میں پانچہزار روپیہ تک دینے کو راضی تھا ۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ کا گھوڑا چھوٹ کر کسی کی زراعت میں جا پڑا بس آپ نے اُس گھوڑے کو وہیں چھوڑ دیا اور آیندہ اُسپر کبھی سوار نہوے ۔ آپکی عادت تھی کہ جب حج کو جاتے تو بہت لوگ آپ کے ہمراہ حج کا ارادہ کرتے اور ہر ایک حسب حیثیت خود نقد و جنس آپ کے پاس جمع کر دیتا تاکہ بسفر کیت خرچ کرینگے آپ ایک فہرست میں ہر ایک کا نام مع مقدار و قسم مال لکھ لیتے جب حج سے واپس آتے تو تمام مال انکو واپس کر دیتے جب لوگ اس نکتہ کا سبب پوچھتے تو آپ فرماتے کہ اگر پہلے ہی انکا مال پھیر دیا جاتا

تو یہ لوگ حج کا ارادہ چھوڑ کر اس سعادت سے محروم رہتے اور مین بھی انکو ہمراہ لیجانے کے ثواب سے محروم رہتا کیونکہ یہ لوگ بگمان اس بات کے کہ ہم اپنا مال خرچ کرتے ہین اور کسی کے دل کا بوجھ نہین ہین میرے ہمراہ جاتے ہین۔ ابتدا مین آپ کے والد ماجد نے آپکو پچاس ہزار درم واسطے تجارت کے دیے تھے جسکو آپ نے تحصیل علم حدیث مین صرف کر دیا جب اپنے وطن مین واپس آئے تو باپ نے آپ سے پوچھا کہ آپ اس روپیہ سے کیا جنس لائے ہین اور کیا نفع حاصل کیا ہی آپ نے اس دفتر علم کو جو جمع کیا تھا باپ کے آگے رکھدیا اور کہا کہ یہ جنس لایا ہون اور دو جہان کا نفع اٹھایا ہی باپ آپ کا بڑا خوش ہوا اور گھر مین لیجا کر چھ ہزار روپیہ اور آپکو دیا کہ اسکو خرچ کر کے اپنی تجارت کو پورا کرو۔ ابو وہب کہتے ہین کہ میرے دیکھنے کی بات ہی کہ ایک دفعہ آپ ایک اندھے کے پاس سے گذرے اسنے آپ سے سوال کیا کہ میرے لیے دعا کرو آپ نے اسکے حق مین دعا کی بس خدا نے اسی وقت اسکی آنکھین روشن کر دین حسن بن عیسی کہتے ہین کہ آپ مستجاب الدعوات تھے۔ آپ نے بہت سی کتابین تصنیف کین اور ماہ رمضان ۱۸۱ھ ہجری مین جہاد سے واپس آتے ہوے مقام سوس مین بیمار ہو کر وفات پائی۔ قبر آپ کی موضع ہیت واقعہ فرات مین زیارتگاہ عام ہی۔ حبیب زمانیان آپ کی تاریخ وفات ہی۔ کہتے ہین کہ جب آپکی وفات کا وقت قریب پہونچا تو آپ نے اپنے غلام نصر نام سے جو معتبرین روایت حدیث مین سے ہی فرمایا کہ مجکو فرش سے اتار کر خاک پر رکھدو غلام رونے لگا آپ نے فرمایا کیون روتا ہی اسنے کہا کہ مجکو آپکی ثروت و نعمت یاد آئی ہی اور یہ حالت غربت مسکنت دیکھکر بیتاب ہوا ہون آپ نے فرمایا کہ کچھ غم نہ کر مین ہمیشہ خدا سے یہی چاہا کرتا تھا کہ میری زیست دولتمندون کیطرح اور وفات عاجزون کے مانند ہو سو الحمد للہ ایسا ہی ہوا۔ مروزی شہر مرو کیطرف منسوب ہی جو خراسان مین واقع ہی اور جسکو مرو شاہجہان بھی کہتے ہین یاے نسبت کے اول زاے معجمہ کو اسلیے زاید کیا گیا ہی کہ اس مرد اور اس شہر مروی مین فرق ہو جاے جو عراق مین کوفہ کے پاس واقع ہی جہان ایک مشہور ٹیکرا ہوتا ہی

نوح بن دراج نخعی کوفی۔ کنیت ابو محمد تھی۔ فقہ مین امام ابو حنیفہ کے شاگرد تھے اور امام زفر و ابن شبرمہ اور ابن لیلی سے بھی فقہ کو اخذ کیا۔ حدیث کی روایت امام زفر و امام اعمش

اور سعید بن منصور سے کرتے تھے اگرچہ حدیث مین آپ کو ابن معین نے مکذب بیان کیا ہے مگر تاہم ابن ماجہ نے تفسیر مین آپ سے تخریج کی ہے - ابتدا مین آپ کوفہ کے قاضی تھے پھر بغداد کے قاضی ہوے اور ۱۹۲ھ مین وفات پائی -

یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ ہمدانی الکوفی - کنیت آپکی ابوسعید تھی آپ حافظ احادیث اور فقیہ ثقہ - متدین - متورع - متقن اور آن فضلا مین شمار کیے جاتے تھے جنھون نے فقہ و حدیث کو جمع کیا امام ابوحنیفہ کے جو چالیس اصحاب مدوین کتب مین مشغول تھے انمین سے آپ عشرہ متقدمین مین داخل تھے - یحیی بن معین کہتے ہین کہ ابن عباس کے زمانے مین علم ابن عباس پر منتہی ہوا پھر شعبی پھر ثوری پھر یحیی بن ابی زائدہ پر اُنکے عہد مین منتہی ہوا - ابن حجر نے ہدی ساری مقدمہ فتح الباری مین لکھا ہے کہ ابن مدینی کہتے ہین کہ کوفہ مین بعد ثوری کے کوئی آپ سے زیادہ اثبت نہ تھا اور نسائی نے آپکو ثقہ حجت کہا ہے - خطیب نے تاریخ بغداد مین لکھا ہے کہ آپ بیس سال تک برابر یومیہ دن رات قرآن شریف کا ختم کرتے رہے - آپ نے بغداد مین ایکمدت تک تحدیث کی اور آپ سے امام احمد اور ابن معین اور قتیبہ اور حسن بن عرفہ اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کی عبد الرحمن رازی سے روایت ہے کہ آپ ہی نے کوفہ مین پہلے کتب تصنیف کین - ہارون رشید نے آپکو مدینہ منورہ کا قاضی مقرر کیا - علاوہ دیگر کتب کے ایک مسند بھی آپ نے جمع کی اور ترانوے سال کی عمر مین ۱۸۳ھ مین شہر مداین مین وفات پائی سال وفات آپکا لفظ یگانہ زمان ہے -

فضیل بن عیاض بن مسعود تیمی خراسانی - عالم ربانی - امام یزدانی - زاہد - عابد - صالح - ثقہ - صاحب کرامات تھے کنیت ابوعلی تھی - آپکا مولد ابی ورد اور بقول بعض سمرقند تھا جو خراسان مین ہے - ابتدا مین آپ قطاع الطریق تھے ایک دن لونڈی کے عشق مین کسی دیوار پر چڑھ رہے تھے کہ کسی نے آیت الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبھم پڑھی جسکے سننے سے آپکو ایسی تاثیر ہوئی کہ اُسی وقت توبہ کی اور کوفہ مین آکر مدت تک امام اعظم رح کی صحبت کی اور اُنسے فقہ کو اخذ کیا اور حدیث کو سنا اور آپ سے امام شافعی اور قطان اور ابن مہدی نے روایت کی ابوعلی رازی کہتے ہین کہ مین تیس سال تک آپ کی صحبت مین رہا مگر اس عرصہ مین آپکو کبھی ہنستے اور تبسم کرتے نہین دیکھا مگر اُس روز کہ جب آپکا فرزند علی نام فوت ہوا

ن نے ہنسی کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ خدا نے ایک بات کو پسند فرمایا پس مین نے بھی اسکو
ند کیا ۔ تذکرۃ الاولیا مین لکھا ہی کہ جب آپ نے توبہ کی تو آپکو یہ فکر دامنگیر ہوئی کہ کسی طرح
ن لوگونکو راضی کیا جاوے جنکو ہمنے لوٹا اور اذیت دی ہی چنانچہ آپ رو رو کر اپنے مدعیون کو راضی
تے تھے مگر ایک یہودی تھا وہ کسی طرح راضی نہوتا تھا آخر اسنے کہا کہ مین تب راضی ہونگا کہ جب
پ یہ تودہ ریت کا یہان سے اٹھا کر جگہ صاف کر دینگے اتفاقاً وہ تودہ اسقدر بڑا تھا کہ اسکا
ٹھانا طاقت بشری سے دشوار تھا مگر آپ نے اسکو تھوڑا تھوڑا اٹھانا شروع کیا یہانتک کہ
ہ مدت اسمین مشغول رہے جب نہایت تھک گئے تو ایک رات کو ہوا نے وہ تودہ وہان سے
راگندہ کر کے ناپدید کر دیا یہ معاملہ دیکھکر یہودی حیران رہگیا اور آپ کو کہا کہ میرے سرھانے
ے نیچے سے کچھ اٹھا لاؤ تاکہ مین تمکو تمہارا قصور بخشدون آپ نے اسکے سرھانے کے نیچے سے
یک مٹھی سونے کی اٹھا کر اسکو دی جسے دیکھتے ہی کہا کہ مجکو ابھی وقت مسلمان کر دو آپ نے
سکا سبب پوچھا اسنے کہا کہ مین نے توریت مین پڑھا ہی کہ جس شخص کی توبہ قبول ہوتی ہی اسکے
تھ کی برکت سے مٹی بھی سونا ہو جاتی ہی سو میرے سرھانے کے نیچے خاک تھی جو سونا ہوگئی ہی پس
س سے مجکو ثابت ہوگیا کہ تمھاری توبہ قبول ہوگئی اور تمھارا دین سچا ہی ۔ آپ نے کوفہ سے مکہ
معظمہ مین ہجرت کر کے وہین مجاورت کی یہانتک کہ ماہ محرم ۱۸۷ھ ہجری مین وفات پائی آپ سے
اصحاب صحاح ستہ نے تخریج کی اور آپکے خوارق عادات و کرامات کے حالات کتب مبسوطہ
معتبرہ مین بہ تفصیل مذکور ہین ۔ امام عادل آپکی تاریخ وفات ہی۔

عیسی بن یونس یا یوسف کوفی ۔ محدث ثقہ فقیہ جید تھے حدیث کو امام اعمش اور امام
مالک سے سنا اور فقہ کو امام ابو حنیفہ کے اصحاب سے اخذ کیا ۔ خلیفہ مامون نے آپ کو
دس ہزار درم بطور ہدیہ کے بھیجا مگر آپ نے واپس کر دیا اسنے یہ خیال کر کے کہ شاید آپ نے
انکو قلیل سمجھکر نہین لیا اور دس ہزار دینا کہا مگر آپ نے فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی حدیث کے مقابلہ مین ہلیلہ اور پانی بھی نہین ہی آپ نے پینتالیس غزوے اور پینتالیس ہی
حج کیے اور ۱۸۷ھ ہجری مین وفات پائی ۔ امام بخاری و مسلم وغیرہ نے آپ سے تخریج کی ۔ سال
وفات آپکا ماہ عالم ہی۔

اسد بن عمرو

اسد بن عمرو بن عامر بن اسلم بن مغیث البجلی الکوفی - امام اعظم کے اُن چالیس اصحاب میں سے تھے جو کتب اور قواعد فقہ کی تدوین میں مشغول اور عشرۂ متقدمین قبل امام ابو یوسف و محمد و زفر و داؤد طائی وغیرہ میں شمار کیے جاتے تھے آپ نے تیس سال تک امام ابو حنیفہ کے لیے کتابت کی اور اُنھوں ہی سے حدیث کو سُنا اور فقہ کو اخذ کیا - جب امام ابو یوسف فوت ہوئے تو رشید نے بغداد اور واسطہ کی قضا آپ کے سپرد کی اور اپنی بیٹی کا آپکے ساتھ نکاح کر دیا کچھ مدت بعد آپنے مع عورت خود حج کیا اور جب آپ آنکھوں سے معذور ہو گئے تو قضا کو چھوڑ دیا - آپ سے امام احمد بن حنبل اور محمد بن بکار اور احمد بن منیع نے حدیث کو روایت کیا اور آپ کو صدوق تبلایا یحیی بن معین نے بھی آپ کی توثیق کی پس اس صورت میں بقول کفوی جو شخص آپ کو ضعیف تصور کرے اُسکا منھ بند کرنے کے لیے امام احمد کا آپ سے روایت کرنا اور صدوق تبلانا کافی ہی کیونکہ محدثین کے نزدیک یہ امر ثابت ہو چکا ہی کہ امام احمد بجز ثقہ راویوں کے اور کسی سے روایت نہیں کرتے - فتاوی برہنہ میں لکھا ہی کہ ایک دن امام ابو حنیفہ نے اپنے اصحاب پر ایک ایسا مسئلہ القا کیا جسکو بجز آپ کے اور کسی نے نہ نکالا امام صاحب آپ پر بڑے خوش ہوے اور آپ کی تعریف کی - وفات آپ کی ۱۸۸ھ یا ۱۸۹ھ ہجری میں ہوئی - بجلی بفتحتین جریر بن عبد اللہ بجلی صحابی کی طرف منسوب ہی - صالح جہان آپ کی تاریخ وفات ہی -

امام محمد

محمد بن حسن بن فرقد الشیبانی - امام ابو حنیفہ کے شاگردوں میں سے آپ فقہ و حدیث و لغت کے امام اور فصیح بلیغ و ادیب بے نظیر تھے باپ آپ کا قبیلہ شیبان سے شہر حرستا کا رہنے والا تھا جو دمشق میں وسط غوطہ کے اندر واقع ہی اور عراق میں آکر واسطے میں اقامت گزین ہوا تھا جہاں آپ ۱۳۲ھ یا ۱۳۵ھ ہجری میں پیدا ہوے اور کوفہ میں نشو و نما پایا اور امام ابو حنیفہ کی شاگردی کی اور مدت تک انکی صحبت میں رہکر فقہ حاصل کی اور حدیث کو امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف و مسعر بن کدام و سفیان ثوری و امام مالک و مالک بن دینار و امام اوزاعی و ربیعہ اور مالک بن مغول وغیرہ سے سنا اور آپ سے امام شافعی اور ابو عبید القاسم بن سلام و ابو حفص کبیر احمد بن حفص و ابو سلیمان

جرجانی و موسیٰ بن نصیر رازی و اسمٰعیل بن تولہ و علی بن مسلم و محمد بن سماعہ و معلی بن منصور و ابراہیم
بن رستم و ہشام بن عبید اللہ و عیسیٰ بن ابان و محمد بن مقاتل اور شداد بن حکیم وغیرہم نے
روایت کی اور تفقہ کیا۔ اور عبید کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے سوا کوئی اعلم کتاب اللہ کا
نہیں دیکھا آپ عربیت و نحو و حساب میں بڑے ماہر تھے۔ قاسم بن سلام محدث متوفی
۲۲۳ ہجری نے غریب الحدیث میں آپ سے استناد کیا۔ تاریخ خلکان میں لکھا ہے کہ امام
شافعی کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد سے ایک بوجھ اونٹ کا علم اخذ کیا ہے اور میں نے ایسے
زیادہ کوئی عقیل نہیں دیکھا اور میں نے آپ کے سوا کوئی فربہ اندام ذکی نہیں دیکھا
امام شافعی نے آپ کی کتابوں کو منگاکر انکی نقل کی۔ امام احمد سے جب پوچھا گیا کہ آپ کو
یہ مسائل دقیقہ کہاں سے حاصل ہوئے تو انھوں نے فرمایا کہ امام محمد کی کتابوں سے
حاصل ہوئے ہیں۔ امام شافعی سے ابن عبد الحکم نے روایت کی ہے کہ امام محمد نے
کہا ہے کہ میں نے تین برس تک امام مالک کے دروازے پر اقامت کر کے کچھ اوپر
سات سو احادیث انسے سماعت کی ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر یہود و نصاری
امام محمد کی تصانیف دیکھ لیں تو بے اختیار ایمان لے آئیں۔ عیسیٰ بن ابان سے جب
پوچھا گیا کہ امام ابو یوسف افقہ ہیں یا امام محمد تو انھوں نے کہا کہ ان دونوں کی کتابوں
پر اعتبار کرنا چاہیے یعنی امام محمد افقہ ہیں۔ امام شافعی نے کہا ہے کہ میرے نزدیک فقہ
میں بہت امانت دار لوگوں کے امام محمد ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ جو شخص فقہ کا ارادہ کرے
اسکو امام ابو حنیفہ کے اصحاب کی صحبت کرنی چاہیے کیونکہ معانی قرآن و حدیث کے
انھیں کو میسر ہوئے ہیں اور خدا کی قسم میں امام محمد کی ہی کتابوں سے فقیہ ہوا ہوں۔
کہتے ہیں کہ بعد وفات آپ کے کسی نے آپ کو خواب میں دیکھکر پوچھا کہ آپ کا نزع کے
وقت کیسا حال ہوا آپ نے فرمایا کہ میں اسوقت مکاتب کے مسائل میں سے ایک مسئلہ
میں تامل کر رہا تھا مجکو روح کے نکلنے کی کچھ خبر نہیں۔ روایت ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی نے
آپکے پاس رات بسر کی اور صبح تک نماز میں کھڑے رہے اور آپ بستر پر لیٹ گئے امام
شافعی کو یہ بات ناگوار گذری جب فجر ہوئی تو آپ اٹھ بیٹھے اور بغیر تجدید وضو کے نماز پڑھ لی امام شافعی

سنے اسکا سبب دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ تمنے اپنے نفس کے لیے عمل کرکے صبح کردی اور مین نے امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے عمل کرکے کچھ اوپر ہزار مسئلہ کتاب اللہ سے نکالا۔ محمد بن سماعہ سے روایت ہے کہ آپ نے اپنے گھر کے لوگون کو کہہ دیا تھا کہ مجھ سے کوئی ایسی دنیاوی حاجت طلب نکرین جس سے میرا دل اسطرف لگجاے اور جس چیز کی حاجت ہو میرے وکیل سے مانگ لیا کرین۔ کہتے ہین کہ آپ اسقدر علم مین مشغول تھے کہ بارہا آپکے میلے ہو جاتے تھے اور آپ کو انکے اتارنے کی فرصت نہوتی تھی اسلیے آپکے گھر کے لوگ اور کپڑے آپ پر ڈال دیتے تھے اور میلے اترواکر دھونے کو دیدیا کرتے تھے۔ آپکے گھر مین ایک مرغ تھا جو وقت بیوقت بانگ دیدیا کرتا تھا آپ نے اسکو ذبح کرادیا کہ یہ مجکو ناحق علم کے شغل مین حارج ہے۔ اسمعیل بن ابی رجا کہتے ہین کہ مین نے بعد وفات آپکے آپ کو خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ خدانے آپکے ساتھ کیا سلوک کیا آپ نے فرمایا کہ مجکو خدا نے بخشدیا اور فرمایا کہ اگر تجکو عذاب دینا ہوتا تو تجکو یہ علم نہ دیتا پھر مین نے پوچھا کہ امام ابو یوسف کہان ہین فرمایا کہ وہ مجھ سے دو درجہ اوپر ہین پھر مین نے امام ابو حنیفہ کا حال پوچھا فرمایا کہ وہ بہت دور اعلی علیین مین ہین۔ کہتے ہین کہ آپ نے امام شافعی کی والدہ سے جو بیوہ تھین نکاح کیا اور جب آپ سوار ہو کر کہین جایا کرتے تو امام شافعی اکثر پیادہ آپ کے ہمراہ ہوتے تھے۔ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ آپ بڑے افصح الناس تھے جب کلام کرتے تھے تو سننے والا یہی خیال کرتا تھا کہ قرآن شریف آپ کی بولی مین نازل ہوا ہے اور جب امام شافعی بغداد مین تشریف لائے تو آپ کے اور امام شافعی کے درمیان کئی ایک مجالس ہارون رشید کے سامنے واقع ہوئین اور امام شافعی نے فرمایا کہ مین نے بجز امام محمد کے اور کوئی ایسا شخص نہین دیکھا کہ جب اس سے کوئی مشکل مسئلہ پوچھا گیا ہو تو اسکے چہرہ مین کراہیت ظاہر نہوئی ہو انتہی۔

شامی مین لکھا ہے کہ امام محمد فراء نحوی ولغوی کی خالہ کے بیٹے ہین اور لغت مین بھی مثل ابی عبید اور اصمعی اور خلیل وکسائی وغیرہ کے امام ہین اور آپ کی تقلید لغت مین واجب ہے چنانچہ ابو عبید نے باوجود جلالت قدر کے آپ کی تقلید کی اور آپ کے قول سے حجت پکڑی اسیطرح ابو العباس نے لغت مین آپکی تقلید کی اور ثعلب کہتے تھے کہ ہمارے نزدیک امام محمد سیبویہ کے

قراء میں سے ہیں اور آپ کا قول لغت میں حجت ہی انتہی - آپ کہتے تھے کہ ہمارا باپ تیس ہزار درہم چھوڑ کر فوت ہوا تھا جنمیں سے پندرہ ہزار درم تو ہمنے نحو و شعر اور باقی فقہ و حدیث کے حصول میں خرچ کیے - یہ بھی آپ کا قول تھا کہ جب میں پہلی دفعہ امام ابو حنیفہ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو امام نے مجھ سے پوچھا تھا کہ قرآن تجکو یاد ہی یا نہیں میں نے کہا کہ نہیں امام نے کہا کہ اول قرآن جا کر یاد کرو پھر فقہ میں مشغول ہونا اسپر میں پھر گیا اور سات روز میں قرآن شریف حفظ کرکے پھر حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ کیا ہمنے تمکو نہیں کہا کہ قرآن شریف یاد کرکے ہمارے پاس آؤ میں نے کہا کہ قرآن حفظ کر آیا ہوں خطیب بغدادی نے اسمعیل بن حماد بن ابو حنیفہ سے روایت کی ہی کہ امام محمد اسوقت سے کوفہ کی مسجد میں فارغ التحصیل ہو کر بیٹھے کہ جب آپکی بیس سال کی عمر تھی - روایت ہی کہ جب آپ زانوے اجتہاد سے سر اٹھاتے تو اکثر یہ مقولہ فرمایا کرتے لذات الافکار خیر من لذات الابکار - کہتے ہیں کہ ایک احبار نصاری نے بہت سے علماء اسلام سے ملاقات کی تھی اور مسلمان نہوا تھا جب امام محمد نے جامع کبیر کو تصنیف کیا تو وہ اسکو مطالعہ کرکے فوراً مسلمان ہو گیا اور کہا کہ اگر یہ پیغمبری کا دعوی کرتے اور معجزہ اپنا اس کتاب کو پیش کرتے تو کوئی آپکا مقابلہ نہ کر سکتا اور سب پر ایمان لانا لازم ہوتا پس کجا وہ شخص جسکی امت میں سے یہ ایک شخص ہیں - جسقدر آپ نے امام ابو حنیفہ کے علم کو اپنی تصنیفات کے ذریعہ سے پھیلایا ایسا کسی سے ظہور میں نہیں آیا چنانچہ آپ نے نوسو ننانوے (۹۹۹) تصنیفات دینی علوم میں کیں اور دس لاکھ ستر ہزار تیس (۱۰۷۰۰۳۰) اور ایک روایت میں دس لاکھ ستر ہزار ایک سو مسئلہ نکالا لیکن آپ کی تصنیفات میں سے اشہر یہ کتابیں ہیں - مبسوط - زیادات - جامع صغیر - جامع کبیر - سیر صغیر - سیر کبیر - نوادر - نوازل - رقیات - ہارونیات - کیسانیات - جرجانیات - کتاب الآثار - موطا - طبقات تمیمی میں امام سرخسی کی شرح سیر الکبیر سے منقول ہی کہ سیر الکبیر امام محمد کی آخر تصنیفات فقہ میں سے ہی جسکی تصنیف کا یہ سبب ہوا تھا کہ آپکی سیر صغیر ایک مرتبہ امام اوزاعی اہل شام کے ہاتھ میں آگئی جنھوں نے اسکو دیکھکر فرمایا کہ عراق والوں کو باوجودیکہ اس باب میں یہ ایک تصنیف انکے پاس موجود ہی کیا ہوا کیا انکو سیر صغیر کا علم نہیں ہی جب اس بات کی خبر امام محمد کو پہنچی تو آپ نے سیر کبیر کو تصنیف کیا پس جب اسکو امام اوزاعی نے

دیکھا تو فرمایا کہ اگر اس کتاب کو احادیث سے شامل نہ کیا جاتا تو البتہ مین کہتا کہ تحقیق انھون نے اسمین علم رکھا ہی اور تحقیق اللہ تعالی نے انکی فکر مین جہت اصابت جواب کی معین کی ہی اور سچ کہا خدا اسنے کہ اوپر ہر ذیعلم کے علیم ہی اُسکے بعد امام محمد نے اس کتاب کو ساٹھ دفاتر مین لکھو اکر خلیفہ ہارون رشید کے پاس بھیجا جسنے اُسکو دیکھکر نہایت پسند کیا اور اسکو آپ کے تفاخر ایام مین سے شمار کیا۔ میر اتقانی نے شرح ہدایہ مین لکھا ہی کہ آپکی کتاب مبسوط کو علماء نے اصل ٹھہرایا ہی کیونکہ آپ نے پہلے اُسی کو تصنیف کیا ہی پھر جامع صغیر و جامع کبیر و زیادات کو تصنیف فرمایا۔ ہارون رشید نے پہلے آپکو مقام رقہ کا قاضی مقرر کیا تھا جہان آپ نے کتاب رقیات تصنیف کی پھر معزول ہو کر بغداد مین تشریف لائے جب ہارون رشید ری مین آیا تو آپکو بھی اپنے ساتھ لایا جہاں آپ نے ۱۸۹ھ ہجری مین وفات پائی اتفاق سے اُسی روز امام ابو الحسن علی معروف کسائی نحوی نے بھی وفات پائی اسلیے ہارون رشید کہا کرتا تھا کہ مین نے فقہ و نحو کو ری مین دفن کیا "امام زمن" آپکی تاریخ وفات ہی۔

علی بن مسہر قرشی کوفی - امام ابو حنیفہ کے اُن اصحاب مین سے تھے جنھون نے فقہ و حدیث کو جمع کیا ابو الحسن کنیت تھی۔ اپنے زمانہ کے عالم عامل صاحب روایت و درایت اور ثقہ تھے۔ حدیث کو اعمش اور ہشام بن عروہ سے سنا اور آپ سے سفیان ثوری نے امام ابو حنیفہ کا علم اور انکی کتب کو اخذ و نقل کیا۔ مدت تک آپ موصل کے قاضی رہے اور ۱۸۹ھ ہجری مین وفات پائی اصحاب صحاح ستہ نے آپ سے تخریج کی۔ "عالم بے بدل" آپکی تاریخ وفات ہی۔

یوسف بن خالد بن عمیر سمتی بصری مولی بنی لیث - امام ابو حنیفہ کے شاگردون مین سے عالم فاضل فقیہ کامل۔ رائے و فتوی مین بصیرت تمام رکھتے تھے۔ ابو خالد کنیت تھی۔ مدت تک امام ابو حنیفہ کی صحبت مین بیٹھے اور اُنسے بہت کچھ اخذ کیا۔ اوائل مین عثمان فقیہ بصرہ کے شاگرد تھے جو بعد تعلم فقہ و حدیث کے امام ابو حنیفہ کی خدمت سے مشرف ہوے اور چالیس ہزار مسائل مشکلہ جو آپ کے خیال مین متمکن تھے امام سے حل کیے۔ بہ سبب نیک روش اور ہیئت کے سمتی کی نسبت سے مشہور ہوے۔ اگرچہ صاحب تقریب کے نزدیک آپ متروک ہین لیکن تاہم ابن ماجہ نے اپنی سنن مین آپ سے تخریج کی اور ہلال ابن یحیی اور اسکے

علی بن مسہر

یوسف بن خالد

باپ خالد نے آپ سے روایت کی۔ طحاوی نے کہا ہی کہ مین نے مزنی سے سُنا کہ یوسف بن خالد اہل خیار مین سے ہین۔ وفات آپ کی ماہ رجب ۱۸۹ھ ہجری مین ہوئی۔ کوکب عالم آپکی تاریخ وفات ہی۔

عبد اللہ بن ادریس بن یزید بن عبد الرحمن اودی کوفی۔ فقیہ عابد۔ محدث ثقہ تھے کنیت ابو محمد تھی۔ ہر ایک چیز مین امام ابو حنیفہ سے روایت کی اور نیز اپنے باپ و ابن سعید و اعمش و ابن جریج و ثوری اور شعبہ سے سُنا اور آپ سے امام مالک و ابن مبارک و امام احمد نے روایت کی کہتے ہین کہ جب آپ مرنے لگے تو آپ کی لڑکی نے رونا شروع کیا آپ نے فرمایا کہ مت رو کیونکہ مین نے اِس مکان مین چار ہزار بار قرآن کا ختم کیا ہی آپ نے کچھ اوپر ستر سال کی عمر مین ۱۹۲ھ ہجری مین وفات پائی۔ آپ سے اصحاب ستہ نے تخریج کی۔ عزیز زمان آپ کی تاریخ وفات ہی۔

یوسف بن امام ابو یوسف بن ابراہیم بن حبیب بن خنیس بن سعد بن عقبہ انصاری بڑے فقیہ و محدث تھے فقہ و حدیث کو اپنے والد امجد اور نیز یونس بن ابی اسحٰق سبیعی اور سری بن یحیی وغیرہم سے اخذ کیا اور سُنا اور اپنے والد کی ہی حیات مین غربی جانب بغداد کے قاضی مقرر ہوے اور ہارون رشید کے حکم سے مدینہ منورہ مین جمعہ کی نماز پڑھائی اور تا وفات قاضی رہے اور بغداد مین ماہ رجب ۱۹۲ھ ہجری مین وفات پائی۔ صاحب کمال تاریخ وفات ہی۔

علی بن ظبیان بن ہلال عیسی کوفی۔ فقیہ محدث۔ عالم۔ عارف۔ ورع تھے کنیت ابو الحسن تھی۔ ابتدا مین آپ شرقی بغداد کے قاضی مقرر ہوے جب ہارون رشید کی خلافت کا دور ہوا تو آپ قاضی القضاۃ بنے آپ ہمیشہ بورے پر بیٹھا کرتے تھے لوگون نے آپ سے کہا کہ آپ کیون بورے پر بیٹھا کرتے ہین حالانکہ آپ سے پہلے جو قاضی تھے وہ مسند پر بیٹھا کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ مجکو شرم آتی ہی کہ دو مسلمان بھائی میرے آگے بورے پر بیٹھین اور مین مسند پہ اجلاس کرون۔ وفات آپکی ۱۹۲ھ ہجری مین ہوئی اور ابن ماجہ نے آپ سے تخریج کی۔

شقیق بن ابراہیم بلخی۔ امام ابو یوسف کے اصحاب مین سے عالم۔ زاہد۔ عارف۔ متوکل تھے

اور اُنسے کتاب الصلوۃ پڑھی - اور امام ابوحنیفہ و اسرائیل اور عباد بن کثیر سے بھی روایت کی - کنیت ابو علی رکھتے تھے - مدت تک ابراہیم بن ادہم کی صحبت مین رہے اور اُنسے طریقت کا علم حاصل کیا - آپکا قول تھا کہ مین نے ایکہزار سات سو استاد کی شاگردی کی اور چند احادیث کتابونکے پڑھے لیکن خدا کی رضامندی چار خبر مین پائی - ایک امن روزی مین - دوم کام مین اخلاص - سوم شیطان سے عداوت - چہارم موت سے موافقت - کہتے ہین کہ جب آپ نے توکل کے میدان مین قدم رکھا تو آپکے پاس تین سو گانون جائداد مین تھے سب کو آپ نے فقراء پر ایثار کر دیا - یہانتک کہ مرنے کے وقت کفن کے لیے بھی آپکے پاس کچھ نہ تھا حاتم اصم اور محمد بن ابان بلخی اور ابن مردویہ نے آپ سے روایت کی اور ۱۹۴ھ ہجری مین آپ ولایت ختلان مین شہید ہوئے چنانچہ قبر آپکی اُسی جگہ واقع ہے - نجم اہل دنیا آپکی تاریخ وفات ہے -

حفص بن غیاث

حفص بن غیاث بن طلق بن معاویہ النخعی الکوفی - اپنے زمانہ کے عالم محدث ثقہ زاہد پرہیزگار تھے اور امام ابوحنیفہ کے اُن اصحاب مین سے تھے جنکے حق مین امام موصوف انتم مسار قلبی وجلاء حزنی کا جملہ فرمایا کرتے تھے - کنیت ابو عمر تھی - فقہ امام ابوحنیفہ سے حاصل کی اور حدیث کو امام ابو یوسف اور سفیان ثوری اور اعمش اور ابن جریج بن سعید انصاری اور اسمعیل بن ابی خالد اور عاصم الاحول اور ہشام بن عروہ وغیرہم سے سنا اور روایت کیا اور آپ سے آپکے بیٹے عمرو اور امام احمد بن حنبل اور یحیی بن معین اور علی بن المدینی اور ابن معتق اور یحیی القطان وغیرہ اہل عراق نے سُنا اور روایت کیا اور اصحاب صحاح ستہ نے اپنی اپنی صحاح مین آپ سے تخریج کی - ابن ابی شیبہ سے روایت ہے کہ آپ کوفہ مین تیرہ سال اور بغداد مین دو برس تک دار القضا کے متولی رہے لیکن اخیر عمر مین آپکا حافظہ کچھ تھوڑا سا متغیر ہو گیا وفات آپکی بقول صحیح ۱۹۴ھ ہجری مین ہوئی - نخعی آپکو اسلیے کہتے ہین کہ آپ عرب کے قبیلہ نخع مین سے ہین - زبدہ اہل علم آپکی تاریخ وفات ہے -

[illegible]

وکیع بن جراح

وکیع بن جراح بن ملیح بن عدی کوفی - فقہ و حدیث کے امام اور حافظ و ثقہ زاہد عابد - اکابر تبع تابعین مین سے امام شافعی و امام احمد کے شیخ تھے - ابو سفیان کنیت تھی - اصل کے نیسا پور اور بقول بعض سندھ کے باشندہ تھے - فقہ کا علم امام ابوحنیفہ سے حاصل کیا اور حدیث کو امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف و زفر و ابن جریج و سفیان ثوری و سفیان بن عیینہ و اوزاعی و اعمش وغیرہم سے سنا اور آپ سے عبد اللہ بن مبارک و یحیی بن اکثم و امام احمد بن حنبل و یحیی بن معین و

وعلی بن مدینی و ابن راہویہ و احمد بن منیع اور آپکے بیٹے سفیان وغیرہ محدثین نے سنا اور اصحاب صحاح ستہ نے آپ سے تخریج کی ابن اکثم کہتے ہین کہ مین نے حضر و سفر مین آپکی صحبت کی آپ ہمیشہ روزہ رکھتے اور ہر رات قرآن کا ختم کرتے تھے اور جبتک میسر احصہ قرآن کا نہ پڑھ لیتے نہ سوتے پھر اخیر رات کو اٹھ کھڑے ہوتے۔ یحیی بن معین کہتے ہین کہ مین نے وکیع سے کوئی افضل نہین دیکھا اسپر لوگون نے کہا کہ کیا ابن مبارک کو بھی نہین فرمایا کہ ابن مبارک کو بیشک فضل ہے لیکن مین نے وکیع سے کوئی افضل نہین دیکھا۔ آپکا دستور تھا کہ قبلہ کے سامنے بیٹھکر حدیث کو یاد کرتے اور رات کو کھڑے ہوتے اور پے درپے حدیث کو لاتے اور امام ابو حنیفہ کے قول پر فتوی دیتے اور یحیی بن سعید قطان آپ کے قول پر فتوی دیتے تھے امام احمد کہتے ہین کہ مین نے علم کا دعوی کرنیوالا زیادہ تر آپ سے کوئی نہین دیکھا۔ آپ ہی کو کسی نے اس شعر مین مشار الیہ کیا ہے ؎

شکوت الی وکیع سوء حفظی ✤ فارشدنی الی ترک المعاصی ✤ وعللہ بان العلم فضل ✤ وفضل اللہ لا یعطیہ عاصی ✤ آپ نے ستر سال کی عمر مین ۱۹۷ھ ہجری مین وفات پائی کعبۂ اہل دین آپکی تاریخ وفات ہے۔

شعیب

شعیب بن اسحاق بن عبد الرحمن قرشی الدمشقی۔ امام ابو حنیفہ کے اصحاب مین سے محدث ثقہ فقیہ متہم بالارجاء تھے ابن عروبہ سے آپ نے اخیر عمر مین حدیث کو سماعت کیا اور آپ سے لیث نے روایت کی آپ امام اوزاعی و امام شافعی اور ولید بن مسلم کے طبقے مین سے تھے شیخین اور ابو داؤد و نسائی اور ابن ماجہ نے آپ سے حدیث کی تخریج کی اور ۱۹۸ھ ہجری اور بقول بعض ۱۸۹ھ ہجری مین آپ فوت ہوے۔

یحیی بن قطان

یحیی بن سعید القطان بن فروخ تمیمی بصری۔ ابو سعید کنیت تھی۔ حدیث کے امام حافظ ثقہ۔ متقن قدوہ تھے۔ امام مالک و ابن عیینہ اور شعبہ سے حدیث کو سنا اور آپ سے امام احمد و ابن المدینی اور ابن معین نے روایت کی بیس سال تک ہر روز قرآن شریف کا ختم کرتے رہے اور چالیس سال تک آپ سے مسجد مین زوال فوت نہوا آپکا دستور تھا کہ بعد نماز عصر کے آپ منارہ مسجد مین تکیہ لگا کر بیٹھ جاتے اور آپ کے روبرو امام احمد و ابن مدینی اور ابن خالد کھڑے ہو کر حدیث پوچھتے اور مغرب تک کسی کو نہ کہتے کہ بیٹھ جاؤ اور نہ آپ کی ہیبت وجلال سے

کوئی بیٹھ سکتا تھا۔ فتوی امام ابو حنیفہ کے قول پر دیا کرتے تھے۔ ۸۲ھ ہجری مین پیدا ہوے اور اٹھتر سال کی عمر مین ۱۶۰ھ ہجری مین وفات پائی آپ سے صحاح ستہ والون نے تخریج کی امام فوی آپ کی تاریخ وفات ہے۔

سفیان بن عیینہ بن ابی عمران میمون الہلالی الکوفی۔ محدث ثقہ۔ حافظ۔ فقیہ۔ امام حجت اور آٹھوین طبقہ کے رؤس مین سے تھے ابو محمد کنیت تھی۔ کوفہ مین ۱۵۔ شعبان ۱۰۷ھ ہجری مین پیدا ہوے اور آپ کا باپ آپکو مکہ معظمہ مین لیگیا ابھی بیس سال کی عمر کو نہ پہنچے تھے کہ پھر کوفہ مین آئے اور امام ابو حنیفہ کے پاس تحصیل علم حدیث کے لیے بیٹھے اور اُنسے روایت کی آپکا قول ہو کہ پہلے پہل امام ابو حنیفہ ہی نے مجکو اہل حدیث بنایا پھر عمرو بن دینار اور ضمرہ بن سعید کی مصاحبت کی اور اُنسے اور زہری و ابی اسحق سبیعی و محمد بن المنکدر و ابی زیاد و عاصم بن ابی النجود المقری و اعمش اور عبد الملک بن عمیر وغیرہم سے حدیث کو سنا اور آپ سے امام شافعی و شعبہ بن حجاج و محمد بن اسحق و ابن جریج و زہیر بن بکار اور آپکے چچا مصعب اور عبد الرزاق بن ہمام صنعانی و یحیی بن اکثم نے روایت کی اور نیز اصحاب صحاح ستہ نے آپ سے بکثرت تخریج کی۔ امام شافعی کا قول ہو کہ اگر آپ اور امام مالک نہوتے تو حجاج سے علم چلا جاتا اور یہ بھی اُنھون نے کہا ہو کہ مین نے کوئی شخص ایسا نہین دیکھا کہ جسمین مثل آپکے فتوی دینے کا مادہ موجود ہو اور پھر وہ مثل آپ کے فتوی دینے سے زیادہ پرہیز کرے۔ آپ نے ستر مرتبہ حج کیا اور شنبہ کے روز اخیر تاریخ جمادی الاخری اور بقول بعض یکم رجب ۱۹۸ھ ہجری مین مکہ معظمہ مین وفات پائی اور کوہ حجون کے پاس مدفون ہوے۔ کعبۂ اہل دنیا آپکی تاریخ وفات ہے۔

حکم بن عبد اللہ بن سلمہ بن عبد الرحمن بلخی۔ امام ابو حنیفہ کے اصحاب مین سے علامۂ کبیر اور فہامۂ بصیر تھے ابو مطیع کنیت تھی امام سے اُنکی فقہ اکبر کے آپ ہی راوی ہین حدیث کو امام ابو حنیفہ و امام مالک و ابن عون و ہشام بن حسان وغیرہ سے سُنا اور روایت کیا اور آپ سے احمد بن منیع اور خلاد بن اسلم وغیرہ نے روایت کی اور بلخ کے لوگون نے تفقہ کیا۔ عبد اللہ بن مبارک آپ کے علم اور دیانت کے سبب آپکی بڑی تعظیم و تکریم کرتے تھے آپ مدت تک بلخ کے قاضی رہے اور امر معروف و نہی منکر مین بڑا خیال رکھتے تھے لیکن حدیث کے معاملے مین

محدثین نے آپ کو ضعفاء میں سے شمار کیا ہے۔ آپ رکوع و سجود میں تین دفعہ تسبیح کہنے کی فرضیت کے قائل ہوئے۔ محمد بن فضل کہتے ہیں کہ ایک دفعہ خلیفہ کی طرف سے والی بلخ کے پاس ایک کتاب آئی جس میں ولیعہد کی نسبت لکھا تھا وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا۔ جب آپ نے اس بات کو سنا تو والی بلخ کے پاس آکر کہا کہ دنیاوی منفعت میں تم اس حد کو پہونچ گئے جو کہ کفر تک نوبت پہونچی ہے آپ نے اس کلمہ کو کئی دفعہ کہا یہانتک کہ امیر رو پڑا اور اسکا سبب بیان کرنے کی التجا کی آپ جمعہ کے روز منبر پر چڑھکر اپنی داڑھی پکڑ کر رونے لگے اور فرمایا کہ جو شخص سوائے حضرت یحییٰ پیغمبر کے ایسا کلمہ کہے وہ کافر ہے تمام لوگ یہ حال دیکھکر رو پڑے اور جو آدمی وہ کتابت لائے تھے بھاگ گئے۔ وفات آپ کی ۱۹۹ھ ہجری میں ہوئی۔ پسندیدہ دین آپکی تاریخ وفات ہے۔

حفص

حفص بن عبد الرحمن بلخی۔ امام ابو حنیفہ کے اصحاب میں محدث صدوق و فقیہ تھے کنیت ابو عمر و بلخی اور نیسا پوری کے لقب سے معروف تھے۔ اسرائیل اور حجاج بن ارطاة اور ثوری سے روایت کی پہلے بغداد کے قاضی مقرر ہوئے پھر قضا کو چھوڑ کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو گئے کہتے ہیں کہ جب کبھی عبد اللہ بن مبارک نیسا پور میں آتے تو آپ کی ضرور زیارت کرتے وفات آپ کی ۱۹۹ھ ہجری میں ہوئی۔ نسائی نے اپنی صحیح میں آپ سے تخریج کی۔ سال وفات آپ کا لفظ محبوب عالم ہے۔

خالد بن سلیمان

خالد بن سلیمان بلخی۔ امام اعظم کے تلامذہ میں سے اہل بلخ کے امام اور منجملہ اُن اصحاب کے تھے جنکو امام موصوف نے فتوی دینے کے لیے معدود کیا تھا کنیت آپکی ابو معاذ تھی روایت امام ابو حنیفہ وغیرہ سے کرتے تھے چوراسی سال کے ہو کر جمعہ کے روز ۲۶۔ ماہ محرم ۱۹۹ھ ہجری میں فوت ہوئے۔ زین اسلام آپکی تاریخ وفات ہے۔

معروف کرخی

معروف کرخی بن فیروز۔ اپنے زمانہ کے مقتدائے صدر طریقت رہنمائے راہ حقیقت عارف اسرار الٰہی قطب وقت اور مجاب الدعوات تھے۔ آپ کا باپ جو نصرانی تھا جب اُس نے آپ کو معلم کے پاس بھیجا اور معلم نے آپکو کہا کہ ثالث ثلاثہ کہو تو آپ نے اُسوقت انکار کر کے کہا کہ میں ہو اللہ احد کہتا ہوں ہر چند اُسنے آپ کو بڑی فہمایش کی مگر بے سود اور آپ اُسکے

پاس سے بھاگ کر امام علی بن موسی رضا کے پاس آ گئے اور انکے ہاتھ پر مسلمان ہوئے چند روز کے بعد جب اپنے گھر میں واپس آئے تو باپ نے پوچھا کہ تم نے کون سا دین اختیار کیا ہے آپ نے فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ آپ کے والدین بھی یہ بات سنتے ہی مسلمان ہو گئے بعد ازاں آپ داؤد طائی شاگرد امام ابو حنیفہ کے پاس بیٹھے اور اُنسے ظاہری و باطنی علوم کی تکمیل کی اور ریاضت و عبادت کا طریقہ سیکھ کر صدق و صفا میں مشارٌ الیہ اور مقام علیا میں دائر المرام ہوئے۔ شامی میں لکھا ہے کہ آپ سے سری سقطی نے ظاہری و باطنی علوم پڑھے اور مشائخ کبار میں سے آپ مستجاب الدعوات ہیں اکثر لوگ آپ کی خانقاہ کے پاس استسقا کی نماز پڑھتے اور بارش باران پاتے ہیں وفات آپکی سنہ ہجری میں ہوئی۔ مقبول ایزد تاریخ وفات ہے۔

حماد بن دلیل۔ اپنے زمانہ کے امام و فقیہ اور محدث صدوق تھے اور امام ابو حنیفہ کے اُن بارہ اصحاب میں سے تھے جنکی طرف امام نے اشارہ فرمایا تھا کہ یہ قضا کی صلاحیت رکھتے ہیں کنیت ابو زید تھی اور طبقہ صغار تبع تابعین میں سے تھے حدیث کو امام ابو حنیفہ ثوری اور حسن بن عمارہ سے روایت کیا اور آپ سے احمد بن ابی الجوزی واسحق اور اسد نے روایت کی مدت تک مدائن کے قاضی رہے۔ جب کوئی شخص شیخ فضیل بن عیاض سے مسئلہ پوچھتا تو وہ فرماتے کہ ابو زید سے پوچھ لو۔ ابو داؤد نے اپنی سنن میں آپ سے تخریج کی۔

عمرو بن ذر۔ اپنے وقت کے امام۔ عالم۔ ناصح۔ واعظ۔ فقیہ جید محدث مقبول تھے فقہ امام ابو حنیفہ سے اخذ کی اور آپ سے امام نے بھی حدیث روایت کی۔ آپ اکثر وعظ کیا کرتے تھے اور گاہے گاہے امام بھی آپکی مجلس میں تشریف لاتے تھے۔ ایک دن جب بعد وعظ کے آپ نے یہ مناجات پڑھی اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنَّا عَصَیْنَاکَ فَقَدْ تَرَکْنَا مِنْ مَعَاصِیْکَ اَبْغَضَھَا وَھُوَ الْاِشْرَاکُ بِکَ وَاِنْ قَصَّرْنَا فِیْ بَعْضِ طَاعَتِکَ فَقَدْ مِنْھَا بِاَحَبِّھَا اِلَیْکَ وَھُوَ شَھَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ اُسوقت امام بھی حاضر تھے جنھوں نے اِس مناجات سے خوش ہو کر فرمایا کہ اے عمر و وعظ کہنا آپ پر ختم ہے۔

حدیقۂ سوم

تیسری صدی کے فقہا و علما کے حالات مین

حسن بن زیاد

حسن بن زیاد لولوی کوفی۔ امام ابو حنیفہ کے شاگردون مین سے بڑے بید ار مغز دانشمند فقیہ تھے یہانتک کہ یحیی بن آدم کہتے ہین کہ مین نے آپ سے زیادہ تر کوئی فقیہ نہین دیکھا۔ عمر بن خدار سے جب لوگون نے پوچھا کہ حسن بن زیاد زیادہ تر فقیہ ہین یا محمد بن حسن تو اُنھون نے کہا کہ بخدا مین نے حسن بن زیاد کو ایسا دیکھا ہی کہ جب وہ محمد بن حسن سے کچھ سوال کرتے تھے تو یہانتک اُن کو مضطرب کر دیتے تھے کہ وہ رونے کے قریب ہو جاتے تھے آپ سنت نبوی کے بڑے محب و متبع تھے یہانتک کہ حسب اتباع حدیث البسوھم مما یلبسون کے جو کپڑا آپ پہنتے وہی اپنے غلامون کو بھی پہناتے تھے۔ آپکا قول ہی کہ ہمنے ابن جریج سے بارہ ہزار ایسی احادیث لکھی ہین جنکی فقیہون کو نہایت حاجت ہی۔ آپ نے امام ابو حنیفہ سے بکثرت روایات حفظ کین۔ سنہ ۱۹۴ ہجری مین جب حفص بن غیاث فوت ہوسے تو آپ کوفہ کی قضا کے متولی ہوے مگر پھر مستعفی ہو گئے کہتے ہین کہ جب آپکی عمر تیس سال گذر ی تو آپ نے فقہ کا علم پڑھنا شروع کیا اور چالیسوین سال تک اُسمین مشغول رہے چنانچہ اِس عرصہ مین آپ نے اچھی طرح بستر پر اپنی پیٹھ نہ رکھی پھر چالیس سال آپ نے فتوی دینے مین صرف کیے۔ محمد بن احمد بن حسن جو آپ کے پوتے ہین کہتے ہین کہ ایک دفعہ آپ نے کسی مسئلہ مین خطا کیا اور مستفتی چلا گیا تھا آپ اسکو نہین جانتے تھے کہ کہان رہتا ہی تاکہ اُسکو صحیح مسئلہ سمجھا دین پس آپ نے منادی کرائی کہ مین نے فلان روز فلان مسئلہ کے جواب مین غلطی کی ہی پوچھنے والے کو چاہیے کہ میرے پاس آکر اپنا مسئلہ صحیح کر جائے۔ آپ علم قرارت اور اُسکے طرق مین بھی بڑے عالم تھے اور قرارت کا وہ طریقہ جو امام ابو حنیفہ کیطرف منسوب ہی وہ آپ پر منتہی ہوا۔ سمعانی نے لکھا ہی کہ جب آپ قضا کے لیے اجلاس کرتے تو خدا کی قدرت سے اپنا علم سب بھول جاتے یہانتک کہ اپنے اصحاب سے مسئلہ پوچھکر حکم دیتے اور جب مجلس قضا سے برخاست ہوتے تو تمام علمی طاقت آپکی اپنی جگہ پر واپس آجاتی پس

ابن حبیب کی وجہ سے بکالی نے ناراض ہوکر آپ سے استعفا لے لیا۔ احمد بن عبد الحمید حارثی کہتے ہین کہ مین نے آپ سے زیادہ کوئی نیک خلق نہین دیکھا۔ طبقات قاری مین لکھا ہے کہ ابن اثیر کی کتاب جامع الاصول احادیث الکتب الستہ مین آپکو ان علمار مین سے شمار کیا گیا ہو کہ جو تیسری صدی کی ابتدا مین مجدد مذہب حنفیہ سے ہوے ہین انتہی۔ لیکن باوجود استفادہ فضیلت کے محدثین کو آپ کی نسبت تکلم ہو اور حدیث مین آپکو ضعیف اور متروک الحدیث بتایا ہی۔ آپکی تصنیفات مین سے کتاب مجرد اور امالی مشہور ہین۔ محمد بن سماعہ اور محمد بن شجاع الثلجی اور علی الرازی اور عمرو بن مہیر الدخصاف نے آپ سے تفقہ کیا۔ وفات آپکی ۲۰۴ھ ہجری مین واقع ہوئی اسی سال امام شافعی بھی فوت ہوے تو بوجہ آپکو اسیلیے لؤلؤی کہتے ہین کہ آپ کے بزرگون مین سے کوئی لولو یعنی مروارید بیچا کرتا تھا کنیت آپ کی ابو علی تھی۔ جلال تم آپکی تاریخ وفات ہی۔

حسن بن ابی مالک۔ اپنے زمانہ کے امام فاضل فقیہ کامل تھے۔ ضمیری سے روایت ہی کہ آپ بڑے عزیز العلم اور کثیر الروایت ثقہ تھے اور اسی لیے امام ابو یوسف آپکو چارپایہ سے جو اپنی طاقت سے زیادہ بوجھ اٹھاتا ہی تشبیہ دیا کرتے تھے۔ فقہ آپ نے امام ابو یوسف سے اخذ کی اور آپ سے محمد بن شجاع نے تفقہ کیا۔ وفات آپ کی ۲۰۴ھ ہجری مین ہوئی علامۂ اوان آپ کی تاریخ وفات ہی۔ حسن بن ابی مالک

موسیٰ بن سلیمان جوزجانی۔ ابو سلیمان کنیت تھی۔ عالم فاضل۔ عارف مذہب فقیہ متبحر۔ محدث حافظ اور معلی بن منصور کے مشارک تھے فقہ تو امام محمد سے اخذ کی اور مسائل اصول و امالی کو لکھا اور حدیث کو عبد اللہ بن مبارک و امام ابو یوسف نیز امام محمد سے سُنا خلیفہ مامون نے آپکو قضا کے لیے کہا تھا مگر آپ نے انکار کیا اور اسی سال سے ہوکر بعد ۲۰۰ھ ہجری کے وفات پائی آپکی تصنیفات سے کتاب سیر صغیر اور نوادر یادگار رہین۔ موسیٰ بن سلیمان

یزید بن ہارون الواسطی۔ ابو خالد کنیت تھی اپنے زمانہ کے امام کبیر اور محدث ثقہ تھے حدیث کو امام ابو حنیفہ اور مالک اور سفیان ثوری اور دونون حمادون سے سُنا اور روایت کیا اور آپ سے یحیی بن معین اور ابن مدینی نے روایت کی آپ نماز بڑی آہستگی اور طویل قرات سے پڑھا کرتے تھے۔ وفات آپ کی ۲۰۶ھ ہجری مین ہوئی واسطی آپ کو اسیلیے کہتے ہین کہ آپ شہر یزید بن ہارون

واسط

واسطہ کے رہنے والے تھے جو درمیان بغداد اور بصرہ کے واقع ہے اور جہان کے جنگل کی قلمین خوبی مین مشہور و معروف ہین۔ علامۂ جہان آپکی تاریخ وفات ہے۔

عصام بن یوسف

عصام بن یوسف بن میمون بن قدامہ بلخی۔ بلخ مین اپنے وقت کے شیخ اور صاحب حدیث تھے ابو عصمہ کنیت تھی اور ابراہیم بن یوسف بلخی کے بھائی تھے۔ ابو حاتم بن جہان نے آپ کو ثقات مین لکھا۔ ابن مبارک و ثوری اور شعبہ سے روایت کی امام ابو یوسف کے بھی ہم صحبت رہے لیکن رفع الیدین کیا کرتے تھے اور روایت مین ثبت تھے اور اکثر خطا بھی کر جاتے تھے ۲۱۵ھ ہجری مین فوت ہوئے۔ قد ذوا اہل جہان آپکی تاریخ وفات ہے۔

حسین بن حفص

حسین بن حفص بن فضل بن یحیی ہمدانی الاصفہانی۔ فقیہ جید اور محدثین کے طبقہ کبار عاشرہ مین سے صدوق تھے مسلم و ابن ماجہ نے آپ سے روایت کی۔ ابو محمد کنیت تھی فقہ امام ابو یوسف سے حاصل کی۔ چونکہ آپ امام ابو حنیفہ کے مذہب ہی پر فتویٰ دیا کرتے تھے اسلیے امام موصوف کی فقہ اصفہان کے ملک مین انھین کے ذریعہ سے شائع ہوئی۔ مدت تک آپ اصفہان کے قاضی رہے۔ کہتے ہین کہ آپکو ایک لاکھ درم سالانہ کی آمدنی تھی مگر زکوٰۃ آپ پر بالکل واجب نہوتی تھی کیونکہ آپ کل آمدنی کو فقہا و محدثین پر ایثار کر دیتے تھے وفات آپ کی ۲۱۰ھ یا ۲۱۱ھ ہجری مین ہوئی۔

ابراہیم بن رستم

ابراہیم بن رستم مروزی۔ علامہ و فقیہ اور محدث ثقہ تھے۔ ابو بکر کنیت اور نجم الدین لقب تھا فقہ کو امام محمد سے اخذ کیا اور اُنسے نوادر کو لکھا اور حدیث کو اسد عمرو بجلی اور ابی عصمہ نوح بن مریم مروزی شاگردان امام ابو حنیفہ اور نیز امام مالک و ثوری و سعید و حماد بن سلمہ اور اسمعیل بن عیاش سے سُنا اور روایت کیا۔ کئی دفعہ بغداد مین آئے اور آپ سے امام احمد حنبل اور ابو خثیمہ زہیر بن حرب نے روایت کی اور ایک جم غفیر نے تفقہ کیا ہرچند خلیفہ مامون نے آپکو قضا کے لیے کہا مگر آپ نے اسکو قبول نہ کیا اور اپنے وطن کو چلے گئے اور دس ہزار درم صدقہ دیا ۲۱۱ھ ہجری مین حج کر کے نیشا پور مین پہونچے تو وفات پائی۔ امام الزمان آپکی تاریخ وفات ہے۔

معلی بن منصور

معلی بن منصور رازی۔ امام ابو یوسف و امام محمد کے اصحاب کبار مین سے بڑے حافظ حدیث ثقہ۔ فقیہ نبیل۔ صاحب ورع و دین و سنت تھے۔ کنیت ابو یحیی تھی۔ حدیث کو

مالک ولیث و حماد اور ابن عیینہ سے روایت کیا اور آپ سے ابن مدینی و ابوبکر شیبہ اور امام بخاری نے غیر جامع مین اور ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے اپنی اپنی سنن مین روایت کی۔ آپ نے امام ابویوسف و محمد کی کتب و امالی اور نوادر کو روایت کیا اور ۲۱۱ھ ہجری مین فوت ہوے قطب اہل دین آپ کی تاریخ وفات ہے۔

ضحاک بن مخلد بن ضحاک بن مسلم الشیبانی البصری۔ امام ابوحنیفہ کے اصحاب مین سے محدث ثقہ فاضل معتمد فقیہ کامل تھے ابوعاصم کنیت اور نبیل کے لقب سے معروف تھے۔ اصحاب صحاح ستہ نے اپنی اپنی صحاح مین آپ سے تخریج حدیث کی اور بصرہ مین نوے برس کی عمر مین ۲۱۲ھ ہجری مین فوت ہوے۔ میزان عدل آپکی تاریخ وفات ہے۔

اسمٰعیل بن حماد بن امام ابوحنیفہ رح کوفی۔ عالم فاضل۔ عابد۔ زاہد۔ صالح۔ متدین اپنے وقت کے امام بلا مدافعہ تھے۔ آپ نے اپنے جد امجد امام ابوحنیفہ کو نہین دیکھا۔ کنیت ابوعبد اللہ تھی۔ فقہ اپنے والد ماجد امام حماد اور حسن بن زیاد سے اخذ کی اور حدیث کو اپنے والد اور نیز عمرو بن ذر و مالک بن مغول و ابن ابی ذہب و قاسم بن معن وغیرہم سے سنا اور آپ سے سہل بن عثمان عسکری و عبد المومن بن علی الرازی اور ایک جماعت نے روایت کی اور ابوسعید بردعی نے فقہ پڑھی پہلے بغداد پھر بصرہ پھر رقہ کے قاضی مقرر ہوے آپ احکام قضا اور وقائع و نوازل مین ماہر باہر اور عارف بصیر تھے۔ محمد بن عبد اللہ انصاری کہتے ہین کہ حضرت عمرؓ کے زمانے سے آجتک کوئی قاضی آپ سے زیادہ اعلم نہین ہوا لوگون نے کہا کہ کیا حسن بصری بھی نہین ہوے کہا نہین شمس الائمہ حلوائی سے روایت ہے کہ آپ پہلے امام ابویوسف کے پاس فقہ حاصل کرنے کے لیے جایا کرتے تھے اور تھوڑے ہی عرصہ مین ایسی ترقی کر لی کہ خود اُنپر اعتراض کرنے لگ گئے۔ افسوس آپ جوان عمر مین بعہد خلیفہ مامون ۲۱۲ھ ہجری مین فوت ہو گئے اگر آپ کی زندگی وفا کرتی اور آپ بڑی عمر کے ہوتے تو لوگون مین البتہ آپ کا ایک شان عظیم اور رتبہ فخیم ظاہر ہوتا۔ آپ نے ایک کتاب جامع فقہ اور ایک کتاب قدریہ کے رد مین اور ایک کتاب ارجاء مین تصنیف فرمائی۔ تاریخ خلکان مین لکھا ہے کہ آپکا ایک ہمسایہ خراسی فرقہ رافضیہ مین سے تھا اُسکے دو خچر تھے جنمین سے ایک کا اُس نے

بسبب تعصب کے ابوبکرؓ اور دوسرے کا عمرؓ نام رکھا ہوا تھا اتفاقاً ایک رات انہین سے ایک خچر نے اُسکو ایسی لات ماری کہ وہ مرگیا آپ نے لوگون سے فرمایا کہ ہمارے جد امجد امام اعظم نے پیشین گوئی کی تھی کہ اسکو عمرؓ ہلاک کریگا پس اب تم جاکر دریافت کرو کہ کس خچر نے اُسکو ہلاک کیا ہے جب لوگون نے دریافت کیا تو اُسکا قاتل عمر ہی نکلا حسن دین آپکی تاریخ وفات ہے۔

بشر

بشر بن ابی ازہر یزید نیشاپوری۔ کوفہ کے مشہورین فقہاء مین سے عالم فاضل۔ فقیہ محدث تھے تفقہ امام ابویوسف سے حاصل کی اور حدیث کو عبداللہ بن مبارک و ابن عیینہ اور شریک سے سماعت کیا اور آپ سے علی بن مدینی و محمد بن یحییٰ ذہلی نے روایت کی مدت تک نیشاپور کے قاضی رہے اور ۲۱۳ھ ہجری مین فوت ہوے۔

خلف بن ایوب

خلف بن ایوب بلخی۔ امام زفر و امام محمد کے اصحاب مین سے فقیہ محدث۔ عابد۔ زاہد صالح تھے کنیت ابوسعید تھی۔ تفقہ امام ابویوسف سے اخذ کی اور حدیث کو اسرائیل بن یوسف سے سنا اور اسد بن عمرو عوف اور معمر سے روایت کیا اور آپ سے امام احمد اور ابوکریب وغیرہ نے روایت کی اور صحیح ترمذی مین یہ حدیث آپ سے روایت ہوئی۔ خصلتان لا یجتمعان فی منافق حسن سمت و فقہ فی الدین مدت تک آپ ابراہیم بن ادہم کی صحبت مین رہے اور اُنسے طریق زہد اخذ کیا۔ ضمیری سے روایت ہے کہ اگر خلف بن ایوب کا علم جمع کیا جاوے تو البتہ علی رازی کے علم کے برابر ہو مگر یہ کہ آپ نے اپنے علم کو زہد و صلاحیت مین ظاہر کیا۔ آپ سے بہت مسائل ظاہر ہوے ہین جنمین سے ایک یہ ہے کہ مین اُس شخص کی شہادت قبول نہین کرتا جو مسجد مین تعمیر کو خیرات دے۔ کہتے ہین کہ ایک دفعہ آپ بیمار ہوے جب نماز کا وقت آتا تو اپنے اصحاب کو کہتے کہ مجکو کھڑا کرو اور تکبیر کے کہنے تک مدد دو پھر چھوڑ دو چنانچہ آپ کے اصحاب ایسا ہی کرتے پس آپ تندرستون کیطرح نماز ادا کر لیتے اور جب سلام پھیرتے تو مارے ضعف کے زمین پر گر پڑتے لوگون نے اسکا سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ مرض امور الٰہی سے برابری نہین کر سکتا۔ ایک دفعہ نماز کی حالت مین آپ کو زنبور نے کاٹا اور خون نکلا آپ کے بیٹے نے شور مچایا کہ آپکا وضو ٹوٹ گیا آپ نے فرمایا کہ بخدا مجکو زنبور کے کاٹنے کی کچھ خبر نہین ہوئی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ بیمار ہوے اور امیر داؤد آپ کی عبادت کو آیا

آپ نے اُس سے منہ پھیر کر دیوار کی طرف کر لیا آپ کے صاحبزادے نے عذر کیا کہ آپ تمام رات نہین سوئے اب آرام کیا ہو آپ بولے کہ ای لڑکے جھوٹ بولنا حرام ہو مین سوتا نہین ہون لیکن مین نے حدیث مین دیکھا ہو کہ امیرون سے بات کرنی حرام ہو اب مین اس شک مین ہون کہ آیا اُنکی طرف دیکھنا بھی حرام ہو یا نہین پس مین نہین چاہتا کہ مشتبہ امر کا مرتکب ہون جب داؤد نے یہ بات سنی تو وہ خدا کی درگاہ مین زار زار رویا اور دعا کی کہ یا آلہی خلف بن ایوب مجھ سے نفرت کرتے ہین اور مین اُنکی زیارت سے تیرا تقرب چاہتا ہون پس مجکو بخش دے کہتے ہین کہ جب داؤد فوت ہوا تو لوگون نے اُسے خواب مین دیکھکر پوچھا کہ خدا نے تجھ سے کیا سلوک کیا اُسنے جواب دیا کہ بسبب اُس دعا کے جو مین نے کی تھی خدا نے مجکو بخش دیا۔ وفات آپ کی بقول صحیح ۲۱۲ھ ہجری مین ہوئی۔

محمد بن عبد اللہ بن مثنیٰ بن عبد اللہ بن انس بن مالک الانصاری البصری۔ امام زفر کے اصحاب مین سے محدث ثقہ فقیہ جید تھے امام احمد و ابن مدینی اور ائمہ صحاح ستہ نے آپ سے حدیث کی روایت کی۔ بعد ابن معاذ کے بصرہ کی قضا آپ کو دی گئی پھر بغداد مین عسکر کی قضا پر مقرر ہوے اور کچھ عرصہ کے بعد پھر بصرہ کے قاضی ہوے جہان ۲۱۵ھ مین وفات پائی۔ قطب عدل آپکی تاریخ وفات ہو۔

ابراہیم بن جراح کوفی نزیل مصر عالم فاضل فقیہ محدث تھے۔ فقہ و حدیث کو امام ابو یوسف سے اخذ کیا اور سنا اور اُنسے اور ابی جعد وغیرہ سے امالی کو لکھا۔ امالی جمع املا کی ہو اور املا اُسکو کہتے ہین کہ ایک عالم کے اردگرد اُسکے شاگرد کاغذ و قلم لیکر بیٹھ جائین اور جو تقریر وہ کرے اُسکو لکھتے جائین یہانتک کہ ایک کتاب بنجائے چنانچہ علماے سلف اہل حدیث و فقہ و عربی کا افادہ علوم مین ایساہی دستور تھا۔ آپ مدت تک کوفہ کے قاضی رہے اور ماہ محرم ۲۱۷ھ ہجری مین وفات پائی۔ آئینۂ عالم آپ کی تاریخ وفات ہو۔

علی بن سعید بن شداد الرقی۔ امام محمد کے اصحاب مین سے محدث اجل۔ فقیہ کامل شیخ ثقہ مستقیم الحدیث حنفی المذہب امام احمد کے طبقہ مین سے تھے آپ کی ابو الحسن اور ابو محمد دو کنیتین تھین مرو سے اپنے باپ کے ساتھ مصر مین آئے اور وہین سکونت اختیار کی

حدیث کو امام محمد اور عبد اللہ بن عمر و الرقی و ابن مبارک و عتاب بن بشیر و مالک و لیث و ابن عیینہ و عباد بن عباد و ابن وہب و عبد الوہاب ثقفی و جریر و اسمٰعیل بن عیاش و ابی الاحوص کوفی و عیسیٰ بن یونس و امام شافعی و موسیٰ بن اعین و ہشیم او روکیع وغیرہم سے سُنا اور روایت کیا اور نیز امام محمد سے اُنکی جامع کبیر اور جامع صغیر کو روایت کیا اور آپ سے اسحاق بن منصور و خشیش بن اصرم و عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن عبد الحکیم و عبد العزیز بن یحییٰ مدینی و یحییٰ بن معین و یونس بن عبد الاعلیٰ و محمد بن اسحٰق و محمد بن عبد الملک بن زنجویہ و یحییٰ بن سلیمان جعفی و یعقوب بن سفیان و دحیم و ابو عبید القاسم بن سلام و بحر بن نصر و علی بن معبد بن نوح و اسمٰعیل سمویہ و مقدام بن داؤد و ہارون بن کامل مصری نے روایت کی اور نیز صاحب ترمذی اور نسائی نے اپنی اپنی صحیح میں آپ سے تخریج کی۔ وفات آپ کی ۲۰۔ رمضان ۲۱۲ھ ہجری میں ہوئی۔ قطب زمین آپ کی تاریخ وفات ہے۔

احمد بن حفص المعروف بہ ابی حفص کبیر بخاری۔ مجتہد عصر امام دہر فاضل بے عدیل فقیہ بے تمثیل تھے فقہ و حدیث امام محمد سے حاصل کی آپ کے اصحاب اسقدر رکھتے تھے کہ شمار میں نہ آسکتے تھے چنانچہ سمعانی شافعی نے لکھا ہے کہ بخارا کے پاس ایک گاؤں آباد ہے جہاں فقہا کی ایک جماعت آپکے اصحاب میں سے رہتی تھی۔ کہتے ہیں کہ آپ اور خلف بن ایوب اور ابو سلیمان تینوں امام محمد سے تحصیل علم کیا کرتے تھے خلف بن ایوب اور ابو سلیمان جسقدر ایک برس میں یاد کیا کرتے تھے آپ ایک مہینہ میں یاد کر لیا کرتے تھے اور جو وہ ایک مہینہ میں حفظ کرتے تھے آپ ایک ہفتہ میں ازبر کر لیتے تھے اور نیز وہ دونوں جو کچھ پڑھتے تھے وہ لکھ لیا کرتے تھے مگر آپ کچھ نہیں لکھتے تھے انھوں نے اسکا سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ میں اپنے سینہ میں لکھا جاتا ہوں اُنھوں نے کہا کہ یہ بات ہمنے مانی لیکن اگر آپ لکھتے جائیں تو بعد وفات کے آپکی نشانی باقی رہے آپ نے فرمایا کہ یہ بات تو درست ہے لیکن میں کیا کروں کہ میرے رستہ وطن میں دریا حائل ہے مبادا جب میں واپس جاؤں تو کشتی میں پانی آجاسے اور کتابوں کو بھگو دے جس سے میری محنت کتابت برباد جائے مگر وہ بضد ہوسے پس آپ نے بھی لکھنا شروع کیا یہانتک کہ جب تینوں نے علم تحصیل کرکے فتویٰ دینے کی اجازت امام محمد سے حاصل کی تو خلف تو بلخ اور ابو سلیمان سمرقند کو گئے

اور آپ کشتی مین بیٹھکر بخارا کی طرف آئے اتفاقاً جیسا آپ نے کہا تھا ویسا ہی ہوا کہ آپکی کشتی مین پانی بھر گیا اور تمام کتابین بھیگ گئین آخر آپ جان بچا کر بمشکل کنارہ پر پہونچے اور کسی آدمی کو بخارا مین بھیجکر کتابت کا سامان منگوایا اور جسقدر پڑھا تھا اُسکو یاد پر لکھنا شروع کیا اور ایسا لکھا کہ بجز تین یا پانچ مسئلون کے الف اور واو تک مقدم و موخر نہونے پایا۔ کفایہ وعنایہ شرح ہدایہ وغیرہ مین لکھا ہی کہ امام شمس الائمہ فرماتے ہین کہ آپ کے زمانہ مین امام بخاری صاحب صحیح بخارا مین تشریف لائے اور فتوی دینا شروع کیا جب آپکو اس حال سے خبر ہوئی تو آپ نے اس سے منع کر کے فرمایا کہ آپ فتوی دینے کے لائق نہین ہین مگر امام بخاری باز نہ آئے آخر الامر ایک دن لوگون نے اُنسے پوچھا کہ اگر دو لڑکون نے ایک بکری یا گاے کا دودھ پیا ہو تو اُنکا حکم کیا ہی امام بخاری نے کہا کہ اُنمین حرمت رضاع کی ثابت ہو جاتی ہی جب لوگون نے اُنکی فقاہت کی یہ لیاقت دیکھی تو ہجوم کر کے اُنکو بخارا سے نکالدیا۔ کہتے ہین کہ بخارا مین ایک دفعہ ایسا قحط نازل ہوا کہ گیہون کا ایک بوجھ جسکو ایک گدھا اُٹھا سکے ایک سو دینار کو میسر آتا تھا آپ نے یہ حال دیکھکر اپنے خزانچی کو فرمایا کہ جسقدر خزانہ ہی اُسکے گیہون خرید کر لوگون کو ارزان دینے شروع کر دو چنانچہ ایک خروار گیہون کا سو دینار کو خرید کر اُسی کو بیچنا شروع کیا یہانتک کہ دس دینار تک پہونچ گئے تھے کہ خزانہ خالی ہو گیا آپ نے فرمایا کہ الحمد للہ ہمنے آخرت کا خزانہ پر کیا۔ ایک پیر مرد آپ کی خدمت مین اکثر آیا کرتا تھا مگر پوچھتا کچھ نہین تھا آپ نے اُس سے پوچھا کہ تم کس لیے اِس کثرت سے ہمارے پاس آتے ہو پیر مرد نے عرض کیا کہ مین تین باتون کے لیے آتا ہون جو آپ سے مین نے سُنی ہین۔ اوّل یہ کہ آنحضرت نے فرمایا ہی کہ العالم والمتعلم فی الاجر سواء۔ دوم۔ ان مجلس العالم ینزل فیہ رحمۃ من السماء وینادی منادی اللہ یقول انی قد غفرت ذنوبکم وبدلت بسیئاتکم حسنات ارجعوا مغفورین سوم النظر الی وجہ العالم عبادۃ آپ یہ بات سنکر رو پڑے اور فرمایا کہ یہ بات صحیح ہی مگر نہ مجھ جیسے عالم کے دیکھنے مین ثواب ہی بلکہ یہ منصب خلف بن ایوب جیسے عالم کو حاصل ہی یہ بات سُنکر شخص مذکور بخارا سے بلخ مین آیا اور خلف بن ایوب کی مجلس مین کثرت سے آنا شروع کیا آخر الامر خلف نے ایک دن اُس سے اِس بات کا سبب پوچھا اُسنے وہی جواب دیا

پ کو دیا کیا تعجب اس بات سے زار زار روتے اور فرمایا کہ بات اسطرح ہو مگر نہ مجھ جیسے عالم
دیکھنے مین ہاکہ ابوحفص کبیر جیسے عالم کی زیارت مین ثواب ہی۔ کہتے ہین کہ آپ نے ایکدفعہ
ہاکہ مکان ہو [illegible] ہمارے دن سے آپ نے لاگت کی نسبت پوچھا اُنھون نے کہا کہ
ی ہزار درم اس مکان پر لاگت آئیگی پس آپ نے اسی ہزار درم نقد صدقہ کر دیا اور
ایا کہ چونکہ میری نیت ثواب کی ہی اسلیے مین نہین چاہتا کہ اس کام کا سربراہکار شاید شرائط
، مخالفت سے عذاب اُخروی کا مستحق ٹھہرے۔ محمد بن طالوت قرالی بخارا نے چاہا کہ
پ کی زیارت کرے لوگون نے اُسکو ممانعت کرکے کہا کہ تو اُنکے سامنے اُنکے دبدبہ کے
سبب سے بات بھی نہ کر سکیگا لیکن اُسنے نہ مانا اور ملاقات کے لیے گیا اور سلام کرکے بیٹھ گیا
پ نے اُس سے ہرچند پوچھا کہ تیرا مطلب کیا ہی مگر آپ کی ہیبت سے کچھ نہ کہہ سکا جب وہان سے
رخصت ہوکر مکان پر آیا تو لوگون سے اُسنے کہا کہ جیسا تم کہتے تھے وہی ہوا کہ جب امام نے
میری طرف دیکھا تو مین بیہوش ہوگیا تھا آپ نے سنہ ۲۱۳ہجری مین فرمایا تھا کہ اگر مین ان سات
سال آئندہ مین نہ مرون تو خدا کے نزدیک میری کچھ بھی قدر نہین سو ایسا ہی ہوا کہ ابھی
سات برس گذرنے نہ پائے تھے کہ آپ سنہ ۲۱۸ہجری مین اس دار فانی سے رہگراے عالم
جاودانی ہوے۔ عابد عالم آپ کی تاریخ وفات ہی۔

بشر مریسی

بشر بن غیاث بن عبد الرحمن مریسی معتزلی۔ عالم فاضل فلسفی متکلمی صاحب ورع
و زہد لیکن مرجی تھے امام اعظم کی صحبت حاصل کی اور اُنسے تھوڑا سا اخذ بھی کیا پھر امام ابو یوسف
کی صحبت اختیار کرکے اُنسے تفقہ کیا اور حدیث کو سُنا اور نیز حماد بن سلمہ اور سفیان بن عیینہ
وغیرہ سے حدیث کو سماعت کیا یہانتک کہ فائق ہوکر امام ابو یوسف کے اخص اصحاب
مین سے ہوے کہتے تھے کہ مشائخ صوفیہ کی باتون سے کسی بات نے میرے دل مین قرار
نہین پکڑا یہانتک کہ مین نے دو گواہ اعدل کتاب و سنت سے اُسپر ناطق نہین پائے مگر
چونکہ اخیر مین آپ علم کلام اور فلسفہ مین مصروف ہو گئے تھے اسلیے لوگ آپ سے پھر گئے
اور امام ابو یوسف اکثر آپ کی مذمت کرتے اور جب سامنے آتے تو منہ پھیر لیتے تھے آپ نے
امام ابو یوسف سے بہت سی روایات اور مذہب مین اقوال بیان کیے جنمین سے غریب قول

یہ ہو کہ گدھے کا کھانا جائز ہو۔ تاریخ خلکان مین لکھا ہو کہ آپ مرجی تھے چنانچہ فرقہ مرجیہ مریسیہ آپکی ہی طرف نسوب ہو اور آپ کثرت شغل علم کلام و فلسفہ کے سبب سے خلق قرآن کے قائل ہوے اور کہا کہ آفتاب و ماہتاب کو سجدہ کرنا کفر نہین بلکہ کفر کی علامت ہو اسیطرح اور بہت سے اقوال شنیع آپ سے صادر ہوے جنکے سبب سے عہد خلیفہ رشید مین سزایاب بھی ہوے امام شافعی کے ساتھ اکثر مناظرہ رکھتے تھے نحو کا علم نہین جانتے تھے آواز بہت بری تھی باپ آپکا یہودی رنگریز تھا جو کوفہ مین رہتا تھا۔ وفات آپکی ۲۱۸ھ یا ۲۱۹ھ ہجری مین ہوئی مریس جسکی طرف آپ نسوب ہین ایک قصبہ ہو جو ملک مصر مین واقع ہو۔

شداد بن حکیم بلخی۔ امام زفر کے اصحاب مین سے بڑے فقیہ محدث اور احمد بن عمران استاد طحاوی کے شیخ تھے ابو عاصم ضحاک ملقب بہ نبیل نے امام ابو حنیفہ کی وفات کے بعد آپ کی صحبت کی اور فقہ کو اخذ کیا۔ پہلے آپکو بلخ کی قضا کے لیے کہا گیا تھا مگر آپ نے انکار کیا پھر کسی قدر مدت کے بعد آپ نے خود قضا کو طلب کیا لوگون نے آپکو ملامت کی آپنے فرمایا کہ اُس وقت میرے سوا اور بہت سے عالم قضا کی صلاحیت رکھتے تھے اور اب کوئی نہین رہا اسیلیے مین نے ڈر کر اُسکو اب طلب کیا ہو کہ ایسا نہو کل کو مجھ سے مواخذہ کیا جاوے۔ خلف بن ایوب کہتے ہین کہ ایک دفعہ آپکی زوجہ نے آپکے پاس خادم کے ہاتھ سحری کا طعام بھیجا خادم نے واپس آنے مین دیر کی اسپر آپکی زوجہ نے خادم کو متہم کیا آپ نے فرمایا کچھ بات نہین جانے دو مگر اُسنے نہ مانا اور یہانتک گفتگو نے طوالت کھینچی کہ آپ نے عورت کو فرمایا کہ کیا تو غیب کا علم جانتی ہو اُسنے کہا کہ ہان اسپر آپکے دل مین کچھ بات آگئی اور امام محمد کے پاس صورت حال لکھکر بھیجدی انھون نے تجدید نکاح کا حکم دیا کیونکہ عورت کافر ہوگئی تھی۔ وفات آپکی ۲۲۰ھ ہجری مین ہوئی۔ کامل الزمان آپ کی تاریخ وفات ہو۔

عیسیٰ بن ابان بن صدقہ۔ حفاظ حدیث مین سے افقہ تھے کنیت ابو موسیٰ تھی۔ فقہ امام محمد سے حاصل کی اور حدیث کو اسمعیل بن جعفر و ہاشم بن بشیر و یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ و امام محمد وغیرہ سے سُنا اور روایت کیا۔ طحاوی نے بکار بن قتیبہ سے روایت کی ہو کہ مین نے ہلال بن یحییٰ کو سُنا کہ وہ کہتے تھے کہ اہل اسلام مین عیسیٰ بن ابان سے کوئی افقہ قاضی نہیین ہوا

ابو خازم کا قول ہے کہ میں نے اہل بغداد سے بجز عیسیٰ بن ابان اور بشر بن الولید کے کوئی کثر حدیث نہیں دیکھا۔ محمد بن سماعہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ بن ابان ایک خوبصورت جوان تھے اور ہمارے ساتھ اکثر نماز پڑھا کرتے تھے اور میں آپ کو امام محمد کی مجلس کے حاضر ہونے کے لیے اکثر کہا کرتا تھا جسکا آپ یہ جواب دیا کرتے تھے کہ ہم حافظ حدیث ہو کر ایسی قوم کی صحبت میں حاضر نہیں ہوتے جو حدیث کی مخالفت کرتی ہوئیں ایک دن جب ہمنے صبح کو نماز پڑھی تو آپکو میں نے طوعاً و کرہاً امام محمد کی مجلس میں بیجا کر بٹھا دیا جب امام محمد تقریر سے فارغ ہوے تو میں نے امام محمد سے کہا کہ یہ آپ کے برادر زادے عیسیٰ بن ابان جو بڑے حافظ و عارف حدیث ہیں میں نے اُنکو آپ کی مجلس میں حاضر ہونے کے لیے کہا تھا جسپر اُنھوں نے انکار کرکے کہا کہ وہ حدیث کی مخالفت کرتے ہیں میں اُنکی مجلس میں نہیں جاتا۔ اسپر امام محمد نے عیسیٰ بن ابان کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اے میرے پیارے بیٹے کون سی ہماری مخالفت حدیث میں آپنے دیکھی ہے اسپر آپ نے ۲۵ باب حدیث سے پوچھے پس امام محمد جواب کے لیے بیٹھ گئے اور ہر ایک کا جواب دلائل و شواہد مع ناسخ و منسوخ کے ایسی شرح و بسط سے دیا کہ آپ قائل ہو گئے اور امام محمد کی صحبت لازمی و ضروری سمجھکر چھ ماہ تک اُنسے فقہ پڑھتے رہے اور آپ سے قاضی ابو خازم عبد الحمید استاذ طحاوی نے تفقہ کیا۔ جب قاضی یحییٰ بن اکثم خلیفہ مامون کے ساتھ شہر فم الصلح تشریف لیگئے تو وہ آپ کو عسکر کی قضا پر مقرر کر گئے اور جب وہ واپس آئے تو آپ بصرہ کی قضا پر مقرر ہوے یہانتک کہ ماہ محرم ۲۲۱ھ ہجری میں بمقام بصرہ وفات پائی کتاب حجج آپکی تصنیف سے یادگار ہے۔ کوکب اہل قبلہ آپ کی تاریخ وفات ہے۔

نعیم بن حماد بن معاویہ بن حارث خزاعی مروزی۔ محدث صدوق فقیہ فاضل اور عارف فرائض تھے تخطی کثیر تھے جن احادیث میں آپ نے خطا کی ہے اُنکو ابن عدی نے تلاش کر کے کہا ہے کہ باقی حدیث آپ کی مستقیم ہے۔ کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ مرو سے آکر مصر میں اقامت اختیار کی تھی لیکن فتنہ قول بخلق قرآن میں مصر سے نکالے گئے۔ آپ ہی نے پہلے پہل مسند جمع کی اور امام ابو حنیفہ رحمہ سے فرضیت وتر کی روایت کی آپ وہی خزاعی ہیں جو امام بخاری اور ابن معین کے شیخ ہیں۔ آپ نے بمقام سامرہ میں بحالت حبس ۲۲۸ھ یا ۲۲۹ھ ہجری میں

وفات پائی ۔ حبیب دہر اور ہادی دہر آپ کی تاریخ وفات ہیں۔

فرخ مولیٰ امام ابو یوسف ۔ محدث ثقہ ۔ فقیہ فاضل تھے امام احمد بن حنبل و یحیٰی بن معین وابن ... مسلم وابوداؤد وابوزرعہ وابراہیم حربی اور بغوی نے آپ سے حدیث لی اور آپ کی توثیق کی۔ آپ صغیر سن ہی تھے جب آپ نے امام ابو حنیفہ کو دیکھا تھا اور اُنکے جنازے پر حاضر ہوئے تھے فقہ امام ابو یوسف سے اخذ کی اور آپ سے احمد بن ابی عمران نے تفقہ کیا۔ طحاوی نے احمد بن ابی عمران سے روایت کی ہے کہ فرخ مولی کہتے تھے کہ امام ابو یوسف کے پاس جب کوئی ایسا شخص آنے کی اجازت طلب کرتا جسکا داخل ہونا وہ مکروہ سمجھتے تو سرھانے پر سر رکھدیتے اور مجھسے کہتے کہ کہدو کہ ابھی انھوں نے سرھانے پر سر رکھا ہے تاکہ وہ یہ ظن کرکے کہ شاید وہ سو گئے ہیں واپس چلا جائے۔ آپ ۱۳۶ سنہ ہجری میں پیدا ہوئے تھے اور ۲۳۰ سنہ ہجری کو بغداد میں وفات پائی۔ سال وفات آپکا ہادی دور ہے۔

اسمٰعیل بن ابی سعید الطبری الاصل الجرجانی ۔ امام محمد کے اصحاب میں سے اپنے زمانے کے امام فاضل فقیہ محدث تھے ۔ ابو اسحٰق کنیت اور شالنجی کے نام سے معروف تھے ۔ فقہ امام محمد سے اخذ کی اور حدیث کو ابن عیینہ و یحیٰی قطان اور امام محمد سے سنا اور روایت کیا اور آپ سے ضحاک بن حسین استرآبادی اور ابو العباس احمد بن عباس مسعودی نے روایت کی حضرت ابابکر صدیق و عمر خطاب و عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فضائل میں ایک کتاب نہایت عمدہ لکھی ۔ سمعانی نے لکھا ہے کہ آپ نے کئی کتابیں فقہ میں تصنیف کیں اور ایک کتاب المسمی بہ بیان تصنیف کی جسمیں امام محمد سے مسائل حکایت کرکے اُنپر اعتراض کیا ہے اس کتاب کو آپ سے یکبارہ امام احمد بن حنبل لکھا کرتے تھے اور امام احمد نے کہا ہے کہ آپ فقیہ عالم تھے ۔ وفات آپکی ۲۳۰ سنہ اور بقول بعض ۲۴۰ سنہ ہجری میں ہوئی۔

علی بن جعد بن عبید جوہری بغدادی ۔ امام ابو یوسف کے اصحاب میں سے حافظ حدیث ثقہ متقن ۔ شفیق صدوق تھے ۔ ابو الحسن کنیت تھی ۔ بنی ہاشم کے غلام آزاد کردہ تھے امام ابو حنیفہ کو دیکھا اور اُنکے جنازہ پر حاضر ہوئے آپ نے حدیث کو جریر بن عثمان و شعبہ و ثوری و امام مالک و ابن ابی ذہب و معرف بن واصل و شیبان بن عبد الرحمن و صخر

ن جویریہ و عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان وقیس بن الربیع و یزید بن عمر التستری و ابی اسحق الفزاری
محمد بن راشد مکحولی اور مبارک بن فضالہ وغیرہم سے سُنا اور روایت کیا اور آپ سے امام بخاری
و ابوداؤد و یحیی بن معین و ابوبکر بن ابی شیبہ و ابو قلابہ و زیاد بن ایوب و خلف بن سالم
و اسحق بن ابی اسرائیل و ابوزرعہ و یعقوب بن شیبہ و موسی بن ہارون و صالح بن محمد اسدی
و ابن ابی الدنیا و ابراہیم الحربی و ابویعلی و ابوالقاسم عبداللہ بن محمد البغوی وغیرہم
نے روایت کی۔ جعفر طیالسی ابن معین سے روایت کرتے ہین کہ آپ بغداد کے لوگون
مین سے شعبہ کی روایت مین اثبت ہین۔ ابوحاتم نے کہا ہے کہ مین نے محدثین مین سے آپکے
سوا کسی کو نہین دیکھا کہ وہ ایک لفظ پر حدیث بیان کرتا ہو اور اسکو متغیر نہ کرتا ہو عبدوس
کہتے ہین کہ مجکو معلوم نہین کہ مین نے آپ سے زیادہ کسی حافظ سے ملاقات کی ہو اسیر محاملی نے
کہا کہ وہ تو عقیدہ جہم کے ساتھ متہم ہین عبدوس نے جواب دیا کہ ایسا ہی کہا گیا ہے لیکن اصل
مین ایسا نہین بلکہ آپکا بیٹا حسن جو بغداد کا قاضی ہے جہم کے قول کا قائل ہے۔ آپ ۱۴۸ھ ہجری
مین پیدا اور ۲۳۲ھ مین فوت ہوئے۔ کعبہ دین و دنیا آپکی تاریخ وفات ہے۔

نصر بن زیاد نیشاپوری۔ فقیہ محدث امر بالمعروف ناہی عن المنکر اور قاضی تھے ابومحمد کنیت
تھی فقہ امام محمد سے اخذ کی اور حدیث کو عبداللہ بن مبارک سے سُنا آپکا قاعدہ تھا کہ آپ ہمیشہ
رات کو قائم رکھتے اور ہفتہ مین دوشنبہ و پنجشنبہ اور جمعہ کو روزہ رکھا کرتے تھے چھیاسٹھ سال کے
ہوکر ۲۳۳ھ ہجری مین وفات پائی۔ نجم علم آپ کی تاریخ وفات ہے۔

محمد بن سماعہ بن عبداللہ بن ہلال بن وکیع تمیمی کوفی ۱۳۰ھ ہجری مین پیدا ہوئے فقیہ
کامل محدث حافظ ثقہ صدوق تھے یہانتک کہ ابن معین کہتے ہین کہ اگر اہل حدیث ایسی تصدیق
کرنیوالے حدیث مین ہوتے جیسے کہ محمد بن سماعہ رائے مین ہین تو البتہ نہایت عمدہ بات ہوتی کنیت
ابوعبداللہ رکھتے تھے آپ نے فقہ کو امام ابویوسف و امام محمد اور حسن بن زیاد سے اخذ کیا اور حدیث
کو لیث بن سعد اور نیز امام ابویوسف و محمد سے سنا اور روایت کیا اور آپ سے ابوجعفر احمد
بن ابی عمران بغدادی شیخ طحاوی و ابوبکر بن محمد تمیمی اور عبداللہ بن جعفر ابوعلی رازی وغیرہم نے
تفقہ و روایت کیا ۱۹۲ھ ہجری مین جب امام ابویوسف کے بیٹے قاضی یوسف فوت ہوئے تو خلیفہ

ہارون نے بغداد کی قضا آپکے سپرد کردی مگر جب آپکو ضعف بصر لاحق ہوا تو آپ نے استعفا دیدیا
آپ نے امام ابو یوسف و امام محمد سے کتاب نوادر کو لکھا اور کتاب ادب القاضی اور کتاب محاضر
اور سجلات وغیرہ تصنیف کین۔ باوجودیکہ آپ بڑے مسن ہوگئے تھے مگر اسقدر توانا تھے کہ
گھوڑے پر بچوبی چڑھتے اور بکر شکنی کرسکتے اور دن رات مین دو سو رکعت نماز نفل پڑھا کرتے
تھے چنانچہ نوے سال کی عمر مین آپ نے ایک دفعہ وصال کا روزہ رکھا پھر رات کو دو رکعت نماز
نفل مین قرآن ختم کیا اور سحر کے وقت ایک باکرہ لڑکی سے جماع کرکے اُسکی بکارت زائل کی
آپ خود کہتے تھے کہ ہماری چالیس سال مین جماعت کے ساتھ تکبیر اولی نوت نہین ہوئی مگر
صرف ایک اُس روز جبکہ ہماری والدہ ماجدہ نوت ہوئی تھین اور یہ بھی کہتے تھے کہ ایک
دن ہم جماعت کے ساتھ نماز مین حاضر نہین ہوسکے تھے پس ہمنے اسکی تلافی کے ارادہ
سے پچیس دفعہ نماز پڑھی اتنے مین غنودگی آگئی کسی نے کہا کہ اے محمد اگرچہ آپ نے
پچیس دفعہ نماز پڑھی مگر یہ تامین الملائکہ کے ساتھ کب برابری کرسکتی ہے جب آپ سنہ ۲۳۳ھ
مین نوت ہوے تو یحیی بن معین نے آپ کے حق مین کہا کہ قد مات ریحانۃ العلم من اہل
الرای یعنی تحقیق خوشبو علم کی اہل رائے مین سے نوت ہوگئی۔ امام دو عالم آپکی تاریخ وفات ہے۔
حاتم بن اسمعیل بلخی المعروف بحاتم اصم مشائخ بلخ مین سے زاہد زمانہ عابد یگانہ معرض عن الدنیا
ومقبل عقبی ریاضت وورع وصدق واحتیاط مین بے بدل تھے حتی کہ آپ کے حق مین شیخ جنید
فرماتے تھے کہ آپ ہمارے زمانہ کے صدیق ہین۔ ابو عبد الرحمن کنیت تھی امام ابو حنیفہ کے
اتباع مین سے تھے آپ نے شریعت وطریقت کو شقیق بلخی اصحاب امام ابو یوسف سے حاصل
کیا۔ آپ کا قول ہے کہ جو شخص بغیر فقہ کے عبادت کرے وہ مثل خراس کے گدھے کے ہے۔
ایک دفعہ امام احمد نے آپ سے پوچھا کہ لوگون سے کس طرح خلاصی ہوسکتی ہے آپ نے فرمایا
کہ تین چیزون سے ایک یہ کہ اُنکو چیز دیکر پھر اُنسے طلب نہ کیجائے دوسرے اُنکا حق ادا کرکے
اپنا حق اُنسے طلب نہ کیا جاوے تیسرے اُنسے مکروہات کا تحمل کیا جاوے اور خود کسی کو رنج
نہ پہونچایا جاوے امام نے فرمایا کہ ان باتون پر عمل کرنا بغیر توفیق الہی کے نہایت مشکل بلکہ محال
ہے۔ تشدد نفس اور دقائق مکر نفس ہین آپ کے کلمات عجیب ہین اور تصانیف معتبر رکھتے ہین

تاریخ ابو الفداء مین لکھا ہی کہ آپ اصل مین بہرے نہین تھے بلکہ اسلیے اسم سے ملقب ہوے تھے کہ ایک روز ایک عورت آپ سے مسئلہ پوچھنے آئی تھی اتفاقاً اُس سے ہوا سر ہوگئی جس سے وہ نہایت شرمسار ہوئی آپ نے یہ خیال کرکے کہ یہ جان لے کہ انھون نے آواز نہین سُنی اُس سے فرمایا کہ اونچی بیان کر اسپر عورت یہ خیال کرکے کہ یہ بہرے ہین اور انھون نے میری ہوا سر ہونے کی آواز کو نہین سُنا خوش ہوگئی اور آپ پر یہ نام غالب آگیا - وفات آپکی سنہ ۲۳۷ ہجری مین ہوئی قبلہ اہل دین آپکی تاریخ وفات ہی -

بشر بن الولید بن خالد کندی - امام ابو یوسف کے اصحاب مین سے بڑے فقیہ محدث ثقہ دیندار صالح عابد تھے فقہ امام ابو یوسف سے حاصل کی اور اُنسے کتب و امالی کو روایت کیا حدیث کو آپ نے امام مالک و حماد بن زید وغیرہ سے سنا اور آپ سے حافظ ابو نعیم موصلی اور بغوی اور ابو یعلی اور حامد بن شعیب وغیرہ نے روایت کی اور نیز ابو داؤد نے اپنی سنن مین آپ سے روایت کی - عبد الرحمن سلمی کہتے ہین کہ مین نے آپکی نسبت دارقطنی سے پوچھا انھون نے کہا کہ ثقہ تھے - آپ معتصم باللہ کے زمانہ مین بغداد کے قاضی مقرر ہوے حکم کے باب مین سخت تھے میزان الاعتدال مین لکھا ہی کہ آپ منصور کے عہد مین مدینہ کی قضا کے سنہ ۲۰۸ تک متولی رہے بڑے عابد تھے یہانتک کہ جب پیری کی حالت مین فالج کی بیماری مین مبتلا ہوے تو رات دن مین دو سو رکعت نفل پڑھا کرتے تھے ہر چند کوشش کی گئی کہ آپ خلق قرآن کے قائل ہون مگر نہ ہوے اسلیے معتصم باللہ نے آپ کو قید کر دیا جب متوکل مسند خلافت پر بیٹھا تو آپکی رہائی ہوئی - صالح بن محمد نے آپ کو صدوق بتلایا - آجری نے کہا ہی کہ مین نے آپ کے باب مین ابو داؤد سے پوچھا انھون نے کہا کہ ثقہ تھے - فتاوی برہنہ مین منقول ہی کہ آپ کہتے ہین کہ ہم اکثر ابن عیینہ کے پاس رہا کرتے تھے جب کوئی مشکل مسئلہ انکے پاس آتا تو وہ پکار کر کہتے کہ امام ابو حنیفہ کے اصحاب مین سے کوئی شخص یہان موجود ہی سب حاضرین میرے ہی طرف اشارہ کرتے تھے - خلیفہ مامون کے عہد مین آپ کو مکہ معظمہ کی قضا دی گئی آپ عمدہ مذہب اور نیک رویہ رکھتے تھے لوگون نے آپ سے فقہ و نوادر اور مسائل کا یہانتک استفادہ کیا کہ جن کا جمع کرنا ناممکن ہی - آپ نے نہایت بوڑھے ہو کر سنہ ۲۳۸ ہجری مین

وفات پائی - کند ایک مشہور قبیلہ کا نام ملک یمن مین ہے جسکی طرف آپ منسوب تھے - نبیلہ اہل دنیا آپ کی تاریخ وفات ہے -

داؤد خوارزمی

داؤد بن رشید خوارزمی - امام محمد و حفص بن غیاث کے اصحاب مین سے محدث ثقہ فقیہ کامل تھے جو بغداد مین آکر ٹھہرے یحیی بن معین نے آپکی توثیق کی امام مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ اور نسائی نے آپ سے روایت کی اور امام بخاری نے بھی اپنی صحیح مین ایک حدیث بالواسطہ آپ سے بیان کی آپ نے ایک کتاب نوادر تصنیف کی اور سنہ ۲۳۹ ہجری مین وفات پائی - عالم زمان آپکی تاریخ وفات ہے -

ابراہیم بلخی

ابراہیم بن یوسف بن میمون بن قدامہ بلخی - اپنے وقت کے شیخ اجل امام اکمل محدث ثقہ صدوق تھے امام ابوحنیفہ کے اصحاب مین آپکو بڑی عزت و حرمت حاصل تھی مدت تک امام ابو یوسف کی صحبت مین رہے یہانتک کہ اپنے ہمسرون پر فائق ہوگئے - حدیث کو آپ نے سفیان بن عیینہ و وکیع و اسمعیل بن علیہ و حماد بن زید سے سنا اور امام مالک سے صرف یہ ایک حدیث روایت کی عن نافع عن ابن عمر کل مسکر خمر و کل مسکر حرام سبب یہ ہوا کہ جب آپ امام مالک کے پاس حدیث سننے کے لیے آئے تو وہان قتیبہ بن سعید موجود تھے جنھون نے امام مالک سے کہدیا کہ یہ شخص ارجا ظاہر کرتا ہے بس انھون نے آپکو اپنی مجلس سے اٹھا دیا جس سے آپ انسے صرف یہی ایک حدیث سماعت کر سکے - آپ نے حدیث کو بعد فقہ کے حاصل کیا تھا - آپنے امام ابو یوسف سے اس قول کو روایت کیا کہ امام ابوحنیفہ نے فرمایا ہے کہ کسی کو ہمارے قول کے ساتھ فتوی دینا جائز نہین تا وقتیکہ وہ اس بات کو نہ جانے کہ جہان سے ہمنے وہ قول لیا ہے آپکا دستور تھا کہ روزمرہ بعد نماز فجر کے شیخ کے قبر کے پاس گشت کرتے اور جو قبر گری ہوئی دیکھتے اسکو اپنے ہاتھ سے درست کرتے اور ویران ہوتی ہوئی کو جماعت درست کرتے ویرانہ مین ایک مسجد تھی وہان آپ ہمیشہ ظہر کیوقت جا کر بانگ نماز کہتے اور شہر کے فقیہ و عابد وہان جمع ہوکر آپکے پیچھے نماز پڑھتے تھے - ایکدفعہ بلخ کے امیر نے فقہا سے کہا کہ مین تمھارے شیخ سے چند امور دریافت کرنے چاہتا ہون مگر کیا کرون کہ وہ میرے پاس نہین آتے انھون نے جواب دیا کہ وہ تیرے پاس کیا بلکہ کسی کے پاس بھی نہین جاتے اسنے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ انکے پاس خود جاؤن انھون نے کہا کہ یون تو وہ تجھ سے بات بھی نہین کرینگے اگر تو ظہر کے وقت اس ویران مسجد مین آوے اور بعد نماز کے انسے رحمک اللہ کہے تو امید ہے کہ شاید تیری طرف متوجہ ہون اسنے ایسا ہی کیا اور بعد حاصل کرنے اجوبہ اپنی مشکلات کے عرض کیا کہ مین بلخ کا حاکم ہون اگر آپکو مجھ سے کچھ حاجت ہو تو آپ

بلا تامل ارشاد فرمادین شیخ یہ سنکر رو پڑے اور کہا کہ میرا اندرونی پانی تمام خون ہو گیا ہی کہ مین نے
تیرے ایک سپاہی کو دیکھا ہی کہ اُسنے اپنے باز کو ایک کبوتر پر چھوڑا تھا جسکے چنگل کے صدمہ سے
وہ بیچارہ خاک مین لوٹتا تھا اور وہ رحم نہین کرتا تھا امیر نے یہ سُنکر اپنی قلمرو مین عام حکم
دیدیا کہ آیندہ کوئی شخص باز یا کتا وغیرہ جانور شکاری اپنے پاس نہ رکھے کہتے ہین کہ جب
آپ واسطے نماز کے باہر تشریف لاتے تو کاغذ و قلم اپنے ساتھ اس خیال سے اُٹھا لاتے
کہ مبادا کوئی مسئلہ پوچھ بیٹھے اور اُسکو جواب حاصل کرنے مین دیری ہو۔ امام نسائی نے
اپنی صحیح مین آپ سے روایت کی اور آپ کو ثقہ تبلایا۔ وفات آپ کی ۲۸۱ھ سنہ ہجری مین ہوئی
قلزم دین آپ کی تاریخ وفات ہی۔

یحییٰ بن اکثم بن محمد بن قطن بن سمعان مروزی۔ بڑے علامہ فقیہ محدث صدوق عارف مذہب
... اعلام تھے ابو محمد کنیت تھی۔ آپ نے حدیث کو امام محمد و ابن مبارک و سفیان بن عیینہ
وغیرہ سے سُنا اور روایت کیا اور آپ سے بخاری نے غیر جامع مین اور ترمذی نے روایت
کی۔ خطیب بغدادی نے لکھا ہی کہ آپ بدعت سے بالکل سلیم اور بڑے مضبوط اہل سنت
و جماعت تھے۔ طلحہ بن محمد نے کہا ہی کہ آپ دنیا کے اعلام مین سے تھے امر آپ کا مشہور اور نیکی
معروف تھی آپ کا فضل و علم و ریاست و سیاست کسی پر پوشیدہ نہ تھا۔ بیس سال کی عمر مین بعد
وفات اسمٰعیل بن حماد بن امام ابو حنیفہ کے بصرہ کے قاضی ہوے کہتے ہین کہ اہل بصرہ نے آپکو
بسبب صغر سنی کے صغیر سمجھا آپ نے یہ حال معلوم کر کے فرمایا کہ مین عتاب بن اسید رح
سے عمر مین بڑا ہون جنکو پیغمبر خدا نے مکہ معظمہ کا قاضی بنایا تھا اور نیز معاذ بن جبل رض سے
بڑا ہون جنکو آنحضرت نے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تھا خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد مین
لکھا ہی کہ امام احمد بن حنبل سے کہا کہ لوگ یحییٰ بن اکثم پر یہ تہمت لگاتے ہین آپ نے فرمایا
کہ خدا کو پاکی ہی کون ایسا کہتا ہی پھر اس تہمت سے سخت انکار کیا۔ آپ نے فقہ مین ایک
بہت بڑی کتاب لکھی تھی مگر لوگون نے بسبب طوالت کے اُسکو ترک کیا اور ایک کتاب اصول فقہ
مین اور ایک تنبیہ نام عراقیون کے لیے تصنیف فرمائی اور تراسی سال کی عمر مین ۲۴۲ھ یا ۲۴۳ھ ہجری مین وفات
پائی تاریخ ابن خلکان مین لکھا ہی کہ حسین بن عبد اللہ بن سعید کہتے ہین کہ مین اور آپ باہم بڑے دوست تھے

جب آپ فوت ہوئے تو مین نے چاہا کہ کسی طرح آپ کو خواب مین دیکھکر پوچھون کہ تمھارا کیا حال گذرا پس ایسا ہی ہوا کہ ایک رات مین نے آپکو خواب مین دیکھکر پوچھا کہ خدا نے آپ سے کیا سلوک کیا آپ نے کہا کہ بخشدیا مگر زجر کر کے فرمایا کہ ای یحیی دنیا کو تو نے اپنے اوپر خلط کیا مین نے عرض کیا کہ مین نے آنحضرت کی اس حدیث پر تکیہ کیا تھا کہ خدا تعالی بوڑھے کو دوزخ مین عذاب کرنے سے شرم کرتا ہی۔ خدا نے فرمایا کہ میرے پیغمبر نے سچ کہا ہی لیکن تو نے دنیا مین اپنی جان پر تخلیط کی تھی جس مین نے تجکو بخشدیا۔ اکثم مرد عظیم البطن کو کہتے ہین اور یہی معنی اکثم کے ہین۔ امین عالم تاریخ وفات ہی۔

ہلال بن یحیی بن مسلم الرائی البصری۔ فقیہ محدث تھے اور لوگ بسبب کثرت علم و فہم کے آپ کو رائی کہتے تھے آپ نے فقہ کو امام ابو یوسفؒ و امام زفر سے حاصل کیا اور حدیث کو ابی اعوانہ وغیرہ سے سنا۔ آپ سے بکار بن قتیبہ نے اخذ کیا۔ آپ نے ایک کتاب شروط مین اور ایک احکام وقف مین تصنیف کی۔ وفات آپ کی ۲۴۵ھ ہجری مین ہوئی قطب الزمانہ آپکی تاریخ وفات ہی۔

خالد بن یوسف بن خالد بن عمیر السمتی۔ عالم ماہر فقیہ تبحر محدث معتبر تھے لیکن ابو حاتم نے کہا ہی کہ جو احادیث آپ نے اپنے والد ماجد کے سوا اور لوگون سے روایت کی ہین وہ فی ضرور لائق عتبار نہین کنیت آپکی ابو الربیع تھی ۲۴۹ھ ہجری مین فوت ہوئے۔ قدوۂ اہل زمان آپکی تاریخ وفات ہی۔

ایوب بن حسن نیشاپوری۔ بڑے فقیہ اور زاہد مستجاب الدعوات تھے کنیت ابو الحسن تھی۔ فقہ امام محمد سے اخذ کی اور ۲۵۰ھ ہجری مین فوت ہوئے۔ سید ابراہیم بن محمد بن سفیان آپکے اخص اصحاب مین سے تھے۔ قدوۂ دین و دنیا آپکی تاریخ وفات ہی۔

اسحاق بن بہلول بن حسان التنوخی۔ فقیہ محدث حافظ حدیث تھے ۱۶۴ھ ہجری مین شہر انبار مین پیدا ہوئے فقہ حسن بن زیاد اور ہیثم بن موسی اصحاب امام ابو یوسف سے اخذ کی اور حدیث کو اپنے باپ اور سفیان بن عیینہ اور وکیع بن جراح اور اسمعیل بن عیینہ سے سنا اور روایت کیا خطیب بغدادی نے لکھا ہی کہ آپ نے ایک کتاب فقہ مین متضاد نام اور ایک کتاب علم قراءۃ مین اور ایک مسند تصنیف فرمائی اور ۲۵۲ھ ہجری مین وفات پائی

(خصاف)

امین و دعالم آپکی تاریخ وفات ہے۔

احمد بن عمر بن مہیر خصاف ابو بکر کنیت تھی۔ بڑے عالم فاضل۔ محدث۔ فقیہ۔ زاہد پرہیزگار عارف مذہب حاسب فرضی تھے۔ علم اپنے باپ شاگرد امام محمد حسن تلمیذ امام ابو حنیفہ سے پڑھا اور حدیث کو اپنے باپ اور عاصم و ابو داؤد طیالسی و مسدد بن مسرہد و یحییٰ بن عبد الحمید حمانی و علی بن مدینی و ابی نعیم الفضل بن دکین وغیرہ سے روایت کیا۔ شمس الائمہ حلوائی کہتے ہین کہ آپ اُن علماے کبار مین سے ہین کہ جنکا مذہب کے معاملہ مین اقتدار کرنا صحیح ہے۔ خصاف آپ کو اسلیے کہا کرتے تھے کہ آپ اپنے ہاتھ کی کمائی نعلین دوزی سے اپنا گذارہ کرتے تھے۔ آپ کی تصنیفات سے یہ کتابین ہین۔ کتاب الخراج۔ کتاب الحیل۔ کتاب الوصایا۔ کتاب الشروط الکبیر والصغیر۔ کتاب مناسک الحج۔ کتاب الرضاع۔ کتاب المحاضر والسجلات۔ کتاب ادب القاضی۔ کتاب النفقات علی الاقارب۔ کتاب احکام العصیر۔ کتاب ذرع الکعبہ۔ کتاب احکام الوقف۔ کتاب اقرار الورثہ بعضہم بعض۔ کتاب الفقر واحکامہ۔ کتاب المسجد والقبر۔ کہتے ہین کہ جب خلیفہ مہتدی باللہ مقتول ہوا تو آپ کا مکان بھی لوٹا گیا جس سے آپ کی بعض کتابین ضائع ہو گئین۔ اسی سال کی عمر مین ۲۶۱ھ ہجری مین بغداد کے اندر آپ نے وفات پائی۔ سید مومنان آپ کی تاریخ وفات ہے۔

(ابراہیم بن ادہم)

ابراہیم بن ادہم بن منصور بلخی۔ محدث صدوق۔ زاہد۔ عابد۔ عارف۔ ولی۔ تارک الدنیا مقرب درگاہ الٰہی۔ صاحب کرامت تھے۔ ابو اسحٰق کنیت تھی بادشاہی چھوڑ کر فقر کو اختیار کیا بہت سے مشائخ کو دیکھا اور مدت تک امام ابو حنیفہ کی صحبت مین رہ کر اُنسے علم حاصل کیا پھر خواجہ فضیل بن عیاض سے خرقہ فقر و ارادت کا پہنا حضرت جنید بغدادی آپ کو مفاتیح العلوم کے لقب سے یاد کیا کرتے تھے ایک دن آپ امام ابو حنیفہ کی خدمت مین جو آئے تو امام کے بعض اصحاب نے چشم حقارت سے اُنکو دیکھا امام ابو حنیفہ رح نے فرمایا کہ سیدنا ابراہیم اصحاب نے عرض کیا کہ یہ سیادت کہان سے حاصل کی ہے امام نے فرمایا کہ یہ ہمیشہ خدا کے کام مین مشغول رہتے ہین اور ہم اور کامون مین

مصروف ہیں۔ کہتے ہیں کہ آپ اخیر عمر میں لوگوں سے ایسے غائب ہوگئے کہ کوئی نہ معلوم کر سکا کہ آپ کہاں ہیں جب بقول اصح ۲۶۱ھ ہجری میں آپ نے وفات پائی۔ تو ہاتف نے آواز دی کہ الا ان امان الارض قد مات لوگ اس آواز کو سنکر بڑے متحیر ہوئے کہ یہ کیا بات ہے اتنے میں خبر آئی کہ ابراہیم ادہم فوت ہوگئے۔ امام بخاری و مسلم نے غیر صحیح میں آپ سے روایت کی ہے صدیق آدان آپکی تاریخ وفات ہے۔

محمد بن احمد بن حفص بن الزبرقان المعروف بہ ابو حفص صغیر ماوراء النہر کے ملک میں شیخ حنفیہ امام ربانی۔ عالم فاضل۔ فقیہ محدث ثقہ۔ زاہد متورع۔ صاحب سنت و اتباع تھے۔ ابو عبد اللہ کنیت تھی۔ فقہ اپنے والد امام ابو حفص کبیر تلمیذ امام محمد سے اخذ کی اور حدیث کو ابی الولید طیالسی اور حمیدی اور یحییٰ بن معین وغیرہ سے سنا اور روایت کیا اور مدت تک طلب علم میں امام بخاری کے رفیق رہے یہانتک کہ بخارا میں ریاست مذہب حنفیہ کی آپ پر منتہی ہوئی اور ائمہ دیار و امصار نے آپ سے تفقہ کیا۔ کتاب اہواء اور کتاب اختلاف اور کتاب رد لفظیہ تصنیف کیں اور ماہ رمضان ۲۶۴ھ ہجری میں وفات پائی۔ احمد بن سلمہ سے منقول ہے کہ جب امام بخاری سے قرآن کے معاملہ میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ وہ خدا کا کلام ہے اسپر لوگوں نے کہا کہ کسی طرح ہمیں تصرف بھی ہو سکتا ہے انھوں نے فرمایا کہ زبانوں کے ساتھ متصرف ہو سکتا ہے جب اس بات کی خبر محمد بن یحییٰ ذہلی کو جو نیشاپور میں بڑے محدث ثقہ حافظ جلیل تھے ہوئی۔ تو انھوں نے نہایت خفا ہو کر حکم دیا کہ جو شخص امام بخاری کی مجلس میں جاوے وہ ہمارے پاس ہرگز نہ آوے پس امام بخاری ناچار ہو کر بخارا کیطرف چلے گئے اسپر ذہلی نے امیر بخارا اور وہاں کے شیوخ کو امام بخاری کی نسبت تحریر کیا جسپر امیر بخارا نے امام بخاری کی تکلیف دہی کا قصد کیا یہانتک کہ انکو آپ یعنی ابو حفص صغیر نے بعض سرحدات بخارا کیطرف نکالدیا۔ امام اقالیم آپکی تاریخ وفات ہے۔

محمد بن شجاع ثلجی بغدادی المعروف بابن الثلجی۔ ماہ رمضان ۱۸۱ھ ہجری میں پیدا ہوئے اپنے وقت کے فقیہ اہل عراق محدث متورع عابد قاری اور بحر العلم تھے۔ کنیت ابو عبد اللہ تھی فقہ حسن بن مالک اور حسن بن زیاد سے حاصل کی اور حدیث کو یحییٰ بن آدم اور اسمعیل بن علیہ اور وکیع اور ابی اسامہ اور محمد بن عمر واقدی سے سنا اور روایت کیا اور آپ سے یعقوب بن شیبہ اور اسکے پوتے محمد بن احمد بن یعقوب نے روایت کی لیکن چونکہ آپ متہم بمذہب

شبہ تھے اسلیے محدثین کے نزدیک آپ متروک ہیں گو بذاتہ کاملین میں سے تھے۔ بدر الدین عینی نے بنایہ شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ ثلجی آپ کو اسلیے کہتے ہیں کہ آپ ثلج بن عمر بن مالک بن عبد مناف کی طرف منسوب تھے اور اہل حدیث نے جو آپ پر بڑی تشنیع کی ہے اور ابن عدی سے ابن جوزی نے نقل کیا ہے کہ آپ تشبیہ میں حدیثیں وضع کر کے اہل حدیث کیطرف منسوب کیا کرتے تھے پیرایہ صدق سے یہ بات عاری معلوم ہوتی ہے کیونکہ جس صورت میں آپ نے فرقہ مشبہ کی تردید میں کتاب تصنیف کی ہے تو یہ الزام آپ پر کس طرح صحیح آسکتا ہے حالانکہ آپ بڑے مسند بن صالح عابد اپنے وقت میں فقیہ اہل حنفیہ تھے مدت تک آپ بغداد کے قاضی رہے آپ نے کتاب تصحیح الآثار۔ کتاب النوادر۔ کتاب المضاربۃ۔ کتاب الرد علی المشبہ۔ کتاب المناسک کچھ اوپر ساٹھ جزو کبیر میں تصنیف کی اور پچاسی سال کی عمر میں بتاریخ ۱۰۔ ماہ ذی الحجہ ۲۶۶ھ ہجری نماز عصر کی پڑھتے ہوئے سجدہ میں جان بحق تسلیم ہوئے۔ ابو الحسن علی بن صالح اپنے دادا سے حکایت کرتے ہیں آپ نے وصیت کی تھی کہ مجکو اسی مکان میں دفن کرنا کیونکہ اس مکان کی ایسی کوئی اینٹ نہیں کہ جسپر میں نے بیٹھ کر قرآن شریف کا ختم نہ کیا ہو۔ زیب الورٰی آپ کی تاریخ وفات ہے۔

نصیر بن یحییٰ بلخی المدعو بشادان۔ عالم فاضل فقیہ کامل تھے۔ فقہ ابی سلیمان جوزجانی تلمیذ امام محمد سے حاصل کی اور آپ سے ابو غیاث بلخی نے روایت کی ۲۶۷ھ یا ۲۶۸ھ ہجری میں فوت ہوئے۔ امام فقہ تاریخ وفات ہے۔

محمد بن بیان سمرقندی۔ اپنے زمانہ کے امام کبیر فقیہ بے نظیر طبقہ ابی منصور ماتریدی میں سے تھے کتاب معلم الدین اور کتاب رد کرامیہ تصنیف کی اور ۲۶۸ھ ہجری میں فوت ہوئے۔

بکار بن قتیبہ بن اسد بصری۔ بصرہ میں ۱۸۲ھ ہجری میں پیدا ہوئے فقیہ عادل امام فاضل محدث ثقہ متورع۔ زاہد تھے۔ فقہ یحییٰ بن ہلال رازی اصحاب امام ابو یوسف اور نیز امام زفر سے حاصل کی اور انہیں سے علم شروط کو اخذ کیا اور حدیث کو ابا داؤد طیالسی اور اُنکے معاصرین سے سنا اور روایت کیا اور آپ سے ابو عوانہ اور ابن خزیمہ نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کی اور طحاوی نے فائدہ کثیر اٹھایا اور تخریج کی۔ کتاب الشروط۔ کتاب المحاضر والسجلات

کتاب الوثائق والعہود تصنیف کین اور ایک کتاب امام شافعی کے اُن اعتراضون کی تردید مین لکھی جو اُنھون نے امام ابوحنیفہ کے بعض مسائل پر کیے تھے۔ تاریخ خلکان وغیرہ مین لکھا ہی کہ احمد طولون حاکم مصر آپ کو علاوہ تنخواہ کے ہزار دینار سالانہ دیا کرتا تھا اور آپ بجنسہ سربمہر بند اُسکو رکھ چھوڑا کرتے تھے اور اُسمین سے کچھ خرچ نہ کرتے تھے چند مدت کے بعد اُسنے آپ کو واسطے مشورۂ خلع موفق بن متوکل کے طلب کیا آپ نے اُسکو کہا کہ موفق کو حکومت سے برطرف نہ کرنا چاہیے اِس سے احمد طولون نے خفا ہوکر آپ کو قید کر دیا اور جو اُسنے آپ کو علاوہ تنخواہ کے بطور ہدیہ کے دیا ہوا تھا واپس طلب کیا آپ نے بجنسہ سربمہر بند اُسکے پاس بھجوا دیا جو کل اٹھارہ تھیلیان تھین پس احمد اُنکو دیکھکر نہایت شرمندہ ہوا اور حکم دیا کہ آپ قضا کا کام محمد بن شادان جوہری کو تفویض کر دین آپ نے ایسا ہی کیا پس محمد بن شادان بطور خلیفہ کے مقرر ہوا اور آپ کئی برس تک قید رہے اور قید ہی مین جمعرات کے روز ۲۴۔ ماہ ذی الحجہ ۲۷۰ھ ہجری کو فوت ہوے اور اِس کثرت سے لوگ آپ کے جنازہ پر آئے کہ ہجوم کے سبب سے آپ جمعہ کی عصر سے پہلے دفن نہ ہو سکے چنانچہ قبر آپ کی مصلا بنی مسکین مین ابن طبا طبا کی قبر کے پاس واقع ہی اور زیارتگاہ اہل حاجات و مستجاب الدعوات ہی آپ کا دستور تھا کہ جب مسند قضا سے فارغ ہوکر گھر مین آتے تو خلوت مین بیٹھکر رو تے اور جو کچھ دن کے اقضیہ و معاملات ہوتے اُنکو یاد کر کے اپنے نفس سے مخاطب ہوتے اور کہتے کہ اے مکار آج دو آدمی فلان خصومت مین تیرے پاس آئے اور تو نے اِس طرح پر حکم دیا پس کل کے روز تو خدا کو کیا جواب دیگا یہ بھی آپ کا طریقہ تھا کہ جب کسی مقدمہ والے کو حلف دینے کا ارادہ کرتے تو بڑی نصیحت سے یہ آیۃ کریمہ پڑھکر اُسکے معانی سمجھاتے تھے اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا۔ اِلیٰ اٰخِرِہٖ اور گواہون سے سخت حساب لیا کرتے اور سوال کیا کرتے تھے۔ کہتے ہین کہ آپ کی محبوسی کے زمانہ مین اصحاب حدیث نے ابن طولون سے انقطاع حدیث کا شکوہ کیا اِسپر اُسنے اُنکو اجازت دیدی کہ جیلخانہ کی کھڑکی کے باہر بیٹھکر آپ سے حدیث سن لیا کرین پس آپ کھڑکی کے پاس بیٹھکر تحدیث کرتے

اور لوگ کھڑکی کے باہر بیٹھکر آپ سے حدیث سنتے تھے جب آپ فوت ہوئے تو مصر کا شہر تین برس تک بغیر قاضی کے رہا۔ امام فصیح آپکی تاریخ وفات ہی۔

محمد بن سلمہ بلخی۔ فقیہ کامل عالم تبحر تھے ۱۹۲ھ مین پیدا ہوئے کنیت ابو عبد اللہ تھی فقہ شداد بن حکیم پھر ابی سلیمان جوزجانی سے پڑھی اور بغداد مین محمد بن شجاع سے تعلم کیا اور سات برس تک انکی صحبت مین رہے جب آپ نے محمد بن شجاع سے اپنے وطن کو واپس جانے کی اجازت مانگی تو انھون نے فرمایا کہ جب تم خراسان مین گئے اور وہان کے لوگون نے آپ سے یہ مسائل پوچھے تو انکا آپ کیا جواب دینگے پس آپ حیران ہوگئے اور سات سال اور انکے پاس ٹھہرے پھر اپنے وطن کو واپس آئے۔ آپکا قول ہی کہ علم فقہ کا اس شخص سے پڑھنا چاہیے جو اپنی دکان کو تلف اور باغ کو برباد کرکے یہانتک علم مین معروف ہو کہ اگر اسکا کوئی قریبی بھی مرجاوے تو اسکے جنازہ تک ساتھ نہ جاوے۔ آپ سے ابو بکر محمد اسکاف نے تفقہ کیا اور ستاسی سال کی عمر مین ۲۷۸ھ ہجری مین آپ نے وفات پائی کہتے ہین کہ آپکی وفات سے ایک روز پیشتر ابو نصر محمد بن سلام آپ کی عیادت کو آئے اور کہا کہ آپ مجھکو کوئی وصیت کر جائین آپ نے فرمایا کہ مین تمکو تین باتون کی وصیت کرتا ہون اول یہ کہ اپنی زبان کو اہل قبلہ کے حق مین برا کہنے سے بند رکھین گو وہ بدی ہی کیون نہ کرین۔ دوم بادشاہون کے دروازون پر مت جائین اور نفقہ کو لازم پکڑین۔ سوم اگر دنیا چاہتے ہو تو خدا اور آخرت کو نہ پاؤ گے اور اگر خدا اور آخرت چاہتے ہو تو اسکو پالوگے اور خدا بھی تم سے راضی ہوگا۔ قبلہ عالم آپ کی تاریخ وفات ہی۔

محمد بن ازہر خراسانی۔ ائمہ کبار مین سے صاحب طبقہ عالیہ اور اپنے وقت کے خراسان مین مرجع فتاوی و نوازل تھے۔ ستاسی سال کی عمر مین شنبہ کے روز بعد عشرہ اولی ماہ شوال ۲۸۲ھ ہجری مین فوت ہوئے۔

سلیمان بن شعیب۔ امام محمد کے اصحاب مین سے عالم فاضل فقیہ تبحر تھے جنھون نے انسے نوادر کو لکھا اور آپ سے حافظ ابو جعفر طحاوی نے روایت کی۔ وفات آپکی ۲۷۳ھ ہجری مین ہوئی فصیح ملک آپ کی تاریخ وفات ہی۔

احمد بن ابی عمران

احمد بن ابی عمران بن عیسی بغدادی - مخزن علوم فقیہ فاضل محدث کامل حاوی فروع و اصول تھے ابو جعفر کنیت تھی فقہ کو محمد بن سماعہ تلمیذ امام ابو یوسف و محمد اور بشر بن ولید سے حاصل کیا اور حدیث کو علی بن عاصم و شعیب بن سلیمان و علی بن جعد اور محمد بن صباح وغیرہ سے روایت کیا۔ امام ابو جعفر طحاوی نے آپ سے تلمذ کیا اور کثرت سے روایت کی۔ بغداد سے آپ ایوب صاحب خراج مصر کے ہمراہ مصر مین آئے اور یہین سکونت اختیار کی اخیر عمر مین مصر کے قاضی مقرر ہوے ایک کتاب حجج نام تصنیف فرمائی۔ ابن یونس نے اپنی تاریخ مین آپکی توثیق کی۔ وفات آپکی ۲۸۰ھ مین ہوئی۔ محب مسلمین آپکی تاریخ وفات ہے۔

احمد بن

احمد بن محمد بن عیسیٰ بن ازہر برتی۔ فقیہ کامل محدث ثقہ۔ حجت عابد اور قصبہ برت کے جو بغداد کے پاس واقع ہے رہنے والے تھے۔ کنیت ابو العباس تھی۔ فقہ ابی سلیمان موسیٰ جوزجانی تلمیذ امام محمد سے پڑھی اور انھین سے اُنکی کتابون کو روایت کیا۔ قاضی یحییٰ بن اکثم شاگرد وکیع بن جراح سے بھی استفادہ کیا اور حدیث کو بکثرت بیان کیا مگر تصنیف کم کی۔ خطیب بغدادی سے روایت ہے کہ آپ ثقہ حجت تھے آپکو نیکی سے یاد کرنا چاہیے آپ سے یحیی بن صباحہ نے روایت کی۔ شہر واسط کی قضا آپ کے اختیار کی تھی مگر ایام خلیفہ مقتدر مین آپ نے استعفا دے دیا اور ۲۸۰ھ ہجری مین وفات پائی۔ زیب دوران آپکی تاریخ وفات ہے۔

محمد بن احمد بن موسیٰ

محمد بن احمد بن موسیٰ بن سلام بخاری برکدی۔ فقیہ محدث عالم متبحر تھے۔ ابو جعفر کنیت تھی۔ حدیث کو اپنے شہر برکد (علاقہ بخارا) کے علماء و فضلاء سے سُنا اور اپنے باپ اور ولید بن اسمٰعیل اور ابی عبد اللہ بن ابی حفص کبیر وغیرہ سے روایت کی اور آپ سے ابو حفص احمد بن احمد بن حمدان وغیرہ نے روایت کی۔ بخارا کی اُس عدالت کے جہان ظالمون کو سزا دی جاتی تھی مدت تک قاضی رہے اور امیر ابی ابراہیم اسمٰعیل بن احمد کے عہد مین ۲۸۹ھ ہجری مین فوت ہوے۔

عبد الحمید بن عبد العزیز بصری بغدادی

عبد الحمید بن عبد العزیز بصری بغدادی۔ عالم فاضل ثقہ پرہیزگار فنون حساب و فرائض مین ماہر کامل اور عمل محاضر و سجلات مین حاذق اور قاضی القضاۃ تھے۔ ابو حازم کنیت تھی۔ علم عیسیٰ بن ابان تلمیذ امام محمد اور بکر بن محمد عمی اور ہلال بن یحییٰ

یحییٰ بصری سے پڑھا اور اخذ کیا اور آپ سے امام طحاوی اور ابو طاہر دباس نے تفقہ کیا اور ابو الحسن کرخی نے آپ سے مصاحبت کی آپ اصل میں بصرہ کے رہنے والے تھے جو بغداد میں آکر سکونت پذیر ہوئے۔ کتاب محاضر السجلات۔ کتاب ادب القاضی۔ کتاب الفرائض تصنیف فرمائیں۔ اور بغداد ہی میں ماہ جمادی الاول ۲۹۲ھ ہجری میں فوت ہوئے قدوۂ اہل عالم آپکی تاریخ وفات ہے۔

محمد بن مقاتل

محمد بن مقاتل رازی۔ امام محمد کے اصحاب میں سے فقیہ محدث تھے حدیث کو مطیع اور وکیع اور انکے طبقہ سے سنا اور روایت کیا۔ مدت تک شہر رے کے قاضی رہے۔ تقریب میں آپکو ضعفاء میں بیان کیا گیا ہے لیکن کوئی وجہ ضعف کی نہیں بتائی۔

موسیٰ رازی

موسیٰ بن نصر رازی۔ امام محمد کے اصحاب میں سے صاحب حدیث و فقہ اور عارف مذہب تھے کنیت ابو سہل تھی۔ حدیث کو عبد الرحمن ابی زہیر سے روایت کیا اور آپ سے ابو سعید بردعی اور ابو علی دقاق نے تفقہ کیا۔

ہشام رازی

ہشام بن عبد اللہ رازی۔ فقیہ فاضل محدث کامل عارف مذہب تھے فقہ امام ابو یوسف و امام محمد سے حاصل کی اور حدیث کو مالک سے روایت کیا اور آپ سے ابو حاتم نے روایت کی۔ ابن حبان نے آپکو ثقہ بتلایا۔ ابو حاتم کہتے ہیں کہ آپ صدوق تھے اور میں نے کوئی آپ سے زیادہ بلند قدر نہیں دیکھا اور یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ نے خود کہا ہے کہ ہمنے اکنزار ستسو مشائخ سے ملاقات کی اور تحصیل علم میں سات لاکھ درہم خرچ کیے کتاب نوادر اور کتاب صلوٰۃ الاثر تصنیف کیں۔ کہتے ہیں کہ امام محمد نے شہر رے میں آپ ہی کے گھر میں وفات پائی اور آپکے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

علی رازی

علی رازی۔ مذہب حنفیہ کے عارف اور مسائل اصول کے ماہر صاحب زہد و ورع و سخا اور محمد بن شجاع کے معاصرین میں سے تھے فقہ حسن بن زیاد سے پڑھی اور امام ابو یوسف و امام محمد سے روایت کی اور کتاب الصلوٰۃ تصنیف کی۔ صاحب ہدایہ نے آپ کو پہلے طبقات مقلدین میں سے جو مثل ابی الحسن قدوری و غیرہ کے اصحاب ترجیح سے ہیں شمار کیا ہے گو آپ خصاف و طحاوی و کرخی و سرخسی و حلوائی و قاضی خان و صاحب ذخیرہ اور صاحب خلاصہ سے جو طبقہ اصحاب مجتہدین سے ہیں پہلے ہوئے ہیں کیونکہ

مردون کی فضیلت و کمالیت کے درجے کچھ زمانہ پر موقوف نہین ہین بس اسی خیال سے مولی شمس الدین احمد بن کمال پاشا بلکہ مولی افاضل ابو السعود عمادی بھی اصحاب ترجیح مین سے ہین۔

ابو علی دقاق۔ اپنے زمانہ کے عالم فاضل فقیہ کامل زاہد متورع تھے علم موسی بن نصر رازی تلمیذ امام محمد سے حاصل کیا اور آپ سے ابی سعید بردعی نے تفقہ کیا۔ آپکی تصنیف سے کتاب الحیض یادگار ہے۔ دقاق آپ کو اسلیے کہا کرتے تھے کہ آپ آٹا فروخت کیا کرتے تھے۔

احمد بن اسحق بن صبیح جوزجانی بڑے عالم فاضل فقیہ کامل فروع و اصول کے جامع تھے۔ کنیت ابوبکر تھی۔ علم ابی سلیمان جوزجانی تلمیذ امام محمد سے حاصل کیا شہر جوزجان جو بلخ کے پاس واقع ہے آپ کا مولد اور وطن تھا۔ آپ کی تصنیفات سے کتاب الفرق والتمییز اور کتاب التوبہ یادگار ہین۔

حدیقہ چہارم

چوتھی صدی کے فقہاء و علماء کے حالات مین

محمد بن سلام بلخی۔ فقیہ فاضل عالم متبحر ابی حفص کبیر کے معاصرین مین سے صاحب طبقہ عالیہ تھے ابونصر کنیت تھی اکثر فتاوی آپ کے نام سے پر ہین جنمین کہین نام اور کہین کنیت سے آپ مذکور ہوے ہین۔ وفات آپکی [illegible] آپ کا سال وفات لفظ نور بزم ہے۔

محمد بن خزیمہ بلخی قلاسی۔ مشائخ بلخ مین سے فقیہ متبحر صاحب اختیارات فی المذہب تھے کنیت ابو عبد اللہ تھی قلاس آپکو اسلیے کہا کرتے تھے کہ آپ قلس یعنے وہ رستے بٹوایا کرتے تھے جنسے کشتیان باندھی جاتی ہین۔ وفات آپ کی سنہ ٣١٤ ہجری مین ہوئی نادر جہان آپ کی تاریخ وفات ہے۔

احمد بن حسین بردعی۔ فقہاے کبار اور مشائخ نامدار مین سے بڑے عالم فاضل امام وقت

مجتہد عصر تھے اور شہر بردع میں جو آذر بائجان متعلقہ حد غربی ایران مین واقع ہی رہتے تھے کنیت آپکی ابو سعید تھی۔ علم آپ نے اسمٰعیل بن حماد اور ابو علی دقاق سے حاصل کیا اور آپ سے ابو الحسن کرخی اور ابو طاہر دباسی اور ابو عمرو الطبری نے تفقہ کیا۔ حافظ الدین نسفی نے کتاب کافی کے باب الیمین فی الطلاق والعتاق مین مسئلہ بردعیہ کے ذکر مین لکھا ہی کہ آپ (ابو سعید) کہتے ہین کہ ہمکو یہ مسئلہ نہایت ادق معلوم ہوتا تھا اور بردع مین اُسکا حل کرنیوالا کوئی عالم وفاضل نظر نہ آتا تھا ناچار بغداد مین آئے اور قاضی ابو حازم سے اس مسئلہ کو حل کیا اور ہم اُنکے پاس چار سال تک ٹھہرے رہے۔ بغداد مین آنے سے پہلے ہمنے جامع کبیر مین یا چار سو دفعہ پڑھی تھی۔ کفایہ شرح ہدایہ مین لکھا ہی کہ آپ ایک مرتبہ حج کے لیے جمعہ کے روز بغداد مین تشریف لائے اور بعد نماز جمعہ کے آپ نے دیکھا کہ کچھ لوگ واسطے مناظرہ کے بیٹھے ہین اور اُنمین داؤد ظاہری بھی ہین اتنے مین ایک حنفی نے داؤد سے بیع ام ولد کے باب مین سوال کیا داؤد نے جواب دیا کہ ام ولد کی بیع جائز ہی کیونکہ ہمنے اس بات پر اجماع کیا ہی کہ علوق سے پہلے اُسکی بیع جائز ہی پس ایسا اجماع بغیر کسی ایسے ہی دوسرے اجماع کے زائل نہین ہوسکتا کیونکہ جو بات یقیناً ثابت ہوجاے وہ بغیر کسی ایسے ہی یقین کے مرتفع نہین ہوسکتی۔ حنفی اس امر مین حیران ہوا کیونکہ داؤد قیاس کو نہین مانتے تھے اور خبر واحد یقین کا فائدہ نہین دیتی اسپر آپ نے یہ حال دیکھکر فرمایا کہ ہمنے اس بات پر اجماع کیا ہی کہ علوق کے بعد اُسکی بیع جائز نہین پس یہ اجماع بغیر دوسرے ہم مثل اس اجماع کے دور نہین ہوتا داؤد یہ سُنکر ساکت ہوگئے آپ نے جب دیکھا کہ داؤد اور اُنکے اصحاب فقہ مین ایسے سست ہین تو آپ نکہ معظمہ کا ارادہ ملتوی کرکے تدریس کے لیے بغداد مین ٹھہر گئے اور داؤد کے اصحاب بغرض استفادہ آپ کے پاس جمع ہوے یہانتک کہ ایک رات آپ نے خواب مین یہ سنا کہ کوئی کہتا ہی کہ دولت تو جھاگ کی طرح فوراً دور ہوجاتی ہی لیکن جو فائدہ کو پہونچایا جاوے وہ باقی رہتا ہی پس آپ یہ بات سُنکر جاگ اُٹھے اتنے مین کسی نے آپ کا دروازہ کھٹکا کر کہا کہ داؤد ظاہری فوت ہوگئے ہین اگر آپ کو نماز جنازہ پڑھنی ہی تو آجائین کچھ مدت بعد

آپ مکہ معظمہ کو تشریف لیگئے اور وہان عشرہ اولی ماہ ذی الحجہ سنہ ۳۱۷ ہجری مین قرامطہ کی لڑائی مین شہید ہوے۔ انوار جہان آپ کی تاریخ وفات ہی۔

مکحول بن فضل نسفی۔ اپنے زمانہ کے امام فاضل فقیہ کامل عارف مذہب تھے فقہ کو موسی بن سلیمان جوزجانی تلمیذ امام محمد سے حاصل کیا اور کتاب لولویات وکتاب الشعاع تصنیف کین آپ ہی نے امام ابو حنیفہ سے کتاب شعاع مین یہ روایت کی ہی کہ جو شخص رفع الیدین کرے اسکی نماز فاسد ہو جاتی ہی لیکن یہ روایت اکثر محققین کے نزدیک شد و دات سے ہی جسپر اعتبار نہین کیا گیا۔ وفات آپکی سنہ ۳۱۸ ہجری مین ہوئی۔

احمد بن محمد بن سلامۃ بن عبد الملک الازدی الطحاوی اپنے زمانہ کی فقہ وحدیث مین جلیل القدر عظیم الشان امام ثقہ معتمد تھے مصر مین امام ابو حنیفہ کے مذہب کی ریاست آپ پر منتہی ہوئی حافظ سیوطی نے حسن المحاضرہ مین لکھا ہی کہ آپ ثقہ ثبت فقیہ تھے یہانتک کہ آپ جیسا آپکے بعد کوئی نہین ہوا انساب مین سمعانی شافعی نے لکھا ہی کہ آپ ایسے امام ثقہ اور فقیہ عقیل تھے کہ آپ جیسا کوئی پیچھے آپ کے نہین ہوا۔ ابن عبد البر سے منقول ہی کہ آپ کوفی المذہب اور جمیع مذاہب علماء کے عالم تھے بستان المحدثین مین لکھا ہی کہ آپکی کتاب مختصر اسباب پر دال ہی کہ آپ مجتہد منتسب تھے اور محض مقلد حنفی نہ تھے۔ امیر کاتب اتقانی نے غایۃ البیان شرح ہدایہ کی کتاب الصوم مین لکھا ہی کہ آپ ثقہ ثبت مین نہ متہم۔ باوجود کثرت علم واجتہاد ورع اور معرفت مذہب وغیرہ مین متقدم ہونے کے اگر آپکی نسبت کسی کو شک ہو تو آپکی شرح معانی الآثار دیکھکر اپنی تسلی کرلے کیا ہمارے مذہب کے سوا کسی دوسرے مذہب مین آپ کی نظیر مل سکتی ہی نافع الکبیر مین لکھا ہی کہ اگر آپ کو شروع چوتھی صدی کا مجدد امت محمدیہ اور مصداق حدیث ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا قرار دیا جاوے تو بلحاظ آپکی شہرت اور رفعت ذکر اور تصانیف مفیدہ کے کچھ بعید نہین آپ یکشنبہ کی رات ماہ ربیع الاول سنہ ۲۲۹ھ اور بقول بعض سنہ ۲۳۰ ہجری مین پیدا ہوے۔ ابو جعفر کنیت تھی ابتدا مین آپ شافعی المذہب تھے اور اپنے ماموں مزنی شافعی سے پڑھا کرتے تھے لیکن چونکہ آپکو اکثر کتب مذہب حنفیہ کے دیکھنے کا شوق تھا اسلیے آپکے ماموں نے ایک دن آپ سے خفا ہو کر دفعۃً کہدیا کہ بخدا تجھ سے کچھ نہو سکیگا یہ کلمہ آپ کو نہایت ناگوار گذرا جس سے آپ ناراض ہو کر

احمد بن عمران حنفی کے پاس چلے گئے اور ان سے پڑھنا شروع کیا پھر ۲۹۶ھ ہجری میں شام میں جاکر قاضی القضاۃ ابا حازم عبد الحمید تلمیذ عیسی ابن ابان سے استفادہ کیا اور حدیث کو ہارون بن سعید ایلی و یونس بن عبد الاعلی و محمد بن عبد الحکم و بحر بن نصر وغیرہ ایک جم غفیر تلامیذ ابن وہب اور نیز اپنے والد محمد بن سلام وغیرہ مصریون سے سنا اور روایت کیا اور آپ سے احمد بن قاسم خشاب و ابو بکر مقری و طبرانی اور محمد بن بکر بن مطروح وغیرہ محدثین نے روایت کی اور ابو بکر بن محمد بن منصور دامغانی وغیرہ نے تفقہ کیا۔ فتاوی مرہنہ میں آپ کے انتقال مذہب کا یہ سبب لکھا ہے کہ آپ ایک دن اپنے ماموں سے پڑھ رہے تھے کہ آپ کے سبق میں یہ مسئلہ آیا کہ اگر کوئی حاملہ عورت مر جاوے اور اسکے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو برخلاف مذہب امام ابو حنیفہ کے امام شافعی کے نزدیک عورت کا پیٹ چیر کر بچہ کا نکالنا جائز نہیں آپ اس مسئلہ کے پڑھتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں اس شخص کی ہرگز پیروی نہیں کرتا جو مجھ جیسے آدمی کی ہلاکت کی کچھ پروا نہ کرے کیونکہ آپ اپنی والدہ کے پیٹ میں ہی تھے کہ آپکی والدہ ماجدہ فوت ہو گئی تھیں اور آپ پیٹ چیر کر نکالے گئے تھے۔ یہ حال دیکھکر آپ کے ماموں نے آپ سے کہا کہ خدا کی قسم تو ہرگز فقیہ نہیں ہوگا پس جب آپ خدا کے فضل سے فقہ و حدیث میں امام بیعدیل اور فاضل بے مثل ہوئے تو اکثر کہا کرتے تھے کہ میرے ماموں پر خدا کی رحمت نازل ہو اگر وہ زندہ ہوتے تو اپنے مذہب شافعی کے بموجب ضرور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرتے۔ ابو یعلی خلیلی نے اپنی کتاب ارشاد میں لکھا ہے کہ محمد بن احمد شروطی نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے کس لیے اپنے ماموں کا مذہب شافعی چھوڑ کر حنفی مذہب اختیار کیا آپ نے فرمایا کہ میں اکثر دیکھا کرتا تھا کہ وہ امام ابو حنیفہ کے مذہب کی کتابوں کا مطالعہ کرتے اور فائدہ اٹھاتے تھے۔ وفات آپکی غرہ ذیقعد ۳۲۱ھ ہجری میں ہوئی۔ آپ کی تصانیف حسب ذیل ہیں۔ معانی الآثار۔ مشکل الآثار۔ احکام القرآن۔ مختصر فقہ۔ (اس پر بہت سے علماء نے شرحیں لکھی ہیں) شرح جامع الکبیر۔ شرح جامع صغیر۔ کتاب شروط الکبیر کتاب شروط الاوسط۔ کتاب السجلات۔ کتاب الوصایا۔ کتاب الفرائض۔ تاریخ کبیر کتاب مناقب امام ابی حنیفہ۔ کتاب نوادر الفقیہ۔ کتاب نوادر الحکایات (کچھ

اور بیس جزو) کتاب اختلاف الروایات علی مذہب الکوفیین - کتاب مختصر صغیر - کتاب مختصر کبیر - کتاب الرد علی ابی عبید فی ما اخطا فی اختلاف النسب - کتاب الرد علی عیسیٰ بن ابان کتاب حکم اراضی مکہ - کتاب قسم الفیٔ والغنائم وغیر ذالک - طحاوی طحا کیطرف منسوب ہے جو ملک مصر مین ایک قصبہ ہے اور ازد قبائل یمن مین سے ایک قبیلہ کا نام ہے - نور دنیا اور فقیہ بے عدیل آپکی تاریخ وفات ہے -

اسحٰق بن ابراہیم الشاشی السمرقندی الخطیبی - اپنے زمانہ کے عالم فاضل شیخ ثقہ تھے مولد آپ کا شہر شاش تھا جو نہر سیحون کے پاس سرحدات ترک پر واقع ہے - کنیت ابو ابراہیم تھی - آپ نے امام محمد کی جامع کبیر کو زید بن اسامہ راوی ابی سلیمان جوزجانی سے روایت کیا اور سنہ ۳۲۵ ہجری مین وفات پائی - (اسحاق شاشی)

احمد بن عبد الرحمن سرخکی - فقیہ اجل عالم اکمل تھے کنیت ابو حامد تھی قصبہ سرخک مین جو نیشاپور کے پاس واقع ہے رہا کرتے تھے آپ نے ابا زہیر العبدی اور محمد بن یزید سلمی سے سنا اور محمد بن یزید سے حفص بن عبد الرحمن کی کتابون کو روایت کیا اور آپ سے ابو العباس احمد بن ہارون نے روایت کی - وفات آپکی ماہ رمضان سنہ ۳۲۶ ہجری مین ہوئی - (احمد سرخکی)

احمد بن محمد بن دلاد نحوی - ابو العباس کنیت تھی - فقیہ فاضل جامع معقول و منقول اور نحوی تھے سیبویہ کی مبرد پر کتاب انتصار اور کتاب المقصور والممدود بطور حروف معجم تصنیف کین - سنہ ۳۳۲ ہجری مین وفات پائی - (احمد دلاد نحوی)

محمد بن احمد ابو بکر الاسکاف البلخی - اپنے وقت کے امام اور فقیہ جلیل القدر تھے - فقہ کو آپ نے محمد بن سلمہ تلمیذ ابی سلیمان جوزجانی سے پڑھا اور آپ سے ابو بکر اعمش محمد بن سعید متوفی سنہ ۳۴۸ ہجری اور ابو جعفر ہندوانی نے تفقہ کیا وفات آپکی سنہ ۳۳۳ ہجری مین ہوئی نفحات الانس مین لکھا ہے کہ آپ تیس سال سے روزمرہ روزہ رکھا کرتے تھے جب نزع کا وقت آیا تو لوگ پانی سے پنبہ تر کرکے آپ کے منھ کے آگے لے گئے مگر آپ نے اسکو پھینکدیا اور روزے مین انتقال کیا - آپ کا سال وفات لفظ نور آگین ہے - (ابوبکر الاسکاف)

احمد بن عباس بن حسین بن عیاض سمرقندی - بڑے فقیہ اور عالم فاضل تھے (احمد عیاضی)

علماے ہم عصر مین سے کسی کی یہ جرأت نہ تھی کہ علم و کیاست اور تیزی طبع و پرہیزگاری مین آپ سے ہمسری کر سکتا۔ ابو نصر کنیت تھی آپ کی نسل سعد بن عبادہ انصاری خزرجی صحابی سے ملتی ہے اور عیاض آپ کے اجداد مین سے کسی کا نام ہے جسکی طرف آپ منسوب ہین۔ آپ سمرقند مین رہتے تھے فقہ آپ نے ابی بکر احمد بن اسحٰق جوزجانی تلمیذ ابی سلیمان موسی جوزجانی سے اور آپ سے آپ کے دونون بیٹون ابو احمد نصر عیاضی اور ابو بکر محمد عیاضی اور جماعت کثیرہ نے استفادہ کیا آپ کے چالیس سے زیادہ اصحاب تھے جو آپ کے حکم سے ہر جمعہ کو مع جملہ مشائخ و علماء و قاریون کے بہیئت مجموعی بازارون وغیرہ مین گشت کیا کرتے تھے کسی نے اسکا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب خلقت انکو مجتمع دیکھیگی تو مارے خوف کے سلطان ظلم اور اہل بدعت برائی سے پرہیز کرینگے۔ وفات آپ کی اسطرح پر وقوع مین آئی کہ آپ اپنے بیٹے ابو احمد نصر کو جو ابھی مراہق تھے ہمراہ لیکر کافرون کے ساتھ لڑائی کرنے کے لیے روانہ ہوے جب شہر اسبیجاب سے جو اہل اسلام کی حد تھی آگے بڑھے تو کفار نے پکڑ کر آپ کو قتل کر دیا۔

امام ماتریدی

محمد بن محمد بن محمود ماتریدی۔ مشائخ کبار مین سے بڑے محقق و مدقق متکلمین کے امام اور عقاید مسلمین کے مصحح عابد زاہد متحمل صاحب کرامات تھے آپ کے زمانہ مین ریاست مذہب امام ابو حنیفہ کی آپ پر منتہی ہوئی۔ ابو منصور کنیت تھی۔ فقہ ابی بکر احمد جوزجانی تلمیذ ابو سلیمان جوزجانی سے حاصل کی اور آپ سے حکیم قاضی اسحٰق بن محمد سمرقندی اور علی رستغفنی اور ابو محمد عبد الکریم بن موسی بزدوی نے تفقہ کیا آپ نے تصانیف جلیلہ تصنیف کین اور اہل عقاید باطلہ کے اقوال کاذبہ کو رد کیا چنانچہ کتاب التوحید۔ کتاب المقالات۔ کتاب اوہام المعتزلہ۔ کتاب رد الاصول الخمسہ ابی محمد باہلی۔ کتاب رد الامامۃ لبعض روافض کتاب الرد قرامطہ۔ کتاب ماخذ الشرائع (فقہ مین) کتاب الجدل (اصول فقہ مین) آپکی تصنیفات سے مشہور ہین علاوہ انکے کتاب تاویلات القرآن ایسی تصنیف کی کہ اپنا نظیر نہین رکھتی بلکہ اس فن مین جو تصانیف پہلے ہو چکی ہین کوئی اسکی برابری نہین کر سکتی۔ کہتے ہین کہ آپ کے زمانہ مین ایک بادشاہ بڑا ظالم تھا اور مخلوقات

اِس سے نہایت تنگ تھی یہانتک کہ زمینداروں کا ایک گروہ اُسکے ہاتھ سے تنگ ہو کر
واسطے شکایت کے آپ کے پاس آیا آپ اُس وقت گھر مین نہ تھے آپ کی عورت نہایت
بدخلق تھی وہ زمینداروں کو مہمان سمجھکر نہایت سختی سے پیش آئی زمیندار یہ معلوم کر کے
کہ آپ باغ مین ہین باغ مین پہونچے دیکھا کہ آپ کسّی سے باغ کی زمین درست کر رہے ہین
آپ نے اُنکو دیکھتے ہی فرمایا کہ شاید آپ کو ہمارے گھر کے کُتّے نے کاٹا ہوگا۔ پھر آپ باغ
مین گئے اور وہان سے زردآلو کا طبق بھر لائے اور زمینداروں کے آگے رکھدیا چونکہ موسم
سرما کا تھا زمیندار غیر موسم مین زردآلو دیکھکر حیران ہو گئے اور آپ سے دریافت کیا آپ نے
فرمایا کہ مین نے اپنے دائین ہاتھ سے کوئی گناہ نہین کیا اسلیے جو چیز اِسکے ذریعہ سے
چاہتا ہون وہ حاصل ہو جاتی ہے۔ پھر آپ نے گھاس سے کمان اور تنکے سے تیر بنا کر
اُس ظالم بادشاہ کی طرف پھینکا زمینداروں نے وہ تاریخ لکھ لی پیچھے ثابت ہوا کہ وہ
بادشاہ اُسی روز مقتول ہوا۔ پھر آپ کچھ تازہ شلغم اُٹھا کر مہمانوں کی ضیافت کے لیے
گھر مین تشریف لائے آپ سے عورت نہایت سختی کے ساتھ پیش آئی آخر جب اُسنے دیکھا
کہ آپ ناچار ہین تو آپ کو کہا کہ آگ روشن کرو بس آپ آگ روشن کرنے لگے چونکہ ہوا
بڑی تیز تھی آگ روشن نہوئی عورت نے غصہ مین آکر چھ سات لاتین آپ کو مارین چنانچہ
ہر لات کے ساتھ حجاب مرتفع ہوتا گیا آپ نے فرمایا کہ اگر ایک لات اور مارتی تو تمام
حجاب مرتفع ہو جاتا سو کہتے ہین کہ باقیماندہ حجاب کچھ دیر مین بعد سخت مجاہدہ کے مرتفع ہوا
وفات آپ کی ۳۴۳ہجری مین ہوئی اور سمرقند مین دفن کیے گئے۔ کہتے ہین کہ جس روز آپ کا
انتقال ہوا اُس روز ستر دفعہ آپ کو قضاے حاجت ہوئی آپ ہر دفعہ وضو کرتے تھے
لوگون نے کہا کہ آپ ایسی تکلیف مالا یطاق اپنے اوپر کیون گوارا کرتے ہین آپ نے
فرمایا کہ آج میری وفات کا دن ہے پس مین نہین چاہتا کہ بے وضو دنیا سے انتقال کرون کیونکہ
رسولخدا کا قول ہے کہ جو شخص وضودار ہوتا ہے وہ مومن ہے اور بے وضو منافق ہے پس مین اِس وعدہ
کی امید اور اِس وعید کے خوف سے وضو کرتا ہون۔ کہتے ہین کہ بعد وفات کے آپ کو کسی نے
خواب مین دیکھا کہ ستر براق آپ کے سامنے کھڑے ہین اور آپ کبھی ایک کبھی دوسرے پر سوار ہوتے ہین

اُسنے پوچھا آپ سنے فرمایا کہ یہ جزا اُس طہارت کی ہی جو مین نے کل کے روز کی تھی اور ہر ایک طہارت کے بدلے مجکو ایک ایک براق ملا ہی ابھی دیگر اعمال کی جزا ابھی مجھے نہین ملی - ماترید سمرقند مین ایک محلہ کا نام ہی جسمین آپ رہا کرتے تھے - بعض کہتے ہین کہ سمرقند کے شہرون مین سے ماترید بھی ایک شہر کا نام ہی - داور دین پناہ آپ کی تاریخ وفات ہی -

محمد بن محمد بن احمد بن عبد اللہ بن عبد المجید بن اسمٰعیل بن حاکم مروزی بلخی الشہیر بحاکم الشہید ابو الفضل کنیت تھی - حافظ احادیث رسول اللہ اور اپنے وقت کے امام فاضل فقیہ متبحر صاحب تصانیف عالیہ تھے ساٹھ ہزار حدیث آپکو نوک زبان یاد تھین پہلے بخارا کے قاضی مقرر ہوے پھر امیر خراسان نے اپنی وزارت آپکو دی لیکن اسم وزارت سے کراہیت کرتے تھے - آپ نے حدیث کو مرو مین محمد بن حمدویہ شاگرد امام احمد بن حنبل اور محمد بن عصام اور ری مین ابراہیم بن یوسف اور بغداد مین ہیثم بن خلف اور کوفہ مین ابی العباس بجلی اور مکہ مین مفضل بن محمد اور مصر مین احمد بن سلیمان مصری اور بخارا مین محمد بن سعید نوحا بازی اور اُنکے طبقہ سے سماعت کیا اور آپ سے ابا عبد اللہ حاکم صاحب مستدرک نے تلمذ کیا اور ائمہ وحفاظ خراسان نے حدیث سماعت کی - کتاب منتقی اور کافی اور مختصر تصنیف کین چنانچہ کافی اور منتقی تو بعد کتب امام محمد کے اصول مذاہب کی اصل ہین لیکن کتاب منتقی اس زمانہ مین نایاب ہی جب آپ بخارا کے قاضی تھے تو ہر روز امیر حمید کے پاس جاتے اور اُسکو فقہ پڑھاتے تھے جب وزارت کے عہدے پر مقرر ہوے تو کل امورات ومہمات آپکو تفویض کی گئین آپ ہر نماز کے بعد خدا سے دعا مانگا کرتے تھے کہ مجکو شہادت نصیب ہو یہانتک کہ جس رات کی صبح کو آپ شہید ہوے آپ نے بڑا شور وغوغا اور ہتھیارون کی آواز سنکر پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہی لوگون نے کہا کہ لشکر اکٹھا ہوا ہی اور آپ پر ایک گناہ کا الزام دیتا ہی جو اُنمین سے ازرق جشمون نے آپ پر باندھا ہی - آپ نے کہا کہ اے بار خدایا بخشدے پھر نائی کو بلوا کر سر منڈا دیا اور غسل کیا اور اچھے کپڑے پہنکر صبح تک نماز پڑھتے رہے اس عرصہ مین گو بادشاہ نے لشکر مذکور کی ممانعت کے لیے اپنا لشکر بھیجا مگر اُسنے غلبہ پاکر ماہ ربیع الآخر ۳۳۴ھ ہجری مین بحالت سجدہ آپ کو شہید کر دیا - اتحاف النبلاء مین آپ کی شہادت کی یہ وجہ لکھی ہی کہ آپ نے

امام محمد کی مبسوط اور جامع صغیر و کبیر کو بحذف مکرر و مطول اپنی کتاب کافی میں جمع کیا تھا اسلیے امام محمد نے خواب میں آپ کو کہا کہ آپ نے میری کتابوں کے ساتھ کیا کیا ہے آپ نے کہا کہ مین نے فقہا کو کسلمند دیکھا تھا اسلیے ذکر مکرر و مطول کو حذف کر دیا پس امام محمد نے غصہ ہو کر کہا کہ جیسا تم نے میری کتابوں کو قطع کیا ہے خدا تمھین بھی قطع کرے پس ایسا ہی ہوا کہ شہر مرو مین لشکر نے آپ کو قتل کیا اور دو پارہ کر کے درخت پر لٹکا دیا۔ علامہ فصیح آپ کی تاریخ وفات ہے۔

احمد بن عصمہ صفار بلخی۔ اپنے عہد کے امام کبیر فاضل بے نظیر تھے دور دور سے لوگ واسطے استفادہ کے آیا کرتے تھے ابو القاسم کنیت تھی اور کانسے کے برتنون کی تجارت کرتے تھے شاگرد آپ کے دکان ہی مین آپ سے پڑھا کرتے تھے اور جب کوئی خریدار آتا تو آپ ہی بذات خود اٹھکر برتن دکھاتے اور شاگردون سے ہرگز امداد نہ لیتے۔ علوم آپ نے نصیر بن یحیی شاگرد محمد بن سماعہ سے جو امام ابو یوسف کے شاگرد تھے حاصل کیے اور آپ سے ابو حامد احمد بن حسین مروزی نے تفقہ کیا اور سنہ ۳۳۶ھ مین وفات پائی۔ فقیہ عالم آپ کی تاریخ وفات ہے۔

احمد بن سہل بلخی۔ بڑے عالم فاضل اور نزیل سمرقند تھے۔ ابو حامد کنیت تھی۔ آپ نے ابی سلیم محمد بن فضل بلخی اور ابی عبد اللہ محمد بن اسلم قاضی سمرقند سے روایت کی اور آپ سے آپ کے پوتے عبد اللہ بن محمد فقیہ سمرقندی نے روایت کی۔ وفات آپکی سنہ ۳۴۰ ہجری مین ہوئی۔

عبید اللہ بن حسین بن دلال بن دلہم کرخی۔ اپنے زمانہ کے امام عالم فقیہ فاضل۔ شیخ ثقہ طبقہ مجتہدین فی المسائل مین سے نزیل بغداد تھے بعد ابی حازم اور ابی سعید بردعی کے ریاست مذہب کی آپ پر منتہی ہوئی علاوہ فضیلت علم کے آپ بڑے صاحب قدر۔ عابد۔ قانع۔ زاہد۔ متورع۔ کثیر الصوم والصلوۃ تھے۔ ابو الحسن کنیت تھی سنہ ۲۶۰ ہجری مین پیدا ہوے۔ فقہ کو ابی سعید بردعی تلمیذ اسمعیل بن حماد سے اخذ کیا اور حدیث کو اسمعیل بن قاضی اسحق اور محمد بن عبد اللہ حضرمی سے سنا اور روایت کیا اور آپ سے ابو حفص بن شاہین وغیرہ محدثون نے روایت کی۔ اور آپ کے تلامذہ مین سے مثل ابو بکر الرازی احمد جصاص و ابو علی احمد بن محمد الہاشمی و ابو حامد احمد الطبری و ابو القاسم علی التنوخی و ابو عبد اللہ الدامغانی اور

ابوالحسن قدوری وغیرہ ہم کے بہت سے ائمہ دین ہوے - آپکی عادت تھی کہ خود جاکر بازار سے سودا خرید کرتے اور اس دکاندار سے لیتے جو آپ کو نہ جانتا اور اس سے غرض یہ تھی کہ اگر کسی واقفکار سے خریدا تو وہ ضرور رعایت کریگا - آپکی تصنیفات مین سے کتاب مختصر و کتاب شرح جامع صغیر اور کتاب شرح جامع کبیر وغیرہ ہین - کہتے ہین کہ جب آپ کو اخیر عمر مین فالج ہوگیا تو آپکے اصحاب نے سیف الدولہ بن حمدان کو آپکے معالجہ کے اخراجات کے لیے لکھا جب آپکو اس بات کی خبر ہوئی تو آپ رونے لگے اور خدا سے دعا مانگی کہ الٰہا میرا رزق اس جگہ کے سوا کہ جہان پہر مجکو پہنچا ہے اور کہین سے نصیب نکریں سیف الدولہ کا صلہ جو اُسنے دس ہزار درم کا بھیجا تھا ابھی پہونچنے نہین پایا تھا کہ آپ ۱۵ شعبان ۳۴۰ھ ہجری کی رات مین فوت ہوگئے - کرخی شہر کرخ کی طرف منسوب ہے جو عراق کے علاقہ مین واقع ہے - فقیہ یگانۂ جہان آپکی تاریخ وفات ہے -

عبداللہ بن محمد بن یعقوب بن حارث سندمونی المعروف بہ استاذ - اپنے زمانہ کے امام فاضل محدث کثیر الحدیث فقیہ بے نظیر مرجع فقہاے حنفیہ تھے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے رسالہ انتباہ مین آپکو اصحاب وجوہ مین سے جنکا درجہ مجتہد منتسب اور مجتہد مذہب کے درمیان مین ہے شمار کیا ہے ماہ ربیع الآخر ۲۵۸ھ مین پیدا ہوے اور شہر سندمون مین جو بخارا سے نصف فرسنگ کے فاصلہ پر ہے رہتے تھے خراسان و عراق اور حجاز مین سفر کرکے وہان کے علماء و فضلا سے استفادہ کیا چنانچہ فقہ تو ابی عبداللہ بن ابی حفص کبیر وغیرہ سے حاصل کی اور حدیث کو محمد بن فضل بلخی اور فضل بن محمد اور حسین بن فضل بلخی اور محمد بن یزید کلاباذی اور عبداللہ بن واصل اور سہل بن متوکل اور علی بن حسین بن جنید الرازی اور حافظ موسی بن ہارون وغیرہ سے سُنا اور روایت کیا اور آپ سے ابن مندہ نے کثرت سے روایت کی لیکن بعض محدثین نے آپکو نقل روایت مین ضعیف بتلایا ہے آپ نے کتاب کشف الآثار الشریفہ فی مناقب ابی حنیفہ اور مسند ابی حنیفہ تالیف کی - ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ جب آپ نے امام ابوحنیفہ کے مناقب کو تالیف کیا تو اُسوقت آپکی مجلس املا مین چار سو قلمی حاضر رہتے تھے وفات آپکی ماہ شوال ۳۴۰ھ ہجری مین ہوئی - عالم زین اسلام آپکی تاریخ وفات ہے -

احمد بن محمد بن عبدالرحمن طبری - بغداد کے فقہاء کبار مین سے تھے - کنیت ابوبکر تھی فقہ آپ نے ابی سعید بردعی سے حاصل کی اور امام ابی الحسن کرخی کے زمانہ مین درس و تدریس مین

مشغول رہے۔ علی قاری نے طبقات حنفیہ مین لکھا ہے کہ آپ امام ابی جعفر طحاوی اور ابی الحسن کرخی
کے طبقہ مین سے تھے۔ آپ نے امام محمد کی جامع صغیر و جامع کبیر کی شرحین لکھین اور سنہ ۳۴۰ ہجری مین
وفات پائی۔ طبری طبرستان کیطرف منسوب ہے جو بلاد عجم مین خراسان کے پاس ایک ملک کا نام
ہے۔ عیسی نفس آپ کی تاریخ وفات ہے۔

اسحٰق بن محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن زید الحکیم السمرقندی۔ بسبب کثرت حکمت و موعظت کے (اسحٰق بن محمد سمرقندی)
آپ حکیم کے لقب سے ملقب ہوئے کنیت ابو القاسم تھی سمعانی نے لکھا ہے کہ آپ بڑے نیکوکار
بندون مین سے حکمت و حسن المعاشرت مین ضرب المثل تھے اور اخلاق حمیدہ و افعال پسندیدہ
کے سبب مشرق سے مغرب تک مشہور ہوئے فقہ و علم کلام کو آپ نے ابی منصور ماتریدی سے
اخذ کیا اور ابابکر وراق اور دیگر مشائخ کی مصاحبت کی اور اُنسے تصوف کا علم حاصل کیا۔ مدت
تک سمرقند کی دار القضا کے متولی رہے اور عشرہ محرم الحرام سنہ ۳۴۲ ہجری مین وفات پائی۔
صاحب مناہج لکھتے ہین کہ شہر سمرقند شمر کند کا معرب ہے جسکو ایک بادشاہ شمر نام نے ویران کیا
تھا پھر اُسکو سلطان سکندر نے آباد کرایا۔ عالم عاقل آپ کی تاریخ وفات ہے۔

علی بن محمد بن داؤد بن ابراہیم تنوخی۔ امام کرخی کے اصحاب مین سے بڑے ذکی عالم اور عارف (علی تنوخی)
علم کلام و نحو اور شعر و عربی مین مقدم اور امام ابو حنیفہ کے مذہب کے دقائق مین خوب ماہر اور
علم لغت و ہیئت و عروض و ادب مین اُستاد کامل تھے۔ حافظہ کا یہ حال تھا کہ آپ نے ایکدن
رات مین سات سو شعر یاد کر لیے تھے اور سواے قصاید شعراے جاہلین و مخضرین اور محدثین کے
سات سو قصائد آپکو باہر کے لوگون کے یاد تھے۔ آپ مدت تک اہواز و واسطہ و کوفہ و حمص کے
قاضی رہے اور سنہ ۳۴۲ ہجری مین وفات پائی۔ تنوخی تنوخ کیطرف منسوب ہے جو اُن چند قبائل کا نام ہے
جو شہر بحرین واقع اقلیم دوم مین رہتے ہین۔ کنیت آپکی ابو القاسم تھی۔ ماہ منور آپکی تاریخ وفات ہے۔

احمد بن محمد بن حامد طواویسی۔ فقیہ فاضل پرہیزگار کامل زاہد تھے اور نیکوکار بندون مین سے (احمد طواویسی)
تھے۔ کنیت ابو بکر تھی۔ ابو سعد ادریسی نے اپنی کتاب کمال مین آپکی بڑی تعریف لکھی ہے
علوم آپ نے محمد بن نصر مروزی اور محمد بن فضل بلخی سے پڑھے اور انھین سے روایت کی
سمرقند مین سنہ ۳۴۴ ہجری مین حمام کے اندر فوت ہوئے۔ طواویسی طرف طواویس کے منسوب ہے ۱۰

جو بخارا سے آٹھ فرسنگ کے فاصلہ پر ایک شہر کا نام ہے۔

احمد بن محمد بن اسحٰق شاشی - ابو علی کنیت تھی۔ شہر شاش میں جسکو اب تاشقند کہتے ہیں پیدا ہوئے اور بغداد میں آکر امام ابی الحسن کرخی سے فقہ پڑھی اور ایسے عالم فاضل ہوئے کہ امام کرخی آپکے حق میں فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے پاس ابو علی سے کوئی زیادہ حافظ نہیں آیا اسلیے جب امام کرخی فالج کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو انھوں نے ابو بکر دامغانی کو تو فتوی دینے کا کام سپرد کیا اور آپکو تدریس کی خدمت پر مامور کیا۔ قاضی ابو محمد نعمان کہتے ہیں کہ میں آپ کی مجلس املاء میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس ابو جعفر ہندوانی آئے اور سلام کرکے بیٹھ گئے پھر انھوں نے مسائل اصولیہ میں امتحان لیا سو آپ انمیں ماہر کامل نکلے پھر آپ نے ابو جعفر کا مسائل نوادر میں امتحان لینا شروع کیا مگر وہ اچھی طرح بیان نہ کر سکے اور آپ سے کہا کہ میں آپکی زیارت کرنے آیا ہوں کچھ بحث کے لیے نہیں آیا لیکن دل میں ابو بکر کو بڑی غیرت آئی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انھوں نے کتاب نوادر کو خوب یاد کر لیا۔ وفات آپ کی ۳۴۴ھ ہجری میں واقع ہوئی نعیم دہر آپ کی تاریخ وفات ہے۔

ابراہیم بن حسین عزری - ابو اسحٰق کنیت تھی۔ فقیہ فاضل محدث ثقہ تھے۔ ابا سعید عبد الرحمن بن حسن وغیرہ محدثین سے حدیث کو سماعت کیا اور آپ سے ابو عبد اللہ حاکم صاحب مستدرک نے روایت کی اور ۳۴۷ھ ہجری میں وفات پائی۔ عزری عزرہ کیطرف منسوب ہے جو شہر نیشاپور میں ایک محلہ کا نام ہے۔ بدر عالم آپکی تاریخ وفات ہے۔

علی بن ابو جعفر طحاوی - بڑے فقیہ محدث۔ عالم فاضل۔ جامع فروع و اصول اور امام طحاوی کے خلف ارشد تھے۔ کنیت ابو الحسن تھی۔ بڑے بڑے محدثین مثل ابی عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی وغیرہ سے حدیث کو سماعت کیا اور روایت کی اور ماہ ربیع الاول ۳۵۱ھ ہجری میں وفات پائی۔ سالار جہان آپکی تاریخ وفات ہے۔

احمد بن محمد بن عبد اللہ نیشاپوری المعروف بہ قاضی الحرمین - اپنے زمانہ کے امام فاضل فقیہ کامل متفق علیہ شیخ حنفیہ تھے۔ کنیت ابو الحسن تھی۔ علوم قاضی ابی طاہر محمد دباس شاگرد ابی خازم تلمیذ عیسی ابن ابان اور نیز امام کرخی سے حاصل کیے و حاکم سنے

تاریخ نیشاپور مین لکھا ہی کہ آپ نیشاپور سے کچھ اوپر چالیس سال عمر حاضر رہے اور اس عرصہ مین آپ نے موصل و رملہ اور حرمین کی قضاؤ کی اور صرف حرمین مین تقریباً دس برس تک ٹھہرے رہے پھر نیشاپور مین آئے اور ۳۵۱ھ ہجری مین وفات پائی۔ علی قاری نے طبقات حنفیہ مین لکھا ہی کہ آپ کہتے ہین کہ مین ایکدن علی بن عیسی وزیر کی مجلس مناظرہ مین گیا اتنے مین ایک ترکی عورت فریاد کرتی ہوئی آئی وزیر نے اُسکو کہا کہ کل کو آنا کیونکہ آج مناظرہ کا دن ہی اُسپر وہ چلی گئی اور فقہاء حنفی و شافعی آنے شروع ہوے جب سب آچکے تو وزیر نے کہا کہ آج ہم مسئلہ توریث ذوی الارحام مین ہی گفتگو کرتے ہین بس مین نے مسئلہ مذکور مین بعض فقہاء شافعیہ کے ساتھ گفتگو کی اخیر مین مجکو وزیر نے کہا کہ تم اس مسئلہ کو لکھکر کل صبح میرے پاس لاؤ بس مین نے ایسا ہی کیا اور دوسرے روز وہ مسئلہ لکھا ہوا وزیر کو دیکر چلا آیا تھوڑی دیر کے بعد پھر وزیر نے مجکو بلا کر کہا کہ مین نے تمہارا مسئلہ خلیفہ کو دکھایا تھا اُسنے دیکھکر آپکی نسبت یہ کہا ہی کہ اگر آپکی ہمارے نزدیک اسقدر عزت و حرمت نہوتی تو ابھی مین آپکو مکہ معظمہ و مدینہ منورہ مین سے کسی ایک جگہ کا قاضی مقرر کرتا لیکن چونکہ آپ ایسے صاحب لیاقت و حرمت ہین کہ میری عملداری مین آپ سے زیادہ کوئی عالم اجل نہین اسلیے مین آپکو حرمین کا قاضی بناتا ہون بس مجکو حرمین کی قضاء کا عہدہ ملگیا۔ صاحب عقل کل آپکی تاریخ وفات ہی۔

محمد بن حسن المعروف بابن نقیہ ۳۰۳ھ ہجری مین پیدا ہوے۔ کنیت ابو عبد اللہ تھی امام کرخی سے تفقہ کیا اور فقہ وغیرہ علوم مین مبلغ عظیم کو پہونچے یہانتک کہ تنوخی نے کہا ہی کہ مین نے دین و علم و نقہ و عمل و اجتہاد و ورع و کثرت صلوۃ مین کوئی آپ سے زیادہ نہین دیکھا اور جتبک مین آپکی مصاحبت مین رہا ہون رات اور دن مین نے آپکو نماز و قرآن اور تدریس علم مین مشغول دیکھا ہی وفات آپکی ۳۵۱ھ ہجری مین ہوئی نائب رسول آپکی تاریخ وفات ہی۔

حسن بن علی بن ابوجعفر طحاوی۔ آپ امام طحاوی کے پوتے تھے علم و فضیلت مین یگانہ زمانہ تھے۔ کنیت ابو علی تھی۔ وفات آپکی ماہ ربیع الآخر ۳۵۱ھ ہجری مین ہوئی۔

محمد بن سہل المعروف بہ تاجر۔ اپنے زمانہ کے امام کبیر فقیہ بے نظیر تھے۔ کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ مدت تک ابی العباس احمد بن ہارون فقیہ حنفی حاکم فرغانی متوفی ۳۴۹ھ ہجری کی مجالس مین

بیٹھے اور اُنسے استفادہ کرتے رہے۔ دفات آپکی ۳۶۰ھ ہجری مین ہوئی۔

محمد بن جعفر

محمد بن جعفر بن طرخان استرآبادی۔ بڑے عالم فاضل فقیہ متبحر ثقہ فی الروایت تھے کنیت ابوبکر تھی آپکے والد ماجد ابوجعفر بھی فقہاے اجلہ مین سے ثقہ فی الحدیث تھے جنھون نے علم حدیث مین تصانیف بھی کین۔ وفات آپ کی ۳۶۰ھ ہجری کے بعد وقوع مین آئی۔

محمد بن احمد عیاضی

محمد بن احمد بن عباس بن حسین عیاضی۔ سمرقند مین فقیہ جلیل القدر اپنے شہر کے روسار عظیم الشان مین سے تھے باوجود حافظ علوم دینیہ اور عارف فنون مذہبیہ ہونے کے علوم حساب و ترجیح و عمل اشکال اقلیدس کے اُستاد زمانہ تھے۔ کنیت ابوبکر تھی۔ فقہ آپ نے ابی احمد محمد بن فقیہ اور ابو سلمہ اور صاحب کتاب جمل اصول الدین سے پڑھی اور آپ سے ایک جم غفیر نے اخذ کیا۔ صیمری کہتے ہین کہ اسمعیل زاہد نے مجھ سے کہا کہ مین نے ایک دن ابابکر محمد بن فضل کو دیکھا کہ وہ ایک جزو مشکلات کتب کا آپکے پاس لایا اور آپ نے ایک گھڑی مین اُسکو لکھ لیا۔ اُسپر مین نے کہا کہ فضل خدا کی طرف سے ہے اور مین گمان کرتا ہون کہ آپ جیسا روے زمین پر اور کوئی شخص نہوگا۔ ایک دفعہ آپکو عضد الدولہ نے ایک گروہ فقہا کے ساتھ سفیر بناکر بخارا کو بھیجا تھا کہتے ہین کہ ایک دفعہ آپ موسم بہار مین اپنے شاگردون کے ہمراہ سمرقند سے باہر نکلے اور راستہ مین ایک سپاہی کی حویلی پر آپ کا گذر ہوا وہان کیا دیکھا کہ چند نوجوان شراب پی رہے ہین اسپر آپ نے یہ خیال کرکے کہ اُنھون نے مجکو دیکھکر کیون اپنے پیالون کو نہین توڑا اور مجھ سے روپوش نہین ہوسے اپنر گھوڑا دوڑایا اُنھون نے آگے سے تلوارین کھینچ لین آپ واپس بھاگ آئے پھر نیت خالص کرکے اُنکی طرف گئے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ آپ کا رعب وداب دیکھکر بھاگ گئے۔ وفات آپکی ۳۶۱ھ ہجری مین ہوئی۔ نور میدان آپکی تاریخ وفات ہے۔

محمد بن ابراہیم

محمد بن ابراہیم النصیر آبادی۔ اپنے وقت کے شیخ کبیر اور عارف مذہب ابوبکر محمد بن احمد عیاضی کے ہم عصرون مین سے تھے آپ کے زمانہ مین آپکے مثل اور کوئی کم پایا جاتا تھا وفات آپکی ۳۶۲ھ ہجری مین ہوئی۔

محمد ہندوانی

محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عمر بلخی ہندوانی۔ بلخ مین اپنے زمانہ کے شیخ جلیل القدر امام کبیر فقیہ بے نظیر محدث عدیم المثیل صاحب ذکاء و زہد و ورع اور توضیح مشکلات و مغلقات تھے

ابو جعفر کنیت تھی اور یہ بسبب کثرت فقاہت کے ابو حنیفہ صغیر کے لقب سے ملقب تھے فقہ آپ نے ابی بکر اعمش شاگرد ابی بکر اسکاف تلمیذ محمد بن سلمہ صاحب ابی سلیمان سے حاصل کی اور نیز علی بن احمد فارسی تلمیذ امام نصیر بن یحییٰ سے اخذ کیا اور آپ سے نصیر بن محمد ابو اللیث فقیہ اور جماعت کثیر نے تفقہ کیا۔ مدت تک بلخ و ماوراء النہر میں تحدیث کرتے اور بڑے بڑے مشکل مسائل کے فتوے دیتے رہے۔ آپکا قاعدہ تھا کہ جب فجر کی نماز پڑھتے تو پہلے گھر میں داخل ہوتے اور تھوڑی دیر ٹھہر کر اپنے اصحاب کے پاس تشریف لیجاتے جب آپکی والدہ ماجدہ نے وفات پائی تب آپ نے گھر میں جانا چھوڑ دیا لوگوں نے اسکا سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ میں گھر میں جاکر اپنی والدہ کے قدم چوما کرتا تھا کیونکہ حضرت نے فرمایا ہے کہ ان الجنۃ تحت اقدام الامھات۔ چونکہ اب وہ فوت ہو گئی ہیں اسلیے حسب معمول میرا گھر میں جانا فضول ہے۔ روایت ہے کہ جب آپ اپنی والدہ کو کہتے کہ مجکو اپنا پاؤں دکھلاؤ کہ میں اسکو چوموں تو وہ کہتی نہیں کہ ای میرے بیٹے اگر تم میری خوشی کے لیے ایسا کام کرتے ہو تو میں بغیر چومائے پاؤں کے راضی ہوں آپ فرماتے کہ میں یہ کام امتثالاً للامر سبحانہ وتعالیٰ کرتا ہوں جیسا اسنے فرمایا ہے وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا الی اٰخرہ۔ وفات آپ کی ۳۶۲ھ ہجری میں ہوئی اور نعش آپ کی بلخ میں لیجاکر دفن کی گئی۔ سراج زمان آپکی تاریخ وفات ہے۔

حسن بن عبد اللہ بن المرزبان المعروف بالقاضی ابو سعید السیرافی النحوی۔ شہر سیراف میں جو بلاد فارس سے ہے ۲۷۰ھ ہجری سے پہلے پیدا ہوے۔ معرفت نحو۔ فقہ۔ لغت۔ شعر۔ عروض قوافی۔ قرآن۔ حدیث۔ کلام۔ حساب۔ ہندسہ میں شیخ الشیوخ و امام الائمہ احفظ نظم و نثر تھے اور باوجود اسکے زاہد۔ عابد۔ خاشع۔ متدین۔ متورع۔ متقی۔ عفیف۔ جمیل الامر حسن الاخلاق تھے علم لغت کو ابن درید سے اور نحو کو ابن السراج سے حاصل کیا فقہ کو عمان میں اخذ کیا مدت تک بغداد میں علوم قرآن و نحو و لغت و فقہ و فرائض کا درس دیتے رہے پچاس سال تک جامع رصافہ میں امام ابو حنیفہ کے مذہب پر فتوی دیا اور کوئی خطا نہ پائی گئی چالیس سال یا اس سے زیادہ ثقاہت و دیانت و امانت کے ساتھ بغداد میں قضا کرتے رہے اور اپنے ہاتھ کے کسب سے روزی کھاتے تھے اور جب تک دس ورق جنکی اجرت دس درہم ہوتی تھی

نہ لکھ لیتے تھے باہر مجلس مین نہ آتے تھے - ابوعلی فارسی اور اُسکے اصحاب آپ سے بڑا حسد کرتے
تھے اور نیز آپ کے اور ابی الفرج اصبہانی صاحب کتاب اغانی کے درمیان فاضلانہ نوک جھوک
رہتی تھی - آپ نے دن مین خشوع کے ساتھ قراءت قرآن اور رات کو خضوع کے ساتھ
قیام کا وظیفہ مقرر کیا تھا اور جب آپ کے پاس کوئی ایسے کلام پڑھے جاتے تھے جنمین موت
وبعث وغیرہ کا ذکر ہوتا تھا تو آپ ضرور بے اختیار رو پڑا کرتے تھے اور ایک رات دن مغموم
رہا کرتے اور کھانا پینا موقوف ہوجاتا تھا اور جب کسی کو دیکھتے کہ اُسکو جلد بڑھاپا آگیا ہے
تو اُسکو تسلی دیتے - کتاب امتاع مین لکھا ہے کہ آپ پراگندہ علم کے اجمع تھے اور مذاہب عرب
کو نظم کیا اور ہر ایک بات مین دخل حاصل کیا اور ہر ایک طریق سے اخراج کیا اور خلقت و دین
مین جادۂ وسطی کو لازم پکڑا اور حدیث کی بہت روایت کی اور نہایت درجۂ احکام کو پہونچے
اور افقہ فی الفنون ہوے - ملوک عدن نے بڑی تعظیم سے آپ کو مراسلے لکھے اور اُنمین
مسائل فقہ وعربی ولغت کو پوچھا اور مدت تک آپ بغداد مین مقام عسکر مین رہے یہانتک کہ
خلافت طائع مین دوم رجب یوم دوشنبہ ۳۶۸ ہجری مین وفات پائی - آپ کی تصانیف
مین شرح کتاب سیبویہ ایسی ہے کہ مثل اُسکے کوئی تصنیف نہین ہوئی - بندۂ ایماندار
آپ کی تاریخ وفات ہے -

جصاص

احمد بن علی بن حسین رازی المعروف بہ جصاص - امام زمانہ - مجتہد وقت - علامۂ عصر
حافظ حدیث صاحب عفت ودیانت وزہد تھے ۳۰۵ ہجری کو شہر بغداد مین پیدا ہوے ابوبکر
کنیت تھی - فقہ کو ابوسہل زجاج تلمیذ امام کرخی سے اخذ کیا اور حدیث کو اباحاتم اور عثمان دارمی
اور عبد الباقی بن قانع وغیرہ محدثین سے سنا اور روایت کیا یہانتک کہ امام ابوحنیفہ کے مذہب
کی ریاست آپ پر منتہی ہوئی اور دور دور سے لوگ واسطے استفادہ کے آپ کی خدمت مین حاضر
ہونے لگے چنانچہ ابوعبد اللہ محمد بن یحیی جرجانی شیخ قدوری وابوالحسن محمد بن احمد زعفرانی و
ابوالفرج احمد بن محمد بن عمر المعروف با بن مسلمہ وابوحفص محمد بن احمد نسفی اور ابوالحسن محمد
بن محمد کازنی وغیرہ فقہاے بغداد نے آپ سے بڑا فیض حاصل کیا اور ابوعلی وابواحمد حاکم
نے آپ سے حدیث کو سنا - قضاء خطاب کے لیے آپکو کہا گیا تھا مگر آپ نے منظور نہ کیا اور تدریس

و تعلیم مین مشغول رہنا پسند کیا۔ کہتے ہین کہ جب آپ مناظرہ کی مجلس مین داخل ہوتے تھے تو آپکے نفس کی قوت اور حسن کلام کے سبب سے مخالفین کو بات تک کی جرأت نہ رہتی تھی چونکہ آپ چونہ بنایا کرتے تھے اور جص چونہ کو کہتے ہین اسیلیے جصاص کے لقب سے مشہور ہوے۔ آپ نے حسب ذیل کتابین تصنیف کین جو نہایت مفید و عمدہ ہین۔ مختصر کرخی۔ مختصر طحاوی۔ شرح جامع امام محمد۔ شرح اسماء الحسنی۔ کتاب احکام القرآن۔ کتاب ادب القضاء۔ کتاب اصول فقہ۔ واقعات قرہ جلبی۔ علاوہ انکے بہت سے مسائل پر جو آپ سے استفسار کیے گئے آپ نے جوابات لکھے۔ بعض علماء نے آپکو طبقہ اصحاب تخریج مین شمار کیا ہے لیکن بعض فضلا کہتے ہین کہ آپکو اصحاب تخریج مین شمار کرنا سراسر آپ پر ظلم کرنا ہے اور اس سے بالکل آپکی کسر شان ہے کیونکہ اگر آپ کی تصانیف اور تبحر فی العلوم کا خیال کیا جاوے تو شمس الائمہ وغیرہ فقہا جنکو اصحاب مجتہدین فی المسائل مین شمار کیا گیا ہے آپکے آگے بمنزلہ شاگردون کے ٹھہرتے ہین پس اس صورت مین آپ کیونکر طبقہ مجتہدین فی المسائل مین نہ شمار کیے جاوین۔ وفات آپکی پینسٹھ سال کی عمر مین یوم شنبہ ہفتم ماہ ذی الحجہ سنہ ۳۷۰ھ مین بمقام نیشاپور واقع ہوئی رہنماے دین آپکی تاریخ وفات ہے۔

محمد بن فضل بن جعفر بن رجا بن زرعہ فضلی کماری بخاری۔ اپنے زمانہ کے امام کبیر اور شیخ اجل معتمد فی الروایت والدرایت تھے ائمہ بلاد نے آپکی طرف رجوع کیا مشاہیر کتب فتاوی آپ کی روایات و فتاوی سے مملو ہین۔ ابوبکر کنیت تھی۔ فقہ آپ نے استاد عبداللہ سبذمونی تلمیذ ابی حفص صغیر سے حاصل کی اور آپ سے قاضی ابو علی حسین بن خضر نسفی اور امام حاکم عبد الرحمن بن محمد کاتب اور امام زاہد ابو محمد خیزاخزی اور امام اسمٰعیل زاہد نے تفقہ کیا اور آپ نے واسطے املاء حدیث کے مجلس منعقد کی۔ کہتے ہین کہ جب آپکو فتوی دینے کی اجازت دی گئی تو بلخ مین فقیہ ہندوانی نے اس خبر کو سنکر یہ خیال کیا کہ یہ لڑکا جو اسقدر حافظہ نہین رکھتا اسکو فتوی دینے کی اجازت کیونکر دی گئی پس وہ اس خبر کی تصدیق کے لیے بذات خود بخارا مین تشریف لائے اور رات کو آپکے مکان مین اترے اور رات بھر آپکا یہ حال دیکھا کہ آپ مطالعہ کتب مین مشغول ہین اور جب نیند آتی ہے تو وضو کرکے پھر مطالعہ کتب مین مشغول ہو جاتے ہین اسی طرح صبح کر دی۔ ہندوانی نے کہا کہ اس لڑکے کو جو فتوی دینے کی اجازت دی گئی ہے تو یہ فی الواقع

اس منصب کا مستحق تھا۔ آپکا قاعدہ تھا کہ جب کوئی مہمان آپکے پاس آتا تو آپ طباق اُٹھا کر اسمین سے موسم سرما مین تازے زردآلو اُسکے آگے رکھدیتے اور کہتے کہ چالیس سال سے مین نے کوئی حرام چیز ہاتھ مین نہین پکڑی اور نہ حرام کے راستہ گیا ہون اور نہ حرام چیز کھائی ہی بس جو شخص چاہے کہ ایسی کرامت پائے وہ میری طرح کرے۔ کہتے ہین کہ آپ کے زمانہ مین ابوبکر اسحٰق بخاری کلاباذی صاحب تعرف و تصوف نے وفات پائی جب اُنکو ایک قبرستان مین دفن کیا گیا تو ہزارون سانپ و بچھو اس قبرستان سے نکلکر دوسرے گورستان مین چلے گئے جب اس بات کی خبر آپ کو ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ مردی نہین ہی کہ اپنے سے بلا دور کرکے دوسرون پر ڈال دیجاوے جب مین فوت ہو جاؤن تو مجکو اسی گورستان مین جسمین ہزارون سانپ و بچھو آ گئے ہین دفن کرنا اور عجائب دیکھنا پس جب آپ فوت ہوئے تو آپ کو اُسی گورستان مین دفن کیا گیا بمجرد آپ کے مدفون ہونے کے ہزارہا سانپ و کژدم وہان سے نکل گئے اور راستہ مین مر گئے۔ آپ کے تذکرہ مین علی قاری نے طبقات حنفیہ مین نقل کیا ہی کہ آپ کے والد نے آپ سے اور آپ کے بھائی سے یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر تم مبسوط کو یاد کرو تو مین تمکو ایک ایک ہزار دینار انعام دونگا پس جب آپ نے اُسکو یاد کر لیا تو آپ کے باپ نے کہا کہ اب تمکو مبسوط کا حفظ کرنا ہی کافی ہی اسپر آپ خفا ہو کر گھر سے نکل گئے اور بلاد فرغانہ مین آ کر کیا دیکھتے ہین کہ قاضی خان منبر پر جلوس فرما ہین اور اُنکے روبرو علما و فضلا بیٹھے ہوئے جو کچھ وہ بتاتے ہین لکھ رہے ہین اس اثنا مین قاضی خان نے امام ابو یوسف اور امام محمد کے ایک اختلافی مسئلہ بیان کیا اور اُسمین امام محمد کے قول کو امام ابو یوسف اور امام ابو یوسف کے قول کو امام محمد کا کر دیا آپ نے یہ حال دیکھکر فرمایا کہ ان اقوال کو اُلٹا دو قاضی خان نے کہا کہ اگر نہ اُلٹائین تو کچھ مضائقہ نہین آپ نے فرمایا کہ اگر نہ اُلٹائین تو امام ابو یوسف کے قول پر یہ اور امام محمد کے قول پر یہ اعتراض وارد ہوتے ہین پھر چند مسائل بیان کیے جسپر قاضی خان منبر سے اُتر آئے اور کہا کہ یا سیدی شاید آپ محمد بن فضل کماری ہین آپ نے کہا کہ ہان اسپر قاضی خان نے کہا کہ آپ مجھ سے زیادہ اس مجلس کے مستحق ہین انتہی۔ لیکن چونکہ آپکی وفات ۳۷۱ھ یا ۳۸۱ھ مین ہوئی اور قاضی خان ۵۹۲ھ ہجری مین فوت ہوئے اسلیئے آپکی طرف اس قصہ کو منسوب کرنا صحیح

غلطی ہر خیال کیا جاتا ہر کہ شاید قاضی خان کی ملاقات آپکی اولاد مین سے ابوبکر محمد بن محمد بن ابراہیم بن احمد بن محمد بن فضل کماری سے جو بڑے عالم فاضل اور بخارا کے خطیب تھے اور ۴۸۹ھ ہجری مین فوت ہوے تھے ہوئی ہوگی۔ کماری بخارا کے علاقہ مین ایک قصبہ کا نام ہر جسکی طرف آپ منسوب ہین آپ کی اولاد مین سے بہت سے علما وفضلا ہوے ہین جو فضلی سے مشہور ہوے جنکا ذکر آگے آویگا۔ صدق وصفا آپکی تاریخ وفات ہر۔

نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم ابو اللیث فقیہ سمرقندی المشہور بہ امام الہدیٰ۔ علماے بلخ مین سے امام کبیر فاضل بے نظیر۔ فقیہ جلیل القدر محدث وحید العصر۔ زاہد۔ متورع ایک لاکھ حدیث یاد رکھتے تھے۔ کتب امام محمد وامام وکیع وعبد اللہ بن مبارک اور امالی امام ابو یوسف وغیرہ آپ کو حفظ تھین۔ فقہ وغیرہ علوم ابی جعفر ہندوانی شاگرد ابی القاسم صفار تلمیذ نصیر بن یحیی سے حاصل کیے اور آپ سے ایک جم غفیر نے تفقہ کیا۔ آپ نے قرآن شریف کی تفسیر چار جلدون مین اور کتاب نوادر الفقہ وخزانۃ الفقہ وتنبیہ الغافلین وبستان العارفین وشرح جامع صغیر وتاسیس النظائر ومختلف الروایہ ونوازل وعیون اور مختلف فتاوی وغیرہ تصنیف کیے۔ آپ کا قول تھا کہ قیامت کو میرے اعمالنامہ مین سے بعث کی کوئی چیز نہ نکلیگی اور مین نے جب سے دائین ہاتھ کو بائین سے پہچانا ہر جھوٹ نہین بولا اور نہ کسی کے ساتھ برائی کا اس قدر بھی ارادہ کیا ہر کہ جس قدر جانور اپنے سر کو پانی مین مارتا ہر اور پھر اٹھا لیتا ہر۔ آپ کہتے تھے کہ جو شخص علم کلام کے ساتھ مشغول ہو اسکا نام زمرۂ علماء سے محو کر دینا چاہیے۔ قاضی خان نے اپنے فتاوی مین آپ سے نقل کی ہر کہ معلم کو تعلیم قرآن کی اجرت لینی جائز نہین ہر اور نہ عالم کو لائق ہر کہ بادشاہون وامراء کے پاس آمد ورفت رکھے اور طالب علم کو نہین چاہیے کہ دیہات وقصبات مین دورہ کرکے اس نیت سے وعظ ونصائح کرے کہ لوگ اسکے لیے کچھ جمع کر دین کہتے ہین کہ ایک دفعہ آپ واسطے تجارت کے روانہ ہوے راستہ مین رہزنون نے آپ کے قافلہ کو لوٹ لیا جب انھون نے بوجھ کھولے تو کئی ایک بوجھ ایسے پائے جنمین صرف ڈھیلے بھرے ہوے تھے رہزن اس بات سے بڑے حیران ہوے اور

اہل قافلہ سے اس امر کو دریافت کیا اُنھوں نے کہا کہ ابواللیث سے پوچھو کیونکہ ڈھیلے اُنھوں نے ہی لا دیے تھے جب چوروں نے آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ڈھیلے ہمنے واسطے استنجا کے اپنی مملوکہ زمین سے لا دیے ہیں تاکہ غیر کی زمین سے استنجا کے لیے ڈھیلا اُٹھانے کی نوبت نہ پہونچے۔ رہزنوں کو یہ بات سُنکر بڑا خوف پیدا ہوا اور سب نے تائب ہو کر قافلہ کا مال واپس کر دیا۔ وفات آپ کی بقول مختار نواح بلخ میں منگل کی رات ۱۱۔ ماہ جمادی الآخر ۳۷۳ھ ہجری میں ہوئی کہتے ہیں کہ سمرقند کے لوگوں نے آپ کی وفات کے افسوس میں ایکماہ تک دکانیں نہ کھولیں اور اُنکا ارادہ تھا کہ اور ایک ماہ نہ کھولینگے مگر حاکم نے اُنکو سمجھا کر کھلوا دیں۔ نور حدقہ آپکی تاریخ وفات ہے۔

ابن طبری

احمد بن حسن بن علی فقیہ مروزی۔ کنیت آپکی ابو حامد تھی اور ابن طبری کے نام سے معروف تھے بڑے حافظ حدیث اور عالم تفسیر زاہد۔ متورع ماہر اصول و فروع اور عارف مذہب امام اعظم تھے خطیب بغدادی نے لکھا ہے کہ علماے مجتہدین اور متقین میں سے آپ جیسا کوئی حافظ احادیث اور ماہر اثور ات نہیں ہوا۔ روایات اور حدیث میں بڑے متقن اور مضبوط سمجھے گئے ہیں۔ فقہ آپ نے بغداد میں امام ابی الحسن کرخی اور بلخ میں ابی القاسم صفار شاگرد نصیر بن یحیی تلمیذ محمد بن سماعہ سے حاصل کی اور حدیث کو احمد بن حصیر مروزی اور ابا العباس احمد بن عبد الرحمن ہرعزی سے سماعت و روایت کیا۔ بغداد سے جب تحصیل علم کر کے خراسان میں آئے تو وہاں مدت تک قاضی القضات رہے اور کثرت سے تصنیفات کیں جنمیں سے تاریخ بدیع مشہور و معروف ہے۔ وفات آپ کی ماہ صفر ۳۷۶ھ ہجری میں ہوئی دار العلم آپکی تاریخ وفات ہے۔

احمد بن محمد بن مکحول بن فضل نسفی مکحولی فقیہ فاضل محدث عالم عارف مذہب تھے کنیت ابو البدیع تھی اور اپنے دادا کے نام پر منسوب تھے۔ علم اپنے باپ محمد بن مکحول شاگرد ابی المعین مکحول سے حاصل کیا اور حدیث کو ابا سہل ہارون بن احمد الاسفرائنی اور احمد بن حمدان المقرائی سے سنا ۳۳۱ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۳۷۹ھ میں بمقام بخارا فوت ہوئے مگر آپکا جنازہ لوگوں نے بخارا سے لاکر نسف میں دفن کیا۔ امام نامور تاریخ وفات ہے۔

محمد بن محمد بن سہل بن ابراہیم بن سہل نیشاپوری۔ خراسان میں اپنے وقت کے امام حنفیہ تھے کنیت ابو نصر تھی ۳۴۵ھ ہجری میں امام حرمین نے آپکے لیے مجلس تدریس منعقد کی جسپر آپ مدت العمر قائم رہے اور نیشاپور میں ۳۸۹ھ ہجری میں فوت ہوئے۔

عبد الکریم بن محمد بن موسیٰ بنغی۔ قصبہ بنغ میں جو بخارا کے پاس واقع ہے رہتے تھے۔ ابو محمد کنیت تھی۔ اپنے عہد کے امام بےنظیر زاہد و پرہیزگار تھے۔ فقہ استاذ عبد اللہ سبذمونی شاگرد ابی حفص صغیر سے پڑھی اور مدت تک تدریس و افتا میں مصروف رہکر ۳۹۰ھ ہجری میں وفات پائی۔

احمد بن عمرو بن موسیٰ بن عبد اللہ بخاری المعروف بہ ابی نصر العراقی۔ اصحاب مذہب امام ابو حنیفہ میں سے امام اجل محدث اکمل تھے۔ حدیث کو ابی نعیم عبد الملک بن محمد بن عدی سے سنا اور روایت کیا اور مدت تک سمرقند کے قاضی رہے اور ۳۹۰ھ ہجری میں شہر بخارا میں وفات پائی۔

عبد الکریم بن موسیٰ بن عیسیٰ بزدوی۔ آپ فخر الاسلام بزدوی کے جد امجد ہیں اور قلعہ بزدہ میں جو نسف سے چھ فرسنگ کے فاصلہ پر واقع ہے رہا کرتے تھے علوم امام الہدیٰ ابی منصور ماتریدی تلمیذ ابی بکر جوزجانی سے حاصل کیے اور ۳۹۰ھ ہجری میں وفات پائی۔

محمد بن احمد بن محمد عبدوس بن کامل الدلال المعروف بزعفرانی۔ فقیہ صالح ثقہ تھے کنیت ابو الحسن تھی صاحب ہدایہ نے اُنکا ذکر ہدایہ میں کیا فقہ آپ نے ابی بکر رازی سے پڑھی اور ۳۹۳ھ ہجری میں فوت ہوئے۔ زعفرانی زعفران کیطرف منسوب ہے جو علاقہ بغداد میں ایک شہر کا نام ہے بعض نے کہا ہے کہ زعفران مابین ہمدان و رسد آباد کے واقع ہے بعض کا یہ قول ہے کہ آپ زعفران بیچا کرتے تھے اسلیے زعفرانی کے نام سے مشہور ہوئے۔

حسن بن داؤد بن رضوان سمرقندی۔ فقہاء متقدمین میں سے مناظرہ و مباحثہ میں یگانۂ زمانہ تھے ابو علی کنیت تھی۔ علم نیشاپور میں ابی سہل زجاج تلمیذ امام کرخی سے پڑھا اور انھیں سے فقہ کو اخذ کیا اور ۳۹۵ھ ہجری میں وفات پائی۔

محمد بن یحییٰ بن مہدی فقیہ جرجانی۔ امام فاضل فقیہ کامل علامۂ زمان فہامۂ دوران تھے صاحب ہدایہ نے آپ کو اصحاب تخریج میں سے شمار کیا ہے۔ کنیت ابو عبد اللہ تھی فقہ آپ نے ابی بکر رازی سے حاصل کی اور آپ سے ابو الحسین احمد قدوری و احمد بن محمد ناطفی نے تفقہ کیا۔ فالج کی بیماری سے

سنہ ۳۹۸ھ مین وفات پائی اور بغداد مین امام ابو حنیفہ کی قبر کے پاس دفن کیے گئے۔ مکرم زمان آپکی تاریخ وفات ہے۔

یوسف بن محمد جرجانی۔ فقیہ اجل عالم اکمل اور حل واقعات ونوازل مین مرجع فضلا تھے۔ ابو عبد اللہ کنیت تھی۔ فقہ آپ نے ابی الحسن کرخی سے پڑھی۔ کتاب خزانۃ الاکمل (چھ جلدین) شرح زیادات۔ شرح جامع کبیر۔ شرح مختصر کرخی تصنیف کین آپ نے خزانۃ الاکمل مین لکھا ہے کہ میری یہ کتاب بڑے بڑے مصنفات اصحاب کو مثل کافی حاکم اور جامع صغیر وجامع کبیر وزیادات ومجرد ومنتقی ومختصر کرخی وشرح طحاوی اور عیون المسائل کو محیط ہے وفات آپ کی سنہ ۳۹۸ ہجری مین ہوئی۔ قبلہ کرام آپکی تاریخ وفات ہے۔

حسین بن علی بصری۔ صیمری نے کہا ہے کہ علم فقہ وکلام مین کوئی آپ کے مبلغ کو نہین پہونچا ابو عبد اللہ کنیت تھی۔ علوم امام کرخی وغیرہ سے پڑھے لیکن اخیر عمر مین اصول معتزلہ کیطرف راغب ہوگئے اور سنہ ۳۹۹ ہجری مین وفات پائی۔

محمد بن محمد بن سفیان دباس۔ عراق مین اپنے زمانہ کے فقیہ اہل سنت وجماعت اور امام حنفیہ صحیح الاعتقاد حافظ وعارف روایات تھے۔ ابو طاہر کنیت تھی۔ علم آپ نے قاضی ابی خازم عبد الحمید شاگرد عیسی بن ابان سے اخذ کیا۔ شام کی قضا آپ کو دی گئی اور وہان سے مکہ معظمہ کو تشریف لیگئے اور مکہ معظمہ مین ہی وفات پائی۔ چونکہ آپ شیرہ انگور کا بیچا کرتے تھے اس لیے دباس کے نام سے مشہور ہوے۔ آپ امام محمد کی جامع صغیر کے مرتبین اور ابی الحسن کرخی کے اقران مین سے تھے۔ صاحب اشباہ ونظائر نے آپکی ایک حکایت قواعد مین ضبط کرنے فروع کی تحریر کی ہے جو آپ کی نہایت ہی ذکا وفطانت پر دلالت کرتی ہے۔

سعید بن محمد بردعی۔ امام طحاوی کے اصحاب مین سے بڑے محدث وفقیہ تھے جنھون نے بغداد مین امام موصوف سے تحدیث کی اور درس دیا۔ ابو طالب کنیت تھی۔

نصر بن احمد بن عباس عیاضی۔ امام دہر فقیہ تبحر وحید عصر عارف مذہب تھے دور دور سے فقہا وفضلا وغیرہ واقعات ونوازل مین حل مشکلات اور فتوی کے لیے آپ کے پاس آتے تھے یہانتک کہ ابی حفص بجلی نواسہ ابی حفص کبیر سے روایت ہے کہ امام ابو حنیفہ کے مذہب کے صحیح ہونے کی ایک یہ بھی دلیل ہے کہ آپ انکے مذہب پر تھے اگر یہ مذہب مختار نہوتا

تو آپ اسکے ہرگز پیرو نہ ہوتے۔ حکیم ابی القاسم سمرقندی کہتے ہیں کہ سو برس کے عرصہ سے آپ جیسا علم و فقہ و تدین میں کوئی عالم فاضل خراسان سے ماوراء النہر میں نہیں آیا کنیت آپکی ابو احمد تھی۔ فقہ آپ نے اپنے باپ ابی نصر احمد تلمیذ ابی بکر جوزجانی وغیرہ سے حاصل کی اور آپ سے ایک جم غفیر نے اخذ کیا۔

رستغفنی سمرقندی
علی بن سعید رستغفنی سمرقندی۔ سمرقند کے مشائخ کبار میں سے فقیہ۔ اصولی جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول تھے۔ ابو الحسن کنیت تھی۔ مدت تک ابو منصور ماتریدی کی صحبت میں رہے اور اُنسے کمالیت و فضیلت حاصل کی۔ کتاب ارشاد المقتدی اور کتاب الزوائد و فوائد (انواع علوم میں) اور ایک کتاب خلاف میں تصنیف کی۔ آپ کے اور ابو منصور ماتریدی کے درمیان اس مسئلہ میں اختلاف تھا کہ ابو منصور فرماتے تھے کہ مجتہد سے جسوقت اصابت حق میں خطا کی تو وہ مخطی فی الاجتہاد ہوا اور آپ کہتے تھے کہ وہ اجتہاد میں مصیب ہے خواہ حق کو پائے خواہ نہ پائے اور امام ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ ہر ایک مجتہد مصیب ہے اور حق نزدیک خدا کے ایک ہی ہے اور وہ مصیب ہے طلب میں اگرچہ اُسنے مطلوب کو نہیں پایا رستغفنی رستغفن کیطرف منسوب ہے جو سمرقند میں ایک قصبہ کا نام ہے۔

دامغانی
احمد بن محمد بن منصور القاضی دامغانی۔ فقیہ محدث شیخ کبیر عالم بے نظیر امام یگانہ ورع و زہد میں مشار الیہ زمانہ تھے ابو بکر کنیت تھی۔ فقہ وغیرہ کو امام طحاوی و ابی سعید بردعی و امام کرخی سے اخذ کیا۔ سمعانی نے انساب میں لکھا ہے کہ آپ فقہاء کبار میں سے تھے مصر میں علم ابو جعفر طحاوی سے پڑھا پھر بغداد میں آکر کرخی سے تحصیل کی اور جب امام کرخی فالج کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو اُنھوں نے اپنے اصحاب میں سے صرف آپکو ہی فتوی دینے کے لیے مقرر کیا پس آپ مدت دراز تک بغداد میں ٹھہر کر فتوی دیتے اور امام طحاوی سے حدیث بیان کرتے رہے دامغانی شہر دامغان کیطرف منسوب ہے جو خراسان میں کہستان کے پاس واقع ہے۔

ابو سہل زجاجی
ابو سہل زجاجی۔ بڑے فقیہ اور عالم جید تھے کبھی ابو سہل غزالی کبھی ابو سہل فرضی اور اکثر ابو سہل زجاجی کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ زجاج آپکو اسلیے کہتے تھے کہ آپ شیشہ گری کا کام کرتے تھے۔ علم آپ نے کرخی تلمیذ ابی سعید بردعی سے پڑھا پھر نیشاپور میں آکر اخیر دم تک یہاں ہی

رہے۔ کہتے ہیں کہ جب آپ مناظرہ کی مجلس میں تشریف لاتے تو بسبب آپکی علمیت اور برجستہ تقریر کے مخالفین کے رنگ فق ہو جاتے۔ آپ سے ابوبکر احمد بن علی رازی وغیرہ فقہائے نیشاپور نے تفقہ کیا۔ آپ کی تصنیفات سے کتاب الریاض یادگار ہے۔

عتبہ بن خیثمہ بن محمد نیشاپوری۔ فقہ و تدریس و فتوی میں عدیم النظیر تھے۔ ابوالہیثم کنیت تھی۔ خراسان میں ابوحنیفہ کے مذہب پر قاضیوں میں سے آپ ہی باقی رہے تھے۔ تفقہ آپ نے قاضی ابی الحسین احمد بن محمد نیشاپوری شاگرد محمد بن محمد ابی طاہر دباس تلمیذ ابی خازم عبد الحمید سے حاصل کی اور آپ سے عماد الاسلام صاعد بن محمد بن احمد اور ہیثم بن ابی الہیثم وغیرہم نے تفقہ کیا۔

عبد الرحمن بن محمد الکاتب الحاکم۔ عالم فقیہ فاضل نبیہ جامع علوم مختلفہ تھے اور دور دور سے علماء و فضلاء آپ کے پاس حل واقعات و نوازل کے لیے آتے تھے۔ علوم ابی بکر محمد بن فضل شاگرد سبذمونی سے اخذ کیے۔

ابو حفص سنکردہی اپنے زمانہ کے شیخ کبیر فاضل بینظیر زاہد متورع معتمد تھے آپ سے شیخ زندویستی وغیرہ علماء و فضلاء نے تفقہ و استفادہ کیا۔

عبد اللہ بن فضل خیزاخزی۔ اپنے وقت کے امام کبیر فقیہ بے نظیر بڑے پرہیزگار تھے۔ ابو محمد کنیت تھی اور شہر خیزاخز میں جو مضافات بخارا سے ہے رہتے تھے۔ علوم ابی بکر محمد بن فضل تلمیذ عبد اللہ سبذمونی سے اخذ کیے۔ بعض مورخین نے آپ کو عبد الرحمن بن فضل کے نام سے موسوم کیا ہے لیکن سمعانی و سغناقی اور علی قاری نے عبد اللہ کے نام پر اعتماد کیا ہے۔

ابو جعفر بن عبد اللہ اسروشنی۔ شہر اسروشنہ میں جو نواح سمرقند میں واقع ہے پیدا ہوئے اور ابی بکر محمد بن فضل تلمیذ عبد اللہ سبذمونی اور ابی بکر جصاص رازی شاگرد امام کرخی سے تفقہ اور اخذ کیا اور آپ سے قاضی عبید اللہ ابوزید دبوسی مصنف کتاب اسرار نے تفقہ کیا۔

یحییٰ بن علی بن عبد اللہ زاہد بخاری زندویستی۔ اپنے زمانہ کے امام فقیہ متورع زاہد تھے

علوم ابی حفص سنکردی اور محمد بن ابراہیم میدانی اور عبداللہ بن فضل خیزاخزمی سے پڑھے اور
کتاب روضۃ العلماء اور کتاب نظم تصنیف کی۔ آپ نے روضۃ العلماء کے ابتدا مین لکھا ہو
کہ پہلے مین نے اِس کتاب کو بغیر مسائل کے جمع کیا تھا اور اُسکا نام روضۃ الذاکرین رکھا
تھا مگر لوگون کی استدعا پر مین نے پھر اُسکو دوبارہ تصنیف کیا اور ہر ایک باب
کے اوائل مین پندرہ پندرہ مسائل بیان کیے پھر اُنپر اخبار اور حکایات کو مبنی کر کے نام
اُسکا روضۃ العلماء رکھا۔

محمد بن اسحاق بخاری کلاباذی۔ اپنے وقت کے امام اصول و فروع تھے۔ کنیت
ابوبکر تھی فقہ شیخ محمد بن فضل سے پڑھی اور ایک کتاب تعرف نام تصنیف فرمائی جسمین
توحید کے معاملہ مین اصحاب حنیفہ کے اقوال کو جمع کیا۔

حسن بن احمد بن مالک زعفرانی۔ اپنے زمانہ کے شیخ فاضل فقیہ کامل امام ثقہ تھے اور
کنیت ابو عبداللہ تھی آپ ہی نے امام محمد کی جامع صغیر کو جو پہلے غیر مبوب اور بے ترتیب
تھی اچھی طرح مرتب کیا اور مبوب بنایا اور امام محمد کے اُن خاص مسائل کو جو اُنھون نے امام
ابو یوسف سے روایت کیے ہین ممیز کیا اور نیز کتاب زیادات امام محمد کو مرتب کیا اور کتاب
اضاحی تصنیف فرمائی۔

حدیقۂ پنجم

پانچوین صدی کے فقہاء و علماء کے حالات مین

اسمٰعیل بن حسین بن علی۔ فقیہ زاہد۔ امام فروع و اصول تھے۔ کنیت ابو محمد تھی علوم ابی بکر محمد
بن فضل تلمیذ عبداللہ سبذمونی سے حاصل کیے اور بماہ شعبان ۴۰۲ھ ہجری مین وفات پائی۔
تبلہ دارین آپکی تاریخ وفات ہے۔

محمد بن موسیٰ خوارزمی۔ محدث ثقہ۔ فقیہ متبحر جامع فروع و اصول تھے۔ صیمری نے
کہا ہے کہ مین نے تقویٰ و اصابت اور حسن تدریس مین آپ جیسا کوئی فاضل نہین دیکھا
کنیت ابوبکر تھی۔ فقہ آپ نے جصاص شاگرد امام کرخی سے حاصل کی اور آپ سے آپکے

بیٹے مسعود بن محمد فقیہ خوارزمی اور ابو عبد اللہ حسین بن علی صیمری سے اخذ کیا علی قاری نے ابن اثیر کی مختصر غریب الاحادیث کے حوالہ سے لکھا ہے کہ آپ اُن مجددین امت محمدیہ مین سے ہین جو پانچوین صدی کے سر پر شمار کیے گئے ہین آپ عند الخواص وعوام بڑے معظم ومکرم تھے اور کسی کا ہدیہ وصلہ قبول نہ کرتے تھے۔ خطیب بغدادی کہتے ہین کہ آپ سے ابو بکر برقانی نے ہمارے لیے تحدیث کی اور ابو بکر برقانی اکثر آپ کو نیکی سے یاد کیا کرتے تھے کہتے ہین ایک دفعہ اُنسے آپ کے مذہب فی الاصول سے سوال کیا گیا کہا کہ آپ یہ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارا دین بوڑھی عورتون کا سا دین ہے اور ہم کسی بات مین کلام کرنے کے لائق نہین کئی دفعہ آپکو حکومت کے لیے کہا گیا مگر آپ نے اُسکے قبول کرنے سے انکار کیا۔ وفات آپکی سنہ [illegible] ہجری مین ہوئی۔ شاہ زمن آپکی تاریخ وفات ہے۔

محمد بن عبد الجبار بن احمد بن محمد سمعانی تمیمی مروزی۔ بڑے عالم فاضل متورع متقن لغت وعربیت مین مضبوط تھے۔ کنیت ابو منصور تھی۔ فقہ آپ نے جعفر بن محمد مستغفری شاگرد ابی علی نسفی تلمیذ ابی بکر محمد بن فضل سے حاصل کی اور لغت وعربی مین تصنیفات مفیدہ کین اور سنہ [illegible] مین وفات پائی آپ کا بیٹا منصور پہلے حنفی المذہب تھا پھر شافعی ہو گیا اسلیے اُسکی اولاد کلہم شافعی المذہب ہوئی۔

محمد بن احمد بن محمود نسفی۔ اکابر فقہا مین سے زاہد متورع۔ متعفف۔ فقیر قانع تھے ابو جعفر کنیت تھی۔ فقہ آپ نے ابی بکر رازی شاگرد امام کرخی سے حاصل کی اور علم خلاف مین ایک تعلیقات لکھی اور سنہ ٤١٤ ہجری مین تنگدستی اور کثرت عیال سے مغموم ومہموم ہو کر وفات پائی۔ کہتے ہین کہ جس رات آپ نے انتقال کیا تھا ایک مسئلہ منجملہ مسائل مذہب آپکے دلمین واقع ہو کر حل ہوا جسکی خوشی مین اُٹھکر اپنے گھر مین رقص کرنے لگے اور کہا این الملوک ابناء الملوک یعنی کہان ہین بادشاہ اور شہزادے جو میری خوشی کو پہونچ سکین آپکی عورت نے آپ سے اس خوشی کا سبب پوچھا آپ نے اصل حال سے اُسکو مطلع کیا جس سے اُسنے بڑا تعجب کیا۔ ہنما سے حق آپکی تاریخ وفات ہے۔

احمد بن محمد بن عمر سنہ ٣٢[illegible] ہجری مین پیدا ہوے ابو الفرج کنیت تھی لیکن ابن سلمہ کے

نام سے معروف تھے بغداد آپ کا مسکن تھا۔ فقہ آپ نے ابوبکر جصاص سے اخذ کی اور حدیث اپنے
اپنے باپ سے سماعت کیا اور آپ کا خاندان مرجع اہل علم ہوا آپ بڑے عقیل اور نیکو کار تھے دکو
ہمیشہ روزہ رکھتے اور رات کو ایک منزل قرآن کی اپنے ورد مین پڑھتے تھے۔ وفات آپکی
سنہ ۴۱۵ ہجری مین ہوئی۔

محمد بن احمد کماری

محمد بن احمد بن طیب بن جعفر واسطی کماری۔ فقیہ عارف محدث عادل تھے۔ ابوالحسین
کنیت تھی۔ فقہ آپ نے ابی بکر رازی تلمیذ امام کرخی سے پڑھی اور حدیث کو بکر بن احمد سے
روایت کیا اور آپ سے آپ کے بیٹے اسمعیل قاضی واسط نے اخذ کیا اور سنہ ۴۱۰ ہجری مین
فوت ہوئے۔ آپ کے والد احمد بن طیب بھی بڑے فاضل تھے جنھون نے ابا محمد عبد اللہ
بن عمر بن احمد بن علی بن شوذب سے حدیث کو سنا اور ابوبکر محمد بن احمد بن نصر بن علان نے
اُن سے روایت کی۔ کمار آپ کے اجداد مین سے کسی کا نام ہے اسلیے آپکی نسبت کماری
کیطرف منسوب ہوے۔

ابراہیم شکانی

ابراہیم بن اسلم شکانی۔ عالم فاضل فقیہ محدث تھے۔ ابو اسحاق کنیت تھی۔ فقہ
آپ نے ابی بکر محمد بن فضل بخاری سے حاصل کی اور حدیث کو ابی عبد اللہ رازی اور ابی محمد
بن عبد اللہ مزنی سے سُنا اور روایت کیا۔ آپ کہتے ہین کہ جن دنون ہم تحصیل علم سے فارغ ہوکر
امام ابی بکر محمد بن فضل کی محفل مین صدر نشین ہوے تو اُن دنون بلخ سے فقیہ ابو جعفر ہندوانی
تشریف لائے پس امام موصوف نے ہمکو اُنکے پاس بھیجکر فرمایا کہ تم اُن سے مشکل مسائل کا
تذکرہ کرو تاکہ وہ تم سے دوستی اختیار کرین اور وحدت کی وحشت اُن سے دور ہوجاوے
وفات آپکی سنہ ۴۲۳ ہجری مین ہوئی۔

مسعود خوارزمی

مسعود بن محمد بن موسی خوارزمی۔ عالم فاضل وحید عصر تھے۔ ابوالقاسم کنیت تھی فقہ
آپ نے اپنے باپ ابی بکر محمد تلمیذ جصاص رازی سے پڑھی اور تمام عمر درس وافادۂ عوام
اور افتا مین مشغول رہکر سنہ ۴۲۳ ہجری مین وفات پائی۔

حسین نسفی

حسین بن خضر بن محمد بن یوسف نسفی۔ اپنے زمانہ کے امام فاضل فقیہ جید۔ محدث ثقہ
تھے۔ کنیت آپ کی ابو علی تھی۔ بخارا مین اپنے امام ابی بکر محمد بن فضل اور اباعمرو محمد بن محمد

بن صابر اور اباسعید بن خلیل بن احمد سنجری اور بغداد میں ابا الفضل عبید اللہ بن عبد الرحمن الزہری اور ابا الحسن علی بن عمر بن محمد اور کوفہ میں ابا عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن حسین الہروی اور مکہ معظمہ میں ابا الحسن احمد بن ابراہیم اور ہمدان میں امام ابا بکر احمد بن علی بن دلال اور رے میں ابا القاسم جعفر بن عبد اللہ بن یعقوب رازی اور مرو میں ابا علی محمد بن عمر مروزی اور اُن کے طبقہ سے حدیث کو سُنا اور تفقہ کیا۔ اور آپ سے ایک جم غفیر اور جماعت کثیر نے حدیث کی روایت کی اور فقہ کو پڑھا اور اخیر میں آپ سے ابو الحسن علی بن محمد بخاری نے حدیث کو سنا اور روایت کیا۔ مدت تک بغداد میں تعلیم و تدریس اور مناظرہ میں معروف رہے جب جعفر اسروشنی فوت ہوئے تو آپ کو بخارا کی قضا تفویض ہوئی کہتے ہیں کہ ایکدفعہ آپ کا اہل تشیع کے پیشوا مرتضیٰ نام سے مسئلہ توریث انبیاء میں مباحثہ ہوا آپ نے اپنے دعویٰ میں حدیث لانورث ماترکناہ صدقہ کو پیش کیا جسپر مرتضیٰ نے یہ اعتراض کیا کہ صدقہ کا اعراب رفع سے پڑھنا درست نہیں بلکہ یہ نصب سے پڑھنا صحیح ہے آپ نے فرمایا کہ بقول آپکے حدیث کا فائدہ باطل ہوجاتا ہے کیونکہ ہر کوئی جانتا ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اُسکے ترکہ کے اُسکے قریبی لوگ وارث ہوتے ہیں اور وہ صدقہ نہیں ہوتا اور اسمیں کسی طرح کا کوئی اشکال واقع نہیں ہوسکتا پس مرتضیٰ لاجواب ہوگیا۔ آپ نے کتاب نوادر اور کتاب فتاویٰ تصنیف کیں اور اسّی برس کی عمر میں منگل کے روز ۲۳۔ ماہ شعبان ۴۲۴ھ ہجری میں فوت ہوئے اور بخارا کے مقبرہ کلاباد میں دفن کیے گئے۔ امام والاقدر آپکی تاریخ وفات ہے۔

قدوری

احمد بن محمد بن احمد بن جعفر المعروف بہ قدوری ۳۶۲ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ ابو الحسن کنیت تھی اور چوتھے طبقہ کے فقہائے کبار اور فضلائے نامدارین سے فقیہ فاضل محدث صدوق اور عالیقدر و منزلت تھے عراق میں ریاست مذہب حنفیہ کی آپ کی طرف منتہی ہوئی۔ سمعانی نے کہا ہے کہ آپ فقیہ صدوق تھے اور عمدہ عبارات لکھتے اور ہمیشہ قرآن مجید پڑھا کرتے تھے فقہ و حدیث آپ نے ابی عبد اللہ محمد بن یحییٰ جرجانی شاگرد احمد جصاص سے پڑھی اور روایت کی اور آپ سے خطیب بغدادی اور قاضی القضاۃ ابو عبد اللہ

دامغانی نے روایت کی اور ابو نصر احمد بن محمد فقیہ نے آپ سے فقہ پڑھی اور نیز آپکی کتاب مختصر کی شرح لکھی۔ آپ شیخ ابا حامد اسفرائنی فقیہ شافعی سے اکثر مناظرہ کیا کرتے تھے۔ تصانیف بھی آپ نے نہایت مفید کین جو مقبول و مروج بین الانام ہوئین چنانچہ مختصر مبارک جسکو قدوری کہتے ہین نہایت ہی مستند اول ہی علاوہ اُسکے شرح مختصر کرخی۔ کتاب تجرید دربارۂ اختلاف امام ابو حنیفہ و امام شافعی سات جلدون مین تصنیف کین۔ نیز ایک کتاب تقریب اُن مسائل اختلافیہ مین بغیر دلائل کے لکھی جو امام ابو حنیفہ اور اُنکے اصحاب کے باہم وقوع مین آئے ہین۔ پھر دوسری تقریب تصنیف کی جسمین اُن مسائل اختلافیہ کو با دلائل لکھا۔ آپکا ایک بیٹا محمد نام تھا جسکو آپ نے فقہ نہ پڑھائی اور اکثر اُسے کہا کرتے تھے کہ کوئی دن اپنی زندگی کے آرام سے بسر کرلے پس وہ جوانی مین مرگیا۔ وفات آپکی بغداد مین یوم یکشنبہ پنجم ماہ رجب سنہ ۴۲۸ ہجری مین ہوئی۔ اور اُسی روز اپنے گھر مین جو درب ابی خلف مین تھا دفن کیے گئے پھر آپکو وہان سے نکالکر تربت شارع منصور مین ابی بکر خوارزمی حنفی کے پاس دفن کیا گیا۔ قدوری آپکو اسلیے کہا کرتے تھے کہ آپ قصبۂ قدور کے رہنے والے تھے بعض نے کہاہی کہ بسبب تجارت یا بنانے ہانڈیون کے اِس نام سے مشہور ہوے "لامع النور" آپکی تاریخ وفات ہی۔

حسن بن عبد اللہ بن سینا الملقب برئیس۔ حکماء مسلمین مین سے علم و ذکاء فہم و فراست مین یگانۂ زمانہ تھے یہانتک کہ رئیس الحکماء آپکا لقب ہوا۔ کنیت ابو علی تھی باپ آپکا بلخ کا رہنے والا تھا جو بخارا مین ہجرت کر کے مقیم ہوا جہان آپ سنہ ۳۷۰ھ مین پیدا ہوے اور امام ابی بکر احمد بن عبد اللہ زاہد سے علم پڑھا پھر اسمٰعیل زاہد تلمیذ محمد بن فضل بخاری کے پاس جاتے رہے اور اُن سے علوم پڑھے اور مناظرے کیے۔ آپ ایام اشتغال علم مین تمام رات کو کبھی نہ سوئے اور نہ دن کو سواے مطالعہ کتب کے اور کام مین مشغول ہوے جب کوئی مشکل مسئلہ واقع ہوتا تو وضو کر کے جامع مسجد مین نماز پڑھتے اور اُسکے آسان ہونیکے لیے خدا سے دعا مانگتے۔ ابھی اٹھارہ سال کی عمر کو نہ پہونچے تھے کہ علوم و فنون کی تحصیل سے فارغ ہوے اور طب مین شفا وغیرہ کتابین تصنیف کین اور سنہ ۴۲۸ ہجری مین وفات پائی۔

اسحٰق بن ابراہیم بن مخلد بن جعفر بن مخلد۔ فقیہ فاضل محدث صدوق تھے ابو الفضل

کنیت تھی۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے بھی کچھ تھوڑا سا لکھا وفات آپ کی ماہ ربیع الاول ۴۲۹؁ھ ہجری میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد ابو اسحٰق ابراہیم بن مخلد متوفی ۴۱۰؁ھ بھی فاضل ادیب محدث صدوق صحیح الکتابت حسن النقل جید الضبط تھے لیکن فقہ میں محمد بن جریر طبری کا مذہب رکھتے تھے اور حدیث کو حسین بن یحییٰ قطان و ابا عبد اللہ حکیمی اور قاضی احمد بن کامل سے روایت کرتے تھے۔

عبید اللہ بن عمر بن عیسیٰ القاضی ابو زید الدبوسی۔ اکابرین فقہائے حنفیہ میں سے گذرے ہیں پہلے پہل علم خلاف کا آپ ہی نے وضع کیا اور اُسکا اجراء فرمایا علم مناظرہ اور استخراج حجج میں ضرب المثل تھے مدت تک بخارا و سمرقند میں علمائے نحول سے مناظرے کرتے رہے۔ ابن خلکان میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ آپ نے ایک فقیہ سے مناظرہ کیا پس جب آپ اُسکو الزام دیتے تو وہ مسکراتا یا ہنس دیتا پس آپ نے فی البدیہہ یہ اشعار تصنیف کیے ؎

مالی اذا الزمتہ حجۃ ٭ قابلنی بالضحک والقہقہہ ٭ ان کان ضحک المرء من فقہہ ٭ فالدب فی الصحراء افقہ ٭

آپ نے کتاب الاسرار و کتاب تقویم الادلہ اور کتاب امد الاقصیٰ وغیرہ تصنیف کیں اور ایک کتاب فتاویٰ نظم میں لکھی اور بخارا میں ۴۳۰؁ھ ہجری میں وفات پائی دبوسی منسوب ہے طرف دبوس کی جو درمیان بخارا و سمرقند کے واقع ہے۔ بہر پاک آپکی تاریخ وفات ہے۔

معتمد بن محمد بن مکحول بن فضل نسفی مکحولی۔ فقیہ محدث عالم فاضل تھے۔ ابو المعالی کنیت تھی روایت اپنے جد امجد ابی المعین سے کرتے تھے اور نیز ابا سہل ہارون بن احمد استرابادی سے سنا اور اُن سے کتاب اخبار مکہ وغیرہ کی روایت کی۔ ماہ ذی الحجہ ۴۳۶؁ھ ہجری میں پیدا ہو اور کچھ اوپر ۴۳۰؁ھ ہجری میں وفات پائی۔

ہیثم بن قاضی ابی الہیثم عتبہ نیشاپوری۔ فقیہ فاضل عالم کامل محدث ثقہ تھے حدیث کو اپنے باپ سے سُنا اور نیز اور علوم حاصل کیے اور ۴۳۱؁ھ ہجری میں وفات پائی۔

جعفر بن محمد بن معتز بن محمد بن مستغفر بن فتح بن ادریس نسفی۔ ۳۵۰؁ھ ہجری میں شہر نسف میں جسکو آپ نخشب کہتے ہیں پیدا ہوئے۔ ابو العباس کنیت تھی اور مستغفری کی نسبت سے جو آپ کے بعض اجداد کی طرف منسوب ہے مشہور تھے۔ آپ فقیہ فاضل محدث صدوق تھے

آپ کے زمانہ میں ملک ماوراء النہر میں ایسا کوئی فاضل نہ تھا جسنے آپ جیسی تصنیفات کی ہو اور معرفت و فہم حدیث میں مرجع انام ہوا ہو۔ علم آپ نے قاضی ابی علی حسین نسفی تلمیذ ابی بکر بن فضل سے حاصل کیا اور حدیث کو کثرت سے روایت کیا۔ سمعانی نے لکھا ہے کہ آپ خراسان کیطرف تشریف لیگئے اور مرو و سرخس میں مدت تک مقیم رہے جہاں ابی علی زاہد بن احمد سرخسی سے بہت کچھ سماعت کیا۔ نسف میں اباسہل ہارون بن احمد استرابادی و ابا محمد رازی اور بخارا میں حافظ اباعبداللہ محمد بن احمد غنجار اور مرو میں ابا ہیثم محمد وغیرہ محدثین کثیر سے سنا اور آپ سے میرے جد اعلیٰ قاضی ابو منصور محمد بن عبدالجبار سمعانی و ابو محمد حسن بن احمد اور ابو علی حسن بن عبدالملک وغیرہم نے روایت کی۔ آپ نے ایک کتاب حدیث میں مجموع نام اور کتاب معرفۃ الصحابہ تصنیف کی علاوہ انکے اور بہت مفید کتابیں لکھیں۔ اور ۴۳۲ھ ہجری میں وفات پائی۔ دارالمومنین آپ کی تاریخ وفات ہے۔ آپ کے والد ماجد ابو علی محمد بن معتز ۳۲۱ھ ہجری میں پیدا اور ماہ ربیع الآخر ۴۰۳ھ ہجری میں فوت ہوئے تھے۔

صاعد بن محمد بن احمد بن عبداللہ استوائی شہر استوا میں جو نیشاپور کے پاس واقع ہے ۳۴۳ھ میں پیدا ہوئے۔ کنیت ابوالعلی تھی۔ اپنے زمانہ کے عالم صدوق فقیہ فاضل تھے خراسان میں ریاست مذہب حنفیہ کی آپ پر منتہی ہوئی ابتدا میں آپ نے علم ادب ابی بکر محمد خوارزمی اور فقہ قاضی ابی نصر سہل اپنے نانا سے پڑھی پھر قاضی ابی الہیثم عتبہ سے تفقہ کیا اور حدیث کو ابا محمد عبداللہ بن محمد بن زیاد و اباعمرو اسمٰعیل و اباسہل بشر بن احمد الاسفرائنی اور ابا الحسن علی بن عبدالرحمن کوفی سے سنا۔ مدت تک نیشاپور کی قضا کے متولی رہے پھر قضا کا عہدہ ابوالہیثم عتبہ اپنے استاد کو دیدیا۔ آپ سے آپ کے بیٹے ابو سعد محمد بن صاعد اور پوتے ابو منصور احمد بن محمد نے تفقہ کیا اور ایک جم غفیر نے روایت کی آپ نے عقاید میں ایک کتاب اعتقاد نام تصنیف فرمائی اور ۴۳۲ھ میں بمقام نیشاپور وفات پائی۔ آپ کی اولاد و احفاد کے سب لوگ فقیہ و قاضی اور اہل فتوی ہوئے ہیں۔

محمد بن منصور بن مطلس بن اسمعیل نوقدی۔ امام زاہد صائم الدہر مشتغل بالتدریس والفتوی تھے۔ کنیت ابواسحق تھی۔ فقہ اپنے ابی جعفر ہندوانی شاگرد ابی بکر اعمش تلمیذ ابی بکر اسکاف سے

حاصل کی اور حدیث کو قاضی محمد بن حسین بزدی سے روایت کیا مدت تک سمرقند کے مفتی رہے اور سمرقند ہی میں ماہ رمضان سنہ ۴۳۶ ہجری میں فوت ہوئے نوقد شہر نسف کے قصبات میں سے ایک قصبہ کا نام ہے۔ بحر المناقب آپ کی تاریخ وفات ہے۔

حسین بن علی بن محمد بن جعفر صیمری۔ فقہائے کبار اور فضلائے نامدار میں سے بڑے عقیل جید النظر حسن العبارت محدث صدوق تھے سنہ ۳۵۱ ہجری میں پیدا ہوئے شہر صیمر کے پہاڑ میں جو خوزستان کے ملک میں نہر بصرہ پر واقع ہے رہتے تھے۔ فقہ آپ نے ابی نصر محمد بن سہل بن ابراہیم اور ابی بکر محمد خوارزمی سے حاصل کی اور حدیث کو دمشق میں ابی الحسن دارقطنی و ابی بکر محمد بن احمد جرجانی سے سُنا اور روایت کیا اور آپ سے قاضی القضاۃ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن محمد بن حسین دامغانی و ابو الحسن علی بن حسین صندلی نیشاپوری نے تفقہ کیا اور ابو بکر احمد بن خطیب بغدادی نے حدیث کی روایت کی۔ آپ نے ایک بہت بڑی کتاب امام ابو حنیفہ اور اُنکے اصحاب کے اخبار میں تصنیف کی اور مدت تک مدائن وغیرہ کی دار القضاء کے متولی رہے اور بغداد میں ۲۱۔ شوال سنہ ۴۳۶ ہجری میں وفات پائی۔ مرجع الانام آپ کی تاریخ وفات ہے۔

محمد بن احمد بن محمود بن محمد بن نصر بن موسیٰ بن احمد مایمرغی نسفی۔ امام فاضل محدث کامل تھے حدیث کو حجاز وغیرہ میں سُنا اور مقری محمد بن منصور امام مدینہ سے روایت کی آپ سے نجم الدین عمر بن محمد نسفی نے روایت کی اور ماہ ربیع الاول سنہ ۴۴۲ ہجری میں شہر مایمرغ میں جو نخشب کے علاقہ میں بخارا کے راستہ پر واقع ہے فوت ہوئے۔

محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن محمود سمنانی۔ بڑے عالم فاضل شیخ۔ فقیہ محدث ثقہ متکلم حسن الکلام حنفی المذہب اشعری الاعتقاد تھے سنہ ۳۶۱ ہجری میں پیدا ہوئے۔ ابو جعفر کنیت تھی۔ حدیث کو موصل میں نصر بن احمد بن خلیل اور بغداد میں ابا الحسن علی بن عمر دارقطنی اور ابا القاسم عبید اللہ بن محمد رازی وغیرہم سے سنا اور روایت کیا اور آپ سے خطیب بغدادی نے سُنا اور لکھا اور آپ کا ذکر اپنی تاریخ میں کیا۔ مدت تک آپ موصل کے قاضی رہے اور فقہ میں

تصنیفات کی اور تعلیقات لکھیں اور قضا کی حالت میں ماہ ربیع الاول ۴۹۳ھ ہجری میں فوت ہوئے سمنانی شہر سمنان کی طرف منسوب ہے جو درمیان دامغان اور خوارزمی کے واقع ہے۔ ملجائے عصر آپ کی تاریخ وفات ہے۔

احمد بن محمد بن عمر ناطفی طبری۔ عراق کے علمائے کبار و فقہائے نامدار اور اصحابات واقعات و نوازل میں سے فقیہ محدث تھے۔ کنیت ابو العباس تھی۔ فقہ ابی عبد اللہ جرجانی تلمیذ ابی بکر جصاص رازی سے حاصل کی اور حدیث ابی حفص بن شاہین وغیرہ سے روایت کی۔ آپ کی تصانیف میں سے کتاب اجناس و فروق و کتاب واقعات و کتاب ہدایت معروف و مشہور ہیں۔ وفات آپ کی شہر رے میں ۴۴۶ھ میں ہوئی۔ چونکہ آپ حلوا بنا کر بیچا کرتے تھے اس لیے آپکو ناطفی کہا کرتے تھے اور ناطف عربی میں حلوائی کو کہتے ہیں۔

عبد اللہ بن حسین ناصحی۔ امام کبیر فقیہ بے نظیر شیخ حنفیہ ثقہ تھے۔ فقہ قاضی ابی الہیثم عتبہ تلمیذ قاضی الحرمین سے پڑھی اور آپ سے آپکے بیٹے محمد ناصحی نے تفقہ کیا آپ بغداد میں حج کر کے ۴۱۲ھ ہجری میں تشریف لائے اور مدت تک تدریس و افتا میں معروف رہے اور بخارا میں سلطان محمود سبکتگین کے عہد میں قاضی القضاۃ مقرر ہوئے اور ۴۴۷ھ ہجری میں وفات پائی۔ آپ کی تصانیف میں سے کتاب تہذیب ادب القضاء معروف ہے ناصح آپکے اجداد میں سے کسی کا نام تھا۔

شیخ محمد اسمٰعیل محدث لاہوری۔ بخارا کے سادات عظام میں سے تھے جو سلطان مسعود غزنوی کے وقت اواخر ۳۹۵ھ ہجری میں شہر لاہور میں آکر سکونت پذیر ہوئے اپنے وقت کے علوم فقہ و حدیث و تفسیر میں امام اور جامع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ واعظان اہل اسلام میں سے آپ ہی سب سے پہلے لاہور میں تشریف لائے اور آپ کے وعظ و نصائح کی تاثیر سے ہزاروں کفار مشرف باسلام ہوئے یہانتک کہ جو شخص آپکی مجلس وعظ میں حاضر ہوتا بغیر پڑھنے کلمہ توحید کے واپس نہ جاتا چنانچہ پہلے جمعہ کو جو آپ منبر وعظ پر بیٹھے تو اڑھائی اور دوسرے کو ساڑھے پانسو تیسرے کو ایکہزار کفار حلقہ اہل توحید میں داخل ہوئے وفات آپکی ۴۴۸ھ ہجری میں ہوئی اور لاہور کے باہر جنوب کی طرف مدفون ہوئے۔ سال وفات

آپ کا لفظ مہتاب ہی۔

عبد العزیز بن احمد بن نصر بن صالح بخاری شمس الائمہ لقب تھا چونکہ آپ حلوا بیچا کرتے تھے اسلیے حلوائی کی نسبت سے معروف تھے۔ بعض نے کہا ہی کہ آپ کو حلوانی کہنا چاہیے کیونکہ آپ قصبہ حلوان کے باشندہ تھے بہرحال اپنے زمانہ کے امام کبیر فاضل بےنظیر فقیہ محدث ثقہ تھے حدیث اور اہل حدیث کی بڑی توقیر کیا کرتے تھے۔ ابن کمال پاشانے آپکو مجتہدین فی المسائل مین شمار کیا ہی۔ فقہ آپ نے حسین ابی علی نسفی شاگرد ابی بکر محمد بن فضل تلمیذ عبد اللہ سبذمونی سے حاصل کی اور حدیث کو ابی شعیب صالح بن محمد بن صالح بن شعیب اور مجازی اور ابی سہل احمد بن محمد بن مکی الانماطی اور ابا اسحٰق رازی اور اسمٰعیل بن محمد زاہد اور عبد اللہ بن محمد کلاباذی اور عبد اللہ بن حسین کتاب اور حافظ محمد بن احمد غنجار وغیرہ سے سنا اور روایت کیا اور امام طحاوی کی شرح معانی الآثار کو ابی بکر محمد بن عمر بن حمدان سے روایت کیا اور آپ سے شمس الائمہ بکر زرنجری اور محمد بن علی والد شمس الائمہ بکر زرنجری اور شمس الائمہ محمد سرخسی اور ابی بکر محمد بن حسین اور فخر الاسلام علی بن محمد بن حسین بزدوی اور اُنکے بھائی صدر الاسلام ابو الیسر محمد بن محمد اور قاضی جمال الدین ابو نصر احمد بن عبد الرحمن وغیرہ نے تفقہ اور روایت کیا۔ حافظ الحدیث ابو محمد عبد العزیز بن محمد نخشبی اپنی معجم شیوخ مین آپ کو اپنے شیوخ مین بیان کر کے کہتے ہین کہ مین نے آپ سے آپکی تمام امالی سنی ہین۔ آپ ہمیشہ فقہا کو حلوا کھلایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ دعا کرو ہمین خدا اسکا عنایت کرے پس خدا نے آپکو بسبب بخشش اور اعتقاد اور تضرع کے جیسا کہ آپ چاہتے تھے ویسا اسکا عطا کیا۔ آپ کی تصانیف مین سے کتاب مبسوط اور نوادر مشہور و معروف ہین اخیر عمر مین آپ بخارا سے شہر کش مین تشریف لیگئے اور وہین ماہ شعبان ۴۴۸ھ یا ۴۵۶ھ ہجری مین وفات پائی اور آپکی نعش کو بخارا مین لاکر قبرستان کلاباذ مین دفن کیا گیا جو اب زیارتگاہ عام و خاص ہی۔ سال وفات آپ کا صدر مسند ہی۔

عبد الواحد بن علی بن برہان الدین عکبری۔ بڑے فقیہ۔ نحوی متکلم۔ لغوی۔ مورخ ادیب تھے ابو القاسم کنیت تھی۔ پہلے نجومی تھے پھر نحوی ہوئے اور حنبلی مذہب سے حنفی مذہب اختیار کیا فقہ احمد قدوری شاگرد ابی عبد اللہ محمد بن یحیی جرجانی سے حاصل کی اور حدیث کو ابن بطہ وغیرہ سے سماعت کیا

آپ امام ابو حنیفہ کے بڑے حمایتی اور اپنے اصحاب میں ذی عزت تھے۔ کبھی شلوار نہ باندھی اور نہ اپنے سر کو چادر سے ڈھکا۔ وفات آپکی چہار شنبہ کے روز ماہ جمادی الاخری ۴۴۶ھ ہجری میں ہوئی۔ عکبری شہر عکبرہ کیطرف منسوب ہے جو دریائے دجلہ پر بغداد سے دس فرسنگ کے فاصلہ پر مشرق کیطرف واقع ہے۔ عالمقدار آپکی تاریخ وفات ہے۔

عبد العزیز بن محمد بن محمد بن عاصم نسفی۔ حافظ حدیث۔ محدث ثقہ۔ فقیہ متقن۔ عالم کبیر المحل فاضل عظیم الشان تھے۔ ابو محمد کنیت تھی۔ سلفی نے کہا ہے کہ میں نے آپکی بابت موتمن ساجی سے پوچھا انھوں نے کہا کہ آپ مثل ابی بکر خطیب اور محمد بن علی الصوری کے حافظ حدیث پسندیدہ اخلاق و فہم تھے۔ ابن مندہ کہتے ہیں کہ آپ حفظ و اتقان میں یگانہ زمانہ تھے اور میں نے اپنے زمانہ میں کوئی مثل آپکے دقیق الخط سریع الکتابۃ اور قرارہ نہیں دیکھا۔ مدت تک آپ نے حافظ جعفر مستغفری کی صحبت میں رہکر کثرت سے سماعت و اخذ کیا اور بغداد میں محمد بن محمد بن غیلان کو پاکر ان سے بھی استفادہ کیا اور نسف میں ۴۵۶ھ یا ۴۵۷ھ ہجری میں وفات پائی۔

اسمٰعیل بن احمد بن اسحاق بن شیث صفار۔ ابو ابراہیم کنیت تھی فقہ اپنے باپ سے پڑھی اور امام اعظم کی کتاب عالم و متعلم کو اپنے والد ماجد کے ساتھ ابی یعقوب یوسف بن منصور سیاری سے سماعت کیا۔ چونکہ آپ بڑے صادق القول و حق گو تھے اور سچ کہنے میں کسی سے نہ ڈرتے تھے اسلیے ۴۶۱ھ ہجری میں خاقان نے آپکو قتل کرادیا۔

علی بن حسین سغدی۔ اپنے زمانہ کے امام فاضل فقیہ مناظر تھے رکن الاسلام لقب اور ابو الحسن کنیت تھی۔ فقہ شمس الائمہ سرخسی سے اخذ کی اور شرح سیر الکبیر کو روایت کیا۔ حدیث کو ایک جماعت محدثین سے سنا یہانتک کہ بخارا میں ساکن ہو کر افتاء کے لیے صدر نشین ہوئے اور وہاں کی قضا آپ کے سپرد ہو کر ریاست مذہب حنفیہ کی آپ پر منتہی ہوئی و واقعات و نوازل میں لوگ آپکی طرف رجوع لانے لگے۔ فتاوی قاضیخان وغیرہ مشاہیر فتاوی میں آپکا مکرر تذکرہ ہوا ہے۔ آپ کی تصانیف میں سے فتاوی نتف اور شرح جامع کبیر مشہور و معروف ہیں۔ کہتے ہیں کہ جن دنوں آپ بغداد میں پڑھا کرتے تھے ان ایام میں خلیفہ بغداد کا بیٹا بھی پڑھا کرتا تھا ایک دن آپ نے اور خلیفہ کے بیٹے نے اول سبق پڑھنے

خلیفہ بغداد کا بیٹا بھی پڑھا کرتا تھا ایک دن آپ نے اور خلیفہ کے بیٹے نے اول سبق پڑھنے کے لیے قرعہ ڈالا تو آپ کا قرعہ نکلا خلیفہ کے بیٹے نے کہا کہ پہلے مجکو آپ سبق پڑھ لینے دو آپ نے فرمایا کہ نہین مین پڑھونگا خلیفہ کے بیٹے نے کہا کہ تم مجکو پہلے سبق پڑھ لینے دو تو مین تمکو اسکے عوض مین پچاس دینار دون آپ نے نہ مانا اور سبق پڑھ لیا جب آپ سبق پڑھکر علیحدہ ہوے تو آپ کے ہم سبق اور یاروں دوستون نے آپ کو ملامت کرنی شروع کی اور گھانس آپکی طرف پھینک کر کہنے لگے کہ اگر تم خلیفہ کے بیٹے کو اول سبق پڑھ لینے دیتے تو تمکو پچاس دینار ملجاتے اور پھر اپنا سبق بھی پڑھ لیتے آپ کے پاس صرف ایک گودڑی کھجور کے پوست سے بنی ہوئی تھی اور وہ بھی کئی جگہ سے پھٹی ہوئی اُسوقت وہان ایک متمول شخص حاضر تھا اُسنے آپکا یہ شوق علم دیکھکر کہا کہ چونکہ آپ نے فقط ایک سبق کو پچاس دینار پر مقدم سمجھا ہی اسیلیے مجکو واجب ہی کہ آپ کے نان نفقہ کی خبرگیری رکھا کرون پس اُسنے آپ کی بڑی عزت کی اور آپکو رہنے کے لیے ایک مکان دیکر لباس و خوراک کیطرف سے آپکا خبرگیران رہا جس سے آپنے وجہ معیشت سے فارغ البال ہوکر تحصیل علم کی۔ وفات آپکی سنہ ۴۶۱ھ مین ہوئی۔ سعد سمرقند کے نواح مین ہو ایک علاقہ کا نام ہی۔

علی مخدوم جلابی غزنوی ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش لاہوری۔ آپ کا شجرۂ نسب امام حسن بن حضرت علی تک منتہی ہوتا ہی۔ آپ اولیاے متقدمین مین سے جامع علوم ظاہری و باطنی۔ عابد۔ زاہد۔ متقی۔ مظہر خوارق و کرامت اور حنفی المذہب تھے آپ نے اپنے مرشد شیخ ابوالفضل بن حسن ختلی جنیدی کے سوا بڑے بڑے مشائخ مثل شیخ ابوالقاسم گورگانی و ابوسعید ابوالخیر اور ابوالقاسم قشیری محدث سے صحبت کرکے فوائد کثیرہ حاصل کیے آخر کو اپنے مرشد کے اشارت سے غزنی سے ہندوستان مین آکر لاہور مین فضیلت و مشیخت کا ہنگامہ گرم کیا دن کو تدریس و تعلیم اور رات کو تلقین مین مصروف رہکر ہزارہا جہلا کو عالم فاضل اور صدہا گم کردگان راہ حق کو راہ راست بتائی اور دور دور سے علما و فضلا نے آپ کی خدمت مین آکر سعادت دارین حاصل کی۔ سفینۃ الاولیا مین لکھا ہی کہ جب آپ نے لاہور مین قیام کیا تو اپنے رہنے کا مکان اور مسجد تعمیر کی لیکن اسوقت محراب مسجد بہ نسبت

دیگر مساجد کے کچھ تھوڑا سا ٹیڑھا مائل بسمت جنوب معلوم ہوتا تھا علماء وقت نے اسپر اعتراض کرنا شروع کیا آپ خاموش رہے جب مسجد تیار ہوگئی تو آپ نے کل علماء وفضلاے شہر کی دعوت کی اور خود امام ہوکر نماز پڑھائی بعد نماز کے سب کو روبقبلہ استادہ کرکے فرمایا کہ دیکھو قبلہ کسطرف ہو یہ کہنا ہی تھا کہ خدا کے حکم سے فوراً تمام حجاب اُٹھ گئے اور کعبہ سامنے سے نمودار ہوا اور سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور اپنے اعتراض سے نہایت نادم ہوئے آپکی تصنیفات تو بہت ہین لیکن اُسمین سے کشف المحجوب نہایت مشہور ومقبول عالم ہو جسمین آپ نے امام ابوحنیفہ کی نسبت لکھا ہو کہ مین ایک دفعہ ملک شام مین حضرت بلال موذن کی قبر کے سرھانے سویا ہوا تھا کہ مین نے اپنے آپ کو مکہ معظمہ مین دیکھا اسنے مین پیغمبر خدا باب بنی شیبہ سے تشریف لائے اور آپ نے ایک بڈھے شخص کو مثل اطفال کے گود مین لیا ہو اور نہایت شفقت اُسپر فرمارہے ہین مین نے سلام کرکے آپ کے پاے مبارک پر بوسہ دیا اور تعجب سے اپنے دل مین خیال کیا کہ آیا یہ پیر روشن بخت کون ہو جسپر حضرت اسقدر مہربانی بہند دل فرمارہے ہین حضرت نے معجزے سے میرے راز دل کو معلوم کرکے فرمایا کہ یہ امام ابوحنیفہ ہین جو مسلمانان اہل سنت کے امام ہین انتہی۔ وفات آپکی ۴۶۵ھ مین ہوئی اور اپنی تعمیر کردہ خانقاہ مین مدفون ہوئے۔ لاہور مین جسقدر آپکے مزار پر اہل حاجات وغیرہ کا رجوع ہو اسقدر اور کہین نہین ہو جلاب دہجویر غزنی مین دو محلون کا نام ہو جہان آپ ابتدا مین رہا کرتے تھے۔ سال وفات آپکا جلوہ نور الصمد ہے۔

احمد بن محمد سمنانی

احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن محمود سمنانی۔ آپ بھی اپنے باپ ابوجعفر محمد بن احمد کی طرح حنفی المذہب اشعری الاعتقاد تھے اور عقیدہ اشعریہ مین بڑا غلو کرتے تھے کنیت ابوالحسین تھی ۳۸۴ھ مین بمقام سمنان پیدا ہوئے فقہ وحدیث اپنے باپ سے پڑھی اور سنی یہانتک کہ اپنے وقت مین فقیہ محدث ثقہ صدوق حسن الاخلاق کبیر القدر ہوئے خطیب بغدادی نے آپ سے بھی حدیث کو لکھا [illegible]ھ مین آپ حلب کے قاضی مقرر ہوئے اور قاضی ابی عبد اللہ دامغانی کی دختر سے نکاح کیا اور بغداد مین ماہ جمادی الاولی ۴۶۶ھ مین وفات پائی۔

علی بن عبد اللہ خطیبی

علی بن عبد اللہ خطیبی۔ بڑے عالم فاضل زاہد۔ اور اختلاط سلاطین سے تنفر تھے اور پہلے آپ کو تدریس و تعلیم پر مجبور کر رکھا تھا جب کوئی قران شریف پڑھتا تو آپ کے آنسو ٹپک آتے۔ کنیت ابو الحسن تھی۔ فقہ آپ نے شمس الائمہ عبد العزیز حلوائی اور ابی محمد عبد اللہ ناصحی سے پڑھی اور نوجوانی میں حج کیا۔ جب اصفہان میں آئے تو وہاں کی قضا آپ کو دی گئی۔ کہتے ہیں کہ آپ سترہ برس تک قائم اللیل رہے اور اس عرصہ تک آپ نے رات کو اپنی کروٹ زمین پر نہ رکھی۔ نقل ہے کہ ۴۶۶ھ ہجری میں آپ اصفہان میں ایک دن صبح کی نماز پڑھکر بیٹھے تھے کہ ایک نیک بخت عورت نے آپ کے پاس آکر بیان کیا کہ میں سحر کے وقت سوئی ہوئی تھی اور بحالت خواب یہ گمان کرتی تھی کہ گویا میں مدینہ منورہ کی مسجد میں ہوں کہ ایک شخص نے آکر بانگ نماز دیکر تکبیر کہی اور لوگ صفیں باندھکر اسکے پیچھے کھڑے ہوگئے اور اسکو کہا گیا کہ تکبیر تحریمہ کہو مگر اسنے جواب دیا کہ جب تک ابو الحسن خطیبی حاضر نہونگے میں تکبیر نہیں کہونگا۔ آپ عورت مذکورہ کی زبان سے یہ بات سنتے ہی مصلی پر سے اٹھ کھڑے ہوئے اور ننگے پاؤں شہر حلوی کو جو عراق کی طرف تھا چلدیے جب اس بات کی خبر حاکم اصفہان کو ہوئی تو وہ آپ کے پیچھے دوڑا آیا اور بہت التماس کی کہ آپ یہیں رہیں مگر آپ نے ایک نہ سنی اور چلدیے یہانتک کہ شہر مذکور میں بڑی تھکن کے ساتھ ہو نکلے اور مقام جحفہ میں جو مدینہ کے راستہ میں ہی پہنچ کر ۴۶۷ھ ہجری میں فوت ہو گئے۔

اسمعیل بن محمد کاری

اسمعیل بن محمد بن احمد بن طیب بن جعفر واسطی کاری۔ عید الفطر کے روز ۳۸۳ھ میں پیدا ہوئے۔ کنیت ابو علی تھی۔ فاضل دہر فقیہ متبحر تھے۔ فقہ اپنے باپ محمد بن احمد سے پڑھی اور حدیث کو عبید اللہ بن اسد اور ابا بکر احمد بن عبید اللہ اور ابا عبد اللہ بن مہدی سے سنا اور شہر واسط کے قاضی مقرر ہوئے۔ وفات آپ کی ماہ جمادی الاولی ۴۶۶ھ ہجری میں ہوئی۔

اسعد بن محمد کرابیسی نیشاپوری

اسعد بن محمد بن حسین کرابیسی نیشاپوری۔ ابو المظفر کنیت اور جمال الاسلام لقب تھا۔ عالم فاضل فقیہ ادیب حسن الطریقہ تھے۔ فروع و اصول میں آپ کو معرفت تامہ

اور مہارت کاملہ حاصل تھی۔ فقہ آپ نے علاء الدین اسمندی تلمیذ سید الاشرف سے حاصل کی اور علم ادب ابی منصور موہوب بن احمد جوالیقی سے پڑھا ایک کتاب موجز نام فقہ و فروق میں تصنیف فرمائی اور ۵۴۷ھ میں فوت ہوئے۔ کرابیس جمع کرباس کی ہے اور کرباس کپڑے کو کہتے ہیں پس آپ کا کرباس کیطرف منسوب ہونا یا تو اسکی خرید و فروخت یا اسکے عمل کی جہت سے ہے۔

احمد اقطع

احمد بن محمد بن محمد بن نصر الفقیہ المعروف بالاقطع۔ فقیہ کامل جامع علوم و فنون اور بڑے حساب دان تھے فقہ آپ نے ابی الحسین قدوری سے پڑھی سکونت آپ کی بغداد کے محلہ درب ابی زید میں تھی لیکن ۴۳۰ھ ہجری میں ہواز کی طرف تشریف لیجاکر مقام رامہرمز میں مقیم ہوئے۔ اقطع آپ کو اسلیے کہا کرتے تھے کہ لڑائی تتار میں جو اہل اسلام سے ہوئی تھی ایک ہاتھ آپکا کٹ گیا تھا آپ نے مختصر قدوری کی شرح تصنیف کی اور ۴۷۴ھ میں وفات پائی۔

عبدالعزیز مرغینانی

عبدالعزیز بن عبدالرزاق مرغینانی۔ جامع فروع و اصول تھے خدا کے فضل سے آپ کے چھ بیٹے تھے جو سب کے سب تدریس و افتاء کی لیاقت رکھتے تھے جب آپ اپنے بیٹوں کے ہمراہ گھر سے نکلتے تھے تو لوگ کہتے تھے کہ سات مفتی ایک گھر سے نکلے ہیں مگر آپ کے بیٹوں میں سے ابوالحسن ظہیر الدین علی بن عبدالعزیز اور شمس الائمہ محمود اوزجندی اشہر ہیں۔ وفات آپ کی ۴۷۷ھ میں ہوئی۔

محمد بن علی دامغانی

محمد بن علی بن محمد بن حسین بن عبدالملک بن عبدالوہاب بن حسویہ الدامغانی۔ دامغان میں ۳۹۸ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ کنیت ابو عبداللہ تھی۔ اپنے زمانہ کے امام فاضل فقیہ کامل۔ محدث جید وافر الفضل سدید الرائے اور قاضی القضاۃ کے خطاب سے مشہور تھے عقیلی نے کہا ہے کہ مشائخین میں آپ کوہ بلند اور جبل محکم تھے آپ کے وقت میں امام ابوحنیفہ کے مذہب کی ریاست آپ پر منتہی ہوئی فقہ آپ نے حسن بن علی ضمیری شاگرد ابی بکر محمد خوارزمی تلمیذ ابی بکر احمد جصاص سے حاصل کی اور حدیث کو ضمیری اور ابی عبداللہ محمد بن علی صوری وغیرہ سے سنا اور روایت کیا اور آپ سے سمعانی کے مشائخ عبدالوہاب بن مبارک انماطی اور حسین بن حسن مقدسی وغیرہ نے حدیث کو سنا اور روایت کیا۔ آپ کا قول ہے کہ

مین نے دامغان مین ابی صالح فقیہ سے فقہ پڑھی پھر نیشا پور مین آیا اور چودہ مہینے وہان رہکر قاضی ابو العلا صاعد بن محمد کی صحبت کی پھر بغداد مین جوانی کی حالت مین آکر قدوری سے پڑھا اور ضمیری کی ملازمت اختیار کی اور پچاس سال کی عمر مین ۴۴۷ھ ہجری مین بعد وفات قاضی ابن ماکولا کے آپکو بغداد کی قضا ملی جسپر آپ کچھ اوپر تیس سال متقرر رہے - ابو الطیب کہتے ہین کہ آپ ہمارے مذہب شافعی کے بہت اعرف تھے اور نہایت خوبصورت اور دین و علم کے خوب دقائق و معانی دان صاحب عقل و حلم و مروت اور منصف تھے اکثر آپکے درس مین شل شیخ ابو اسحٰق شیرازی کے ملاعبات ذنوادر وارد ہوا کرتے تھے جنکے اجتماع سے نزہت خاطر حاصل ہوتی تھی آپکو بسبب جلالت و حشمت و پیشوائی کے امام ابو یوسف سے مشابہت دیجاتی تھی - آپکی اولاد مین مدت تک مسلسل ائمہ و قاضی ہوتے رہے - وفات آپکی ماہ رجب ۴۷۸ھ ہجری مین ہوئی اور بغداد مین امام ابو حنیفہ کے قبہ کے پاس مدفون ہوے - امیر المومنین آپکی تاریخ وفات ہے -

اسمعیل بن محمد بن احمد بن الطیب بن جعفر الفقیہ الحجاجی الکاری - بقول ابو الفضل مقدسی کے آپ کے زمانہ مین آپ سے بڑھکر حنفیون مین کوئی حسن طریقہ نہ تھا جو امام اعظم کے مذہب پر ثقہ و فقیہ ہو - ابو سعید کنیت تھی حجاجی آپ کو اسلیے کہتے تھے کہ آپ شہر بیق کے جسکو لوگ حجاج بولتے ہین رہنے والے تھے اور کمار آپ کے اجداد مین سے کسی شخص کا نام تھا وفات آپکی ۴۷۵ھ مین ہوئی -

احمد بن منصور اسبیجابی - شہر اسبیجاب مین جو سرحدات ترک سے ہے رہا کرتے تھے ابو نصر کنیت تھی اپنے زمانہ کے امام فاضل فقیہ تبحر تھے فقہ اپنے ملک کے علماء سے پڑھی پھر سمرقند کیطرف تشریف لیگئے اور وہان کے ائمہ سے خوب مناظرے کیے اور فقہاء طلبار کو درس دیا یہانتک کہ بعد وفات سید ابی شجاع کے آپ ہی کیطرف لوگون نے امور دینیہ مین رجوع کیا اور آپ سے آثار جمیلہ ظہور مین آئے مختصر طحاوی کی شرح نہایت عمدہ لکھی اور ۴۸۰ھ ہجری مین اس دار فانی سے رحلت کی - گرامی دہر آپکی تاریخ وفات ہے -

محمد بن اسحٰق بن ابراہیم بن مخلد بن جعفر بن مخلد باقرحی - ماہ شعبان ۴۳۹ھ ہجری کو شہر باقرح مین جو بغداد کے علاقہ مین واقع ہے پیدا ہوے ابو الحسن کنیت تھی اور بیت علم

و قضاء حدیث و عدالت سے تھے حدیث کو ابا الحسین احمد بن محمد واعظ اور ابا الحسن محمد اور ابا علی حسن بن احمد بن شاذان وغیرہم سے سُنا اور ماہ رمضان ۴۸۱ھ ہجری مین وفات پائی آپکے والد ماجد اسحٰق بن ابراہیم متوفی ۴۲۹ھ ہجری بھی بڑے عالم فاضل محدث صدوق تھے جنسے خطیب بغدادی نے کچھ احادیث لکھی ہین۔

عبد الکریم بن ابی حنیفہ بن عباس بن مظفر اندقی۔ چوتھی صدی کے بعد پیدا ہوئے قصبۂ اندق کے جو بخارا کے پاس واقع ہے رہنے والے تھے اپنے زمانہ کے امام فاضل زاہد پرہیزگار متواضع نیک سیرت تھے۔ فقہ ابی محمد بن احمد حلوائی اور ابی طاہر محمد بن علی بن احمد اسمٰعیل اور ابی نصر احمد بن علی بن منصور سے حاصل کی اور اُنھین سے حدیث کو سُنا آپ سے ابو عمرو عثمان بن علی البیکندی نے روایت کی اور شعبان کے مہینے ۴۸۱ھ ہجری مین فوت ہوئے ثمر عالم آپ کی تاریخ وفات ہے۔

علی بن محمد بن حسین بن عبد الکریم بن موسیٰ بزدوی۔ ۴۰۰ھ ہجری مین پیدا ہوئے فروع و اصول مین اپنے زمانہ کے امام ائمہ شیخ حنفیہ۔ مرجع انام جامع علوم مختلفہ۔ فقیہ کامل۔ محدث جید حفظ مذہب مین ضرب المثل تھے آپ نے تصنیفات معتبرہ سے زمانہ کو پُر کیا چنانچہ کتاب مبسوط گیارہ جلدون مین تصنیف کی اور جامع کبیر و جامع صغیر کی شرحین لکھین اور ایک بڑی کتاب نہایت معتبر و معتمد اصول فقہ مین اصول بزدوی کے نام سے تصنیف کی اور ایک تفسیر قرآن شریف کی ایکسو بیس جزو مین جو ہر ایک جزو قرآن شریف کے حجم کے برابر ہے تصنیف کی۔ غناء الفقہاء فقہ مین اور کتاب امالی حدیث مین جمع کی فخر الاسلام لقب اور ابو الحسن و ابو العسر کنیت تھی۔ سمرقند کی تدریس و قضا آپ کے سپرد کی گئی ۵۔ تاریخ ماہ رجب ۴۸۲ھ ہجری کو مقام کش مین فوت ہوئے اور جنازہ آپ کا سمرقند مین لیجا کر دفن کیا گیا۔ بزدوی قلعہ بزدہ کی طرف منسوب ہے جو نسف سے چھ فرسنگ کے فاصلہ پر واقع ہے کہتے ہین کہ آپ کے زمانہ مین ایک بڑا متبحر عالم شافعی المذہب آپ کی ولایت مین آیا جس سے وہ مناظرہ کرتا تھا اُسپر غالب آتا تھا یہانتک کہ بعض حنفی المذہب بھی مذہب امام شافعی کیطرف مائل ہو گئے علماء و فقہاء نے متفق ہو کر آپ کی خدمت مین عرض کیا کہ آپ اسطرف متوجہ ہون ورنہ ہم سب لوگ شافعی ہو جائینگے آپ نے کہا کہ مین ایک گوشہ نشین آدمی ہون مجکو مناظرہ

دمباحثہ سے کیا کام ہی مگر جب اُن لوگون نے نہایت اصرار کیا تو آپ نے انکی التجا کو قبول کیا اور
اُسکی مجلس مین تشریف لیگئے عالم مذکور نے امام شافعی کے مناقب کو شمار کرنا شروع کیا اور کہا کہ ہمارے
امام نے ایک مہینے مین قرآن شریف حفظ کیا اور ہر روز ایکبار ختم کرتے تھے اور رات کو تراویح مین سارا
قرآن پڑھا کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ یہ تو آسان کام ہی کیونکہ قرآن شریف تمامہ علم ہی اور ہم اُسکو
یاد رکھا کرتے ہین پھر فرمایا کہ سرکاری دفتر کا حساب کتاب لاؤ اور دخل وخرچ دوسال کا پڑھکر
مجکو سناؤ لوگون نے ایسا ہی کیا امام نے دفتر مذکور پر اس غرض سے کہ کوئی اسمین تغیر وتبدل
نہ کرسکے بادشاہ کی مُہر کرا کر اُسکو ایک مکان مقفل مین بند کرادیا اور آپ حج کو تشریف لیگئے جب
چھ مہینے کو واپس آئے تو ایک بڑی مجلس کی اور دفاتر کو کھلوا کر عالم مذکور کے ہاتھ مین دیا اور
آپ نے تمام یاد اُسکو پڑھکر سنادیا یہانتک کہ ایک حرف کی بھی غلطی نہ کی جس سے مدعی بسبب
انجالت وندامت کے پانی پانی ہوگیا۔ محقق پاک رائے آپکی تاریخ وفات ہی۔

احمد بن محمد بن صاعد بن محمد استوائی ۴۱۰ھ ہجری مین پیدا ہوے ابومنصور کنیت اور
شیخ الاسلام خطاب رکھتے تھے علم اپنے دادا ابی العلا صاعد سے حاصل کیا اور حدیث کو ابی سعید
صیرفی اور اپنے دادا سے سماعت کیا اور آپ سے زاہر اور وجیہ اور عبد الخالق بن زاہر وغیرہ نے
روایت کی۔ اخیر کو نیشاپور کے قاضی القضاۃ ہوے اور شیخ الاسلام کے لقب سے پکارے گئے
سمعانی نے لکھا ہی کہ آپ اخیر عمر مین مذہب کے معاملہ مین بڑے متعصب ہوگئے تھے جس سے نظام الملک
نے آپکو قضا سے موقوف کردیا اور ۴۸۲ھ ہجری کو شعبان کے مہینے مین فوت ہوے۔

محمد بن حسین بن محمد بن حسین بخاری المعروف بہ بکر خواہر زادہ۔ امام فاضل۔ فقیہ۔ محدث
مذہب امام ابوحنیفہ مین متبحر تھے آپ کا طریقہ حسنہ معتبرہ تھا اور عظماء کبرائے ماوراء النہر مین سے
بحور العلم تھے بہت سے اصحاب وائمہ آپ سے ظاہر ہوے۔ خواہر زادہ آپکو اسلیے کہتے تھے کہ
آپ قاضی ابی ثابت محمد بن احمد بخاری کی ہمشیرہ کے بیٹے تھے اور اس نسبت سے اور علماء وفضلا
بھی ملقب ہین حدیث آپ نے اپنے باپ اور ابا نصر احمد بن علی حازمی اور حاکم اباعمر محمد بن
عبد العزیز قنطری اور ابا سعید بن احمد اصبہانی اور ابا فضل منصور بن عبد الرحیم کاغذی وغیرہم سے
سماعت کی اور بخارا مین کئی ایک مجالس مین حدیث کو لکھوادیا۔ اور آپ سے عثمان بن علی بیکندی

اور عمر بن محمد بن لقمان نسفی وغیرہم نے حدیث کو روایت کیا۔ سمعانی شافعی لکھتے ہین کہ آپ سے ہمکو صرف ابو عمرو عثمان بن علی بن محمد بیکندی کے ذریعہ سے حدیث پہونچی۔ کتاب مختصر۔ کتاب تجنیس کتاب مبسوط تصنیف کین اور بوڑھے ہوکر بخارا مین جمعہ کی رات ۲۵۔ ماہ جمادی الاولی سنہ ۴۴۳ھ یا سنہ ۴۳۸ھ ہجری مین وفات پائی۔

محمد ناصحی نیشاپوری

محمد بن عبد اللہ ناصحی نیشاپوری۔ ابو الحسین کنیت اور قاضی القضاۃ خطاب تھا اپنے وقت کے امام۔ فقیہ۔ محدث مناظر۔ جدلی۔ ادیب شاعر۔ طبیب۔ اعرف مذہب عالم وفاضل تھے فقہ اپنے باپ ابی محمد عبد اللہ ناصحی سے انھون نے قاضی ابی ہیثم انھون نے قاضی حرمین انھون نے ابی طاہر دباس انھون نے ابی خازم انھون نے عیسیٰ ابن ابان انھون نے امام محمد سے پڑھی اور حدیث کو ابا سعید صیرفی وغیرہ محدثین سے سنا اور بغداد وخراسان مین تحدیث کی اور آپ سے محمد بن عبد الواحد دقاق اور عبد الوہاب بن الانماطی وغیرہ نے روایت کی آپ اپنے باپ کی حیات مین بھی مدرسۂ سلطانیہ کے مدرس بنے اور عہد الپ ارسلان مین نیشاپور کی قضا کے متولی ہوے اور دس سال تک قاضی رہے اور حشمت ودرجہ کو حاصل کیا آپ ایسے فقیہ النفس تھے کہ جب امام حرمین سے مسائل مین گفتگو کرتے تو امام آپکی تعریف کرتے عبد الغافر فارسی کہتے ہین کہ مین نے کئی دفعہ آپکو ابی المعالی جوینی شافعی کے ساتھ مسائل مین گفتگو کرتے دیکھا اور ابو المعالی آپ کے کلام پر بسبب حسن ایراد اور قوت فہم کے تعریف کرتے تھے جب آپ حج سے پھر کر اصفہان کے قریب پہونچے تو ماہ رجب سنہ ۴۸۴ھ ہجری مین وفات پائی سال وفات آپ کا لفظ آفتاب ہے۔

علی بن حسین نیشاپوری

علی بن حسین بن علی نیشاپوری۔ ابو الحسن کنیت تھی اپنے زمانہ کے امام عالم تھے ملابس مین سنت نبویہ کا بڑا لحاظ رکھتے تھے اور جمعہ کی نماز کے لیے دوڑتے جایا کرتے تھے اور جو شخص راستہ مین ملتا تھا اسکو سلام کرتے تھے علم آپ نے حسین بن علی صیمری سے انھون نے ابی بکر محمد خوارزمی انھون نے جصاص انھون نے بردعی انھون نے موسیٰ بن نصر انھون نے امام محمد سے حاصل کیا آپ کے کلام کو معتزلہ کے مذہب پر بڑا غلبہ تھا اور اہل خراسان کی بولی مین وعظ کہا کرتے تھے بغداد مین سلطان طغرل کے ہمراہ آئے جب نیشاپور مین واپس گئے

تو زہد اختیار کرلیا اور سلاطین کے پاس آمد و رفت چھوڑ دی ایک دن سلطان ملک شاہ نے جامع نیشاپور مین کہا کہ اب آپ ہمارے پاس کیون نہین آیا کرتے آپ نے فرمایا اسلیے کہ مین نے ارادہ کیا ہے کہ تو بسبب زیارت علماء کے بادشاہون مین سے بہتر ہو اور مین بباعث زیارت بادشاہون کے علماء مین سے اشر ہون آپ اور شیخ ابی محمد جوینی شافعی اور اُنکے بیٹے ابی المعالی کے درمیان فروع و اصول مین بڑی مخالفت رہی اور طرفین کی طرف لوگون کے گروہ ہوگئے آپ نے قرآن شریف کی ایک عمدہ تفسیر تصنیف کی اور ۴۸۹ھ ہجری مین وفات پائی۔ چشم عالم آپ کی تاریخ وفات ہے۔

محمد بن عبد الحمید یا عبد الرشید بن حسن بن حسین سمرقندی اسمندی۔ ابو حامد۔ کنیت علاء الدین لقب تھا شہر اسمند کے جو سمرقند کے علاقہ مین واقع ہے رہنے والے تھے اور علاء عالم سے معروف و مشہور تھے۔ فقیہ۔ فاضل اور عالم مناظر تھے فقہ اشرف علوی سے پڑھی اور علم خلاف و تفسیر مین تصنیفات کین ابو المظفر جمال الاسلام سعد کرابیسی مصنف فروق اور شیخ الاسلام نظام الدین عمر بن صاحب ہدایہ نے آپ سے اخذ کیا۔ کئی ایک مجلد مین ایک تعلیق لکھی اور تفسیر کو املا کیا اصول فقہ مین بذل النظر اور اصول اعتقاد مین ہدایہ نام کتاب تصنیف کی اخیر کو مناظرے اور مباحثے ترک کرکے عبادت مین مشغول ہوگئے اور ۵۵۲ھ مین وفات پائی۔

محمد بن احمد بن ابی سہل سرخسی۔ ابو بکر کنیت اور شمس الائمہ سرخسی سے ملقب تھے سنہ ۴۰۰ ہجری مین پیدا ہوئے اپنے زمانہ کے امام۔ علامہ۔ حجت متکلم۔ مناظر۔ اصولی۔ فقیہ۔ محدث۔ مجتہد تھے۔ ابن کمال پاشا نے آپکو طبقہ مجتہدین فی المسائل مین سے شمار کیا ہے پہلے اپنے باپ کے ساتھ واسطے تجارت کے بغداد مین آئے پھر شمس الائمہ حلوائی کی صحبت اختیار کی اور اُنسے علوم پڑھے اور یہانتک اُنسے اخراج کیا کہ یگانۂ زمانہ ہوئے آپ سے برہان الائمہ عبد العزیز بن عمر بن مازہ و محمود بن عبد العزیز اوزجندی اور رکن الدین مسعود بن حسن اور عثمان بن علی بن محمد بیکندی نے تفقہ کیا۔ چونکہ آپ بڑے حق گو تھے اسلیے آپ نے ایک کلمہ حق کا بادشاہ کو کہا جس سے وہ ناراض ہوگیا اور آپکو شہر اوزجند مین ایک کنوین کے اندر قید کردیا جسمین آپ مدت تک قید رہے اور آپکے شاگرد کنوین پر بیٹھکر آپ سے سبق پڑھتے اور جو آپ کنوین کے اندر سے کہتے وہ لکھ لیتے تھے چنانچہ محبوسی کی حالت مین

کتاب المبسوط کو پندرہ جلد مین محض اپنی فکر رسا و طبع ذکا سے بغیر مطالعہ کسی کتاب کے اپنے تلامذہ سے لکھوایا اور نیز شرح کتاب عبادات اور شرح کتاب الاقرار کو محبس مین تصنیف کر کے شاگردون سے لکھوایا چنانچہ جب وہ شرح عبادات سے فارغ ہوے تو اُسکے اخیر مین یہ لکھوایا ہذا آخر شرح العبادات باوضع المعانی واوجز العبارات املاء المحبوس فی محبس الاشرار علاوہ انکے محبس مین ایک کتاب اصول دو دفعہ مین اور سیر الکبیر کی شرح بھی املا کرائی اور جب باب الشروط تک پہونچے تو آپکو قید سے رہائی حاصل ہوگئی پس آپ اخر عمر مین فرغانہ کیطرف تشریف لیگئے جہان آپکو امیر حسن نے اپنے مکان مین اُتارا اور طلبا آپکے پاس پہونچنے لگے پس وہان آپ نے شرح سیر الکبیر کا املا کامل کرایا علاوہ انکے مختصر طحاوی اور امام محمد کی کتابون کی بھی شرحین لکھین۔ کسی نے آپ کے سامنے امام شافعی رح کا ذکر کر کے کہا کہ انکو تین سو جزو کتابون کے یاد تھے اسپر جب آپ نے اپنے محفوظ جزو کو شمار کیا تو وہ بارہ ہزار جزو نکلے۔ وفات آپکی بقول بعض ۴۹۰ھ ہجری اور بقول بعض ۵۰۰ھ ہجری کے قریب قریب ہوئی شمس ملک در مجتہد اولیا آپکی تاریخ وفات ہین۔ کہتے ہین کہ جب آپکو ظالم نے قید کر کے اوزجند کیطرف بھیجا تو رستہ مین جب نماز کا وقت آتا تو آپکے ہاتھ پاؤن سے خود بخود بند کھلجاتے اور آپ وضو یا تیمم کر کے پہلے بانگ نماز پھر تکبیر کہکر نماز شروع کر دیتے اُسوقت سپاہی پہرے والے دیکھتے کہ ایک جماعت سبز پوشون کی آپکے پیچھے کھڑی ہو کر آپ کے ساتھ نماز ادا کرتی ہے جب آپ نماز سے فارغ ہوتے تو سپاہیون کو کہتے کہ آؤ تم مجھے باندھو تو سپاہی کہتے کہ اے خواجہ ہمنے تمھاری کرامت دیکھ لی ہے اب ہم تمسے ایسا معاملہ نہین کرتے اسپر خواجہ یہ جواب دیتے کہ مین مامور حکم خدا کا ہون پس مین اُسکا حکم بجالایا تاکہ قیامت کو شرمندہ نہون اور تم اس ظالم کے تابعدار ہو پس چاہیے کہ تم اُسکا حکم بجالاؤ تاکہ اُسکے ظلم سے خلاصی پاؤ۔ جب آپ شہر اوزجند مین پہونچے تو ایک مسجد مین مؤذن نے تکبیر کہی آپ بھی نماز پڑھنے کو مسجد مین داخل ہوے امام نے آستین کے اندر ہی ہاتھ رکھکر تکبیر تحریمہ کہی آپ نے پچھلی صف سے آواز دی کہ پھر تکبیر کہنی چاہیے امام نے پھر اسیطرح آستین مین ہاتھ رکھکر تکبیر کہی پس اسیطرح تین دفعہ رد و بدل ہوا چوتھی دفع امام نے منھ پھیر کر پوچھا کہ شاید آپ امام اجل سرخسی ہین آپ نے کہا کہ ہان امام نے کہا کہ کیا تکبیر مین کچھ خلل ہے آپ نے فرمایا کہ نہین لیکن مردونکے لیے ہاتھ آستین سے باہر نکال کر تکبیر کہنی سنت ہے پس مجکو اُس شخص کے ساتھ

اقتدا کرنے سے عار ہے جو عورتوں کی سنت کے ساتھ نماز مین داخل ہو۔ الکڈن کا ذکر ہے کہ طالب العلم آپ سے ...
پڑھتے ہین آپ قید تھے سبق پڑھ رہے تھے ایک طالب علم کی آواز آپ نے نہ سنی پھر آپ نے پوچھا کہ وہ
کہا ہے ایک طالب علم نے کہا کہ وضو کرنے گیا ہے اور مین بسبب سردی کے وضو نہین کر سکا امام نے فرمایا کہ
عافاک اللہ مجھے شرم نہین آتی کہ اسقدر سردی مین تو وضو نہین کر سکتا حالانکہ مجکو طالب علمی کے وقت
بخارا مین ایک دفعہ عارضہ شکم کا لاحق ہوا تھا جس سے مجکو چالیس دفعہ تقضاے حاجت ہوئی پس
مین ہر دفعہ نالہ سے وضو کرتا تھا جب مکان پر آتا تھا تو میری دوات بسبب سردی کے جمی ہوئی تھی
پس مین اسکو اپنے سینہ پر رکھ لیتا جب وہ سینہ کی گرمی سے حل ہو جاتی تھی تو اُس سے تعلیقات لکھتا تھا۔

قاضی احمد بن عبد الرحمن بن اسحٰق ریغدمونی جمال الدین لقب اور ابو نصر کنیت تھی بخارا کے
علاقہ مین ریغدمون ایک قریہ ہے وہان شوال کے مہینے ۴۱۴ھ ہجری مین پیدا ہوے بڑے عقیل اور
اپنے وقت کے امام فاضل تھے علم اپنے باپ اور قاضی ابی زید دبوسی اور ابی نصر احمد بن عبد اللہ
خیزاخزی سے حاصل کیا آپ سے آپکے بیٹے اور پوتے محمد بن احمد اور حامد بن محمد نے فقہ پڑھی بخارا کی
قضا آپکے سپرد ہوئی اور لوگون نے آپ سے امالی کو لکھا۔ رمضان کے مہینے ۴۹۳ھ مین فوت ہوے۔

محمد بن محمد بن حسین بن عبد الکریم بن موسیٰ بن مجاہد بزدوی۔ ابو الیسر کنیت صدر الاسلام لقب
تھا اپنے وقت کے امام ائمہ علی الاطلاق جامع فروع و اصول صاحب تصنیفات تھے ماوراء النہر
مین ریاست مذہب حنفیہ کی آپ پر منتہی ہوئی۔ فقہ وغیرہ اسمٰعیل بن عبد الصادق سے انھون نے
ابی الیسر عبد الکریم انھون نے ابی منصور ماتریدی محمد بن محمد بن محمد انھون نے ابی بکر جوزجانی
انھون نے ابی سلیمان انھون نے امام محمد سے حاصل کی اور نیز ابی یعقوب یوسف سیاری
سے اخذ کیا اور آپ سے نجم الدین نسفی اور علاء الدین محمد بن احمد سمرقندی صاحب تحفۃ الفقہا اور
ابن ابی الیسیر ابو المعالی احمد اور آنکے بھائی کے بیٹے حسن بن علی نے اخذ کیا اور بخارا مین ۴۹۳ھ
مین وفات پائی۔ بحر بے کنار آپکی تاریخ وفات ہے۔

محمد بن عبد الحمید بن عبد الرحیم بن احمد بن عبد اللہ بن عبد الوہاب المعروف بخواہرزادہ
بڑے عالم فاضل ثقہ محدث تھے اور مرو مین آپ کے وقت مین امام ابو حنیفہ کے اصحاب سے
آپ سے زیادہ کوئی متوغل فی الحدیث اور کتابت فی الحدیث مین نہ تھا اور اہل حدیث کے

بڑے محب تھے آپ نے حدیث کو بکثرت سُنا اور اپنے ہاتھ سے لکھا چونکہ آپ قاضی ابی الحسن علی بن حسین دہقان کے بھانجے تھے اسلیئے خواہرزادہ کے لقب سے ملقب ہوئے اور ابوسعید کنیت تھی ماہ جمادی الاولی ۴۹۴ھ میں وفات پائی۔ بزرگ دارین آپکی تاریخ وفات ہے۔

یحیٰی بن عبداللہ بن حسین ناصحی۔ ابو صالح کنیت اور قاضی القضاۃ خطاب تھا اپنے زمانہ کے عالم فاضل فقیہ تبحر عارف مذہب تھے۔ فقہ اپنے باپ سے اخذ کی اور تدریس و افتاء میں مشغول رہے۔ وفات آپکی ۴۹۵ہجری میں ہوئی۔ سال وفات آپکا لفظ فہیم عصر ہے۔

علی بن محمد بن احمد سمنانی۔ اپنے زمانہ کے امام فاضل تھے۔ کنیت ابو القاسم تھی۔ فقہ کو قاضی القضاۃ ابوعبداللہ محمد بن علی دامغانی کبیر سے اخذ کیا اور اصول وکلام کو ابی علی محمد بن احمد بن ولید سے پڑھا۔ فقہ۔ شروط۔ تواریخ میں تصنیفات کیں اور کتاب روضۃ القضاۃ و ادب القضاۃ ایک مجلد کبیر اور نہایت لطیف فروع حنفیہ میں ۴۷۸ھ میں تصنیف کی اور ۴۹۹ھ یا بقول ملا علی قاری ۴۹۳ھ میں وفات پائی۔ سمنانی سمنان کیطرف منسوب ہے جو بلاد قومس سے دامغان اور خوارری کے درمیان ایک شہر کا نام ہے۔

احمد بن علی ترمذی۔ آپ کی کنیت ابوبکر وراق تھی اور وراق اُس شخص کو کہتے ہیں جو قرآن و حدیث وغیرہ لکھا کرے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اکثر کتابت کیا کرتے تھے۔ آپ نے مختصر طحاوی کی شرح بڑے بسط کے ساتھ چار جلدوں میں تصنیف کی اور اُسمیں پہلے متن کے مسئلہ کو بیان کر کے اُسکی شرح یوں شروع کی کہ احمد نے کہا الخ۔ قنیہ میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ آپ حج کے لیے مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے جب پہلی ہی منزل پر پہونچے تو اپنے اصحاب کو فرمایا کہ مجکو واپس پھیرلیجاؤ کیونکہ میں نے صرف ایک ہی منزل میں سات سو گناہ کبیرہ کیا ہے پس وہ آپ کو پھیر لے گئے۔

محمد بن جعفر بن محمد بن معتز بن محمد بن مستغفر نسفی۔ فقیہ کامل محدث فاضل صاحب خیر و صلاح تھے۔ ابوذر کنیت تھی آپ کے والد جعفر بن محمد نے آپکو ایک جماعت شیوخ سے حدیث سماعت کرائی جب آپکے والد فوت ہوئے تو آپ بجائے اُنکے نسف کے خطیب مقرر ہوئے۔ ابو محمد عبدالعزیز بن محمد نخشبی نے اپنی معجم شیوخ میں آپ کا ذکر کیا اور لکھا کہ آپ نے ابا الفضل یعقوب بن اسحٰق اسلامی اور ابا محمد عبدالملک بن مروان بن ابراہیم بن رافع وغیرہ سے حدیث کو سُنا

اور روایت کیا۔

سید ابی شجاع

محمد بن احمد بن حمزہ بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن حسین بن علی المعروف بہ سید ابی شجاع عالم فاضل فقیہ کامل تھے۔ سمرقند میں رکن الاسلام علی بن حسین سغدی اور امام حسن ماتریدی کے معاصر تھے اور آپ کے زمانہ میں جس فتاوی پر ان تینوں کے دستخط ہوتے تھے وہ بڑا معتبر خیال کیا جاتا تھا۔

ہبۃ اللہ بن احمد

ہبۃ اللہ بن احمد بن یحییٰ بن زہیر بن ہارون بن موسیٰ ابن ابی جرادہ صاحب حضرت علیؓ کے عالم فاضل فقیہ کامل تھے فقہ قاضی ابی جعفر محمد بن احمد عراقی فقیہ متکلم متوفی ۴۴۴ھ سے پڑھی۔ آپ ہی ہیں جنکے خاندان میں سے سب سے پہلے حلب کے قاضی مقرر ہوئے۔ آپ نے ایک کتاب اُن اختلافات کے باب میں تصنیف کی جو مابین امام ابو حنیفہ و صاحبین کے واقع ہوئے۔

میمون مکحولی

میمون بن محمد بن محمد بن معتمد بن محمد بن مکحول بن فضل مکحولی النسفی۔ ابو المعین کنیت تھی۔ امام فاضل جامع فروع و اصول تھے کتاب تبصرۃ الادلہ اور تمہید قواعد التوحید اور کتاب المناہج اور شرح جامع کبیر وغیرہ تصنیف کیں اور علاء الدین ابو بکر محمد سمرقندی صاحب تحفۃ الفقہا نے آپ سے تفقہ کیا۔

علی بن بندار یزدی

علی بن بندار یزدی۔ ابو القاسم کنیت تھی اور قاضی القضاۃ کے خطاب سے پکارے جاتے تھے مسکن آپ کا شہر یزد تھا جو علاقہ شیراز میں مابین اصفہان و کرمان کے واقع ہے۔ آپ جمال الدین مطہر یزدی صاحب تہذیب شرح جامع صغیر کے پردادا تھے۔ علوم ابی جعفر نسفی شاگرد جصاص احمد رازی سے حاصل کیے اور جامع صغیر کی شرح تصنیف کی جس سے اکثر صاحب تہذیب نے نقل کی۔

علی بن محمد واسطی

علی بن محمد واسطی۔ عالم فاضل اور فقیہ مقبول مخالف و موافق تھے مدت تک ساتھ ابی عبد اللہ بصری تلمیذ امام ابی الحسن کرخی کی صحبت میں رہے اور انسے علوم حاصل کیے اور آپ سے ابو عبد اللہ حسین بن علی صیمری نے پڑھا اور روایت کی۔ واسطی شہر واسط کیطرف منسوب ہے جو مابین بصرہ و بغداد کے واقع ہے جسکے صحرا میں خوب قلمیں پیدا ہوتی ہیں۔

اسحٰق بن شیث

اسحٰق بن شیث المعروف بالصفار۔ بڑے عالم فاضل ثقہ تھے ۴۰۵ھ ہجری میں حج کے

ارادہ سے بغداد مین آئے جہان نصر بن احمد بن اسمٰعیل کیسانی سے حدیث کو سُنا اور روایت کیا اور آپ سے آپ کے بیٹے ابو نصر احمد بن اسحٰق نے علم حاصل کیا آپ وجہ معیشت کے لیے کانسے کے برتنون کی تجارت کیا کرتے تھے اسلیے صفار کی نسبت سے معروف ہوے۔

اسمٰعیل بن عبد الصادق بن عبد اللہ الخطیب البناری۔ بڑے فقیہ پرہیزگار تھے اور توس کے علاقہ مین بسطام سے لیکر سمنان تک کاردار تھے۔ علوم عبد الکریم بن موسیٰ بزدوی جد فخر الاسلام بزدوی سے حاصل کیے اور آپ سے صدر الاسلام ابو الیسیر محمد بن محمد بن عبد الکریم بزدوی نے تفقہ کیا۔ اسمٰعیل بن عبد الصادق

احمد بن اسحٰق بن شیث صفار۔ ابو نصر کنیت تھی اصل مین بخارا سے اگر مکہ معظمہ مین سکونت اختیار کی چنانچہ آپکی تصانیف اور علم نے کثرت سے شیوع پایا بخارا مین آپ جیسا حفظ فقہ و حدیث و ادب مین اور کوئی عالم نہ تھا۔ حافظ ابو عبد اللہ حاکم نے تاریخ نیشاپور مین لکھا ہو کہ آپ حج کے لیے ہماری طرف آئے اور حدیث کو ہر ایک قسم کے علم مین جستجو کیا اور مکہ معظمہ مین سکونت اختیار کی جہان آپکی تصانیف اور علم نے کثرت سے شیوع پایا اور طائف مین فوت ہوے۔ احمد بن اسحٰق

محمد بن علی بن فضل بن حسن بن احمد بن ابراہیم بن اسحٰق بن عثمان بن جعفر بن عبد اللہ زرنجری۔ بڑے عالم فاضل فقیہ بے بدل تھے۔ فقہ شمس الائمہ عبد العزیز حلوائی سے پڑھی اور آپکے بیٹے بکر زرنجری کے سواے اور کسی نے آپ سے تفقہ نہین کیا جسکا سبب برہان الاسلام ازنوجی نے اپنی کتاب تعلیم المتعلم کی فصل رعایۃ الاستاذ مین یہ تحریر کیا ہو کہ ایک دفعہ آپکے استاد شمس الائمہ حلوائی بخارا سے نکلکر بعض دیہات مین سکونت پذیر ہوے جہان اُنکی زیارت کو اُن کے تمام شاگرد بجز آپ کے حاضر ہوے اخیر کو جب آپکی ملاقات اُنسے ہوئی تو اُنھون نے آپ سے پوچھا کہ آپ میری زیارت کے لیے کیون نہین آئے آپ نے کہا کہ مین اپنی والدہ کی خدمت مین مشغول تھا اسپر شمس الائمہ نے کہا کہ آپکی عمر تو بڑی ہوگی مگر درس مین رونق نصیب نہو پس ایسا ہی ہوا کہ باوجودیکہ آپ نے اکثر اوقات شہرون مین سکونت پذیر ہو کر بڑی عمر پائی لیکن آپ کے لیے درس نصیب نہوا زرنجری شہر زرنجر کیطرف جو زرنگر کا معرب ہی منسوب ہی جو بخارا کے علاقہ مین واقع ہی۔ محمد بن علی زرنجری

شرف الرؤسا خوارزمی

محمد بن محمد بن احمد بن یوسف بن اسمٰعیل الملقب بشرف الرؤسا خوارزمی - فقہ حدیث اور ادب کے امام اور شہر بخارا کے قاضی تھے بہت لوگ آپ سے فیضیاب ہوئے - ازانجملہ برہان الدین کبیر عبد العزیز بن عمر بن مازہ نے آپ سے فقہ پڑھی -

عطاء سغدی

عطاء بن حمزہ سغدی - فروع و اصول میں امام کامل اور معرفت مذہب میں عارف فاضل بڑے متبحر تھے آپکے وقت میں اطراف و اکناف سے آپ ہی کے پاس فتاوی آیا کرتے تھے آپ سے ایک جماعت نے جنمیں سے ایک نجم الدین عمر نسفی متوفی ۵۳۷ھ ہیں علم اخذ کیا -

حدیقۂ ششم

چھٹی صدی کے فقہاء و علماء کے بیان میں

ابراہیم بن محمد دہستانی

ابراہیم بن محمد بن اسحٰق دہستانی - امام فاضل فقیہ کامل اور شہر دہستان کے رہنے والے تھے جو مازندران کے پاس واقع ہے اور جسکو عبد اللہ بن طاہر نے بنایا تھا کچھ اوپر ۴۶۰ھ ہجری میں نیشاپور میں آئے اور فقہ کو علی بن حسین صندلی شاگرد حسین صیمری تلمیذ ابی بکر محمد خوارزمی شاگرد جصاص رازی سے پڑھا اور آپ سے عبد الملک بن ابراہیم ہمدانی صاحب طبقات حنفیہ و شافعیہ نے تفقہ کیا اور ۵۰۳ھ ہجری میں وفات پائی - دہر افروز تاریخ وفات ہے -

ظہیر الدین علی مرغینانی

علی بن عبد العزیز بن عبد الرزاق مرغینانی - ظہیر الدین کبیر لقب تھا بڑے عالم فاضل اور صاحب خلاصہ کے نانا تھے فقہ اپنے باپ عبد العزیز اور سید ابی شجاع محمد بن احمد بن حمزہ اور برہان الدین کبیر عبد العزیز وغیرہم سے اخذ کی اور آپ سے آپکے بیٹے ابو المحاسن حسن بن علی اور قوام الدین احمد بن عبد الرشید والد صاحب خلاصہ نے تفقہ کیا - کتاب اقفیۃ الرسول تصنیف کی اور ۵۰۶ھ ہجری میں وفات پائی - اور وہ جو بعض مورخین نے فتاوی ظہیریہ کو آپکی طرف منسوب کیا ہے یہ انکا سہو ہے بلکہ اُسکے مصنف ظہیر الدین محمد بن احمد بن عمر بخاری ہیں -

محمد قطوانی

محمد بن محمد بن ایوب قطوانی - امام جلیل القدر - شیخ کبیر - مفتی - واعظ - مفسر تھے - ابو محمد کنیت تھی ۵۰۶ھ ہجری کو جب جمعہ کی نماز پڑھکر گھر کو آتے تھے تو گھوڑے سے گر کر مرگئے - علامۂ مصر تاریخ وفات ہے قطوان ایک بڑا قصبہ ہے جو سمرقند سے پانچ فرسنگ پر واقع ہے -

عثمان نفیلی

عثمان نفیلی بن ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابوبکر محمد بن فضل بن جعفر بن رجا بن زرعہ بخاری المعروف بہ فضلی - عالم صالح فقیہ محدث تھے ۴۷۶؁ ہجری مین پیدا ہوے حدیث کو بکثرت بیان کیا اور عمر بھر افادہ و افاضہ مین مشغول رہے اور بخارا مین ۵۰۸؁ ہجری کو وفات پائی - زینت بلدہ تاریخ وفات ہی

محمد ارسابندی

محمد بن حسین بن محمد ارسابندی - ابوبکر کنیت فخر الدین لقب تھا مگر فخر القضات کے لقب سے مشہور تھے امام فاضل - عالم مناظر - فقیہ محدث حسن الاخلاق متواضع تھے آپ کے وقت مین شہر مرو مین ریاست مذہب امام ابوحنیفہ کی آپ پر منتہی ہوئی - فقہ علاء الدین مروزی صاحب ابی زید دبوسی سے پڑھی اور املا کیا اور حدیث کو سُنا - بعد ۴۸۰؁ ہجری کے حج کر کے بغداد مین وارد ہوے اور کتاب مختصر تقویم الادلہ تصنیف کی - سمعانی شافعی نے لکھا ہی کہ ہمارے لیے شہر مرو مین ابو الفضل عبد الرحمن بن محمد کرمانی نے آپ سے روایت کی اور مین صغیر سن تھا کہ آپ نے ماہ ربیع الاول ۵۱۲؁ھ مین وفات پائی مہر سپہر تاریخ وفات ہی - ارسابند جسکی طرف آپ منسوب ہین علاقہ مرو مین ایک بڑا شہر ہی -

بکر زرنجری

بکر بن محمد بن علی بن فضل بن حسن زرنجری ۴۲۷؁ ہجری مین بخارا کے متصل قصبہ زرنگر مین جو معرب بزرنجری ہی پیدا ہوے - فقہ شمس الائمہ عبد العزیز حلوائی شاگرد ابی علی نسفی سے حاصل کی اور حدیث کو ابا محمد عبد العزیز بن محمد حلوائی اور ابا سہل احمد بن علی ابیوردی اور حافظ ابا حفص عمر بن منصور اور حافظ ابا مسعود احمد بن محمد بن عبد اللہ بجلی اور ابا قاسم میمون بن علی بن میمون اور ابا عبد اللہ ابراہیم بن علی طبری اور حافظ ابا یعقوب یوسف بن منصور اور ابا عمر محمد بن عبد العزیز قنطری وغیرہ محدثین کثیر سے سماعت کیا یہانتک کہ فقہ و حدیث مین امام متقن اور مذہب حنفیہ کے عارف اور اُسکے حفظ مین ضرب المثل ہو کر شمس الائمہ کے لقب سے ملقب اور ابی حنیفہ اصغر کے نام سے پکارے جاتے تھے فتاوی اور جواب وقائع مین بڑے مصیب تھے فقہا کو جب کسی مسئلہ مین اشکال واقع ہوتا تو آپ کی طرف رجوع لاتے اور آپ سے حکم کے خواستگار ہوتے - حفظ روایات مین آپ کا حافظ اس درجہ کا تھا کہ جب کوئی متفقہ کسی جگہ سے پڑھنا یا سوال کرنا چاہتا تو آپ بغیر رجوع کتاب کے فوراً بتا دیتے بہ سبب آپ کی عمر زیادہ ہونے کے بہت علم آپ سے پھیلا اور تحدیث و املا کثیر آپ سے وقوع مین آیا - ابو جعفر احمد بن محمد بن احمد نے بلخ مین اور ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب کاشانی نے سرخس مین

اور ابو الفضل محمد بن علی نے سمرقند مین اور ابو محمد عبد الحلیم بن محمد نے بخارا مین آپ سے روایت کی۔ علاوہ اسکے حساب اور تواریخ مین آپ کو معرفت تامہ حاصل تھی اور پنجشنبہ کی صبح ۱۹- ربیع الاول یا شعبان ۵۲۰ھ ہجری کو فوت ہوے اور بخارا مین مقام کلاباذ مین دفن کیے گئے۔ قبر آپ کی زیارتگاہ ہے۔ عالی نشان تاریخ وفات ہے۔

محمد بن طاہر بن عبد الرحمن بن حسن سغدی سمرقندی۔ فقیہ جید فاضل تبحر تھے سکونت آپکی سمرقند کے محلہ لبادی مین تھی فقہ آپ نے صدر الاسلام ابی الیسیر محمد بزدوی شاگرد اسمعیل بن عبد الصادق تلمیذ عبد الکریم بزدوی شاگرد رشید ابی منصور ماتریدی سے پڑھی اور نصف ماہ صفر ۵۳۱ھ مین وفات پائی۔ شمع دودمان تاریخ وفات ہے۔

خلف بن احمد۔ کنیت آپکی ابو القاسم تھی علم عبد العزیز بلخی سے پڑھا یہانتک کہ عراق مین معاملات مذہب اور خلاف اور علم اصول و فقہ مین لائق فائق اور عالم فاضل ہوے۔ مدت تک مشہد امام ابو حنیفہؒ مین مدرس رہے اور ۵۳۱ھ ہجری مین وفات پائی۔ شاہ دہر تاریخ وفات ہے۔

احمد بن عبد اللہ بن فضل خیزاخزی۔ ابو نصر کنیت تھی۔ فقیہ فاضل محدث کامل تھے اور جامع مسجد بخارا کی امامت آپ کے سپرد تھی علوم اپنے باپ شاگرد ابی بکر محمد بن فضل تلمیذ سبذمونی سے حاصل کیے آپ اکثر مجلس املا کی منعقد کرتے اور روایت کو اپنے والد ماجد و ابی الحسن مکی اور ابی بکر بن زنبور بغدادی سے بیان کرتے تھے آپ سے آپکے بیٹے ابو بکر محمد بن ابو نصر نے تحدیث کی وفات آپ کی ۵۳۱ھ مین ہوئی بشیر دو تاریخ وفات ہے۔ خیزاخز ایک قصبہ کا نام ہے جو بخارا سے پانچ فرسنگ کے فاصلہ پر واقع ہے۔

محمد بن احمد بن عبد الرحمن ریغذمونی۔ بڑے عالم فاضل فقیہ محدث اور اُن لوگون مین سے تھے جو اپنے زمانہ مین سکون و وقار اور محافظت عبادت و دیانت مین متفرد ہوے ہین فقہ اپنے والد ماجد احمد بن عبد الرحمن سے اخذ کی اور حدیث کو اپنے جد امجد عبد الرحمن بن اسحق اور ابا سعد سلیمان بن ابراہیم بن احمد سرخسی وغیرہ سے سُنا بخارا کی امامت و خطابت آپ کے تفویض ہوئی اور وہین ماہ جمادی الاول ۵۱۸ھ ہجری مین فوت ہوے۔ منبوع تاریخ وفات ہے۔

محمد بن عبد اللہ بن فاعل سرخکتی۔ ابو بکر کنیت مجد الائمہ لقب تھا۔ امام فاضل مرجع العلماء، واحسن طریقہ حسنہ تھے آپکو قوت نظری اور دستگاہ کامل حاصل تھی اور شہر سرخکت کے جو علاقہ سمرقند میں واقع ہے رہنے والے تھے پہلے سمرقند میں فقہ پڑھی پھر بخارا میں اقامت اختیار کی اور وہاں کے علماء و فضلاء سے تحصیل علوم کی اور ابا المعالی محمد بن محمد بن زید سے حدیث کا سنا اور آپ سے ایک جماعت کثیر نے روایت کی اور ضیاء الدین محمود بندہیجی نے فقہ پڑھی۔ جمعہ کے روز یکم ماہ ذی الحجہ ۵۰۸ھ ہجری کو سمرقند میں وفات پائی اور بخارا میں دفن کیے گئے سیادت مآب تاریخ وفات ہے۔

مسعود بن حسین بن حسن بن محمد بن ابراہیم کشانی۔ ابو سعید یا ابو المعالی کنیت اور رکن الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے امام فاضل فقیہ کامل۔ شیخ کبیر۔ محدث بے نظیر مرجع نوازل و نوادر حسن السیرۃ جمیل الامر تھے۔ فقہ شمس الائمہ سرخسی سے پڑھی اور حدیث کو ابی القاسم عبید اللہ بن عمر خطیب اور ابی نصر محمد بن حسین باہلی کشانی سے روایت کرتے تھے آپ سے امام صدر شہید اور حسام الدین عمر بن عبد العزیز نے روایت کی مدت تک سمرقند کے خطیب رہے اور تحدیث و املا اور تدریس میں مشغول رہے۔ کتاب مختصر مسعودی تصنیف کی اور بہتر سال کی عمر میں ۵۲۰ھ ہجری میں وفات پائی۔ عزت مآب تاریخ وفات ہے۔ اور سمرقند میں دفن کیے گئے کشانی کشانیہ کیطرف منسوب ہے جو جمنستان سمرقند کی نواح میں ایک شہر ہے۔

عبد الملک بن ابراہیم بن احمد ابو الحسن بن ابی الفضل ہمدانی۔ علوم ابراہیم بن محمد دہستانی شاگرد علی صندلی تلمیذ حسین صیمری سے حاصل کیے اور طبقات حنفیہ و شافعیہ تصنیف کیا۔ ماہ شوال ۵۲۱ھ ہجری میں وفات پائی۔ نور دارین تاریخ وفات ہے۔

حسین بن محمد بن خسرو بلخی ابی عبد اللہ کنیت تھی اپنے زمانہ کے امام اور حافظ حدیث صاحب فضل و کمالیت جامع علوم و فنون عارف فروع و اصول تھے امام ابو حنیفہ کے لیے ایک مسند دو جلدوں میں تخریج حسنہ کے ساتھ تالیف کی اور ۵۲۲ھ ہجری میں وفات پائی۔ امام امت تاریخ وفات ہے۔

عبد العزیز بن عثمان بن ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابو بکر محمد بن فضل المعروف

بہ فضلی۔ ابو محمد کنیت تھی۔ بڑے عالم فاضل فقیہ متبحر عارف مذہب تھے مدت تک بخارا کے قاضی رہے اور لوگوں نے معاملہ قضاء میں آپ کی سیرت کی نہایت تعریف کی بخارا میں ۵۳۳ھ ہجری میں فوت ہوئے۔ سیادت پناہ تاریخ وفات ہے۔

عبد العزیز نسفی

عبد العزیز بن عثمان بن ابراہیم بن محمد بن ابی بکر محمد نسفی۔ بخارا میں اپنے وقت کے امام اور مرجع انام تھے قضاء و افتاء کا کام آپ ہی کے سپرد تھا۔ فقہ برہان الدین کبیر عبد العزیز تلمیذ سرخسی سے حاصل کی اور حدیث کو نیشاپور میں ابا الحسن نصر بن امام حسن مرغینانی سے سُنا اور بڑی عمر پائی یہانتک کہ آپکے ہم عمر لوگ سب مرگئے تھے۔ کتاب المتقدمین الزلل فی مسائل الجدل اور کفایۃ الفحول فی الاصول اور فصول فی الفتاوی اور تعلیق الخلاف چار جلد میں تصنیف فرمائیں اور ۵۳۳ھ ہجری یا بقول کفوی ۵۶۳ھ ہجری میں وفات پائی۔

محمد بن ہبۃ اللہ حلبی

محمد بن ہبۃ اللہ بن احمد بن یحییٰ عقیل حلبی۔ بڑے فقیہ زاہد تھے ۴۸۸ھ ہجری میں حلب کے قاضی ہوئے اور ۵۳۴ھ ہجری میں وفات پائی۔

ابراہیم صفار

ابراہیم بن اسمٰعیل بن احمد بن اسحٰق بن شیث بن حکم المعروف بہ زاہد صفار۔ ابو اسحٰق کنیت اور رکن الاسلام لقب تھا آپ اور آپ کے آباؤ اجداد افاضل علمائے حنفیہ سے تھے اور اپنے وقت کے امام گذرے ہیں آپ بڑے زاہد و پرہیزگار اور دین کے معاملہ میں کسی سے کچھ خوف نہ کرتے تھے آپ کے باپ کو سلطان سنجر بن ملک شاہ نے شہر مرو میں لاکر بسایا آپ نے فقہ اپنے والد سے پڑھی اور نیز اُنسے کتاب آثار الطحاوی اور کتاب کشف کو جو امام اعظم کے مناقب میں عبد اللہ بن محمد بن یعقوب حارثی نے لکھی ہے سُنا اور امام اعظم کی کتاب عالم و متعلم کو ابی یعقوب سیاری سے اور امام محمد کی کتاب سیر الکبیر کو ابی حفص سے سماعت کیا۔ حدیث کو اپنے والد اور حافظ ابی حفص عمر بن منصور بن جنیب اور ابی محمد بن عبد الملک بن عبد الرحمن وغیرہ سے حاصل کیا۔ صفار آپ کو اس لیے کہا کرتے تھے کہ آپ کا نسبے کے برتن بیچا کرتے تھے۔ آپ نے کتاب تلخیص الزاہد اور کتاب السنۃ والجماعۃ وغیرہ تصنیف کیں اور فخر الدین قاضیخان حسن بن منصور وغیرہ بڑے بڑے فضلاء نے آپ سے استفادہ کیا۔ ۲۶۔ ربیع الاول ۵۳۴ھ ہجری کو بخارا

مین فوت ہوئے۔ تاریخ وفات آپکی فرید الدہر ہی۔ آپکے ایک بیٹے ابو المحامد حماد بن ابراہیم صفار تھے جو بخارا کی جامع مسجد مین جمعہ کے روز امامت کرتے تھے اور علم ادب و اصول و حدیث مین بڑے ماہر تھے جنھون نے حدیث کو اپنے والد ماجد اور ابی علی اسمٰعیل بن احمد بن حسین بیہقی سے سُنا اور روایت کیا اور سمعانی شافعی نے کہا کہ مین نے بخارا مین آپسے ملاقات تو کی ہر مگر کچھ نہین سُنا۔

اسبیجابی علی بن محمد بن اسمعیل بن علی بن احمد بن محمد بن اسحٰق سمرقندی اسبیجابی۔ ۲۔ماہ جمادی الاولی ۴۵۴ھ ہجری مین پیدا ہوئے امام فاضل عالم کامل تھے آپ کے زمانہ مین معرفت اور حفظ مذہب امام ابو حنیفہ مین آپ جیسا کوئی نہ تھا۔ شیخ الاسلام کے لقب سے مشہور تھے مدت تک آپ نشر علم مین مصروف رہے اور آپ سے ایک جماعت نے مثل علی بن ابی بکر صاحب ہدایہ وغیرہ کے تفقہ کیا۔ مختصر طحاوی اور کتاب مبسوط کی شرحین لکھین اور سمرقند مین ۵۳۵ھ مین وفات پائی۔ تاریخ وفات آپکی معدن صدق و صفا ہی۔ اسبیجابی منسوب طرف شہر اسبیجاب کے ہی جو درمیان تاشکند اور سیرام کے واقع ہی۔

سید ابراہیم سید ابراہیم۔ آپ کے والد ماجد سادات عجم اور اولیاء اللہ مین سے تھے جو اپنا وطن چھوڑکر شہر اماسیہ علاقہ روم مین سکونت پذیر ہوئے اور اسی جگہ سید ابراہیم پیدا ہوئے جب آپ نے ہوش سنبھالا تو پہلے سنان الدین پھر حسین بن عبد الصمد سامسونی سے علم تحصیل کیا اور مدارس مرزیفون اور حصار قسطنطنیہ مین مدرس مقرر ہوئے پھر سلطان بایزید خان نے آپ کو مدرسہ اماسیہ کا مدرس بنایا اور وہان کا مفتی قرار دیا۔ آپ بڑے پرہیز گار اور دیانت دار تھے کبھی کسی نے آپ کو کروٹ پر سویا ہوا نہین دیکھا جب آپکو نیند غلبہ کرتی تو آپ گھٹنون پر سر رکھکر سو جایا کرتے تھے آپ کا خط بہت نمکین تھا اسلیے آپ نے اپنے ہاتھ سے بہت سی کتابین لکھین اور نوے برس سے کچھ اوپر ہوکر ۵۳۵ھ ہجری مین انتقال کیا۔

منہاج الشریعہ محمد بن محمد بن حسین۔ منہاج الشریعہ لقب تھا اپنے وقت کے امام ائمہ علی الاطلاق تھے۔ صاحب ہدایہ لکھتے ہین کہ مین نے آپ جیسا عزت و کثرت علم و فضل و برکت مین کوئی نہین دیکھا اور ایسے کسی شخص نے آپ سے تلمذ نہین کیا جو وہ اپنے اقران پر

غالب نہین آیا اور یگانۂ زمانہ نہین ہوا مین نے بھی آپ سے ابتداء اور نوجوانی مین پڑھا اور ہمیشہ آپ کے بحر علم سے جلو اٹھاتا اور آپ کے انوار سے اقتباس کرتا رہا یہانتک کہ ۵۳۵ھ مین وفات پائی۔ حاکم نامور زمن تاریخ وفات ہے۔

عمر بن عبد العزیز بن عمر بن مازہ المعروف بصدر الشہید۔ ابو محمد کنیت اور حسام الدین لقب تھا ۴۸۳ھ ہجری مین پیدا ہوے اپنے زمانہ کے ائمہ کبار مین سے فقیہ محدث اصول و فروع مین امام اور منقول و معقول کے بڑے عالم تھے۔ خلاف و مذہب مین آپ کو ید طولی حاصل تھا مناظرہ مین مخالف کے مُسکت کرنے مین یگانۂ زمانہ تھے فقہ وغیرہ علوم اپنے باپ برہان الدین کبیر عبد العزیز سے پڑھے اور اسقدر تحصیل علوم مین کوشش کی کہ خراسان کے علماء و فضلا پر علم و فضل و حسن کلام مین فوقیت لے گئے اور آپکی فضیلت کا موافق و مخالف نے اقرار کیا۔ ماوراء النہر مین یہانتک آپ کا رعب داب ہوا کہ بادشاہ و امراء وغیرہ آپ کی بڑی تعظیم کرتے اور آپ کے اشارات کو بدل و جان قبول کرتے تھے چنانچہ اس عزت و توقیر سے مدت تک آپ تدریس و تصنیف مین مشغول رہے صاحب محیط اور صاحب ہدایہ اور عمر بن محمد عقیلی نے آپ سے فقہ پڑھی۔ صاحب ہدایہ نے اپنی معجم شیوخ مین لکھا ہے کہ مین نے آپ سے علم نظر و فقہ کو پڑھا اور آپ میری بڑی عزت کیا کرتے تھے اور مجھکو اپنے خاص تلامذہ مین رکھا ہوا تھا لیکن افسوس مجھکو آپ سے روایت کی اجازت حاصل کرنے کا اتفاق نہوا اور اب مجھکو بذریعۂ ایک شیخ کے آپ سے روایت حاصل ہے کتاب فتاوی کبری و صغری۔ شرح ادب القضاء خصاف۔ شرح جامع صغیر۔ کتاب واقعات کتاب منتقی وغیرہ آپ کی اشہر تصنیفات سے یادگار ہین۔ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ آپ نے جامع صغیر کی تین شرحین۔ ایک مطول دوم متوسط سوم مختصر تصنیف کین۔ سمرقند مین بعد واقعہ قطوان کے ماہ صفر ۵۳۶ھ ہجری مین ایک کافر کے ہاتھ سے شہادت پائی اور نعش آپ کی بخارا مین لیجا کر دفن کی گئی۔ تاریخ وفات آپ کی علامۂ بلند قدر سے نکلتی ہے۔

عبد المجید بن اسمعیل بن محمد ابو سعد قیسی ہروی۔ آپ اصل مین ہرات کے رہنے والے تھے

ماوراء النہر کے علماء و فضلاء مثل فخر الاسلام بزدوی وغیرہ سے فقہ حاصل کی اور مدت تک بغداد بصرہ۔ ہمدان و بلاد روم میں درس و تدریس میں مشغول رہے اخیر کو بلاد روم کے قاضی مقرر ہوئے۔ فروع و اصول میں کتابیں تصنیف کیں آپ کے دونوں بیٹوں اسمٰعیل و احمد نے آپ سے اخذ کیا اور علم پڑھا۔ ۵۳۴ھ ہجری میں دمشق میں آئے اور مقام قیسار یہ میں ۵۳۶ھ ہجری کو وفات پائی۔ تاج مجلس تاریخ وفات ہے۔

عبد الغافر اپنے زمانہ کے امام فاضل شیخ کامل فقیہ جید محدث ثقہ جامع علوم و فنون ظاہریہ و رسمیہ تھے۔ کتاب مجمع الغرائب فی غریب الحدیث نہایت نفیس بڑی تحقیق و تدقیق کے ساتھ تصنیف کی اور ۵۳۹ھ ہجری میں وفات پائی۔ تاریخ وفات آپکی زیب اوبستان ہے۔ عبد الغافر

عمر بن محمد بن احمد بن اسمٰعیل بن محمد بن لقمان نسفی المعروف بہ مفتی ثقلین۔ نجم الدین لقب اور ابو حفص کنیت تھی شہر نسف میں ۴۶۲ھ ہجری میں پیدا ہوئے امام فاضل اصولی۔ متکلم۔ مفسر۔ محدث۔ فقیہ۔ حافظ۔ متقن۔ لغوی۔ نحوی۔ ادیب عارف مذہب تھے اور بسبب کثرت حفظ اور قبولیت خواص و عوام کے ائمہ مشہورین میں سے ہوئے ہیں۔ فقہ صدر الاسلام ابی الیسر محمد بزدوی شاگرد ابی یعقوب یوسف سیاری تلمیذ ابی اسحٰق حاکم نوقدی شاگرد ہندوانی سے حاصل کی۔ اور آپ سے آپ کے بیٹے ابو اللیث احمد بن عمر المعروف بہ مجد نسفی نے تفقہ کیا اور آپ کی بعض تصانیف صاحب ہدایہ اور ابو بکر احمد بلخی المعروف بہ ظہیر نے آپ سے پڑھیں اور عمر بن محمد عقیلی نے روایت کی چونکہ آپ انس و جن کو جانتے تھے اس لیے لوگ آپ کو مفتی ثقلین کہتے تھے مشائخ بھی آپ کے بہت تھے اس لیے ایک کتاب آپ نے اپنے مشائخ کے اسماء میں جمع کی اور نام اسکا تعداد الشیوخ العمر رکھا کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مکہ معظمہ میں آپ نے جار اللہ زمخشری صاحب کشاف کی زیارت کا ارادہ کیا جب اُنکے مکان پر پہونچے تو آپ نے دروازہ کو کھٹکایا کہ کھولو علامہ زمخشری نے اندر سے پوچھا کہ تم کون ہو آپ نے جواب دیا کہ عمر ہوں زمخشری نے کہا کہ انصرف یعنی پھر جا آپ نے کہا کہ یا سیدی عمر لا ینصرف اُسپر علامہ نے جواب دیا کہ جب عمر نکرہ ہو تو منصرف ہوجاتا ہے۔ آپ نے فقہ و حدیث و تفسیر و

وشروط و نعت وغیرہ این بہت سی تصانیفیں کین یہانتک کہ کہتے ہین کہ تقریباً ایک سو کتاب آپ نے تصنیف کی لیکن اجل و اشہر انمین سے یہ ہین۔ التیسیر فی التفسیر۔ شرح صحیح بخاری المسمی بہ کتاب منجاح فی شرح الاخبار الصحاح اور اسکے اول مین اپنی اسانید کو مصنف تک پچاس طرق کے ساتھ بیان کیا۔ منظومۃ الفقہ رکھتے ہین کہ پہلے پہل آپ نے ہی فقہ مین نظم کی) کتاب المواقیت کتاب طلبۃ الطلبۃ فی شرح الفاظ کتب اصحاب الحنفیہ۔ کتاب الاشعار بالمختار من الاشعار بیس مجلد مین۔ کتاب المشارع وقند فی علماء سمرقند بیس جلد مین۔ تاریخ بخارا منظومہ جامع صغیر آپ نے سمرقند مین ۵۳۷ھ یا بقول بعض ۵۳۸ھ ہجری مین وفات پائی۔ تاریخ وفات آپکی نقیہ والا قدر اور مقبول عصر ہین۔

علامہ زمخشری

محمود بن عمر بن محمد بن عمر زمخشری۔ ابو القاسم کنیت تھی چونکہ مدت تک آپ نے مکہ معظمہ کی مجاورت کی تھی اسلیے آپ جار اللہ اور نیز فخر خوارزم کے لقب سے ملقب ہوے اپنے وقت کے امام بلا مدافع۔ علامہ۔ نحوی۔ لغوی۔ فقیہ جید محدث متقن مفسر کامل فاضل مناظر۔ ادیب۔ متکلم۔ بیانی۔ شاعر۔ ذکی۔ تیز طبع۔ حنفی الفروع معتزلی الاصول تھے شہر زمخشر علاقہ خوارزم مین ۲۷۔ ماہ رجب ۴۶۷ھ ہجری کو پیدا ہوے۔ علم ادب ابی الحسن علی بن مظفر نیشاپوری اور ابی نعیم اصفہانی سے حاصل کیا اور آپ سے زین بقالی محمد بن ابی القاسم وغیرہ لوگون نے اخذ کیا اور آپ کو اصحاب پیدا ہوے۔ کئی دفعہ بغداد مین آئے چونکہ بایام طالب علمی جب آپ بخارا کو جارہے تھے تو رستہ مین آپ سواری سے گر پڑے اور ٹانگ کو سخت ضرب آئی اور ہر چند علاج کیا کچھ فائدہ نہوا اسلیے آپ نے ناچار ہوکر ٹانگ کو کٹوا ڈالا اور بجاے اسکے لکڑی کا پانون بنوایا جب چلتے پھرتے تو اسپر کپڑا ڈال لیتے جس سے دیکھنے والا گمان کرتا کہ آپ لنگڑے ہین۔ آپ نے تفسیر۔ حدیث۔ لغت وغیرہ مین نہایت جید تصانیف کین چنانچہ تفسیر کشاف۔ فائق اللغۃ فی تفسیر الحدیث۔ اساس البلاغۃ فی اللغۃ ربیع الابرار۔ متشابہ اسامی الرواۃ۔ نصائح الکبار۔ نصائح الصغار۔ الرائض فی علم الفرائض المفصل فی النحو۔ انموذج۔ مفرد۔ شرح ابیات سیبویہ۔ شقائق النعمان۔ مقامات زمخشری المستقصی فی الامثال۔ اطواق الذہب۔ شرح مشکلات المفصل۔ الکلم النوابغ۔ القسطاس فی العروض

الاحاجی النحویہ - المنہاج فی الاصول - رسالہ ناصحیہ - مقدمۃ الادب - رؤس المسائل فی الفقہ - نصوص الاخبار - صمیم العربیہ - دیوان التمثیل - امالی - معجم الحدود والمیاہ والاماکن والجبال - ضالۃ الناشد وغیرہ مشہور و معروف ہیں - ملا علی قاری نے لکھا ہی کہ بسبب معتزلی الاعتقاد ہونے کے آپ نے تفسیر میں بعض مقام پر تاویل میں سوء تعبیری و تغیر کو کام فرمایا ہی جو اکثر لوگوں پر خفیہ ہی اسلیے ہمارے بعض فقہانے آپکی تفسیر کا مطالعہ کرنا حرام لکھا ہی - وفات آپکی عرفہ کی رات ۵۳۸ھ کو شہر جرجانیہ خوارزم میں واقع ہوئی - ہادی ادبستان تاریخ وفات ہی -

علی بن عراق بن محمد بن علی عمرانی خوارزمی - ابو الحسن کنیت تھی اپنے زمانہ کے فقیہ فاضل مفسر کامل شیخ حنفیہ مرجع انام تھے آپ کی تصنیفات سے تفسیر خوارزمی یادگار ہی ۵۳۹ھ میں وفات پائی - طوطی شہر تاریخ وفات ہی -

عبد الرشید بن ابی حنیفہ بن عبد الرزاق ولوالجی - ابو الفتح کنیت تھی ۴۶۸ھ ہجری کو شہر ولوالج میں جو بدخشان کے ملک میں واقع ہی پیدا ہوے اپنے زمانہ کے امام فاضل فقیہ و نظار کامل تھے بلخ میں جاکر فقہ ابی بکر قزار محمد بن علی اور علی بن حسن برہان بلخی سے پڑھی اور ولوالج میں بعد ۵۴۰ھ کے فوت ہوے - فتاوی ولوالجیہ آپکی تصنیفات سے یادگار ہی - تاج کونین تاریخ وفات ہی -

محمد بن یوسف بن احمد قنطری - ابو الفتح کنیت تھی عالم فاضل فقیہ بے بدل تھے ابی الفضل عبد الرحمن کرمانی سے تفقہ کیا اور کمالیت و فضیلت کے رتبہ کو پہونچے کچھ اوپر ۵۴۰ھ ہجری میں ملک حجاز کو تشریف لیگئے اور وہان پر وفات پائی - قنطری منسوب طرف راس قنطرہ کے ہی جو نیشاپور میں ایک محلہ کا نام ہی -

احمد بن محمد ابی الیسر صدر الاسلام بن محمد بن حسین بن عبد الکریم بن موسی بن عیسی بزدوی صدر الائمہ لقب تھا اور ابو المعالی کی کنیت سے پکارے جاتے تھے - ابو سعید کا قول ہی کہ آپ اپنے زمانہ کے امام فاضل و مفتی مناظر نیک سیرت - پسندیدہ اخلاق خاندان حدیث و علم میں سے تھے - فقہ اپنے والد محمد ابی الیسر صدر الاسلام سے حاصل کی مدت تک بخارا کی قضا کے متولی رہے - حج سے واپس ہوکر جب شہر سرخس میں پہونچے تو وہان ۵۴۲ھ ہجری میں آپنے انتقال کیا لیکن یہان سے آپکا جنازہ بخارا میں لیجاکر دفن کیا گیا - طرفہ محقق تاریخ وفات ہی - بزدوی قلعہ بزدہ کیطرف منسوب ہی جو چھ فرسنگ کے فاصلہ پر شہر نسف سے واقع ہی -

طاہر بن احمد بخاری

طاہر بن احمد بن عبد الرشید بن الحسین بخاری - افتخار الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے امام عدیم النظیر فرید الدہر علامہ اور مجتہدین فی المسائل میں سے ماوراء النہر کے شیخ حنفیہ تھے مولی ابن کمال پاشا نے آپکو طبقہ مجتہدین فی المسائل میں سے شمار کیا ہے - علم اپنے باپ احمد بن عبد الرشید اور ماموں ظہیر الدین حسن بن علی مرغینانی اور نیز حماد بن ابراہیم صفار اور قاضیخان حسن بن منصور سے پڑھا اور اخذ کیا تصانیف بھی مقبولہ اور معتبرہ کیں منجملہ اُنکے کتاب خلاصۃ الفتاوی اور کتاب خزانۃ الواقعات اور کتاب نصاب معروف و مشہور ہیں ۵۴۲ھ ہجری میں فوت ہوئے "نمر عالمیان" تاریخ وفات ہے -

حسن بن علی مرغینانی

حسن بن علی بن عبد العزیز مرغینانی - ابو المحاسن کنیت اور ظہیر الدین کبیر لقب تھا شہر مرغینان کے جو کہ ماوراء النہر میں شہر فرغانہ کے مضافات میں سے ہے رہنے والے تھے اپنے وقت کے فقیہ فاضل محدث کامل تھے علم کو تصنیف اور املاء سے شائع کیا چنانچہ کتاب الاقضیہ والشروط والفتاوی والفوائد آپکی تصنیفات میں سے ہیں - فقہ برہان الدین کبیر عبد العزیز بن عمر بن مازہ اور شمس الائمہ محمود اوزجندی اور زکی الدین خطیب مسعود بن حسن کشانی تلامذہ شمس الائمہ سرخسی سے حاصل کی اور آپ سے آپکے بھانجے افتخار الدین طاہر صاحب خلاصۃ الفتاوی اور ظہیر الدین محمد بن احمد صاحب فتاوی ظہیریہ اور فخر الدین حسن بن منصور اوزجندی وغیرہ نے تفقہ کیا اور ۵۴۲ھ ہجری میں وفات پائی - تاریخ وفات آپکی "فقیہ مقبول دہر" سے نکلتی ہے -

عبد الرحمن کرمانی

عبد الرحمن بن محمد بن امیرویہ بن محمد کرمانی - کرمان میں ماہ شوال ۴۵۷ھ ہجری میں پیدا ہوئے ابو الفضل کنیت اور رکن الاسلام و رکن الدین لقب تھا - مرو میں آکر فخر القضاۃ محمد بن حسین ارسابندی تلمیذ منصور شاگرد مستغفری تلمیذ ہیر نمیر علی نسفی شاگرد ابی بکر بن فضل تلمیذ سبذمونی سے تفقہ کیا اور دن بدن علوم میں ترقی کرتے گئے یہانتک کہ اپنے زمانہ کے شیخ کبیر امام بے نظیر ہوئے اور خراسان میں مذہب کی ریاست آپ پر منتہی ہوئی اور تصنیف و تذکیر میں مشہور زمانہ اور یگانۂ آفاق ہوئے - عبد الغفور بن لقمان کردری اور ابو الفتح محمد بن یوسف سمرقندی اور بدر الدین عمر بن عبد الکریم ورسکی بخاری وغیرہم نے آپ سے تفقہ کیا اور آپ کے اصحاب زمانہ میں پھیل گئے - فقہ میں تجرید نام کتاب تصنیف فرمائی

پھر اسکی شرح ایضاح نام مین جلدون مین لکھی - آپکی اس کتاب کی آپکے شاگرد عبد الغفور نے بھی تین جلدون مین شرح لکھی جسکا نام اُسنے المفید والمزید فی شرح التجرید رکھا - علاوہ ان دو کتابون کے شرح جامع کبیر اور فتاوی واشارات وغیرہ تصنیف فرمائین اور مرو مین ماہ ذیقعدہ ۵۴۳ھ مین وفات پائی اکابر پیشوا تاریخ وفات ہے -

محمد بن محمد بن محمد الملقب بہ رضی الدین سرخسی - اپنے وقت کے امام کبیر فاضل بے نظیر جامع علوم عقلیہ ونقلیہ تھے علم صدر الشہید حسام الدین عمر تلمیذ اپنے والد ماجد برہان الدین کبیر عبد العزیز شاگرد حلوائی سے حاصل کیا اور کتاب محیط تصنیف کی - ابن عدیم کہتے ہین کہ آپ حلب مین تشریف لائے اور بعد محمود غزنوی کے مدرسہ نوریہ وحلاویہ کے مدرس مقرر ہوے چونکہ آپکی زبان مین لکنت تھی اسلیئے فقہاء نے آپ پر تعصب کیا اور آپکو سستی کیطرف منسوب کرکے فقہ مین کم استعداد بتایا اور یہ ظاہر کیا کہ کتاب محیط آپکی تصنیف نہین بلکہ آپکے استاد کی تصنیفات سے ہے اور آپ نے اپنا نام کردیا ہے چنانچہ آپ سے بہت تعصب شیخ افتخار الدین ابو ہاشم عبد المطلب بن الفضل بلخی کرتے تھے یہانتک کہ انھون نے نور الدین محمود بن زنگی کیطرف رقعے لکھے اور انمین آپکی بہت غلطیان پکڑین چنانچہ لکھا کہ آپ بجائے جبائر کے جنائز بولتے ہین پس نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ آپ معزول ہوکر دمشق مین چلے آئے جہان ۵۴۴ھ ہجری مین فوت ہوے تاریخ وفات آپکی یکتاے زمانہ ہے - کہتے ہین کہ آپنے اپنے مرض الموت مین چھ سو دینار نکالکر وصیت کی کہ میرے بعد انکو فقہاء پر تقسیم کردینا چاہیئے - کتاب محیط جو آپ نے تصنیف کی ہے وہ اصل مین چار کتابین ہین ایک محیط کبیر جو چالیس مجلد ہے دوسری دس مجلد تیسری چار مجلد چوتھی دو مجلد ہے - بعض علماء کہتے ہین کہ پہلی محیط کبیر آپکی تصنیف نہین بلکہ اسکو حسام الدین صدر الشہید کے بھائی کے بیٹے محمود بن صدر السعید تاج الدین احمد بن برہان الدین صدر الکبیر عبد العزیز بن عمر بن مازہ نے تصنیف کیا ہے اور اپنے دادا کی طرف منسوب کرکے محیط برہانی کے نام سے مشہور کیا ہے باقی تین محیط آپکی تصنیفات سے ہین اور انکو محیط رضوی کہتے ہین -

محمد بن عبد الرحمن بخاری المعروف بعلاء زاہد - ابو عبد اللہ کنیت اور علاء الدین لقب تھا - فقیہ فاضل مفتی عالم اصولی - متکلم اور صاحب ہدایہ کے مشائخ مین سے تھے

علم جمال ابی نصر احمد بن عبد الرحمن ریغدمونی تلمیذ قاضی ابی زید دبوسی سے پڑھا اور آپ سے شرف الدین عمر بن محمد عقیلی نے فقہ پڑھی ایک نہایت کلان تفسیر قرآن شریف کی کچھ اوپر ایک ہزار جلد مین تصنیف کی اور ۱۲ تاریخ ماہ جمادی الاخری ۵۴۶ھ ہجری مین رات کے وقت وفات پائی - تاریخ وفات آپکی لفظ ہادی کشور سے نکلتی ہے -

علی بن حسن بلخی

علی بن حسن بن محمد بن ابی جعفر بلخی - ابو الحسن کنیت اور برہان بلخی کے نام سے مشہور تھے شہر سکندریہ مین جو نواحی طخارستان علاقہ بلخ مین واقع ہے پیدا ہوے - امام جلیل القدر کثیر العلم مشہور زمان ممدوح دوران تھے بخارا مین برہان الدین کبیر عبد العزیز بن عمر بن مازہ سے تفقہ کیا یہانتک کہ فقہ اور اصول فقہ مین فائق ہوے اور علم کو بلاد اسلام مین پھیلایا اور دمشق مین آکر درس وتدریس کا کام دیا - آپ سے عبد الرشید ولوالجی و محمد بن یوسف بن علی عقیلی اور بدر ابن یوسف وغیرہم نے تفقہ کیا - کہتے ہین کہ جب آپکو امور دنیہ مین کوئی مہم آن پڑتی تو آپ نماز سے استمداد کرتے اور غسل کیا کرتے تھے ایکدن صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ آیت منہم الی آخرہ پڑھتے پڑھتے بسبب گریہ وزاری کے بیہوش ہوگئے جب گریہ تھم گیا تو پھر آپ نے نماز کو ازسر نو پڑھا اور غسل کرکے گھر مین داخل ہوے اور پھر گھر سے باہر نہ نکلے یہانتک کہ ماہ شعبان ۵۴۸ھ ہجری مین فوت ہوے - تاج انجمن تاریخ وفات ہے -

احمد بن عمر نسفی

احمد بن عمر بن احمد بن اسمعیل نسفی - کنیت ابو اللیث اور مجد النسفی کے لقب سے مشہور اور شہر نسف کے جو ماوراء النہر مین واقع ہے رہنے والے تھے - فقیہ فاضل اور واعظ کامل تھے فقہ اپنے والد ماجد سے پڑھی آپ کے باپ نے سمرقند کے محدثین کے پاس لیجاکر آپ کو حدیث سماعت کرائی اگرچہ آپ نے حدیث کو بکثرت سنا مگر اپنے والد جیسے محدث نہوئے - سمعانی شافعی نے کہا ہے کہ احمد بن عمر ۵۴۷ھ ہجری مین بتقریب سفر حجاز مرو مین آئے اور ۵۴۹ھ کو مین نے اُنسے سمرقند مین ملاقات کی اُنھون نے گدھے پر اپنی کتابین لادی تھین مگر مجکو اس بات کا اتفاق نہوا کہ اُن سے کوئی حدیث سماعت کرتا ۵۵۰ھ ہجری کو بارادۂ حج بخارا مین تشریف لائے پھر بغداد مین دو مہینے تک ٹھہرے بعدہ بصنہ کو روانہ ہوے جب موضع قوص کے پاس پہونچے تو راہزنون نے قافلہ پر حملہ کرکے پیر کے روز ۲۷ - جمادی الاولی ۵۵۲ھ ہجری مین قصبۂ کوف مین جو بسطام

انکے پاس واقع ہر آپکو شہید کیا۔

عثمان بن علی بن محمد بن محمد بن علی بیکندی بخاری۔ ۴۴۵ھ ہجری مین پیدا ہوے ابوعمرو کنیت تھی۔ اپنے زمانہ کے امام فاضل۔ فقیہ محدث۔ زاہد متورع۔ عفیف قانع۔ متواضع کثیر العبادۃ تھے۔ فقہ امام ابی بکر محمد بن ابی سہل سرخسی سے حاصل کی اور حدیث کو ابا محمد بخاری المعروف بہ بکر خواہرزادہ سے سماعت کیا آپ صاحب ہدایہ کے مشائخ مین سے ہین اور آخر تک اُن لوگون سے باقی رہے ہین جنھون نے امام ابی بکر محمد بن ابی سہل سرخسی سے تفقہ کیا تھا ۵۵۲ھ مین فوت ہوے۔ محدث تاریخ وفات ہر بیکندی بیکند کیطرف منسوب ہر جو ماوراء النہر کے شہرون مین سے ایک شہر بخارا سے ایک منزل کے فاصلہ پر واقع ہر یہ شہر نہایت خوبصورت تھا مگر اب خراب پڑا ہر سمعانی نے لکھا ہر کہ مین نے سُنا ہر کہ جب یہ شہر آباد تھا تو اُسمین مین ہزار مکان تو صرف قاریون کے تھے جنکے آثار خود مین نے دیکھے ہین۔

محمد بن مسعود بن حسین بن حسن بن محمد بن ابراہیم کشانی۔ ابوالفتح کنیت تھی فاضل عصر فقیہ تبحر تھے ۴۹۱ھ ہجری مین شہر کشان علاقہ سمرقند مین پیدا ہوے آپ نے اپنے باپ مسعود صاحب مختصر مسعودی اور ابا القاسم علی بن احمد بن اسمٰعیل کلاباذی وغیرہ سے اخذ کیا اور حدیث کو سنا بخارا کی قضاء آپ کے سپرد کی گئی لیکن آپ کی سیرت قضاء کی حالت مین اچھی نرہی وفات آپ کی اتفاقیہ شب چہارم ماہ رمضان المبارک ۵۵۲ھ ہجری مین بعد اداے نماز تراویح کے واقع ہوئی۔

صاعد بن محمد بن عبدالرحمٰن بخاری اصفہانی۔ آپ کی کنیت بھی ابوالعلا رکھی اور ابن الرہمندی کے نام سے معروف تھے اپنے زمانہ کے امام فاضل اور محدث وفقیہ کامل تھے یہانتک کہ اپنے ہمعصرون پر فضیلت وعلمیت ودیانت مین سبقت لے گئے۔ ۴۸۸ھ مین پیدا ہوے علم علی بن عبداللہ خطیبی سے پڑھا اور حدیث کو سُنا اور خطیبی اپنے اُستاد کے ساتھ واسطے زیارت مکہ معظمہ کے نکلے آپ کے ہمراہ آپ کا بیٹا اور عورت بھی تھی عورت تو بصرہ مین فوت ہوگئی اور آپکو عربون نے جنگل مین گرفتار کر لیا چنانچہ سات مہینے تک انکی قید مین رہے بعد ازان نظام الملک وشرف الملک کو آپکے قید ہونے کی خبر پہونچی اُنھون نے سات سو دینار عربونکو دیکر آپکو رہا کرا دیا

پھر خطیبی تو ۴۶ھ مین حجفہ مین فوت ہو گئے اور آپ ہمراہی اپنے بیٹے کے مکہ معظمہ کو گئے اور حج کر کے بغداد مین آئے جب قاضی اسمعیل بن علی بن عبد اللہ خطیبی کو سلطان نے قید کر دیا تو آپ بجائے اُنکے اصفہان کے قاضی مقرر ہوئے اور عید فطر کے روز ۵۵۲ھ ہجری مین فوت ہوئے عالم عالی فکر تاریخ وفات ہے۔

احمد بن علی بن عبد العزیز بلخی - ابو بکر کنیت اور ظہیر بلخی کے لقب سے مشہور تھے۔ فروع و اصول مین امام فاضل اور معقول و منقول مین عالم کامل تھے - علم نجم الدین عمر نسفی تلمیذ صدر الاسلام ابی الیسر محمد بزدوی سے حاصل کیا اور نیز بہاء الدین مرغینانی و محمد بن احمد اسیجابی سے فقہ پڑھی اور مراغہ مین تدریس کو جاری کیا اور جامع صغیر امام محمدؒ کی شرح تصنیف کی - محمود بن زنگی کے عہد مین حلب مین تشریف لائے پھر دمشق کو گئے آخر کو حلب مین ۵۵۳ھ ہجری مین وفات پائی - آرایش بلدہ تاریخ وفات ہے۔

عبد الرحمن بن محمد بن عبد اللہ نیشاپوری خرقی - ۴۶۹ھ ہجری مین پیدا ہوئے اپنے زمانے کے فقیہ فاضل واعظ خوش خلق تھے مدت تک بخارا مین رہے - جمال الدین ابی نصر احمد بن عبد الرحمن ریغدمونی تلمیذ ابی زید دبوسی سے پڑھا اور ۵۵۳ھ ہجری مین وفات پائی۔ خرقی بفتح خاء شہر خرق کیطرف منسوب ہے جو مرو سے تین فرسنگ کے فاصلہ پر واقع ہے اور خرقی بکسر خاء گودڑی فروش کو کہتے ہین سو یہ تحقیق معلوم نہین کہ ان دو نسبتون مین سے آپ کس نسبت کیطرف منسوب ہین۔

ہبتہ اللہ بن محمد بن ہبتہ اللہ بن احمد بن یحییٰ عقیلی - بڑے عالم فاضل فقیہ کامل اور کمال الدین عمر بن احمد صاحب تاریخ حلب کے دادا تھے حلب کی قضاء مدت تک آپ کے سپرد رہی اور ۵۵۴ھ مین وفات پائی - شمع انجمن تاریخ وفات ہے۔

محمد بن ابی بکر سنجی صابونی بزدوی - ابو طاہر کنیت تھی اور ابراہیم صفار کے اصحاب مین سے اپنے زمانہ کے امام عالم زاہد تھے ابا نصر احمد بن عبد الرحمن اور قاضی ابا الیسر بزدوی سے سنا اور تفقہ کیا اور آپ سے بخارا مین سمعانی شافعی نے لکھا - وفات آپ کی ۵۵۵ھ ہجری مین واقع ہوئی - قدوۂ گیتی تاریخ وفات ہے۔

محمد بن نصر مدینی

محمد بن نصر بن منصور بن علی بن محمد بن محمد بن فضل عامری مدینی۔ ابو المعالی کنیت تھی امام زاہد۔ فقیہ کامل اور سمرقند کے خطیب تھے ۴۸۰ھ ہجری میں پیدا ہوئے تفقہ صدر الاسلام محمد بن محمد بزدوی اور فخر الاسلام علی بن محمد بن بزدوی سے حاصل کی اور بڑی عمر پائی یہانتک کہ آپ کے اقران سب فوت ہو گئے تھے۔ سمعانی شافعی نے کہا ہے کہ میں نے آپ سے ابی العباس مستغفری کی دلائل النبوۃ کو سُنا۔ سمرقند میں ۵۵۸ھ ہجری میں فوت ہوئے فقیہ عمر تاریخ وفات ہے۔

محمد بن یوسف سمرقندی

محمد بن یوسف حسینی سمرقندی۔ ناصر الدین لقب اور ابو القاسم کنیت تھی اپنے زمانہ کے امام عظیم القدر کبیر المحل عالم تفسیر و حدیث و فقہ اور واعظ و مجتہد علم ادب اور ائمہ کبار اور علماے نامدار کے بڑے ثنا خوان تھے نہایت مفید اور کثیر المنافع تصنیفات کیں جنمیں سے کتاب نافع فقہ میں اور ملتقط فتاوی میں اور خلاصۃ المفتی اور کتاب الاخصاف و مصابیح السبل وغیرہ ذلک مشہور و معروف ہیں۔ وفات آپکی ۵۵۶ھ ہجری میں ہوئی بعضوں نے کہا ہے کہ آپ کو سمرقند کی غسان قوم میں سے ایک قبیلہ نے شہید کیا۔ عارف مسائل دین تاریخ وفات ہے۔

حسن بن بزدوی

حسن بن فخر الاسلام علی بن محمد بزدوی ۴۶۵ھ ہجری کو سمرقند میں پیدا ہوئے ابو ثابت کنیت تھی جب آپکا باپ فوت ہو گیا تو آپ کو آپکا چچا صدر الاسلام ابو الیسر محمد بن محمد بخارا کو لیگیا اور وہاں آپکو پرورش کیا اور پڑھایا لکھایا۔ جب آپکا چچیرا بھائی ابو المعالی قاضی احمد صدر فوت ہوا تو آپ بخارا کے قاضی مقرر ہوئے اور مدت تک قضا پر قائم رہے پھر شہر بزد کو واپس آئے اور اخیر عمر تک یہیں رہکر ۵۵۷ھ ہجری میں وفات پائی۔

علی بن مسعود کشانی

علی بن مودود بن حسین بن حسن بن محمد بن ابراہیم کشانی۔ شہر کشانیہ میں جو خمستان نواحی سمرقند میں واقع ہے ۴۸۰ھ ہجری میں پیدا ہوئے اپنے وقت کے امام فاضل۔ فقیہ مناظر۔ محدث کثیر المحفوظ تھے تفقہ اپنے چچا مسعود بن حسین صاحب مختصر مسعودی مقیم بخارا اور عبد العزیز بن عمر بن مازہ سے حاصل کی پھر مرو میں گئے اور وہاں قاضی محمد بن حسین ارسابندی تلمیذ علی مروزی شاگرد دبوسی سے تفقہ کیا اور حدیث کو اپنے چچا مسعود اور ابا بکر محمد بن عبد اللہ

شہر حلکتی وغیرہم سے سنا۔ آپ وعظ بہت عمدہ کیا کرتے اور حق بات کے کہنے سے ہرگز نہ ٹلتے تھے مدت تک مرو میں مدرسۂ خاقانیہ کے مدرس رہے پھر بخارا و سمرقند میں سکونت رکھتے رہے ابوالحسن کنیت تھی ۵۵۶ھ ہجری میں وفات پائی تاریخ وفات آپکی زینت ملک ہے سمعانی شافعی نے لکھا ہے کہ میں نے مرو میں آپ سے کچھ لکھا اور میری آپ سے بڑی دوستی تھی۔

عبدالغفور کردری

عبدالغفور بن لقمان بن محمد کردری۔ شہر کردر کے جو خوارزم میں واقع ہے رہنے والے تھے ابوالمفاخر کنیت اور شرف القضاۃ و تاج الدین و شمس الائمہ لقب رکھتے تھے بڑے زاہد عابد اور اپنے زمانہ کے امام حنفیہ تھے۔ فقہ ابی الفضل عبدالرحمن بن محمد کرمانی سے حاصل کی اور حلب میں عہد سلطان نورالدین محمود میں مدت تک قاضی رہے اور وہیں ۵۶۲ھ ہجری کو وفات پائی تصانیف حسب ذیل ہیں۔ کتاب اصول فقہ۔ کتاب مفید و مزید۔ شرح تجرید۔ شرح جامع صغیر شرح جامع کبیر۔ شرح زیادات۔ کتاب حیرۃ الفقہا۔ (اس کتاب میں ایسے مسائل جمع کیے ہیں جنکے حل سے علما حیران ہو جاتے ہیں) اور ایک کتاب ان الفاظ کے بیان میں تصنیف فرمائی کہ جنکے زبان پر لانے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ تاریخ وفات آپکی تاج محفل ہے۔

محمد بن عمر بخاری

محمد بن عمر حسام الدین صدر الشہید بن برہان الدین کبیر عبدالعزیز بن عمر بن مازہ بخاری بخارا کے اکابر و اعیان محدثین و فقہا میں سے تھے اور آپ کو سلاطین و ملوک کے نزدیک قبولیت تامہ حاصل تھی ماہ شوال ۵۵۲ھ ہجری میں حج کر کے بغداد میں تشریف لائے جہاں حدیث اپنے باپ صدر الشہید سے روایت کی اور ۵۶۶ھ ہجری میں وفات پائی بدرِ عصر تاریخ وفات ہے۔

جعفر بن عبداللہ دامغانی

جعفر بن عبداللہ بن ابی جعفر بن قاضی القضاۃ ابی عبداللہ دامغانی ۴۹۶ھ ہجری میں شہر دامغان واقع ملک خراسان میں پیدا ہوئے ابو منصور کنیت تھی اپنے زمانہ کے شیخ فاضل فقیہ و محدث کامل پسندیدہ اخلاق لطیف الکلام نیک سیرت و صدوق قضا و عدالت اور علم و درع میں مشہور آفاق تھے ۵۶۶ھ ہجری میں وفات پائی۔ شمع محفل تاریخ وفات ہے۔

محمد سجستانی

محمد بن محمود سجستانی۔ فخرالدین لقب تھا اپنے وقت کے امام فاضل عالم کامل۔ جامع فروع و اصول اور مفتی سجستان تھے۔ ۵۰۰ھ ہجری کے بعد محمد بن ابی المفاخر عبدالرشید کرمانی کے

معاصرین مین سے ہو کر فوت ہوئے۔

امام زادہ جوجی

محمد بن ابی بکر المعروف بہ امام زادۂ جوغی۔ امام فاضل۔ ادیب کامل۔ صاحب البیان فصیح اللسان واسع التقریر کامل التحریر۔ واعظ۔ صوفی۔ مفتی بخارا تھے۔ رکن الاسلام لقب تھا فقہ مجد الائمہ محمد بن عبد اللہ سرخکتی اور شمس الائمہ بکر بن محمد زرنجری سے پڑھی اور علم خلاف کا رضی الدین نیشاپوری سے حاصل کیا اور تصوف کو خواجہ یوسف ہمدانی سے اخذ کیا اور آپ سے برہان الاسلام ازنوجی صاحب تعلیم المتعلم اور عبید اللہ بن ابراہیم محبوبی اور محمد بن عبد الستار کردری نے فقہ پڑھی۔ بخارا مین سمعانی شافعی نے آپ سے روایت کو لکھا۔ آپکی تصانیف سے فقہ مین کتاب شرعۃ الاسلام اور تصوف مین کتاب آداب التصوفیہ مشہور و معروف ہین لیکن شرعۃ الاسلام مین اکثر احادیث مختلفہ اور اخبار واہیہ منکرہ داخل ہین۔ صاحب جواہر مضیہ نے کہا ہے کہ مین نے آپکی کتاب کثیر الفوائد مسمی بہ شرعۃ الاسلام دیکھی یہانتک کہ وہ حضرت خضر کیطرف منسوب ہے بعض نے کہا ہے کہ وہ کعبہ شریف کی سطح مین پائی گئی تھی۔ جوغی منسوب ہے طرف جوغ کے جو سمرقند کے شہر دین سے ایک شہر کا نام ہے۔ وفات آپکی ۵۷۳ھ ہجری مین ہوئی۔

بقالی

محمد بن ابی القاسم خوارزمی نحوی المعروف بہ بقالی۔ امام فاضل فقیہ مناظر۔ محدث کامل ادیب شاعر منشی۔ ماہر معانی و بیان۔ عربی زبان کی حجت تھے۔ زین المشائخ لقب تھا اور بڑے حسن الاعتقاد۔ کریم النفس جم الفوائد تھے۔ علوم علامہ جار اللہ زمخشری سے پڑھے اور حدیث کو انسے اور دیگر محدثین سے سنا اور بعد وفات جار اللہ کے انکے جانشین ہوئے اور کچھ اوپر نوے سال کی عمر مین شہر جرجانیہ مین ۵۶۲ھ ہجری کو وفات پائی۔ چونکہ آپ آٹا دانہ وغیرہ کی تجارت کرتے تھے اسلیے بقالی کے عمل سے نامزد ہوئے۔ تصانیف آپکی یہ ہین۔ فتاویٰ۔ جمع التفاریق۔ کتاب التفسیر۔ کتاب التراجم بلسان الاعاجم۔ شرح اسماء الحسنی۔ مفتاح التنزیل۔ کتاب الترغیب فی العلم۔ کتاب اذکار الصلوٰۃ۔ کتاب آفات الکذب۔ کتاب الہدایۃ فی المعانی والبیان۔ التنبیہ علی اعجاز القرآن۔ تقویم اللسان فی النحو۔ الاعجاب فی الاعراب وغیر ذالک۔ رہنمائے راہ دین تاریخ وفات ہے۔

ناصر الدین غزنوی

ثمالی بن ابراہیم بن اسمعیل غزنوی۔ کنیت ابو علی اور ناصر الدین لقب تھا۔ جواہر المضیہ مین آپکو غالب نام سے ذکر کیا گیا ہے آپ فنون تفسیر اور فقہ و جدل و اصول مین ید طولی رکھتے تھے

انچہ ایک تفسیر قرآن شریف کی تفسیر التفسیر نام تصنیف کی اور فقہ مین مشارع نام ایک کتاب صنیف فرماکر خود ہی اُسکی شرح منابع نام لکھی اور ۵۸۲ھ ہجری مین وفات پائی۔ عشیر نیزدان ریخ وفات ہے۔

احمد بن محمد بن عمر عتابی۔ ابو نصر کنیت اور زاہد الدین لقب تھا بخارا کے محلہ عتابی مین رہتے ھے دینی علوم مین علماے زاہدین مین سے بڑے متبحر اور فاضل اجل تھے اطراف و اکناف سے کثر سے طلباء آپکی خدمت مین حاضر ہوتے اور استفادہ کرتے تھے۔ آپ نے زیادات کی شرح نہایت مدہ تصنیف کی اور یہانتک اسمین تحقیق و تدقیق کو کام فرمایا کہ علماء نے اُسکے بےنظیر ہونے کا رار کیا۔ علاوہ اسکے جامع صغیر و جامع کبیر کی شرحین لکھین اور جوامع الفقہ معروف بفتاوے عتابیہ تصنیف کیا اور قرآن شریف کی تفسیر تصنیف کی۔ ۵۸۶ھ ہجری یا بقول بعض ۵۸۲ھ ہجری مین فات پائی۔ علامہ مرجع الانام امداج آفاق تاریخ وفات ہے۔

عماد الدین بن شمس الائمہ بکر بن محمد بن علی زرنجری۔ اپنے باپ کیطرح آپ بھی شمس الائمہ قب رکھتے تھے بڑے عالم فاضل اپنے وقت کے نعمان ثانی تھے علوم اپنے والد بکر زرنجری شاگرد ملوانی سے پڑھے اور انھین سے سب سے آخر روایت کی اور آپ سے جمال الدین عبید اللہ بن براہیم محبوبی اور شمس الائمہ بکر بن عبد الستار کردری نے تفقہ کیا۔ نوسے برس کے ہوکر ۵۸۴ھ مین فوت ہوے۔

ابو بکر بن مسعود بن احمد کاسانی۔ علاء الدین اور ملک العلماء کے لقب سے ملقب تھے علم علاء الدین محمد سمرقندی مصنف تحفۃ الفقہاء اور ابی المعین میمون مکحول اور مجد الائمہ سرخکی سے خذ کیا۔ کتاب بدائع فی شرح تحفۃ الفقہاء اور کتاب السلطان المبین فی اصول الدین بہت عمدہ صنیف فرمائین اور آپ سے آپ کے بیٹے محمود بن ابو بکر اور احمد بن محمود مصنف مقدمہ غزنویہ نے تفقہ کیا کہتے ہین کہ جب آپ نے محمد بن احمد سمرقندی کی ملازمت کی اور اُنکی معظم تصانیف تحفۃ الفقہاء کو پڑھا اور اُسکی شرح بدائع نام سے تصنیف کی تو محمد سمرقندی نے نہایت خوش ہوکر اپنی بیٹی فاطمہ سے (جو نہایت شکیلہ و عقیلہ اور کتاب تحفۃ الفقہاء کی حافظہ تھین اور روم کے بادشاہ اُسکے خواستگار تھے) اُنکی شادی کردی اور مہر کے عوض شرح مذکور کو گردانا۔ آپ اکثر

فتووں مین خطا کر جاتے تھے جب آپکی بیوی آپ کو وجہ خطا کی بتا دیتی تو آپ اُسکے قول کیطرف رجوع کر لیتے تھے۔ آپکے نکاح سے پہلے محمد سمرقندی اور اُنکی بیٹی فاطمہ کے دستخط سے فتاوی جاری ہوتے تھے جب آپکا نکاح فاطمہ سے ہو گیا تو تینوں کے دستخط ہونے لگے۔ جب آپ دمشق مین پہونچے تو وہان کے فقہاء آپ سے مناظرہ کے لیے آئے آپ نے فرمایا کہ مین اُس مسئلہ مین گفتگو نہین کرونگا جسکی طرف کوئی ایک بھی امام ابو حنیفہ کے اصحاب مین سے گیا ہو گا پس اُنھون نے بہت سے مسائل آپ پر ظاہر کیے آپ نے ایک ایک مسئلہ کو ثابت کر دیا کہ اُسکی طرف امام اعظم کا فلان فلان اصحاب گیا ہی پس اُسی پر مناظرہ ختم ہوا۔ ابن عدیم کہتا ہی کہ مین نے ضیاء الدین حنفی سے سنا ہی کہ وہ کہتے ہین کہ جب کاسانی کی موت کا وقت قریب آیا تو مین ۱۰۔ ماہ رجب ۵۸۷ھ ہجری کو اُنکے پاس گیا اُسوقت وہ سورۂ ابراہیم پڑھ رہے تھے جب آیہ کریمہ یثبت اللّٰہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت پر پہونچے تو دم ہوا ہو گیا اور حلب کے قبرستان ظاہریہ مین بمقام ابراہیم خلیل اللہ مین اپنی بیوی فاطمہ کے پاس مدفون ہوے جب آپکی بیوی فوت ہوئی تھین تو آپکا دستور تھا کہ ہر جمعرات کو اُنکی قبر کی زیارت کرتے اب حلب مین ان دونون کی قبرین زیارتگاہ اور مستجاب الدعوات ہین اور لوگون مین خاوند بیوی کے قبر کے نام سے مشہور ہین۔ تاریخ وفات آپکی آفتاب زمانہ ہی۔ کاسانی طرف شہر کاسان کے منسوب ہی جو نواح شاش مین واقع ہی۔ بعضون نے کہا ہی کہ وہ ترکستان مین دریاے سیحون کے خلف مین ہی پہلے بڑا آباد تھا اب ترکستانیون کے متواتر حملون سے ویران ہو گیا ہی۔

احمد بن محمود بن ابی بکر صابونی۔ بڑے عالم فاضل اور فقیہ کامل تھے۔ نور الدین لقب تھا اور صابون بنایا کرتے تھے۔ اصول دین مین کتاب بدایہ و کفایہ تصنیف کین۔ علم کلام مین بھی آپنے ایک کتاب ہدایہ نام لکھی پھر اُسکو مختصر کرکے بدایہ نام رکھا۔ آپ سے شمس الائمہ محمد کردری نے فقہ پڑھی آپ کا شیخ رشید الدین سے مسئلہ المعدوم لیس بمرئی مین بڑا مناظرہ ہوا جسکو مفید سمجھکر حافظ الدین نسفی نے اپنی کتاب اعتماد مین مفصل لکھا ہی۔ بخارا مین ۶۔ تاریخ ماہ صفر ۵۸۰ھ ہجری کو فوت ہوے اور مقبرۂ قضاۃ السبعہ مین دفن کیے گئے۔

عبد الکریم بن یوسف بن محمد بن عباس دیناری۔ قصبۂ دینار مین جو ملک عراق عجم مین شہر اسد آباد کے پاس واقع ہی رہا کرتے تھے۔ ابو نصر کنیت اور علاء الدین لقب تھا بڑے فقیہ علوی

فروع و اصول تھے سنہ ۵۰۹ ہجری مین پیدا ہوے اور سنہ ۵۹۰ ہجری مین وفات پائی اور ایک فتاوی دیناری نام تصنیف فرمایا - ابن النجار سے روایت ہے کہ ہمنے آپکا زمانہ پایا ہے مگر ملاقات کرنیکا اتفاق نہوا اور ہمارے اصحاب نے آپ سے سماع کیا ہے - ماہ عالمتاب تاریخ وفات ہے -

مطہر یزدی

مطہر بن حسین بن سعد بن علی بن بندار یزدی - ابو سعد کنیت جمال الدین لقب اور قاضی القضاۃ خطاب تھا عالم جلیل القدر فاضل کبیر المحل یگانہ زمانہ خاندان علم مین سے تھے آپکے آبا و اجداد سب ائمہ دہر تھے - جامع صغیر جسکو زعفرانی نے مرتب کیا ہے اسکی شرح تہذیب نام تصنیف کی اور امام طحاوی کی مشکل الاثار کو ملخص کیا اور ابو اللیث کی نوادر کو مختصر کیا اور ایک فتاوی اور مختصر قدوری کی شرح لباب نام تصنیف کی - رکن الدین محمد بن عبد الرشید کرمانی صاحب جواہر الفتاوی نے آپ سے اخذ کیا - سیوطی نے حسن المحاضرہ مین لکھا ہے کہ آپکے ماتحت بارہ مدارس تھے جنمین بارہ سو طالب علم پڑھا کرتے تھے - مقام قدم مین آکر سنہ ۵۹۱ ہجری مین وفات پائی اور آپکا جنازہ مصر کو اٹھا کر لے گئے - علامہ پرہیزگار تاریخ وفات ہے -

قاضیخان

حسن بن منصور بن محمود اوزجندی فرغانی المعروف بہ قاضیخان - فخر الدین لقب اور ابو المفاخر و ابو المحاسن کنیتین تھین شہر اوزجند کے جو نواح اصفہان مین فرغانہ کے پاس واقع ہے رہنے والے تھے اپنے زمانہ کے امام کبیر اور مجتہد بے نظیر تھے معانی دقیقہ کے غواص اور فروع و اصول مین بحر عمیق تھے - مولی علامہ احمد بن کمال پاشا نے آپکو طبقہ مجتہدین فی المسائل مین معدود کیا ہے - علم اپنے دادا محمود بن عبد العزیز اوزجندی اور ظہیر الدین حسن بن علی مرغینانی شاگرد امام سرخسی سے حاصل کیا اور نیز ابی اسحق بن ابراہیم بن اسمعیل بن ابی نصر سے تفقہ کیا اور آپ سے جمال الدین ابو المحامد محمود حصیری اور شمس الائمہ محمد کردری اور نجم الائمہ اور نجم الدین یوسف خاصی وغیرہ نے تفقہ کیا تصنیفات بھی آپ نے نہایت برجستہ کین چنانچہ فتاوی قاضیخان ایک ایسی معتبر کتاب چار جلد دن مین تصنیف کی جو متداول مین الفقہا ہے یہانتک کہ قاسم بن قطلوبغا نے تصحیح القدوری مین لکھا ہے کہ جس مسئلہ کی قاضیخان تصحیح کرے وہ غیر کی تصحیح پر مقدم ہے - کیونکہ وہ بذاتہ فقیہ ہے - علاوہ اسکے کتاب امالی اور کتاب محاضر اور کتاب شرح زیادات اور شرح جامع صغیر اور شرح ادب القضاء وغیرہ تصنیف کین - اور ۱۶ - ماہ رمضان سنہ ۵۹۲ھ مین رات کے وقت

وفات پائی۔ تاریخ وفات آپکی سلطان العارفین ہے۔

یوسف بن حسین بن عبد اللہ حلبی المعروف بہ بدر ابیض۔ بڑے عالم فاضل وحید دہر فرید عصر تھے سنہ ۵۱۲ھ میں پیدا ہوئے اور علم علی بن حسن المعروف بہ برہان بلخی سے اخذ کیا اور دمشق میں سنہ ۵۹۲ ہجری میں وفات پائی۔ بدر ابیض

احمد بن محمد بن محمود بن سعد الغزنوی۔ شہر غزنین میں پیدا ہوئے۔ فقہ محمد بن علی بن محمد بن علی علوی حسنی سے حاصل کی یہانتک کہ مذہب میں درجہ ریاست کو پہونچے ابی بکر صاحب بدائع شاگرد علاء الدین صاحب تحفۃ الفقہاء سے بھی استفادہ کیا تصانیف بھی بہت عمدہ اور مفید کیں جنمیں سے ایک کتاب موسوم بروضہ درباب اختلاف علماء اور ایک اصول فقہ اور ایک اصول دین میں موسومہ بروضۃ المتکلمین تصنیف کی پھر اسکو مختصر کرکے نام اسکا المنتقی رکھا۔ علاوہ انکے ایک کتاب موسومہ بمقدمۃ الغزنویہ تصنیف کی جو حجم میں اگرچہ چھوٹی ہے مگر علوم سے نہایت مالامال ہے۔ وفات آپکی سنہ ۵۹۳ھ میں حلب کے اندر ہوئی۔ زین کشور تاریخ وفات ہے۔ صاحب مقدمہ غزنویہ

علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل بن خلیل بن ابی بکر فرغانی مرغینانی۔ ابو الحسن کنیت اور برہان الدین لقب تھا اور حضرت ابو بکر صدیق کی اولاد میں سے تھے پیر کے روز بتاریخ ۸ رجب سنہ ۵۱۱ ہجری بعد عصر کے پیدا ہوئے اپنے وقت کے امام۔ فقیہ۔ حافظ۔ محدث۔ مفسر۔ جامع۔ علوم ضابط فنون۔ متقن۔ محقق۔ مدقق۔ نظار۔ زاہد۔ ادیب۔ بارع فاضل ماہر۔ اصولی۔ ادیب۔ شاعر تھے۔ علم اور ادب میں آپ کی مثل آنکھوں نے کوئی شخص نہیں دیکھا۔ علم خلافت میں ید طولی اور معرفت مذہب میں دستگاہ کمال حاصل تھی۔ اور آپکی بزرگی اور تقدم کا آپ کے معاصرین مثل امام فخر الدین قاضیخان اور محمود بن احمد بن عبد العزیز مؤلف محیط و ذخیرہ اور شیخ زین الدین ابو نصر احمد بن محمد بن عمر عتابی اور ظہیر الدین محمد بن احمد بخاری مؤلف فتاوی ظہیریہ وغیرہم نے اقرار کیا۔ ابن کمال پاشانے آپکو طبقہ اصحاب ترجیح سے شمار کیا ہے لیکن پاشا موصوف کی اس تقسیم پر تعاقب کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ صاحب ہدایہ کی شان قاضیخان سے کچھ کم نہیں بلکہ اگر صاحب ہدایہ کے نقد دلائل اور استخراج مسائل کی طرف خیال کیا جاوے تو وہ اس بات کے لائق ہیں کہ انکو مجتہدین فی المذہب میں تصور کیا جاوے۔ فقہ آپنے ائمہ مشہورین سے صاحب ہدایہ

پڑھی جنمین سے مفتی ثقلین نجم الدین ابو حفص عمر نسفی ہین چنانچہ آپ نے جو اپنے شیخون کو ایک کتاب مین جمع کیا تو اُسمین آپ نے نجم الدین ابو حفص کا نام پہلے لکھا پھر اُنکے بیٹے ابا اللیث احمد بن عمر نسفی کا نام لکھا اور نیز آپ نے صدر الشہید حسام الدین عمر بن عبد العزیز بن عمر بن مازہ اور صدر الشہید تاج الدین احمد بن عبد العزیز سے جنھون نے اپنے باپ عبد العزیز اُنھون نے امام سرخسی اُنھون نے حلوائی اُنھون نے ابی علی نسفی اُنھون نے ابی بکر محمد بن فضل اُنھون نے سبذمونی اُنھون نے ابی عبد اللہ اُنھون نے اپنے باپ اُنھون نے امام محمد سے تفقہ کیا تھا اور فقہ اخذ کی نیز ضیاء الدین محمد بن حسین بندنیجی تلمیذ علاء الدین سمرقندی مؤلف تحفہ اور ابی عمر عثمان بن علی بیکندی شاگرد شمس الائمہ سرخسی اور قوام الدین احمد بن عبد الرشید بخاری والد صاحب خلاصۃ الفتاوی اور شیخ امام بہاء الدین علی بن محمد بن اسمعیل اسبیجابی وغیرہم سے اخذ کیا ۵۴۴ھ مین حج کیا اور زیارت مرقد سرور کائنات سے مشرف ہوے تصنیفات بھی بہت کین چنانچہ کتاب ہدایۃ المبتدی وکتاب کفایۃ المنتہی وکتاب المنتقی وکتاب التجنیس والمزید وکتاب مناسک الحج وکتاب نشر المذہب وکتاب مختارات النوازل وکتاب الفرائض مشہور ومعروف ہین اور کتاب ہدایہ تو آپ کی اشہر تالیفات سے ایسی معتمد علیہ ہو کہ علماے حنفیہ کے فتوی کا مدار اسی پر ہو کہتے ہین کہ آپ نے ماہ ذیقعدہ ۵۷۳ھ مین چارشنبہ کے روز بعد نماز ظہر کے ہدایہ کو تصنیف کرنا شروع کیا اور ۱۳ سال کے عرصہ مین ختم کیا اِس مدت مین آپ ہمیشہ روزہ دار رہے اور سواے ایام منہیہ کے کبھی افطار نہ کیا اور کسی کو اپنے روزہ سے خبردار نہ کرتے تھے جب خادم کھانا لاتا تو آپ اُسکو فرماتے کہ رکھکر چلا جا جب وہ چلا جاتا تو آپ کسی طالبعلم کو بلا کر کھلا دیتے اور ہدایہ کی تصنیف کی وجہ یہ تھی کہ ابتداے حال مین آپ نے چاہا کہ کوئی مختصر کتاب فقہ مین تالیف کیجاوے جسمین ہر طرح کے مسائل ہون پس آپ نے مختصر قدوری اور جامع صغیر کو پسند کر کے اُنکے مسائل بترتیب جامع صغیر کی ترتیب پر فراہم کر کے بدایۃ المبتدی اُسکا نام رکھا اور اُسمین اِس بات کا وعدہ کیا کہ بشرط فرصت اُسکی شرح کفایۃ المنتہی کے نام سے لکھی جاویگی سو حسب وعدہ کفایۃ المنتہی اسی مجلد مین تصنیف کی لیکن پھر اندیشہ کیا کہ شاید اسقدر بڑی شرح کو کوئی نہ دیکھے اِسلیے اُسکی دوسری مختصر شرح حاوی اور نافع ہدایہ نام سے لکھی اور اِس مین عیون روایت اور متون درایت کے جمع کیے۔ آپ کے بعد ایک جم غفیر علما وفضلا نے آپ سے

ہدایہ کی شرحین لکھین اور جو احادیث اُسمین بطور استناد واقع ہوئی تھین اُنکی تخریج کی۔ آپ سے ایک جم غفیر علماء نے تفقہ کیا جنمین سے آپکی اولاد امجاد شیخ الاسلام جلال الدین محمد اور نظام الدین عمر اور شیخ الاسلام عماد الدین بن ابی بکر بن صاحب ہدایہ اور شمس الائمہ کردری اور جلال الدین محمود بن حسین استروشنی والد مفتی صاحب فصول استروشنیہ وغیرہم ہین۔ برہان اسلام زرنوجی تلمیذ صاحب ہدایہ نے اپنی کتاب تعلیم المتعلم کی فصل ثانی مین لکھا ہی کہ ہمارے شیخ امام اجل صاحب ہدایہ نے یہ شعر مجکو سنائے ؎ فساد کبیر عالم متہتک * واکبر منہ جاہل متنسک * ہما فتنۃ فی العلمین عظیمۃ * لمن بہما فی دینہ متمسک * اور فصل بدایۃ السبق مین لکھا ہی کہ ہمارے استاد شیخ بدایت سبق کو چہارشنبہ کے روز پر موقوف رکھا کرتے تھے اور اس بارہ مین یہ حدیث روایت کیا کرتے تھے قال رسول اللہ ما من شئی بدی یوم الاربعاء الاتم اور کہتے تھے کہ اسیطرح امام ابو حنیفہ رح بھی کرتے تھے اور نیز فرماتے تھے کہ طالبعلم کو چاہیے کہ سستی نکرے کیونکہ یہ اُسکے تحصیل علم کے لیے بڑی آفت ہی اور نیز فرماتے تھے کہ طالبعلم کو چاہیے کہ امام ابو حنیفہ رح کی کتاب وصیت کو حاصل کرے جو اُنھون نے واسطے یوسف بن خالد کے جبکہ وہ اپنے اہل کے پاس واپس آئے تھے لکھی تھی اور نیز جب مین اپنے شہر کو واپس آیا تو میرے اُستاد نے مجکو کتاب وصیت کے نقل کرنے کا حکم دیا پس مین نے اُسکو لکھا۔ پھر فصل وقت التحصیل مین لکھا ہی کہ میرے اُستاد صاحب ہدایہ نے فرمایا ہی کہ بہت سے مشایخ کبیر کو مین نے پایا ہی مگر اُنسے استخراج نہین کیا سو اس فرو گذاشت پر مین یہ شعر کہتا ہون ؎ لہفی علی فوت اللیالی لہفی * ما کل مافات ونیقی یلفی انتہی۔ وفات آپکی سمرقند مین ۵۹۳ھ ہجری مین واقع ہوئی۔ تاریخ وفات آپ کی مجتہد مسائل سے نکلتی ہی۔ مرغینانی طرف مرغینان کے منسوب ہی جو سات بلاد فرغانہ مین سے ایک شہر ولایت ماوراء النہر مین واقع ہی جسکے شرق مین کاشغر اور غرب مین سمرقند ہی۔

عمر بن عبد الکریم ورسکی بخاری۔ بدر الدین لقب تھا عالم تبحر فقیہ ماہر تھے۔ علوم ابی الفضل عبد الرحمن کرمانی سے حاصل کیے اور آپ سے شمس الائمہ محمد بن عبد الستار کردری نے اخذ کیا بلخ مین ۵۹۴ھ ہجری مین فوت ہوئے اور جامع صغیر کی شرح تصنیف کی۔ امام الکبار تاریخ وفات ہی۔

عمر بن محمد عقیلی

عمر بن محمد بن عمر بن محمد بن محمد بن احمد عقیلی۔ شرف الدین لقب اور ابو حفص کنیت تھی اولاد حضرت عقیل بن ابیطالبؓ کے نسب میں سے تھے اپنے زمانہ میں اکابر فقہاء حنفیہ میں سے تھے اور آپکو معرفت مذہب و خلاف میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ علم صدر الشہید عمر بن عبد العزیز سے پڑھا اور نیز جمال الدین حامد بن محمد ریغدمونی سے اخذ کیا اور آپ سے احمد بن محمد عقیلی اور شمس الائمہ محمد بن عبد الستار کردری نے فقہ پڑھی۔ ۵۵۰ھ ہجری میں حج کر کے بغداد میں آئے اور ۵۹۶ھ ہجری میں وفات پائی۔ نور قمر تاریخ وفات ہے۔

محمد بن عمر نیشاپوری

محمد بن عمر بن عبد اللہ نیشاپوری۔ ابو بکر کنیت رشید الدین لقب تھا۔ امام فاضل فقیہ کامل تھے آپکی تصنیفات سے فتاوی اور شرح تکملہ وغیرہ مشہور و معروف ہیں۔ وفات آپکی ۵۹۷ھ ہجری میں ہوئی۔ آفتاب عجم تاریخ وفات ہے۔

موفق الدین احمد

احمد بن محمد خطیب خوارزم ۴۸۴ھ ہجری میں پیدا ہوئے موفق الدین لقب تھا۔ فقہ نجم الدین عمر نسفی اور علم عربی جار اللہ محمود زمخشری سے حاصل کیا یہانتک کہ ادیب فاضل و فقیہ کامل ہوئے اور ناصر الدین صاحب کتاب مغرب نے آپ سے استفادہ کیا۔ سیوطی نے بغیۃ الوعاۃ فی طبقات النحاۃ میں لکھا ہے کہ صفدی نے کہا ہے کہ موفق الدین علم عربیہ میں بڑے متمکن اور غزیر العلم فقیہ فاضل اور ادیب شاعر تھے جنہوں نے علامہ زمخشری سے پڑھا اور خطبے و اشعار تصنیف کیے اور ۵۶۸ھ میں وفات پائی۔

حسن بن خطیر

حسن بن خطیر ابو علی نعمانی۔ ابی الحسن کنیت تھی۔ فقیہ محدث مفسر عالم حساب و ہیئت و طب اور مبرز علم نحو و لغت و عروض و ادب و تاریخ تھے مدت تک قاہرہ میں مقیم رہے اور درس و تدریس میں مصروف ہوئے اور کہتے تھے کہ میں نے امام ابو حنیفہ کے مذہب کو نقل کیا اور اپنے اجتہاد کے موافق اسکی حمایت کی۔ قرآن شریف کی ایک تفسیر تصنیف کی اور حمیدی کی جمع بین الصحیحین کی شرح حجۃ انام لکھی اور ایک کتاب اختلاف صحابہ و تابعین و فقہاء امصار میں تصنیف فرمائی اور ۵۹۸ھ ہجری میں وفات پائی۔ آرایش گیہان تاریخ وفات ہے۔

علی بن احمد رازی

علی بن احمد بن مکی رازی۔ حسام الدین لقب تھا۔ فقیہ فاضل۔ عالم ماہر تھے دمشق میں آکر سکونت اختیار کی تھی اور درس و تدریس آپ کا کام تھا فتوی امام ابو حنیفہ کے مذہب پر دیا

کرتے تھے مختصر قدوری کی ایک نفیس شرح خلاصۃ الدلائل و تنقیح المسائل نام تصنیف کی جسکی نسبت صاحب جواہر مضیہ نے لکھا ہے کہ یہ وہ کتاب ہے جسکو مین نے فقہ مین یاد کیا اور جو احادیث اس کتاب مین لائی گئی ہین انکی مین نے ایک جلد ضخیم مین تخریج کی اور اسکی شرح لکھی جب مین نے آپکا حال جواہر مضیہ مین جمعہ کے روز سنہ ۵۹۱ ہجری مین لکھا تو مین آپکی کتاب کی شرح مین کتاب الشرکۃ تک پہونچگیا ہوا تھا علی قاری نے لکھا ہے کہ آپ نے علاوہ کتاب مذکور کے ایک کتاب سلوۃ المہموم نام بھی جمع کی ہے۔ آپ سنہ ۵۹۸ ہجری مین ایک بیٹا چھوڑ کر فوت ہوے۔

برہان الدین فقیہ

مسعود بن شجاع بن محمد بن حسن اموی المعروف بہ برہان الدین فقیہ۔ دمشق مین سنہ ۵۱۰ کو پیدا ہوے ابو الموفق کنیت تھی۔ عالم ماہر فقیہ متبحر صدر معظم۔ راس فی المذہب تھے۔ علم برہان بلخی علی بن حسن تلمیذ عبد العزیز بن عمر بن مازہ سے حاصل کیا اور آپ سے ابن العدیم محمد بن یوسف اور داؤد بن ارسلان نے تفقہ کیا اور مدرسہ نوریہ مین درس دیا پھر عسکر کی قضاء آپکے سپرد کی گئی۔ ایک کتاب فقہ مین تصنیف کی اور ۲۲ ماہ جمادی الاخری سنہ ۵۹۹ ہجری کو وفات پائی۔

محمد بن یوسف بغدادی

محمد بن یوسف بن علی غزنوی بغدادی۔ اکابر محدثین اور رواۃ مسندین اور فقہاء مدرسین مین سے تھے اصل مین حلب و غزنہ کے رہنے والے تھے مگر آپکا مولد بغداد تھا جہان سنہ ۵۲۲ ہجری مین پیدا ہوے تھے۔ فقہ عبد الغفور بن لقمان کردری سے پڑھی اور حدیث کو ابی الفضل بن ناصر سے سماعت کیا اور آپ سے رشید عطار اور منذری نے روایت کی اجازت حاصل کی یکشنبہ کے روز ۱۵۔ ربیع الاول سنہ ۵۹۹ کو فوت ہوے۔ پاک اعتقاد تاریخ وفات ہے۔

محمد طاؤسی

محمد بن عراقی قزوینی المعروف بہ طاؤسی۔ ابو الفضل کنیت رکن الدین لقب تھا۔ امام فاضل علامہ مناظر علم خلاف کے ماہر متبحر تھے۔ علم شیخ رضی الدین نیشاپوری سے حاصل کیا اور علم خلاف مین تین تعالیق تصنیف کین۔ ہمدان مین بہت طالب علم آپ کے پاس جمع ہوے اور نیز دیگر امصار و بلاد قریبہ و بعیدہ سے استفادہ کے لیے لوگ آنے شروع ہوے جس سے آپ کی بڑی شہرت ہوئی اور سنہ ۶۰۰ ہجری مین وفات پائی۔ طاؤسی طاؤس بن کیسان کی طرف منسوب ہے جو امام ابو حنیفہ کے شیوخ مین سے ہین۔ اور تاریخ وفات آپ کی لفظ نکتہ فہم سے نکلتی ہے۔

احمد بن محمد بن نوح قابسی غزنوی

احمد بن محمد بن نوح قابسی غزنوی۔ جمال الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے امام عالم فقیہ متبحر فاضل ماہر تھے۔ فقہ میں فتاوی حاوی قدسی تصنیف کیا اور حسن بن علی نحوی نے آپ سے تلمذ کیا۔ وفات آپکی تقریباً ۶۰۰؁ھ ہجری میں ہوئی۔

حسین بن علی لامشی

حسین بن علی لامشی۔ ابو القاسم کنیت اور عماد الدین لقب تھا قصبہ لامش کے جو فرغانہ کے شہروں میں سے ایک قصبہ ہے رہنے والے تھے اپنے زمانہ کے امام فاضل۔ محدث ثقہ اور پرہیز گار تھے امر معروف اور حق بات کے کہنے میں کسی کی ملامت کا کچھ خوف نہ رکھتے تھے۔ علم شمس الائمہ حلوائی سے پڑھا اور اخذ کیا اور حدیث کو ابی بکر محمد بن حسن بن منصور نسفی سے سنا کہتے ہیں کہ آپ ۵۰۸؁ھ ہجری میں خاقان ماوراء النہر کیطرف سے بطور سفارت کے بغداد میں تشریف لائے جہاں کے لوگوں نے کہا کہ آپ اتفاق حسنہ سے یہاں آئے ہیں اگر حج کرکے اپنے ملک کیطرف واپس جائیں تو اچھی بات ہو آپ نے فرمایا کہ میں حج کو دنیاوی کام کے تابع نہیں کرتا آپ نے واقعات اور فتاوی تصنیف کیے۔

احمد بن موسی کشی

احمد بن موسی کشنی۔ شہر کشن کے باشندہ تھے جو تین فرسنگ کے فاصلہ پر شہر جرجان سے واقع ہے نجم الدین عمر نسفی کی مدت تک مصاحبت کی اور انھیں سے استفادہ کیا اور اپنی قدر ومنزلت کو بڑھایا۔ کتاب مجموع النوازل نہایت لطیف فروع حنفیہ میں معتبر فتاووں یعنی فتاوی ابی اللیث سمرقندی وفتاوی ابی بکر بن الفضل وفتاوی ابی حفص کبیر وغیرہ سے جمع کی جسکا ابتداء اسطرح پر کیا۔ الحمد للہ الذی شرفنا بسید الاصفیاء الخ۔

زیاد بن الیاس

زیاد بن الیاس فرغانی۔ فرغانہ کے مشائخ کبار اور فضلاے نامدار سے تھے۔ ابو المعالی کنیت اور ظہیر الدین لقب تھا باوجود کثرت علم اور وفور عقل کے بڑے متواضع وخلیق تھے اپنے اصحاب کے ساتھ نہایت لطف سے پیش آتے تھے صاحب ہدایہ کہتے ہیں کہ میں بعد وفات اپنے جد امجد کے آپ کے پاس جایا کرتا تھا اور آپ سے فقہ پڑھتا تھا۔

حسن بن نصر کشنی

حسن بن نصر بن ابراہیم بن یعقوب الحاکم الاکشنی۔ ۴۹۸؁ھ ہجری کو قصبۂ کشن ماوراء النہر میں جو شہر نخشب کے پاس واقع ہے پیدا ہوے۔ فقہ ابی المعالی مسعود بن حسین خطیب کشانی صاحب مختصر مسعودی سے حاصل کی یہانتک کہ عالم فاضل اور ہر ایک علم میں ماہر کامل ہوے۔

احمد بن عبد الرشید بن حسین بخاری۔ قوام الدین لقب رکھتے تھے آپ کے باپ بھی اپنے وقت کے امام فاضل۔ شیخ کبیر۔ ثقہ حافظ۔ تبحر فی العلوم تھے جنسے آپ نے علم حاصل کیا اور افقہ زمان و علامۂ دوران ہوے اور امام محمد کی جامع صغیر کی شرح تصنیف کی اور آپ سے آپ کے بیٹے صاحب خلاصہ نے فقہ پڑھی۔ صاحب ہدایہ نے آپ سے بسند متصل یہ حدیث آنحضرتؐ سے روایت کی ہو قال مامن شئی بدئی یوم الاربعاء الاتم یعنے رسول اللہ نے فرمایا کہ ایسی کوئی چیز نہین جو بدھ کے روز شروع کیجاوے اور پوری نہو۔ اسی لیے صاحب ہدایہ ابتداء سبق نئی کتاب کا بدھ کے دن پر موقوف رکھتے تھے چنانچہ اس سنیت صاحب ہدایہ کا اتباع آجتک علماء مین چلا آتا ہی اور سب لوگ یہی خیال کرتے ہین کہ جو کتاب بدھ کے دن شروع کیجاوے اُسکو خدا تھوڑے ہی دنوں مین انجام بخیر کردیتا ہی۔ فوائد البہیہ مین لکھا ہی کہ اگرچہ صحت اس حدیث مین بعض محدثین کو کلام ہی مگر جلد انجام ہونے کام مین حکمت یہ ہی کہ دیگر احادیث صحیحہ سے مستنبط ہوتا ہی کہ بدھ کے روز جو وقت درمیان ظہر و عصر کے ہی وہ مستجاب الدعوات ہی چونکہ دستور ہی کہ آدمی جب کسی کام کو شروع کرتا ہی تو اُسکے جلد انجام ہونیکے لیے ضرور دعا کرتا ہی پس جب اُسنے بدھ کے روز وقت مذکور پر کسی کتاب یا کام کو شروع کیا اور اُسکے جلد ختم ہونے کے لیے دعا مانگی تو وہ البتہ جلد ختم ہوجاتا ہی۔

رضی الدین نیشاپوری۔ بڑے عالم فاضل منشی النظیر مکارم الاخلاق تھے۔ طریقہ الرضویہ المعروف بالرضیۃ تین جلدون مین تصنیف کیا۔ آپ سے رکن الدین امام زادہ محمد بن ابی بکر اور فضل رکن الطاؤسی نے علم خلاف حاصل کیا۔

حماد بن ابراہیم بن اسمٰعیل صفار بخاری۔ قوام الدین لقب اور ابو المحامد کنیت تھی آپ اور آپکے آباء و اجداد مشائخ کبار اور خاندان علم و زہد سے تھے آپ عید الضحی کی رات ۴۹۲؁ ہجری کو پیدا ہوے اور علم اپنے باپ سے اخذ کیا یہانتک کہ اپنے زمانہ کے شیخ الاسلام اور امام ائمہ اصول و فروع مین مجتہد یگانہ ہوے۔ برہان الاسلام زرنوجی مصنف کتاب تعلیم المتعلم اور افتخار الدین طاہر صاحب خلاصہ نے آپ سے فقہ اخذ کی اور علم پڑھا۔ بخارا مین جمعہ آپ ہی پڑھایا کرتے تھے اور خطبہ اور شخص پڑھا کرتا تھا۔

احمد بن عبد الرشید بخاری

رضی الدین نیشاپوری

حماد بن ابراہیم بخاری

محمود بن عبد العزیز اوزجندی شمس الائمہ لقب تھا اپنے زمانہ کے امام فاضل فقیہ کامل جامع علوم عقلیہ و نقلیہ اور قاضیخان کے جد امجد تھے۔ فقہ وغیرہ امام سرخسی سے پڑھی۔

محمد بن ابی بکر المعروف بخمیر الوبری خوارزمی۔ بڑے عالم فاضل۔ مناظر متکلم اور زین الائمہ لقب رکھتے تھے فقہ ابی بکر محمد بن علی زرنجری شاگرد حلوائی سے پڑھی اور کتاب الاضاحی تصنیف کی۔ چونکہ آپ اونٹ کی پشم کا کام کیا کرتے تھے اور عربی میں اونٹ کی پشم کو وبر کہتے ہیں اسلیے لوگ آپکو وبری کہا کرتے تھے۔

عبد الکریم بن محمد بن احمد بن علی صباغی مدینی۔ ابو المکارم کنیت اور رکن الائمہ لقب تھا اپنے زمانہ کے امام کبیر فقیہ بےنظیر اور مختلف علوم میں مشارکت تامہ رکھتے تھے۔ فقہ ابی الیسر محمد بزدوی سے حاصل کی اور آپ سے ایک جماعت فقہائے حنفیہ نے جن میں سے نجم الدین مختار زاہدی صاحب قنیہ ہیں تفقہ کیا آپ نے مختصر قدوری وغیرہ کی شرحیں تصنیف کیں۔

عمر بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن نصر بسطامی ثم البلخی۔ ضیاء الاسلام لقب اور ابو شجاع کنیت تھی ماہ ذی الحجہ ۴۷۵ھ ہجری میں بلخ میں پیدا ہوئے جد اعلیٰ آپ کا بسطام کا رہنے والا تھا جو بلخ میں آکر سکونت پذیر ہوا آپ بڑے فقیہ۔ حافظ۔ محدث مفسر ادیب۔ شاعر۔ کاتب۔ حسن اخلاق اور صاحب ہدایہ کے استاد تھے آپ کو اجازت عالیہ حاصل تھی اور تمام علوم میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ عبد الکریم بن محمد سمعانی شافعی نے اپنی کتاب انساب میں آپ کے حال میں لکھا ہے کہ میں نے آپ سے مرو و بلخ و ہراۃ و بخارا و سمرقند میں حدیث کو سنا اور استفادہ کیا۔

اشرف بن ابی الوضاح محمد بن امام ابی شجاع سید محمد۔ فروع و اصول اور حسن طریقہ میں امام مشہور تھے فقہ اپنے باپ سے پڑھی اور یہاں تک کوشش کی کہ متعدد علوم میں فائق اور معاملات مذہب و خلاف میں عالم فاضل ہوکر استاد کل ہوئے۔ قاضی بلاد روم عبد المجید بن اسمعیل متوفی ۵۳۴ھ اور علاء الدین محمد بن عبد المجید سمرقندی وغیرہ نے آپ سے فقہ حاصل کی۔

عبد العزیز بن عمر بن مازہ۔ اپنے زمانہ کے امام فاضل فقیہ کامل تھے۔ ابو محمد کنیت تھی۔ برہان الائمہ اور برہان الدین کبیر اور صدر الماضی اور صدر الکبیر آپ کے لقب تھے ان لقبوں سے

ملقب ہونیکی یہ وجہ بیان کرتے ہین کہ ۴۹۵ھ ہجری مین سلطان سنجر بن ملک شاہ سلجوقی نے آپکو بخارا کیطرف کسی مہم کے لیے بھیجا تھا اور اس مہم کا نام صدر رکھا تھا اسیلیے صدر کے لقب سے مشہور رہوے علوم آپ نے امام سرخسی تلمیذ حلوائی سے اخذ کیے اور آپ سے آپکے دونون بیٹون صدر السعید تاج الدین احمد و صدر الشہید حسام الدین عمر و۔ اور ظہیر الدین کبیر علی بن عبد العزیز مرغینانی وغیرہ نے تفقہ کیا۔ برہان الاسلام زرنوجی نے کتاب تعلیم المتعلم مین اپنے شیخ صاحب ہدایہ سے حکایت کی ہے کہ عبد العزیز بن عمر نے اپنے دونون بیٹون مذکورہ بالا کا سبق سب طلبار سے پیچھے دوپہر کے وقت مقرر کیا تھا جسپر وہ دونون شکایت کیا کرتے تھے کہ اسوقت ہماری طبیعتین سست ہوجاتی ہین آپ ہمکو سویرے سبق پڑھادیا کرین۔ آپ فرماتے تھے کہ چونکہ غریب و امیر طلبار بہت دور سے میرے پاس سبق پڑھنے کو آتے ہین اسیلیے مجھے ضرور ہے کہ پہلے انکو سبق پڑھادیا کرون پس آپ کی اس شفقت کی برکت سے آپ کے دونون بیٹے اپنے وقت کے اکثر فقہا و علمار پر فقہ وغیرہ مین سبقت لیگئے۔

نجم الائمہ بخاری۔ علمائے کبار و فضلائے نامدارین سے تھے آپکے زمانہ مین بخارا و خوارزم مین فتوٰی کا مدار صرف آپ ہی پر منحصر تھا آپ برہان الدین کبیر اور عطاء الدین حمامی اور بدر طاہر کے اقران مین سے تھے فخر الدین بدیع قزینی نے آپ سے علم پڑھا۔ نجم الائمہ بخاری

محمد بن احمد بن ابی احمد سمرقندی۔ ابوبکر کنیت علاء الدین لقب تھا۔ اپنے زمانہ کے شیخ کبیر فاضل بےنظیر۔ فقیہ جلیل القدر تھے۔ فقہ ابی المعین میمون مکحولی اور صدر الاسلام ابی الیسر بزدوی سے پڑھی اور کتاب تحفۃ الفقہار تصنیف کی اور آپ سے ابوبکر بن مسعود صاحب بدائع متوفی ۵۸۷ھ ہجری نے اور ضیاء الدین محمد بن حسین استاد صاحب ہدایہ نے فقہ پڑھی۔ آپ کی ایک بیٹی فاطمہ نام بڑی فقیہہ علامہ تھی جسنے آپ سے فقہ پڑھی اور آپکے تحفہ کو حفظ کیا یہانتک کہ فتاوی پر آپکی اور اسکی مہر ہوا کرتی تھی جب آپ نے اسکا نکاح اپنے شاگرد صاحب بدائع سے کردیا تو وہ اپنے شوہر کو جب وہ کسی مسئلہ مین غلطی کرتے تو غلطی سے آگاہ کرکے صواب کیطرف راہ دکھاتی۔ آپ کے وقت مین فتاوی پر تینون یعنی آپ کے اور آپکی بیٹی اور اسکے شوہر کے دستخط ہوتے تھے۔ صاحب تحفۃ الفقہار

محمد بن حسین بن ناصر بن عبد العزیز بندنیجی ۔ ضیاء الدین لقب تھا ۔ فقیہ متبحر محدث بے نظیر تھے فقہ علاء الدین ابی بکر محمد بن احمد سمرقندی سے حاصل کی اور ۵۲۵ھ ہجری میں کتاب صحیح مسلم کو محمد بن فضل نیشاپوری سے سُنا اور روایت کیا جنھوں نے عبد الغافر فارسی اور انھوں نے جلودی اور انھوں نے امام مسلم سے سُنا تھا ۔ آپ سے صاحب ہدایہ نے فقہ پڑھی صاحب ہدایہ کہتے ہیں کہ مرو میں ۵۴۵ھ کو انھوں نے اپنی تمام مسموعات کی بالمشافہ مجکو روایت کرنیکی اجازت دی ۔

حامد بن محمد بن احمد بن عبد الرحمن ریغذمونی ۔ جلال الدین لقب اور ابو نصر کنیت تھی اپنے زمانہ کے قاضی باعمل اور مفتی فاضل تھے تصفیہ معاملات میں آپکی طرف رجوع کیا جاتا تھا فقہ اپنے باپ محمد بن احمد متوفی ۵۱۰ھ اور دادا قاضی جمال الدین احمد بن عبد الرحمن تلمیذ ابی زید دبوسی سے حاصل کی اور محاضر و شروط تحریر فرمائی ۔

محمد بن حسن بن محمد کاشانی ۔ برہان الدین لقب اور ابو عبد اللہ کنیت تھی ۔ امام فاضل شیخ کامل ۔ فروع و اصول کے حافظ تھے ۔ آپکے وقت میں حدیث میں کوئی آپ سے احفظ نہ تھا فقہ نجم الدین عمر نسفی تلمیذ صدر الاسلام ابی الیسر بزدوی سے پڑھی اور ۵۶۶ھ میں بغداد میں حج کے ارادہ سے آئے اور وہاں حدیث کو نسفی سے لکھا ۔ آپ سے اشرف بن نجیب بن محمد ابو الفضل کاشانی اور شمس الائمہ محمد بن عبد الکریم ترکستانی المعروف بہ برہان الائمہ نے فقہ پڑھی ۔ کاشان ایک شہر عظیم الشان ہے جو ولایت ماوراء النہر میں واقع ہے ۔

محمود بن صدر السعید تاج الدین احمد بن صدر کبیر برہان الدین عبد العزیز بن عمر بن مازہ صاحب محیط برہانی ۔ برہان الدین لقب تھا ۔ ائمہ کبار اور فقہاء نامدار میں سے امام ۔ مجتہد اورع ۔ متواضع ۔ عالم کامل ۔ متبحر ذاخر تھے ۔ ابن کمال پاشا نے آپکو مجتہدین فی المسائل میں سے شمار کیا ہے آپکے آباؤ اجداد صدور علماء کبار میں سے گذرے ہیں ۔ علم اپنے باپ صدر السعید احمد اور چچا صدر الشہید عمر متوفی ۵۳۶ھ ہجری سے حاصل کیا اور آپ سے آپکے بیٹے صدر الاسلام طاہر بن محمود نے اخذ کیا ۔ آپکی تصنیفات میں سے محیط برہانی چالیس مجلد اور ذخیرہ اور تجرید اور تتمۃ الفتاوی اور شرح جامع صغیر اور شرح ادب القضاء مصنفہ خصاف اور فتاوے و واقعات اور طریقہ برہانیہ وغیرہ مشہور و معروف ہیں ۔

فخرالمشائخ علی بن عبداللہ

علی بن عبداللہ بن عمران - فخرالمشائخ لقب تھا اور عمرانی کی نسبت سے جو آپ کے دادا کیطرف منسوب ہی مشہور تھے اپنے زمانہ کے شیخ - فقیہ - پرہیزگار تھے - علوم محمود جاراللہ زمخشری صاحب تفسیر کشاف سے اخذ کیے -

قاضی سدید

محمد بن عبداللہ صائغی المعروف بہ قاضی سدید - فقیہ تبحر - محدث جید حسن الاخلاق - کثیر العبادہ حسن المناظرہ جمیل الظاہر والباطن تھے - فقہ قاضی فخرالدین ابی بکر محمد بن حسین ارسابندی متوفی ۵۱۲ھ ہجری سے حاصل کی اور انھین سے اور سید محمد بن ابی شجاع علوی سمرقندی وغیرہ سے حدیث کو سنا اور تحدیث کی اور اپنے استاد کی قضاء خطاب مین نائب ہوئے مرو کی قضا آپکو دی گئی جسکو آپ نے نہایت خوش اسلوبی و نیک سیرت سے انجام دیا - سمعانی شافعی نے آپ سے روایت کی اور اپنے مشائخ مین آپ کو بیان کیا - صائغی عمل صیاغت کیطرف منسوب ہی جو آپ پہلے کیا کرتے تھے -

عبدالکریم بن محمد بن احمد مدینی - رکن الائمہ لقب تھا - فقیہ فاضل عالم بے مثل تھے - فقہ صدرالاسلام محمد بن محمد بزدوی سے حاصل کی اور ایک کتاب طلبۃ الطلبہ نام اُن الفاظ کی لغت مین تصنیف کی جو کتب اصحاب حنفیہ مین آئے ہین -

حدیقہ ہفتم

ساتوین صدی کے فقہا وعلماء کے بیان مین

صاحب فتاویٰ کعبی

محمد بن احمد بن ابی سعد احمد بن ابی الخطاب محمد بن براہیم بن علی کعبی طبری - اپنے زمانہ کے امام فاضل - فقیہ کامل - جامع علوم مختلفہ اور مرد میدان مباحثہ تھے جب مجلس علماء مین حاضر ہوتے تو حل مشکلات مین انھین کیطرف اشارہ کیا جاتا - آپ نے فتاوی ملخص تصنیف کیا اور بخارا مین ۶۰۱ھ ہجری مین وفات پائی - جیتمہ نور آپکی تاریخ وفات ہی - کعبی کعب بن ربیعہ بن عامر اور کعب بن عوف بن النعم اور کعب خزاعہ اور آپ کے دادا کے نام کیطرف منسوب ہی -

محمود بن عبیداللہ مروزی

محمود بن عبیداللہ بن صاعد بن محمد شیخ الاسلام علاء الدین حارثی مروزی - مذہب وخلاف مین ائمہ کبار وفضلائے نامدارین سے تھے سرخس مین پیدا ہوئے اور مختلف علوم مین اشتغال کیا -

نقہ قاضی نسفی عبد العزیز بن عثمان نفلی تلمیذ برہان الدین کبیر عبد العزیز بن عمر بن مازہ سے پڑھی اور نقہ مین ایک کتاب مسمی بہ عون تصنیف کی - وفات آپکی مرو مین سنہ ۶۰۶ھ مین واقع ہوئی جامع کمالات تاریخ وفات ہے -

محمود بن احمد

محمود بن احمد بن ابی الحسن - ابو المحامد کنیت عماد الدین لقب تھا بڑے عالم فاضل جامع معقول ومنقول استاد شمس الائمہ کردری تھے - کتاب سلک الجواہر اور نشر الزواہر اور خلاصۃ المقامات تصنیف کین - علاوہ اُنکے سنہ ۵۹۷ھ مین ایک بڑی کتاب مسمی بہ خلاصۃ الحقائق درباب آثار ومواعظ وحکایات بچاس ابواب پر تصنیف کی اس کتاب کے حق مین ابن قطلوبغا نے کہا ہے کہ مین نے اسکو دیکھا ہے اور وہ ایسی کتاب ہے کہ زمانہ کی آنکھین اُسکے ثانی سے مکحل نہین ہوئین - وفات آپکی سنہ ۶۰۶ ہجری مین واقع ہوئی - صاحب ارشاد تاریخ وفات ہے -

عبد الرحمن بن شجاع بغدادی

عبد الرحمن بن شجاع بن حسن بن فضل بغدادی ذی الحجہ کے مہینے سنہ ۵۳۹ ہجری مین پیدا ہوے ابو الفرج کنیت تھی اپنے زمانہ کے امام اجل فاضل بے بدل متدین تھے علم اپنے باپ ابی الغنائم شجاع مدرس مشہد امام ابو حنیفہ سے جو فقہا میرزین مین سے مذہب وخلاف کے بڑے عالم تھے اخذ کیا اور سنہ ۶۰۰ھ مین وفات پائی مشہور آوان تاریخ وفات ہے -

ناصر بن عبد

ناصر بن عبد السید ابی المکارم بن علی ابو المظفر مطرزی عراقی الاصل خوارزمی المنشاء ابو الفتح کنیت تھی - اباواجداد آپ کے عراق کے رہنے والے تھے مگر آپ ماہ رجب سنہ ۵۳۶ھ یا سنہ ۵۳۸ھ مین شہر جرجانیہ واقع خوارزم مین پیدا ہوے اور وہین نشو ونما پایا فقہ وعربیت ولغت مین امام اور اصول فقہ وحدیث وادب وشعر مین بےنظیر - سحبان البیان لسان البرہان مگر معتزلی الاعتقاد حنفی الفروع تھے علوم اپنے باپ اور علی ابی المؤید موفق بن احمد بن محمد مکی خطیب خوارزم تلمیذ زمخشری وغیرہ سے پڑھے اور حدیث کو ابی عبد اللہ محمد بن علی بن ابی سعید تاجر وغیرہ سے سنا اور آپکو خلیفہ زمخشری کہا جاتا تھا - سنہ ۶۰۱ ہجری کو حج کر کے بغداد مین آئے اور وہان کے فقہا سے آپ کے خوب مباحثے ہوے اور اہل ادب نے آپ سے ادب اخذ کیا - آپ نے تصانیف نافعہ ومفیدہ کین چنانچہ کتاب معرب اور اُسکی مختصر مغرب فی لغات الفقہ اور ایضاح شرح مقامات حریری - اور اقناع فی اللغہ اور مختصر اصلاح المنطق اور مصباح فی النحو وغیرہ مشہور ومعروف

ہین کتاب معرب مین آن غریب الفاظ پر تکلم کیا ہی جنکو فقہاء استعمال مین لاتے ہین اور حنفیہ کے لیے یہ کتاب بمنزلہ کتاب ازہری کے ہی جو شافعیہ کے واسطے ہی۔ آپ خوارزم مین منگل کے روز ۲۱ ماہ جمادی الاول سنہ ۶۱۶ھ مین فوت ہوے اور آپکے مرثیہ مین تین سو سے زیادہ قصائد کہے گئے۔ تاریخ وفات آپکی سرور انجمن ہی۔ مطرزی مطرز کیطرف منسوب ہی جو کپڑے پر چھاپہ لگاتے اور نقش و نگار کرے ابن خلکان کہتا ہی کہ مین نہین جانتا کہ خود آپ یہ کام کرتے تھے یا آپکے آبا و اجداد مین سے کوئی اس کام کا کرنے والا گذرا ہی جسکی طرف آپ منسوب تھے۔

عبد المطلب بن فضل بلخی ثم الحلبی الہاشمی۔ ابو ہاشم کنیت اور افتخار الدین لقب تھا۔ فقیہ محدث۔ عالم فاضل حلب مین رئیس حنفیہ تھے۔ حدیث کی روایت عمر بسطامی نزیل بلخ ابی سعد سمعانی وغیرہ سے کی اور مدت تک تدریس و افتا مین مشغول رہکر سنہ ۶۱۲ ہجری مین وفات پائی۔ شمع عالمیان تاریخ وفات ہی۔

محمد بن یوسف بن حسین بن عبد اللہ حلبی المعروف بابن الابیض الشہیر بقاضی عسکر۔ حلب مین سنہ ۵۶۶ ہجری مین پیدا ہوے۔ علم اپنے والد ماجد بدر ابیض تلمیذ علاء الدین محمد سمرقندی صاحب تحفۃ الفقہا شاگرد ابی الیسر محمد بزدوی سے اخذ کیا اور رتبۂ کمالیت و فضیلت کو پہنچے اور دمشق و مصر مین تشریف لائے۔ آپ نے ہی فقہاے سبعہ مدینہ کو جو تابعین ہین مندرجہ ذیل اشعار مین جمع کیا ؎ الاکل من لایقتدی بائمۃ ✤ فقسمۃ ضیزی عن الحق خارجۃ ✤ فخذہم عبید اللہ عروۃ قاسم ✤ سعید ابو بکر سلیمان خارجۃ ✤ یعنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود و عروہ بن زبیر و قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق و سعید بن المسیب و ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام و سلیمان بن یسار و خارجہ بن زید بن ثابت۔ وفات آپکی ماہ رمضان سنہ ۶۱۴ ہجری مین ہوئی۔ مقتداے جہان تاریخ وفات ہی۔

محمد بن محمد بن محمد عمیدی سمرقندی۔ ابو حامد کنیت اور رکن الاسلام لقب تھا مذہب خلاف خصوصاً علم مناظرہ مین امام تھے آپ ہی نے بخلاف متقدمین کے اپنی تصنیف مین علم خلاف کو جدا کیا آپ منجملہ آن چار ارکان کے ہین جنہون نے رضی الدین نیشاپوری سے علم خلاف حاصل کیا جنمین سے ہر ایک رکن کے نام کے ساتھ مشہور ہوا جنمین سے ایک رکن الدین عمید ہی

دوسرا رکن الدین طاؤسی تیسرا رکن الدین امام زادہ۔ چوتھے کا نام صاحب خلکان لکھتے ہین کہ یاد نہین۔ عمیدی نے فن خلاف مین ایک کتاب طریقہ نام تصنیف کی جو فقہا کے نزدیک مشہور ومعروف ہی اور ایک کتاب ارشاد تصنیف کی جسکی شرح قاضی شمس الدین ابو العباس احمد خوئی بن خلیل فقیہ شافعی اور نجم الدین مرندی اور بدر الدین مراغی وغیرہ جماعت علماء وفضلاء نے کی اور نیز ایک نفائس نام کتاب تصنیف کی جسکو شمس الدین ابو العباس احمد خوئی نے مختصر کیا اور نام اُسکا عرائس النفائس رکھا۔ عمیدی سے ایک جماعت نے استفادہ کیا جنمین سے ایک نظام الدین احمد بن جمال الدین ابی المحامد محمود بن احمد بن عبد السید بخاری حنفی المعروف بحصیری ہین۔ وفات آپکی بخارا مین چارشنبہ کی رات ۹۔ جمادی الآخرہ ۶۱۵ھ ہجری مین ہوئی آپ بڑے کریم الاخلاق کثیر التواضع طیب المعاشرہ تھے۔ صاحب خلکان کہتے ہین کہ مین نہین جانتا کہ عمیدی کی نسبت کسطرف ہی اور نہ اُسکو سمعانی نے ہی ذکر کیا ہی۔ آرائش زمانہ تاریخ وفات ہی۔

سعید بن سلیمان کندی۔ ابی الغنائم کنیت تھی۔ فقیہ جید۔ محدث کامل۔ عالم باعمل۔ فاضل بیمثل تھے حدیث مین ایک ارجوزہ المسمی بہ شمس المعارف وانس العارف تصنیف فرمایا اور قاہرہ مین اُس سے تحدیث کی۔ وفات آپکی ۶۱۶ھ ہجری مین ہوئی۔ نور عصر آپکی تاریخ وفات ہی۔

قاسم بن حسین بن احمد المعروف بصدر الافاضل خوارزمی نحوی ۹۔ ماہ شوال ۵۵۵ھ مین پیدا ہوے۔ ابو محمد کنیت اور مجد الدین لقب تھا ہیج مج کے صدر افاضل اور عربیت وغیرہ علوم مین یگانہ زمانہ اور طب نقاد اور نظم وشعر مین مہارت کامل رکھتے تھے علاوہ اِسکے بڑے خوش خلق اور تیز زبان تھے۔ فقہ برہان الدین ناصر صاحب مغرب تلمیذ ابی المؤید موفق الدین شاگرد نجم الدین عمر نسفی سے حاصل کی اور کتاب تخمیر شرح مفصل اور کتاب شرح لقط الزند اور کتاب توضیح شرح مقامات اور کتاب شرح انموذج اور نحو مین شرح ابنیہ وزروایا اور بیان مین شرح محصل وغیرہ کتب تصنیف کین۔ ۶۱۷ھ ہجری مین تاتاریون نے آپ کو قتل کیا۔ قطب وقت آپ کی تاریخ وفات ہی۔

عمر بن زید بن بدر بن سعید موصلی۔ ضیاء الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے شیخ کامل۔ حافظ حدیث۔ فقیہ فاضل تھے۔ علم حدیث مین ایک کتاب مغنی نہایت تحقیق وتدقیق سے حسب

ترتیب ابواب بحذف اسانید تصنیف فرمائی جو آپ کی حیات مین آپکے پاس پڑھی گئی۔ وفات آپکی ۶۱۹ھ ہجری مین ہوئی۔ امام الوقت آپکی تاریخ وفات ہے۔

محمد بن احمد بخاری حنفی صاحب فتاوی ظہیریہ

محمد بن احمد بن عمر بخاری۔ ظہیرالدین لقب تھا علوم دینیہ مین اصولاً و فروعاً یگانہ زمانہ اور محتسب بخارا تھے پہلے اپنے باپ احمد بن عمر سے پڑھا پھر اکابر علماء و فضلا سے ملاقات کی یہانتک کہ ظہیرالدین ابی المحاسن حسن بن علی مرغینانی کی خدمت مین پہونچے وہ آپ کی بڑی عزت کیا کرتے اور آپ کو اکثر طلبہ پر مقدم سمجھا کرتے تھے۔ آپ نے کتاب فوائد اور فتاوی ظہیریہ جو نہایت معتبر اور بہت سے فوائد پر مشتمل ہے تصنیف کیا اور ۶۱۹ھ ہجری مین وفات پائی پیر رہبر آپکی تاریخ وفات ہے۔

بدیع قزبنی

بدیع بن منصور قزبنی۔ فخرالدین لقب تھا اپنے زمانہ کے امام فاضل فقیہ کامل تھے ریاست فتوی و قضاء کی آپ پر منتہی ہوئی۔ فقہ نجم الائمہ بخاری سے حاصل کی تصانیف بھی نہایت مفید و معتبر کین جنمین سے بحر المحیط الموسوم بغنیۃ الفقہاء معروف و مشہور ہے۔ مختار بن محمود زاہدی مصنف قنیہ نے آپ سے فقہ پڑھی۔ شمس الدین محمد بن علی بن احمد داؤدی مالکی تلمیذ سیوطی نے آپ کو طبقات مفسرین مین بیان کرکے احمد بن ابی بکر بن عبد الوہاب بو عبداللہ بدیع الدین قزبنی حنفی کے نام سے موسوم کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ ۶۲۰ھ مین سیواس مین مقیم تھے اور وہین فوت ہوئے۔ کشاف حقائق آپکی تاریخ وفات ہے۔

عیسی ابن ملک عادل متعصب

عیسی بن ملک عادل سیف الدین ابی بکر بن ایوب۔ شرف الدین لقب تھا قاہرہ مین ۵۷۶ھ ہجری مین پیدا ہوئے بڑے عالم فاضل۔ فقیہ۔ ادیب نحوی۔ لغوی۔ شاعر۔ عروضی مجاہد فی سبیل اللہ تھے۔ ملک مصر مین ساڑھے آٹھ برس تک بادشاہ رہے بنی ایوب مین آپ کے اور آپ کی اولاد کے بغیر اور کوئی حنفی المذہب نہین ہوا اور حنفی بھی نہایت متعصب تھے یہانتک کہ ایک دن آپکے باپ نے آپ سے کہا کہ تمنے کسلیے امام ابوحنیفہ کا مذہب اختیار کیا حالانکہ تمھارا سب خاندان شافعی ہے آپ نے جواب دیا کہ کیا تم یہ نہین چاہتے کہ تم مین سے ایک بھی مسلمان شخص ہو۔ آپ نے فقہا کو حکم دیا تھا کہ میرے لیے صرف امام ابوحنیفہ کا مذہب صاحبین کے مذہب سے علیحدہ کرو پس انھون نے ایسا ہی کیا اور آپ نے اُسکو یاد کیا۔

نفعہ جمال الدین محمود حصیری سے پڑھی اور مسعودی کو یاد کیا اور امام احمد کی تمام مسند کو سنا اور حدیث کو روایت کیا اور علماء کو حکم دیا کہ امام احمد کی مسند کو ابواب پر مرتب کرین اور ہر ایک حدیث کو اُسی باب مین وارد کرین جو اُسکو اُسکے معنے تقاضا کرین اسیطرح آپ نے ایک کتاب لغت مین بھی جامع کبیر مرتب کرائی جسمین کتاب صحاح اور جو لغات صاحب صحاح سے فوت ہوئے اور ازہری نے اُنکو تہذیب مین جمع کیا اور نیز کتاب جمہرہ ابن درید وغیرہ کتب لغت اُسمین جمع کین - آپکے وقت مین علماء و فضلا کی بڑی قدر تھی اور دور دور سے آکر آپ کے پاس جمع ہو گئے تھے اور بڑے بڑے وظائف اُنکے لیے مقرر کیے اور اُنکو اپنی مجالس مین بٹھا کر آپ اُنسے استفادہ کرتے اور اُنکو فائدہ دیتے - کہتے ہین کہ آپ کی شرط کی ہوئی تھی کہ جو شخص مفصل زمخشری کی یاد کرے اُسکو ایک سو دینار اور خلعت دیا جاویگا پس اس سبب سے ایک جماعت نے اُسکو یاد کیا ابن خلکان نے لکھا ہو کہ آپ کی بڑے بڑے شعرا نے مدح کی اور اچھی مدح کی اور مین نے آپکے بھی کچھ اشعار جو آپ کی طرف منسوب ہین سُنے ہین مگر اُنکو ثبت نہین کیا - ۶۱۱ھ مین حج کیا اور جامع کبیر کی شرح کئی ایک مجلد مین تصنیف کی اور ایک کتاب عروض مین لکھی اور خطیب بغدادی نے جو امام ابو حنیفہ کے حق مین تاریخ بغداد مین کچھ کلام کیا ہو اُسکی تردید مین ایک کتاب سہم المصیب فی الرد علی الخطیب تصنیف کی - وفات آپ کی ماہ ذی الحجہ ۶۲۴ھ کی چاند رات کو ہوئی اور دمشق کے قلعہ مین دفن کیے گئے پھر آپ کی نعش جبل صالحیہ کیطرف لیجا کر وہان کے مدرسہ مین جہان آپ کے خاندان کے لوگون کی قبرین ہین اور معظمیہ نام سے مشہور ہین دفن کیے گئے - آپ کی تاریخ وفات سراج عصر ہی - آپ کے بعد آپ کا بیٹا صلاح الدین داؤد جانشین ہوا جو ۲۷ - ماہ جمادی الاولی ۶۵۶ھ کو فوت ہوا اور اپنے والد کے پاس دفن کیا گیا -

یوسف بن محمد خوارزمی سکاکی - ابو یعقوب کنیت اور سراج الدین لقب تھا ۵۵۵ھ مین پیدا ہوئے - صرف - نحو - معانی - بیان - عروض - شعر مین امام محقق اور علوم عجیبیہ و فنون غریبہ مین ماہر اور باہر اور علوم بلاغت و تسخیر جن و دعوۃ الکواکب و فن طلسمات و سحر و سیمیا و علم خواص الارض اللہ اجرام سما مین متبحر تھے - علوم سدید بن محمد حناطی اور

محمود بن عبید اللہ بن صاعد مروزی سے پڑھے اور علم کلام کو مختار بن محمود زاہدی سے حاصل کیا
تصنیفات جلیلہ کین جنمین سے اجل مصنفات مفتاح العلوم ہے جسمین آپ نے بارہ علم بیان کیے
اور نظیر اسکی زمانہ اوائل اواخرمین معدوم ہے۔ جب سلطان جغتائی خان بن چنگیز خان حاکم
ماوراء النہر و حدود خوارزم و کاشغر و بدخشان و بلخ وغیرہ نے آپکے فضائل و کمالات معلوم کیے تو
آپکو اپنا انیس جلیس بنایا حکایت ہے کہ ایک دن آپ جغتائی خان کے پاس بیٹھے ہوے
تھے کہ کچھ جانور اڑتے ہوے پاس سے گذرے جغتائی خان نے کمان کو پکڑ کر انکو شکار
کرنا چاہا آپ نے پوچھا کہ تم کونسا جانور شکار کرنا چاہتے ہو اسنے کہا کہ وہ تین جانور ہین آپ نے
اسی وقت ایک خط مدور زمین پر کھینچکر کچھ پڑھا کہ فوراً وہ جانور زمین پر گر پڑے اس سے جغتائی خان
کو آپ کی نسبت زیادہ اعتقاد ہو گیا اور وہ آپ کے سامنے مودب بیٹھنے لگا جب سلطان کے
پاس آپ کا مرتبہ بلند ہوا تو اقران کے دلوں مین خصوصاً حبش عمید وزیر سلطان کے دل مین
حسد کی آگ زیادہ بھڑکی پس اسنے آپ کے استیصال کا ارادہ کیا آپ نے یہ حال معلوم
کر کے جغتائی خان کو کہا کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ حبش عمید کا ستارہ سعد نحوست مین
آگیا ہے اسلیے خوف ہے کہ کہین اسکی شقاوت سے تجھے ضرر نہ پہونچے اس بات کے سنتے ہی جغتائی
نے حبش عمید کو معزول کر دیا جس سے کچھ دنون کے بعد انتظام امور سلطنت مین خلل واقع ہونے لگا
بعد ایک سال کے جغتائی نے آپ کو کہا کہ چونکہ نحوست کا ستارہ ہمیشہ نہین رہتا اسلیے شاید اب
ستارہ سعد حبش عمید نے طلوع کیا ہو آپ نے کہا کہ ہان اب اسکے ستارہ سعد نے طلوع کیا ہے
پس جغتائی نے اسی وقت حبش عمید کو وزارت کا منصب عطا کیا۔ چونکہ حبش عمید کو آپ کی
تذلیل ہمیشہ مرکوز خاطر تھی اسلیے آپ نے مریخ کو مسخر کر کے جغتائی کے لشکر مین آگ بھڑکا دی اسوقت
حبش عمید نے غمازی کا موقع پاکر جغتائی کو کہا کہ جب سکاکی ایسی ایسی باتون پر قادر ہے تو کچھ عجب
نہین کہ تجھ سے سلطنت چھین لے یہ افسون جغتائی کے دل مین کارگر ہو گیا اسنے آپ کو قید کر دیا
یہانتک کہ آپ نے تین سال قید رہکر خوارزم مین اوائل ماہ رجب ۶۲۶ھ ہجری مین وفات پائی
فیلسوف عصر اور مجموعہ اسرار تاریخ وفات ہے۔ سکاکی شہر سکاکہ کیطرف منسوب ہے جو نیشاپور
یا عراق یا یمن مین واقع ہے لیکن ظاہر ہے کہ آپ اسکی طرف منسوب نہین ہین کیونکہ آپ خوارزمی ہین

بلکہ معلوم ہوتا ہی کہ سکاک آپ کے اجداد مین سے کسی کا نام ہی چنانچہ اسلیئے ابوحیان نے ارتشاف مین ابن السکاک سے آپ کو موسوم کیا ہی شاید آپ کے اجداد مین سے صنعت سکہ کا جو درہم پر لگایا جاتا ہی کوئی کام کرتا ہوگا۔

یحیٰی بن عبد المعطی بن عبد النور زوادی ۵۶۴ھ مین پیدا ہوے زین الدین لقب ابو الحسن کنیت تھی۔ اپنے زمانہ کے نحو ولغت اور ادب مین امام تھے بہت مدت تک دمشق مین مقیم رہے اور ایک خلق کثیر نے آپ سے فائدہ حاصل کیا اور کتب مفیدہ تصنیف کین جنمین سے منظومہ الفیہ اور فصول مشہور و معروف ہین پھر سلطان کامل کی ترغیب سے مصر مین تشریف لے گئے اور وہان جامع انبق مین واسطے درس علم ادب کے صدر نشین ہوے یہانتک کہ سلخ ذیقعدہ ۶۲۸ھ مین قاہرہ مین وفات پائی اور اُسکے دوسرے روز خندق کے کنارہ قریب تربت امام شافعی رح کے دفن کیے گئے قبر آپ کی وہان زیارت گاہ ہی آفتاب انجمن تاریخ وفات ہی۔ زوادی طرف زوادہ کے منسوب ہی۔ جو ایک قبیلہ ظاہر جایۂ اعمال افریقہ مین ہی۔

محمد بن عثمان بن محمد علیا بادی سمرقندی حسام الدین لقب تھا۔ امام فاضل فقیہ اصولی۔ محدث۔ مفسر۔ کلامی۔ جدلی۔ تھے فقہ مجد الدین محمد بن محمود استروشنی تلمیذ ظہیر الدین محمد بن احمد بخاری شاگرد ظہیر الحسن بن علی مرغینانی تلمیذ برہان کبیر عبد العزیز بن عمر بن مازہ سے حاصل کی اور آپ سے عبد الرحیم بن عماد الدین صاحب فصول عمادیہ نے تفقہ کیا ایک فتاوی کامل نام اور تفسیر مطلع المعانی ومنبع البیانی تصنیف کی یہ تفسیر بہت بڑی کئی مجلد مین ہی اُسکا املاء چارشنبہ کے روز ۳ ماہ رجب ۶۴۳ھ مین شروع کیا تھا وفات آپ کی ۶۵۵ھ مین ہوئی دقیقہ شناس تاریخ وفات ہی۔

عبید اللہ بن ابراہیم بن احمد بن عبد الملک بن عمر بن عبد العزیز بن محمد جمال الدین المحبوبی العبادی۔ نسب آپ کا عبادہ بن الصامت صحابی کیطرف منتہی ہوتا ہی اسلیئے آپکو عبادی کہتے تھے اور چونکہ محبوب بھی آپ کے اجداد مین سے ایک کا نام تھا اسلیئے محبوبی بھی کہتے تھے۔ ۵۔ ماہ جمادی الاولی ۵۴۶ھ مین پیدا ہوے۔ علم امام زادہ محمد بن ابی بکر صاحب شرعۃ الاسلام اور شمس الائمہ عماد الدین عمرو بن بکر زرنجری اور فقہ قاضی خان

اور جندی سے حاصل کی یہانتک کہ امام کامل اور فاضل بے مثل ہوئے۔ معرفت مذہب وخلاف میں یکتائے روزگار اور ثقہ تھے ماوراء النہر میں اُن شیوخ حنفیہ میں سے گذرے ہیں جنپر مذہب کی معرفت منتہی ہوئی تھی جمال الدین لقب تھا اور ابی حنیفہ ثانی کے نام سے مشہور تھے شرح جامع صغیر اور کتاب الفروق آپکی تصنیفات میں سے ہیں آپ سے آپ کے بیٹے احمد والد تاج الشریعہ صاحب وقایہ اور حافظ الدین کبیر محمد بخاری اور حمید الدین ضریر علی بن محمد بخاری اور بہاء الدین محمد بن احمد اسبیجابی اور ظہیر ابو بکر احمد بن علی بلخی وغیرہ علماء نے فقہ حاصل کی۔ چوراسی برس کے ہوکر بخارا میں ماہ جمادی الاول ۶۳۶ھ میں وفات پائی۔ بحر ہدایت اور حقائق شناس تاریخ وفات ہیں۔

محمود حصیری

محمد بن محمود بن حسین استروشنی۔ مجد الدین لقب تھا۔ امام فاضل۔ عارف مذہب اور اپنے زمانہ کے بڑے فقیہ تھے علوم اپنے باپ اور اُنکے اُستاد صاحب ہدایہ اور سید ناصر الدین شہید سمرقندی اور ظہیر الدین محمد بن احمد بخاری تلمیذ ظہیر الدین حسن بن علی مرغینانی سے حاصل کیے اور تصانیف معتبرہ کیں منجملہ انکے کتاب فصول تیس فصلوں میں (جسمیں مسائل قضاء ودعاوی اور وہ باتیں جو قاضیوں پر وارد ہوتی ہیں بیان کیں۔) اور کتاب جامع احکام صغار ہے۔ وفات آپکی ۶۳۲ھ میں واقع ہوئی۔ آرایش جہانیان تاریخ وفات ہے۔

خواجہ معین الدین سنجری چشتی

خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری اپنے وقت کے قطب الاقطاب امام طریقت صاحب ریاضت ومجاہدہ حنفی المذہب شیخ عثمان ہارونی کے مرید وخلیفہ تھے ہندوستان میں دین اسلام آپ ہی کے طفیل سے مشہور ومنتشر ہوا۔ شیخ نجم الدین کبریٰ اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی اور شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اسرارہم کے معاصر ومصاحب رہے چند مرتبہ دہلی میں تشریف لائے مگر اقامت دار الخیر اجمیر میں اختیار فرمائی ہزارہا کفار آپ کی برکت سے مشرف باسلام ہوئے اور ہند میں آج تک آپکا سلسلہ اور فیض جاری ہے۔ آپ کے خاندان میں بڑے بڑے اولیاے کرام ومشائخ کبار مثل خواجہ قطب الدین بختیار اوشی اور شیخ فرید الدین شکر گنج وشیخ نظام الدین اولیاء وخواجہ نصیر الدین

چراغ دہلوی و مولانا فخر الدین رحمہم اللہ تعالے جنکی کرامات و ریاضات اظہر من الشمس و ابین من الامس ہین ہوے ہین۔ وفات آپ کی ۶۳۳ھ یا ۶۳۶ھ مین ہوئی اور اجمیر مین دفن کیے گئے مزار آپ کا زیارت گاہ اہل جہان ہے۔ تاریخ وفات آپ کی زبدۃ الصالحین ہے۔

یوسف خاصی

یوسف بن احمد بن ابی بکر نجم الدین خاصی۔ امام فاضل فقیہ کامل تھے۔ فقہ وغیرہ ابی بکر محمد بن عبد الستار قران عمر نسفی اور صدر شہید حسام الدین عمر تلمیذ حسن قاضیخان سے اخذ کی اور ایک فتاویٰ اور کتاب مختصر فصول نام اصول مین تصنیف فرمائی اور ۶۳۴ھ مین وفات پائی۔ جلوہ اوج شرف تاریخ وفات ہے۔ خاصی طرف خاص کے منسوب ہے جو خوارزم کے قصبات مین سے ایک قصبہ کا نام ہے۔

محمود حصیری

محمود بن احمد بن عبد السید بن عثمان بن نصر بن عبد الملک بخاری حصیری ابو المحامد کنیت اور جمال الدین لقب تھا باپ آپ کا تاجر کے نام سے معروف تھا اور بوریا بافون کے محلہ مین رہا کرتا تھا آپ اپنے زمانہ کے امام فاضل۔ فقیہ متبحر محدث کامل تھے آپ کے وقت مین ریاست مذہب کی آپ پر منتہی ہوئی فقہ آپ نے حسن بن منصور قاضی خان سے حاصل کی یہانتک کہ کمالیت کے رتبہ کو پہونچے۔ اور صحیح مسلم وغیرہ کتب احادیث کو منیاپور مین موئد طوسی سے سماعت کیا اور نیز حلب مین شریف ابی ہاشم سے سنا اور شام کے ملک مین آکر مدرسہ نوریہ مین تدریس کی اور افتا کا کام دیا اور بیت اللہ کا حج کیا۔ ماہ جمادی الاولی ۵۴۶ سنہ ہجری مین بخارا مین پیدا ہوے اور یکشنبہ کی رات ۸۔ ماہ صفر ۶۳۶ھ کو دمشق مین وفات پائی اور دوسرے روز باب نصر کے باہر مقبرۂ صوفیہ مین دفن کیے گئے۔ آپ کی تصنیفات سے شرح جامع کبیر اور شرح سیر کبیر وغیرہ مشہور و معروف ہین تاریخ ابن خلقان مین لکھا ہے کہ آپ کو حصیری اسلیے کہا کرتے تھے کہ آپ بخارا مین اُس محلہ کے اندر رہا کرتے تھے جہان بوریے بنائے جاتے ہین۔

خلف قرشی خوارزمی

خلف بن سلیمان بن خلف قرشی الخوارزمی۔ ۵۶۶ھ کو حلب مین پیدا ہوے علم علاء الدین ابی بکر کاشانی مصنف بدائع اور حنفی الاصفہانی صاحب طریقہ سے پڑھا اور اخذ کیا ابو السرایا کنیت تھی اور ۶۳۶ھ کو حلب مین فوت ہوے۔

داؤد بن ارسلان۔ شرف الدین مظفر لقب تھا بڑے عالم فاضل تھے۔ فقہ۔ اصول نظم ونثر مین ید طولیٰ رکھتے تھے۔ برہان الدین مسعود شاگرد برہان علی بن حسن بلخی سے تفقہ کیا اور علم پڑھا۔ دمشق مین ۶۳۹ھ مین وفات پائی۔

احمد بن یوسف۔ کچھ اوپر ۵۶۰ھ ہجری مین پیدا ہوے ابوالعباس کنیت اور عماد الدین لقب تھا اپنے زمانہ مین حنفیون کے شیخ تھے۔ فقہ احمد بن محمود غزنوی سے حاصل کی ۶۴۰ھ مین جبکہ تاتاری لوگ حلب مین آئے تو یہ حلب سے مصر کو تشریف لے گئے اور وہان جاکر اسی سنہ مین فوت ہوے۔

محمد بن عبد الستار بن محمد کردری عمادی۔ ابوالوجد کنیت شمس الائمہ لقب تھا۔ امام محقق۔ فاضل مدقق فقیہ محدث۔ عارف مذاہب۔ محیی اصول فقہ تھے ۱۰۔ ماہ ذیقعد ۵۵۹ھ مین پیدا ہوے۔ علم ادب پہلے ناصر الدین مطرزی صاحب مغرب سے پڑھا پھر اور علوم مین مشغول ہوے اور امام زادہ صاحب شرعۃ الاسلام تلمیذ شمس الائمہ بکر بن محمد زرنجری سے فقہ پڑھی اور حدیث کو سنا پھر بخارا مین آئے اور عماد الدین عمر زرنجری تلمیذ شمس الائمہ بکر بن محمد زرنجری شاگرد حلوائی سے اخذ کیا اور نیز منہاج الشریعہ قوام الدین صفار تلمیذ اپنے باپ ابراہیم صفار شاگرد اپنے باپ اسمٰعیل صفار تلمیذ ابی یعقوب یوسف سیاری شاگرد ابی اسحٰق نوقدی سے اخذ کیا اور نیز بدر الدین عمر ورسکی اور شرف الدین عقیلی اور نور الدین صابونی سے پڑھا۔ اجل اساتذہ آپ کے فخر الدین حسن بن منصور قاضیخان اور صاحب ہدایہ علی بن ابی بکر ہین یہانتک کہ آپ متعدد علوم مین فائق ہوے اور اپنے اقران پر غالب آئے اور اہل زمان نے آپ کے فضل وتقدم کا اقرار کیا حتیٰ کہ آپکے حق مین یہ کہا گیا ہی کہ آپ نے بعد زید دبوسی کے علم اصول وفروع کو زندہ کیا۔ آپ سے آپکے بھانجے محمد بن محمود بن عبد الکریم المعروف بخواہرزادہ اور حمید الدین ضریر علی رامشی اور حافظ الدین کبیر محمد بن محمد بخاری وغیرہ نے تفقہ کیا اور بخارا مین جمعہ کے روز ۹۔ ماہ محرم ۶۴۲ھ مین وفات پائی۔ محقق نامور ہین تاریخ وفات ہی۔

حسام الدین اخسیکتی۔ آپ نے امام غزالی کی کتاب منخول کی تردید مین جو امام ابو حنیفہ رح کی تشنیع پر شامل ہی ایک نفیس رسالہ چھ فصلون مین لکھا اور انمین ہر ایک قول غزالی کی تردید

کر کے امام ابوحنیفہ رح کے مناقب کو بیان کیا اگرچہ شیخ فاضل تھے اصول فقہ مین ایک مختصر المعروف بہ منتخب حسامی تصنیف کی جسکی ایک جم غفیر فقہاء کاملین نے شرحین لکھین چنانچہ اُسکی ایک شرح امیر کاتب اتقانی نے مسمی بہ تبیین اور ایک شرح عبدالعزیز بخاری نے مسمی بہ تحقیق تصنیف کین جو متداول بین الانام ہین آپ سے محمد بن عمر نوجابادی اور محمد بن محمد بخاری نے تفقہ کیا یکشنبہ کے روز ۲۰ ماہ ذیقعدہ ۶۴۴ھ ہجری مین فوت ہوے - فرد عصر تاریخ وفات ہے - شہر اخسیکث جسکی طرف آپ منسوب ہین بلاد فرغانہ مین سے ایک شہر ہے -

محمد بن محمود ترجمانی مکی خوارزمی - امام کامل مرجع انام تھے علاء الدین لقب تھا ترجمان جسکی طرف آپ منسوب ہین یا تو آپ کے بعض اجداد کا نام ہے یا آپ کا لقب تھا - شہر جرجانیہ خوارزم مین ۶۴۵ھ ہجری کو فوت ہوے -

حسین بن محمد بارعی - اپنے زمانہ کے امام و فقیہ تھے نجم الدین لقب تھا اور بارعی آپکو اسلیے کہا کرتے تھے کہ آپ جملہ علوم مین بارع یعنے فائق تھے - فقہ علاء الدین سدید محمد خیاطی سے حاصل کی - خوارزم کے ملک مین شہر جرجانیہ کے اندر شعبان ۶۴۵ھ ہجری مین فوت ہوے - آرائش مجلس تاریخ وفات ہے -

محمد بن یعقوب اسدی حلبی - محی الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے عالم علامہ شیخ حنفیہ تھے مقام مزہ مین ۶۴۵ھ مین اکاسی سال کی عمر مین فوت ہوے - والا رتبہ تاریخ وفات ہے -

قیصر بن ابی القاسم بن عبدالغنی بن مسافر مقری المعروف بہ تعاسیف - علم الدین لقب تھا عالم فاضل فقیہ کامل - علوم ریاضیہ مین امام اجل تھے مقام اصفون شرقی صعید مصر مین ۵۷۴ھ مین پیدا ہوے مصر اور شام کے علماء و فضلا سے علم حاصل کیا پھر موصل کو تشریف لیگئے اور وہان شیخ کمال الدین موسی بن یونس سے علم موسیقی پڑھا پھر شام مین مراجعت کی اور دمشق مین ماہ رجب ۶۴۹ھ مین وفات پائی - زینت آفاق تاریخ وفات ہے -

حسن بن محمد بن حسن بن حیدر قرشی عدوی عمری صغانی - حضرت عمر بن الخطاب کی نسل مین سے تھے ابو الفضائل کنیت اور رضی الدین لقب تھا اگرچہ تمام علوم مین ماہر و متبحر تھے مگر فقہ و حدیث اور لغت مین امام زمانہ و استاد بے نظیر عدیم التمثیل تھے - و میاطی نے کہا ہے

کہ آپ شیخ صالح۔ فضول کلام سے صامت اور حدیث مین صدوق اور لغت و فقہ و حدیث مین امام تھے مین نے آپ سے پڑھا۔ آباو اجداد آپ کے شہر صغان یعنی چغان کے رہنے والے تھے جو ماوراء النہر مین شہر مرو کے پاس واقع ہی مگر آپ ۱۰ ماہ صفر ۵۷۷ھ مین شہر لاہور مین پیدا ہوے اور غزنہ مین جاکر نشوونما پایا ابتدا مین اپنے والد ماجد سے تلمذ کیا اور فنون کثیرہ و استعداد کامل حاصل کرکے ۶۱۰ھ مین بغداد کو گئے اور وہان مدت تک تحصیل علوم و تدریس اور تصنیف مین مصروف رہے بعدہ مکہ معظمہ کی زیارت کرکے عراق مین واپس آئے اور ۶۱۷ہجری مین خلیفہ بغداد کی طرف سے بطور سفارت ہندوستان مین آئے اور کئی سال ہند مین رہکر ۶۲۴ھ مین بغداد کی طرف واپس گئے پھر دوبارہ بغداد سے ہند کو بطور سفارت آئے اور ۶۳۷ہجری مین بغداد کو واپس گئے۔ بغداد۔ مکہ معظمہ۔ ہند وغیرہ مین آپنے شیوخ سے احادیث کو بکثرت سنا اور بہت سی تصانیف مفیدہ کین از انجملہ کتاب مصباح الدجیٰ من صحاح احادیث المصطفیٰ اور کتاب شمس المنیرہ من الصحاح الماثورہ اور کتاب مشارق الانوار النبویہ من صحاح الاخبار المصطفویہ اور کتاب تبیین الموضوعات اور کتاب عقلۃ العجلان اور کتاب وفیات صحابہ اور کتاب زبدۃ المناسک اور کتاب فرائض اور کتاب درجات العلم و العلماء اور کتاب الشوارد لغت مین اور کتاب الافعال اور کتاب العروض اور کتاب العباب لغت مین اور کتاب شرح صحیح بخاری اور کتاب شرح القلادہ السمطیہ فی توشیح الدریدیہ اور کتاب التکملہ لغت مین کہ جو صحاح جوہری مین غلطی تھی اُسکی اُسمین تصحیح کی اور جو لغات کہ اُسمین نہ تھے اُنکو داخل کیا اور کتاب مجمع البحرین لغت مین جو نہایت کلان اور تمام لغت عرب کو شامل ہی اور کتاب نوادر لغت و تراکیب مین اور کتاب اسماء الفارہ اور کتاب اسماء الاسد اور کتاب اسماء الذئب اور کتاب شرح ابیات المفصل اور کتاب بغیۃ الصدیان مشہور و معروف ہین۔ اُنکے علاوہ اور تصنیفات بھی ہی جو آپ کے کمال علم و تبحر پر دال ہی۔ ۶۵۰ہجری مین بغداد کے اندر عہد خلیفہ مستعصم مین وفات پائی پہلے آپ کو حرم ظاہری واقع بغداد مین اپنے گھر کے اندر بطور امانت دفن کیا گیا پھر حسب وصیت آپ کے اُسی سال آپ کے بیٹون نے آپ کو مکہ معظمہ مین لیجاکر دفن کیا۔ آپکے اٹھانے کے لیے پچاس دینار مقرر کیے گئے تھے تا آپ نے اپنی موت اور مکہ معظمہ مین قبر کے ہونے کے لیے

دعا مانگی تھی جہان ابتداء مشارق الانوار مین کہا ہے اماتہ بہا حمیدا فاقبرہ ثم اذا شاء انشرہ
پس خدا نے قبول کرلی۔ محدث زیب فصحا۔ تاریخ وفات ہے۔

خواہرزادہ

محمد بن محمود بن عبد الکریم کردری المعروف بخواہرزادہ۔ بدر الدین لقب تھا اور محمد بن عبد الستار کردری کے بھانجے تھے جن سے اُنھون نے تربیت و تعلیم پائی اور رتبہ کمال و فضیلت کو پہنچے اس لیے خواہرزادہ کے نام سے مشہور ہوے آپ سے محمود صاحب حقائق شرح منظومہ نے اخذ کیا اور سلخ ماہ ذیقعدہ ۶۵۱ھ مین وفات پائی
علامۂ شہیر تاریخ وفات ہے۔

محمد بن عباد خلاطی

محمد بن احمد بن عباد بن ملک داؤد بن حسن داؤد خلاطی۔ امام فاضل فقیہ کامل محدث جید تھے علم جمال الدین محمود بن عبد السید حصیری تلمیذ حسن قاضی خان سے پڑھا تلخیص جامع کبیر اور التعلیق صحیح مسلم اور مختصر مسند امام ابو حنیفہ موسوم بہ مقصد المسند تصنیف کی۔ آپ سے قاضی القضاۃ احمد سروجی نے تلخیص کو پڑھا اور ماہ رجب ۶۵۲ھ ہجری مین وفات پائی۔ خلاطی طرف خلاط کے منسوب ہے جو روم کے ملک مین ایک شہر کا نام ہے
محدث اہل دین آپ کی تاریخ وفات ہے۔

تکبیر ترکی ناصری

تکبیر ترکی ناصری نجم الدین لقب اور امام ناصر کے مولی تھے۔ فقہ مین بڑے فقیہ اور عارف بصیر تھے۔ علم عبد الرحمن بن شجاع سے حاصل کیا۔ فقہ مین کتاب حاوی تصنیف کی اور کتاب عقائد طحاوی کی شرح النور اللامع والبرہان الساطع نام لکھی اور بغداد مین ۶۵۲ھ ہجری مین وفات پائی۔

یوسف صاحب تاریخ مرآۃ الزمان

یوسف بن فرغلی بن عبد اللہ بغدادی۔ حافظ ابو الفرج ابن جوزی کے نواسہ تھے جو ۵۸۱ھ ہجری مین بغداد مین پیدا ہوے۔ ابو المظفر کنیت شمس الدین لقب تھا۔ بڑے ذکی۔ عالم فاضل۔ فقیہ محدث۔ واعظ۔ فائق اقران اور فارس میدان بحث تھے آپ کی مجلس مین بڑے بڑے علماء و فضلا و صلحاء اور ملوک و امراء و وزراء شامل ہوتے تھے جسمین نزہت قلوب و ابصار حاصل ہوتی تھی اور وعظ ایسا موثر کہتے تھے جس سے سامعین کو رقت قلوب اور آنکھون سے آنسو جاری ہوتے تھے اور وعظ مین استعداد

لوگوں کا ہجوم ہوتا تھا کہ جس روز آپ کو وعظ کرنا ہوتا تھا اُس سے ایک دن پہلے لوگ رات کو مسجد دمشق میں آکر اپنے بیٹھنے کے لیے جگہ روک لیا کرتے تھے اکثر ذمی لوگ بھی آپ کے وعظ میں کفر و شرک سے بیزار ہو کر حلقۂ اسلام میں آتے تھے آپ کا باپ وزیر عون الدین بن ہبیرہ کا غلام تھا جس نے شیخ جمال الدین ابن جوزی حنبلی کی بیٹی سے نکاح کیا اور اُسکے بطن سے آپ پیدا ہوے اور آپ نے اپنے نانا سے فقہ پڑھی اور حدیث کو سنا اور حنبلی مذہب پر قائم ہوے مگر جب موصل و دمشق میں آئے اور جمال الدین محمود حصیری وغیرہ سے تفقہ کیا تو حنفی مذہب اختیار کیا اور دمشق میں رہا اور ۶۰۰ھ میں سکونت اختیار کی تصانیف مفیدہ و عمدہ کیں جنمیں سے تفسیر قرآن شریف ۲۹ مجلد اور تاریخ مرآۃ الزمان چالیس مجلد اور شرح جامع کبیر اور کتاب ایثار الانصاف اور منتہی السؤل فی سیرۃ الرسول اور لوامع فی احادیث المختصر او جامع اور کتاب فی مناقب النعمان مشہور و معروف ہیں آپ سے آپ کے بیٹے عبد العزیز متوفی ۶۷۰ھ ہجری نے تفقہ کیا۔ وفات آپ کی منگل کی رات ۲۱۔ ماہ ذی الحجہ ۶۵۴ھ ہجری میں شہر دمشق میں ہوئی اور جبل قاسیون میں دفن کیے گئے۔ مشہور زمانہ آپ کی تاریخ وفات ہے۔

محمد بن محمود بن محمد بن حسن خوارزمی۔ ابو المؤید خطیب کنیت تھی ۵۹۳ھ ہجری میں پیدا ہوے فقیہ فاضل محدث کامل تھے۔ فقہ وغیرہ نجم الدین طاہر بن محمد حفصی سے حاصل کی۔ خوارزم کے قاضی مقرر ہوے اور حدیث کو دمشق میں روایت کیا اور بغداد میں درس و تدریس میں مشغول ہوے یہانتک کہ ۶۵۵ھ میں وفات پائی۔ سلطان شہر تاریخ وفات ہے۔

محمد بن احمد بن محمد بن عبد المجید۔ سراج الدین لقب تھا۔ امام کبیر۔ حافظ۔ واعظ مفسر تھے۔ آپ کے زمانہ میں امام ابو حنیفہ رح کے مذہب کی ریاست آپ پر منتہی ہوئی۔ فقہ آپ نے بخارا میں شمس الائمہ کردری سے پڑھی اور آپ سے مختار زاہدی صاحب قنیہ اور محمود صاحب حقائق شرح منظومہ نے تفقہ کیا۔ بخارا میں ماہ رمضان ۶۵۵ھ میں انتقال فرمایا۔ مجموعۂ کمالات آپ کی تاریخ وفات ہے۔

داؤد رحمہ اللہ عالم فاضل ہیں جنہوں نے فتاویٰ خیر مطلوب تصنیف کیا۔

دمشق مین ۶۵۶ھ مین وفات پائی۔ آرایش انجمن آپ کی تاریخ وفات ہے۔

احمد بن محمد بن شرف الدین عمر بن محمد بن عمر عقیلی الغاری۔ شمس الدین لقب تھا اور نسب مین حضرت عقیل بن ابی طالب کی طرف منسوب تھے اپنے زمانہ کے شیخ اور عالم فاضل تھے۔ فقہ اپنے دادا شرف الدین عمر شاگرد صدر الشہید سے پڑھی اور اُنھین سے روایت بھی کی امام محمد کی جامع صغیر کی شرح تصنیف کی اور اُسکو اچھی نظم مین منظوم کیا یہانتک کہ وہ اسی شرح مین مخصوص ہوے۔ بخارا مین ۶۵۷ھ مین وفات پائی۔ نور عرفان تاریخ وفات ہے۔

مختار بن محمود بن محمد زاہدی غزمینی۔ ابو الرجاء کنیت نجم الدین لقب تھا۔ ائمہ کبار اور اعیان فقہاء مین سے عالم اجل۔ فقیہ فاضل۔ خلاف و مذہب مین ید طولی اور کلام و مناظرہ مین دستگاہ کامل رکھتے تھے۔ تصانیف نہایت عمدہ کین جو بہت جلد مشہور اور متداول ہوگئین جن مین سے شرح مختصر قدوری المسمی بہ مجتبی اور قنیۃ المنیۃ لتتمیم الغنیہ جسکو بدیع قزبنی کی بحر محیط اور کتاب الحاوی سے انتخاب کیا اور زاد الائمہ اور رسالہ ناصریہ اور جامع فی الحیض اور کتاب الفرائض ہین بگر ابن وہبان وغیرہ نے تصریح کی ہو کہ آپ معتزلی الاعتقاد حنفی الفروع تھے اور چونکہ آپ کی تصنیفات رطب و یابس سے بھری ہین اسلیے جبتک دیگر کتب سے آپ کی کتب کے مسائل مطابق نہون قابل اعتبار نہین۔ علوم اپنے اکابرین سے حاصل کیے جن مین سے محمد بن عبد الکریم ترکستانی شاگرد دہقان کاشانی تلمیذ نجم الدین عمر نسفی اور ناصر الدین مطرزی صاحب مغرب تلمیذ علامہ زمخشری اور صدر القراء سند الائمہ یوسف بن محمد خوارزمی اور سراج الدین یوسف سکاکی اور فخر الدین قاضی بدیع ہین جب آپ رتبہ فضیلت و کمالیت کو پہونچے تو بغداد مین تشریف لائے اور وہان کے ائمہ و فضلاء سے خوب مناظرے کیے پھر روم مین پہونچے اور مدت تک سکونت اختیار کرکے فقہاء کو درس دیا اور ۶۵۸ھ مین وفات پائی۔ شمع مدارج آپ کی تاریخ وفات ہے غزمینی طرف غزمین کے منسوب ہے جو خوارزم کے شہرون مین سے ایک شہر کا نام ہے۔

عمر بن احمد بن ہبۃ اللہ بن محمد بن ہبۃ اللہ بن احمد بن یحیی حلبی المعروف با بن عدیم حلب مین ۵۸۸ھ ہجری مین پیدا ہوے۔ نسب آپ کا ابی اجرادہ کی طرف منتہی ہوتا ہے جو

حضرت علی رح کے اصحاب سے تھے۔ کنیت ابو القاسم اور لقب کمال الدین تھا۔ بڑے عالم فاضل فقیہ محدث۔ مورخ۔ ادیب۔ کاتب۔ بلیغ۔ ذکی۔ یگانۂ زمانہ تھے آپ کے وقت مین امام ابو حنیفہ رح کے اصحاب کی ریاست آپ پر منتہی ہوئی۔ تدریس و افتاء آپ کا کام رہا۔ فقہ بدر ابیض محمد بن یوسف سے پڑھی اور حدیث کو محدثین بغداد و دمشق اور قدس سے سنا جب تاتاریون نے حلب پر چڑھائی کی تو آپ مصر مین چلے گئے اور جب وہ حلب کو لوٹ کھسوٹ اور وہان کے لوگون کو قتل کر کے واپس چلے گئے تو آپ پھر حلب مین آئے اور وہان کی خراب حالت دیکھکر ایک بڑا طویل قصیدہ اسباب مین تصنیف کیا اور فقہ و حدیث و ادب مین تالیفات کین اور ایک تاریخ حلب تیس جلد مین بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب نام سے لکھی۔ بقول ابو الفداء ماہ ذی الحجہ اور بقول سیوطی ماہ جمادی الاول سنہ ۶۶۰ ہجری مین وفات پائی اور مصر مین سفح مقطم مین دفن کیے گئے۔ آپ کے والد احمد بن ہبۃ اللہ بھی بڑے عالم فاضل اور قاضی القضاۃ تھے

محدث ادیب کامل تاریخ وفات ہے۔

فضل اللہ بن حسین تورپشتی۔ شہاب الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے امام محقق شیخ مدقق۔ محدث۔ ثقہ۔ فقیہ جید۔ صاحب تصانیف کثیرہ تھے بغوی کی مصابیح السنۃ کی مسمّے بالیسیر نہایت عمدہ شرح تصنیف کی اور کتاب مطلب الناسک فی علم المناسک چالیس باب مین تصنیف فرمائی اور بغیر فقہ کے اُسمین صرف مسائل حدیث کو اختیار کیا سنہ ۶۶۱ھ مین وفات پائی۔ آپ کی تاریخ وفات محدث زیب ملک ہے۔

علی بن سنجر بغدادی المعروف بہ ابن السباک۔ شعبان سنہ [illegible] ہجری مین پیدا ہوئے فقیہ فاضل عالم متبحر تھے۔ فقہ ظہیر الدین محمد بن عمر بخاری سے اخذ کی اور آپ سے مظفر الدین احمد صاحب مجمع البحرین نے اخذ کیا۔ فقہ مین ایک ارجوزہ تصنیف کیا اور جامع کبیر کی بھی شرح لکھی مگر اسکو کامل نہ کر سکے کہ سنہ ۶۹۱ھ یا سنہ [illegible] مین وفات پائی۔

علی بن محمد بن علی رامشی بخاری نجم العلماء اور حمید الدین الضریر کے لقب سے مشہور تھے۔ امام کبیر فقیہ محدث۔ مفسر اصولی۔ جدلی کلامی حافظ متقن تھے۔ ماوراء النہر مین علم کی ریاست آپ پر منتہی ہوئی۔ اور آپ کی جلالت کے آوازہ سے زمین کا طبق پر ہوا۔ فقہ شمس الائمہ

محمد بن عبد الستار کردری سے پڑھی اور حدیث کو جمال الدین عبید اللہ محبوبی سے سُنا اور آپ سے حافظ الدین عبد اللہ بن احمد نسفی صاحب کنز اور ابو المحامد محمود بن احمد بخاری صاحب حقائق شرح منظومہ اور جلال الدین محمد بن احمد صاعدی وغیرہ نے تفقہ کیا۔ جامع کبیر اور کتاب نافع اور کتاب منظومہ نسفی کی شرحین لکھین اور مواضع مشکلہ ہدایہ پر فوائد نام سے حاشیہ لکھا وفات آپ کی ۶۶۲ھ مین ہوئی اور امام ابی حفص کبیر کے پاس دفن کیے گئے اور بموجب وصیت کے آپ کو امام حافظ الدین نے قبر مین رکھا اور تقریبًا پچاس ہزار آدمیون کے ساتھ آپ پر نماز جنازہ کی پڑھی۔ "شمع انور" تاریخ وفات ہے۔

محمد بن احمد بن عمر صاعدی بخاری المعروف بعیدی۔ جلال الدین لقب تھا چونکہ آپکے آبا و اجداد مین سے کوئی شخص عید کے روز پیدا ہوا تھا اسلیے آپ عیدی کی نسبت سے نامزد ہوے آپ اپنے زمانہ کے امام فاضل عالم متبحر تھے اور اصول و فروع و خلاف مین معرفت تام رکھتے تھے پہلے حسام الدین محمد اخسیکثی پھر حمید الدین علی ضریر سے فقہ پڑھی اور ۶۶۲ھ مین فوت ہوے اور مقام کلاباذ واقع بخارا کے مقبرۂ قضاۃ سبعہ مین مدفون ہوے "شمع حرم" تاریخ وفات ہے۔

محمد بن سلیمان بن حسن بن حسین بلخی قدسی المعروف بہ ابن النقیب۔ ابو عبد اللہ کنیت اور جمال الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے امام۔ عالم۔ زاہد۔ فقیہ۔ محدث۔ مفسر۔ جامع علوم مختلفہ تھے قدس مین نصف شعبان ۶۱۱ھ ہجری مین پیدا ہوے۔ قاہرہ مین علم پڑھا اور مصر مین یوسف بن مخیلی سے حدیث کو سُنا مدت تک جامع ازہر قاہرہ مین اقامت اختیار کی اور مدرسہ عاشوریہ کے مدرس مقرر ہوے پھر قدس کو واپس تشریف لیگئے جہان لوگ دور دور سے آپ کی زیارت کو آتے اور آپ کی دعا سے تبرک چاہتے تھے قرآن شریف کی ایک تفسیر المسمی بالتحریر والتحبیر لاقوال ائمۃ التفسیر فی معانی کلام السمیع البصیر نہایت کلان ننانوے جلدون مین ایسی تصنیف کی کہ اس سے پہلے تالیف نہوئی تھی اور اُسمین پچاس تفاسیر کے اقوال کو جمع کیا اور اسباب نزول و قرأت و اعراب و لغات و حقائق اور علم باطن کو ذکر کیا۔ شعرانی نے کہا کہ مین نے اس سے بڑی کوئی تفسیر نہین دیکھی

وفات آپ کی قدس میں ۶۶۸ھ میں ہوئی محدث زبدۂ زمان تاریخ وفات ہے۔

محمود بن محمد بن داؤد لولوی بخاری۔ ابوالمحامد کنیت رکھتے تھے۔ بخارا میں ۶۲۲ھ کو پیدا ہوئے۔ فقیہ محدث۔ حافظ۔ مفسر۔ اصولی۔ متکلم۔ ادیب۔ کلام و جدل میں بڑی وسعت رکھتے تھے۔ فقہ برہان الاسلام زرنوجی تلمیذ صاحب ہدایہ اور ابو عبداللہ محمد بن محمد بن عبدالمجید قرشی اور سراج الدین محمد بن احمد اور بدر الدین خواہرزادہ محمد بن محمود اور حمید الدین علی الضریر تلامیذ شمس الائمہ محمد کردری وغیرہ فقہا سے پڑھی اور منظومہ نسفی کی شرح حقائق المنظومہ نام نہایت مرغوب اور بدیع الاسلوب متداول بین العلماء تصنیف کی اور واقعہ بخارا میں ۶۷۱ھ میں درجۂ شہادت کا پاکر رہگرائے عالم جاودانی ہوئے۔ نور اللہ مرقدہ تاریخ وفات ہے۔

ہبۃ اللہ بن احمد ابن معلی بن محمود طرازی۔ لقب شجاع الدین تھا فقیہ متبحر اصولی مناظر۔ فارس میدان بحث تھے دور دور سے طلبا آکر آپ سے فیضیاب ہوتے تھے دمشق میں آئے اور فقہ جلال الدین عمر خبازی سے حاصل کی۔ شرح جامع کبیر شرح عقیدہ طحاوی تبصرۃ الاسرار شرح منار تصنیف کیں اور ۷۳۳ھ میں وفات پائی طرازی بفتح طا طراز کیطرف منسوب ہے جو ترکستان میں ایک شہر کا نام ہے۔ آرائش زمانیان تاریخ وفات ہے۔

عمر بن احمد بن عمر کاخشتوانی۔ عالم جلیل القدر فاضل متبحر تھے فرائض حساب جبر مقابلہ۔ ہیئت وغیرہ مختلف علوم میں ماہر کامل تھے۔ فرائض سراجیہ حمید الدین محمد بن علی توغدی شاگرد ابی طاہر سراج الدین محمد بن محمد بن محمد سجاوندی مؤلف فرائض سراجیہ سے پڑھی اور آپ سے ابو العلاء شمس الدین محمود کلاباذی فرضی نے اخذ کیا جسنے ضوء السراج شرح سراجیہ میں آپ سے بہت سے فوائد و تحقیقات نقل کیے جو آپ کی دقت نظر اور غوص فکر پر دال ہیں شہر جرجانیہ واقع ولایت خوارزم میں ماہ صفر ۶۷۳ھ ہجری میں فوت ہوئے۔ کاخشتوانی منسوب کخشتوان کی طرف ہے جو ایک شہر بخارا کے شہروں میں سے ہے۔

علی بن عبداللہ بن محمد اذرعی۔ شمس الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے امام فاضل عزیز العلم کبیر المحل تھے۔ اکثر علوم و فنون میں آپ کو مشارکت تامہ حاصل تھی دیانت

دیانت و صیانت و عفت اور تواضع میں مشار الیہ تھے۔ مدت تک دمشق کے قاضی القضاۃ رہے تحدیث و تدریس اور افتاء آپ کا کام رہا۔ آپ کے بیٹے بدر الدین یوسف نے آپ سے علم اخذ کیا اور سنہ ۷۰۴ھ میں فوت ہوئے۔ اذرعی طرف اذرعات کے منسوب ہے جو شام میں ایک نواح کا نام ہے۔ اشرف الانام تاریخ وفات ہے۔

عبد العزیز بن احمد دیری۔ سعد الدین لقب تھا۔ فقیہ مفسر جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول علامۂ زمانہ تھے تمام عمر تدریس و تصنیف اور تفسیر علم میں مصروف رہکر سنہ ۶۹۴ھ میں وفات پائی۔ تفسیر دیری آپ کی عمدہ تصنیفات میں سے یادگار ہے۔ خواجہ آوان آپ کی تاریخ وفات ہے۔

شیخ محمد بن سعید بن ہشام ابن الجنان شاطبی۔ شاطبہ میں سنہ ۶۱۴ھ میں پیدا ہوئے ابو الولید اور فخر الولید کنیتیں تھیں۔ عالم ماہر ادیب فاضل شاعر محسن حسن الاخلاق خوش مزاج تھے۔ پہلے مالکی مذہب تھے جب شام میں آکر صاحب کمال الدین بن عدیم اور آنکے بیٹے قاضی القضاۃ مجد الدین کی صحبت اختیار کی تو مالکی سے حنفی المذہب ہوئے اور قبالیہ میں مدت تک درس دیتے رہے اور دمشق میں سنہ ۶۷۵ھ میں فوت ہوئے اور سفح قاسیون میں دفن کیے گئے سرور دہر تاریخ وفات ہے۔

محمد بن عبد الکریم بن عثمان المعروف بابن شماع۔ فقیہ متبحر فروع و اصول میں ید طولی رکھتے تھے۔ علوم شمس الدین عبد اللہ بن عطار سے پڑھے اور سنہ ۶۷۶ھ میں وفات پائی۔ زینت دہر تاریخ وفات ہے۔

سلیمان بن ابی العز وہیب بن عطار الاذرعی۔ صدر الدین لقب اور ابو الربیع کنیت تھی مصر میں آکر مقیم ہوئے صفدی نے کہا ہے کہ آپ اپنے زمانہ کے امام عالم علامہ متبحر تھے دقائق و غوامض فقہ میں عارف و ماہر تھے مصر و شام میں ریاست مذہب حنفیہ کی آپ کی طرف منتہی ہوئی فقہ محمود بن عبد السید حصیری تلمیذ قاضی خان سے حاصل کی اور آپ سے آپ کے بیٹے محمد بن سلیمان اور احمد بن ابراہیم سروجی نے تفقہ کیا مدت تک قضاء مصر و شام کے متولی رہے اور تراسی سال کی عمر میں سنہ ۶۸۰ ہجری کو فوت ہوئے

جواہر اسرار آپ کی تاریخ وفات ہے۔ آپ نے قاضی خان شرح زیادات کو منتخب کیا۔

عبد الرحمن بن کمال الدین عمر بن احمد بن ہبۃ اللہ بن محمد بن ہبۃ اللہ عقیلی حلبی حنفی المعروف با بن عدیم۔ محی الدین لقب اور ابو المجد کنیت تھی۔ عالم فاضل فقیہ محدث ادیب عارف مذہب تھے ۵۸۸ھ ہجری میں پیدا ہوئے دمشق حلب بغداد و حرمین روم کے محدثین سے حدیث کو سنا اور طلب کیا۔ آپ ہی ہیں جنھوں نے پہلے پہل جامع حاکم میں خطبہ پڑھا اور ظاہریہ میں جبکہ وہ تعمیر ہوا درس دیا اور شام کے قاضی القضاۃ ہوئے اور ریاست مذہب امام ابو حنیفہ رح کی مصر و شام میں آپ کی طرف منتہی ہوئی۔ ۶۶۰ھ میں وفات پائی۔ کعبۂ شرف تاریخ وفات ہے۔

محمود بن عبد القاہر بن ابی بکر شہاب الدین رازی سراج الدین عمر کے والد ماجد فقیہ محدث مفسر تھے۔ دمشق میں فقہ حصیری اور مصر میں اپنے چچا زین الدین محمد بن ابی بکر تلمیذ صاحب ہدایہ سے پڑھی اور بعد خلاطی کے مدرسہ سیوفیہ میں مدت تک درس دیتے رہے ۶۸۰ھ میں وفات پائی۔ ہادی خداداں تاریخ وفات ہے۔

عبد اللہ بن محمود بن مودود بن محمود موصلی۔ ابو الفضل کنیت اور مجد الدین لقب تھا ۵۹۹ھ میں شہر موصل میں پیدا ہوئے پہلے اپنے باپ ابی الثنا محمود سے جو ۶۳۳ھ میں فوت ہوئے سماع علوم کے حاصل کیے پھر دمشق میں جا کر جمال الدین حصیری سے علوم کی تکمیل کی اور فروع و اصول میں وحید العصر فرید الدہر ہوئے بڑے بڑے فتاوی آپ کو حفظ تھے اول کوفہ کی قضاء کے متولی ہوئے پھر معزول ہو کر بغداد میں آئے اور مشہد امام ابی حنیفہ رح میں درس کو ترتیب دیا اور وہاں کے مفتی اور مدرس ہوئے یہاں تک کہ شنبہ کے روز ۱۹ ماہ محرم ۶۸۳ھ میں وفات پائی۔ معدن حسنات آپ کی تاریخ وفات ہے۔ آپ نے فقہ میں کتاب مختار علی جوانی کے وقت تصنیف فرمائی تھی پھر اسکی شرح اختیار نام تصنیف کی چنانچہ یہ دونوں کتابیں آپ کی فقہا کے نزدیک بڑی معتبر و مستند ہیں یہاں تک کہ آپکی پہلی کتاب متون اربعہ میں شامل ہے جس پر اکثر متاخرین فقہاء کا اعتماد ہے اور متون اربعہ یہ ہیں مختار۔ کنز۔ وقایہ۔ مجمع البحرین آپ کے تین بھائی اور بھی تھے۔ عبد الکریم و عبد العزیز

و عبدالکریم نام جو عالم فاضل تھے چنانچہ عبدالکریم نے تو حدیث کو موصل مین سنا اور بیان کیا اور فقہ دمشق مین جاکر جمال الدین حصیری سے حاصل کی اور سنہ [illegible]ھ مین وفات پائی اور عبدالعزیز و عبدالکریم دونون فقیہ تھے جو موصل کے مدرس تھے۔

داؤد بن یحیی بن حبان بن عبدالملک قحطانی - زبیدی - قرشی - اسدی - عماد الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے امام فاضل شیخ محقق دمشق کے قاضی تھے نسب آپ کا زبیر بن عوام صحابی کی طرف منتہی ہوتا ہے - وفات آپ کی سنہ ٦٨٤ ہجری مین ہوئی - سراج ہدایت تاریخ وفات ہے -

عبدالعزیز بن عبدالسید بن عبدالعزیز بن محمود خوارزمی - سنہ ٥٩٦ ہجری مین پیدا ہوے ابو خلیفہ کنیت تھی بڑے عالم فاضل جامع معقول و منقول تھے اور ابوالرجاء مختار بن محمود زاہدی آپکے ہم عصرون مین سے تھے اور آپ کی بڑی تعریف کیا کرتے تھے ابوالعلاء نے اپنی معجم مین آپ کا ذکر کیا - وفات آپ کی بقول علی قاری سنہ ٦٨٤ھ کو قدس مین ہوئی - ایزد پرست آپ کی تاریخ وفات ہے -

احمد بن صدر الدین سلیمان بن وہیب دمشقی - تقی الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے امام فاضل - حافظ فنون اور صدر الصدور تھے - علوم اپنے باپ شاگرد حصیری تلمیذ قاضی خان سے حاصل کیے اور سنہ ٦٨٥ھ مین وفات پائی - گوہر تابان آپ کی تاریخ وفات ہے -

محمد بن محمد ابو الفضل برہان نسفی - اپنے زمانہ کے امام فاضل - مفسر - محدث - فقیہ - اصولی - متکلم تھے - سنہ ٦٠٠ھ کے قریب پیدا ہوے - علم خلاف مین ایک مقدمہ تصنیف کیا اور علم کلام مین عقائد نسفی نام ایک کتاب لکھی جسکی سعد الدین تفتازانی وغیرہ نے شرحین لکھیں اور امام فخر الدین رازی کی تفسیر کبیر کو ملخص کیا اور ماہ ذی الحجہ سنہ ٦٨٦ھ مین وفات پائی اور امام ابو حنیفہ کے مشہد کے پاس مدفون ہوے امام تقی تاریخ وفات ہے - وہ جو صاحب کشف الظنون نے عقائد نسفی کو ابی حفص عمر نسفی کی طرف منسوب کیا ہے یہ اُنکے قلم کا زلہ ہے -

شیخ برہان الدین محمود بن ابی الخیر اسعد بلخی - سلطان غیاث الدین بلبن کے وقت مین اکابر علماء و فضلاء مین سے فقیہ محدث جامع علوم عقلیہ و نقلیہ واقف فنون

رسمیہ و عرفیہ صاحب شریعت و طریقت تھے اور شعر عارفانہ کہتے تھے آپ نے مشارق الانوار کو
اُسکے مصنف سے سند کیا آپ کا قول تھا کہ مین چھ سات سال کی عمر مین اپنے باپ کے ہمراہ راستہ
مین چلا جاتا تھا کہ سامنے سے حضرت مولانا برہان الدین مرغینانی صاحب ہدایہ کی سواری آئی
اور مین اُس ہجوم مین اپنے باپ سے جدا ہو گیا جب مولانا ممدوح کی سواری نزدیک آئی تو
مین نے آگے ہو کر سلام کیا آپ نے میری طرف دیکھکر فرمایا کہ خدا تعالی مجکو ایسا کہلاتا ہی کہ یہ
لڑکا اپنے زمانہ مین علامہ ہوگا مین نے یہ سخن اپنے کانون سے سنا اور آپ کے ہمرکاب چل پڑا
پھر ممدوح نے فرمایا کہ خدا مجکو یہ کہلاتا ہی کہ یہ لڑکا ایسا ہوگا کہ بادشاہ اُسکے دروازہ پر حاضر ہونگے
آپ نے بارہا فرمایا ہی کہ قیامت کو خدا تعالی مجکو کسی گناہ کبیرہ سے نہ پوچھے گا مگر ایک کبیرہ
سے لوگون نے پوچھا کہ وہ کونسا ہی آپ نے فرمایا کہ وہ سماع چنگ ہی جو بہت دفعہ مین نے
سُنا ہی۔ وفات آپکی ۶۵۵ھ ہجری مین ہوئی اور قبر آپ کی حوض شمسی کے جانب شرق
واقع ہی جسکو تختہ نور کہتے ہین اکثر لوگ واسطے تیزی فہم اور زیادتی علم کے آپ کی قبر کی
خاک لڑکون کو کھلاتے ہین محدث فہیم تاریخ وفات ہی۔

احمد بن ناصر بن طاہر حسینی۔ برہان الدین لقب ابی المعالی کنیت تھی۔ فقیہ مفسر
جامع علوم عقلیہ و نقلیہ تھے سات جلدون مین قرآن شریف کی ایک تفسیر نہایت برجستہ
و سہل تصنیف کی اور ۶۸۹ھ ہجری مین وفات پائی۔ بزرگ موجودات آپ کی تاریخ وفات ہی۔

عمر بن محمد بن عمر خبازی۔ بڑے عالم فاضل زاہد عابد جامع فروع و اصول تھے
لقب آپ کا جلال الدین تھا علوم علاء الدین عبد العزیز بخاری تلمیذ فخر الدین محمد مایمرغی
شاگرد شمس الائمہ محمد بن عبد الستار کردری تلمیذ صاحب ہدایہ سے پڑھے اور کمالیت کے
رتبہ کو پہونچے پھر دمشق مین تشریف لائے اور وہان کے مدرس مقرر ہوئے پھر مفتی بنے
اور حج کیا اور ہدایہ کی شرح اور ایک کتاب اصول فقہ مین مغنی نام سے تصنیف کی احمد العباس
احمد بن مسعود بن عبد الرحمن قونوی اور بدر الطویل اور داؤد رومی منطقی اور ہبۃ اللہ بن
احمد ترکستانی نے آپ سے علوم پڑھے۔ وفات آپ کی بقول کفوی ۶۹۱ھ اور بقول
صاحب کشف ۶۷۱ھ ہجری مین واقع ہوئی۔

لغمان بن حسن بن یوسف خطیبی معز الدین لقب تھا۔ بڑے عالم فاضل فقیہ متبحر تھے۔ مدت تک قاہرہ کے قاضی القضاۃ رہے۔ جنسے تمام لوگ خوش رہے اور ۶۹۲ھ مین وفات پائی "مشہور آفاق" آپ کی تاریخ وفات ہے۔

محمد بن محمد بن نصر بخاری۔ ابو الفضل کنیت حافظ الدین کبیر لقب تھا بخارا مین ۶۱۵ھ مین پیدا ہوے اپنے زمانہ کے امام فاضل عالم ربانی۔ زاہد عابد۔ فقیہ محدث ثقہ متقن حافظ۔ مفسر محقق۔ مدقق جامع انواع علوم و فنون تھے۔ علوم فقہ وغیرہ حسام الدین حسین سغناقی اور شمس الائمہ محمد بن عبد الستار کردری اور احمد بن اسعد خریفغنی اور عبد العزیز بن احمد بخاری اور محمد بن بخاری اور شمس الدین محمود کلاباذی فرضی سے پڑھے اور حدیث کو شمس الائمہ محمد بن عبد الستار کردری اور ابی الفضل عبید اللہ محبوبی سے سُنا اور روایت کیا آپ سے حدیث کو ابی العلاء بخاری نے سُنا اور اپنی معجم شیوخ مین آپ کا ذکر کیا۔ وفات آپ کی بخارا مین نصف شعبان ۶۹۳ھ مین واقع ہوئی اور کلاباذ مین اپنے باپ کے پاس متصل امام ابی بکر طرخان کے دفن کیے گئے "آرائش عالم" آپ کی تاریخ وفات ہے۔

عبد الوہاب بن احمد بن سحنون الخطیب۔ مجد الدین لقب تھا۔ فضلاء حنفیہ مین سے عالم ماہر۔ فاضل بارع۔ ادیب کامل شاعر بے مثل خطیب نیرب تھے۔ مدت تک مدرسۂ دماغیہ کے مدرس رہے اور چھتر سال کی عمر مین ۶۹۴ھ مین وفات پائی۔ "بلند درجات" تاریخ وفات ہے۔

احمد بن علی بن تغلب بعلبکی۔ مظفر الدین لقب تھا مگر ابن ساعاتی کے نام سے ایسے مشہور رہتے کہ آپ کے والد ماجد علی بن تغلب علم ہیئت اور نجوم اور عمل ساعات مین بڑے ماہر یا ماہر اور یگانۂ زمانہ تھے۔ آپ شہر بعلبک مین جو دمشق سے بارہ فرسنگ کے فاصلہ پر ہے پیدا ہوے اور بغداد مین نشو و نما پایا اور کمال کے رتبہ کو پہونچکر علوم شرعیہ مین امام زمانہ اور فروع و اصول مین حافظ متقن۔ اہل ثقاہت ہوے چنانچہ مشائخ زمانہ نے اس بات پر اقرار کیا کہ آپ جوانمردی کے میدان کے شہسوار گذرے ہین شمس الدین اصفہانی شافعی شارح کتاب محصول آپکو ابن حاجب پر تفضیلت دیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آپ ابن حاجب سے بہت ذکی ہین یہانتک کہ لوگ ذکاء اور فصاحت و خوشخطی مین آپ سے تمثیل دیا کرتے تھے۔ علوم آپنے تاج الدین علی بن سنجر

تلمیذ ظہیر الدین محمد مصنف فتاوی ظہیریہ شاگرد حسن قاضی خان سے حاصل کیے مدت تک بغداد میں مدرسہ لطائف خفیہ کے جو دروازہ مستنصریہ میں واقع تھا مدرس رہے۔ مجمع البحرین اور بدیع اصول فقہ میں بہت عمدہ کتابیں لکھیں اور علم ادب میں بھی نہایت مفید تصنیف کی رکن الدین سمرقندی اور ناصر الدین بن محمد نے آپ سے مجمع البحرین پڑھی۔ وفات آپ کی سنہ ۶۹۴ھ میں ہوئی۔ آرائش آفاق تاریخ وفات ہے۔ آپ کی ایک بیٹی مسماۃ فاطمہ بڑی فقیہہ تھی جسنے آپ سے فقہ اور مجمع البحرین کو پڑھا اور اُسپر عمدہ تعلیق لکھی۔

یوسف اذرعی

یوسف بن عبد اللہ بن محمد اذرعی۔ بدر الدین لقب تھا۔ عالم دہر و فاضل عصر ماہر علوم متعددہ تھے سنہ ۶۱۰ ہجری میں پیدا ہوئے فقہ اپنے باپ قاضی القضاۃ شمس الدین عبد اللہ اور محمود حصیری سے حاصل کی چارشنبہ کے روز ۱۳۔ ماہ ربیع الاول سنہ ۶۹۲ ہجری میں وفات پائی۔ مقتدائے عالم آپ کی تاریخ وفات ہے۔

احمد حصیری

احمد بن جمال الدین ابی المحامد محمود بن احمد بن عبد السعید بن عثمان بن نصر بن عبد الملک بخاری المعروف بالحصیری۔ بخارا میں ماہ رجب سنہ ۵۴۶ھ میں پیدا ہوئے نظام الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے امام فاضل۔ فقیہ اجل تھے یہانتک کہ حنفیوں میں سے آپکے وقت میں کوئی آپ سے ہمسری نہ کرسکتا تھا فقہ اپنے باپ جمال الدین محمود حصیری سے پڑھی مدت تک مدرسہ نوریہ میں تدریس پر رہے اور سنہ ۶۹۸ھ کو دمشق میں وفات پائی علامۂ محدث تاریخ وفات ہے۔

حسن بن احمد رازی

حسن بن احمد بن حسن بن انوشروان رازی۔ سنہ ۶۳۱ھ میں پیدا ہوئے اپنے وقت کے امام کامل۔ علامۂ فاضل۔ فروع و اصول میں سرآمد اور حدیث و تفسیر میں ید طولی رکھتے تھے۔ حسام الدین کے لقب سے ملقب اور قاضی القضاۃ کے خطاب سے پکارے جاتے تھے۔ سنہ ۶۷۵ ہجری کو دمشق میں تشریف لائے اور یہاں بیس برس تک قاضی رہے پھر مصر میں گئے اور وہاں چار سال تک دار القضا کے متولی رہے اور سنہ ۶۹۹ھ میں تاتار کی لڑائی میں فوت ہوئے۔ تجلی نور تاریخ وفات ہے۔

ایوب نحاس

ایوب بن ابی بکر بن ابراہیم نحاس حلبی۔ شہر حلب کے رہنے والے تھے ابو صابر کنیت اور بہاء الدین لقب تھا امام عالم اور مفسر۔ فقیہ محدث تھے۔ آپکے زمانہ میں ہیبت کی

ریاست آپ پر منتہی ہوئی۔ حدیث کو مکہ معظمہ و قاہرہ اور بغداد کے محدثین سے پڑھا اور سُنا
اور آپ سے قاضی القضاۃ علی بن احمد طرطوسی اور یوسف بن محمد بن یعقوب بن ابراہیم
بن النحاس حلبی نے پڑھا۔ ۱۵ شوال سنہ ۶۹۸ ہجری کی دوسری رات کو فوت ہوئے۔
تاریخ وفات آپ کی لفظ مہر تابان سے نکلتی ہے۔ نحّاس بضم نون و تشدید حاے مہملہ
اسلیے اُنکو کہا کرتے تھے کہ آپ تانبے کا کام کرتے تھے۔

محمد بن سلیمان بن وہب بن ابی العز دمشقی۔ شمس الدین لقب تھا علم خلاف کے
عالم فاضل اور فروع و اصول کے جامع تھے۔ علم اپنے باپ شاگرد حصیری تلمیذ قاضی خان
سے پڑھا اور دمشق مین تیس سال سے زیادہ مفتی رہے بعد ازان وہان کے قاضی مقرر
ہوے یہانتک کہ سنہ [illegible] ہجری مین وفات پائی۔

محمود بن ابی بکر ابو العلاء بن علی کلاباذی بخاری۔ شمس الدین فرضی لقب تھا
سنہ ۶۴۴ھ مین شہر بخارا کے محلہ کلاباذ مین پیدا ہوے۔ اپنے زمانہ کے امام محدث متقن
فقیہ۔ صالح۔ فرضی۔ عارف رجال حدیث۔ جم الفضائل ملیح الکتاب۔ واسع الرحلۃ حبر فہّامہ
بحر زاخر علوم عقلیہ و نقلیہ تھے۔ آپ کے مشائخ سات سو سے کچھ اوپر تھے جنمین سے حافظ الدین
کبیر محمد اور حمید الدین علی ضریر اور صدر الدین محمد خلاطی و صدر الدین سلیمان بن وہب وغیرہ
ہین حدیث کو ایک جماعت محدثین خراسان و بخارا و بغداد و دمشق و مصر وغیرہ سے سُنا
اور اپنے ہاتھ سے بکثرت لکھا اور معجم کا مسودہ کیا فرائض کو نجم الدین عمر بن احمد کا ختنوانی
سے پڑھا اور یہانتک اس علم مین مہارت پیدا کی کہ فرضی کے لقب سے مشہور ہوکر فرائض
مین امام و راس ہوے اور مختصر سراجی کی شرح ضوء السراج نام نہایت نفیس مشتمل بر ذکر
ادلۂ مذاہب مختلفہ تصنیف کی جو آپ کے تبحر پر ایک دلیل ساطع اور برہان قاطع ہے
اور اس کتاب کو مختصر کر کے منہاج نام رکھا اور ایک کتاب سنن ستہ کے بارہ مین تصنیف
کی آپ سے حدیث کو ابو حیان اور عبد الکریم برزالی وغیرہ نے سُنا اور علم فرائض کو ایک
جماعت نے پڑھا۔ ذہبی نے مشتبہ نسبہ مین لکھا ہے کہ آپ نے ایک بڑی کتاب مشتبہ النسبۃ
مین تسوید کی جسمین سے مین نے بہت نقل کی۔ آپ بسبب خوف قحط کے تتار کے ساتھ ماردین

محمد بن سلیمان دمشقی

محمود شمس الدین بخاری

مین تشریف لیگئے جہان چند ماہ رہکر سنہ ہجری مین وفات پائی۔ آپ کی تاریخ وفات لفظ فقیہ شہر سے نکلتی ہے۔ طبقات قاری مین لکھا ہے کہ ابو حیان اندلسی نے کہا ہے کہ شیخ محدث ابو العلاء محمود بن ابی بکر بخاری طلب حدیث مین شہر قاہرہ مین تشریف لائے بڑے نیک خوش خلق۔ لطیف مزاج تھے بس مین اور وہ حدیث کی طلب مین پھرتے تھے پس جب وہ کسی خوبصورت کو دیکھتے تو فرماتے کہ یہ امام بخاری کی شرط پر صحیح ہے۔

شیخ الاسلام سدید بن محمد خاطی۔ علاء الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے امام کبیر اور فقہ وکلام مین رئیس بے نظیر تھے۔ علم نجم المشائخ علی بن محمد عمرانی تلمیذ زمخشری سے حاصل کیا اور آپ سے ابو یعقوب یوسف سکاکی اور حسین بن محمد بارعی نے تفقہ کیا۔

رکن الدین و الحاج خوارزمی۔ امام جلیل القدر کثیر العلم معرفت اصول دینیہ مین اوحد زمانہ اور مذہب و خلاف مین مجتہد یگانہ تھے۔ نجم الدین حکیمی شاگرد فخر الدین حسن قاضیخان سے تفقہ کیا اور آپ سے نجم الدین مختار زاہدی صاحب قنیہ نے فقہ کو حاصل کیا۔

برہان الاسلام زرنوجی۔ بڑے عالم فاضل فقیہ محدث۔ جامع معقولات و منقولات تھے۔ فقہ وغیرہ برہان الدین مرغینانی صاحب ہدایہ اور حماد بن ابراہیم صفار بخاری اور امام زادہ جوغی سے حاصل کی اور کتاب تعلیم المتعلم نہایت نفیس و مفید قلیل الحجم کثیر المنافع تصنیف کی۔

محمد بن عبد الرشید بن نصر بن محمد بن ابراہیم بن اسحٰق کرمانی۔ ابو بکر کنیت رکن الدین لقب تھا ائمہ اجلہ مین سے غواص معانی دقیقہ۔ فقیہ محدث۔ علم مذہب و خلاف مین ید طولی اور حسن کلام و اسلاف کے نقل فتاوی مین دستگاہ کامل رکھتے تھے۔ علم رکن الاسلام ابی الفضل عبد الرحمن کرمانی تلمیذ فخر القضاۃ ارسابندی شاگرد علی مروزی تلمیذ دبوسی سے پڑھا اور نیز جمال الدین مطہر بن حسین یزدی سے اخذ کیا۔ جواہر المعانی فی فتاوی ابی الفضل کرمانی اور زہرۃ الانوار حدیث مین اور جواہر الفتاوی اور حیرۃ الفقہاء وغیرہ کتب تصنیف کین۔

محمد بن عبد الکریم ترکستانی خوارزمی۔ برہان الائمہ و شمس الدین لقب تھا۔ امام فاضل۔ فقیہ متبحر تھے۔ فقہ دہقان محمد بن حسن کاسانی تلمیذ نجم الدین عمر نسفی سے پڑھی اور

آپ سے مختار زاہدی صاحب قنیہ نے تفقہ کیا۔

اشرف بن نجیب۔ بڑے عالم فاضل فقیہ کامل تھے۔ ابو الفضل کنیت اشرف الدین لقب تھا۔ فقہ وغیرہ شمس الائمہ محمد بن عبد الستار کردری وغیرہ سے اخذ کی اور کاشغر میں فوت ہوئے۔

محمد بن محمد بن الیاس مایمرغی۔ فخر الدین لقب تھا اپنے وقت کے شیخ فاضل فقیہ کامل تھے فقہ شمس الائمہ سے پڑھی اور آپ سے عبد العزیز بخاری وغیرہم نے تفقہ کیا مایمرغ ایک بڑا قصبہ ہے جو بخارا کے راستہ پر واقع ہے۔

محمد بن برہان الدین علی صاحب ہدایہ بن ابی بکر بن عبد الجلیل فرغانی۔ ابو الفتح کنیت اور جلال الدین لقب تھا اپنے باپ کی گود میں نشو و نما پاکر علم و ادب کی غذا حاصل کی اور انھیں سے فقہ پڑھی یہانتک کہ آپ کے اہل عصر نے آپ کے فضل و تقدم کا اقرار کیا اور مذہب کی ریاست آپ کے وقت میں آپ پر منتہی ہوئی۔

عمر بن برہان الدین علی صاحب ہدایہ۔ نظام الدین لقب تھا اپنے بھائی جلال الدین محمد کی طرح آپ نے بھی اپنے باپ سے علوم حاصل کیے اور یہانتک سعی کی کہ فضیلت و کمالیت کو پہونچکر مرجع فتاوی و قضایا ہوکر شیخ الاسلام سے ملقب ہوئے اور ایک جم غفیر نے آپ سے استفادہ کیا اور کتاب جواہر الفقہ اور فوائد وغیرہ تصنیف کیں۔

محمد بن عبد العزیز بن محمد بن حسام الدین صدر شہید عمر بن عبد العزیز بن عمر بن مازہ بخاری المعروف بہ صدر جہان۔ امام فاضل فقیہ متبحر۔ جامع علوم۔ فارس میدان بحث عدیم النظیر تھے۔ علم خلاف میں تعلیق لکھی اور ۶۰۳ھ ہجری میں مع ایک جماعت فقہائے بخارا کے حج کے ارادہ سے بغداد میں تشریف لائے جہان کے ذرا و امرا و اعیان نے بڑی تعظیم و تکریم سے آپ کا استقبال کیا مگر جب حج کرکے بغداد سے اپنے وطن کو واپس ہوئے تو لوگ آپ کے پیچھے آپ کو برا بھلا کہتے ہوئے شہر سے نکلے کیونکہ آپ سے رستہ میں حاجیوں کے ساتھ بڑی بدمعاملگی ظہور میں آئی تھی یہانتک کہ آپ کے غلام حاجیوں کو رستہ میں پانی سے منع کرتے تھے جس سے ان کو پانی کی طرف سے نہایت تنگی ہوئی اسلیے حاجیوں نے بجائے صدر جہان کے آپ کا صدر جہنم لقب رکھا۔

محمد بن عابد بن حسین صرخدی الاصل دمشقی المسکن تاج الدین لقب تھا فاضل یگانہ شاعر یکتا تھے۔ شہر صرخد مین جو شام مین واقع ہی ۵۸۲ھ کو پیدا ہوئے اور فقہ محمود حصیری سے حاصل کی۔

محمود ترجمانی مکی خوارزمی۔ برہان الدین لقب اور شرف الائمہ خطاب تھا اپنے وقت کے امام کبیر اور فقیہ بےنظیر تھے آپکا بیٹا علاء الملۃ بھی بڑا عالم فاضل آپ کی حیات مین رتبہ کمال کو پہونچ گیا تھا یہانتک کہ مذہب کی ریاست آپکے زمانہ مین باپ بیٹون پر منتہی ہوئی آپ احمد بن اسمعیل تمرتاشی اور محمود تاجری متوفی ۶۳۶ھ کے ہمعصرون مین سے ہوئے ہین۔

عماد الدین بن برہان الدین علی صاحب ہدایہ۔ آپ صاحب فصول عمادیہ یعنی ابو الفتح عبد الرحیم کے باپ تھے فقہ اپنے باپ علی بن ابی بکر اور قاضی ظہیر الدین بخاری سے پڑھی یہانتک کہ آپ اپنے دونون بھائیون شیخ الاسلام جلال الدین محمد اور نظام الدین عمر کیطرح عالم فاضل مرجع فتاوی اور شیخ الاسلام ہوے اور کتاب ادب القاضی تصنیف کی۔

احمد بن عبید اللہ بن ابراہیم بن احمد محبوبی۔ صدر الشریعہ اکبر اور شمس الدین کے لقب سے مشہور تھے علماء کبار مین سے عالم فاضل۔ اصول و فروع مین دستگاہ کامل رکھتے تھے علم اپنے باپ جمال الدین عبید اللہ بن ابراہیم تلمیذ محمد بن ابی بکر صاحب شرعۃ الاسلام شاگرد عماد الدین عمر بن بکر بن محمد زرنجری سے حاصل کیا اور آپ سے آپ کے بیٹے محمود بن احمد محبوبی نے اخذ کیا۔ کتاب تلقیح العقول فی الفروق تصنیف فرمائی۔

یوسف بن محمد خوارزمی فیدی۔ بڑے عالم فاضل۔ فقیہ۔ مفسر۔ ادیب تھے صدر القراء خطاب اور رشید الائمہ لقب تھا علوم مختار زاہدی سے پڑھے فیدی طرف فید کے منسوب ہی جو راستہ حجاز و عراق مین ایک منزل کا نام ہی۔

نظام الدین شاشی مصنف مختصر اصول شاشی۔ فقہ و اصول مین فرید العصر وحید الدہر تھے۔ اصول فقہ مین مختصر اصول الشاشی تصنیف کی اور اسکا نام خمسین رکھا اور اس نام رکھنے کی وجہ یہ تھی کہ آپکی عمر اسوقت پچاس سال کی تھی اور آپنے یادگار کے طور پر اسکا یہ نام رکھدیا یہ کتاب آپکی ایسی مقبول خاص و عام ہوئی کہ تدریس کی کتب مین داخل ہوگئی اسکی شرح ۷۸۱ھ مین مولی محمد بن حسن خوارزمی الشہیر بہ شمس الدین شاشی نے تصنیف کی

ابو القاسم تنوخی - اپنے زمانہ کے امام فقیہ ادیب - محدث مفسر تھے - علم حمید الدین ضریر متوفی ۶۶۷ھ تلمیذ شمس الائمہ کردری شاگرد صاحب ہدایہ سے پڑھا اور آپ سے شیخ وجیہ الدین دہلوی اور ملک العلماء سراج الدین سقغی دہلوی اور شمس الدین خطیب وغیرہم نے فقہ پڑھی -

میمون بن محمد بن محمد بن معتمد بن محمد بن مکحول بن فضل مکحولی النسفی - ابو المعین کنیت تھی - امام فاضل جامع فروع واصول تھے کتاب تبصرۃ الدلۃ تمہید قواعد التوحید اور کتاب المناہج اور شرح جامع کبیر وغیرہ تصنیف کین اور علاء الدین ابو بکر محمد سمرقندی صاحب تحفۃ الفقہا نے آپ سے تفقہ کیا -

عبد الرحیم بن ابی بکر عماد الدین بن صاحب ہدایہ - ابو الفتح کنیت اور زین الدین لقب تھا فقہ اپنے باپ اور نیز حسام الدین علیاباذی سے حاصل کی اور ایک کتاب نہایت نفیس فقہ مین فصول عمادیہ نام تصنیف فرمائی جسکی تالیف سے سمرقند مین شعبان ۶۵۱ہجری کو فراغت پائی -

محمد بن عمر بن محمد نوحاباذی - ظہیر الدین لقب تھا - شہر نوحاباذ مین جو بخارا کے علاقہ مین واقع ہی - ۲۲ - ماہ شوال ۶۱۶ ہجری مین پیدا ہوے اپنے وقت کے شیخ عالم - فقیہ - عارف مذہب تھے - فقہ شمس الائمہ کردری سے حاصل کی - کتاب کشف الابہام لرفع الاوہام اور کشف الاسرار فی اصول الفقہ وغیرہ تصنیف کین اور دمشق مین تشریف لائے اور بغداد مین درس دیا -

احمد بن مسعود بن عبد الرحمن قونوی - ائمہ کبار اور اعیان فقہاء مین سے نحوی لغوی - اصولی تھے - علم جلال الدین عمر حبازی شاگرد عبد العزیز بخاری سے حاصل کیا ابو العباس کنیت رکھتے تھے عقیدۂ طحطاوی کی شرح لکھی اور امام محمد کی جامع کبیر کی بھی شرح تقریر نام چار جلد مین تصنیف کی مگر زندگی نے وفا نہ کی کہ اوسکو کامل کرسکتے جسکو آپ کے بعد آپ کے بیٹے نے پورا کیا -

قاضی محمد بن احمد عامری - ابو عاصم کنیت تھی فقیہ فاضل اور دمشق کے قاضی تھے

آپ کی تصنیفات سے کتاب مبسوط تیس جلد مین یادگار ہے- عامری طرف عامر بن لوی یا عامر بن صعصعہ اور عامر بن عدی کے منسوب ہے اور نیز عامر ایک بطن قیس غیلان سے ہے

عبداللہ بن مظفر بن محمد بن ابراہیم - رضی الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے امام کامل - عالم فاضل - فقیہ نحوی تھے انشا اور بلاغت مین آپ کو ید طولی حاصل تھا بہت سی کتابین اور دیوان اشعار وکتاب انشاء وخطب وغیرہ تصنیف کین - علوم مختار بن محمود زاہدی تلمیذ عبدالکریم ترکستانی شاگرد دہقان کاشانی سے حاصل کیے اور آپ سے نجم الدین محمد بن ابی الثنا بغدادی اور بدرالدین محمود بن حسن بن علی عینی الشہیر کندی نے تفقہ کیا-

حدیقۂ ہشتم

آٹھوین صدی کے فقہاء وعلماء کے بیان مین

علی بن احمد بن علی بن یوسف المعروف بقاضی حصن ۷۱۶ھ مین پیدا ہو کمال الدین لقب تھا- چونکہ حصن - کراد کی قضاء آپکے سپرد ہوئی تھی اسلیے آپ قاضی حصن کے نام سے مشہور تھے - وفات آپ کی ۷۸۲ھ مین ہوئی- مجمع الحسنات تاریخ وفات ہے-

داؤد- بن عثمان بن یعقوب رومی- شہاب الدین لقب تھا بڑے عالم تبحر تھے فقہ ایک جماعت کثیر فضلا سے حاصل کی مدت تک قاہرہ مین درس وتدریس مین مصروف رہے اور محرم کے مہینے ۷۵۰ ہجری مین فوت ہوے- خواجۂ ملک تاریخ وفات ہے-

محمود بن احمد المعروف بابن سراج قونوی- جمال الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے امام فاضل شیخ حنفیہ تھے آپ نے شیخ ابومحمد مکی قیسی متوفی ۴۳۷ھ کی تفسیر مختصر احکام القرآن کو نہایت خوبی وخوش اسلوبی سے ملخص کیا اور ۷۷۰ھ مین وفات پائی- شمع رہنما تاریخ وفات ہے

علی بن محمد بن حسن فارسی رکابی- عالم فاضل اور قاہرہ کے مدرس تھے ہدایہ پر تعلیقات لکھین فارسی آپ کو اسلیے کہتے تھے کہ آپ بہت بڑا لنبا عمامہ باندھا کرتے تھے اور رکابی کے لقب سے اسلیے ملقب ہوے کہ آپ کے پاس رسول اللہ صلعم کی رکاب مع جوتے کے تھی

وفات آپ کی سنہ ۷۰۸ ہجری مین ہوئی۔

عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی - ابوالبرکات کنیت اور حافظ الدین لقب تھا شہر نسف یعنے نخشب کے جو ماوراء النہر مین واقع ہی رہنے والے تھے اپنے زمانہ کے امام کامل۔ عالم محقق فقیہ مدقق - فاضل عدیم النظیر - فقہ و اصول مین سرآمد اور حدیث اور اُسکے معانی مین بارع زاہد و پرہیزگار تھے - ابن کمال پاشا نے آپ کو فقہاء کے چھٹے طبقہ مین شمار کیا ہی جو روایات ضعیفہ اور قویہ کی تمیز کرنے پر قادر ہون - فقہ شمس الائمہ محمد بن عبدالستار کردری اور حمید الدین ضریر اور بدرالدین خواہرزادہ سے حاصل کی اور امام محمد کی زیادات کو احمد بن محمد عتابی سے روایت کیا اور آپ سے سغناقی نے سماع کیا - تصانیف آپ نے فقہ و اصول مین بہت عمدہ اور معتبرہ کین چنانچہ کنز الدقائق اور وافی اور اُسکی شرح کافی اور منار اور اُسکی شرح کشف الاسرار اور مصفی شرح منظومۂ نسفیہ اور مستصفی شرح فقہ النافع اور اعتماد شرح عمدہ اور عقیدۂ حافظیہ اور منتخب اخسکتی پر دو شرحین تصنیف فرمائین اور ایک نہایت جید اور معتبر تفسیر مدارک التنزیل نام تصنیف کی جب آپ بغداد مین سنہ ۷۱۰ ہجری مین تشریف لائے تو آپ نے ہدایہ کی بھی شرح لکھی لیکن اتقانی نے غایۃ البیان مین لکھا ہی کہ آپ نے ضرور ہدایہ کی شرح لکھنی چاہی تھی مگر جب آپ کے اکابر ہم عصر تاج الشریعہ نے سُنا تو اُنھون نے آپ کو کہا کہ آپ کی شان سے بعید ہی کہ اس خفیف امر مین مصروف ہون پس آپ اس ارادہ سے باز رہے اور آپ نے چاہا کہ کوئی مستقل کتاب مثل ہدایہ کے تصنیف کیجاوے چنانچہ آپ نے کتاب وافی اور اُسکی شرح کافی ایسی تصنیف کی کہ گویا ہدایہ کی ہی شرح تصنیف کی - وفات آپ کی بغداد مین جمعہ کی رات ماہ ربیع الاول سنہ ۷۱۰ ہجری مین ہوئی - فقیہ شہیر تاریخ وفات ہی -

احمد بن ابراہیم بن عبد الغنی بن اسحٰق سروجی - قاضی القضاۃ خطاب اور ابوالعباس کنیت تھی اصل مین شہر سروج کے رہنے والے تھے جو شام کے ملک مین شہر حران کے پاس جہان زرتشت پیدا ہوا تھا واقع ہی - فقہ اور اصول مین امام فاضل اور معقول و منقول مین شیخ زمانہ تھے - فقہ قاضی القضاۃ ابی ربیع سلیمان اور محمد بن عباد خلاطی تلمیذ جلال الدین حصیری شاگرد قاضی خان سے پڑھی - مدت تک مصر کے قاضی و مفتی اور مدرس رہے اور آپ سے امیر علاء الدین [illegible]

بن بلیان بن عبداللہ فارسی اور علاء الدین علی بن عثمان ماردینی معروف با بن ترکمانی نے فقہ پڑھی۔ آپ نے ہدایہ کی شرح کتاب الایمان تک غایۃ السروجی نام سے چھ جلدوں میں تصنیف کی اور اسکو دلائل نقلیہ وعقلیہ سے خوب مؤید کیا۔ علاوہ اسکے کتاب ادب القضا وفتاوٰی سروجیہ۔ کتاب المناسک۔ کتاب نفحات النسمات فی وصول الثواب الی الاموات۔ مؤلف فی حکم الخیل۔ رسالۃ الحجۃ الواضحۃ فی ان البسملۃ لیست من الفاتحۃ وغیرہ کتب مفید تصنیف کیں جو مقبول خاص وعام ہوئیں اور ماہ رجب ۷۱۰ھ میں وفات پائی۔ مشہور زمانیاں تاریخ وفات ہے۔

یحیٰی بن علی بن رومان رومی۔ نجم الدین لقب تھا۔ عالم۔ فاضل۔ صالح۔ امام جامع دمشق تھے دور دور سے لوگ آکر آپ سے فیضیاب ہوتے اور فائدہ اٹھاتے تھے۔ وفات آپ کی ۷۱۰ھ ہجری میں ہوئی۔

اسحٰق بن علی بن یحیٰی۔ ابوطاہر کنیت اور نجم الدین لقب تھا۔ علوم شرعیہ ودینیہ میں آپ کو بڑے درجہ کی دسترس اور مہارت حاصل تھی۔ ہدایہ پر آپ نے بہت مفید اور نفیس حواشی تحریر کیے اور ۷۱۱ھ ہجری میں شہر قاہرہ میں وفات پائی۔

حسن یا حسین بن علی بن حجاج بن علی سغناقی۔ حسام الدین لقب تھا اور شہر سغناق کے جو ترکستان میں واقع ہے رہنے والے تھے اپنے زمانے کے فقیہ کامل اور عالم فاضل نحوی جدلی تھے فقہ حافظ الدین کبیر محمد بن محمد بن نصر بخاری اور فخر الدین محمد بن محمد بن الیاس مایمرغی اور عبدالجلیل بن عبدالکریم اور نحو عبد ربہ وانی وغیرہ سے حاصل کی پھر بغداد میں تشریف لیگئے اور وہاں مشہد امام ابی حنیفہ رح کے مدرس بنے بعدازاں ۷۱۰ھ میں دمشق کی طرف حج کی غرض سے آئے اور قاضی القضاۃ ناصر الدین محمد بن عمر بن عدیم سے ملاقات کرکے اپنی مرویات ومسموعات کی سند حاصل کی۔ آپ سے قوام الدین محمد بن محمد بن احمد کاکی صاحب معراج الدرایہ شرح ہدایہ اور سید جلال الدین کرلانی صاحب کفایہ نے تفقہ کیا۔ آپ ابھی جوان ہی تھے کہ فتویٰ کا کام آپ کے سپرد کیا گیا آپ نے ہدایہ کی شرح مسمی بہ نہایہ بہت مبسوط تصنیف کی۔ علاوہ اسکے شرح تمہید فی قواعد التوحید لابی المعین میمون نسفی اور کافی شرح اصول بزدوی اور شرح منتخب اخسیکثی کی تصنیف کی اور علم صرف میں بھی

ایک کتاب بنجاح نام تصنیف کی اور ماہ رجب سنہ ۷۱۱ یا سنہ ۷۱۴ ہجری میں وفات پائی۔ فقیہ متبعہ اور فقیہ حق شناس تاریخ وفات ہیں۔

اسمٰعیل بن عثمان بن عبد الکریم بن تام بن محمد قرشی دمشقی۔ رشید الدین لقب تھا مگر ابن المعلم کے نام سے مشہور تھے اپنے زمانے کے امام فاضل۔ شیخ حنفیہ مفسر محدث فقیہ۔ اصولی۔ ادیب۔ حکیم۔ لغوی۔ نحوی۔ منطقی۔ متکلم تھے۔ سنہ ۶۲۳ھ میں پیدا ہوئے لڑکپن میں جمال الدین حصیری سے فقہ حاصل کی پھر سخاوی سے ساتوں قرائتیں پڑھیں اور ابن زبیدی وغیرہ سے حدیث کو سماعت کیا یہانتک کہ جملہ علوم میں فائق ہوئے اور قاہرہ میں سنہ ہجری میں تشریف لائے اور اُسی جگہ اخیر دم تک ٹھہرے رہے اور تدریس و افتا آپ کا کام رہا۔ ابن حبیب نے آپ سے سماع کیا۔ بڑے زاہد و متقی تھے مگر وفات سے دو برس پہلے آپ کا ذہن متغیر ہو گیا تھا۔ وفات آپ کی ماہ رجب سنہ ۷۱۴ھ میں ہوئی۔ محدث زبدۂ انجمن تاریخ وفات ہے۔

یوسف بن اسمٰعیل المعروف بابن المعلم بن عثمان تقی الدین قرشی رشید الدین لقب تھا۔ عالم فاضل۔ فقیہ کامل تھے۔ فقہ اپنے والد ماجد سے پڑھی اور مدت تک تدریس و افتا میں مشغول رہے اپنے والد کی وفات کے بعد ایک ماہ زندہ رہکر قاہرہ میں سنہ ۷۱۴ ہجری میں وفات پائی۔

داؤد بن اغلبک بن علی رومی المعروف بہ بدر الطویل۔ آپ نے شہر قونیہ میں نشو و نما پایا اور جب دمشق میں آکر تیس برس تک رہے تو جلال الدین عمر خبازی سے تفقہ کیا پھر حلب کو گئے اور وہاں پندرہ برس تک درس و تدریس میں مصروف رہے بعدہ قلعہ مسلمین کی طرف تشریف لے گئے اور وہاں سنہ ۷۱۵ھ میں وفات پائی۔

داؤد بن مروان بن داؤد ملطی نجم الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے امام فائق۔ فقیہ۔ اصولی تھے۔ آپ سے فقہا نے بڑا استفادہ کیا اور سنہ ۷۱۶ھ میں وفات پائی۔

عمر بن محمود بن عبد القاہر۔ سراج الدین لقب تھا اور محمد معروف بابن السراج کے والد تھے۔ بڑے عالم فاضل۔ جامع اصناف علوم تھے علم اپنے باپ شہاب الدین محمود شاگرد

جمال الدین محمود حصیری تلمیذ قاضی خان سے حاصل کیا۔ پہلے اشرافیہ اور عاشوریہ کے مدارس کے مدرس رہے پھر مصر کی قضا پر مامور ہوئے اور ۲ ماہ رمضان ۷۱۱ھ کو قاہرہ میں فوت ہوئے۔

خطاب بن ابی القاسم قرہ حصاری۔ شہر قرہ حصار میں جو قسطنطنیہ سے دس منزل کے فاصلہ پر ہے پیدا ہوئے پہلے اپنے شہر کے علماء و فضلاء سے پڑھتے رہے پھر شام کی طرف تشریف لیگئے اور وہاں کے علماء سے حدیث و فقہ و تفسیر حاصل کی یہانتک کہ اپنے زمانے کے افقہ اور امام محقق و مدقق ہوئے مدت تک تدریس و افتا میں مصروف رہے ۷۱۱ھ میں کتاب خلافیات عمر نسفی کی نہایت مفید شرح تصنیف فرمائی پھر اپنے شہر کو واپس آئے اور تھوڑے دنوں کے بعد وفات پائی۔

حسین بن سلیمان بن فزارہ بن بدر بن محمد کفری دمشقی۔ شہر کفریہ کے جو ملک شام میں دمشق کے پاس واقع ہے رہنے والے تھے بڑے قاری اور عالم فاضل۔ فقیہ محدث تھے چنانچہ ساتوں قراءتیں علی عبدالدائم سے پڑھیں اور حدیث کو ابن عبدالدائم سے سُنا اپنی عمر تدریس و افتاء میں گزار کر ۷۱۹ھ میں وفات پائی۔ سحاب رحمت تاریخ وفات ہے۔

قاضی محی الدین کاشانی۔ سلطان المشائخ نظام الدین اولیا کے اجل خلفاء میں سے علوم حدیث و تفسیر و فقہ میں اُستاد شہر دہلی اور زہد و تقویٰ و خوارق و کرامات میں مشہور زمانہ تھے جب آپ کو جاذب حقیقی کا شوق غالب ہوا تو آپ نے پروانۂ قضا کو جو بادشاہ کی طرف سے آپ کے پاس موجود تھا شیخ کی خدمت میں لاکر پارہ پارہ کر دیا اور فقر و مجاہدہ اختیار کر کے خرقۂ خلافت حاصل کیا۔ وفات آپ کی ۷۱۹ہجری میں ہوئی عالی درجات تاریخ وفات ہے۔

محمد بن احمد بن ظہیر الارندی۔ شمس الدین لقب تھا بڑے فقیہ۔ خلافی۔ اصولی عالم فرائض و حساب تھے۔ فقہ صدر الدین سلیمان بن وہب سے حاصل کی اور آپ سے تاج الدین بن خلیل نے تفقہ کیا۔ فرائض میں کتاب مسمی بہ ارشاد ذوی الالباب الی معرفۃ الصواب اور کتاب ارشاد الراجی شرح فرائض سراجی اور شرح کتاب عروض اندلسی کی تصنیف کی اور ۷۲۰ھ یا ۷۲۱ھ کے قریب وفات پائی۔ شہنشاہ جہان تاریخ وفات ہے۔

محمد بن عبدالرحمن بن محمد بن محمود سمرقندی سنجاری شیخ کبیر۔ عالم متبحر۔ فقیہ ذو القدر تھے سمرقند مین سنہ ۶۵۰ ہجری مین پیدا ہوئے بہت سے بلاد و امصار مین پھر کر علم کو حاصل کیا اور کمالیت کے رتبہ کو پہونچ کر ماردین مین اقامت اختیار کی اور وہین تدریس وتصنیف وافتا کا کام دیا ہیا تنک کہ ماہ رمضان سنہ ۷۲۱ ہجری مین رحلت فرمائی آرایش دہر آپ کی تاریخ وفات ہی۔ آپ کی تصنیفات سے کتاب عمدۃ الطالب لمعرفۃ المذاہب یادگار ہی۔ جسمین آپ نے مذاہب اربعہ اور مذہب داؤد ظاہری اور شیعہ کو جمع کیا۔ سمعانی نے لکھا ہی کہ سنجاری طرف سنجار کے منسوب ہی جو ایک شہر جزیرہ مین ہی جسکو سنجار بن مالک نے آباد کیا تھا مگر معلوم نہین کہ صاحب ترجمہ شہر مذکور کی طرف کیون منتسب ہوے۔

شیخ نظام الدین اولیاء بدائونی دہلوی۔ آپ کا نام نامی محمد بن احمد بن علی بخاری اور لقب سلطان المشائخ و سلطان الاولیاء و سلطان السلاطین اور خطاب محبوب الٰہی اور نظام الملۃ والدین تھا آپ جیسے اسرار طریقت وحقیقت مین اولیاء کامل ومکمل تھے ویسے ہی علوم فقہ وحدیث وتفسیر وصرف ونحو۔ منطق۔ معانی۔ ادب مین فاضل اجل عالم اکمل تھے آپ کے دادا شیخ علی اور نانا خواجہ عرب بخارا سے پنجاب مین آکر لاہور مین سکونت پذیر ہوئے پھر بدایون مین مع آپ کے والد ماجد شیخ احمد کے جاکر قیام کیا جہان آپ سنہ ۶۳۴ ہجری مین پیدا ہوئے۔ جب پانچ سال کا سن شریف ہوا تو آپ کے والد فوت ہوئے آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو مکتب مین بٹھایا اور آپ نے کلام مجید کو ختم کرکے کتابین پڑھنی شروع کین ابھی سن شریف بارہ سال کو نہ پہونچا تھا۔ کہ آپ لغت کی کتاب پڑھتے تھے اور قدوری کو مولانا علاؤالدین اصولی بدائونی سے ختم کیا پھر بارادۂ تعلیم دہلی مین آئے اور شمس الملک سے مقامات حریری کو پڑھا اور حدیث کو یاد کیا اور مولانا کمال الدین زاہد سے مشارق الانوار کو سند کیا ان ایام مین آپ کو طالب علم نظام الدین بحاث کہا کرتے تھے پھر آپ بیس سال کی عمر مین اجودھن مین جاکر شیخ فریدالدین علیہ الرحمہ کی خدمت مین مشرف ہوے اور انسے

قرآن شریف تجوید کیا اور چھ باب عوارف کے سند کیے اور تمہید ابو شکور سلمی وغیرہ کتابین پڑھین بعد ازان چند سال کی محنت و ریاضت وعبادت مین تکمیل کو پہونچکر خرقۂ خلافت حاصل کیا اور دہلی مین تشریف لاکر غیاث پور مین جہان آپ کا مزار ہی اور اب بستی نظام الدین اولیاء کے نام سے مشہور ہی سکونت پذیر ہوے اور ہدایت خلق اور افادہ وافاضہ مین وہ فروغ حاصل کیا کہ کسی کو اُسوقت کے اولیاء مین سے نصیب نہین ہوا - فیض باطنی کا یہ حال تھا کہ جو شخص صدق اعتقاد سے آپ کی خدمت مین حاضر ہوتا نظر کیمیا اثر کی تاثیر سے ولی کامل ہو جاتا آپ کی کرامات وخوارق عادات سے کتب بھری پڑی ہین اکیانوے سال کی عمر مین چارشنبہ کے روز ۱۸- ربیع الآخر ۷۲۵ھ مین وفات پائی - کعبۂ تحقیقی تاریخ وفات ہی -

ادہ بالی

زاہد دہ بالی بڑے عالم فاضل عابد - زاہد - پرہیزگار - مقبول الدعوات تھے لوگ آپ کو بڑا متبرک سمجھتے تھے پہلے قرمانیہ کے مشائخ کبار اور فضلاء نامدار سے ملاقات کی اور مدت تک نجم الدین مختار زاہدی سے پڑھتے رہے اور فخر الدین بدیع بن منصور قزینی اور نیز سراج الدین قزینی سے اخذ کیا پھر شام کو تشریف لیگئے اور وہان صدر الدین سلیمان بن وہب شاگرد حصیری تلمیذ قاضیخان سے فضیلت کا رتبہ اور کمالیت کا درجہ حاصل کیا پھر سلطان عثمان غازی جد سلاطین عثمانیہ سے ملاقات کی اور بادشاہ کے حضور مین قبولیت کا درجہ پاکر اُسکی بیٹی سے نکاح کیا جو آپ کی وفات سے ایک مہینا پیشتر فوت ہوئی آپ مدت تک تدریس و افتا مین مصروف رہے اور ایک سو بیس سال کی عمر مین ۷۲۶ھ ہجری مین فوت ہوے - دین پرست تاریخ وفات ہی -

محمد بن محمد مرغینانی

محمد بن محمد بن محمد ترکی مرغینانی - فقہ وجدل مین فائق زمانہ اور جامع اصناف علوم وفنون تھے جامع کبیر کی شرح تصنیف کی اور جامع صغیر کو ترتیب دیا اور ۷۲۶ھ مین وفات پائی - عدیم المثال تاریخ وفات ہی -

ابن حریری

محمد بن عثمان بن ابی الحسن بن عبد الوہاب المعروف بابن حریری شمس الدین لقب تھا دمشق مین ۶۵۳ھ ہجری مین پیدا ہوے بڑے عالم فاضل - فقیہ کامل - عارف مذہب تھے آپ کے وقت مین مذہب کی ریاست آپ پر منتہی ہوئی - علم ابن معلم

اسمعیل قرشی تلمیذ جمال الدین محمود حصیری سے اخذ کیا اور دمشق کی قضاء کے متولی ہوئے اور ۷۲۸ھ ہجری مین وفات پائی۔

یحییٰ بن سلیمان رومی

یحییٰ بن سلیمان بن علی رومی۔ فقیہ فاضل۔ عالم کامل تھے۔ فقہ کو ابی العباس سروجی اور رکن الدین سمرقندی سے اخذ کیا اور بعد تحصیل کے تدریس و افتا مین اپنی عمر بسر کر کے ۷۲۰ھ مین وفات پائی۔

عبد العزیز بخاری

عبد العزیز بن احمد بن محمد بخاری۔ علاء الدین لقب تھا۔ علامۂ عصر فقیہ دہر تھے فقہ اپنے چچا محمد مائمرغی تلمیذ شمس الائمہ محمد کردری اور نیز حافظ الدین کبیر محمد بخاری شاگرد کردری تلمیذ صاحب ہدایہ سے حاصل کی اور آپ سے قوام الدین محمد کاکی اور جلال الدین عمر بن محمد خبازی نے تفقہ کیا۔ تصنیف بھی نہایت برجستہ و معتبر کی جو مقبول انام ہوئی جسمین سے کتاب کشف الاسرار شرح بزدوی اور کتاب تحقیق شرح منتخب حسامی مشہور و معروف ہین اور اکثر متاخرین اہل اصول کی معتمد علیہا ہین۔ وفات آپ کی ۷۳۰ھ مین ہوئی۔ عالم مشہور انام تاریخ وفات ہے۔

عثمان بن ابراہیم ماردینی

عثمان بن ابراہیم بن مصطفےٰ بن سلیمان ماردینی۔ فخر الدین لقب تھا۔ نحوی لغوی۔ مفسر۔ محدث۔ ادیب۔ بلیغ۔ شیخ وقت۔ مرجع خاص و عام تھے۔ ولایت مصر مین مذہب حنفیہ کی ریاست آپ پر منتہی ہوئی اور تحدیث و تدریس اور افتا آپ کا کام رہا۔ جامع کبیر امام محمد کی شرح تصنیف کی اور اسکو گمنام منصوریہ مین ڈالدیا۔ آپکے دونون بیٹون یعنے قاضی القضاۃ علی و تاج الدین ابو العباس احمد اور مصنف جواہر المضیہ محی الدین عبد القادر قرشی وغیرہم نے آپ سے علم اخذ کیا۔ اکاسی سال کے ہوکر قاہرہ مین ماہ رجب ۷۳۱ھ مین فوت ہوئے۔ شریف عالم تاریخ وفات ہے۔

منطقی

ابراہیم بن سلیمان رومی قونوی معروف بہ منطقی۔ رضی الدین لقب تھا علامہ فاضل متدین۔ متواضع اور اپنے تلامذہ کے ساتھ بڑے محسن تھے مدت تک دمشق مین مدرسۂ نوریہ کے مدرس رہے اور ایک گروہ کثیر نے استفادہ کیا سات دفعہ حج کیا۔ اور ۷۳۲ھ مین وفات پائی۔ مرآت ملک آپ کی تاریخ وفات ہے۔ آپ کی تصنیفات سے جامع کبیر کی

شرح چھ جلدون مین اور کتاب منظومہ کی شرح یادگار ہے۔ قونوی طرف قونیہ کے منسوب ہے جو ایک مشہور و معروف شہر ملک روم مین ہے۔

علی بن احمد بن عبد الواحد بن عبد المنعم بن عبد الصمد طرسوسی۔ ماہ رجب ۶۶۹ھ مین پیدا ہوئے آپ نجم الدین ابراہیم طرسوسی صاحب فتاوی طرسوسیہ کے باپ تھے عماد الدین لقب تھا اور قاضی القضاۃ کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ علم ابی العلاء محمود فرضی اور بہاء الدین ابی حامد ایوب بن النحاس حلبی سے حاصل کیا۔ ۷۲۰ھ مین دمشق کی قضاء آپ کے سپرد ہوئی پھر کچھ مدت کے بعد اسکو آپ نے اپنے بیٹے کے لیے چھوڑ دیا اور کئی ایک مدارس مین درس دیا آپ قرآن شریف بڑی جلدی پڑھا کرتے تھے یہانتک کہ نماز تراویح مین تین ساعت یعنے ساڑھے سات گھڑی مین تمام قرآن ختم کر لیا کرتے تھے اور کئی دفعہ اعیان و ارکان کے حضور مین آپ نے دو ثلث ایک ساعت مین تمام قرآن پڑھ دیا جیسا کہ شیخ عبد القادر صاحب جواہر مضیہ اور علی قاری نے لکھا ہے اگرچہ اسقدر تیزی سے قرآن شریف ختم کرنا سامعین کے استعجاب کا باعث ہے مگر یہ بات انکی کرامات مین سے تھی اور اس وصف کے بہت سے قاری گذرے ہین یہانتک کہ بعض انمین سے روزمرہ چار ختم روز اور چار ختمات کو قرآن شریف کے کیا کرتے تھے جیسا کہ امام نووی اور صاحب اتقان وغیرہم نے لکھا ہے پس اس سے انکار کرنا ایسا ہی جیسا صدور خوارق سے انکار کرنا۔ وفات آپ کی ۷۳۲ھ ہجری مین ہوئی مشہور اقلیم تاریخ وفات ہے۔

محمد بن عثمان اصفہانی المعروف بابن عجمی شمس الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے امام فاضل۔ فقیہ محدث تھے۔ مدت تک اقبالیہ مین مدرس رہے اور مدرسہ عجمیہ مین تحدیث کی اور نیز مدرسہ شریفیہ نبویہ مین درس دیا اور حدیث کو دمشق مین روایت کیا۔ مذاہب مین ایک کتاب مناسک نام جمع کی اور بقول ابو الفداء ۷۴۳ھ مین وفات پائی بزرگ شہر تاریخ وفات ہے۔

عمر بن عمر بن احمد بن ہبۃ اللہ عقیلی حلبی المعروف بابن عدیم۔ عالم فاضل۔ ادیب شاعر ذی فنون صاحب مروۃ و عصبیت تھے نجم الدین لقب تھا اور ابو القاسم کنیت تھی

حلب کے قاضی رہے اور قاضی القضاۃ کے خطاب سے مشہور ہوئے آپ نے اپنے زمانہ ولایت مین کسی کو گالی نہین دی اور نہ کسی سائل کو نا امید کیا۔ ۷۳۲ھ مین حماۃ علاقہ حلب مین فوت ہوئے۔ ابو الفداء نے آپ کے حق مین مندرجہ ذیل دو شعر انشاء کیے ہین۔

قد کان نجم الدین شمساً اشرقت + بحماۃ للدانی بہا و القاصی + عدمت ضیاءہ
بن العدیم فانشدت + مات المطیع فیا ہلاک العاصی +

عبد الکریم بن عبد النور بن منیر بن عبد الکریم حلبی۔ ۱۶۔ رجب ۶۶۴ ہجری مین پیدا ہوئے اپنے زمانہ کے امام اور فقیہ فاضل محدث کامل تھے۔ قطب الدین لقب تھا علم شمس الدین محمود بن ابی بکر کلاباذی فرضی سے اخذ کیا اور حدیث کو بکثرت سنا اور بیان کیا یہانتک کہ حفاظ اور نقاد حدیث مین شمار ہوئے اور کئی دفعہ حج کیا۔ کتابون کے عاریتاً دینے مین بڑے جوانمرد تھے۔ کتاب اہتمام بہ تلخیص الامام اور شرح صحیح بخاری دس مجلد مین اور شرح سیرت عبد الغنی تصنیف فرمائی اور مصر کی ایک تاریخ کچھ اوپر دس جلد مین لکھی علاوہ انکے اور بہت کتابین تصنیف کین اور سلخ ماہ رجب ۷۳۵ ہجری مین اس جہان فانی سے رحلت کی۔ محدث مقبول تاریخ وفات ہے۔

یوسف بن اسحق بن ابراہیم بن حسن جعبری۔ ابو المحاسن کنیت اور صدر القراء لقب تھا اپنے زمانہ کے امام۔ زاہد۔ مجتہد۔ محدث۔ فقیہ۔ حافظ۔ مفسر۔ ثقہ۔ متقن۔ قرأت اور روایات مین فرد زمانہ تھے۔ علوم ابی العباس احمد سروجی سے اخذ کیے اور مدت تک تحدیث و تدریس اور افتا کا کام دیا لیکن اعتزال کی تہمت آپ کو دی گئی۔ قاہرہ مین ماہ شعبان ۷۴۵ھ مین وفات پائی۔ محدث معجز بیان تاریخ وفات ہے۔

موسی بن محمد تبریزی۔ ابو الفتح کنیت مصلح الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے امام فاضل فقیہ کامل تھے ۶۶۹ھ مین پیدا ہوئے اور ۷۰۱ھ کو دمشق مین تشریف لائے پھر واپس گئے اور ۷۲۶ھ مین پھر آئے اور قاہرہ مین رونق افروز ہوئے۔ کتاب مطلع کی ایک شرح نہایت مفید رفیع نام تصنیف کی جب حج کرکے مدینہ منورہ کو جاتے تھے ابھی وادی بنی سالم مین پہونچکر ۲۰۔ ماہ ذی الحجہ ۷۴۶ ہجری مین وفات پائی۔ جلیل اللہ تاریخ وفات ہے۔

احمد بن حسن المعروف بہ ابن زرکشی لقب شہاب الدین تھا مدرسۂ حسامیہ مین مدت تک مدرس رہے اور ہدایہ کی شرح سغناقی کا انتخاب کیا اور ماہ رجب سنہ ۷۳۸ھ مین وفات پائی

اسمٰعیل بن خلیل فرضی نحوی - تاج الدین لقب تھا بڑے فقیہ - فرضی - اصولی - صالح پرہیزگار نیکوکار - عابد زاہد تھے فقہ فخر الدین عثمان بن مصطفےٰ ماردینی اور نجم الدین ملطی و شمس الدین محمود بن احمد سے حاصل کی اور ایک کتاب مقدمہ فقہ و فرائض مین تصنیف کی اور قاہرہ مین سنہ ۷۳۶ھ یا سنہ ۷۳۹ھ مین وفات پائی - مہتر انام تاریخ وفات ہے -

علی بن بلبان بن عبد اللہ فارسی - ابو الحسن کنیت اور علاء الدین لقب تھا اصول و فروع مین بڑے متبحر عدیم النظیر - فقید المثیل فقیہ - نحوی - محدث - حسن المذاکرہ تھے اصول و فقہ کو علاء قونوی اور شمس الدین ابی العباس احمد سروجی اور صدر الدین محمد بن عباد خلاطی سے اخذ کیا اور حدیث کو دمیاطی و محمد بن علی بن صابونی اور ابن عساکر وغیرہم سے سنا اور نحو ابی حیان سے پڑھی یہانتک کہ اصول مذہب مین مقدم اور نحو مین متقن ہوئے کتاب صحیح ابن حبان اور کتاب معجم الطبرانی کو ابواب پر مرتب کیا - جامع کبیر کی شرح تصنیف کی اور خلاطی کی تلخیص جامع کبیر کی بھی تحفۃ الحریص نام ایک بڑی شرح تصنیف کی اور رسول اللہ کی سیرت لطیفہ اور ایک کتاب جامع مسائل مناسک مین تالیف کی - آپ سنہ ۶۷۵ھ مین پیدا ہوئے اور ۹ - ماہ شوال سنہ ۷۳۹ھ کو قاہرہ مین فوت ہوئے مرآت زمان تاریخ وفات ہے -

یحییٰ بن محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد الرحمٰن المعروف بابن القویرہ جمال الدین لقب تھا - عالم فاضل - فقیہ - محدث - مفسر - ادیب تھے - حدیث کو سنا اور لوگون سے بیان کیا تدریس و افتا مین تمام عمر مصروف رہے اور دمشق مین سنہ ۷۴۲ھ کو وفات پائی - عزت دارین تاریخ وفات ہے -

یوسف بن عمر بن یوسف صوفی - شیخ کبیر - عالم نحریر - جامع علم حقیقت و شریعت تھے - آپ سے فضل اللہ صاحب فتاوی صوفیہ نے اخذ کیا - آپ کی تصنیفات سے جامع المضمرات شرح مختصر قدوری معروف و مشہور ہے جو جامع تفاریع کثیرہ اور حاوی مسائل غفیرہ ہے - سنہ ۷۴۲ھ مین وفات پائی - رفیع الشان تاریخ وفات ہے -

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق

عثمان بن علی بن محجن زیلعی۔ ابو محمد کنیت فخر الدین لقب تھا۔ معرفت فقہ نحو فرائض مین بڑے مشہور تھے سنہ ۷۰۵ھ ہجری کو قاہرہ مین آئے تدریس و افتاء اور تنقید و تحقیق فقہ کی کر کے علم فقہ کو پھیلایا اور ایک جم غفیر کو فائدہ پہونچایا کنز الدقائق کی ایک نہایت معتبر شرح تبیین الحقائق نام تصنیف کی جو مقبول انام ہوئی۔ صاحب کشف نے بیان کیا ہے کہ آپ نے جامع کبیر کی بھی شرح تصنیف کی ہے۔ وفات آپ کی ماہ رمضان سنہ ۷۴۳ھ ہوئی اور قرافہ مین دفن کیے گئے۔ زیلعی طرف زیلع کے منسوب ہے جو ایک شہر ساحل بحر حبشہ پر واقع ہے۔

ابن ترکمانی

احمد بن عثمان بن ابراہیم بن مصطفی ماردینی۔ قاہرہ مین شنبہ کی رات ۲۵۔ ماہ ذی الحجہ سنہ ۶۸۱ھ مین پیدا ہوئے فقہ اپنے باپ اور بھائی سے پڑھی اور حدیث کو دمیاطی اور ابن صواف سے سنا اور روایت کیا مدت تک تدریس کی اور فتوی دیا۔ تاج الدین لقب تھا۔ مگر ابن ترکمانی کے نام سے مشہور تھے تصانیف بہت عمدہ فقہ و اصول فقہ و حدیث و فرائض و نحو و ہیئت و منطق وغیرہ مین کین اور جامع کبیر و ہدایہ کی شرح تصنیف کی اور غرہ ماہ جمادی الاول سنہ ۷۴۴ھ مین وفات پائی۔ معدن شرف آپکی تاریخ وفات ہے۔

برہان الدین بن علی بن احمد بن علی بن سبط بن عبد الحق واسطی۔ امام عالم فقیہ محدث۔ عارف غوامض مذہب قاضی ولایت مصر تھے روایت اپنے جد مجد اور ابن النجاری سے کی درس دیا اور مناظرے کیے۔ ہدایہ کی شرح تصنیف کی اور بیہقی کی سنن کبیر کا مختصر کیا اور ماہ ذی الحجہ سنہ ۷۴۴ھ مین وفات پائی۔ گوہر شاہوار تاریخ وفات ہے۔

علی بن داؤد قحفازی

علی بن داؤد بن یحیی بن حیان بن عبد الملک قحفازی۔ نجم الدین لقب اور ابو الحسن کنیت تھی۔ امام۔ فاضل۔ فقیہ محدث۔ اصولی۔ نحوی۔ شیخ اہل دمشق تھے۔ بڑے بڑے علماء و فضلاء سے علم اخذ کیا چنانچہ فقہ شمس حریری اور اصول بدر بن جماعہ سے اخذ کیا اور حدیث کو نجم سنقرادی سے سنا۔ نحو علاء بن مطر اور عز ابی محمد تونسی سے پڑھی اور سوا کتاب مناسک حج اور کچھ نظم و نثر کے آپ نے تصنیف اسواسطے نہ کی کہ لوگ مصنفین پر عیب پکڑتے ہین پس کیا ضرورت ہے کہ اپنے آپ کو نشانہ بنایا جاوے۔ جمادی الاول سنہ ۷۴۶ھ

مین پیدا ہوے اور ۱۴ ماہ رجب ۷۴۵ھ کو وفات پائی بحر سعادت آپکی تاریخ وفات ہی

عبید اللہ صدر الشریعۃ الاصغر بن مسعود بن تاج الشریعۃ محمود بن صدر الشریعۃ الاکبر احمد بن جمال الدین عبید اللہ المحبوبی صاحب شرح وقایہ۔ اپنے زمانہ کے امام متفق علیہ اور علامہ مختلف الیہ حافظ قوانین شریعت۔ ملخص مشکلات اصل وفرع شیخ فروع واصول تام معقول ومنقول۔ فقیہ۔ اصولی۔ خلافی۔ جدلی۔ محدث۔ مفسر نحوی۔ لغوی۔ ادیب۔ نغت متکلم منطقی۔ عظیم القدر۔ جلیل المحل۔ مغذی علم وادب تھے نسب آپ کا عبادہ بن صامت صحابی کیطرف منتہی ہوتا ہی اور صدر الشریعہ کے لقب سے پکارے جاتے تھے

علم اپنے دادا امام تاج الشریعہ محمود بن صدر الشریعۃ احمد تلمیذ جمال الدین محبوبی والد خود شاگرد شیخ الاسلام مفتی امام زادہ تلمیذ عماد الدین بن شمس الائمہ زرنجری سے حاصل کیا آپ اپنے دادا کی تقلید نفائس اور جمع کرنے فوائد مین بڑے مہتمم تھے اسیلئے آپنے انکی کتاب وقایہ کی نہایت عمدہ شرح تصنیف کی جو اب مقبول انام اور مشہور بین الخواص والعوام ہی پھر آپ نے کتاب وقایہ کو مختصر کر کے نام اسکا نقایہ رکھا۔ اصول فقہ مین ایک لطیف متن تنقیح نام سے تصنیف کیا پھر اسکی ایک شرح نفیس توضیح نام سے تالیف کی۔ علاوہ انکے کتاب مقدمات الاربعہ اور کتاب تعدیل العلوم فی اقسام العلوم العقلیہ اور کتاب الوشاح فی علم المعانی اور کتاب الشروط وکتاب المحاضر وغیرہ تصنیف کین جو تمام علما وفقہا کے نزدیک مقبول ومعتمد ہوئین اور انھون نے انکے بڑی خوشی سے حواشی تصنیف کیے وفات آپ کی ۷۴۷ھ مین ہوئی۔ آپکے مزار اور آپکی اولاد اور والدین اور اجداد والدین کی قبرین شرع آباد بخارا مین ہین لیکن آپکے دادا تاج الشریعہ اور نانا برہان الدین کے مرقد ین کرمان مین ہین جہان وہ فوت ہوئے۔ تاریخ وفات آپ کی جلیل المراتب ہی

مولانا شمس الدین یحییٰ اودی۔ علماے مشاہیرین سے فقیہ۔ محدث۔ عالم فاضل۔ جامع منقول ومعقول۔ حاوی فروع واصول تھے اور آپکے زمانہ مین کسی کو علماے وقت مین سے علوم فقہ وحدیث وتفسیر وغیرہ مین آپکے ساتھ تاب مقاومت نہ تھی اکثر لوگ دور ودراز سے آپ سے تلمذ کرتے اور آپکی شاگردی کو ایک فخر سمجھتے تھے۔ شیخ

عبید اللہ صدر الشریعہ صاحب شرح وقایہ

مولانا شمس الدین یحییٰ

نصیر الدین محمود چراغ دہلوی نے آپکی تعریف مین فرمایا ہی ؎ سالت العلم من احیاک حقا
فقال العلم شمس الدین یحییٰ + جن دنون آپ واسطے تحصیل علم کے اودھ سے دہلی مین
تشریف لائے شیخ نظام الدین اولیاء کی کرامات کا نہایت شہرہ ہو رہا تھا۔ ایک دن
آپ بھی ہمراہ مولانا صدر الدین نادی کے شیخ موصوف کی خدمت مین حاضر ہوے شیخ نے
آپ سے پوچھا کہ آپ شہر مین کونسی جگہ رہتے ہین اور کونسی کتاب پڑھتے ہین آپ نے
عرض کیا کہ مولانا ظہیر الدین بھکری سے اصول بزدوی پڑھتا ہون۔ شیخ نے بعض
مواضع کتاب مذکور کے جو اشکال مین مشہور تھے آپ سے پوچھے آپ نے عرض کیا کہ سبق
ہمارا ابھی جگہ تک پہونچا ہی اور یہ باتین جو آپ نے پوچھی ہین ہم پر بھی مشکل رہی ہین اُسپر
شیخ نے اُن تمام مواضع کو ایسا حل کیا کہ آپ شیخ کے معتقد راسخ ہو گئے اور بعد چند سے مرید
ہو کر مرتبۂ کمالیت کو پہونچے لیکن بعد حصول خلافت کے بہت کم لوگون کو مرید کرتے تھے آپ نے
مشارق الانوار کی شرح تصنیف کی اور اُسمین یہ روایت نقل کی کہ ما تثاوب النبی قط یعنی آنحضرت
نے ہرگز اُدباسی نہین لی۔ کہتے ہین کہ سلطان محمد تغلق نے جسنے مخلوقات کو نہایت تنگ
کر رکھا تھا آپ کو اپنے پاس طلب کر کے حکم دیا کہ آپ جیسے عالم فاضل کا یہان کیا کام ہی
آپ کاشمیر کو جاوین اور وہان خلقت خدا کو اسلام کی طرف دعوت کرین اُسوقت تو آپ
کاشمیر کا جانا منظور کر کے سلطان کی مجلس سے باہر آ گئے مگر لوگون سے آکر فرمایا کہ مین نے خواب
مین اپنے شیخ کو دیکھا ہی کہ وہ مجھکو اپنے پاس بلاتے ہین دوسرے روز آپکے سینہ مین ایک دنبل
نکل آیا اور آپ بیمار پڑ گئے جب یہ خبر سلطان کو ہوئی تو اُسنے اُس احتمال سے کہ شاید آپ
بہانہ کرتے ہین اپنے پاس بلایا۔ ادھر آپ نے سنہ [illegible]ھ مین اس جہان کو وداع کیا اور قبر
آپ کی یاران جونرہ مین واقع ہی۔ زاہد خلائق تاریخ وفات ہی۔

عبد اللہ بن فخر الدین احمد المعروف بابن فصیح بن علی بن احمد عراقی کوفی۔ جلال الدین
لقب تھا سنہ [illegible] ہجری مین پیدا ہوے اپنے باپ کی طرح جامع علوم نقلیہ وعقلیہ تھے۔ اور
حدیث کے بڑے طالب تھے چنانچہ بغداد مین ایک جماعت سے حدیث کو سنا اور دمشق مین
حافظ ذہبی اور جزری سے سماعت کیا یہانتک کہ کمال وفضیلت کو پہونچے۔ وفات آپکی

سنہ ۷۴۷ ہجری مین ہوئی۔

محمد بن محمد بن احمد سنجاری المعروف بقوام الدین کاکی۔ عالم فاضل فقیہ متبحر تھے علم علاء الدین عبد العزیز بخاری شاگرد فخر الدین محمد بن محمد مایمرغی سے حاصل کیا اور اُنسے اور حسام الدین حسن سغناقی سے ہدایہ کو پڑھا اور قاہرہ مین آکر جامع ماردین مین اقامت اختیار کی اور افتا وتدریس مین مشغول رہے یہانتک کہ سنہ ۷۴۹ ہجری مین وفات پائی۔ چشمۂ عرفان تاریخ وفات ہے۔ ہدایہ کی شرح مسمی بہ معراج الدرایہ اور کتاب عیون المذاہب ائمہ اربعہ کے اقوال مین تصنیف کی۔

محمد بن احمد بن عثمان بن ابراہیم بن مصطفےٰ ماردینی ترکمانی۔ سنہ ۷۲۱ ہجری مین پیدا ہوے۔ جلال الدین لقب تھا۔ عالم متبحر اور نوادر زمانہ سے تھے مگر افسوس آپکی عمر نے وفا نہ کی اور عین نوجوانی کی حالت مین سنہ ۷۴۹ ہجری مین انتقال کیا۔ کہتے ہین کہ اگر آپ کی عمر وفا کرتی تو آپ اپنی ذکاوت اور ہوشیاری کے باعث اپنے زمانہ کے علماء وفضلا سے سبقت لیجاتے۔

علی بن محمد حاصری۔ نور الدین لقب تھا بڑے فقیہ۔ اصولی۔ فرضی تھے سنہ ۶۸۶ھ مین قاہرہ مین پیدا ہوے۔ علوم شیخ شمس الدین محمود سے پڑھے بعد ازان درس و فتاء مین مصروف رہے اور سنہ ۷۴۹ھ مین وفات پائی۔

عبد العزیز بن علی بن عثمان ماردینی ترکمانی۔ فقیہ فاضل۔ عالم کامل تھے۔ علم اپنے باپ سے اخذ کیا اور انھین سے حدیث کو سُنا اور روایت کیا اور اپنے ہاتھ سے بہت کچھ لکھا۔ کئی جگہ مدرس مقرر رہے اور اپنے باپ کی ہی حیات مین سنہ ۷۴۹ھ مین وبا سے فوت ہوے۔

شیخ احمد بن عبد اللہ المعروف بہ ابن المہاجر حنفی۔ شہاب الدین لقب تھا۔ نحو و عروض مین عالم فاضل۔ فقہ واصول مین عارف کامل تھے حماۃ مین قاضی جمال الدین عبد اللہ بن العدیم کی طرف سے نائب رہے۔ آنحضرتؐ کی مدح مین قصائد اور نظم حسنہ تصنیف کی اور ماہ رجب سنہ ۷۴۹ھ مین وفات پائی۔

علی بن عثمان بن ابراہیم ماردینی۔ علاء الدین لقب تھا لیکن ابن ترکمانی سے مشہور

ے- فقہ و اصول مین امام عالم- شیخ کامل بارع- محقق- مدقق اور فنون عقلیہ و نقلیہ مین
ہر متبحر اور حدیث و تفسیر مین ید طولیٰ رکھتے تھے- فرائض- حساب- شعر و تاریخ مین دستگاہ
ل حاصل تھی- مدت تک ولایت مصر کے قاضی رہے- تصانیف کثرت سے کین چنانچہ
کی تصانیف سے بہجۃ الاعاریب بما فی القران من الغریب- و المنتخب فی الحدیث و المؤتلف
المختلف- و کتاب الضعفاء و المتروکین- و جواہر النقی فے الرد علی البیہقی و مختصر المحصل
ن الکلام و معدن فی اصول الفقہ- و مختصر رسالۃ القشیری و مختصر علوم الحدیث لابن الصلاح
غیر ذالک مشہور و معروف ہین- علاوہ انکے کتاب ہدایہ کو بھی مختصر کر کے نام اسکا کفایہ
لکھا تھا اور پھر اسکی شرح کرنی شروع کی تھی مگر اسکو تمام نہ کر سکے کہ عاشورہ کے روز ۷۵۰ھ
ین موت کا پیادہ آگیا- ہادی خلق تاریخ وفات ہے- آپ کے بعد آپ کے بیٹے قاضی القضاۃ
عبداللہ بن علی نے شرح مذکور کو پورا کیا- صاحب جواہر مضیہ لکھتے ہین کہ مین نے علی
بن ترکمانی سے ایک پارہ ہدایہ کا پڑھا اور حدیث مین آپ کی ملازمت کی- سیوطی نے
آپ کی ولادت سنہ ۶۸۳ ہجری اور وفات سنہ ۷۴۵ ہجری مین قرار دی ہے-

قاضی زین الدین عجمی عالم متبحر اور فروع و اصول مین ید طولیٰ رکھتے تھے- ابی سعید
حاکم تتار کی طرف سے دار القضاء کے متولی ہوے- مختصر ابن حاجب کی شرح تصنیف
کی اور سنہ ۷۵۳ھ مین وفات پائی- علوم مرتبہ تاریخ وفات ہے-

احمد بن علی بن احمد ہمدانی کوفی المعروف بہ ابن فصیح- ابو طالب کنیت اور فخر الدین
لقب تھا- کوفہ مین سنہ ۶۸۰ھ مین پیدا ہوے اپنے وقت کے امام علامہ اور جامع علوم نقلیہ
و عقلیہ تھے آپ کے زمانہ مین امام ابو حنیفہ کے مذہب کی ریاست آپ پر منتہی ہوئی اور
مدرسۂ مشہد ابو حنیفہ کے مدرس رہے علم حسن سغناقی صاحب نہایہ سے حاصل کیا- بغداد
اور دمشق مین تدریس و تعلیم کو جاری کیا اور فتویٰ دیتے رہے- نظم الکنز- نظم النافع-
نظم السراجیہ فرائض مین- نظم المنار اصول فقہ وغیرہ مین کتابین تصنیف کین اور آپ سے
عبدالوہاب بن احمد بن وہبان دمشقی نے فقہ پڑھی- وفات آپ کی دمشق مین یکشنبہ کے
روز سنہ ۷۵۵ ہجری کو وقوع مین آئی- بزرگ کشور آپ کی تاریخ وفات ہے-

شیخ کمال الدین علامہ شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی کے خواہرزادہ اور خلیفہ تھے آپ کے نسب کا سلسلہ حضرت امیر المومنین حسنؓ تک منتہی ہوتا ہی۔ چونکہ آپ علوم حدیث وتفسیر و فقہ و اصول مین یگانۂ زمانہ تھے اسلیے علامہ کے خطاب سے مخاطب ہوے اور اپنے پیر روشن ضمیر سے خرقہ خلافت کا پہنکر احمد آباد و گجرات مین تشریف لیگئے اور وہان قبولیت عظیم پائی پھر دہلی مین تشریف لائے اور مدت تک خلق کی ہدایت و افادہ مین مشغول رہکر ۷۵۶ھ مین وفات پائی اور دہلی مین مدفون ہوے۔ تاریخ وفات آپکی متقی اہل یقین ہی۔

ابراہیم بن علی بن احمد بن عبد الواحد طرسوسی۔ نجم الدین لقب اور قاضی القضاۃ خطاب تھا۔ شہر طرسوس کے جو ملک شام مین واقع ہی رہنے والے تھے۔ بڑے عالم فاضل فقیہ اصولی تھے۔ ۷۴۶ھ مین جب آپکے والد ماجد فوت ہوے تو آپ کو دمشق کا قاضی بنایا گیا جہان آپ مدت تک منصب فتوی پر متمکن رہے اور تدریس کو جاری رکھا۔ فتاوی طرسوسیہ اور کتاب انفع الوسائل کو تصنیف کیا اور ۷۵۸ھ مین وفات پائی۔

امیر کاتب العمید بن امیر عمر و بن امیر غازی اتقانی۔ آپ کا مولد قصبہ اتقان تھا جو ملک ترکستان مین نہر سیحون کے پار کی طرف واقع ہی کنیت ابو حنیفہ اور قوام الدین لقب رکھتے تھے۔ بعض نے کہا ہی کہ نام آپ کا لطف اللہ تھا۔ ماہ شوال ۶۸۵ھ مین پیدا ہوے احمد بن اسعد خریفغنی شاگرد حمید الدین علی ضریر بخاری تلمیذ شمس الائمہ کردری اور اپنے ملک کے دیگر علمائے کرام و فضلائے عظام سے متعدد علوم حاصل کیے اور نیشاپور مین جاکر مصنف کتاب کافی سے فخر الاسلام کا اصول پڑھا یہانتک کہ علماے حنفیہ کے سردار اور فقہ و حدیث۔ لغت۔ عربی۔ وغیرہ مین اعلیٰ درجہ کے لائق فائق ہوے۔ آپ بلیلہ سبز اور لہسن خام اکثر کھایا کرتے تھے ۷۱۶ھ مین جبکہ آپ حجاز کے سفر مین تھے تو کتاب منتخب حسامی کی شرح تبیین نام تصنیف کرنی شروع کی اور لیلۃ البراۃ مین اُسکو ختم کیا۔ ۷۲۰ھ ہجری مین دمشق مین تشریف لائے یہان آپ کو ایک دن امیر نائب سلطنت کے ساتھ نماز مغرب پڑھنے کا اتفاق ہوا امام نماز نے رفع الیدین کیا آپنے اسکو کہا کہ امام اعظم رح کے مذہب کے روسے آپکی نماز باطل ہوئی رفتہ رفتہ یہ خبر قاضی تقی الدین سبکی شافعی المذہب کو پہونچی مضمون نے

آپ کی تردید کی پس آپ نے ایک مستقل رسالہ رفع الیدین کے بطلان مین لکھا اور اُسکو مکحول نسفی کی روایت سے جنھون نے امام اعظم رح سے بطلان رفع الیدین کی روایت کی ہے مستند کیا۔ (فاضل لکھنوی) رحمہ اللہ نے اپنی تراجم مین اس روایت سے بالکل انکار کیا اور تعصب عوام قرار دیا اور یہی اقرب لصواب ہے واللہ تعالے اعلم۔ اس بات سے آپ اور امیر مذکور کے درمیان شکر رنجی ہو گئی اسیلیے آپ مصر کو چلے گئے جہان ماہ محرم ۷۲۰ھ مین پہونچے اور لوگون کی درخواست پر آپ نے ہدایہ کی شرح مسمی بہ غایۃ البیان ونادرۃ الاقران تصنیف کی اور دیباچہ مین لکھا کہ مین ہدایہ کی روایت کو پانچ طریق سے صاحب ہدایہ تک پہونچاتا ہون۔ علاوہ اسکے ایک رسالہ شہر مین دو جگہ جمعہ کے پڑھنے کے عدم جواز مین تصنیف کیا پھر مصر سے بغداد مین واپس آئے اور یہان مدت تک مشہد امام ابوحنیفہ کے مدرس مقرر رہے اور قضا و افتا کا کام کرتے رہے ۷۴۷ھ مین پھر دمشق مین تشریف لائے اور ذہبی کی وفات پر ظاہریہ مین مدرسہ دار الحدیث کے مدرس مقرر ہوے اور شافعیون سے ہمیشہ مشاجرت ومعارضات رکھا کرتے تھے پھر ۷۵۱ھ کو مصر مین گئے جہان امیر صرغتمش نے آپ کی بڑی تعظیم و تکریم کی اور ۷۵۷ھ مین اپنے مدرسہ صرغتمشیہ کا جو آپ کی خاطر اُسنے بنوایا تھا مدرس مقرر کیا آپ نے اپنی عمر کا اندازہ کیا کہ مین اب ایک سال سے زیادہ زندگانی نہ کرونگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ۱۱- ماہ شوال ۷۵۸ ہجری مین آپ نے وفات پائی۔ عالی مرتبہ تاریخ وفات ہے آپ مین کوئی کسی طرح کا عیب نہ تھا بجز اسکے کہ آپ بڑے متعصب وخود پسند تھے چنانچہ اپنی کتاب تبیین کے آخر مین لکھتے ہین کہ اگر اسلاف میری زندگانی مین ہوتے تو البتہ مجکو مصنف ٹھہراتے چنانچہ امام ابوحنیفہ اجتہدت اور امام ابویوسف نار البیان اوقدت اور امام محمد احسنت اور امام زفر اتقنت اور حسن امعنت اور ابوحفص النعمت فی ما نظرت اور ابومنصور حققت اور طحاوی صدقت اور کرخی بورک فی ما نطقت اور جصاص احکمت اور ابوزید اصبت اور شمس الائمہ وجدت ما طلبت اور فخر الاسلام مہرت اور نجم الدین نسفی بہرت اور صاحب ہدایہ یا غواص البحر عبرت اور صاحب محیط نقت فی ما اعلنت اور متنبی انت من الفصحاء کا خطاب دیتے۔

عبداللہ بن یوسف بن محمد زیلعی۔ جمال الدین لقب تھا علماے اعلام مین سے

نقیہ فاضل۔ محدث حافظ۔ جامع اصناف علوم محقق و مدقق تھے۔ حدیث کو اصحاب نجیب سے سماعت کیا اور فخرالدین زیلعی شارح کنز اور علاء بن ترکمانی اور ابن عقیل سے اخذ کیا۔ احادیث واقعہ ہدایہ اور خلاصہ اور تفسیر کشاف کی تخریج کی جس سے آپ کا تبحر فن حدیث اور اسماء الرجال اور آپ کی وسعت نظر فروع حدیث مین کمال ثابت ہوتی ہی یہانتک کہ آپ کی تخریج سے دیگر شراح مثل حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی وغیرہ نے جو آپ کے پیچھے ہوے ہین بڑی امداد لی ہی۔ درر الکامنہ مین حافظ ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہی کہ میرے شیخ زین عراقی اور زیلعی مطالعہ کتب حدیثیہ مین واسطے تخریج ان کتابون کے جنکی تخریج کا اہتمام انھون نے اپنے ذمہ لیا تھا مشغول تھے پس عراقی نے تو احادیث احیاء العلوم اور اُن احادیث ترمذی کی جنکا ترمذی نے ہر ایک باب مین اشارہ کیا ہی تخریج کی اور زیلعی نے احادیث ہدایہ اور کشاف کی تخریج کی اور یہ دونون ایک دوسرے کو امداد دیتے تھے۔ علی قاری نے لکھا ہی کہ آپکے کلام کی برکت احادیث احکام واقعۂ ہدایہ اور تمام کتب مذہب حنفیہ پر مبذول ہی۔ وفات آپکی ماہ محرم ۷۶۲ھ مین ہوئی "شمع فروزندہ" تاریخ وفات ہی۔ آپ کے نام مین اختلاف ہی اکثر علماء نے تو اُسی طرح پر بیان کیا ہی جیسا کہ راقم نے اوپر لکھدیا ہی اور بعض نے اسطرح پر بیان کیا ہی۔ یوسف بن عبداللہ بن یونس بن محمد واللہ اعلم بالصواب۔

مغلطائی بن قلیج ترکی مصری ۶۸۹ھ مین پیدا ہوے۔ علاء الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے امام حدیث اور اُسکے فنون مین حافظ۔ عارف اور علم فقہ و انساب وغیرہ مین علامۂ زمانہ۔ محقق۔ مدقق صاحب تصانیف کثیرہ تھے چنانچہ ایک سو کتاب سے زیادہ آپ نے تصنیف فرمائین جنمین سے تلویح شرح صحیح بخاری اور شرح ابن ماجہ مشہور و معروف ہین۔ وفات آپ کی ماہ شعبان ۷۶۲ھ مین ہوئی۔ آپ کی تاریخ ولادت "نکتہ پرداز" اور تاریخ وفات "متورع مدقق آئینہ تواریخ" سے نکلتی ہی۔ | مغلطائی ترکی

عمر بن اسحق بن احمد ہندی غزنوی۔ ابو حفص کنیت سراج الدین لقب تھا اپنے وقت کے امام فاضل۔ فقیہ محدث۔ علامۂ بے نظیر بڑے ذکی و فہیم اور مناظرہ و مباحثہ مین مشہور تھے تقریبًا ۷۰۴ھ ہجری مین پیدا ہوے۔ فقہ امام زاہد وجیہ الدین دہلوی اور | عمر غزنوی ہندی

شمس الدین خطیب دہلوی اور ملک العلماء سراج الدین ثقفی دہلوی اور رکن الدین بداونی سے
و اعزہ تلامذہ ابی القاسم تنوخی تلمیذ حمید الدین ضریر کے ہین حاصل کی اور مصر مین جاکر وہان کے
قاضی القضاۃ ہوے تصانیف بھی نہایت معتبر اور عمدہ بکثرت کین جنمین سے توشیح شرح
ہدایہ۔ زبدۃ الاحکام فی اختلاف ائمۃ الاعلام۔ شامل فی الفقہ۔ شرح بدیع الاصول۔ شرح مغنی
غرۃ المنیفہ فی ترجیح مذہب ابی حنیفہ۔ شرح زیادات۔ شرح جامع صغیر۔ شرح جامع کبیر
لیکن نامکمل۔ شرح تائیہ ابن الفارض۔ کتاب الخلاف۔ کتاب التصوف۔ شرح المنار
شرح المختار۔ لوائح الانوار فی الرد علی من انکر علی العارفین۔ لطائف الاسرار۔ عدۃ الناسک
فی المناسک۔ شرح عقیدۃ الطحاوی۔ اللوامع فی شرح جمع الجوامع مشہور و معروف ہین۔ وفات
آپ کی بقول کفوی ۷۶۳ھ ہجری اور بقول سیوطی و صاحب کشف الظنون ۷۷۳ھ ہجری مین
ہوئی۔ انوار شہر اور آرائش دوران آپ کی تاریخ وفات ہین۔

شیخ حمید الدین دہلوی۔ عالم کبیر فقیہ متدین۔ فاضل اجل محقق و مدقق تھے
علامہ ابن کمال نے آپ کی بڑی تعریف کی ہے آپ نے ہدایہ کی شرح نہایت برجستہ تصنیف
کی اور ۷۶۴ھ ہجری مین وفات پائی۔ تاج عصر تاریخ وفات ہے۔

محمد بن احمد بن عبد العزیز قونوی دمشقی المعروف بہ ابن ربوہ۔ بڑے عالم فاضل
اصولی۔ فقیہ۔ محدث۔ مفسر۔ جدلی۔ نحوی۔ لغوی۔ علامۂ فنون۔ سوار میدان بحث
تھے۔ ناصر الدین لقب تھا۔ علم رضی الدین ابراہیم بن سلیمان منطقی اور علاء الدین علی
بن بلبان فارسی سے پڑھا۔ شرح منار اور قدس الاسرار فی اختصار المنار اور مذہب الملکیہ
شرح فرائض السراجیہ تصنیف کین اور شام کے ملک مین ۷۶۴ھ مین وفات پائی۔
شہنشاہ زمانہ تاریخ وفات ہے۔

محمد بن عمر بن شہاب الدین محمود بن ابی بکر بن عبد القاہر رازی المعروف
بابن السراج ابی العباس احمد سروجی کی سبط مین سے بڑے عالم فاضل۔ فقیہ مفتی تھے
نجم الدین ابراہیم طرسوسی صاحب فتاوی طرسوسیہ کے عہد مین دمشق کے مفتیون مین
سے تھے فقہ وغیرہ اپنے باپ سراج الدین عمر تلمیذ حصیری سے حاصل کی اور شنبہ

کیے اور ۲۰ - ذیقعدہ ۷۸۶؁ھ مین وفات پائی "ماہ خلق" آپ کی تاریخ وفات ہے۔

احمد بن ابراہیم بن ایوب عنتابی - ابو العباس کنیت اور شہاب الدین لقب تھا نامہ عنتاب سے ہین جو درمیان حلب اور انطاکیہ کے واقع ہے رہتے تھے۔ دمشق کے عسکر کی قضاء آپ کے سپرد کی گئی - فتوی اور درس کے لیے لوگ بکثرت آپ کے پاس آتے تھے فقہ مین کتاب نبع نفر ح مجمع البحرین اور اصول مین شرح مغنی تصنیف کی اور ۷۶۷؁ھ ہجری مین وفات پائی - تاریخ وفات "راسے روشن" ہے۔

جابر بن محمد بن عبد العزیز بن یوسف الخوارزمی الکافی ۷۶۶؁ھ ہجری مین شہر کان مین جو خوارزم کے شہرون مین سے ہے پیدا ہوے - عالم متبحر اور فاضل ماہر محقق فی المنقول ومعقول تھے - ابو عبد اللہ کنیت اور افتخار الدین لقب رکھتے تھے علم اپنے ماموں ابی المکارم بن ابی المفاخر سے حاصل کیا اور حدیث کو دمیاطی سے سُنا - تحدیث وافتا مین اپنی عمر صرف کی اور ۷۶۰؁ھ ہجری کو قاہرہ مین وفات پائی - "ہادی مذہب" تاریخ وفات ہے۔

عبد الوہاب بن احمد بن وہبان دمشقی - ابو محمد کنیت امین الدین لقب تھا - ۷۳۲؁ھ سے پہلے پیدا ہوے - فقہ فخر الدین احمد بن علی بن فصیح شاگرد حسن سغناقی تلمیذ حافظ الدین الکبیر محمد بخاری سے حاصل کی اور دیگر علوم علماے شام سے اخذ کیے یہانتک کہ درجۂ کمال کو پہونچے اور عربی - فقہ - قرءت - ادب وغیرہ مین امام فاضل اور عالم ماہر اور فقیہ بینہ ہوے - بڑے نیک سیرت - امین - حلیم تھے پہلے مدرس رہے پھر ۷۶۰؁ھ مین شہر حمات کی قضاء آپ کے سپرد ہوئی لیکن دوسرے سال معزول ہوگئے پھر تیسرے سال اُسپر مقرر کیے گئے اور باقی عمر اس عہدہ پر قائم رہے اور قاضی القضاۃ کے لقب سے ملقب ہوے - ہزار بیت کا بحر طویل مین قافیہ راء پر ایک عمدہ قصیدہ منظوم کیا اور اُسمین عجیب وغریب مسائل فقہ مذہب حنفیہ کے لائے پھر اُسکی دو جلد مین شرح تصنیف کی اسکے بعد کتاب درر البحار مصنفہ محمد بن یوسف قونوی کی شرح تصنیف کی لیکن چالیس سال کی عمر ماہ ذی الحجہ ۷۶۸؁ھ مین مصنف درر البحار کی حیات مین فوت ہوگئے - تاریخ وفات آپ کی "ہادی مذاہب" ہے۔

قاضی محمد بن عبداللہ شبلی دمشقی ابو البقاء کنیت اور بدر الدین لقب تھا ۷۱۲ھ میں پیدا ہوئے۔ عالم فاضل فقیہ محدث تھے۔ علم حافظ ذہبی اور مزنی سے حاصل کیا اور انہیں سے حدیث کو کثرت سے سُنا۔ ایک نفیس کتاب مسمی بہ آکام المرجان فی احکام الجان تصنیف فرمائی جسمین جنات کے حالات و اخبار مع کیفیت اُنکی پیدائش و آثار کے اس خوبی و خوش سلوبی سے تحریر فرمائے کہ آج تک ایسی کوئی کتاب اس علم میں تصنیف نہیں ہوئی۔ حافظ جلال الدین سیوطی نے آپ کی اس کتاب کو ملخص کیا اور کچھ اپنی طرف سے زیادہ کر کے نام اُسکا لقط المرجان فی اخبار الجان رکھا۔ علاوہ کتاب مذکور کے کتاب محاسن الوسائل الی المعرفۃ الاوائل اور قلادۃ النحر فی تفسیر سورۃ الکوثر تصنیف کیں۔ آپ کا حال آپ کے شیخ ذہبی نے بھی اپنی کتاب معجم مختص میں لکھا اور آپ کو رئیس طلباء اور جوان فضلاء سے یاد کیا۔ وفات آپکی ۷۶۹ھ ہجری میں ہوئی۔ "سراج شہر" آپ کی تاریخ وفات ہے۔

عبداللہ بن علی بن عثمان ترکمانی ماردینی ۷۱۹ھ میں پیدا ہوئے جمال الدین لقب اور قاضی القضاۃ کا منصب آپ کو سپرد تھا علم اپنے والد ماجد سے پڑھا اور اُنہیں سے حدیث کو بیان کیا مدت تک شہر کالمیہ میں مدرس رہے اور تصنیف و تالیف میں اپنی عمر بسر کی جب آپ کے والد فوت ہوئے تو آپ ولایت مصر کی قضاء کے متولی ہوئے۔ جمعہ کی صبح ۱۰۔ شعبان ۷۶۹ھ ہجری میں وفات پائی۔ آپ کے والد علاء الدین علی المشہور با بن الترکمانی اور جد امجد فخر الدین عثمان اور چچا تاج الدین احمد بن عثمان اور چچیرا بیٹا محمد بن احمد بن عثمان بھی اپنے زمانہ کے فاضل بے نظیر اور فقیہ بے بدل گذرے ہیں۔

محمد بن محمد بن محمد بن امام فخر الدین رازی۔ جمال الدین اقصرائی لقب تھا بڑے محقق و مدقق اور عارف مذہب و حسن سیرت تھے مدرسہ قراماں میں جو مدرسہ سلسلہ کے نام سے مشہور تھا مدرس مقرر ہوئے مدرسہ کے مالک نے یہ شرط کی تھی کہ میں اس مدرسہ میں اُس شخص کو مدرس مقرر کرونگا جسکو علاوہ دیگر علوم و فنون کے صحاح جوہری یاد ہوگی چونکہ یہ شرط آپ میں پائی جاتی تھی اسلیے آپ وہاں کے مدرس ہوئے۔ تفسیر کشاف کے حاشی لکھے اور معانی و بیان میں شرح ایضاح اور طب میں شرح موجز تصنیف فرمائی اور کچھ ادعیہ

سنہ [illegible]ھ مین وفات پائی۔ حق پرست تاریخ وفات ہے۔ آپ کے باپ محمد بن محمد بن امام فخر الدین بھی اگرچہ تحصیل علم مین بڑی کوشش کی مگر اپنے دادا کے رتبہ کو نہ پہونچ سکے اسلیے انھون نے صرف عزت وعظ پر قناعت کی اور عمر بھر وعظ اور علوم تصوف مین گفتگو کرتے رہے۔ البتہ آپکے جد امجد محمد بن امام فخر الدین رازی رتبۂ فضیلت کو پہونچے تھے اور امام فخر الدین اُنسے بڑی محبت کرتے تھے چنانچہ امام نے کئی کتابین اُنکے لیے تصنیف کین مگر افسوس وہ عنفوان شباب مین فوت ہوگئے۔ امام فخر الدین تو شافعی المذہب تھے مگر جمال الدین اقصرائی اور آپکے والد ماجد محمد واعظ حنفی المذہب ہوے ہین۔ اقصرائی طرف اقصری کے منسوب ہے جو ایک شہر کا نام ہے اقصری بمعنی ابیض وصری بمعنی قصر ہین جسکا ترجمہ سفید محل ہے بعضون نے اقسرائی سین سے لکھا ہے۔

عمر بن اسحق بن احمد غزنوی۔ ابو حفص کنیت سراج الہندی لقب تھا [illegible]ھ مین پیدا ہوے بڑے عالم فاضل۔ اصولی۔ مفسر۔ فقیہ۔ محدث۔ وسیع العلم۔ کثیر المہابت ذی وجاہت۔ شیخ الحنفیہ تھے۔ فقہ کو وجیہ رازی و سراج ثقفی اور رزین بدائونی وغیرہ علماے ہند سے حاصل کیا اور حج کیا اور قاہرہ مین قاضی حنفیہ مقرر ہوے۔ ابن ابی حجلہ کو ابن الفارض کے حق مین کلام کرنے کے باعث تعزیر دی لیکن صوفیون سے تعصب رکھا کرتے تھے۔ [illegible] رجب کی رات ۷۷۳ھ کو وفات پائی۔ قرآن شریف کی ایک تفسیر آپ کی عمدہ تالیفات مین سے یادگار ہے۔ ستارۂ زمین تاریخ وفات ہے۔

شیخ یوسف شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی کے خلفاء مین سے عالم علوم ربانی اور ماہر فقہ وحدیث وتفسیر تھے ایک کتاب مسمی بہ تحفۃ النصائح مشتمل بر احکام شرع وفرائض وسنن وآداب نظم مین تصنیف کی اور اُسکی ہر ایک بیت کو راے مہملہ پر ختم کیا اور [illegible]ھ مین وفات پائی۔ یاقوت انور تاریخ وفات ہے۔

عبد القادر بن محمد بن محمد بن نصر اللہ بن سالم قرشی۔ ابو محمد کنیت اور محی الدین لقب تھا۔ عالم فاضل۔ فقیہ محدث۔ جامع علوم نقلیہ وعقلیہ۔ حاوی فروع واصول تھے [illegible]ھ مین پیدا ہوے۔ علم علاء الدین علی بن عثمان ترکمانی اور اُنکے باپ عثمان ترکمانی اور ہبۃ اللہ ترکستانی سے پڑھا اور [illegible] سے احادیث کو سنا اور روایت کیا مدت تک

تدریس و افتاء میں مشغول رہے تصانیف بھی بہت کیں چنانچہ غایۃ فی شرح و تخریج احادیث ہدایہ - شرح معنی الآثار طحاوی - شرح خلاصۃ الدلائل - جواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیہ تہذیب الاسماء الواقعۃ فی الہدایہ - کتاب البستان فی مناقب النعمان - الطرق والوسائل فی تخریج احادیث خلاصۃ الدلائل - الاعتماد فی شرح الاعتقاد - کتاب اوہام الہدایہ کتاب فی المؤلفۃ قلوبہم - کتاب الرد علی ابن ابی شیبہ آپ کی تصنیفات سے ہیں - وفات آپ کی ماہ ربیع الاول ۷۶۲ھ میں ہوئی - صاحب اعتبار تاریخ وفات ہے۔

علی بن نصر بن عمر - نور الدین لقب اور ابن سوسی کے نام سے مشہور تھے فقیہ فاضل اصولی کامل تھے مدت تک مدرسہ حسامیہ کے مدرس رہے اور ایک کتاب فقہ میں تصنیف کی مگر جب کتاب النکاح تک پہنچے تو ۷۷۵ھ میں موت کا پیادہ آگیا اور اسکو کامل نہ کر سکے

منصور بن احمد بن یزید خوارزمی - ابو محمد کنیت تھی بڑے عالم فاضل جامع علوم و فنون تھے کتاب مغنی خبازی کی شرح نہایت مفید تصنیف کی اور ۷۷۵ھ میں وفات پائی

محمد بن عبد الرحمن بن علی المعروف بہ شمس الدین ابن الصائغ - عالم ماہر فاضل متبحر جامع علوم - ضابط فنون - کثیر الاستحضار فقیہ محدث - بارع لغوی - نحوی حسن النظم والنثر حسن الاخلاق اور رؤسا کے لیے کثیر المعاشرت تھے - ۷۰۴ھ میں پیدا ہوئے - فقہ وغیرہ شہاب بن مرحل اور ابی حیان اور فخر زیلعی سے پڑھی اور حدیث کو شام مصر میں دبوسی اور ابو الفتح یعمری سے سنا اور روایت کیا اور آپ سے علامہ عز الدین محمد بن ابی بکر بن جماعہ نے پڑھا اور جمال بن ظہیرہ اور عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز بن جماعہ نے روایت کی مدت تک جامع طولونی وغیرہ کے مدرس اور دار العدل کے مفتی رہے پھر قضاء عسکر کی آپ کے سپرد کی گئی - شرح مشارق الانوار شرح الفیۃ التعلیقہ فی مسائل الدقیقہ - مجمع الفرائد سترہ جلد میں - المبانی فی المعانی منہج القویم فی فوائد متعلق بالقرآن العظیم - نتائج الافکار والرقم شرح بردہ - الوضع الباہر فی رفع الفعل والظاہر اختراع الفہوم لاجتماع العلوم روض الافہام فی اقسام الاستفہام - الجمع - الاختصار - التذکرہ نحو میں - حاشیہ مغنی ابن ہشام وغیرہ تصنیف کیں اور ۱۱ - ماہ شعبان ۷۷۶ھ یا ۷۷۷ھ میں وفات پائی - میر کشور ا دھ

آرائیش دارین تاریخ وفات ہے

احمد بن یحییٰ بن ابی بکر التلمسانی المعروف بہ ابن ابی حجلہ نزیل الدمشق ثم القاہرہ ۷۲۵ھ میں پیدا ہوئے اور علم میں مشغول ہوکر ادیب اجل فصیح اکمل ہوئے پھر حج کیا حنفی المذہب حنبلی الاعتقاد تھے اگرچہ شعر کہتے تھے مگر عروض اچھی طرح نہیں کرتے تھے کتب کو نظم و نثر میں لکھا اور بہت سے مجامیع کو جمع کیا جنمیں سے دیوان صبابہ۔ ومنطق الطیر۔ اور سکردان علم محاضرات میں اور ادب الغصن اور اطیب الطیب ونغمۃ الشاملۃ فی العشرۃ الکاملۃ اور قصیر اسماء الرجال وغیرہ ہیں اور غرۂ ماہ ذی الحجہ ۷۷۶ھ ہجری کو ۵۱ سال کی عمر میں وفات پائی۔ سپہر جلالت تاریخ وفات ہے۔

محمود بن احمد بن مسعود بن عبدالرحمن قونوی۔ کنیت آپ کی ابوالثناء اور لقب جمال الدین تھا۔ عالم فاضل۔ جامع علوم عقلیہ ونقلیہ تھے۔ علم اپنے باپ ابی العباس احمد شاگرد جلال الدین خبازی تلمیذ عبدالعزیز بخاری شاگرد فخرالدین محمد مایمرغی سے اخذ کیا اور تدریس وافتاء کا کام دیا اور دمشق کے قاضی ہوئے۔ کتاب منتہی شرح مغنی فی الاصول قلائد شرح عقائد۔ زبدہ شرح عمدہ۔ خلاصۃ النہایہ حاشیۃ الہدایہ تقریر شرح تحریر القدوری تہذیب احکام القرآن۔ جمع بین وقفی ہلال والخصاف۔ اعجاز فی الاعتراض علی الادلۃ الشرعیہ منتہی مختصر مسند۔ ابی حنیفہ معتقد شرح معتمد وغیرہ تصنیف کیں۔ علاوہ اُنکے ایک مقدمہ رفع الیدین فی الصلوٰۃ تصنیف کیا اور اسمیں اس بات کو ثابت کیا کہ رفع یدین مفسد صلوٰۃ نہیں وفات آپکی دمشق میں ۷۷۰ھ یا ۷۷۱ھ میں ہوئی۔ امیر کشور اور روشن گہر تاریخ وفات ہے۔

احمد بن علی بن منصور دمشقی۔ ابوالعباس کنیت اور شرف الدین لقب تھا اپنے وقت کے امام فاضل اور فقیہ محدث تھے۔ ولایت مصر کی قضاء آپ کو تفویض کی گئی۔ آپ نے کتاب مختار کو جو فقہ میں ہے مختصر کر کے اُسکا تحریر نام رکھا اور نیز اُسپر شرح لکھی مگر ابھی کامل ہونے نہیں پائی تھی کہ آپ نے ۷۷۸ھ میں دمشق میں وفات پائی۔ نور کشور تاریخ وفات ہے۔

محمد بن محمد بن محمود بابرتی۔ اکمل الدین لقب تھا۔ امام محقق۔ علامہ مدقق۔ حافظ ضابط۔ فقیہ۔ محدث۔ لغوی۔ نحوی۔ صرفی۔ عارف معانی و بیان۔ جامع علوم

وفنون - عدیم النظیر - فقیہ التمثیل - قوی النفس عظیم الہیبۃ وافر العقل تھے سنہ ۷۱۴ھ کے قریب پیدا
ہوئے مبادی علم کے اپنے شہر کے علما وفضلا سے پڑھے پھر حلب کی طرف تشریف لیگئے اور وہان
کے علماء سے استفادہ کیا پھر سنہ ۷۴۲ھ کے بعد قاہرہ مین آئے اور ابو الثناء شمس الدین اصفہانی
اور ابی حیان سے عربی پڑھی اور حدیث کو دلاصی اور ابن عبد الہادی سے سنا اور فقہ قوام الدین محمد
بن محمد کاکی شاگرد حسام الدین حسن سغناقی تلمیذ حافظ الدین کبیر محمد بخاری سے حاصل کی اور
آپ سے سید المحققین ابو الحسن سید شریف علی جرجانی اور شمس الدین محمد بن حمزہ فناری
اور بدر الدین محمود بن اسرائیل وغیرہ نے تفقہ کیا اور آپ کو شیخونیہ کی مشیخت دیگئی اور کئی دفعہ
قضاء کے لیے بھی کہا گیا مگر آپ نے اسکو اختیار نہ کیا اور درس وتدریس اور تصنیف و
تالیف مین مشغول رہے چنانچہ شرح[1] مشارق الانوار - شرح[2] ہدایہ المسمی بعنایہ - شرح[3] مختصر ابن حاجب
شرح[4] منار - شرح[5] فرائض سراجیہ - شرح[6] تلخیص جامع خلاطی - شرح[7] تجرید طوسی - شرح[8]
الفیہ ابن معطی - حواشی[9] تفسیر کشاف - شرح[10] کتاب الوصیۃ امام ابو حنیفہ - شرح[11] تلخیص مفتاح
کتاب[12] التقریر - شرح[13] اصول بزدوی - کتاب[14] الانوار اصول مین - تفسیر[15] قرآن شریف وغیرہ
تصانیف کین - اور جمعہ کی رات ۱۹ - ماہ رمضان سنہ ۷۸۶ھ مین وفات پائی - اور شیخونیہ مصر مین
دفن کیے گئے آپ کے جنازہ پر سلطان مع اعیان وارکان کے حاضر ہوا - معدن برکت
تاریخ وفات ہے - بابرتی طرف بابرتا کے منسوب ہے جو بغداد کے علاقہ مین ایک شہر ہے -

میر سید علی ہمدانی

میر سید علی ہمدانی - ہمدان مین دوشنبہ کے روز ۱۲ - رجب سنہ ۷۱۴ھ مین پیدا ہوئے
مخزن علوم ظاہری - مظہر تجلیات ربانی - عالم عامل - عارف کامل - صاحب کرامات و
خوارق عادات تھے - علوم ظاہری وباطنی مین آپ کو وہ کمال حاصل تھا کہ ایک سو ستر سے
زیادہ کتابین تصنیف کیں جنمین سے مجمع الاحادیث شرح اسماء الحسنیٰ - ذخیرۃ الملوک شرح
فصوص الحکم مرآۃ التائبین - شرح قصیدہ خمریہ وفارضیہ - آداب المریدین - اور دس
قواعد مشہور ہین - سنہ ۷۸۱ھ مین مع سات سو فقراء وسادات کے ہمدان سے کشمیر مین تشریف
لائے اور محلہ علاء الدین پورہ مین جہان اب آپ کی خانقاہ فیض پناہ ہے سلطان قطب الدین وہان کا
بادشاہ کمال خشوع وخضوع سے آپ کی خدمت مین حاضر ہوا - اسلام لے چھ سال شاہ کی وقت

سے کاشمیر میں رواج پکڑنا شروع کیا تھا آپ کے وقت میں رونق بے اندازہ حاصل کی اسی لیے آپ کو بانی مبانی اسلام کہتے ہیں جیسا کہ ایک شاعر نے کہا ہے؎ یعنی آن بانی مسلمانی + میر سید علی ہمدانی + بادشاہ کو جو جمع بین الاختین کیا ہوا تھا آیت لا تجمعوا بین الاختین پر عمل کرایا۔ تین دفعہ کاشمیر میں آئے اور تین ہی بار سیر و سیاحت ربع مسکون کی فرمائی۔ جب اخیر کو کاشمیر سے رحلت کی تو بہتر سال کی عمر میں میدان کبیر میں پہونچکر سنہ ۷۸۶ ہجری میں انتقال فرمایا اور نعش آپ کی ختلان میں لیجا کر دفن کی گئی۔ مزار آپ کا زیارت گاہ عام ہے شیخ میر محمد اویسی نے قطعہ تاریخ آپ کا اس طرح پر کہا ہے؎ فخر عارفان شہ ہمدان + کز دمش باغ معرفت بشگفت + مظہر نور حق کہ رویش بود + عاقبت از جہانیان بنہفت

عقل تاریخ سال رحلت او + سید ما علی ثانی گفت + ۷۸۶

ابراہیم بن محمد بن عمر بن احمد بن ہبۃ اللہ عقیلی حلبی المعروف بابن عدیم۔ ماہ ذی الحجہ سنہ ۷۱۱ ہجری میں پیدا ہوے بڑے دیندار عالم فاضل تھے۔ نماز ہمیشہ جماعت کے ساتھ پڑھا کرتے اور حلب کے قاضی تھے۔ وفات آپ کی ماہ ذی الحجہ سنہ ۷۸۷ ہجری میں ہوئی۔ معدن برکات تاریخ وفات ہے۔

محمد بن یوسف بن الیاس قونوی شمس الدین لقب تھا۔ فاضل بے بدل محدث کامل جامع فروع و اصول ضابط معقول و منقول تھے۔ ابن قطلوبغا نے ابن حبیب سے روایت کی ہے کہ شمس الدین محمد اپنے وقت کے علم و عمل میں امام اور طریقہ میں خیر اہل زمانہ علامۃ العلماء قدوۃ الزہاد تھے۔ علم تاج الدین اسمٰعیل بن خلیل شاگرد فخر الدین عثمان بن مصطفے ترکمانی تلمیذ صدر الدین سلیمان بن ابی العز شاگرد حصیری سے اخذ کیا اور ایسی جید تصنیفات کی جو آپ کے غزارت علم اور دقیق فہم پر دال ہے چنانچہ شرح تلخیص مفتاح۔ شرح مجمع البحرین۔ شرح عمدۃ النسفی جو اصول دین میں ہے اور درر البحار تصنیف کیں اور امام نووی کی کتاب منہاج شرح صحیح مسلم اور کتاب مفصل زمخشری کو مختصر کیا اور ۵ جمادی الاولیٰ سنہ ۷۸۸ھ میں وفات پائی۔ کوکب برج سعادت تاریخ وفات ہے۔

علی سیرافی۔ علاء الدین لقب تھا عالم فاضل فقیہ کامل تھے علم جمال الدین کرلانی

صاحب کفایہ حاشیہ ہدایہ تلمیذ حسن بن علی سغناقی صاحب نہایہ اور عبد العزیز بخاری صاحب کشف سے حاصل کیا اور آپ سے سراج الدین عمر قاری الہدایہ استاد ابن ہمام نے ہدایہ پڑھا اور سنہ ۸۲۹ ہجری مین وفات پائی سیرافی سیراف کی طرف منسوب ہی جو بلاد فارس مین ایک شہر حد کرمان سے ملا ہوا ہی۔

سید یوسف حسینی

سید یوسف بن سید جمال حسینی۔ عالم فاضل جامع منقول و معقول۔ فقیہ اصولی اور مولانا جلال الدین رومی کے شاگردون مین سے تھے آپ کے آبا و اجداد مشہد سے آکر ملتان مین متوطن ہوے تھے اور آپ بذات خود سلطان فیروز کے عہد مین باہیانہ لباس مین ملتان سے دہلی مین آئے۔ سلطان نے آپ کی فضیلت و علمیت کو مشاہدہ کر کے آپ کو اُس مدرسہ مین مدرس مقرر کیا جو حوض خاص پر تعمیر کرایا اور نیز اپنا مقبرہ وہان بنوایا تھا جہان آپ کئی سال تک مسند درس و افادت پر متمکن رہکر عوام و خواص کو اپنے چشمۂ علوم سے سیراب کرتے رہے صاحب اخبار الاخیار لکھتے ہین کہ آپ کو ہر ایک جمعہ کی رات کو آنحضرت کی زیارت ہوا کرتی تھی آپ نے قاضی ناصر الدین بیضاوی کی کتاب لب الالباب فی علم الاعراب پر جو ایک متن متین اور اس ولایت مین مشہور و معروف ہی ایک بسیط شرح نہایت تنقیح و ایجاز و اختصار کے ساتھ تصنیف کی جو یوسفی کے نام سے مشہور رہی اور اصول فقہ مین کتاب منار کی شرح مسمی بہ توجیہ الکلام تصنیف فرمائی۔ وفات آپ کی سنہ ۷۹۰ھ مین ہوئی اور حوض خاص پر دفن کیے گئے۔ حقائق شعار تاریخ وفات ہی۔

قاضی عبد المقتدر

قاضی عبد المقتدر بن قاضی رکن الدین الشریحی الکندی۔ عالم۔ فاضل۔ فقیہ۔ ادیب۔ فصیح۔ بلیغ۔ جامع علوم نقلیہ و عقلیہ۔ صاحب ظاہر و باطن تھے۔ قاضی شہاب الدین دولت آبادی نے آپ سے علم حاصل کیا بہت سے قصائد و غزلیات عربی آپکی تصنیفات سے ہین خصوصاً آپ کا وہ قصیدہ جو معارضۂ لامیۃ العجم مین آپ نے کہا ہی۔ آپکی کمال فصاحت و بلاغت پر دال ہی آپ ہمیشہ تدریس و تنشیر علوم مین مصروف رہتے اور اکثر طالب علمون کو تحصیل علم اور حفظ شریعت کی وصیت کیا کرتے اور فرماتے تھے کہ ایک مسئلہ شرعیہ مین فکر کرنا دس ہزار رکعت پر فضیلت رکھتا ہی جو عجب و ریا سے پڑھی جاوے کہتے ہین

کہ آپ طالب علمی کے وقت اکثر شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی کے پاس جاتے اور اُنسے
بحث کرتے اور وہ آپکی بحث کو پسند کرتے اور آپکو تحصیل علوم کی ترغیب دیتے تھے یہانتک کہ آپ
بعد تحصیل علوم کے شیخ موصوف کے مرید ہوے اور صفاے باطنی حاصل کرکے خرقۂ خلافت حاصل کیا اور
مناقب چشت مین ایک کتاب مناقب الصدیقین تصنیف کی جسمین شیخ موصوف کے بڑے مناقب
درج کیے اور اٹھاسی سال کی عمر مین ۲۶-۱۰ محرم ۷۹۱ھ مین وفات پائی اور درگاہ خواجہ قطب الدین
بختیار اوشی کاکی مین شمسی کے حوض پر اپنے والد کے متصل مدفون ہوے۔ نور سعادت تاریخ وفات ہے۔

علامہ تفتازانی

مسعود بن عمر بن عبد اللہ تفتازانی۔ سعد الدین لقب تھا ۷۲۲ھ مین شہر تفتازان
واقع خراسان مین پیدا ہوے علوم قطب اور عضد سے اخذ کیے یہانتک کہ امام اجل علامہ
فاضل صرف ونحو ومعانی وبیان کے عالم ماہر اور اصول مذہب ومنطق وغیرہ کے عارف کامل اُستاذ
علے الاطلاق مشہور آفاق ہوے۔ مدت تک آپ امیر تیمور کی مجلس مین صدر الصدور رہے
کفوی نے کہا ہے کہ آنکھون نے آپ جیسا علام واعیان مین کوئی نہین دیکھا یہانتک کہ سید
شریف مبادی تالیف اور اثناء تصنیف مین آپ کے بحار تحقیق وتحریر مین غوطے لگاتے تھے
اور تدقیق وتسطیر کے موتی چگتے اور آپ کی شان وجلالت وفضیلت کی تعریف کرتے تھے لیکن
جب آپ کا اور سید شریف کا تیمور کی مجلس مین مباحثہ ومناظرہ ہوا تو پھر باہم اتفاق قائم نہ رہا
اور سید شریف آپکے اقوال کی تردید مین ملتزم ہوے۔ بعض نے آپ کو حنفی المذہب اور بعض نے
شافعی قرار دیا ہے مگر اسمین کچھ شک نہین کہ آپ کو فقہ حنفی کیطرف بڑی رغبت تھی اور اُسکو
آپ نے یہانتک پسند کیا کہ کثرت سے اُسمین تصنیفات فرمائی اور پھر قضاء حنفیہ کے متولی ہوے
اور آپکے زمانہ مین مذہب حنفیہ اور فنون علمیہ کی ریاست آپ پر منتہی ہوئی۔ آپکی زبان مین ذرا لکنت
تھی آپکی تصنیفات سے اصول عقائد مین شرح عقائد نسفی اور تلخیص مفتاح کی دو شرح کبیر وصغیر
یعنے مطول ومختصر معانی اور سروجی کی شرح ہدایہ کا تکملہ اور فتاوی حنفیہ اور شرح تلخیص
جامع الکبیر اور تلویح حاشیۂ توضیح اور حواشی کشاف غیر مکمل اور شرح زنجانی اور شرح شمسیہ
ور شرح خطبۂ ہدایہ غیر مکمل اور شرح عضد اور کتاب ارشاد نحو مین حاشیہ شرح مختصر الاصول
اور مقاصد الکلام اور اسکی شرح اور تہذیب المنطق والکلام۔ وغیرہ مشہور ومعروف ہین

سمرقند مین یکشنبہ کے روز ماہ محرم ۷۹۱ھ مین وفات پائی اور چارشنبہ کے روز ۹۔ جمادی الاولیٰ کو آپ کی نعش سرخس کی طرف لیجاکر دفن کی گئی۔ نور سعادت تاریخ وفات ہے۔ روضۃ الاخیار المنتخب من ربیع الابرار مین آپکی تصنیفات کی تواریخ اسطور پر لکھی ہین کہ پہلے پہل آپ نے ماہ شعبان ۷۳۸ھ مین سولہ سال کی عمر مین زنجانی کی شرح لکھی اور شرح تلخیص مطول سے ہرات مین ماہ صفر ۷۴۸ھ مین اور اسکے اختصار سے مقام عجدوان مین ۷۵۶ھ مین اور شرح رسالۂ شمسیہ سے ماہ جمادی الاول ۷۵۲ھ مین مزار جام مین اور تلویح حاشیۂ توضیح سے ماہ ذیقعدہ ۷۵۸ھ مین مقام گلستان وترکستان مین اور شرح عقائد نسفی سے ماہ شعبان ۷۶۸ھ مین اور حاشیۂ شرح مختصر الاصول سے ۷۷۰ھ مین اور رسالۂ ارشاد سے ۷۷۴ ہجری مین خوارزم مین اور مقاصد الکلام اور اُسکی شرح سے ماہ ذیقعدہ ۷۸۴ھ مین اور تہذیب المنطق والکلام سے ماہ رجب ۷۸۹ھ مین اور شرح مفتاح سے ماہ شوال ۷۸۹ھ مین سمرقند مین فراغت پائی۔ فتاوی حنفیہ کی تالیف مین یکشنبہ کے روز ۹۔ ماہ ذیقعدہ ۷۶۹ھ کو ہرات مین اور مفتاح الفقہ مین ۷۷۲ھ کو اور شرح تلخیص جامع کبیر مین ۷۸۶ھ کو سرخس مین اور شرح کشاف مین ۸۔ ماہ ربیع الآخر ۷۸۹ھ مین مشغول ہوے۔

احمد بن حسن بن احمد بن حسن انقروی ۷۱۵ھ مین پیدا ہوے ابو المفاخر کنیت جلال الدین لقب اور قاضی القضاۃ خطاب تھا اور شہر انقرہ مین جو روم کے شہرون مین سے ایک شہر ہی رہنے والے تھے فقہ اپنے باپ سے پڑھی۔ جامع کبیر اور زیادات کی شرح کو جو عتابی نے تصنیف کی ہی فخر الدین عثمان بن مصطفےٰ ماردینی اور فرائض ابی العلاء کو شمس الدین محمود فرضی سے پڑھا۔ قطب نے تاریخ مصر مین لکھا ہی کہ آپ جامع فضائل اور سخی اور ذی مروت اور حسن المعاشرت اور محب اہل علم تھے جب سترہ سال کے ہوے تو دمشق کی قضا آپکے سپرد کی گئی جہان آپ نے تدریس بھی کی ۷۴۸ھ مین مصر مین تشریف لائے جب بیمار ہوتے تو کہتے کہ مجھکو خواب مین آنحضرت نے فرمایا ہی کہ تو بڑی عمر کا ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ مارے بڑھاپے کے کوزہ پشت ہو گئے اور ۷۹۱ ہجری مین ایک سو بیالیس سال کی عمر مین وفات پائی۔ صاحب کتاب آکام المرجان فی احکام الجان اپنی

چہارم قاضی القضاۃ احمد بن حسن انقروی

اس کتاب کے تیسوین باب مین لکھتے ہین کہ ہمسے قاضی جلال الدین نے بیان کیا کہ ایک دفعہ مجکو میرے والد ماجد مشرق کی طرف واسطے لانے اہل وعیال کے سفر مین لیگئے ایک دن ہمکو بارش نے نہایت ناچار کیا اور ہم ایک جماعت کے ساتھ ایک غار مین جاکر سو رہے ناگہان مجکو کسی نے جگا دیا جب مین نے نیند سے ہوشیار ہوکر دیکھا تو مجکو ایک درمیانہ قد عورت نظر پڑی جسکی ایک آنکھ طول مین پھٹی ہوئی تھی جس سے مین ڈر کر کانپنے لگا اُسنے کہا کہ تو کیون ڈرتا ہی مین اپنی خوبصورت بیٹی کا جو چاند کے مثل ہی تجھ سے نکاح کر دیتی ہون مین نے خوف سے کہا خدا خیر کرے پھر جو مین نے آنکھ اٹھا کر دیکھا تو مجکو چند عورتین آنکھین پھٹی ہوئی قاضی اور گواہون کی ہیئت مین دکھائی دین وہ میرا نکاح پڑھکر غائب ہوگئین پھر وہی عورت ایک خوبصورت لڑکی کو لائی اور اُسکو چھوڑ کر چلی گئی مگر اُسکی بھی آنکھ پھٹی ہوئی مثل ماں کے تھی پھر تو مجکو زیادہ خوف ہوا ہر چند مین نے سنگریزون سے آس پاس کے لوگون کو جگایا مگر وہ بیدار نہوئے یہانتک کہ کوچ کا وقت آن پہونچا اور ہم چل پڑے اور وہ عورت میرے ہمراہ تھی اسی طرح تین دن گذر گئے چوتھے روز پھر اُسکی ماں آئی اور مجھ سے کہا یہ ہوا کہ معلوم ہوتا کہ میری بیٹی تجھے پسند نہین آئی اور تو اس سے جدائی چاہتا ہی مین نے کہا کہ ہان اُسنے کہا پھر تو اُسکو چھوڑ دے مین نے اُسی وقت اُسکو طلاق دیدی اور وہ اُسکو لیکر چلی گئی تب سے پھر مین نے اُنکو کبھی نہین دیکھا۔

محمود بن علی بن عبداللہ قیسرانی رومی المعروف بالعجمی۔ جمال الدین لقب تھا علامۂ زمانہ۔ فقیہ محدث۔ ماہر علوم نقلیہ وعقلیہ تھے۔ قاہرہ مین تشریف لائے اور تحصیل علوم مین مصروف ہوکر ماہر و باہر ہوے۔ عہدۂ تدابیر امور در قضاء حنفیہ کا آپکے تفویض ہوا مدت تک درس تفسیر و حدیث کا دیتے رہے یہانتک کہ ماہ ربیع الاول ۷۹۹ھ ہجری کو فوت ہوگئے۔ لمعات انوار تاریخ وفات ہی۔ ابن حجر عسقلانی کتاب مجمع الموسس للمعجم المفہرس مین آپکے حالات مین لکھتے ہین کہ مین نے ۷۹۶ھ ہجری مین آپ سے ملاقات کی اور کچھ پڑھا۔ قیسرانی طرف شہر قیسریہ کے منسوب ہی جو شام کے ملک مین ساحل بحر پر واقع ہی

عبداللہ بن علی بخاری المعروف بقاضی منصورہ۔ ابو عبداللہ کنیت اور تاج الدین

لقب تھا سجستان مین سنہ ۷۲۳ ہجری مین پیدا ہوے - عالم فاضل - فقیہ عدیم النظیر تھے - فقہ مین کتاب مختار اور فرائض مین کتاب سراجی کو منظوم کیا اور ایک فتاوی بحر الجاری نام چارون مذہب کے مسائل مین نہایت معتبر تصنیف کیا اور سنہ ۸۰۰ ہجری مین وفات پائی - صاحب کشف الظنون نے آپ کی وفات سنہ ۷۹۹ھ مین قرار دی ہی -

خضر بن علی بن خطاب المعروف بہ حاج پاشا - ولایت ایدین ایلی کے رہنے والے تھے قاہرہ کو تشریف لیگئے اور وہان اکمل الدین اور مبارک شاہ منطقی سے علم پڑھا پھر آپ کو ایک ایسا سخت مرض لاحق ہوا کہ جس نے آپ کو علم طب کے شغل پر مجبور کیا پس آپ علم طب مین کامل و ماہر ہوے اور مصر کا شفاخانہ آپ کو تفویض کیا گیا جسکا آپ نے خوب انتظام کیا اور طب مین کتاب شفاء الاسقام اور اُسکی مختصر تسہیل نام تصنیف کی آپ نے قبل اشتغال علم طب کے قطب رازی کی شرح مطالع کی بحث تصورات و تصدیقات پر حواشی تصنیف کیے تھے جنکے بعض مواضع کی سید شریف نے باوجودیکہ وہ اُنکی فضیلت کے قائل تھے تردید بھی کی ہی - وفات آپ کی تقریباً سنہ ۸۰۰ھ مین ہوئی -

ابو بکر بن علی بن محمد حدادی مصری - عالم عامل - فاضل اکمل مفسر - فقیہ - عابد - زاہد صاحب کرامات تھے ہر روز پندرہ سبق پڑھا کرتے تھے تصنیفات کثرت سے کین جنمین سے تفسیر کشف التنزیل دو مجلد ضخیم - جوہرۃ النیرہ شرح مختصر القدوری چار مجلد - سراج الوہاج شرح مختصر القدوری آٹھ مجلد وغیرہ مشہور و معروف ہین - وفات آپ کی سنہ ۸۰۰ ہجری مین ہوئی

سعادت دارین تاریخ وفات ہی -

علاء الدین الاسود المشہور بقرہ خواجہ - پہلے اپنے ملک کے علماء سے علم پڑھنا شروع کیا پھر بلاد عجم مین کوچ کیا اور وہان کے علماء و فضلاء سے علم حاصل کیا یہانتک کہ رتبہ فضل و کمال کو پہونچے اور اپنے ہم عصرون پر فوقیت حاصل کی بعدازان روم مین عہد سلطان اورخان بن عثمان غازی مین آئے اُسنے آپکو مدرس مقرر کر دیا - جہان آپ نے علم کو پھیلایا اور فقہ کی تدریس کی اور علما و وزراء سے مناظرے کیے - اثناء تدریس مدرسہ ازنیق مین آپ نے حل مشکلات کتاب وقایہ مین ایک شرح حافلہ کافلہ عنایہ نام سے تصنیف کی صاحب کشف الظنون لکھتے ہین

کہ آپ کا نام علی بن عمر تھا اور آپ نے ایک بڑی شرح کتاب مغنی کی بھی تصنیف کی ہے جسکی تصنیف سے ۷۶۸ھ ہجری مین فارغ ہوئے اور ۸۰۰ھ مین وفات پائی۔ آپ سے آپ کے بیٹے حسن پاشا اور شمس الدین محمد فناری نے علم پڑھا پھر یہ دونون مدرسہ سلسلہ مین جمال الدین محمد بن محمد اقسرائی کی خدمت مین جانے لگے۔

سید علی قونوی ناتی رومی

سید علی قونوناتی رومی۔ عالم فاضل۔ فقیہ کامل۔ جامع علوم مختلفہ۔ واقف فنون متعددہ تھے اور موضع توقات مین جو روم کے علاقہ مین واقع ہے رہتے تھے۔ شرح وقایہ کی شرح عنایہ نام تصنیف کی اور میر ریج کی شرح لکھی۔ اخیر آٹھوین صدی مین وفات پائی۔

مولانا معین الدین عمرانی

مولانا معین الدین عمرانی۔ بڑے فقیہ۔ اصولی۔ جامع منقولات و معقولات تھے دہلی کے لوگ آپ کی شاگردی کو ایک فخر سمجھتے تھے آپ کے چشمۂ علوم وفنون سے بہت لوگ سیراب ہوئے چنانچہ مولانا خواجگی جو شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی کے معظم خلفاء اور قاضی شہاب الدین کے اساتذہ مین سے ہین آپ کے شاگرد تھے آپ نے تصنیفات بھی بہت کین چنانچہ حواشی کنز الدقائق وحسامی ومفتاح مشہور ومعروف ہین۔ کہتے ہین کہ ابتداء مین آپکو شیخ نصیر الدین سے بڑا انکار تھا جیساکہ مولویون کو مشائخ سے ہوتا ہی اتفاقاً آپ کو بیماری سرفہ کی لاحق ہوئی یہانتک کہ اطباء معالجہ سے عاجز آگئے اور حیات سے مایوسی ہوگئی ایک دن مولانا خواجگی نے جو اُن دنون آپ کے پاس پڑھا کرتے تھے اور بعد سبق کے شیخ نصیر الدین کی خدمت مین بھی حاضر ہوا کرتے تھے عرض کیا کہ اگر آپ میرے ساتھ شیخ کی ملاقات کے لیے قدم رنجہ فرمائین تو امید ہی کہ انکی دعا اور برکت صحبت سے شفاء حاصل ہوجاے پہلے تو آپ کو یہ بات خوش نہ آئی لیکن آخر الامر بسبب اضطرار کے شیخ کی خدمت مین تشریف لیگئے اور ملاقات کی شیخ نے تھوڑی دیر کے بعد طعام طلب کیا اور فرمایا کہ چانول سادہ اور دہی بھی لاؤ حب الانواع واقسام کے کھانے آئے تو شیخ نے چانول وجغرات جو مریض کھانسی کے حق مین ظاہر اسم قاتل کا حکم رکھتے ہین مولانا کے آگے رکھکر فرمایا کہ بسم اللہ مولانا شیخ کی ہیبت سے انکار نہ کرسکے خدا کی قدرت اور شیخ کی نظر کیمیا اثر سے وہ کھانا آپ کے

حق میں ایسا مفید پڑا کہ فوراً کھانسی جاتی رہی اور آپ بالکل شفا یاب ہو گئے اسکے بعد آپ
شیخ موصوف کے نہایت معتقد ہو گئے اور انکار کا عقدہ حل ہو گیا۔ آپ کو سلطان محمد بن
تغلق شاہ والی ہند متوفی ۷۵۲ھ نے شیراز میں واسطے لانے قاضی عضد الایجی کے بھیجا تھا
جہاں آپ کی سلطان ابو اسحٰق نے بڑی تکریم و تعظیم کی اور کچھ دنوں آپ کو وہاں ٹھہرایا جہاں
آپ کے آثار فضل اور علم وہاں کے لوگوں اور علماء پر ظاہر ہوئے۔

سید جلال الدین بن شمس الدین خوارزمی کرلانی۔ بڑے عالم فاضل فقیہ
کامل۔ جامع منقول و معقول۔ حاوی فروع و اصول تھے اور یہانتک ضرب المثل اور مشہور
زمانہ تھے کہ دور دور سے لوگ آپ کے پاس آتے اور فوائد علمیہ و دینیہ سے فیض یاب
ہوتے تھے علم آپ نے حسام الدین حسن سغناقی مصنف نہایہ اور عبد العزیز بخاری صاحب
کشف بزدوی سے حاصل کیا اور آپ سے ناصر الدین محمد بن شہاب بن یوسف والد
حافظ الدین محمد بزازی صاحب فتاوی بزازیہ اور طاہر بن سلام بن قاسم خوارزمی المعروف
بسعد غدپوش صاحب جواہر الفقہ اور عبد الاول بن برہان الدین علی بن عماد الدین وغیرہ
نے حاصل کیا اور ہدایہ کی شرح کفایہ نام ایسی عمدہ لکھی جو مقبول ہو کر متداول بین الانام
ہوئی۔ اگرچہ اس شرح کے مصنف کے باب میں علماء نے اختلاف کیا ہے مگر کفوی اور
صاحب شقائق نعمانیہ وغیرہ مورخین معتبرہ و علماء ثقہ کے اقوال سے یہی ثابت ہوتا ہے
کہ کفایہ شرح ہدایہ کو سید جلال الدین ہی نے تصنیف فرمایا ہے۔

محمد بن شہاب بن یوسف بن عمر بن احمد کردری۔ ناصر الدین لقب تھا علوم فروع
و اصول اور منقول و معقول کے جامع تھے اور محمد بن محمد بن شہاب بزازی متوفی ۸۲۷ھ
صاحب فتاوی بزازیہ کے والد ماجد تھے فقہ آپ نے سید جلال الدین مصنف کفایہ
شرح ہدایہ سے پڑھی۔

فضل اللہ بن محمد بن ایوب المنتسب الی ماجو۔ امام۔ فقیہ۔ اصولی۔ راس
ارباب حقیقت و طریقت تھے۔ علم یوسف بن عمر صوفی صاحب جامع المضمرات شرح قدوری
سے حاصل کیا اور تصوف کو رکن الدین فیض اللہ متوفی ۸۰۵ھ بن ابی الغنائم

صدر الدین بن شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا ملتانی سے اخذ کیا اور فتاوی صوفیہ تصنیف کیا مگر ابن کمال لکھتے ہین کہ یہ فتاوی کتب غیر معتبرہ مین سے ہی جبتک اُسکی مطابقت اصول سے معلوم نہووے جو اُسمین لکھا ہی اُسپر اعتبار کرنا جائز نہی۔

محمود بن حسین بن اسعد بلخی۔ ابو محمد کنیت تھی امام کبیر۔ فاضل جلیل القدر جامع علوم وفنون تھے علوم یوسف بن عمر صاحب جامع مضمرات سے حاصل کیے اور کتاب افتتاح شرح دعاے استفتاح مین تصنیف کی۔

محمود بن احمد بن عبید اللہ بن ابراہیم محبوبی۔ تاج الشریعۃ لقب تھا عالم فاضل۔ نحریر کامل۔ بحر زاخر۔ حبر فاخر۔ صاحب تصانیف جلیلہ تھے۔ علم اپنے باپ صدر الشریعۃ احمد سے حاصل کیا اور کتاب وقایہ کو واسطے حفظ کرنے اپنے پوتے صدر الشریعۃ عبید اللہ بن مسعود بن محمود کے ہدایہ سے منتخب کیا اور فتاوی وواقعات اور شرح ہدایہ تصنیف کی۔

مصطفے بن ابراہیم الشہیر بہ تمجید زادہ مصلح الدین لقب تھا بڑے صالح فائق فی العلوم تھے مدت تک سلطان محمد خان کے معلم رہے اور تفسیر بیضاوی پر نہایت عمدہ ومفید حواشی تین مجلد مین کشاف سے تحریر کیے۔

طاہر بن اسلام بن قاسم بن احمد خوارزمی المعروف بسعد غدلوش۔ علم سید جلال الدین کولانی مصنف کفایہ سے اخذ کیا جب حج کرکے مصر مین آئے تو سنہ [illegible] ھ مین ایک کتاب نہایت لطیف جواہر الفقہ نام دس ابواب پر تصنیف فرمائی اور اُسکی تصنیف سے غرۂ رمضان کو فارغ ہوے ابتدا اُسکی اسطرح پر ہی۔ الحمد للہ الذی بیدہ مقالید الاُمور الخ۔

محمود رومی الشہیر بقوجہ افندی۔ بڑے عالم فاضل۔ صالح۔ اورع۔ تقی جامع علوم عقلیہ وشرعیہ تھے علوم اپنے زمانہ کے علماء وفضلاء سے حاصل کیے سنہ [illegible] ھ مین سلطان مُراد خان نے شہر بروسا کی قضا آپ کو دی جسپر آپ زمانہ سلطان بایزید خان تک قائم رہے لوگ آپ کو بڑا جانتے تھے۔ چونکہ آپ نہایت ضعیف و پیرسال ہوگئے تھے اسلیے آپ قوجہ افندی کے نام سے موسوم ہوے۔ آپ کا ایک بیٹا محمد نام تھا جو بڑا عالم فاضل ہوا مگر عین شباب مین ایک لڑکا موسی پاشا چھوڑکر مرگیا۔

محمد بن محمد بن حسن بن علی طاہری- ابو طاہر کنیت حافظ الدین لقب تھا- فقیہ- محدث- مفسر- مناظر- اصولی- زبدۂ ارباب فتوی- بقیۂ اعلام ہدی- عارف اسرار طریقت- کاشف رموز حقیقت تھے- علم صدر الشریعۃ عبید اللہ بن مسعود بن تاج الشریعۃ محبوبی سے اخذ کیا اور ماہ ذیقعدہ ۷۴۵ھ مین آپ کو صدر الشریعہ سے اجازت ملی اور آپ نے اواخر شعبان ۸۰۸ھ مین خواجہ پارسا محمد بن محمد بن محمود حافظی صاحب فصل الخطاب کو جو اُسوقت بیس سال کے تھے اجازت دی-

قاسم بن یعقوب اماسی الشہیر بخطیب- علوم قراءۃ اور تفسیر و حدیث و اصول کے عارف اور اہل تصوف کے محب تھے علم سید احمد قریمی تلمیذ برازی سے حاصل کیا اور مدرسۂ شہر اماسیہ کے مدرس مقرر ہوئے پھر سلطان بایزید خان کے جب وہ امیری کی حالت مین تھا معلم بنے اور جب وہ تخت سلطنت پر بیٹھا تو آپ کو بروسا مین مدرسۂ مراد خان دیا گیا پھر سلطان نے اپنے بیٹے احمد کا آپ کو معلم بنایا اور اماسیہ مین فوت ہوئے

حدیقۂ نہم

نوین صدی کے فقہا و علما کے بیان مین

میر سید عبد اللہ حسینی- جمال الدین لقب تھا علم تفسیر و فقہ و انشا اور تالیف مین اپنا نظیر نہ رکھتے تھے زبان گوہر فشان آپ کی مفسر حقائق صحف آسمانی تھی اور باطن خجستہ آثار آپ کا مصدر انوار ربانی تھا خاقان سعید کے عہد مین آپ نے شیراز سے ہجرت کر کے ہرات مین سکونت اختیار کی ہفتہ مین ایک دفعہ مدرسہ گوہر شاد آغا مین وعظ و نصائح خلق اللہ مین مشغول ہوتے اور ماہ ربیع الاول مین آنحضرت کے سنن و سیر کے بیان مین مواظبت کر کے طوائف انام کو محظوظ و مسرور کرتے- سیر مین کتاب درج الدرر اور رسالہ مزارات ہرات اور معراج الاعمال تصنیف فرمائے اور ۱۷- ربیع الاول ۸۶۶ھ ہجری مین وفات پائی- تاریخ وفات آپ کی شاہنشاہ عالم ہی-

عبد الاول بن محمد سیرامی- عالم متبحر- فقیہ فاضل تھے- اصل وطن آپ کا بلاد عجم

مین تھا جہان آپ نے علم حاصل کیا اور کمال کے رتبہ کو پہونچے پھر بلاد روم مین آئے اور وہان کے علما و فضلا سے مباحثے اور مناظرے کیے لوگون نے سلطان روم کے پاس آپ کی فضیلت کی شہادت دی پس اُسنے آپ کو بلدۂ کوناہیہ کا مدرسہ عطا کیا جہان آپ نے کتاب نقایہ کی جو فقہ مین ہے ایک نہایت نفیس شرح تصنیف کی اور اُسکے مسائل و معضلات کو بڑی عمدگی سے واضح کیا جسکی تصنیف سے ۸۰۲ھ مین فارغ ہوئے پھر محمد شاہ بن شمس الدین محمد فناری کے واسطے ایک کتاب اصطرلاب کے بیان مین نظم مین تصنیف کی اور ۸۱۳ھ مین وفات پائی۔

عبد الاول بن برہان الدین علی بن جلال الدین محمد بن زین الدین عبد الرحیم بن عماد الدین بن صاحب ہدایہ۔ فقیہ متقن محدث۔ مفسر جامع علوم مختلفہ تھے۔ فقہ جلال الدین کرلانی مصنف کفایہ شرح ہدایہ سے حاصل کی اور اُنھین سے ہدایہ کو بروایت معنعن روایت کیا۔ آپ سے علم شمس الدین قریمی نے اخذ کیا۔ وفات آپ کی ۸۱۴ھ مین ہوئی۔ فقیہ امام الوقت تاریخ وفات ہے۔

محمد بن محمد بن شحنہ الشہیر بہ ابن الشحنہ۔ محب الدین لقب اور ابو الولید کنیت تھی ۷۴۹ھ ہجری مین پیدا ہوے بڑے بڑے علماء و فضلاء سے فقہ و ادب وغیرہ علوم پڑھے۔ حدیث اور اہل حدیث کے بڑے محب تھے کئی دفعہ حلب اور شام کی قضاء پر مقرر ہوکے ابن ہمام نے آپ سے پڑھا۔ کتاب روضۃ المناظر فی اخبار الاوائل والاواخر حوادث ۸۰۶ھ تک تصنیف کی اور حوادث ۸۰۳ھ مین وہ واقعات بیان کیے جو اُنکے اور امیر تیمور کے درمیان غسلیہ حلب کے وقت سوال و جواب کے طور پر واقع ہوے تھے۔ علاوہ اسکے ایک کتاب سیرت نبویہ اور ایک نظم متوسطہ مین لکھی اور ۸۱۵ھ ہجری مین وفات پائی۔ محبت اندیش تاریخ وفات ہے۔

علی بن محمد بن علی جرجانی المعروف بہ سید شریف۔ شہر جرجان مین ۲۲۔ شعبان ۷۴۰ھ ہجری مین پیدا ہوے اور بچپن مین ہی عربی پڑھنے کی طرف رجوع ہوے جب سولہ دفعہ شرح المطالع پڑھ چکے تو آپ کے خیال مین آیا کہ ایک دفعہ خود قطب الدین

رازی سے بھی جو کتاب مطالع کی شارح ہین پڑھ لینا چاہیے پس اس ارادہ سے ہرات مین
اُنکے پاس تشریف لیگئے اور اُنسے شرح مطالع پڑھنے کی التماس کی قطب الدین رازی کا
اسوقت ایک سو بیس سال کی عمر کے تھے اور بسبب بڑھاپے کے اُنکے ابرو آنکھون پر پڑے ہوئے
تھے پس اُنھون نے ہاتھون سے دونون ابرو آنکھون سے اُٹھا کر سید شریف کی طرف دیکھا تو
یہ عین نوجوانی مین تھے اور اُنکا فکر علم منطق مین مثل روشنی برق کے چمکتا تھا پس قطب الدین
نے آپ کو کہا کہ تو نوجوان لڑکا ہی اور مین نہایت بوڑھا ہون مین تجکو پڑھا نہین سکتا اگر تو
چاہتا ہی کہ مجھسے شرح مطالع سُنے تو میرے شاگرد خاص اور تربیت یافتہ مبارک شاہ کے
پاس جا جو اسوقت مصر مین مدرس ہی وہ تجکو کتاب مذکور اس طرح پر پڑھائیگا جسطرح کہ
اُسنے مجھسے پڑھی ہی پس آپ ہرات سے بلاد مصر کی طرف متوجہ ہوے راستہ مین آپنے
جمال الدین بن محمد اقسرائی شارح موجز کی جو حلب مین ہی شہرت سُنی پس آپ بلاد کرمان
کی طرف پھرے جب قریب پہونچے تو اقسرائی کی شرح کو جو اُنھون نے ایضاح خطیب قزوینی
پر لکھی تھی کسی کے پاس دیکھا اور آپ کو وہ پسند نہ آئی اور کہا کہ یہ مثل گوشت گاے
کی ہی جسکے اوپر مکھیان بیٹھی ہوئی ہون وجہ اُسکی یہ تھی کہ ایضاح ایک مفصل و مبسوط
کتاب ہی جو حل کی چندان حاجت نہین رکھتی اور اقسرائی نے پہلے اُسکے تمام متن کو
لکھ لیا تھا پھر اُسپر اپنے کلام سے تعاقب کیا تھا اور متن پر سُرخ سیاہی سے لکیر
پھیر دی تھی پس اُس سے وہ شرح گویا مثل گوشت گاو کے جسپر مکھیان بیٹھی ہون
ہوگئی تھی۔ جب سید شریف نے اس کتاب کے حق مین ایسا کہا تو بعض طالب علمون نے
آپ کو کہا کہ آپ اقسرائی کے پاس جائین اور اُنکی تقریر کو دیکھین کہ وہ تحریر سے کہین بہت
بڑھ کر ہی اسپر آپ اُنکی طرف روانہ ہوئے مگر جب شہر مین پہونچے تو اقسرائی اُسی دقت فوت
ہوگئے تھے آپنے وہان مولی شمس الدین محمد فناری سے ملاقات کی اور اُنکی رفاقت سے
وہان سے مصر کو کوچ کیا اور وہان جا کر اکمل الدین محمد بن محمود بابرتی صاحب عنایہ شرح
ہدایہ سے فقہ پڑھی پھر آپ مبارک شاہ کی خدمت مین واسطے پڑھنے شرح شمسیہ اور
شرح مطالع کے حاضر ہوئے اُنھون نے فرمایا کہ مین آپ کو مستقل سبق نہین دے سکتا

کیونکہ اتنی فرصت نہین البتہ اگر تمکو صرف سماعت منظور ہو تو اختیار ہے آپ اسی بات پر راضی ہو گئے اندنون ایک شخص نے اولاد امراء مصر سے شرح مطالع مبارک شاہ سے پڑھنی شروع کی تھی پس آپ اُسکے سبق کے وقت حاضر ہو کر اُسکو سنتے تھے ایک رات کا ذکر ہے کہ مبارک شاہ اپنے گھر کے دروازہ سے نکلکر مدرسہ کے صحن مین ٹہلنے لگے اتفاقاً سید شریف کا مکان بھی مدرسہ کے متصل تھا سید شریف اسوقت یہ کہہ رہے تھے کہ شارح کا یہ قول ہے اور اُستاد یہ کہتا ہے اور مین یہ کہتا ہون پھر اور کلمات لطیف آپنے پڑھے جنکو مبارک شاہ سُنکر نہایت خوش ہوئے یہانتک کہ خوشی کے مارے رقص کرنے لگے اور سید شریف کو مستقل سبق پڑھنے اور کلام کرنے وغیرہ کی اجازت دی پس آپ ایسے رتبہ کمال کو پہونچے کہ اقران و امثال پر فائق ہو کر علامہ دہر۔ وحید عصر۔ فقیہ۔ محدث۔ فصیح۔ بلیغ۔ مناظر۔ جدلی ہوئے پھر شیراز کو آئے اور سنہ ۷۷۹ ہجری مین جب کہ شاہ شجاع الدین بن مظفر قصر زرد مین مقیم تھا تو آپ نے اُس سے ملاقات کرنے کا ارادہ کیا اور سپاہیون کا لباس پہنکر سعد الدین مسعود تفتازانی صاحب مطول و تلخیص وغیرہ سے جو بادشاہ کے پاس آیا جایا کرتے تھے کہا کہ مین ایک شخص غریب تیرانداز ہون اگر آپ میرے واسطے کوشش کرین تو مجکو بادشاہ کی ملاقات حاصل ہو جاتی ہے۔ تفتازانی نے یہ بات قبول کی اور گھوڑے پر سوار ہو کر سید شریف کو اپنے ساتھ لیا جب قصر کے دروازہ پر پہونچے تو سید شریف کو وہان ٹھہرا کر آپ بادشاہ کے پاس گئے اور سید شریف کے اوصاف بیان کیے اُسپر بادشاہ نے آپ کو طلب کیا اور کہا کہ مجکو اپنی کارروائی تیراندازی مین دکھلا آپ نے ایک جزو اُن اعتراضون کے جو اپنے نتائج طبع سے مصنفین پر کیے تھے نکال کر بادشاہ کو دیے اور کہا یہ میرے تیر ہین اور یہ میری کارروائی ہے پس بادشاہ آپ کے مرتبۂ فضیلت پر آگاہ ہوا اور آپ کی عزت کی اور آپ کو اپنے ہمراہ شیراز مین لیجا کر دار الشفا کی تدریس آپکے سپرد کی جہان آپ دس۱۰ سال درس و تدریس مین مشغول رہے جب امیر تیمور نے سنہ ۷۸۹ ہجری مین شیراز کو فتح کیا اور لوٹ کا حکم دیا تو آپ کو بسبب سفارش

وزیر اور نیز آپ کی فضیلت کے امان دی اور آپ تیمور کی اجازت سے سمرقند مین جاکر اقامت گزین ہوئے اور وہاں درس و تدریس شروع کردی اُنھی دنون سعد الدین تفتازانی مجالس تیمور کے صدر الصدور تھے لیکن تیمور سید شریف کو اُنپر ترجیح دیتا تھا اور کہتا تھا کہ اگرچہ فضیلت و کمالیت کی روسے دونون برابر ہین لیکن سید شریف کو نسب کے لحاظ سے فضیلت ہو اس سے سید شریف کا دل کھل گیا اور آپ کو اس بات کی خواہش اور جرأت ہوئی کہ مین سعد الدین کو مناظرہ مین زک دون پس ۷۹۱ھ مین اُن دونون کی بحث اجتماع استعارہ تبعیہ و تمثیلیہ مین بو صاحب تفسیر کشاف کے کلام مین زیر آیت اولٓئک علی ہدی من ربہم کے واقع ہی ہوئی اور منصف اُن دونون کے نعمان الدین خوارزمی معتزلی ہوئے پس اُسنے سید شریف کی رائے کو ترجیح دی جس سے خاص و عوام کے نزدیک غلبہ سید شریف کا تفتازانی پر مشہور ہوگیا اس سے تفتازانی کو بڑا غم لاحق ہوا اور وہ اُسی غم مین ۷۹۲ ہجری مین سمرقند مین فوت ہوگئے جب تیمور مرگیا تو سید شریف شیراز مین آئے اور اسی جگہ چارشنبہ کے روز ۶ - ربیع الاول ۸۱۲ ہجری مین فوت ہوئے - مشہور دارین تاریخ وفات ہے - تصنیفات آپ کی پچاس سے زیادہ ہیں اور اُنکے نام یہ ہین - تفسیر زہراوین - شرح فرائض سراجیہ - شرح مواقف - شرح وقایہ - شرح مفتاح - شرح تذکرہ طوسی - شرح تلخیص جغمینی جو ہئیت مین ہے - شرح کافیہ - حاشیہ تفسیر بیضاوی - حاشیہ اوائل تفسیر کشاف - حاشیہ مشکوٰۃ - حاشیہ خلاصہ اصول حدیث مصنفہ طیبی - حاشیہ عوارف - حاشیہ ہدایہ - حاشیہ تجرید طوسی - حاشیہ شرح مطالع - حاشیہ شرح شمسیہ - حاشیہ مطول - حاشیہ مختصر - حاشیہ شرح طوالع - حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمۃ - حاشیہ شرح حکمۃ العین - حاشیہ شرح حکمۃ الاشراق - حاشیہ تحفہ - حاشیہ رضی - حاشیہ شرح نقرہ کار کافیہ - حاشیہ متوسط - حاشیہ ضبیعے - حاشیہ عوامل جرجانی - حاشیہ رسالہ وضع - حاشیہ شرح اشکال الاشارات طوسی - حاشیہ لوایح - حاشیہ لغاب جو عجمی ... - حاشیہ متن اشکال التاسیس - حاشیہ شرح عضد - حاشیہ ...

حاشیہ قصیدہ کعب بن زہیر۔ رسالہ صرف میر فارسی میں۔ رسالہ نحو میر فارسی میں رسالہ صغریٰ کبریٰ منطق میں بزبان فارسی۔ شرح مختصر ابہری یعنے ایساغوجی۔ شرح لغبیہ شرح کافیہ۔ رسالہ مناظرہ مسمیٰ بہ شرح لغبیہ۔ رسالہ تعریفات الاشیاء۔ رسالہ تحقیق معانی حروف رسالہ وجو میں۔ رسالہ موجو میں۔ رسالہ حروف میں۔ رسالہ صوت میں۔ رسالہ مناقب خواجہ نقشبند میں رسالہ وجود و عدم میں۔ رسالہ آفاق والنفس میں۔ رسالہ علم مدار میں رسالہ اصل صوفیہ کے وجود میں۔ تصوف کا علم آپ نے خواجہ علاء الدین محمد بن محمد عطار بخاری سے جو بڑے عزیز خلیفہ شیخ بہاء الدین نقشبند کے تھے حاصل کیا تھا جنکے حق میں آپ کا یہ قول تھا کہ میں نے خدا کو جیسا کہ چاہیے نہیں پہچانا تھا جب تک کہ میں خدمت عطار بخاری میں مشرف نہیں ہوا تھا۔

شیخ بدر الدین محمود بن اسرائیل بن عبد العزیز الشہیر بہ ابن قاضی سماونہ
آپ کے والد ماجد جب قلعہ سماونہ میں قاضی تھے تو آپ پیدا ہوئے لڑکپن میں آپنے اپنے والد سے پڑھا اور قرآن شریف کو حفظ کیا پھر شہر قونیہ میں کچھ پڑھا بعد ازاں ولایت مصر کو تشریف لیگئے اور وہاں سید شریف کے ساتھ تحصیل علم میں مشغول ہوئے یہانتک کہ تمام علوم میں فائق ہوئے فقہ میں لطائف الاشارات اور اُسکی شرح تسہیل و جامع الفصولین اور صرف میں عقود الجواہر شرح المقصود تصنیف کیں۔ کہتے ہیں کہ جب امیر تیمور تبریز میں آیا تو اُسکے سامنے علماء کا آپس میں تنازعہ پڑا اُسوقت شیخ جزری نے تیمور کے پاس جاکر واسطے محاکمہ کے آپ کا تذکرہ کیا امیر تیمور نے آپ کو طلب کر کے محاکم بنایا پس آپ نے ایسا فیصلہ کیا کہ آپ کے حکم پر فریقین راضی ہوگئے اور تمام علماء نے آپ کی فضیلت کا اقرار کیا اور تیمور نے آپ کو بہت سا انعام دیا۔ بعد ازاں آپ مصر کو بھی آئے اور مصر سے حلب میں پہنچے جہاں سے امیر جزیرہ نے آپ کو اپنے پاس بلایا اور آپکے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا پھر آپ ادرنہ کو آئے جہاں تقریباً ۸۱۸ھ میں وفات پائی۔ مخزن الطاف تاریخ وفات ہے۔

حماد بن عبد الرحیم بن علی بن عثمان بن ابراہیم بن مصطفیٰ ماردینی۔ حماد الدین

ابن قاضی سماونہ

حماد بن عبد الرحیم

لقب تھا [illegible] ہجری میں پیدا ہوئے۔ عالم فاضل حدیث اور اہل حدیث کے نہایت محب تھے۔ ذہبی اور اس طبقہ کے دیگر محدثین سے آپ کو حدیث کی اجازت حاصل ہوئی ابن حجر عسقلانی مجمع المؤسس میں لکھتے ہیں کہ آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ ہمارے شیوخ سے حدیث سنتے اور اپنے ہاتھ سے لکھتے رہے اور ہمنے آپ سے قیراطی کے شعر سماع کیے وفات آپ کی سنہ ۸۱۹ھ میں طاعون کے مرض سے ہوئی۔ مرجع وقت تاریخ وفات ہی۔

مولانا شیخ احمد تھانیسری۔ جامع علوم نقلیہ وعقلیہ۔ واقف فنون رسمیہ وادبیہ فصیح اللسان بلیغ البیان تھے آنحضرتؐ کی نعت میں جو ایک بڑا قصیدہ آپ نے عربی میں تصنیف فرمایا ہی جس کا ایک اول شعر یہ ہی سے اطائر لہبی خنین الطائر الفرد ؛ ملح وجد قلبی التابہ الکمد + اُس سے آپ کی کمال فضیلت وفصاحت اور بلاغت ثابت ہوتی ہی اگرچہ آپ کو مولانا خواجگی سے نہایت محبت قلبی تھی مگر آپ نے شہر دہلی سے باہر نکل جانے میں اُنسے موافقت نہ کی یہانتک کہ امیر تیمور کی فوج دہلی میں آگئی اور شہر کو تاراج کرکے آپ کے متعلقین کو گرفتار کرلیا جب فتنہ سے تسکین ہوئی تو آپ امیر تیمور کی مجلس میں تشریف لیگئے جہان آپ اور شیخ الاسلام نبیرۂ مولانا برہان الدین مرغینانی صاحب ہدایہ کے درمیان نسبت تقدم وتاخر مجلس کے بڑی گفتگو ہوئی تیمور نے کہا کہ یہ صاحب ہدایہ کے نبیرہ ہین مناسب ہی کہ یہ آپ سے آگے مجلس مین بیٹھین مولانا نے کہا کہ جب خود صاحب ہدایہ نے جو اُنکے جد امجد ہین کئی جگہ ہدایہ مین خطا کی ہی پس اگر انھون نے ایک جگہ خطا کی تو کیا مضائقہ ہی شیخ الاسلام نے فرمایا کہ وہ کون سی خطا ہی بیان کرنا چاہیے مولانا نے اپنے فرزندون اور شاگردون کو اشارت کی کہ بیان کرو امیر تیمور نے صاحب ہدایہ کی عزت اور شیخ الاسلام کے ناموس کا ملاحظہ کرکے اس گفتگو کو کسی اور موقع پر ٹال دیا بعد ازان مولانا مع اہل وعیال کے کالپی میں چلے گئے اور وہین تدریس ونشر علم مین مصروف رہے یہانتک کہ سنہ ۸۲۰ ہجری مین وفات پائی۔ قبر آپ کی کالپی مین زیارتگاہ عام ہی۔ گلشن ہدایت تاریخ وفات ہی۔

محمد بن محمد بن محمود حافظی بخاری المعروف بخواجہ پارسا۔ آپ حافظ الدین کبیر

مولانا شیخ احمد تھانیسری

[illegible]

محمد بخاری کی نسل مین خواجہ بہاء الدین نقشبندی کے اعزہ خلفا مین سے حافظ فروع واصول اور جامع معقول ومنقول۔ فائق بر الاقران تھے سنہ ٧٥٦ھ مین پیدا ہوئے علوم اپنے شہر کے علماء وفضلا سے پڑھے اور فقہ کو ابی طاہر محمد بن محمد بن حسن طاہری تلمیذ صدر الشریعۃ عبید اللہ محبوبی سے حاصل کیا اور کتاب فصول ستہ اور فصل الخطاب وحقائق علم [illegible] طریق نقشبندی مین تصنیف کی۔ نفحات الانس مین لکھا ہو کہ آپ سنہ ٨٢٢ ہجری مین واسطے حج وزیارت کے بخارا سے متوجہ ہوکر نسف وصغانیان وترمذ وبلخ وہرات وجام وغیرہ سے گذرے جہان کے علما ورؤسا نے آپکی بڑی تکریم کی جب حج سے فارغ ہوے تو آپ کو امراض لاحق ہوے یہانتک کہ آپ نے طواف وداع کا سواری پر کیا اور مدینہ منورہ کو تشریف لیگئے اور وہان بدھ کے روز ٢٣ ماہ ذی الحجہ سنہ مذکور مین پہونچے اور زیارت سے فارغ ہوکر پنجشنبہ کے روز وفات پائی۔ مولانا شمس الدین محمد بن حمزہ فناری وغیرہ لوگون نے آپ پر نماز پڑھی اور جمعہ کی رات کو حضرت عباس کے قبہ کے پاس دفن کیا۔ مخزن فہم تاریخ وفات ہے۔

محمد بن محمد بن شہاب بن یوسف الکردری البریقینی الخوارزمی الشہیر بالبزازی فروع واصول مین فرید العصر منقول ومعقول مین وحید الدہر جامع علوم مختلفہ تھے علوم اپنے باپ سے اخذ کیے یہانتک کہ ماہر باہر ہوے آپ شہر سرا مین رہا کرتے تھے جو قریب نہر آتل کے واقع ہے پھر یہان سے کوچ کرکے شہر قدیم مین پہونچے جو حاجی ترخان کے نہر مذکور کے کنارہ پر واقع ہے اور وہان کئی برس رہے اور وہان کے ائمہ اعلام سے مناظرے کیے اور فقہا کو درس دیا پھر اپنے شہر کو واپس آئے پھر روم کے شہرون کی طرف تشریف لیگئے اور وہان شمس الدین فناری سے مباحثے کیے اور شہر روم مین داخل ہونے سے پہلے کتاب وجیز جو معروف ومشہور بہ فتاوی بزازیہ ہے تصنیف کی اور اسکے کتاب اجارہ کے آخر مین لکھا کہ یہ یکم ربیع الاول سنہ ٨١٢ ہجری کو تھوڑی رات گئے ختم ہوئی اور ایک کتاب امام اعظم کے مناقب مین تصنیف کی جو عمدہ مطالب پر مشتمل اور نہایت مفید ہے۔ وفات آپ کی اواسط ماہ رمضان سنہ ٨٢٧ھ مین ہوئی۔ ارا النفیس قریہ تاریخ وفات ہے۔

صاحب فتاویٰ بزازیہ

محمد بن عبد اللہ

محمد بن عبد اللہ بن سعد مقدسی دیری شمس الدین لقب تھا اور قاضی القضاۃ کے لقب سے مشہور رہتے تھے۔ کل علوم مین سوائے حدیث کے مہارت کامل رکھتے تھے بعد ۷۴۲ھ کے قصبہ دیر مین جو علاقہ دمشق مین واقع ہے پیدا ہوئے اور بیت المقدس مین سکونت اختیار کی باپ آپ کا سوداگری کرتا تھا پس آپ نے بھی علم پڑھا اور مختلف فنون کو حاصل کیا علماء و فضلاء سے اکثر مناظرہ کرتے تھے اور نہایت درشتخلق تھے کئی دفعہ قاہرہ مین تشریف لائے اور آپکے فضائل نے شہرت پکڑی یہانتک کہ ماہ جمادی الاول ۸۱۹ھ مین قاہرہ کے قاضی مقرر ہوئے پھر ۸۲۰ھ مین شہر مویدیہ کی مشیخت آپکے تفویض ہوئی ۸۲۷ھ مین بیت المقدس کو واپس تشریف لائے جہان ۹- ماہ ذی الحجہ سنہ مذکور مین وفات پائی۔ کعبۂ خلق آپکی تاریخ وفات ہے۔ آپسے آپکے بیٹے سعد الدین سعد دیری نے اخذ کیا۔ آپکے ایک بھائی عبد اللہ نام تھے اور وہ بھی بڑے عالم فاضل تھے جو ۸۱۰ھ مین فوت ہوئے۔

قاری الہدایہ

عمر و بن علی الشہیر بہ قاری الہدایہ سراج الدین لقب تھا ابتدا مین خیاطت کا کام کرتے تھے پھر تحصیل علوم مین مشغول ہوئے یہانتک کہ فقہ وغیرہ علوم منقول و معقول مین ایسے ماہر ہوئے کہ مذہب حنفیہ اور کثرت تلامذہ مین مشار الیہ زمانہ ہوئے مصر مین شیخونیہ کی مشیخت آپکے تفویض ہوئی اور ماہ ربیع الآخر ۸۲۹ھ ہجری مین وفات پائی حامی دہر تاریخ وفات ہے۔ آپ کی تصانیف سے تعلیقات ہدایہ و فتاوی یادگار ہین۔

شمس بن عطاء اللہ

شمس بن عطاء اللہ بن محمد بن احمد بن محمود بن محمد بن امام فخر الدین رازی بڑے عالم فاضل اور محدث تھے کچھ اوپر ۷۶۰ھ ہجری مین پیدا ہوئے بعد تحصیل علوم و فنون کے بیت اللہ کا حج کیا اور بیت المقدس مین سکونت اختیار کی اور مدرسہ صلاحیہ کی تدریس کے متولی ہوئے۔ ابن حجر عسقلانی اپنی کتاب مجمع مؤسس مین لکھتے ہین کہ مین نے فوائد کثیرہ آپ سے سماعت کیے لیکن اکثر انمین سے مجازفت کے طور پر ہین وفات آپ کی ماہ ذی الحجہ ۸۲۹ھ ہجری مین ہوئی۔

محمد بن حمزہ فناری

محمد بن حمزہ بن محمد بن محمد فناری شمس الدین لقب تھا ماہ صفر ۷۵۱ھ ہجری مین پیدا ہوئے اپنے زمانہ کے امام کبیر صاحب فضل علامہ فہامہ- علوم نقلیہ مین یگانہ

علوم عقلیہ میں اقران پر غالب علم ادب میں شیخ دہر۔ خلاف و مذاہب میں مجتہد عصر۔
کریم الاخلاق اور اُن فضلاء میں سے تھے جو نویں قران کے شروع پر رؤساء شمار
کیے گئے ہیں چنانچہ شیخ سراج الدین بن ملقن کثرت تصانیف فقہ و حدیث میں اور مجد الدین
شیرازی صاحب قاموس لغت میں اور زین الدین عراقی حدیث میں اور آپ یعنی محمد شمس الدین
فناری کل علوم نقلیہ و عقلیہ کی مہارت میں منتخب کیے گئے تھے۔ فقہ آپ نے علاء الدین
اسود شارح وقایہ اور جمال الدین محمد بن محمد اقسرائی سے اخذ کی اور جب مصر میں آئے
تو اکمل الدین محمد بابرتی صاحب عنایہ سے اخذ کیا اور علم تصوف کو اپنے باپ ابی محمد
حمزہ تلمیذ شیخ صدر الدین قونوی سے حاصل کیا اور انھیں سے اُنکی مفتاح الغیب
کو پڑھا اور اُسکی شرح حامل الملقن تصنیف کی۔ پھر روم کے ملک میں تشریف لیگئے اور
بروسا کے قاضی مقرر ہوے اور سلطان بایزید خان کے نزدیک آپکی بڑی قدر ہوئی
جس سے آپ کی فضیلت و کمالیت کی بڑی شہرت دور و نزدیک ہوئی جب آپ ۸۳۳ھ
میں حج کرکے انطاکیہ اور دمشق سے ہوتے ہوے قاہرہ میں داخل ہوے تو وہاں
اُسوقت کے تمام علما و فضلا مجتمع ہوے اور آپ سے اُنھوں نے مباحثے و مناظرے
کیے سب نے آپ کی فضیلت کی شہادت دی اور ماہ رجب ۸۳۴ھ ہجری میں وفات پائی
بہشت منزل تاریخ وفات ہے۔ کہتے ہیں کہ آپ اخیر عمر میں نابینا ہوگئے تھے اور اسکا سبب
یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ نے سنا کہ علماء کے لحم کو زمین نہیں کھاتی تو آپ نے اس
بات کی تصدیق کے واسطے اپنے اُستاد اسود کی قبر کو کھودا پس اُنکو ویسا ہی پایا جیسے کہ
دفن کیے گئے تھے حالانکہ اُنکو مدفون ہوے ایک مدت مدید گذر گئی تھی اُسوقت آپ کو
ہاتف نے آواز دی ھل صدقت علی اللہ بصرک پس آپ اُسی وقت نابینا ہوگئے۔ تصنیفات
آپ کی مشہور و معروف ہیں جیسے فصول البدائع فی اصول الشرائع۔ شرح ایساغوجی
المعروف بہ فناری۔ تفسیر فاتحہ۔ انموذج العلوم فی مسائل من مائۃ فنون۔ شرح
فرائض سراجی حاشیہ شرح حرز الامانی۔ تعلیقات شرح مواقف وغیرہ لکھ۔ شرح ایساغوجی کی اول
میں آپ خود ہی لکھتے ہیں کہ میں نے اس شرح کو بہت چھوٹے ایام سرما میں چاشت کے وقت

شروع کیا اور اُسی روز مغرب کی اذان کے وقت اُسکو ختم کر دیا چنانچہ اس لیے شرح مذکور کا نام ہمارے ملک مین یکروزی کے نام سے مشہور رہی۔ اور وہ جو ہمارے ملک مین مشہور ہے کہ یکروزی سعدالدین تفتازانی کی تصنیف ہے یہ بالکل غلط العوام اور خلاف منقول ہے آپ اپنے اسلاف کی طرح فناری سے مشہور تھے جو آپ کے پردادا محمد کا لقب تھا اور اس لقب کے پڑنے کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ جب آپ کے پردادا شاہ روم کے پاس آئے تو اُسکو ہدیہ کے طور پر فنیار تحفہ دیا جس سے آپ ابن الفنری کے نام سے بلائے گئے اور رفتہ رفتہ فناری کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

قرہ بن یعقوب

قرہ بن یعقوب بن ادریس رومی قرہ مانی۔ عالم فاضل۔ فقیہ محدث۔ جامع علوم نقلیہ و عقلیہ تھے مطابح السنہ کی شرح نہایت نفیس تصنیف فرمائی اور ۸۳۳ھ مین وفات پائی۔

صاحب تفسیر رحمانی

شیخ علی بن احمد بن علی مہائمی گجراتی۔ زین الدین لقب تھا۔ جامع علوم ظاہری و باطنی۔ فقیہ۔ محدث۔ مفسر۔ صاحب تصانیف عالیہ تھے۔ قصبہ مہائم واقع گجرات مین سکونت رکھتے تھے۔ تفسیر تبصرۃ الرحمن وتیسیر المنان معروف بہ رحمانی جو صفت ایجاز و تدقیق مین موصوف ہے آپ کی تصنیفات سے ہے اور نیز رسالہ ادلۃ التوحید نہایت محقق و منقح باثبات دلائل عقلیہ و براہین قطعیہ ایسا تصنیف فرمایا کہ ذرا شائبہ شبہ کو دخل باقی نہ رہا اور اُسکے اول مین بعض آیات و احادیث ایراد کین۔ علاوہ اُنکے زوارف شرح عوارف اور شرح فصوص الحکم اور شرح نصوص وغیرہ تصنیف فرمائین۔ وفات آپ کی ۸۳۵ہجری مین ہوئی۔ سخن فہم آپ کی تاریخ وفات ہے۔

عبدالرحمن بن علی

عبدالرحمن بن علی بن عبدالرحمن بن علی تفہنی ثم القاہری ۷۶۴ہجری مین قصبۂ تفہن مین جو ملک مصر مین دمیاط کے قریب واقع ہے پیدا ہوے ابھی صغیر سن ہی تھے کہ آپ کا باپ جو خراسی کا کام کرتا تھا مر گیا پس آپ اپنی والدہ کے ساتھ قاہرہ مین آئے اور اپنے بھائی کی توجہ سے ضرغتمشیہ مین یتیمون کے مکتب مین پڑھنے کے لیے بیٹھے اور رفتہ رفتہ اپنا تعارف پیدا کرکے ترقی کر گئے اور شیخ خیرالدین عین تابی امام شیخو نیہ اور بدر محمود گلستانی سے استفادہ اور اخذ کیا یہانتک کہ فقہ و اصول فقہ و تفسیر و اصول دین اور عربی اور معانی و منطق

وغیرہ مین ماہر باہر اور فاضل کامل ہوے اور مذہب کی ریاست آپکی طرف منتہی ہوئی آپ بڑے خوش جیوڑے اور عارف بامور دنیا اور اپنے اصحاب کے حامی تھے ابو ہریرہ کنیت تھی مدت تک تدریس و افتا مین مشغول رہے چنانچہ ابن ہمام اور اُنکے تلمیذ سیف الدین وغیرہ ایک جم غفیر نے آپسے اخذ کیا پہلے ابن طرابلسی پھر کمال بن عدیم کی طرف سے سفارت کے لیے مخصوص ہوے - اخیر کو مصر کے قاضی القضاۃ مقرر ہوے یہانتک کہ شوال ۸۳۵ھ مین آپ کی ام ولد نے آپ کو زہر دیکر مار ڈالا - کہف خلق تاریخ وفات ہی -

محمد بن سید شریف علی بن محمد جرجانی - علم آپ نے اپنے والد ماجد سید شریف سے پڑھا یہانتک کہ فقیہ فاضل عالم اجل ہوے - نحو مین تفتازانی کی کتاب ارشاد کی شرح تصنیف کی اور کتاب متوسط شرح کافیہ پر جو آپکے والد نے حاشیہ لکھنا شروع کیا تھا اسکو کامل کیا اور ہدایۃ الحکمۃ اور فوائد الغیاثیہ کی شرحین لکھین اور منطق مین ایک مختصر رسالہ تصنیف کیا - وفات آپ کی ۸۳۸ھ مین ہوئی - تاج روزگار تاریخ وفات ہی -

محمد شاہ بن محمد بن حمزہ فناری - بڑے عالم فاضل - فرید العصر وحید الدہر - ذکی نظار - فارس - مثل اپنے باپ کے عارف مذہب تھے - علوم اپنے باپ سے اخذ کیے یہانتک کہ رتبۂ کمال کو پہونچے اور اپنے باپ کی حیات مین بروسہ مین مدرسہ سلطانیہ کے مدرس مقرر ہوے جب کچھ اوپر بیس سال کے ہوے توجہ کیا اور قاہرہ مین تشریف لائے پھر کرمان سے اپنے شہر کی طرف مراجعت کی اور ۸۳۹ھ مین انتقال کیا - مسرت علم تاریخ وفات ہی -

شیخ الاسلام محمد بن قاضی القضاۃ شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ دیری آپ اپنے باپ کی ہی کنیت و لقب یعنے ابی عبد اللہ و شمس الدین سے مشہور تھے قدس مین ماہ محرم سنہ ہجری مین پیدا ہوے اور کل علوم و فنون مین عالم فاضل ہوکر تدریس و افتا مین مشغول رہے اور ۱۳ - جمادی الآخر ۸۴۱ھ ہجری مین وفات پائی قطب خلق تاریخ وفات ہی -

یوسف بن بالی بن شمس الدین محمد بن حمزہ فناری - آپ محمد شاہ کے چھوٹے بھائی ہین - بڑے عالم فاضل فقیہ کامل بحث و جدل مین قوت عالیہ رکھتے تھے علم اپنے

باپ سے حاصل کیا اور جب آپ کے بھائی محمد شاہ فوت ہوئے تو آپ بروسا میں مدرسہ سلطانیہ کے مدرس مقرر ہوئے پھر وہیں کے قاضی بنے اور ۸۴۴ھ ہجری کو عہد سلطان مراد خان ابن محمد خان میں بحالت قضاء قسطنطنیہ میں فوت ہوئے۔

محمد شاذلی بکری حنفی

محمد شاذلی بکری الشہیر بالحنفی۔ فقیہ۔ واعظ۔ ختم دائرۂ ولایت۔ قطب عالم۔ صاحب کمالات ظاہری و باطنی اور ایک اُنمیں سے تھے جنکو خدا تعالیٰ نے دنیا میں تصرف اور تمکن دیا ہے۔ آپ سے اکثر غیب کی باتیں اور خرق عادات و کرامات ظاہر ہوئے اور اعیان و ارکان نے آپ کی طرف رجوع کیا۔ آپ کے حالات کو بعض علماء نے دو مجلد میں قلمبند کیا عارف شعرانی نے کہا ہے کہ آپ نے اُس مقام تک علم کا احاطہ نہیں کیا کہ بیان کیا جا سکے۔ شامی میں وفات آپکی ۸۴۷ھ میں لکھی ہے۔ گلشن ولایت تاریخ وفات ہے۔

قاضی شہاب الدین دولت آبادی

قاضی شہاب الدین دولت آبادی ملک العلماء لقب تھا۔ فقیہ۔ مفسر۔ نحوی۔ لغوی۔ ادیب۔ بلیغ۔ بیانی۔ وحید العصر۔ فرید الدہر۔ صاحب تصانیف عالیہ تھے۔ علوم قاضی عبد المقتدر سے حاصل کیے جو شہرت و قبولیت خدا نے آپکو دی کسی کو اہل زمانہ سے حاصل نہیں ہوئی۔ آپ کے حق میں قاضی عبد المقتدر فرمایا کرتے تھے کہ یہ ہمارے پاس ایسے شاگرد آئے ہیں جنکا پوست و لحم و عظم علم ہے۔ آپ کی تصنیفات سے ایک شرح کافیہ ہے جو لطافت و متانت میں بے عدیل اور اُنکی حیات ہی میں مشہور عالم ہو گئی تھی۔ دوسرے ارشاد جو ایک متن لطیف و بے نظیر نحو میں ہے۔ تیسرے بدیع البیان جو علم بلاغت میں ایک لاثانی متن ہے۔ چوتھے تفسیر فارسی بحر مواج جو چند مجلد کلان میں ہے جسمیں بیان ترکیب الفاظ قرآنی اور معنی فصل و وصل کا کیا ہے اور نیز واسطے سجع کے تکلف کیا ہے۔ پانچویں شرح اصول بزدوی تا بحث امر۔ چھٹے ایک رسالہ تقسیم علوم میں۔ ساتویں ایک رسالہ تقسیم صنائع میں۔ آٹھویں ایک رسالہ مناقب السادات۔ نویں شرح قصیدہ بانت سعاد۔ علاوہ اُنکے اور کتب و رسائل تصنیف کیے اور فن شعر میں بھی آپ کو کامل مہارت حاصل تھی۔ وفات آپ کی ۸۴۹ھ میں ہوئی اور جونپور میں دفن کیے گئے۔ صدر نشین انجمن تاریخ وفات ہے۔

خواجہ یعقوب چرخی

خواجہ یعقوب چرخی۔ عالم علوم ظاہری و باطنی۔ جامع رموز صوری و معنوی۔ مفسر کلام

ربانی اور اجلہ اصحاب خواجہ بہاء الدین نقشبند تھے وطن آپکا موضع جرخ مضافات غزنین سے تھا مدت تک جامع ہرات مین مشغول علم رہے پھر مصر مین جاکر علوم عقلیہ و نقلیہ کو بدرجہ تکمیل پہونچایا اور بعد تحصیل علوم کے بجاذبۂ محبت الٰہی شاہ نقشبند کی خدمت مین حاضر ہوے اور اُن سے خلافت کا خرقہ پہنا اخیر کے دو پارہ قرآن شریف کی تفسیر تصنیف فرمائی جو تصوف سے پُرہی اور لاہور مین طبع ہوگئی ہی- وفات آپ کی سنہ ۸۵۱ ہجری مین ہوئی اور قریہ ہلغتو مین دفن کیے گئے مزار آپ کا زیارت گاہ عوام و خواص ہی- ابر رحمت تاریخ وفات ہی۔

ابراہیم بن موسیٰ کرکی- برہان الدین لقب تھا- فاضل جلیل القدر علامۂ عصر جامع علوم عقلیہ و نقلیہ تھے- تفسیر علاء الدین تبریزی کا حاشیہ نہایت عمدہ بعبارت وسیعہ تالیف کیا اور سنہ ۸۵۳ھ مین وفات پائی- برگزیدۂ خدا تاریخ وفات ہی-

حیدرہ بن احمد بن ابراہیم العجمی ثم الرومی- ابو الحسن کنیت برہان الدین لقب تھا- شیراز مین سنہ ۸۰۰ ہجری مین پیدا ہوے اور بہت شہرون مین پھر کر علوم کو تحصیل کیا- بڑے شکیل شیرین سخن- علامہ معانی و بیان- جامع معقول و منقول اور حافظ اشعار- فصیح اللسان بلیغ البیان تھے- علم موسیقی اور الحان کی ریاست آپ پر منتہی ہوئی- باوجودیکہ آپ بڑے دیندار اور کثیر العبادۃ تھے تاہم آپ نے موسیقی اور الحان مین تصنیف کی اور نیز قزوینی کی الایضاح کی شرح لکھی اور تفتازانی سے اخذ کیا اور روم مین آئے اور امام ابو حنیفہ کے مذہب پر فتویٰ دیا- قاہرہ مین سنہ ۸۵[illegible] ہجری مین وفات پائی- سیوطی نے بغیۃ الوعاۃ فی طبقات النحاۃ مین لکھا ہی کہ آپ سے ہمارے شیخ محی الدین کافیجی نے اخذ کیا آخر آپ نے اس دار فانی کو چھوڑا اور رہگراے عالم باقی ہوے مسند مکرمت تاریخ وفات ہی-

محمد بن احمد بکی- ابن الضیا کنیت تھی اپنے زمانہ کے امام فاضل- مفسر کامل- شیخ حنفیہ تھے- قرآن شریف کی ایک تفسیر نہایت عمدہ و مفید تصنیف کی اور سنہ ۸۵۴ھ مین وفات پائی- شمس تابان تاریخ وفات ہی-

شہاب احمد بن محمد معروف بعرب شاہ- بڑے عالم فاضل اور اپنے زمانہ کے علا

تھے آپ نے امام ابی اللیث نصر بن محمد فقیہ سمرقندی کی تفسیر کو ترکی مین ترجمہ کیا اور ۸۵۱ھ مین وفات پائی - عزت کا شانہ تاریخ وفات ہے -

محمود بن احمد بن موسی بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود عینی - بدر الدین لقب اور قاضی القضاۃ خطاب تھا امام فاضل - محدث کامل - فقیہ بے عدیل - علامہ بے مثیل عارف عربیت و تصریف - حافظ لغت - سریع الکتابت تخریج احادیث اور اُنکے کشف معانی مین وسعت کامل رکھتے تھے - نصف ماہ رمضان ۷۶۲ھ مین مصر مین پیدا ہوئے فقہ جمال یوسف ملطی اور علاء سیرافی سے حاصل کی اور حدیث کو شیخ زین الدین عراقی اور شیخ تقی الدین سے سُنا اور نحو و اصول فقہ اور معانی کو علامہ جبریل بن صالح بغدادی سے اخذ کیا - ۸۰۰ھ کو قاہرہ مین تشریف لائے اور پہلے پہل آپ کو ظاہر یہ مین بعض وظائف کی خدمت سپرد ہوئی پھر کئی دفعہ تدابیر امور کا عہدہ آپ کو ملا اور قضاء مذہب امام ابو حنیفہ کی آپ کے سپرد ہوئی - آپ نے جامع ازہر کے پاس ایک مدرسہ بنوایا اور اپنے کتب خانہ کو اُسمین وقف کر دیا تصنیفات عالیہ کیں جنمین سے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری - شرح بارہ سنن ابوداؤد - بنایہ شرح ہدایہ - رمز الحقائق شرح کنز الدقائق منحۃ السلوک - شرح تحفۃ الملوک - شرح معانی الآثار - شرح مجمع - شرح درر البحار - طبقات الحنفیہ - طبقات الشعرا - مختصر تاریخ ابن عساکر - شرح شواہد الصغیر و الکبیر شرح منار - کتاب العروض - تاریخ کبیر وغیرہ نہایت مشہور معروف ہین کہتے ہین کہ ہدایہ کی شرح آپ نے اُسوقت لکھی تھی کہ جب آپ کی عمر نوے سال کے قریب تھی - ماہ ذی الحجہ ۸۵۵ھ ہجری مین وفات پائی - محدث سلیم القلب تاریخ وفات ہے عینی آپ کو اسلیے کہا کرتے تھے کہ آپ کا باپ شہر عین تاب کا جو حلب سے تین منزل کے فاصلہ پر واقع ہے قاضی تھا پس آپ شہر مذکور کی طرف منسوب ہوئے - ابن اِناس المحدثین مصر لکھتا ہے کہ جب سلطان نے مدرسہ مؤیدیہ کو بنوایا تو اُسکے منارون مین سے ایک منارہ جو برج شمالی پر بنا ہوا تھا ٹیڑھا ہو کر قریب گرنے کے ہو گیا بادشاہ نے حکم دیا کہ اسکو گرا کر از سر نو تیار کرایا جائے اتفاقاً اُسوقت عینی اُسکے سایہ مین بیٹھے ہوئے درس

دے رہے تھے کہ ابن حجر عسقلانی نے قطعہ مندرجۂ ذیل لکھکر بادشاہ کے حضور مین پڑھا

؎ لجامع مولانا المؤید رونق * منارتہ بالحسن یزہو و بالزین * تقول وقد مالت عن القصد اجھلوا * فلیس علی جسمی اضر من العین * لوگون نے عینی سے اس قصہ کو ایک ایسے

انداز سے بیان کرکے کہا کہ حافظ ابن حجر نے آپ پر تعریض کی ہے آپ کو اس بات سے بڑا

غصہ آیا اور آپ شعر کہنے مین چندان مہارت نہ رکھتے تھے اسلیے آپ نے نواجی مشہور شاعر کو

طلب کرکے مندرجۂ ذیل قطعہ ابن حجر کی تعریض مین نظم کراکر شائع کیا ؎ منارۃ لعروس الحسن قد جلیت

وہدمہا بالقضاء اللہ و القدر * قالوا اصیبت بعین قلت و اغلط * ما وجب الہدم الا خیبۃ الحجر

ابراہیم بن خطیب۔ تاج الدین لقب تھا۔ علوم مولی یگان سے پڑھے یہانتک کہ

عالم اجل فاضل اکمل صاحب ہیئت و دبدبہ ہوے سلطان مراد خان نے آپ کو مدرسہ

ازنیق کا متولی کیا اور اوائل سلطنت محمد خان بن مراد خان مین جو ۸۵۵ھ کو تخت نشین

ہوا ازنیق مین فوت ہوے۔

ابراہیم بن خطیب

عبد الرحمن بن قاضی القضاۃ شمس الدین ابی عبد اللہ محمد دیری امین الدین

لقب تھا ۸۲۰ھ سے پہلے پیدا ہوے اپنے ملک کے علما و فضلا سے علم حاصل کرکے

جامع علوم عقلیہ و نقلیہ اور فائق زمانہ ہوے اور اپنے بھائی قاضی القضاۃ

سعد الدین سعد دیری سے جب وہ کبیر السن ہوے تو ولایت مصر کی قضا حاصل کی

اور ۴۔ ماہ ذی الحجہ ۸۵۶ھ ہجری مین وفات پائی۔ قدوۂ خلائق تاریخ وفات ہے۔

عبد الرحمن بن قاضی القضاۃ شمس الدین

شیخ ابو الفتح جونپوری۔ عالم فاضل۔ فصیح بلیغ۔ جامع معقول و منقول اور

اپنے جد امجد قاضی عبد المقتدر کے شاگرد و مرید تھے اور مطابق اُنکی وصیت کے ہمیشہ

درس و افادۂ علوم مین مشغول رہتے تھے اکثر عربی و فارسی قصائد کہا کرتے تھے قاضی

شہاب الدین سے آپ کے اصول کلامیہ اور فروع فقہیہ مین بہت مباحثے ہوئے خصوصًا

زباد کر بہ یعنے مشک بلائی کے باب مین جو بلی کے عرق سے ٹپکتا ہے شیخ اسکو پلید کہتے

تھے اور قاضی شہاب الدین اُسکی طہارت کا حکم دیتے تھے چنانچہ اس بحث مین کئی رسالے

تصنیف ہوئے شیخ موصوف پہلے دہلی مین رہا کرتے تھے لیکن امیر تیمور کے واقعہ مین

شیخ ابو الفتح جونپوری

ہمراہی ویگر اکابر کے جونپور مین چلے گئے اور قاضی شہاب الدین بھی اسی واقعہ مین دہلی سے جونپور مین پہونچے کہتے ہین کہ شیخ کے گھر مین زر برساتھا لیکن سوائے شیخ عبدالوہاب کے آپ کی دوسری اولاد اس واقعہ کی قائل نہین آپ ۱۴- ماہ محرم ۸۳۰ھ مین پیدا اور یوم جمعہ ۱۳- ربیع الاول ۸۹۱ھ مین فوت ہوئے- بحر رحمت تاریخ دفات ہے-

عبد السلام بن احمد بغدادی عز الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے شیخ- فقیہ محدث- جامع منقول ومعقول صاحب تصنیف تھے- حدیث بنی الاسلام علی خمس کی آپنے ایک عمدہ شرح لکھی- صاحب کشف الظنون لکھتے ہین کہ یہ کتاب اگرچہ نہایت نفیس فوائد پر مشتمل ہے مگر یہ کہ مصنف نے شافعی مذہب کے بعض احکام ارکان صلوۃ اور واجبات حج کو خلاف اُنکے تصور کرکے لکھا ہے اسلیے اُسکے اعتماد سے احتراز کرنا چاہیے دفات آپ کی ۸۵۹ہجری مین ہوئی- رحمت داور تاریخ وفات ہے-

سید علی عجمی پہلے اپنے شہر سمرقند کے علما وفضلا سے پڑھکر علوم وفنون مین ماہر ہوئے پھر سید شریف علی جرجانی تلمیذ اکمل الدین بابرتی سے تکمیل کی بعد ازان روم کی طرف تشریف لیگئے اور شہر قسطنطین مین داخل ہوئے اس شہر کے حاکم نے آپ کی بڑی عزت کی اور مدرسہ بروسا کا مدرس مقرر کیا- علما وفضلا مین آپ کی فضیلت ظاہر ہوئی- سید شریف کے حواشی شرح شمسیہ اور شرح مطالع اور شرح مواقف پر حواشی تصنیف فرمائے اور ۸۶۰ہجری مین دفات پائی- حلال مشکلات تاریخ دفات ہے-

محمد بن عبدالواحد بن عبدالحمید سکندری سیواسی المعروف بابن ہمام- کمال الدین لقب تھا- امام محقق- علامہ مدقق نظار- فروعی- اصولی- محدث- مفسر- حافظ- نحوی کلامی- منطقی جدلی- فارس میدان بحث تھے بعض نے طبقہ اہل ترجیح اور بعض نے اہل اجتہاد سے آپ کو شمار کیا ہے باپ آپ کا شہر سیواس کا جو روم کے علاقہ مین ہے قاضی تھا- پھر قاہرہ مین آیا جہان اُسکو قاضی حنفی نے خلافت حکم کی ملی پھر اسکندریہ کا قاضی ہوا اور قاضی مالکی کی لڑکی سے نکاح کیا جس سے ۷۸۹ہجری مین آپ یعنے کمال الدین محمد پیدا ہوئے اور ہوش سنبھالتے ہی اپنے باپ اور شہر کے علما وفضلا سے

علم پڑھنا شروع کردیا چنانچہ فقہ و اصول سراج الدین الشہیر بہ قاری الہدایہ اور بساطی سے پڑھی اور جب ۸۳۱ھ ہجری کو قاہرہ میں آئے تو قاضی محب الدین بن شحنہ سے استفادہ کیا اور اُنکے ساتھ حلب کو مراجعت کی۔ عربیت کو جمال حمیدی سے اخذ کیا اور حدیث کو ابی زرعہ عراقی اور جمال حنبلی اور شمس شامی سے سنا اور مراغی و ابن ظہیرہ سے اجازت حاصل کی یہانتک کہ اپنے اقران پر تمام علوم میں غالب آئے۔ اشرف نے آپ کو مدرسہ کا شیخ بنایا تھا جسکو آپ نے کچھ مدت تک انجام دیکر چھوڑ دیا اور شیخونیہ کی مشیخت کے متولی ہوئے پھر کچھ مدت تک افتا کا کام دیتے رہے مگر آخرالامر ان سب کو یکبارگی چھوڑ دیا اور تصنیف و تالیف اور نشر علوم میں مشغول ہوے چنانچہ ہدایہ کی شرح فتح القدیر نام ایسی محققانہ لکھی کہ جسکی نظیر آجتک نہیں ملتی اور اُسمیں تعصب و اعتساف مذہبی سے اجتناب کر کے نہایت منصفانہ دلائل سے مذہب حنفیہ کو ثابت کیا اس شرح کو آپ نے کتاب وکالت تک تصنیف کیا تھا کہ اجل کا پیغام آگیا اسلیے اس مقام سے اُسکو اخیر کتاب تک مولی شمس الدین احمد بن قودر المعروف بقاضی زادہ مفتی رومی متوفی ۹۹۸ھ نے کامل کیا۔ اور اصول میں کتاب تحریر ایسی تصنیف کی کہ اپنا نظیر نہیں رکھتی جسکی شرح آپ کے فاضل تلمیذ ابن امیر حاج حلبی نے کی۔ عقائد میں کتاب سائرہ اور عبادات میں زاد الفقیر تصنیف کی۔ علاوہ علوم ظاہری کے صوفی بھی کامل اور صاحب کشف و کرامات تھے اور علم موسیقی میں بھی کمال دسترس رکھتے تھے ابتدا میں آپ نے بالکلیہ تجرد اختیار کر لیا تھا مگر اہل طریقت نے آپ کو کہا کہ آپ اس سے رجوع کر لیں کیونکہ لوگوں کو آپکے علم کی بڑی حاجت ہے۔ آپ کو اہل تصوف کی طرح حالت آتی تھی مگر بسبب اختلاط لوگوں کے آپ سے وہ حالت جاتی رہی ہوجاتی تھی۔ آپ سے شمس الدین محمد الشہیر بابن امیر حاج حلبی اور محمد بن محمد بن شحنہ اور سیف الدین بن عمر بن قطلوبغا وغیرہ جم غفیر نے اخذ کیا اور قاہرہ میں جمعہ کے روز ۷۔ رمضان ۸۶۱ھ ہجری میں وفات پائی اور سلطان مع اعیان وارکان سلطنت کے آپ کے جنازہ پر حاضر ہوا۔ نور خدا اور رونق شہر تاریخ وفات ہیں۔ سیوطی نے حسن المحاضرہ میں شیخ ابی العباس احمد بن محمد سرسی صوفی

متوفی ۸۶۱ھ کے تذکرہ میں لکھا ہو کہ شیخ کمال الدین ابن ہمام اکثر آپ کے پاس آیا کرتے تھے۔ ایک دن کا ذکر ہو کہ آپ کے پاس کتاب تحریر جو اُنھوں نے تصنیف کی تھی موجود تھی شیخ ابی العباس نے اُسکو مطالعہ کرکے فرمایا کہ کتاب تو ملیح ہو لیکن لوگ اس سے کم منتفع ہونگے پس ایسا ہی ہوا۔

شیخ ابو الفتح علائی قریشی کالپوی سید محمد گیسو دراز کے خلفائے نامداریں سے جامع علوم ظاہر و باطن اور واقف اسرار شریعت و طریقت تھے حرمین شریفین کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے۔ تصانیف بھی بہت کیں جنمیں سے کتاب عوارف المعارف تصوف میں جو نہایت معتبر ہو اور تکملہ نحو میں اور مشاہدہ تصوف میں مشہور و معروف ہیں وفات آپکی ۸۶۲ھ میں ہوئی اور قبر آپکی کالپی میں زیارت گاہ عام ہو۔ گلشن اسرار تاریخ وفات ہو۔

یعقوب بن ادریس بن عبد اللہ نکدی المعروف بہ قرۂ یعقوب۔ اصول و فروع میں ماہر اور معقول و منقول میں متبحر تھے ۸۰۹ھ کو قصبۂ نکدہ واقع بلاد قرمان میں پیدا ہوے اور علوم محمد بن حمزہ فناری وغیرہ سے حاصل کیے اور بلاد شام و قاہرہ میں تشریف لائے جہاں کہ علما و فضلا نے آپ کی فضیلت و کمالیت کا اقرار کیا۔ آپ کی تصانیف سے شرح مصابیح السنہ اور حواشی ہدایہ یادگار ہیں۔ وفات آپ کی شہر لارندہ میں ماہ ربیع الاول ۸۶۳ہجری میں ہوئی۔ کاشف اسرار تاریخ وفات ہو۔

خضر بیگ بن قاضی جلال الدین بن صدر الدین بن حاجی ابراہیم رومی ۸۱۰ھ میں پیدا ہوے اور شہر سفری حصار میں جو بلاد روم میں سے ایک شہر ہو پرورش پائی پہلے اپنے والد ماجد سے جو یہاں کے قاضی تھے تعلیم پاتے رہے پھر مولی محمد بن ارمغان المشہور بمولے یگان کی خدمت میں حاضر ہوکر کمالیت کا رتبہ اور فضیلت کا درجہ حاصل کیا جب ۸۴۳ہجری میں سفری حصار کے مدرس مقرر ہوے تو آپ کو اور بھی علوم غریبہ اور فنون عجیبہ حاصل ہوئے یہانتک کہ حکایت کرتے ہیں کہ اوائل جلوس سلطان محمد خان بن مراد خان میں ایک شخص عجمی جو مختلف علوم میں بڑا متبحر تھا بادشاہ کے دربار میں آکر مباحثہ کا خواہان ہوا اُسوقت جتنے بڑے بڑے عالم و فاضل تھے

شیخ ابو الفتح علائی

وفات یعقوب

خضر بیگ

وہ اُسکے مباحثہ کے لیے جمع ہوئے لیکن جب اُسنے سوالات پیش کیے تو اُنکے جواب دینے سے سب کے سب عاجز آ گئے اس سے بادشاہ کو نہایت بیقراری اور عار دامنگیر ہوئی پس اُسنے کسی ایسے شخص کے طلب کرنے کا حکم دیا جو علوم غریبہ مین مہارت رکھتا ہو سب لوگون نے آپ کی طرف اشارہ کیا سو آپ فوراً حاضر کیے گئے اُسوقت آپ نوجوان تھے عجمی بنظر حقارت آپ کو دیکھکر ہنسنے لگا آپ نے فرمایا کہ تجھے جو سوال کرنا ہو وہ پیش کر اُسنے مختلف علوم مین کئی ایک سوال کیے جنکا جواب آپ نے نہایت خوبی سے دیا پھر آپ نے ایسے سولہ فن مین اُس سے سوالات کیے جنکو وہ ہرگز نہ جانتا تھا پس وہ بند ہوکر خاموش ہوگیا بادشاہ کو اس بات سے بڑی خوشی حاصل ہوئی اور آپ کی بڑی تعریف و تکریم کی اور شہر بروسا کے مدرسہ کا مدرس مقرر کیا جب سلطان نے قسطنطنیہ کو فتح کیا تو آپ کو وہان کا قاضی بنایا پھر آپ نے ۸۵۹ھ ہجری مین مکہ معظمہ کا حج کیا آپ کے شاگردون مین مصلح الدین المعروف بخواجہ زادہ اور شمس الدین المشہور بہ خطیب زادہ اور خیر الدین معلم سلطان محمد خان معروف مشہور ہین۔ ایک کتاب عقائد کی نظم مین تصنیف کی جسکی شرح آپ کے شاگرد شمس الدین احمد خیالی نے لکھی ہے۔ علاوہ اُسکے ایک مختصر کتاب علم عروض مین اور تفتازانی کے حاشیہ تفسیر کشاف پر حواشی تصنیف فرمائے اور ۸۶۳ھ مین انتقال کیا۔ گنج معرفت تاریخ وفات ہے۔

محمود بن محمد بن محمد بن محمود حافظی بخاری۔ ابو نصر پارسا کنیت تھی اپنے باپ کی طرح علوم ظاہری و باطنی مین ماہر و عارف تھے جو بعد وفات والد ماجد کے اُنکے جانشین ہوئے اور ۸۶۵ھ ہجری مین انتقال کیا قبر آپ کی بلخ مین ہے۔ فہیم خلق آپ کی تاریخ وفات ہے۔

قاضی القضاۃ سعد بن شمس الدین محمد بن عبداللہ بن سعد بن ابی بکر دیری نابلسی۔ منگل کے روز ۱۷۔ رجب ۷۶۸ھ ہجری کو پیدا ہوے۔ ابو السعادت کنیت اور سعد الدین لقب تھا اصل مین شہر دیرہ کے جو شہر نابلس کے پاس واقع ہے رہنے والے تھے چنانچہ اسی لیے ابن الدیری کے نام سے معروف تھے مگر اخیر کو قاہرہ مین آ کر

ابو نصر پارسا

قاضی القضاۃ سعد بن شمس الدین دیری

مقیم ہوئے۔ بڑے ذکی اور ذی حافظہ تھے پہلے اپنے والد سے علم پڑھنا شروع کیا اور قرآن کو حفظ کر کے بہت سی کتابین ۱۲۱ روز کے عرصہ مین حفظ کین پھر کمال سرجی اور حمید الدین اور علاء بن نقیب اور شمس بن خطیب شافعی سے استفادہ کیا اور شمس قونوی صاحب درر البحار اور حافظ الدین صاحب فتاوی بزازیہ کی صحبت کی اور برہان ابراہیم بن زین عبدالرحیم بن جماعہ سے روایت احادیث کی یہانتک کہ اپنے زمانہ کے امام علامہ اور فقیہ فہامہ ہوئے استحضار مسائل مذہبیہ اور سریع ادراک اور حافظہ مین بے نظیر تھے علمی مباحثہ و مذاکرہ کا نہایت شوق تھا۔ علم تفسیر خصوصاً فہم معانی تنزیل مین ید طولے رکھتے تھے اور نیز احادیث اسقدر یاد رکھتے تھے کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا تھا آپ کے والد ماجد فقہ وغیرہ مین آپ کو اپنے اوپر مقدم سمجھنے لگے اور آپ کا ذکر خیر یہانتک زمانہ مین مشہور ہوا کہ شاہرخ بن تیمور بادشاہ ہندوستان نے سر دربار آپ کا حال قاصد ظاہر جقمق سے دریافت کیا مدت تک تدریس وافتا مین مشغول رہے سنہ ۸۴۲ھ ہجری مین مصر کی دار القضاء حنفیہ کے متولی ہوئے حج بھی آپ نے کئی دفعہ کیے چنانچہ پہلا حج سنہ ۸۰۰ھ ہجری مین کیا آپ سے قاضی محمد بن محمد بن شحنہ نے اخذ کیا شمس الدین سخاوی نے آپکے ترجمہ مین لکھا ہے کہ مین نے آپ سے بہت کچھ پڑھا اور فوائد نظم کو لکھا چونکہ آپ کو باوجود کثرت اطلاع کے تصنیف و تالیف کا چندان شوق نہ تھا۔ اسلیے تصنیفات آپ سے کم ظہور مین آئی اور جو آئی ہے وہ حسب ذیل ہے۔ شرح عقائد نسفی جسکو زین قاسم حنفی نے آپ سے پڑھا۔ کواکب النیرات فی وصول ثواب الطاعات الی الاموات۔ السہام المارقہ فی کبد الزنادقہ۔ رسالہ الحبس بالتہمۃ۔ رسالہ ہل تنام الملائکۃ ام لا۔ رسالہ ہل منع الشعر مخصوص بالنبی ام عام لجمیع الانبیاء۔ تکملہ شرح ہدایہ سروجی سات جلد مین۔ منظومہ نعمانیہ۔ یہ کتاب نظم مین ہے اور اسمین عجیب وغریب فوائد بیان ہوے ہین۔
وفات آپکی ۴ ربیع الآخر ۸۶۷ھ کو مصر مین ہوئی۔ "نبیلہ خلق" تاریخ وفات ہے۔

عبد اللطیف بن شمس الدین ابی عبداللہ محمد دیری۔ زین الدین لقب تھا اعیان وارکان فقہا مین سے عادل و مقبول تھے آپ نے اپنے چچا کے بیٹے تاج الدین دیری سے

عبد اللطیف دیری

حکم کی نیابت حاصل کی اور ۸۶۰ھ ہجری میں وفات پائی۔ آپ کا ایک بیٹا شیخ شرف الدین یونس فضلاء زمانہ میں سے تھا جو آپ سے پہلے مرگیا اور دوسرا بیٹا زین الدین عبد القادر بھی بڑا عالم فاضل متواضع تھا جو ۵۔ رمضان ۸۵۸ھ ہجری کو فوت ہوا۔

احمد بن موسیٰ الشہیر بالخیالی – شمس الدین لقب تھا مبادی علوم کے اپنے باپ سے پڑھے پھر مولیٰ خضر بیگ کی خدمت میں حاضر ہو کر انسے استفادہ کیا اور مدرسہ سلطانیہ بروسا کے مدرس بنے بعدہ بعض مدارس کی تدریس آپ کو تفویض ہوئی جب تاج الدین ابراہیم المعروف بابن الخطیب والد خطیب زادہ فوت ہوئے تو وزیر محمود بادشاہ نے سلطان محمد خان سے آپ کے لیے سفارش کی کہ اُنکو مدرسۂ ازنیق کی تدریس کا کام دیا جاوے بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ کیا خیالی وہ شخص نہیں ہی جسنے شرح عقائد پر حواشی لکھے ہیں اور میرا نام اُسمیں لکھا ہی وزیر نے کہا کہ ہاں وہی شخص ہی پس بادشاہ نے کہا کہ وہ ضرور اس مدرسہ کا مستحق ہی لیکن خیالی نے اُن دنون واسطے حج کے تیاری کی تھی۔ پس جب یہ قسطنطنیہ میں آئے تو وزیر نے اُنکو اس حال سے اطلاع دی اُنھون نے فرمایا کہ اگر تو مجکو اپنی وزارت اور بادشاہ اپنی سلطنت دے دے تو بھی میں اس سفر کو نہ چھوڑونگا پس آپ حج کو چلے گئے اور جب حج کر کے واپس آئے تو وہان کے مدرس بنے لیکن تھوڑے ہی دنون میں ۳۳۔ سال کی عمر میں ۸۷۰ھ میں اس دار فانی سے انتقال کر گئے خرده دان آپ کی تاریخ وفات ہی۔ کہتے ہیں کہ آپ بڑے نحیف البدن تھے یہانتک کہ آپکی انگشت سبابہ اور انگوٹھے کے حلقہ میں آپ کا ہاتھ بازو تک آجاتا تھا رات دن میں صرف ایک ہی دفعہ طعام کھایا کرتے تھے اور ہمیشہ علم و عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ مولے غیاث الدین المعروف بہ پاشا چلپی اور کمال الدین قرہ کمال وغیرہ آپ کے شاگردون میں سے ہیں۔ شرح عقائد نسفی پر آپ نے نہایت عمدہ اور مختصر حواشی تحریر کیے جو متداول بین المدرسین والتدریس ہین لیکن بعض مواقع پر اس قدر دقت کو کام فرمایا ہی کہ بڑے بڑے علماء فضلاء اُسکے حل کرنے میں حیران رہ جاتے ہین اسلیے ان حواشی کا حاشیہ مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی نے ایسا عمدہ لکھا ہی کہ تمام معضلات و مشکلات کو حل کر کے طلباء کے لیے آسان کر دیا چنانچہ اس

پڑھنے پر کسی نے یہ کیا خوب کہا ہے ؎ خیالات خیالی بس عظیم است * برائے حل او عقل حکیم است * علاوہ اُسکے اوائل شرح تجرید پر بھی حواشی تصنیف کئے اور اپنے استاد مولیٰ خضر بیگ کی کتاب نظم عقائد کی شرح کی۔

ابراہیم بن نجم القضاۃ برہان الدین

ابراہیم بن قاضی القضاۃ شمس الدین ابی عبد اللہ محمد دیری۔ ابو اسحٰق کنیت اور برہان الدین لقب تھا آپ بھی اپنے بھائیوں کی طرح علامۂ زمانہ اور فقیہ فہامہ تھے پہلے قاہرہ کے وظائف سنیہ پر مقرر ہوئے پھر ۸۶۷ھ ہجری کو ولایت مصر کی قضاء کے متولی ہوکر قاضی القضاۃ ہوئے مگر اُس سے روگردان ہوکر مؤیدیہ کی مشیخت پر مستقر ہوئے اور اسی حالت میں ۸۷۶ھ ہجری میں وفات پائی۔

احمد بن محمد شمنی تقی الدین

احمد بن محمد بن محمد بن حسن بن علی بن یحیی الشمنی۔ رمضان ۸۰۱ھ میں شہر سکندریہ میں پیدا ہوئے اور قاہرہ میں نشو و نما پایا پہلے مثل اپنے باپ دادا کے مالکی المذہب تھے پھر حنفی مذہب میں انتقال کیا۔ علوم میں یکتائے زمانہ اور ادب و تفسیر و حدیث و فقہ و نحو و کلام و اصول میں امام الائمہ تھے تقی الدین لقب اور ابو العباس کنیت تھی۔ فقہ شیخ یحیی سیرامی سے اور حدیث ولی الدین عراقی سے حاصل کی یہانتک کہ فنون و علوم میں سرآمد و فائق اقران ہوئے اور بیشمار خلقت نے آپ سے فائدہ کثیر اٹھایا حافظ سیوطی و سخاوی نے آپ کی شاگردی کی اور عراقی و بلقینی نے آپ کو سند اجازت کی دی۔ آپ نے مغنی اللبیب اور شفاء قاضی عیاض کا حاشیہ لکھا اور صدر الشریعۃ کے نقایہ اور اپنے باپ کی نظم النخبہ کی شرح کی اور ارتقاء المسالک لنہایۃ المناسک آپ نے تصنیف کی۔ سخاوی نے ضوء لامع میں لکھا ہے کہ جب تقی الدین شمنی قاہرہ میں اپنے باپ کے ہمراہ آئے تو علی ابن الکویک اور جمال حنبلی اور تقی الزبیری اور ولی العراقی سے حدیث کی سماعت کی اور بلقینی و ہیثمی وغیرہ نے آپ کو سند اجازت دی اور میں نے اُنسے مدت تک پڑھا اور اُنکے درس میں حاضر ہوتا رہا۔ سیوطی نے بغیۃ الوعاۃ فی طبقات النحاۃ میں لکھا ہے کہ علم تفسیر میں آپ دریائے محیط اور کاشف دقائق تھے اور حدیث کی روایت و درایت اور حل مشکلات میں آپ ہی کی طرف رجوع اور اعتماد

کیا جاتا تھا۔ فقہ میں یہاں تک دستگاہ رکھتے تھے کہ اگر آپ کو نعمان یعنی امام ابو حنیفہ رح دیکھتے تو البتہ انعام دیتے اور علم کلام میں یہ لیاقت تھی کہ اگر آپ کو امام اشعری دیکھ پاتے تو آپ کو اپنے پاس بٹھاتے اور خوش ہوتے۔ نحو میں ایسا ملکہ حاصل تھا کہ اگر آپ کو امام خلیل نحوی دیکھ لیتے تو البتہ اپنا خلیل پکڑتے۔ معانی وغیرہ علوم میں تو چراغ تھے اسکندریہ میں پیدا ہوئے اور قاہرہ میں اپنے والد کے ہمراہ آئے۔ نحو شمس الدین شنطوفی سے پڑھی اور فقہ شیخ یحییٰ سیرامی اور علاء بخاری سے حاصل کی۔ اور حدیث کو شیخ ولی الدین سے سماعت کیا۔ اور قاضی شمس الدین بساطی کی مصاحبت میں رہے اور انھیں سے علم معانی و بیان حاصل کیا۔ علیٰ ہذا دیگر علوم و فنون میں بھی فائق ہوئے۔ بلقینی و زین عراقی و جمال بن ظہیرہ و کمال و میری اور مراغی وغیرہ محدثین نے آپ کو سند اجازت دی۔ شیخ شمس الدین سخاوی نے اپنی مشیخت میں آپ سے تخریج کی اور حدیث کو بیان کیا۔ سیوطی کہتے ہیں کہ میں نے بھی ایک جزو حدیث کی مسلسل آپ سے تخریج کی اور حدیث کو روایت کیا اور کئی اجزاء احادیث کے آپ سے پڑھے اور ایک بڑا حصہ مطول اور توضیح ابن ہشام کا سماعت کیا اور ایک جم غفیر خلقت نے آپ سے فائدہ اٹھایا اور میری کتاب شرح الفیہ اور جمع الجوامع پر آپ نے تقریظیں لکھیں۔ وفات آپ کی سنہ ۸۷۲ھ میں ہوئی۔ "آرائش عصر" آپ کی تاریخ وفات ہے۔

محمد بن سلیمان بن سعد بن مسعود رومی الشہیر بمولیٰ محی الدین کافیجی۔ امام محقق علامہ زمانہ تھے۔ فقہ و حدیث و تفسیر میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ معقولات و منقولات کے جامع تھے۔ اصول فقہ۔ کلام۔ تصریف اعراب۔ معانی۔ بیان۔ جدل۔ منطق۔ فلسفہ۔ ہیئت۔ میں استاذ الاساتذہ تھے۔ سنہ ۷۸۸ ہجری میں پیدا ہوئے اور ہوش سنبھالتے ہی علم میں مشغول ہو گئے اور بلاد عجم و تاتار میں جا کر بڑے بڑے علماء و فضلاء مثل مولیٰ شمس الدین محمد بن حمزہ فناری اور حافظ الدین محمد بن محمد بن شہاب بزازی اور برہان حیدر تلمیذ تفتازانی اور عبد اللطیف بن فرشتا شارح مجمع اور شیخ واجد وغیرہم سے علم پڑھا اور قاہرہ میں اشرف برسبائی کے عہد میں تشریف لے گئے جہاں آپ کی فضیلت ظاہر ہوئی اور اعیان و ارکان نے آپ سے اخذ کیا اور شیخونیہ کی مشیخت بعد

ترک ابن ہمام کے آپ کے سپرد ہوئی - کافیجی آپ کو اسلیے کہا کرتے تھے کہ کتاب کافیہ
سے جو نحو مین ہی بڑا شغل رکھا کرتے تھے - سیوطی نے لکھا ہی کہ مین آپ کی خدمت
مین چودہ برس رہا اور آپ سے کتاب تحقیقات اور عجائب کو سُنا اہل تصوف کے
حق مین حسن الاعتقاد اور اہل حدیث کے بڑے محب تھے باوجود کبر سنی کے کثیر العبادۃ
کثیر الصدقۃ سلیم الفطرۃ صبور و متحمل تھے مجھسے ایک دن فرمانے لگے کہ زید قائم کا اعراب
کیا ہی مین نے کہا کہ مقام صغیرہ مین بھی ہمسے یہ سوال کیا گیا تھا آپ نے فرمایا کہ اسمین
ایک سو تیر بحث ہین مین نے عرض کی کہ جب تک مین اُنکو حاصل نہ کرونگا آپ کی مجلس
سے نہ اُٹھونگا بس وہ بتاتے گئے اور مین نے اُنکو لکھ لیا - آپ کی تصنیفات علوم
عقلیہ مین اسقدر تھین کہ مین نے آپ سے اُنکے نام پوچھے تاکہ آپ کے ترجمہ مین اُنکو
لکھون مگر وہ شمار نہ کرسکے اور جنکے نام آپ نے بتائے وہ مین بھول گیا جو اکثر مختصرات
تھین اور اُنمین سے اجل و انفع شرح قواعد اعراب اور شرح کلمتی الشہادہ اور مختصر
فی الحدیث اور مختصر تفسیر تیسیر نام ہی - وفات آپ کی جمعہ کی رات ۴ - ماہ جمادی الاولی
۸۷۹ھ مین اسہال کے مرض سے واقع ہوئی - خداوند راز تاریخ وفات ہی -

علی بن مجد الدین محمد بن محمد بن مسعود بن محمود بن محمد بن امام فخر الدین رازی المعروف
بہ مصنفک - عالم فاضل فقیہ محدث - اصولی - صاحب تصنیفات عالیہ اور امام فخر الدین رازی
کی اولاد مین سے تھے امام فخر الدین کا ایک بیٹا محمد نام بڑا فاضل تھا جو عنفوان شباب
مین ایک بیٹا محمد نام واعظ چھوڑ کر مر گیا امام کو خدا نے اور بیٹا دیا اُنھون نے اُسکا نام
بھی محمد رکھا اور وہ بھی کمال رتبہ کو پہونچا جسکی اولاد مین سے آپ چوتھی پشت مین پیدا
ہوئے آپ کے نسب کا سلسلہ حضرت عمر فاروق رضہ تک منتہی ہوتا ہی لیکن [illegible] تواریخ کہتے
ہین کہ آپ صدیقی ہین بہر حال آپ ۸۰۳ھ مین پیدا ہوئے اور واسطے تحصیل علم کے
مسافرت کی علم عربی تو آپ نے جلال الدین یوسف تلمیذ علامۂ تفتازانی اور قطب الدین
احمد بن محمد بن محمود امامی ہروی تلمیذ جلال الدین سے پڑھا اور فقہ حنفی شیخ الدین محمد
بن محمد سے حاصل کی اور فقہ شافعی کو عبد العزیز بن احمد بن عبد العزیز ابہری سے

اخذ کیا ۸۲۳ھ ہجری میں کتاب مصباح کی جو نحو میں ہے شرح لکھی اور ۸۲۶ھ میں آپ نے
خواب میں رسول خدا صلعم کے اشارہ سے کتاب آداب البحث کی شرح تصنیف کی اور ۸۲۸ھ
میں شرح لباب اور ۸۳۳ھ میں شرح مطول اور ۸۳۴ھ میں تفتازانی کی شرح مفتاح کی
شرح تصنیف فرمائی اور ۸۳۵ھ میں حاشیہ تلویح کا اور شرح قصیدہ بردہ اور شرح قصیدہ
ابن سینا کی لکھی پھر ۸۴۲ھ میں ہرات کو تشریف لیگئے اور وہاں وقایہ اور ہدایہ کی شرح
لکھیں اور کتاب حدائق الایمان لاہل العرفان تصنیف کی پھر ۸۴۸ھ میں ممالک روم کیطرف
تشریف لیگئے اور وہاں ۸۵۰ھ میں مصابیح بغوی کی آنحضرت صلعم کے اشارہ سے شرح
کی اور نیز سعید کی مفتاح کی شرح اور شرح مطالع کا حاشیہ اور کتاب قصیدہ اصول
فخر الاسلام کی شرح تصنیف فرمائی۔ ۸۵۶ھ میں شرح کشاف اور انوار الحدائق اور
تحفۃ السلاطین اور حدائق الایمان فارسی میں تصنیف کی اور ۸۶۱ھ میں تحفہ محمودیہ
فارسی میں محمود پاشا کے وزراء کی نصائح میں تصنیف کیا اور اسمیں اپنی تصانیف
مذکورہ بالا کی تاریخ ذکر کی اور نیز اس بات کا ذکر کیا کہ اب میں بسبب کبر سنی کے کوئی تصنیف
اور نہیں کرونگا اور نیز اسمیں بعد تذکرہ اپنے نسب کے لکھا کہ یہ لوگ آبا ہمارا ابدان
ہیں اور جو آباے ارواح ہیں پس وہ بہت ہیں آپ کے مصنفک کے نام سے
مشہور ہونے کی یہ وجہ بیان کی گئی ہے کہ آپ سن حداثت ہی میں کتب شریفہ کی تصنیف
میں مصروف ہوگئے تھے اسلیے کاف تصغیر کا مصنف کے ساتھ لگا دیا گیا۔ وفات آپکی
قسطنطنیہ میں ۸۷۵ھ میں ہوئی۔ یکتاے روزگار تاریخ وفات ہے۔

علی بن محمد قوشجی۔ علاء الدین لقب تھا اعلم علماے دوران اور افضل حکماے
زمان تھے آپ کا باپ امیر الغ بیگ بادشاہ ماوراء النہر کے خادموں سے تھا آپ
لڑکپن میں امیر موصوف کے بڑے منظور نظر تھے یہانتک کہ وہ کمال شفقت سے
آپ کو اپنا بیٹا کہا کرتا تھا اور اکثر اوقات اپنے ہاتھ سے جانور مثل باز وغیرہ کے
آپ کے ہاتھ پر بٹھا دیا کرتا تھا اسلیے آپ قوشجی کے نام سے مشہور ہوے کیونکہ قوشجی
کے معنی لغت میں حافظ باز اور سیہ شکار کے ہیں۔ ابتداے علم آپ نے

مولی قاضی زادہ موسی رومی شارح ملخص چغمینی اور نیز امیر الغ بیگ سے جو علم ریاضی مین بڑا ماہر تھا پڑھے پھر پوشیدہ طور پر کرمان کے ملک مین چلے گئے اور وہان کے علما و فضلا سے علم حاصل کیا اور وہین شرح تجرید کا مسودہ کیا پھر بعد کئی سال کی غیبت کے امیر موصوف کے پاس واپس آئے اور پوشیدہ چلے جانے کی معذرت کی امیر نے کہا کہ تم ہمارے لیے کیا تحفہ لائے ہو آپ نے فرمایا کہ ایک رسالہ لایا ہون جس مین مین نے اُن اشکال قمر کا حل کیا ہے جنکے حل کرنے مین متقدمین حیران ہوے ہین امیر نے کہا کہ اُسکو میرے پاس لاؤ کہ دیکھون اُسمین کس کس جگہ آپ نے خطا کی ہے آپ نے رسالہ کو حاضر کیا اور امیر اُسکو مطالعہ کرکے متعجب ہوا پھر امیر نے سمرقند مین ایک نجوم خانہ تعمیر کیا اور غیاث الدین جمشید کو جو نجوم مین ماہر تھا اُسکا متولی بنایا۔ لیکن وہ اوائل عمر مین ہی مر گیا پھر قاضی زادہ کو اُسکا متولی کیا مگر وہ بھی قبل اتمام اُسکے فوت ہوے پھر آپ نے اُسکو کامل کیا پس جو کچھ اِن لوگون کو اِن رصد سے حاصل ہوا وہ آپ نے لکھا جسکا نام زائچہ الغ بیگ رکھا گیا۔ جب الغ بیگ مر گیا اور اُسکی اولاد مین سے بعض لوگ ملک پر متسلط ہوے تو اُنھون نے آپ کی کچھ قدر نہ سمجھی اسلیے آپ سمرقند سے تبریز مین آئے جہان کہ سلطان امیر حسن طویل نے آپ کی بڑی تکریم و تعظیم کی اور آپ کو بطور سفارت باہمی مصالحت کے لیے روم مین سلطان محمد خان کے پاس بھیجا جہان سلطان محمد خان نے سلطان حسن سے بھی بڑھکر آپ کی عزت کی اور کہا کہ تم ہمارے ہی پاس رہو آپ نے اس بات کو قبول کرکے وعدہ کیا کہ بعد اتمام کام سفارت کے ہم ضرور آپ کے پاس چلے آئین گے پس جب رسالت کا کام تمام ہو گیا تو سلطان محمد خان نے اپنے خدمتگار آپ کی طرف بھیجے جو آپ کو بڑی خاطر تواضع سے ہر منزل مین ہزار درم خرچ کرکے قسطنطنیہ مین لائے اور آپ کا استقبال تمام علماء و اعیان قسطنطنیہ نے کیا جب سلطان محمد خان کے پاس حاضر ہوے تو آپ نے ایک رسالہ حساب مین محمدیہ نام بادشاہ کے نذر کیا پھر جب سلطان محمد خان نے حسن طویل پر چڑھائی کی تو آپ بھی بادشاہ کے ہمراہ گئے اور اس سفر مین ایک رسالہ ہیئت فتحیہ نام

تصنیف کیا جب سلطان قسطنطنیہ میں واپس آیا تو آپ کو ابا صوفیہ کا مدرسہ دیکر دو سو درم روزینہ آپ کا مقرر کر دیا پس آپ وہیں مقیم رہے یہانتک کہ ۸۸۸ھ میں فوت ہو گئے۔ مجر باکبار تاریخ وفات ہے۔ شرح تجرید اور تفتازانی کے اوائل حواشی کشاف پر حواشی اور صرف میں نثور الزواہر وغیرہ رسائل آپ کی تصنیفات سے یادگار ہیں۔

محمد الشہیر بابن امیر حاج حلبی۔ شمس الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے امام اجل فاضل محقق۔ فقیہ محدث مفسر۔ فائق براقران۔ علامۂ زمان تھے۔ علوم ابن ہمام وغیرہ فضلاء و کملاء سے حاصل کیے اور قدس میں مسند افادت پر متمکن ہو کر نشر علوم و تصنیف کتب میں مشغول رہے۔ ذخیرۃ الفقر فی تفسیر سورۃ العصر۔ حلیۃ المحلی شرح منیۃ المصلی اور شرح مقدمہ ابی اللیث وغیرہ آپ کی مشاہیر تصنیفات سے ہیں۔ وفات آپ کی ۸۷۹ھ میں ہوئی۔ علامۂ حلق آپ کی تاریخ وفات ہے۔

عبداللہ بن شیخ الاسلام شمس الدین ابی عبداللہ محمد دیری۔ ابو العزم کنیت جمال الدین لقب تھا [illegible]ھ میں پیدا ہوئے۔ عالم فاضل۔ فقیہ کامل تھے ۸۶۷ھ میں قضاء قدس اور رملہ کی آپ کو دیگئی اور پھر قضاء شہر خلیل کی بھی اضافہ کی گئی۔ قدس میں ماہ ربیع الاول ۸۷۸ھ ہجری میں فوت ہوئے۔ شیراز کہ دانش تاریخ وفات ہے۔

قاسم بن قطلوبغا۔ قاہرہ میں ۸۰۲ھ میں پیدا ہوئے ابو العدل کنیت زین الدین لقب تھا اپنے وقت کے امام فقیہ۔ محدث۔ علامہ۔ جامع علوم و فنون۔ استحضار مذہب میں کامل۔ مناظرہ اور اسکات خصم میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ آپ صغیر سن ہی تھے کہ آپ کا باپ فوت ہو گیا پہلے آپ قرآن شریف اور چند کتابیں حفظ کر کے مدت تک خیاطت کا کام کرتے رہے پھر تحصیل علم میں مشغول ہوئے چنانچہ علم حدیث کا حافظ ابن حجر عسقلانی اور سراج قاری الہدایہ اور ابن ہمام سے حاصل کیا اور دیگر علوم تاج احمد فرغانی نعمانی قاضی بغداد اور عز بن عبد السلام بغدادی اور عبد اللطیف کرمانی سے حاصل کیے لیکن سب سے زیادہ ابن ہمام کی ملازمت و صحبت اختیار کی یہانتک کہ جتنا انسے پڑھا تھا اُس سے زیادہ اُنسے سُنا اور آپ سے سخاوی شافعی صاحب ضوء اللامع نے تلمذ کیا۔ تصنیفات

محمد بن امیر حاج حلبی

عبداللہ بن شیخ الاسلام شمس الدین

قاسم بن قطلوبغا

آپ کی فقہ و حدیث میں ستر کتب سے زیادہ شمار کی گئی ہیں جنہیں سے شرح مصابیح السنہ حاشیۂ فتح المغیث شرح الفیۃ الحدیث۔ حاشیۂ مشارق الانوار۔ تحفۃ الاحیار فی ما فات من تخاریج الاحیار۔ منیۃ الالمعی فی ما فات من تخریج احادیث الہدایۃ للزیلعی تعلیقات نخبۃ الفکر۔ تخریج احادیث تفسیر ابی اللیث نصر بن محمد فقیہ سمرقندی متوفی ۳۷۳ھ ہجری ترصیع الجوہر النقی۔ شرح مجمع البحرین۔ شرح مختصر المنار۔ شرح درر البحار معجم۔ تعلیق تفسیر بیضاوی تا قولہ سبحانہ فہم لا یرجعون۔ وغیرہ ہیں۔ وفات آپ کی حارۃ الدیلم میں تاریخ ۴۔ ربیع الآخر ۸۷۹ھ میں ہوئی۔ سراج درایت تاریخ وفات ہے۔

حسن بن عبد الصمد سامسونی۔ شہر سامسون کے جو بلاد روم میں کنارہ دریا پر واقع ہے رہنے والے تھے بڑے پسندیدہ اخلاق۔ سلیم الطبع۔ تشرع تھے خط بھی آپ کا نہایت عمدہ تھا۔ علم مولیٰ خسرو محمد بن فراموز صاحب درر وغیرہ سے پڑھا اور قسطنطنیہ کے آٹھ مدارس میں سے ایک کے مدرس مقرر ہوئے پھر سلطان محمد خان کے معلم بنے بعد ازاں دار القضا کے متولی ہوئے۔ کتاب مقدمات اربع اور حاشیہ شرح مختصر سید پر حواشی لکھے اور ۸۹۱ھ میں وفات پائی۔ خلیق عالم تاریخ وفات ہے۔

محمد بن محمد بن عمر بن قطلوبغا بکتمری۔ سیف الدین لقب تھا بڑے علامہ محقق زاہد۔ عابد۔ اور ورع تھے۔ ۸۰۰ھ ہجری کے ابتدا میں پیدا ہوئے۔ علم سراج قاری ہدایہ اور تغنمی سے حاصل کیا اور ابن ہمام کی صحبت لازم پکڑی اور بڑا استفادہ کیا یہاں تک کہ فقہ۔ اصول۔ نحو وغیرہ علوم میں فائق و بارع ہو کر چند ایک میں تدریس کے متولی ہوئے۔ چنانچہ منصوریہ میں تفسیر کا درس دیا اور مویدیہ میں شیخونیہ کی مشیخت کے متولی ہوئے۔ آپ کے شیخ ابن ہمام آپ کو ان کلمات سے یاد کیا کرتے تھے ہو محقق الدیار المصریۃ مع ما ہو علیہ من سلوک طریق السلف والعبادۃ والخیر وعدم التردد الی احد ابداً مدۃ عمرہ ولم یزل مسئلۃ نورعا۔ آپ کی تصنیفات سے کتاب توضیح کثیرۃ الفوائد پر حاشیہ یادگار ہے وفات آپکی ماہ ذیقعدہ ۸۸۱ھ میں ہوئی۔ قدوۂ اہل خلق تاریخ وفات ہے۔ حافظ سیوطی نے کہا ہے کہ میرے شیوخ میں سے یہی ایک ہیں جو سب کے پیچھے فوت ہوئے مگر ایک شخص جس سے

مین نے کتاب منہاج کے چند ورق پڑھے - سیوطی نے آپ کی وفات مین ایک مرثیہ بھی تصنیف کیا جو حسب ذیل ہے مات سیف الدین منفردا + وغدا فی اللحد منفردا + عالم الدنیا وصالحہا + لم یزل احوالہ رشدا + یبکیہ دین النبی اذ + ما اتاہ ملحد کدا + انما یبکی علی رجل + قد غدا فی الخیر معتمدا - لم یکن فی دینہ وہن + لا ولا للکبر منتردا + عمرہ افناہ فی تعب + لالہ الغرس مجتہدا + من صلوٰۃ او مطالعۃ + او کتاب اللہ مقتصدا + لا یوافیہ لمظلمۃ + لبشرا و تدع فندا + فی الزی قد کان من ورع + لم یخلف بعدہ احدا + ذہبت الدنیا المنصرم + ورحیل الناس قد افدا + لیت شعری من تؤملہ + بعد ہذا الحبر ملتحدا + ثلمۃ فی الدین موتتہ + مالہا من جابر ابدا + قد ردیناہ ذاک فی خیر + وہو موصول لنا سندا + فعلیہ ہامعات رضی + ومن الغفران سحب ندا + ولیغتنا ضمن زمرتہ + مع اہل الصدق والشہدا + -

شیخ سعد الدین خیرآبادی - بڑے فقیہ - اصولی - نحوی - حافظ حدود شریعت اور آداب طریقت موصوف بہ ترک وتجرد تھے آپ کے والد ماجد خیرآباد کے قاضی تھے جو آپ کو صغیر سن چھوڑ کر فوت ہو گئے پس آپ نے صغر سنی مین قرآن کو حفظ کیا بعد ازان ظاہری علوم مولانا اعظم لکھنوی سے جو اکابر فقہا وعلما زمانہ سے تھے حاصل کیے اور طریقت مین شیخ مینا کے مرید ہوئے - تدریس وارشاد خلائق مین عمر بسر کی - کتاب اصول بزدوی وکتاب حسامی کی شرحین تصنیف کین اور رسالہ مکیہ کی شرح مسمی بہ مجمع السلوک اور نیز مصباح وکافیہ وغیرہ کی شرحین لکھین اور بہت لوگون نے آپ سے ظاہری وباطنی فیوض حاصل کیے جنمین سے شیخ صفی اور شیخ مبارک سنار یلہ ہین - وفات آپ کی ۸۸۲ھ مین ہوئی - قبر آپ کی خیرآباد مین زیارت گاہ ہے - "راست کار" تاریخ وفات ہے -

عبد العزیز بن عبد الرحمن بن ابراہیم بن محمد بن عمر بن ہبۃ اللہ عقیلی حلبی المعروف بابن العدیم - قاہرہ مین ۸۰۱ھ مین پیدا ہوئے اور وہین نشو ونما پایا اور مختلف علوم مین کامل مہارت حاصل کی یہانتک کہ فقیہ فاضل محدث متبحر ہوئے - عراقی اور برماوی اور ابن جزری نے آپ کو حدیث وفقہ کے شیوع کی اجازت دی اور آپ نے حلب مین اپنا وطن اختیار کیا پھر قاہرہ مین بود وباش کی مکہ معظمہ کا حج کیا اور بیت المقدس کی

(ازبیک سنی)

بھی زیارت کی اور ۸۴۲ھ میں وفات پائی - محدث بے شائبہ تاریخ وفات ہے -

محمد بن قطب الدین ازنیقی - عالم ماہر - فقیہ متبحر - جامع علوم عقلیہ ونقلیہ وسالک مسالک تصوف تھے علوم شمس الدین محمد بن حمزہ فناری سے حاصل کیے شرح فصوص اور شرح مفتاح الغیب مصنفہ شیخ صدرالدین قونوی تصنیف کیں اور ۸۸۵ھ میں وفات پائی - آپ کے والد ماجد قطب الدین بھی بڑے عالم فاضل زاہد متورع صوفی تھے - جو ازنیق میں پیدا ہوئے اور اپنے ملک کے علماء وفضلاء سے پڑھ کر کل علوم میں مہارت حاصل کی اور ازنیق میں ہی فوت ہوئے - ازنیق ایک پرانا شہر روم کے ملک میں ہے جو قسطنطنیہ سے چار منازل کے فاصلہ پر واقع ہے - علامۂ عصر وحید دہلی تاریخ وفات ہے -

(ازنیق)

محمد بن فراموز الشہیر بمولی خسرو - علم معقول ومنقول کے بحر زخار اور فروع واصول کے جامع تھے - علوم مولی برہان الدین حیدر ہروی تلمیذ سعد الدین تفتازانی سے حاصل کیے عہد سلطان مراد خان میں اُسکے بھائی کے مدرسہ کے مدرس مقرر ہوئے پھر عہد محمد خان بن مراد خان میں عسکر کے قاضی ہوئے اور جب مولی خضر بیگ فوت ہوئے تو محمد خان نے آپ کو قسطنطنیہ کی قضا دی - جب آپ عہد مراد خان میں مدرسہ شاہ ملک کے مدرس تھے تو آپ نے کتاب غرر الاحکام اور اُسکی شرح درر الحکام تصنیف کی اور مرقاۃ الاصول اور اُسکی شرح مرآۃ الاصول اور مطول اور تلویح اور تفسیر بیضاوی کے سیقول السفہاء تک اور شرح وقایہ کے حواشی لکھے ایک رسالہ ولاء میں تصنیف کیا جسمیں فوائد عجیبہ داخل کیے - تمام تصنیفات آپ کی دقائق علمیہ اور مسائل فقیہ پر شامل ہیں آپ سے یوسف بن جنید اور حسن چلپی بن محمد شاہ فناری وحسن بن عبد الصمد سامسونی وغیرہم نے تلمذ کیا - صاحب شقائق لکھتے ہیں کہ آپ کا باپ امراء فراسخہ میں سے رومی الاصل تھا جو اسلام لایا اُسکی ایک بیٹی تھی جسکو اُسنے ایک امیر مسمی بہ خسرو سے بیاہ دیا تھا جب مرگیا تو یہ محمد اپنے بہنوئی خسرو کے گھر میں رہے اور اسی زوجہ خسرو کے نام سے مشہور ہوئے یہانتک کہ لوگ مولی خسرو اُنکو کہنے لگے -

وفات آپ کی قسطنطنیہ میں سنہ ۸۸۵ ہجری میں ہوئی اور شہر بروسا میں لیجا کر دفن کیے گئے
علامہ فی التحقیقت تاریخ وفات ہے۔

حسن چلپی (margin)

حسن چلپی بن شمس الدین محمد شاہ بن مؤلف فصول البدائع محمد بن حمزة الفناری سنہ ۸۴۰ ہجری میں روم کے شہروں میں پیدا ہوے اور اُسی جگہ نشو و نما پایا علم ملا فخر الدین اور ملا طوسی اور ملا خسرو سے حاصل کیا اور صحیح بخاری کو بعض تلامذہ ابن حجر عسقلانی سے پڑھا یہانتک کہ عالم فاضل محقق مدقق ہوے اور فقہ و اصول فقہ و حدیث و تفسیر قرآن و نحو و علم معانی و بیان اور معقولات وغیرہ میں سرآمد علماے زمانہ ہوے۔ آپ بڑے صالح و متدین تھے پہلے آپ اورنہ میں مدرسہ حلبیہ کے مدرس تھے اور آپ کا چچیرا بھائی علی فناری عہد سلطان محمد خان میں عسکر کا قاضی تھا آپ نے اُسکو کہا کہ مین نے سُنا ہے کہ مصر میں ایک شخص کتاب مغنی اللبیب جو علم نحو میں ہے بہت اچھی طرح پڑھاتا ہے آپ مجکو سلطان محمد خان سے وہان جاکر کتاب مذکور کے پڑھنے کی اجازت لے دین اور آپ بذات خاص سلطان مذکور سے اسلیے اجازت حاصل نہین کر سکتے تھے کہ اُنھوں نے اُسکی حیات میں کتاب تلویح کے حواشی سلطان بایزید خان اُسکے بیٹے کے نام پر تصنیف کیے تھے جس سے وہ آپ سے گونہ ناراض تھا پس علی فناری نے آپ کو سلطان محمد خان سے اجازت لے دی اور آپ نے مصر میں جاکر مغنی کو پڑھا جب روم کو واپس آئے تو سلطان محمد خان نے آپ کو پہلے مدرسۂ ازنیق پھر آٹھ مدارس میں سے ایک کا مدرس مقرر کیا۔ سنہ ۸۷۰ ہجری میں ملک شام میں آئے اور شام کے سواروں کے ساتھ حج کیا۔ آپ کی تصنیفات سے حواشی تلویح اور حواشی شرح وقایہ اور حواشی شرح تلخیص المعانی و مطول اور حواشی شرح مواقف اور حواشی تفسیر بیضاوی مشہور و معروف ہیں اور ہر ایک اُنمیں سے تحقیقات و تدقیقات سے مملو ہے عہد سلطان بایزید خان میں شہر بروسا میں ماہ جمادی الآخری سنہ ۸۸۶ھ میں فوت ہوے۔ دریاے کرامت تاریخ وفات ہے۔ فنار آپ کے پردادا کا لقب تھا۔ جسکی طرف آپ منسوب ہیں۔

مولیٰ علی عزان الطوسی

علی المعروف بالمولی عزان الطوسی۔ بڑے عالم فاضل اور تفسیر و حدیث و خلافت وغیرہ مین ید طولیٰ رکھتے تھے۔ علم اپنے ملک کے علما و فضلا سے پڑھا اور رتبۂ کمال کو پہونچے پھر روم مین تشریف لائے اور سلطان مراد خان نے آپ کی بڑی عزت و توقیر کی اور آپ کو بروسا مین مدرسۂ سلطانی عطا کیا جب محمد خان بن مراد خان نے قسطنطنیہ کو مفتوح کیا تو اُسنے آٹھ مدارس بنوائے جنمین سے ایک مین آپ کو متعین کیا چنانچہ ایک دن سلطان مراد خان آپ کے پاس مدرسہ مین آیا اور حکم دیا کہ میرے روبرو طلبا کو سبق پڑھاؤ پس آپ دائین طرف بادشاہ کے بیٹھ گئے اور وزیر محمود باشا کھڑا رہا طلبا آئے اور اُنھون نے سید شریف کی شرح عضد کا حاشیہ پڑھنا شروع کیا۔ پس آپ نے اسطرح سے اُسکے دقائق و مشکلات حل کیے کہ سلطان آپ کی کمالیت و فضیلت دیکھ کر خوش ہوگیا اور دس ہزار درم مع خلعت آپ کو اور پانسو درم ہر ایک طالب علم کو انعام عطا کیا پھر آپ کو اور مولیٰ خواجہ زادہ مصلح الدین مصطفیٰ بن یوسف کو حکم کیا کہ امام غزالی کی کتاب تہافۃ الفلاسفہ اور حکما کے درمیان ایک ایک کتاب بطور محاکمہ کے لکھین پس خواجہ زادہ نے تو چار مہینے مین اور مولیٰ طوسی نے چھ مہینے کے عرصہ مین ذخر نام سے ایک ایک کتاب لکھی سلطان نے ان دونون کو دس دس ہزار درم انعام عطا کیا لیکن خواجہ زادہ کو ایک عمدہ بچہ اشتر کا زیادہ دیا کیونکہ علما نے خواجہ زادہ کی کتاب کو ترجیح دی تھی اس سے مولیٰ طوسی کی طبیعت مکدر ہوگئی اور وہان سے عجم مین آئے جب تبریز مین پہونچے تو وہان شیخ عبد الالٰہی صوفی سے ملاقات کی پھر ماوراء النہر مین جاکر خواجہ عبید اللہ سمرقندی کی خدمت مین مشرف ہوے اور اُن سے بڑے فیوض باطنی حاصل کیے۔ آپ کی تصنیفات سے سید شریف کی شرح مواقف کا حاشیہ اور رسالہ تخیین کے حاشیۂ کشاف کے حواشی اور اُنھین کے حاشیہ شرح مطالع کے حواشی مشہور و معروف ہین۔ سمرقند مین ۸۸۷ھ ہجری مین فوت ہوے۔ "رفیع منزلت" تاریخ وفات ہے۔ طوسی طرف طوس کے منسوب ہے جو خراسان مین ایک شہر دو شہرون پر مشتمل ہے جنمین سے ایک کا نام کا بران اور دوسرے کا نوقان ہے اور ہزار گانون سے زیادہ

گانوں اُنکے متعلق ہیں زمانۂ حضرت عثمان میں سنہ ۲۹ھ مین یہ فتح ہوا تھا۔

یعقوب پاشا بن خضر بیگ رومی - عالم محقق - فاضل مدقق - فقیہ اہل جہان اور فارس میدان بحث تھے علوم اپنے باپ سے حاصل کیے اور مدت تک بروسا کے قاضی رہے پھر قسطنطنیہ کے قاضی ہوئے جہان قضا کی حالت مین سنہ ۸۹۱ ہجری مین وفات پائی۔ فقیہ مقتدائے عالم تاریخ وفات ہے شرح وقایہ پر عمدہ حواشی لکھے جنمین عجیب و غریب دقائق و مسائل وارد کیے اور نیز شرح مواقف پر لطیف سوال تحریر کیے اور اکثر حواشی حسن چلپی کے آپ کے حاشیہ سے ماخوذ ہین۔

یوسف بن خضر بیگ رومی الشہیر بہ سنان پاشا - بڑے ذکی - عالم فاضل ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ و فارس میدان مناظرہ تھے پہلے آپ کو سلطان محمد خان نے سنہ ۸۷۵ھ مین قسطنطنیہ کے آٹھ مدارس مین سے ایک کا مدرس مقرر کیا پھر اپنا معلم بنا لیا ازان بعد سنہ ۸۸۶ھ مین وزارت کے عہدہ پر آپ کو سرفراز کیا لیکن پھر کسی بات پر معزول کر کے قید کر دیا اسپر شہر کے تمام علماء دیوان مین اکٹھے ہو کر بادشاہ سے ملتجی ہوئے کہ آپ اُنکو چھوڑ دیں ورنہ ہم کچہری کی کتابین جلا دینگے۔ سلطان نے آپ کو چھوڑ دیا اور آپ سفری حصار مین آئے اور سلطان محمد خان کی وفات تک وہین مقیم رہے پھر آپ کو بایزید خان ابن محمد خان نے ادرنہ مین مدرسہ دار الحدیث کا مدرس مقرر کیا جہان آپ نے شرح مواقف کی مباحث جواہر پر حواشی لکھے اور ایک مناجات ترکی زبان مین اور ایک کتاب مباحث اولیاء مین تصنیف کی۔ کہتے ہین کہ جب مولیٰ علی قوشجی بلاد روم مین داخل ہوئے تو سلطان محمد خان نے تعلم علوم ریاضیہ مین آپ کو سقیم سمجھکر آپ کے شاگرد مولے لطفی توقانی کو علی قوشجی کی طرف بھیجا جس نے اُنسے علوم ریاضیہ کے حاصل کر کے جو کچھ پڑھا تھا آپ کو سنایا جس سے آپ بھی علوم ریاضی مین کامل ہو گئے اور قاضی زادہ رومی کی شرح جغمینی پر حواشی تصنیف کیے۔ وفات آپ کی سنہ ۸۹۱ ہجری مین ہوئی اور آپ کے تلامذہ مین سے نور الدین قرہ صوی اور محمود بن محمد بن قاضی زادہ رومی ہین۔

علامۂ قدسی صفات تاریخ وفات ہے۔

تاج الدین بن سعد

تاج الدین بن سعد بن مجد الدین - ماہ ربیع الاول ۷۹۵ھ ہجری مین پیدا ہوے اپنے باپ اور جد امجد سے علوم و فنون حاصل کر کے علامہ دقائق زمانہ ہوے آپ کے وقت مین مذہب کی ریاست آپ پر منتہی ہوئی - ۸۱۵ھ ہجری مین قضاء قدس آپ کو دیگئی اور مدرسہ سنقلیہ کی درس و تدریس مین مشغول ہوے اور آپ کا حکم جاری ہوا پھر قضاء کو چھوڑ کر قاہرہ کو گئے جہان آپ کے والد نے آپ کو مویدیہ کی مشیخت سپرد کی جب ۸۶۲ھ ہجری مین آپکے والد ماجد فوت ہوے تو آپ اپنے چچا برہان الدین کے واسطے مویدیہ کی مشیخت خالی کر کے قدس مین چلے آئے اور ماہ شعبان ۸۹۲ھ ہجری مین وفات پائی - ذو فنون تاریخ وفات ہے -

خواجہ زادہ

مصطفیٰ بن یوسف بن صالح برسوی الشہیر بخواجہ زادہ - علامۂ زمان - فہامۂ دوران - عالم نبیل - فاضل جلیل ماہر معانی و بیان - جامع علوم عقلیہ و نقلیہ تھے پہلے محمد بن ایا تلوغ سے پڑھتے رہے پھر خضر بیگ مدرس مدرسہ سلطانیہ واقع بروسا کی خدمت مین پہونچے اور اُنسے بہت سے علوم حاصل کیے - سلطان مراد خان نے بروسا کے مدرسہ اسدیہ کی تدریس آپکے سپرد کی اور جب سلطان محمد خان بادشاہ ہوا اور علماء نے اُسکی رغبت علم کی طرف بہت دیکھی تو آپ بھی اُسکے پاس گئے اور اُسنے آپ کو اپنا معلم بنا لیا اور آپ سے کتاب زنجانی پڑھی آپنے زنجانی کی ایک عمدہ شرح تصنیف کی اور نیز کتاب تہافۃ الفلاسفہ اور حواشی شرح مواقف اور حواشی شرح ہدایۃ الحکمۃ تصنیف کیے کہتے ہین کہ مولی عبد الرحمن بن موید جب جلال الدین دوانی کی خدمت مین پہونچے تو دوانی نے فرمایا کہ آپ ہمارے لیے کیا تحفہ لائے ہین مولی عبد الرحمن نے کہا کہ خواجہ زادہ یہ تہافۃ الفلاسفہ لایا ہون جب دوانی نے اُسکو مطالعہ کیا تو فرمایا کہ میرا بھی ارادہ تھا کہ اس بات مین ایک کتاب لکھون لیکن اگر مین اس کتاب کے دیکھنے سے پہلے لکھتا تو ضرور فضیحت اُٹھاتا - کہتے ہین کہ مولی علی طوسی جب بلاد عجم کی طرف گئے تو اُنکی علی توشجی سے ملاقات ہوئی مولی نے توشجی سے پوچھا کہ آپ کہان جائینگے اُنھون نے کہا کہ روم کے شہرون مین - مولی نے کہا کہ اس حالت مین آپ کو خواجہ زادہ

کو اس سے ضرور صلح رکھنی ہوگی جب قوشچی قسطنطنیہ میں آئے تو وہان کے علماء نے اُنکا استقبال کیا اُسوقت خواجہ زادہ قسطنطنیہ کے قاضی تھے جب قوشچی نے خواجہ زادہ سے ملاقات کی اور دریا کی مد وجزر سے جو کچھ دیکھا تھا اُسکا بیان کیا تو خواجہ زادہ نے مد وجزر کا سبب بیان کیا پھر اُس بحث کا تذکرہ شروع ہوا جو تیمور کے سامنے سید شریف اور تفتازانی کی ہوئی تھی قوشچی نے تفتازانی کو ترجیح دی خواجہ زادہ نے کہا کہ میں نے تحقیق کیا ہو کہ حق سید شریف کے ساتھ تھا پس جو اُنھوں نے لکھا تھا اُسکو قوشچی نے مطالعہ کیا پھر جب قوشچی کی ملاقات سلطان مراد خان سے ہوئی تو کہا خواجہ زادہ کی عجم میں کوئی نظیر نہیں سلطان نے کہا کہ عرب میں بھی کوئی نہیں وفات آپ کی بروسا میں ۸۹۳ھ ہجری میں ہوئی - مقبل اخلص تاریخ وفات ہی - آپ کے تلامذہ میں سے یوسف فراصوی اور یوسف کرماسنی اور رکن الدین محمد الشہیر بہ زیرک زادہ اور قطب الدین محمد بن محمد بن قاضی زادہ وغیرہم ہیں -

زین الدین عبدالرحمن بن ابی بکر - عبدالرحمن بن ابی بکر بن العینی - ابی محمد کنیت اور زین الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے امام فاضل محدث کامل - فقیہ جید - صاحب تصانیف عالیہ تھے جنمیں سے صحیح بخاری کی شرح تین جلد میں مشہور ومعروف ہی - وفات آپ کی ۸۹۳ھ ہجری میں ہوئی اور علامۂ جلیل المراتب تاریخ وفات ہی -

شمس الدین احمد بن اسمعیل - احمد بن اسمعیل بن محمد کورانی المعروف بمولی فاضل - شمس الدین لقب تھا قصبہ کوران میں جو ملک خراسان کے علاقۂ اسفرائن میں واقع ہی پیدا ہوے پہلے اپنے ملک کے علماء سے پڑھتے رہے پھر قاہرہ میں تشریف لائے اور یہان کے علماء و فضلاء سے علم قرائت وحدیث وتفسیر وفقہ واصول وغیرہ پڑھا اور اجازت کی سند حاصل کی - کہتے ہیں کہ جب مولی محمد بن اوسمان المعروف بمولی یگان حجاز کے سفر سے قاہرہ میں داخل ہوے تو آپ نے اُنسے ملاقات کی اور وہ آپ کو بلاد روم کی طرف اپنے ہمراہ لیگئے پس جب سلطان مراد خان سے مولی یگان نے ملاقات کی تو بادشاہ نے فرمایا کہ کچھ ہمارے لیے آپ تحفہ بھی لائے ہیں مولی یگان نے کہا کہ ہان ایک شخص عالم

فاضل۔ فقیہ۔ محدث۔ بارع فی العلوم اپنے ساتھ لایا ہوں بادشاہ نے کہا کہ وہ کہاں ہی اُنھوں نے فرمایا کہ وہ دروازہ پر کھڑا ہی بادشاہ نے آدمی بھیجکر بلوالیا آپ بادشاہ کے پاس آئے اور سلام کیا بادشاہ نے سلام کا جواب دیکر آپ سے کچھ دیر تک گفتگو کی پس اُسنے آپ کو نہایت علم و فضل میں دیکھ کر شہر بروسا میں اپنے دادا مراد خان ثانی کے مدرسہ پر مدرس مقرر کردیا پھر آپ کو اپنے بیٹے محمد خان کا معلم بنایا جب سلطان محمد خان تخت نشین ہوا تو آپ کی اور بھی تعظیم و تکریم ہونے لگی اور منصب قضاء و افتاء کا آپ کے تفویض ہوا۔ سنہ ۸۶۰ھ ہجری میں آپ نے ایک تفسیر مسمی بہ غایۃ الامانی فی تفسیر الکلام الربانی تصنیف کی اور اُسمین علامہ زمخشری اور بیضاوی پر اکثر جگہ مواخذات کیے۔ پھر سنہ ھ میں شہر ادرنہ میں صحیح بخاری کی شرح تصنیف فرمائی اور اُسکا نام الکوثر الجاری علی ریاض البخاری رکھا اور اُسمین اکثر مواضع پر کرمانی اور ابن حجر پر اعتراض کیے اور لغات مشکلہ اور مواضع التباس میں اسماء الرواۃ کی اچھی طرح توضیح و تضبیط کی اور ابتداء میں آنحضرتؐ کے خصائل اور مصنف بخاری کے مناقب بیان کیے۔ علاوہ اُسکے کتاب شاطبیہ کی شرح جعبری پر حواشی لکھے۔ آپ بڑے راستگو۔ عابد اور شب بیدار تھے۔ یہانتک کہ ہر روز رات کو ایک دفعہ قرآن شریف ختم کیا کرتے اور بالکل نہ سوتے تھے۔ وفات آپ کی قسطنطنیہ میں سنہ ۸۹۳ھ میں ہوئی۔ مرجع شرف تاریخ وفات ہی۔

علی عربی۔ علاء الدین لقب تھا۔ علوم شرعیہ و عقلیہ کے جامع اور تفسیر و حدیث و اصول میں بڑے ماہر تھے چنانچہ کتاب تلویح آپ کو نوک زبان یاد تھی اصل میں آپ حلب کے رہنے والے تھے اور وہیں پیدا ہوے اور مختلف علوم حاصل کیے پھر بروسا میں گئے اور اسمعیل کورانی سے مدت تک پڑھتے رہے پھر خضر بیگ بن جلال الدین رومی کی خدمت میں حاضر ہوے اور اُسنے استفادہ کیا پھر بروسا و مغنیسا اور قسطنطنیہ کے مدارس میں مدرس مقرر رہے آخر بحالت مفتی قسطنطنیہ کے سنہ ۹۰۳ھ ہجری میں وفات پائی علامۂ مذہب تاریخ وفات ہی آپ کی کرامات بہت ہیں اور تصنیفات سے حواشی شرح عقائد اور حواشی مقدمات اربعہ توضیح یادگار رہیں گئے ہیں کہ پہلے پہل آپ نے ہی

مقدمات اربعہ توضیح پر حواشی لکھے پھر مولی مصلح الدین مصطفےٰ قسطلانی نے انکا حاشیہ کیا اور بعض جگہ علی عربی کی تردید کی پھر حسن سامسونی اور مولی ابن خطیب اور مولے ابن حاج حسن نے یکے بعد دیگرے حواشی لکھے۔ آپ کے شاگردوں میں سے مصطفےٰ بن خلیل والد صاحب شقائق اور عبد الحکیم علی قسطمونی وغیرہ ہیں۔

حافظ غیاث ہروی

حافظ غیاث ہروی۔ اپنے زمانہ کے قدوۂ ارباب علم و عرفان اور عمدہ محدثین تھے ایام سلطنت خاقان منصور میں سالہا سال ہرات میں افادۂ عوام میں مصروف رہکر ۸۷۶ھ ہجری میں فوت ہوئے اور مزار شیخ بہاء الدین عمر میں مدفون ہوئے۔ محدث قطب الزمانہ تاریخ وفات ہے۔

مولانا جامی

عبد الرحمن بن احمد بن محمد المعروف بہ نور الدین جامی۔ شہر جام میں ۲۳ شعبان ۸۱۷ھ کو پیدا ہوئے نسب آپ کا امام محمد رح سے ملتا ہے آپ کے والد ماجد مشاہیر علم و تقویٰ میں سے تھے جو اپنا وطن اصلی شہر اصفہان چھوڑکر جام میں آئے تھے اور وہاں سے جب ہرات میں آکر مدرسہ نظامیہ میں مقیم ہوئے تو اُس وقت نور الدین جامی مولانا جنید الاصولی کے درس میں حاضر ہوئے جنمیں اُسوقت طلباء شرح مفتاح پڑھ رہے تھے آپ اُسوقت اگرچہ بہت خرد سال تھے مگر طلباء کے سبق کو بخوبی سمجھتے تھے۔ پھر خواجہ علی سمرقندی تلمیذ سید شریف اور مولانا شہاب الدین محمد تلمیذ تفتازانی کے درس میں حاضر ہوکر استفادہ کیا اور معقول و منقول میں کمال کو پہونچے پھر سمرقند میں جاکر قاضی موسیٰ رومی شارح ملخص الہیئۃ کے درس میں حاضر ہوئے اور پہلی ہی ملاقات میں قاضی رومی سے مباحثہ کیے اور غالب رہے چنانچہ مولانا فتح اللہ تبریزی جو سلطان الغ بیگ کی کچہری کے صدر الصدور تھے نقل کرتے ہیں کہ قاضی رومی مولانا جامی کی اکثر تعریف کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ جبسے سمرقند آباد ہوا ہے اسمیں کوئی [illegible] بمثل مولانا جامی کے نہیں آیا مولانا ابو یوسف سمرقندی تلمیذ قاضی رومی کہتے ہیں کہ جب مولانا جامی سمرقند میں آئے اور ہمارے استاد قاضی رومی کے ساتھ تذکرہ کی شرح کرنے میں مشغول ہوئے تو اکثر قاضی رومی سے مباحثہ کرتے

اور اُنکی تعلیقات شرح تذکرہ پر اعتراض کرتے اسیر قاضی رومی بموجب آپکے قول کے اُسمین اصلاح کر دیتے علاوہ اسکے قاضی رومی نے اپنی شرح ملخص ہیئتہ کی بھی مولانا جامی کو دکھائی جسمین اُنھون نے تصرفات کیے جنکی طرف قاضی رومی کا ذہن نہین دوڑا تھا جب آپ ہرات مین تھے تو ایک دن ملا علی قوشجی شارح تجرید سے آپ کا مباحثہ ہوا اور آپ غالب رہے قوشجی نے اپنے طلبار کو کہا کہ مین جانتا ہون کہ اس عالم مین نفس قدسی موجود ہی جب آپ تحصیل علوم و فنون سے فارغ ہوئے تو آپ کو خواب مین بعض اکابر دکھائی دیے جو کہتے تھے کہ آپ کوئی ایسا دوست پکڑین جو آپ کو علوم باطن کی ہدایت کرے جب آپ خواب سے بیدار ہوے تو نہایت متاثر ہوے اور سمرقند سے خراسان مین جاکر خواجہ عبید اللہ نقشبندی کی خدمت مین حاضر ہوے اور اکثر مشائخ عظام سے ملاقات کی پس جس طرح کہ آپ علوم ظاہری مین عالم فاضل تھے ویسی ہی صوفی و ولی کامل ہوئے۔ ۸۷۷ھ ہجری مین حج کیا اور دمشق و حلب وغیرہ بلاد شام مین پھرے جہان کے علماء و فضلاء نے آپ کی بڑی تعظیم و تکریم کی آخر ہرات مین جمعہ کے روز ۱۸ محرم ۸۹۸ھ ہجری مین اس دار فانی سے انتقال فرمایا۔ قندیل قدرت تاریخ وفات ہی۔ تصانیف بھی آپ نے تھوڑی سی مدت مین بہت کین جنمین سے بعض یہ ہین۔ نفحات الانس۔ فوائد ضیائیہ شرح کافیہ۔ تفسیر تا آیہ فارہبون نقد النصوص۔ اشعۃ اللمعات۔ شواہد النبوۃ۔ شرح فصوص الحکم۔ شرح ابیات ابن الفارض شرح حدیث ابی رزین عقیلی۔ شرح ابیات خسرو دہلوی۔ شرح کلمات خواجہ محمد پارسا شرح رباعیات اللوائح۔ شرح بیتی المثنوی الرومی۔ مناقب مولانا رومی مصنف مثنوی۔ مناقب خواجہ عبید اللہ انصاری۔ رسالہ درباب طریقہ سادات نقشبندیہ رسالہ درباب وجود رسالہ درباب تحقیق مذہب صوفیہ۔ رسالہ درباب مناسک حج۔ رسالہ در بیان کلمۂ لا الہ الا اللہ رسالہ درباب قافیہ۔ رسالہ درباب عروض۔ رسالہ درباب موسیقی تحفۃ الاحرار منظوم قصۂ یوسف زلیخا منظوم۔ دیوان وغیرہ۔

٩٥ قاضی زادہ رومی

قاسم الشہیر بہ قاضی زادہ رومی علوم شرعیہ و عقلیہ مین معرفت تامہ رکھتے تھے اور بڑے ذکی طبع علم دوست تھے۔ علوم اپنے باپ قاضی قسطمونی شاگرد خضر بیگ سے

حاصل کیے اور فضیلت وکمالیت کو پہونچے۔ سلطان محمد خان بن مراد خان نے آٹھ مدارس
مین سے آپ کو ایک کا مدرس مقرر کیا پھر قاضی ہوئے لیکن کچھ مدت بعد مستعفی ہوگئے۔
سلطان بایزید خان بن محمد خان نے اپنے عہد مین پھر آپ کو شہر بروسا کا قاضی مقرر کیا اور
قضاء کی حالت مین ۳۔ ماہ رمضان ۸۹۹ھ کو وفات پائی۔ لکھا ہے لیے ہمتا تاریخ وفات ہے۔

خلیل بن قاسم بن حاجی صفا۔ آپ کا جد اعلیٰ عجم سے فتنہ چنگیز خان مین بھاگ کر
روم مین آیا تھا جو نواح قسطمونی مین آکر ٹھہرا بڑا صاحب کرامات اور مستجاب الدعوات تھا
یہان اُسکے یہان ایک لڑکا محمود نام پیدا ہوا جسکو عربی اور فقاہت مین کسیقدر ملکہ حاصل
ہوئی اسکا احمد نام ایک لڑکا پیدا ہوا جو فقہ و عربی مین عارف و ماہر ہوا اُسکے یہان
حاجی صفا نام بیٹا ہوا جو بڑا فقیہ عابد صالح تھا اُسکے یہان ایک لڑکا قاسم نام پیدا ہوا جو
عین جوانی مین بحالت طالب علمی خلیل نام لڑکا چھوڑکر مرگیا پس آپ یعنے خلیل پہلے اپنے
ملک مین مبادی علوم کے پڑھتے رہے پھر ادرنہ مین گئے اور وہان مولی خسرو اور فخر الدین
عجمی سے پڑھا پھر شہر بروسا مین یوسف بن شمس الدین محمد فناری مدرس بروسا کی
خدمت مین جاکر استفادہ کیا پھر محمد بن ادمغانی کی خدمت مین مشرف ہوئے اور انسے
فضیلت وکمالیت کی دستار باندھی اور فقہ۔ حدیث۔ اصول۔ تفسیر۔ علم بلاغت وغیرہ
مین عارف کامل اور عالم فاضل ہوئے۔ اور علاوہ فضائل علمی کے بڑے متشرع
پرہیزگار و عابد تھے۔ کئی جگہ مدرس رہے اور خیر الدین لقب رکھتے تھے سو وفات آپکی
مقام کرۃ النحاس مین ۸۹۹ھ مین ہوئی۔

حمزہ قرامانی۔ نور الدین لقب تھا اپنے ملک کے علما وفضلا سے علوم اصولیہ و
فروعیہ پڑھ کر یہانتک فضیلت حاصل کی کہ عالم اجل اور فاضل اکمل۔ مرجع انام ہوئے
اور تدریس وافتاء مین اپنی عمر صرف کی تفسیر بیضاوی پر تفسیر التفسیر کے نام سے ایسے
عمدہ حواشی تصنیف کیے جو مقبول انام ہوئے اور ۸۹۹ھ ہجری مین انتقال فرمایا۔
کاشف اسرار اللہ تاریخ وفات ہے۔

قاضی نظام الدین بن مولانا حاجی محمد فراہی۔ آپ زہد وتقوی اور امر درس

فتویٰ میں اپنے زمانہ کے اکثر علماء سے فائق تھے مدت مدید تک مدرسہ اخلاصیہ اور مدرسہ عباسیہ ہرات میں درس و تدریس میں مشغول رہے اخیر کو خاقان منصور نے آپ کو ہرات کا قاضی بنایا اور آپ نے فیصل قضایا اور فیصل مہمات شرعیہ میں ایسا طریقہ اجتہاد کا مرعی رکھا کہ قصۂ امانت و دیانت قاضی شریح کا لوگوں کے دلوں سے بھلا دیا۔ وفات آپ کی ۱ محرم سنہ ۹۰۰ھ ہجری میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد بھی اعاظم فقہاء عہد مرزا ابو القاسم بابر سے تھے۔

لطف اللہ توقاتی رومی المشہور بمولیٰ لطفی۔ عالم فاضل جامع معقول و منقول تھے۔ علوم دینیہ سنان پاشا اور علوم ریاضی قوشجی سے حاصل کیے جب بلاد روم میں داخل ہوئے تو زمانہ سلطان بایزید خان میں آپ کو مدرسہ مراد خان کا جو بروسا میں واقع ہے دیا گیا پھر شہر ادرنہ میں مدرسہ دار الحدیث پھر آٹھ مدارس میں سے ایک کے مدرس مقرر ہوئے آپ سے احمد بن سلیمان رومی معروف با بن کمال پادشاہ نے پڑھا اخیر کو آپ پر بسبب آپ کی فضیلت اور اطالت لسانی کے آپ کے اقران و معاصرین نے حسد کیا اور آپ کو الحاد اور زندقہ کی نسبت دی یہانتک کہ مولیٰ خطیب نے آپ کے قتل کی اباحت دی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ سنہ ۹۰۰ھ میں قتل کیے گئے۔ آپ کی تصنیفات سے سید شریف کے حاشیہ شرح مطالع اور شرح مفتاح پر حواشی یادگار ہیں۔ علاوہ انکے ایک رسالہ مسمیٰ بہ سبع الشداد لکھا جو سات سوال سید شریف پر مبنی ہے۔

یوسف بن حسین کرماستی۔ بڑے جامع بدعت۔ محمود السیرۃ تھے۔ علم مولیٰ خواجہ زادہ وغیرہ سے پڑھا اور قسطنطنیہ کے آٹھ مدارس میں سے ایک کے مدرس مقرر ہوئے پھر قسطنطنیہ کے قاضی بنے۔ حاشیہ شرح تلخیص مطول اور حاشیہ شرح وقایہ اور ایک کتاب مختصر اصول میں وجیز نام سے تصنیف کی اور سنہ ۹۰۰ھ میں وفات پائی۔

عبد الکریم رومی۔ بڑے عالم فاضل تھے۔ علم طوسی اور سنان پاشا سے پڑھا اور آٹھ مدارس میں سے ایک کے مدرس مقرر ہوئے کتاب تلویح پر حواشی لکھے اور تقریباً سنہ ۹۰۰ ہجری میں سلطان بایزید خان کے عہد میں وفات پائی۔

ابن ملک

عبد اللطیف بن عبد العزیز بن امین الدین بن فرشتہ المعروف بابن ملک بڑے مشہور و معروف مقبول خاص و عام اور بہت سے علوم فقہ و حدیث وغیرہ کے حافظ تھے اور دقائق و غوامض علوم کے حل کرنے میں ماہر کامل تھے۔ تصانیف بھی بہت اور مفید کیں جن میں سے حدیث میں کتاب مبارق الازہار شرح مشارق الانوار اور اصول فقہ میں شرح منار اور فقہ میں کتاب مجمع البحرین اور کتاب وقایہ کی شرحیں بہت مشہور و معروف ہیں۔ کہتے ہیں کہ وقایہ کی جو شرح آپ نے تصنیف کی تھی تو وہ قبل از مشہور ہونے کے کم ہو گئی تھی پس آپ کے خلف الصدق محمد نے آپ کے مسودات سے مع بعض الحاقات کے از سر نو اُسکو جمع کیا۔ علاوہ اُنکے آپ نے ایک نہایت لطیف رسالہ علم تصوف میں بھی تصنیف کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو علم تصوف میں بھی بڑی دستگاہ تھی۔ آپ ابن ملک سے اسلیے اپنے آپ کو لکھتے تھے کہ آپ کے جد اعلی کا نام فرشتہ تھا جسکا ترجمہ عربی میں ملک ہوتا ہے۔

موسیٰ بن محمد

موسیٰ پاشا بن محمد بن محمود رومی۔ بڑے عالم فاضل جامع علوم و فنون اور ماہر ریاضی تھے پہلے بعض علوم اپنے شہر کے علماء سے حاصل کیے پھر بلاد عجم کی طرف جانے کا قصد کیا لیکن اس ارادہ کو اپنے اقارب سے پوشیدہ رکھا آپ کی ہمشیرہ بڑی عقیلہ تھی اُسنے آپ کا یہ ارادہ معلوم کرکے آپ کی کتابوں میں اپنا کچھ زیور رکھ دیا تاکہ آپ مسافرت میں تنگ نہوں پس آپ عجم میں آئے اور خراسان کے مشائخ سے پڑھا پھر ماوراء النہر میں گئے اور وہاں کے علماء سے استفادہ کیا یہانتک کہ آپکے فضائل مشتہر ہوئے اور دور دور تک آپ کی کمالیت کا شہرہ ہوا اور قاضی زادہ رومی سے ملقب ہوئے پھر سمرقند کے امیر اعظم الغ بیگ بن شاہ رخ بن امیر تیمور کی خدمت میں پہونچے اور اُسنے آپ سے بعض علوم پڑھے چونکہ اُسکو علم ریاضی کا بڑا شوق تھا اسلیے اُسنے بہ نسبت اور علوم کے ریاضی کی بہت کتابیں آپ سے پڑھیں۔ قاضی زادہ نے علم ریاضی میں بڑا توغل پیدا کیا یہانتک کہ اپنے اقران سے گیا بلکہ متقدمین سے بھی بڑھ گئے ۸۱۴ھ میں کتاب چغمینی کی جو علم ہیئت میں ہے اور ۸۱۵ھ ہجری میں کتاب اشکال التاسیس

کی جو ہند سہ مین ہی شرح تصنیف فرمائی - کہتے ہین کہ آپ نے سید شریف سے بھی کچھ پڑھا تھا مگر آپس مین موافقت حاصل نہوئی اسلیے آپ نے اُنسے پڑھنا چھوڑ دیا تھا جس سے سید شریف تو آپ کے حق مین یہ کہتے تھے کہ آپ کی طبع پر ریاضی غالب آگئی ہی اور آپ سید شریف کی نسبت یہ کہتے تھے کہ وہ علم ریاضی کو نہین پڑھا سکتے - اس واقعہ کے بعد آپ نے سید شریف کی کتاب شرح مطالع کا مطالعہ کیا اور بہت جگہ اُسمین تردید کی - کہتے ہین کہ سمرقند مین ایک مدرسہ مربع بنا ہوا تھا جسمین بہت سے حجرے بنے ہوئے تھے جہان ہر ایک جگہ درس ہوتا تھا اور اُسکے لیے بہت سے اُستاد مقرر تھے اور آپ تمام مدرسون کے رئیس اور ہیڈ تھے -

حسن پاشا بن علاء الدین علی الاسود المشتہر بقرہ خواجہ بن عمرو - علوم اپنے باپ متوفی ۸۰۰ھ سے پڑھے پھر مولی جمال الدین محمد اقسرائی کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اُنسے تلمذ کیا - کہتے ہین کہ ایک دفعہ مولی جمال الدین نے طالب علمون کے حجرون مین پوشیدہ نظر کی اور دیکھا کہ آپ تکیہ لگا کر کتاب کو دیکھ رہے ہین اور شمس الدین محمد فناری زانو ٹیک کر کتب کا مطالعہ کر رہے اور اُنپر حواشی لکھ رہے ہین پس اُنھون نے اُسوقت کہا کہ حسن پاشا درجہ فضیلت کو نہین پہونچیگا اور شمس الدین درجہ علیا اور کمال کو فائز ہوگا پس اخیر کو ایسا ہی ظہور مین آیا - آپ نے نحو مین افتتاح شرح مصباح اور صرف مین شرح مراح الارواح تصنیف کی -

شرف الدین بن کمال قریمی - بڑے عالم فاضل جامع فروع و اصول تھے پہلے اپنے شہر کے علماء سے علوم پڑھتے رہے جب مولی حافظ الدین محمد صاحب فتاوی بزازیہ شہر قریم مین تشریف لیگئے تو پھر آپ نے اُنسے تکمیل کرکے ۸۰۰ھ ہجری مین سند حاصل کی پھر درس و تدریس مین مشغول ہوئے - کیفقدر مدت کے بعد روم مین آئے اور سلطان مراد خان نے آپ کی بڑی عزت کی اور اخیر عمر تک یہان ہی رہے -

فتح اللہ شیرازی آپنے علوم عقلی و نقلی تو سید شریف اور علوم ریاضی قاضی زادہ موسی رومی سے سمرقند مین پڑھے پھر بلاد روم مین آئے اور شہر قسطمونی مین توطن اختیار کیا اور اُسی جگہ اوائل سلطنت سلطان محمد خان مین وفات پائی اور اپنی تصنیفات سے

حسن پاشا

شرف الدین بن کمال قریمی

فتح اللہ شیرازی

شرح مواقف کی بحث الہیات پر ایک حاشیہ اور قاضی زادہ رومی کی شرح جغمینی پر تعلیقات یادگار چھوڑی۔

محمد بن ارمغان رومی الشہیر بمولی یگان شمس الدین لقب تھا بڑے عالم فاضل فقیہ متبحر تھے۔ علوم قاضی شمس الدین محمد بن حمزہ فناری سے پڑھے اور آپ سے آپ کے دونوں بیٹوں محمد شاہ و یوسف بالی اور خضر بیگ بن جلال الدین اور تاج الدین ابراہیم والد خطیب زادہ وغیرہ نے علم حاصل کیا۔ پہلے بروسا میں مدرس مقرر ہوئے پھر ریاست درس و تدریس کی آپ کی طرف منتہی ہوئی۔ جب قاضی محمد بن حمزہ فناری فوت ہوئے تو آپ کو قضاء کا عہدہ دیا گیا اور مدت تک مقبول خاص و عام رہکر زندگی بسر کی پھر حرمین شریفین کو گئے اور جب واپس آئے تو مناصب مذکورۂ بالا میں سے کسیکو اپنے ذمہ نہ لیا اور شہر ازنیق میں عہد سلطان محمد خان بن مراد خان میں جو ۸۲۵ھ میں تخت نشین ہوا فوت ہوئے۔ آپ کا بیٹا محمد شاہ بروسا میں مدرسہ سلطانیہ کا مدرس ہوا پھر وہاں کا قاضی بنا اور وہیں مرگیا۔ اور دوسرا بیٹا یوسف بالی بھی بروسا کا مدرس بنا اور وہیں فوت ہوا جسنے تلویح پر حواشی بھی لکھے۔

محمد بن آیا تلوغ۔ جامع فروع و اصول اور ضابط دقائق معقول و منقول اور ماہر مختلف علوم تھے اکثر علوم مولی یگان سے اخذ کیے اور مجمع البحرین کی ایک بڑی شرح تصنیف کی اور اسمیں اکثر شراح ہدایہ پر جوٹین کین۔

فخر الدین العجم۔ سید شریف کے شاگردوں میں سے بڑے عالم متبحر۔ معقول و منقول کے ماہر تھے۔ عربیت۔ ادب کلام۔ حکمت میں آپ کو مشارکت تامہ حاصل تھی ۸۰۰ھ میں عہد سلطان محمد خان میں روم میں آئے اور سلطان مراد خان بن محمد خان کے عہد میں مفتی مقرر ہوئے اور شہر ادرنہ میں وفات پائی۔ سلطان محمد کے لیے ایک کتاب مشتمل الاحکام تصنیف کی لیکن صاحب کشف الظنون لکھتے ہین کہ اُسکو مولی برکلی نے منجملہ کتب متداولہ واہیہ غیر معتبرہ کے شمار کیا ہے۔

احمد بن ابراہیم بن محمد بن عمر بن احمد بن ہبۃ اللہ عقیلی حلبی المعروف باین عدیم

اپنے وقت کے فقیہ محدث اور عالم متبحر تھے۔ مدت تک حلب کے قاضی رہے حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہین کہ مین نے ۸۳۶ھ مین آپ سے حلب مین ملاقات کی اور حدیث کا سماع کیا۔

الیاس بن ابراہیم

الیاس بن ابراہیم بروسوی بڑے عالم فاضل۔ تیز طبع۔ نہایت ذکی۔ نرم دل۔ اشاعت لشافی اور متعدد علوم منقول و معقول مین ماہر باہر تھے۔ سریع الکتابۃ اس درجہ کے تھے کہ مختصر قدوری کو ایک دن اور سید شریف کے حواشی شرح شمسیہ ایک رات مین لکھ لیا کرتے تھے۔ سلطان مراد خان کے عہد مین شہر بروسا کے مدرس مقرر ہوئے اور اسی جگہ وفات پائی۔ امام اعظم رح کی فقہ اکبر کی بہت عمدہ شرح تصنیف کی۔

حسین بن حسن تبریزی

حسین بن حسن تبریزی۔ حسام الدین لقب تھا شہر تبریز کے جو آذربیجان کے شہرون مین سے ایک شہر ہے رہنے والے تھے بڑے صالح و متدین تھے ہر وقت عبادت اور علم مین مصروف رہتے تھے بیشمار کتابین مطالعہ کین اور انکو صحیح کیا سلطان محمد خان نے آٹھ مدارس مین سے ایک مدرسہ کا آپ کو مدرس کیا کہتے ہین کہ ایک دفعہ آپ جہاد کے لیے ہمراہی علما قسطنطنیہ سے نکلے اور نقارے آپ کے پیچھے پیچھے بجتے جاتے تھے کسی عالم نے آپ سے پوچھا کہ مومنون کو جو آیت یا ایہا الذین آمنوا آمنوا باللہ و رسولہ مین ایمان لانے کا حکم ہوا ہی اسکی کیا حکمت ہی یہ سوال سن کر بادشاہ نے بھی آپ سے کہا کہ آپ اسکی وجہ بیان کرین آپ نے فرمایا کہ اس سوال کا جواب یہ نقارے دے رہے ہین بادشاہ نے کہا کہ وہ کیا ہی آپ نے فرمایا کہ وہ دم دم کا آواز ہی جسکی مراد یہ ہی کہ اے ایمان والو دوموا علی الایمان یعنے ہمیشہ رہو ایمان پر بادشاہ نے اس جواب کو پسند کیا۔ صاحب شقائق کا قول ہی کہ آپ ام ولد کے نام سے اسلیے مشہور تھے کہ آپ نے مولی فخر الدین عجمی کی ام ولد سے نکاح کیا تھا۔

محمد بن محمد بن قاضی زادہ

محمد بن محمد بن قاضی زادہ۔ قطب الدین لقب تھا۔ علم خواجہ زادہ اور اپنے نانا علی قوشجی سے پڑھا اور خواجہ زادہ کی بیٹی سے نکاح کیا اور بروسا کے مدرس ہوئے اور جوانی کی حالت مین فوت ہوئے۔ کئی ایک رسالے تصنیف کیے مگر موت نے انکو کامل کرنے کی اجازت نہ دی۔

عبد الاول بن حسین بن حامد تبریزی الشہیر بابن ام ولد تبریزی: چونکہ آپ کے باپ نے مولی فخر الدین عجمی کی ام ولد سے نکاح کیا تھا جسکے بطن سے آپ پیدا ہوئے اسلیے ابن ام ولد سے آپ مشہور ہوئے۔ تمام علوم و فنون میں آپ کو مشارکت حاصل حاصل تھی خصوصًا علم حدیث و فقہ میں تو مہارت تامہ اور ید طولی رکھتے تھے۔ علم اپنے باپ اور خسر و سے پڑھا اور اخیر کو اپنے اُستاد خسر و کی بیٹی سے نکاح کیا اور اکثر شہروں کے قاضی ہوئے پھر گوشہ نشین ہوکر اپنی سکونت قسطنطنیہ میں اختیار کی اُسوقت آپ سو برس کی عمر کے تھے اور یہیں فوت ہوئے کافیہ کی شرح رضی پر حواشی تصنیف کیے۔

مولی احمدی کرمانی مؤلف سکندر نامہ۔ اصل میں آپ ولایت کرمان کے رہنے والے تھے پہلے اپنے شہر کے علما و فضلاء سے پڑھا پھر قاہرہ میں تشریف لائے اور وہاں علم تحصیل کیا کہتے ہیں کہ آپ ایک دن معہ مولی فناری متوفی ۸۳۴؁ ہجری اور حاج پاشا کے مشائخ صوفیہ میں سے ایک صوفی کی خدمت میں حاضر ہوے جنھوں نے آپ کو دیکھکر کہا کہ اے احمدی تم اپنی عمر شعر اشعار میں ضائع کروگے اور حاج پاشا طب میں عمر ضائع کرینگے اور مولی فناری عالم ربانی ہونگے پس اخیر کو ایسا ہی ہوا کہ احمدی نے جب اپنے ملک میں معاودت کی تو کرمان کے امیر کی جسکو شعر و سخن کا بڑا شوق تھا صحبت اختیار کی پھر امیر سلیمان بن بایزید خان کے مصاحب ہوئے اور اُسکے لیے ایک کتاب مسمی بہ سکندر نامہ اور اکثر اشعار و قصائد تصنیف کیے۔

یعقوب اصغر قرامانی۔ بڑے عالم فاضل۔ حافظ مسائل۔ متخشع۔ طیب النفس تھے۔ علم محمد بن حمزہ فناری سے پڑھا اور آپ سے خیر الدین خلیل بن قاسم نے پڑھا مناسک حج میں ایک کتاب تصنیف کی اور نیز ایک رسالہ دربارہ دفع تعارض مابین قولہ تعالے انا لننصر رسلنا اور یقتلون النبیین بغیر حق کے تصنیف کیا۔

صلاح الدین رومی۔ عالم باعمل۔ فاضل صالح تھے۔ سلطان محمد نے آپ کو اپنے بیٹے بایزید خان کا معلم بنایا۔ جس نے آپ سے شرح عقائد اور مولانا زادہ کی شرح ہدایۃ الحکمۃ پڑھیں اور آپ نے اُسکے لیے اُنپر حواشی لکھے جو دونوں مقبول خاص

و عام ہوئے پھر آپ کو بروسا میں مدرسہ سلطانیہ کا مدرس بنایا گیا اور وہیں فوت ہوئے۔

محمد بن مصطفیٰ

محمد بن مصطفیٰ بن زکریا خواجہ حسن ترکی۔ فخر الدین لقب تھا۔ شیخ فاضل۔ ادیب بے بدل۔ نظم و انشاء میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ مختصر قدوری کو عمدہ نظم میں منظوم کیا اور ایک قصیدہ ترکی میں نہایت عمدہ تصنیف فرمایا۔

حسام زادہ

مصطفیٰ بن حسام الدین الشہیر بہ حسام زادہ۔ علوم ادبیہ و عقلیہ و نقلیہ کے ماہر اور فقہ و احادیث اور تفسیر کے عارف تھے پہلے مدرسہ بروسا کے مدرس مقرر ہوئے پھر مفتی بنے یہاں تک کہ وفات پائی تلویح اور شرح وقایہ پر حواشی لکھے اور انشا میں ایک کتاب تصنیف کی۔

محمد بن میناس رومی

محمد بن میناس الشہیر بہ ابن میناس رومی۔ بڑے فقیہ۔ متکلم۔ اصولی۔ علوم غرائب کے عارف تھے مدت تک شہر ادرنہ میں مدرس رہے۔ شرح عقائد نسفی کے حواشی لکھے اور ایک کتاب عجائب و غرائب طلسمات وغیرہ میں تصنیف کی۔

ابن مغنیسا

محی الدین الشہیر با بن مغنیسا۔ عالم بے نظیر۔ فقیہ متبحر تھے۔ علم مولیٰ خسرو محمد بن فراموز سے حاصل کیا۔ قسطنطنیہ میں وزیر محمود پاشا نے جو مدرسہ بنایا تھا اُس میں سلطان محمد خان نے آپ کو مدرس بنا دیا پھر آپ کو وہاں کا قاضی مقرر کیا۔

محی الدین عجمی

احمد بن محمد یا محمد بن احمد المعروف بہ محی الدین عجمی۔ عالم کامل۔ فقیہ فاضل تھے علوم مولیٰ خسرو محمد بن فراموز وغیرہ علماء و فضلاء سے پڑھے پہلے آٹھ مدارس میں سے ایک کے مدرس مقرر ہوئے پھر شہر ادرنہ کے قاضی ہوئے اور اُسی جگہ فوت ہوئے شرح فرائض سراجیہ پر حواشی لکھے اور شرح وقایہ میں جو باب الشہید ہے اُس پر ایک رسالہ تصنیف کیا۔

الیاس بن یحییٰ

الیاس بن یحییٰ بن حمزہ رومی۔ عالم فاضل۔ جامع معقول و منقول تھے فقہ صاحب فصل الخطاب محمد بن محمد حافظی بخاری المعروف بخواجہ پارسا وغیرہ سے پڑھی یہاں تک کہ متعدد علوم میں ماہر کامل ہوئے اور بلاد روم کی طرف تشریف لیگئے وہاں سلطان مراد خان نے آپ کی بڑی عزت کی اور آپ کو مدرس مقرر کیا اور اُسی جگہ فوت ہوئے

حدیقۂ دہم

دسوین صدی کے فقہا و علما کے حالات مین

خطیب زادہ

مولی محمد بن ابراہیم بن خطیب الشہیر بہ خطیب زادہ - محی الدین لقب تھا۔ فقیہ فاضل عالم متبحر، طلیق اللسان جری القلب۔ صاحب نادرہ و فصیح عند المباحثہ تھے علوم اپنے باپ تاج الدین ابراہیم بن خطیب پھر علاء الدین طوسی اور خضر بیگ وغیرہ سے پڑھے اور قسطنطنیہ کے مدرس مقرر ہوئے پھر سلطان محمد خان نے آپ کو اپنا معلم بنایا صدر الشریعہ کے اوائل شرح وقایہ اور اوائل شرح مواقف اور مقدمات اربعہ اور شرح مختصر ابن حاجب کے اوائل حاشیہ سید اور کشاف کے حاشیہ سید پر آپ نے حواشی تصنیف کیے اور ایک رسالہ فضائل جہاد اور ایک رسالہ بحث رویت و کلام مین تصنیف کیا اور آپ سے احمد بن سلیمان بن کمال پاشا اور محی الدین چلپی بن علی بن یوسف فناری اور عبد الواسع بن خضر وغیرہم نے تفقہ کیا۔ وفات آپ کی سنہ ۹۰۱ ہجری مین ہوئی۔ "امام حسن گفتار" تاریخ وفات ہے۔

ملا زادہ عثمان

مولانا محمد بن مولانا شرف الدین محمد عثمان - شمس الدین لقب تھا اور ملا زادہ عثمان سے مشہور تھے تمام اقسام کے علوم معقول و منقول مین سر آمد علماے ماوراء النہر بلکہ مقتداے فضلاے عصر تھے خاقان منصور کے عہد مین سمرقند سے بارادۂ حج ہرات مین وارد ہوے اور منظور نظر خاقان منصور کے ہوکر حج کو تشریف لیگئے اور زیارت حرمین شریفین سے مراجعت فرما کر ہرات مین سکونت اختیار کی اور کئی سال تک مدرسۂ سلطانیہ اور مدرسۂ خلاصیہ مین نشر فوائد علمیہ اور درس مسائل دینیہ مین مشغول رہے باوجود کمال علم اور کبر سنی اور نور زہد و تقوی کے موصوف بہ تواضع تھے اور ماہ ربیع الاول سنہ ۹۰۱ھ مین وفات پائی - "رہبر صلاح اندیش" تاریخ وفات ہے۔

مولی مصطفی قسطلانی

مولی مصطفی قسطلانی - مصلح الدین لقب تھا جملہ علوم مین ماہر متبحر تھے جنکو مولانا خضر بیگ وغیرہم سے پڑھا۔ جب سلطان محمد خان نے آٹھ مدارس بنائے تو ایک

مین آپ کو مدرس کیا - مولی لطفی کہتے ہین کہ جن دنون مولی سنان پاشا سے مین طالب علمی کرتا تھا اُن دنون ایک وزیر تھا جسکی یہ عادت تھی کہ رات کو علما و فضلا کو مجتمع کیا کرتا اور ایک مجلس آراستہ کرکے اُنکو غذا لطیف و پاکیزہ کھلاتا ایک رات کا ذکر ہی کہ مولی مصلح الدین قسطلانی اور خواجہ زادہ وخطیب زادہ بھی وہان حاضر تھے اور مین اپنے ایک دوست کے پاس بیٹھا ہوا اُس سے آہستہ آہستہ باتین کررہا تھا کہ باتون مین مین نے یہ بیان کیا کہ مین ایک دفعہ ایسا بیمار ہوگیا تھا کہ مجکو خون کا پسینا آیا اور اس سے میرے پارجات رنگین ہوگئے یہ بات سنکر وہ ہنس پڑا جس سے دیگر علمانے متنبہ ہوکر ہنسنے کا سبب پوچھا اسنے کہا کہ مولی لطفی ایسا ایسا کہتا ہی اس بات کو سُنکر وہ بھی ہنس پڑے - مولی قسطلانی نے کہا کہ تم کیون ہنستے ہو یہ بھی ایک مرض ہی اور مین نے اُسکو شیخ ابن سینا کے قانون کی فلان فصل مین پڑھا ہی اسپر خواجہ زادہ نے پوچھا کہ کیا آپنے تمام قانون پڑھا ہے آپنے فرمایا کہ ہان بلکہ شیخ کی تمام مصنفات مین نے پڑھی ہین پھر آپنے خواجہ زادہ سے پوچھا کہ کیا آپنے تمام شفا پڑھی ہی خواجہ زادہ نے کہا کہ نہین صرف ضروری ضروری مقام اُسکے مین نے مطالعہ کیے ہین اسپر آپ نے فرمایا کہ مین نے سات مرتبہ شفا کو مطالعہ کیا ہی علما اس بات کو سُنکر آپ کے احاطۂ جمیع علوم سے بڑے متعجب ہوئے - آپ نے تفتازانی کی شرح عقائد اور اُن مقدمات اربعہ پر جو توضیح مین ہین حواشی تصنیف کیے اور سنہ ۹۰۱ھ مین وفات پائی - علامۂ بزرگ کشور تاریخ وفات ہی -

مولانا سماء الدین

مولانا سماء الدین جامع علوم عقلیہ ونقلیہ - واقف فنون رسمیہ وظاہریہ صاحب تقوے وورع وقناعت تھے - علوم مولانا سناء الدین سے جو میر سید شریف جرجانی کے شاگردون مین سے تھے - حاصل کیے پہلے آپ ملتان مین رہا کرتے تھے مگر بسبب بعض وقائع کے جو وہان رو داد ہوے وہان سے تنہا نکلکر دہلی مین آئے اور یہین توطن اختیار کیا اخیر عمر مین بسبب کبر سنی کے آپ کی بصارت زائل ہوگئی بغیر علاج کے خدا تعالی نے آپ کو پھر بصارت دیدی آپ نے شیخ فخر الدین عراقی کی لمعات پر اس تحقیق سے حواشی لکھے جو اُسکے معانی کے حل کو وافی وکافی ہین اور نیز ایک رسالہ مسمی بہ مفتاح الاسرار تصنیف فرمایا

وفات آپ کی ۱۷ جمادی الاول سنہ ۹۰۱ھ مین ہوئی اور مقبرہ آپ کا حوض شمسی پر واقع ہی جہان آپ کی اولاد و احفاد مین سے ایک گروہ مدفون ہی۔

محمد بن ابراہیم بن حسین نکساری رومی۔ محی الدین لقب تھا علوم شرعیہ و فنون عقلیہ کے عالم فاضل اور قرآن شریف کے بجمیع روایات حافظ تھے۔ علم حسام الدین توقانی اور یوسف بن شمس الدین محمد بن حمزہ فناری اور محمد بن اومغان وغیرہم سے پڑھا اور شہر قسطمونی مین مدرسۂ اسمعیلیہ کے مدرس مقرر ہوئے۔ تفسیر سورہ دخان کی تالیف کرکے سلطان بایزید خان کے پاس بطور ہدیہ کے بھیجی اور صاحب شقائق نے اس تفسیر کی نسبت کہا ہی کہ یہ اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ مصنف اسکا علم تفسیر مین آیت کبریٰ ہی علاوہ اُسکے شرح وقایہ اور تفسیر بیضاوی پر حواشی لکھے قسطنطنیہ مین سنہ ۹۰۱ ہجری مین وفات پائی۔ عالم مشہور وہی تاریخ وفات ہی۔

علی بن یوسف بالی بن شمس الدین محمد فناری۔ شہر بروسا مین پیدا ہوئے اور لڑکپن مین تحصیل علم کے شغل مین مشغول ہوے اور عنفوان شباب مین بلاد عجم کی طرف کوچ کیا اور ہرات و بخارا و سمرقند کے علماء و فضلاء سے پڑھا یہانتک کہ تمام علوم مین فوقیت و کمالیت حاصل کی اور علم کلام۔ اصول۔ فقہ۔ بلاغت۔ ریاضی وغیرہ مین اعلی درجہ کے ماہر متبحر ہوئے بعد ازان بلاد روم مین اوائل سلطنت محمد خان مین واپس آئے اور سلطان کی طرف سے بروسا کے مدرس مقرر ہوئے پھر کچھ مدت بعد وہان کی قضاء آپ کو دی گئی۔ تدریس کا ڈھنگ آپ کو نہایت عمدہ یاد تھا چنانچہ صاحب شقائق اپنے ماموں عبد العزیز بن سید یوسف حسینی مشہور بہ عابد چلبی سے حکایت کرتے ہین کہ مین نے انسے مطول پڑھنی شروع کی تھی اور ہر روز مجکو ایک سطر یا دو سطرین کتاب مذکور کی پڑھاتے تھے اور باوجود اسکے اسقدر سبق ۱۰ بجے صبح سے شروع ہوکر عصر تک ختم ہوا کرتا تھا۔ جب چھ مہینے اس حال پر گذر گئے تو آپ نے فرمایا کہ اتبک جو کچھ آپ نے پڑھا ہی اُسکو کتاب کا پڑھنا کہتے ہین اب اُسکے بعد تم فن کا پڑھنا پڑھو پس اسپر آپنے ہر روز دو ورق پڑھانے شروع کیے چنانچہ چھ ماہ مین تمام کتاب ختم ہوگئی آپ کی تصنیفات سے شرح

کافیہ اور شرح قسم تجنیس مشہور ہین کہتے ہین کہ جب ابو الخیر محمد مؤلف حصن حصین کے بیٹے مقیم بروسا نے اپنی مرض الموت مین سُنا کہ مولی علی فناری روم کی طرف آرہے ہین تو اُنھون نے وصیت کی کہ میری بیٹی کا نکاح اُنسے کردینا پس جب آپ بروسا مین تشریف لائے تو مطابق وصیت ابو الخیر کے اُنکی بیٹی کا آپ سے نکاح کیا گیا چنانچہ اُسکے بطن سے دو بیٹے پیدا ہوئے ایک محمد شاہ دوسرے محی الدین چلپی جو بڑے عالم فاضل ہوئے۔ وفات آپکی سنہ ۹۰۱ھ مین ہوئی۔ نقیہ صداقت نبیان تاریخ وفات ہی۔

اخی چلپی مصنف ذخیرۃ العقبی

یوسف بن جنید توقانی الشہیر باخی چلپی مصنف ذخیرۃ العقبی۔ فاضل ماہر۔ فقیہ متبحر جامع علوم نقلیہ و عقلیہ حاوی فروع و اصول تھے۔ پہلے سید احمد قریمی تلمیذ حافظ الدین محمد بزازی پھر صلاح الدین معلم بایزید خان بعد ازان مولی خسرو و محمد بن فراموز سے پڑھا جب درجۂ کمالیت و فضیلت کو پہونچے تو قسطنطنیہ مین مدرسۂ قلندریہ کے مدرس مقرر ہوئے تمام عمر علم اور مطالعۂ کتب فقہیہ مین مشغول رہے۔ شرح وقایہ کے حواشی مسمی بہ ذخیرۃ العقبی جو ہمارے ملک مین حاشیۂ چلپی کے نام سے مشہور ہین تصنیف کیے جنکی تالیف سنہ ۸۹۱ہجری مین شروع کی اور ۸۔ماہ ذی الحجہ سنہ ۹۰۱ہجری کو ختم کیا علاوہ اسکے ایک رسالہ ہدایۃ المہتدین نام سے تصنیف کیا جسمین اُن الفاظ کو بیان کیا جنکا کہنا کفر ہی جب آپ سنہ ۹۰۵ ہجری مین فوت ہوئے تو آٹھ مدارس مین سے ایک کے مدرس تھے۔ نقیہ مشہور زمانیان تاریخ وفات ہی۔ توقانی توقات کی طرف منسوب ہی جو ایک چھوٹا سا شہر لحف جبل مین واقع ہی جسکا ایک قلعہ خوبصورت بھی ہی۔ آپ وہ حسن چلپی نہین ہین جنھون نے تلویح و مطول و تفسیر بیضاوی کا حاشیہ لکھا ہی۔

مولانا مسعود شروانی

مولانا مسعود شروانی۔ کمال الدین لقب تھا تمام علوم معقول و منقول خصوصًا علم کلام و منطق و حکمیات مین اعلم علمائے زمانہ تھے کئی سال تک مدرسۂ گوہرشاد آغا اور مدرسۂ اخلاصیہ واقع ہرات مین درس و تدریس اور افادۂ خلق اللہ مین مشغول رہے جب قاضی نظام الدین فوت ہوئے تو آپ نے تدریس مدرسۂ گوہرشاد آغا کی ترک کرکے مدرسۂ غیاثیہ مین علم افادت بلند کیا اور جس روز آپ نے مدرسۂ مذکورہ مین اجلاس فرمایا

امیر نظام الدین علی شیر اور تمامی سادات اور علماء و اکابر دار السلطنت ہرات جمع ہوے چونکہ مدرسۂ مذکور کے وقف کی ایک شرط یہ تھی کہ علماے خراسان کا اعلم شخص وہان مدرس مقرر ہونا چاہیے اسلیے اُس روز آپ نے قصد تعریف علماے خراسان کا کر کے اُس مجمع مین آیۂ انی اعلم مالا تعلمون کا درس دیا اور اسقدر نکات بدیعہ و معانی شریفہ بیان فرمائے کہ سب لوگ دنگ رہ گئے اور آپ موجب آفرین و تحسین جملہ اشخاص ہوے آپ کی تصنیفات سے حاشیۂ شرح حکمۃ العین و دیگر رسائل یادگار ہین۔ وفات آپکی ۹۰۶ھ مین ہوئی۔

مولانا معین الدین فراہی۔ اپنے زمانہ کے عالم فاضل۔ علوم عقلیہ و نقلیہ مین ید طولی اور زہد و تقوی مین درجۂ علیا رکھتے تھے بڑے بڑے خطوط متفق و مسجع غایت سرعت مین لکھ دیا کرتے تھے ہر جمعہ کو بعد اداے نماز کے صفۂ مقصورہ جامع ہرات مین نہایت مؤثر وعظ کہتے اور درر غرر معانی آیات و احادیث کو السن تقریر فصیح کے ساتھ پروتے تھے آپ مجلس وعظ مین امرا و رؤسا کی طرف جو وہان حاضر ہوتے تھے بالکل ملتفت نہوتے تھے آپ کی تصنیفات سے معارج النبوت و تفسیر فاتحۃ الکتاب و طلا کاری یعنی قصۂ حضرت موسیٰ اور نقرہ کاری یعنی قصۂ حضرت یوسف مشہور و معروف ہین۔ بعد وفات آپکے بھائی قاضی نظام الدین کے حسب وصیت اُنکی ہرچند آپ کو منصب قضاء کے لیے کہا گیا مگر آپ نے بالکل قبول نفرمایا۔ وفات آپ کی ۹۰۷ھ مین ہوئی اور مزار خواجہ عبد اللہ انصاری مین اپنے بھائی خواجہ نظام الدین کے پہلو مین مدفون ہوے۔ زینت گیتی تاریخ وفات ہے۔

حمید الدین بن افضل الدین۔ بڑے عالم فاضل جامع علوم دینیہ و عقلیہ تھے پہلے اپنے باپ سے پڑھتے رہے پھر محمد بن اومغان کی خدمت مین حاضر ہو کر مختلف علوم و فنون مین کمال حاصل کیا اور مدرسۂ شہر بروسا کے مدرس ہوے پھر آٹھ مدارس مین سے ایک کے مدرس بنے بعد ازان تھوڑی مدت کے بعد سلطان محمد خان نے آپکو قاضی فاضل محمد بن مصطفےٰ کی جگہ قسطنطنیہ کا قاضی مقرر کیا۔ آپ کے تلامذہ مین سے محی الدین چلپی فناری اور عبد الواسع بن خضر اور حسام الدین حسین بن عبد الرحمن وغیرہ

مولانا معین الدین فراہی

حمید الدین بن افضل الدین

معروف و مشہور ہین- ہدایہ اور اصفہانی کی شرح طوالع اور سید نے حاشیہ شرح مختصر پر نہایت عمدہ حواشی لکھے اور ۹۰۸ھ مین وفات پائی- مقبول خلق تاریخ وفات ہے-

حسین بن علی واعظ کاشفی الشہیر بمولی صفی صاحب تفسیر حسینی- کمال الدین یا علاء الدین لقب رکھتے تھے تمام علوم ظاہری و باطنی اور فنون نقلی و رسمی مین مشارکت عامہ و معرفت تامہ حاصل تھی لیکن علوم نجوم و انشاء مین اپنی نظیر نہ رکھتے تھے کہتے ہین کہ پہلے آپ مائل بہ تشیع تھے پھر مضبوط اہل سنت ہوکر حنفی المذہب ہوے آواز نہایت خوش اور صورت دلکش سے وعظ و نصائح مین مشغول رہتے اور عبارات لائقہ مین معانی آیات بینات کلام الٰہی اور غوامض اسرار احادیث حضرت رسالت پناہی کو ظاہر فرماتے تھے- ہر جمعہ کی صبح کو دار السلطنت سلطانی مین جو ہرات کے چوک مین واقع ہے وعظ فرماتے اور بعد اداے نماز جمعہ کے جامع مسجد علی شیر مین وعظ کرتے اور شنبہ کے روز مدرسہ سلطانی مین اور چارشنبہ کے یوم مزار پیر محمد خواجہ ابو الولید احمد مین اپنے مواعظ بلیغہ سے گم کردگان راہ ہدایت کو راہ راست پر لاتے تھے تصنیفات بھی کثرت سے کی جنمین سے جواہر التفسیر لتحفۃ الامیر جسکے اول علوم متعلقہ تفسیر مشتمل بر بائیس فن چار فصلون مین بیان کیے- مواہب العلیہ المشہور بہ تفسیر حسینی- روضۃ الشہداء انوار سہیلی اخلاق محسنی- مخزن الانشاء- رشحات عین الحیات- دربارۂ مناقب مشائخ نقشبندیہ الرسالۃ العلیۃ فی الاحادیث النبویۃ- لوائح القمر وغیرہ مشہور و معروف ہین- وفات آپکی ۹۱۰ھ ہجری مین ہوئی- سالار حقیقت تاریخ وفات ہے- اور آپ کے بعد آپ کے فرزند ارجمند مولانا فخر الدین علی جانشین ہوکر ہر جمعہ کی صبح کو جامع مسجد ہرات مین وعظ و نصائح مین رہے جنکی منظومات سے حکایت محمود و ایاز کی وزن لیلی و مجنون پر مشہور و معروف ہے-

خلیل المعروف بہ خلیلی- بڑے حلیم متواضع اور خیر پسند تھے پہلے قسطنطنیہ مین آٹھ مدارس مین سے ایک کے مدرس مقرر ہوے پھر مدرسہ ادرنہ مین تبدیل ہوے بعد ازان اناطولی مین دار القضاء عسکر کے متولی ہوے اور اوائل عہد سلیم خان

بن محمد خان مین درمیان سنہ ۹۱۰ھ اور سنہ ۹۲۰ھ کے فوت ہوئے۔

محمد بن مصطفی

محمد بن مصطفی بن حاج حسن اپنے زمانہ کے بحر علوم۔ فقیہ کامل اور علم و علماء کے بڑے محب تھے۔ علم اپنے زمانہ کے علماء وفضلاء مثل مولی یگان وغیرہ سے اخذ کیا اور بروسا و قسطنطنیہ کے مدارس مین درس دیا۔ عہد محمد خان اور اُسکے بیٹے بایزید خان مین قاضی مقرر ہوئے اور آپ سے جعفر بن ناجی وغیرہ نے اخذ کیا۔ ایک کتاب بطور محاکمہ مابین دوانی وصدر شیرازی اور ایک کتاب صرف مین میزان الصرف کے نام سے تصنیف کی اور مقدمات اربع اور تفسیر سورۂ انعام بیضاوی پر حواشی تصنیف کیے اور سنہ ۹۱۱ہجری مین وفات پائی۔ مشہور عصر آپ کی تاریخ وفات ہی۔

مصطفی بن اوحد الدین

مصطفی بن اوحد الدین۔ تمام علوم مین فاضل و ماہر اور آپ کی فضیلت کے تمام علما مقر تھے۔ علم محمد بن فراموز سے پڑھا پہلے آٹھ مدارس مین سے ایک کے مدرس ہوئے پھر عہد سلطان بایزید خان مین قاضی بنے۔ اگرچہ آپ تصنیف و تالیف مین مشتغل نہین ہوئے مگر تاہم ایک رسالہ تحذیر الفرار عن الوباء مین تصنیف کیا جو آپ کی فضیلت و کمالیت پر شاید ناطق ہی وفات آپ کی سنہ ۹۱۱ھ مین ہوئی۔

مولانا عبد الغفور لاری

مولانا عبد الغفور لاری۔ مولانا عبد الرحمن جامی کے اجلّۂ تلامذہ و اعاظم خلفاء مین سے تھے۔ رضی الدین لقب تھا اور سعد بن عبادہؓ کی اولاد سے جامع کمالات صوری و معنوی اور حاوی علوم ظاہری و باطنی تھے۔ مولانا عبد الرحمن جامی بہت کم مرید کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ایک مرید کامل و اکمل عبد الغفور لاری ہزار مرید سے بہتر ہی اور یہ شعر آپ کے حق مین فرماتے تھے ؎ آنجا کہ فہم و دانش مرغے بود شکاری ؛ بازے ست تیز رفتار عبد الغفور لاری۔ شرح ملا اور نفحات الانس کے حواشی آپ نے طرز تحقیق و تدقیق سے تصنیف فرمائے اور اسطرح سے اُنکے اشکال کا حل فرمایا کہ اُس سے زیادہ غیر ممکن ہی مگر آپ شرح ملا کا صرف بحث مغفوات تک ہی حاشیہ لکھنے پائے تھے کہ داخل فردوس بریں ہوئے اسلیے مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی نے اُسکا تکملہ اس تطبیق کے ساتھ تصنیف کیا کہ ہرگز تمیز نہین ہوسکتی

کہ مولانا عبد الغفور کا حاشیہ کہانتک ہے اور مولانا عبد الحکیم کا تکملہ کہانتک ہے۔ وفات آپ کی پانچ ماہ شعبان روز یکشنبہ ۹۱۲ھ مین ہوئی۔ "فیض الٰہ" تاریخ وفات ہے۔

شیخ الاسلام احمد بن یحییٰ بن محمد بن سعد الدین تفتازانی۔ سیف الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے عالم علامہ فقہ وحدیث مین فائق اہل عصر اور علوم نقلیہ وعقلیہ مین ماہر باہر تھے علوم الیاس زادہ شارح مختصر وقایہ سے حاصل کیے جب آپ کے والد ماجد قطب الدین یحییٰ فوت ہوئے تو آپ کو اُنکا منصب مشیخۃ الاسلامی تفویض کیا گیا پس آپ خطہ خراسان مین تیس سال تک تدریس ونشر علوم مین مشغول رہے یہانتک کہ ۹۱۶ھ مین معزول ہوکر اُسی سال فوت ہوگئے۔ آپ کی تصنیفات سے حواشی تلویح وحواشی شرح وقایہ اور شرح تہذیب اور شرح فرائض سراجیہ وغیرہ یادگار ہین۔

قاسم بن خلیل عم صاحب شقائق۔ قوام الدین لقب تھا۔ عالم فاضل۔ فقیہ کامل تھے پہلے اپنے بھائی مصطفیٰ اور اپنے ماموں نکساری سے پڑھا پھر مولیٰ خواجہ زادہ اور مؤید زادہ اور مولیٰ لطف اللہ الشہیر بہ لطفی توقاتی متوفی ۹۰۰ھ پھر خطیب زادہ سے علم حاصل کیا اور بروسا مین مدرسہ اسدیہ پھر اسکوب مین مدرسہ اسحاقیہ کے مدرس مقرر ہوئے اور اسی جگہ ۹۱۹ھ مین وفات پائی۔ اکثر کتب مشہورہ پر آپ کی تعلیقات اور وجود ذہنی مین رسالے موجود ہین۔

محمد بن حسن بن عبد الصمد سامسونی۔ محی الدین لقب تھا۔ عالم فاضل۔ جامع معقول ومنقول تھے۔ علوم اپنے والد سے پڑھے پہلے بروسا پھر ادرنہ بعد ازان قسطنطنیہ پھر ازنیق مین مدرس مقرر ہوئے اخیر کو سلیم خان نے ادرنہ کا آپ کو قاضی مقرر کیا جہاں آپ نے ۹۱۹ھ مین وفات پائی۔ آپ کی تصنیفات سے سید شریف کی شرح مفتاح اور اُنکے حاشیہ شرح تجرید اور تلویح پر حواشی یادگار زمانہ ہین۔

مولانا فصیح الدین محمد نظامی۔ علوم معقول ومنقول مین عالم فاضل اور فنون ریاضی وحکمیات مین سرآمد افاضل تھے آپ کی طبع سلیم مدرک مخفیات اور ذہن مستقیم مظہر مخزونات تھا اکثر فضلاء اور اکابر حضرت سلطانی آپ کی شاگردی کو ایک فخر سمجھتے

تھے اور آپ کو آخوند سے تعبیر کرتے تھے مدت تک آپ نے مدرسۂ اخلاصیہ اور مدرسۂ غیاثیہ و بدیعیہ مین درس دیا اخیر کو بسبب بعض امور کے ہرات سے بلخ مین تشریف لیگئے اور وہان چند سال امیر صدر الدین یونس کی مصاحبت مین جو آپکا داماد تھا اوقات بسر کرکے اواخر ۹۱۹ھ مین رہگرائے عالم جاودانی ہوے - علامۂ آرائش دوران تاریخ وفات ہے - آپکی تصنیفات سے حاشیۂ ہدایۃ الحکمۃ اور حاشیۂ تذکرہ شرح اربعین نووی - اور شرح تامۃ القائل اور حاشیۂ مختصر و مطول وغیرہ علما و فضلا کے درمیان مشہور و معروف ہین

محی الدین عمادی

محمد محی الدین عمادی اسکلبنی والد صاحب تفسیر ابی السعود عمادی بڑے عالم فاضل صاحب طریقت و کرامت تھے پہلے علم ظاہری مین مشتغل ہوے یہانتک کہ علی قوشجی کی خدمت مین پہونچکر کمالیت و فضیلت کا رتبہ حاصل کیا - پھر تصوف مین مشغول ہوے اور مصلح الدین قولوی کبیر ابراہیم قیصری سے تصوف کا اشتغال کیا اور درجۂ کرامت و حالت کا پایا اور شہر اسکلیب مین ۹۲۰ھ ہجری مین وفات پائی -

عبد البر بن شحنہ

عبد البر بن محمد بن محب الدین محمد بن محمد بن محمد بن محمود ابو البرکات بن ابی الفضل بن المحب ابی الولید الحلبی ثم القاہری الشہیر کسلفہ با بن شحنہ - منگل کی رات ۹ - ماہ ذیقعدہ ۸۵۱ھ ہجری حلب مین پیدا ہوے اور اپنے والدین کے ہمراہ قاہرہ مین ہجرت کی اور وہان قرآن کو حفظ کیا اور متفرق علوم مین مختصر کتب یاد کین اور بیت المقدس مین جاکر وہان کے خطیب اور جمال بن جماعہ شیخ صلاحیت بیت المقدس اور تقی قلقشندی سے حدیث کی سماعت کی اور قاہرہ مین دراحتسابہ سے سنا اور کچھ ابن اقصرائی اور تقی شمنی اور امام ہمام ہورینیہ سے پڑھا اور فقہ مین زین الدین قاسم بن قطلوبغا سے اخذ کیا یہانتک کہ فقیہ فاضل محدث کامل جامع معقولات و منقولات ہوے اور ۸۸۶ھ ہجری مین منظومۂ ابن وہبان کی شرح سے فراغت حاصل کی اور نیز کتاب الذخائر الاشرفیہ فی الالغاز الحنفیہ تصنیف کی اور ۹۲۱ھ ہجری مین وفات پائی - فخر بلدہ تاریخ وفات ہے -

شیخ عبد اللہ بن الہداد

شیخ عبد اللہ بن الہداد العثمانی التلبنی شہر تلبنی مین جو ملتان کے پاس واقع ہے پیدا ہوے اپنے ملک کے علما و فضلاء سے علوم حاصل کرکے فاضل ماہر فقیہ

متبحر راس العلوم نقلیہ وعقلیہ ہوئے مدت تک اپنے وطن مین مدرس رہے پھر دہلی کو ہجرت کر گئے جہان سلطان اسکندر لودی نے آپ کی بڑی عزت کی اور وہان کے لوگون کو آپ سے بڑا فیض حاصل ہوا یہان تک کہ ۹۲۲ھ مین وفات پائی اور دہلی مین مدفون ہوئے آپ کی تاریخ وفات اُولٰئِکَ لَھُمُ الدَّرَجَاتُ العُلیٰ سے نکلتی ہے۔ شرح میزان المنطق آپ کی تصنیفات سے یادگار ہے

عبدالرحمٰن بن علی بن موید اماسی المعروف بہ موید زادہ۔ شہر اماسیہ مین جو روم کی ولایت مین واقع ہے ۸۶۰ھ ہجری مین پیدا ہوئے جوانی کی حالت مین سلطان بایزید خان سے بڑی مصاحبت رکھتے تھے اسلیے حاسدون نے بایزید خان کے باپ محمد خان سے آپ کی چغلی کھائی جسپر اُسنے آپ کے قتل کا حکم دیدیا لیکن ۸۸۱ھ مین بایزید خان نے آپ کو بلاد حلبیہ کی طرف پوشیدہ نکلوا دیا وہان سے آپ عجم مین آئے اور شیراز مین جلال الدین دوانی کی خدمت مین حاضر ہوئے اور سات برس تک اُنکی خدمت مین رہکر علوم نقلیہ وعقلیہ اخذ کیے اور صدر الدین شیرازی سے بھی کچھ پڑھا جب سلطان بایزید خان تخت نشین ہوا تو آپ ۸۸۸ھ ہجری مین روم مین گئے اور قسطنطنیہ مین مدرسہ قلندر خانہ کے مدرس مقرر ہوئے ۸۹۱ھ ہجری مین آپ نے مصطفیٰ قسطلانی کی لڑکی سے نکاح کیا اور آٹھ مدارس مین سے ایک کے مدرس بنے پھر ۸۹۹ھ مین ادرنہ کے قاضی ہوئے پھر ۹۰۷ھ ہجری کو اناطولی مین عسکر کی قضا آپ کے سپرد ہوئی اور ۹۱۱ھ ہجری مین روم ایلی مین قضاء عسکر کے متولی ہوئے پھر رجب ۹۱۷ھ مین عہدۂ قضاء سے معزول ہوگئے اور ڈیڑھ سو درم آپ کا روزینہ مقرر ہوا مگر آپنے قبول نہ کیا یہانتک کہ سلطان سلیم خان بن بایزید خان سریر سلطنت پر بیٹھا تو اُسنے آپ کو ۹۱۸ھ ہجری مین پھر قضاء عسکر کے عہدہ پر مقرر کیا لیکن آپ ۹۲۰ھ ہجری مین بسبب مختل العقل ہو جانے کے پھر معزول ہوگئے اور آپ کا دو سو درم روزینہ مقرر ہوگیا۔ قسطنطنیہ مین شعبان ۹۲۲ھ ہجری مین وفات پائی شہنشاہ دوران تاریخ وفات ہے۔ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ وغیرہ علوم نقلیہ وعقلیہ مین اعلیٰ درجہ کی مہارت اور

مویدزادہ

ید طولی رکھتے تھے دو تین رسالے بھی مختلف علوم مین تصنیف فرمائے۔

عبد الحکیم بن علی قسطمونی۔ شہر قسطمون مین پیدا ہوئے اور وہین نشو و نما پایا۔ پہلے وہان کے علماء سے پڑھتے رہے پھر علاء الدین عربی کی خدمت مین حاضر ہوئے اور بعد انکی وفات کے شام اور مصر کو تشریف لیگئے اور وہان کے علماء و فضلاء سے استفادہ کیا اور حج کرکے بلاد عجم مین آئے اور وہان کے علماء سے پڑھا پھر روم کو واپس ہوئے اور سلطان سلیم خان نے آپ کو مختلف فنون مین مضبوط دیکھ کر خاص اپنا امام و مصاحب بنایا۔ وفات آپ کی ۹۲۲ھ مین ہوئی۔ تاج ادبستان تاریخ وفات ہے۔

اسعدی بن ناجی بیگ الشہیر بہ ناجی زادہ۔ علم قاسم المعروف بہ قاضی زادہ سے پڑھا یہانتک کہ رتبہ فضل و کمال کو پہونچے اور شہر بروسا مین مدرس مقرر ہوئے پھر قسطنطنیہ کے آٹھ مدارس مین سے ایک مدرسہ پر مقرر ہوئے۔ سید شریف کی شرح مفتاح اور شرح وقایہ کے باب الشہید پر آپ نے خوب حواشی لکھے اور نسفی کی کتاب کو منظوم کیا اور قصاید عربی وغیرہ تصنیف کیے اور ۹۲۲ھ ہجری مین وفات پائی آپ کا ایک بھائی جعفر چلپی نام تھا جو انشاء پردازی مین ید طولی رکھتا تھا جس سے سلطان بایزید خان نے اسکو اپنا درباری بنا لیا تھا۔

مولانا الہداد جونپوری۔ اعاظم علماء و کبرائے فقہاء جونپور سے گذرے ہین تحریر و تنقیح مطالب علمیہ مین ید طولی رکھتے تھے۔ علوم ظاہری آپ نے شیخ فاضل عبد اللہ تلنبی سے حاصل کیے۔ ہدایہ و بزدوی و قلیہ و مدارک اور کافیہ کی شرحین تصنیف کین اور حواشی ہندیہ پر حواشی لکھے۔ آپ ایک واسطہ سے قاضی شہاب الدین کے شاگردون مین سے تھے اور طریقت مین سید راجی حامد شاہ کے مرید ہوئے کہتے ہین کہ جب شیخ حسن امام نے جو آپ کے یار ہمدم اور رفیق جانی تھے سید راجی حامد شاہ سے بیعت کی تو آپ نے شیخ حسن کو فرمایا کہ تمنے سید حامد شاہ کے مرید ہوکر طالب علمون کی عزت کو برباد کر دیا انھون نے کہا کہ اگر آپ بھی انکی خدمت مین چلین اور امتحان کرین تو ہمکو معذور رکھین آپ دوسرے روز چند مسائل ہدایہ و بزدوی سے جو مشکل تھے تعلیق

کرکے شیخ حسن کے ہمراہ اُنکی خدمت مین پہونچے سید راجی حامد شاہ نے حسب عادت خود اپنے حال کی سرگذشت اس ڈھنگ سے بیان کی کہ مولانا کے جسقدر اشکال تھے سب رفع ہو گئے اسلیے آپ اُسی وقت اُنکے مرید ہو کر ریاضت ومجاہدہ مین مشغول ہوے وفات آپکی ۹۲۲ھ مین ہوئی۔ شاہنشاہ دوران تاریخ وفات ہی۔

ابراہیم بن عبدالرحمن

ابراہیم بن عبدالرحمن بن اسمعیل کرکی قاہری۔ آبا واجداد آپ کے کرک کے رہنے والے تھے جو ایک گانون کوہ لبنان کے پاس واقع ہی مگر آپ شہر قاہرہ مین پیدا ہوے۔ آپ نے تقی حصنی اور تقی شمنی سے ملاقات کی اور کافیجی کے درس مین حاضر ہوکر تلمذ کیا اور نیز امام ابن ہمام مصنف فتح القدیر سے استفادہ کیا۔ سخاوی نے کتاب ضوء لامع مین آپ کا مفصل حال لکھا ہی اور بیان کیا ہی کہ آپ نے فقہ مین ایک فتاوی المسمی بہ فیض المولی الکریم علی عبدہ ابراہیم دو جلد مین تصنیف کیا اور اُسکے خطبہ مین لکھا ہی کہ جو قوی اور معتبر روایت ہی وہ اسمین لکھی گئی ہی۔ علاوہ اسکے توضیح ابن ہشام پر حاشیہ تصنیف کیا اور قاہرہ مین ۹۲۳ھ ہجری مین انتقال کیا۔ شاہنشاہ دوران تاریخ وفات ہی۔

بابک چلبی

عبدالرحیم بن علی رومی الشہیر بہ بابک چلبی۔ بڑے عالم فاضل جامع فروع واصول تھے علم اپنے باپ پھر خطیب زادہ سے پڑھا اور آپکے والد ماجد نے آپکا لقب بابک چلبی رکھا پھر آپ آٹھ مدارس مین سے ایک کے مدرس مقرر ہوئے یہانتک کہ ۹۲۳ھ ہجری مین وفات پائی۔

ابن المدرس حسین

حسین بن عبداللہ توقانی حسام الدین لقب تھا اور ابن المدرس کے نام سے مشہور ومعروف تھے بڑے نیکوکار اور ہمیشہ عبادت وتدریس مین مشغول رہتے تھے علم عبدالرحمن موید زادہ اور خواجہ زادہ سے پڑھا پہلے بروسا مین پھر آٹھ مدارس مین سے ایک کے مدرس مقرر ہوئے بعدازان ادرنہ اور بروسا مین مدت تک قاضی رہے حواشی شرح وقایہ اور شیخ عبدالقاہر جرجانی کی مائۃ عوامل کی شرح نہایت عمدہ تصنیف فرمائی اور حواشی شرح تجرید سید شریف اور نیز کتاب اسباب قوس قزح پر تعلیقات

لکھے۔ ایک رسالہ استخلاف الخطیب اور ایک رسالہ جواز ذکر جہر مین تصنیف کیا اور محمد بن ابراہیم نکساری وغیرہ نے آپ سے علم پڑھا اور ۹۲۶ھ مین قسطنطنیہ مین وفات پائی۔

خواجہ مولانا اصفہانی۔ جامع فضائل وکمالات اور علم حدیث مین ماہر متبحر اور مذہب اہل سنت وجماعت مین نہایت مضبوط تھے آذربیجان سے ہرات مین آکر ساکن ہوے جہان سلطان حسین میرزا اور اُسکی اولاد عظام کے مدت تک مورد انعام والطاف رہے جب محمد خان شیبانی نے خراسان کی ولایت پر غلبہ پایا تو اگرچہ وہ آپ سے حسن سلوک کرتا رہا۔ لیکن اکثر اوقات عداوت اہل بیت کا آپ پر طعن کرتا تھا اسلیے آپ ماوراء النہر مین چلے گئے اور بخارا مین پنجشنبہ کے روز ۵۔ ماہ جمادی الاولی ۹۲۷ھ ہجری مین وفات پائی قبر آپ کی خیابان بخارا کے سرے پر زیارتگاہ عام ہے۔ خلیفۂ عالیان تاریخ وفات ہے۔

خواجہ مولانا اصفہانی

احمد پاشا بن خضر بیگ بن جلال الدین رومی۔ علم اصول وفروع مین بڑے ماہر متبحر اور پرہیزگار ومتواضع بھی کامل درجہ کے تھے جب سلطان محمد خان بن سلطان مراد خان نے قسطنطنیہ مین آٹھ مدارس بنوائے تو ایک مدرسہ آپ کو بھی تدریس کے لیے دیا گیا مگر جب آپ کے بھائی سنان پاشا یوسف عہدۂ وزارت سے معزول ہوے تو آپ کو شہر اسکوب کے مدرسہ پر تبدیل کیا گیا پھر جب سلطان بایزید خان بن محمد خان تخت نشین ہوا تو اُسنے آپ کو ادرنہ کے مدرسہ پر مقرر کیا بعد ازان آپ کو بروسا کا قاضی بنایا گیا اور باقی عمر وہین رہے یہانتک کہ ۹۲۷ھ مین وفات پائی۔

احمد پاشا بن خضر بیگ

شیخ احمد مجد بن قاضی مجد الدین بن قاضی تاج الافضل بن شمس الدین شیبانی آپ کا نسب امام محمد شیبانی رح تک منتہی ہوتا ہے۔ قصبۂ نارنول مین پیدا ہوے اور اجمیر مین نشو ونما پایا بڑے عالم فاضل جامع علوم شریعت وطریقت اور امر معروف ونہی منکر مین جان تک جانے کا خوف نہ کرتے تھے علوم ظاہری وباطنی خواجہ حسین ناگوری سے حاصل کیے اور اٹھارہ سال کی عمر مین انواع علوم کا درس دیتے تھے اور بڑی قوت علمیہ کے ساتھ علماء وفضلاء سے بحث کرتے اور زبان عربی وفارسی مین تقریر کیا کرتے تھے اٹھارہوین سال مین نارنول سے اجمیر مین آگئے جہان ستّر سال تک

شیخ احمد مجد شیبانی

زہد و ورع و ریاضت مین مصروف رہے ؛ دوام معروف دیتی مسکر مین آپ کے سامنے خویش وبیگانہ یکسان تھا آپ کا یہ دستور تھا کہ آدھی رات کو اٹھ کر خواجہ معین الدین کے روضۂ مبارک مین نماز تہجد کی پڑھتے اور اُسوقت سے نماز چاشت تک کسی سے بات چیت نکرتے اور وظائف مین مشغول رہتے بعدازان علوم دینیہ کا درس دیتے پھر تھوڑی دیر نیند کرکے اٹھ بیٹھتے اور عصر تک اوراد مین مشغول رہتے بعدازان تفسیر مدارک کا وعظ کہتے اور بیان معنی آیات وعدہ و وعید مین نہایت گریہ وزاری کرتے تھے چنانچہ کثرت گریہ وزاری سے آپ کی آنکھین ہمیشہ سرخ اور مدہوش رہتی تھین ۔ نوے سال کی عمر مین آپ اجمیر سے نارنول مین تشریف لائے جہان تین چار سال مقیم رہے ایک دن ایک مجذوب نے آکر کہا کہ ای احسد آپ کو آسمان مین طلب کرتے ہین آپ ناگور مین اپنے مرشد کے پاس چلین اُسی وقت آپ ناگور کو متوجہ ہوے اور چند روز کے بعد ۲۵ ماہ صفر ۹۲۷ھ مین عالم جاودانی کو رحلت فرمائی اور ناگور مین اپنے مرشد کے پائین مدفون ہوئے ۔ زینت موجودات تاریخ وفات ہے ۔

قاضی اختیار الدین حسین بن قاضی غیاث الدین تربتی ۔ عالم فاضل فقیہ کامل تھے جوانی مین اپنے وطن سے ہرات مین آکر تحصیل علوم دینی مین مشغول ہوے اور تیزی طبع سے تھوڑے عرصہ مین بڑی ترقی کرکے فتاوی اور قبالہ شرعی اور حکمنامون کے لکھنے مین دستگاہ کامل حاصل کرلی اور فن شعر وانشا ومعما مین بھی ماہر ہوے اخیر کو بسبب کمال فراست وکیاست اور دیانت وامانت کے ہرات کے جملہ فضلاء سے سبقت لیگئے اور خاقان منصور کے زمانہ مین منصب قضاء پر سرافراز ہوکر معتمد ومعتبر حضرت خاقانی ہوے اور بروقت استیلاء ابو الفتح محمد خان شیبانی اور مقتول ہونے بادشاہ کے دل برداشتہ ہوکر اپنے اصلی وطن مین چلے گئے اور وہان جاکر کاروبار زراعت مین مشغول ہوئے اور قصبۂ تربت مین اوائل ۹۲۸ھ مین بعارضۂ سوء القنیہ وفات پائی اور مقبرہ آباو اجداد مین مدفون ہوے آپکی تصنیفات سے کتاب اقتباسات اور مختار الاختیار مشہور روزگار ہین ۔

قاضی اختیار الدین حسین

(ابن چلبی)

مولی غیاث الدین رومی الشہیر بہ پاشا چلبی - جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول تھے - علوم احمد بن موسی خیالی اور خواجہ زادہ سے پڑھے قسطنطنیہ مین احمد بن اسمعیل کورانی کے مدرسہ مین مدرس مقرر ہوئے پھر ادرنہ مین مدرسہ حلبیہ اور بروسا مین مدرسہ سلطانیہ کے معلم بنے اور ہر ایک فن مین بیار دبے حساب رسالہ تصنیف کیے اور ۹۲۸ھ ہجری مین وفات پائی -

(محی الدین)

محمد شاہ بن علی بن یوسف بن محمد بن حمزہ فناری محی الدین لقب تھا - عالم متبحر فقیہ جید تھے علم اپنے باپ سے حاصل کیا جب وہ فوت ہوگئے تو پھر خطیب زادہ سے استفادہ کیا سلطان بایزید نے پہلے آپ کو مدرسہ بروسا کا مدرس مقرر کیا - پھر قسطنطنیہ کے مدرس ہوئے پھر سلطان سلیم خان نے آپ کو پہلے قسطنطنیہ کا قاضی مقرر کیا پھر قضاء عسکر اور قضاء ادرنہ پر تبدیل ہوئے اور جب ولایت روم ایلی مین عسکر کی قضاء پر مامور تھے تو ۹۲۶ھ مین جوانی کی حالت مین وفات پائی - فخر بزم تاریخ وفات ہی -

(جمال الدین صاحب روضۃ الاحباب)

میر جمال الدین عطاء اللہ صاحب روضۃ الاحباب - آپ اعاظم اولاد امجاد خیر الانام سے جملہ اقسام علوم دینیہ اور اصناف فنون یقینیہ خصوصاً علم حدیث و سیر مین بیعدیل عدیم التمثیل - کشاف اسرار معالم تنزیل اور حلال معضلات موافق تاویل تھے صاحب روضۃ الصفا نے آپ کی توصیف مین مندرجہ ذیل اشعار لکھے ہین سے زبانش مظہر اسرار تحقیق + ضمیرش مظہر انوار تدقیق + جمال دین مزین از اہتمامش + علوم شرح واضح از کلامش + ز توضیح بیانش گشتہ روشن + بر اہل علم ہر مشکل ز ہر فن + آپ چند سال مدرسہ سلطانیہ کے اُس گنبد مین جہان اب خاقان منصور کا مقبرہ ہی درس و افادہ مین مشغول رہکر ہفتہ مین ایک مرتبہ مسجد دار السلطنت ہرات مین وعظ و نصائح سے خلق اللہ کو فیوض ظاہری و باطنی پہونچاتے رہے آپ کی تصنیفات سے کتاب روضۃ الاحباب فی سیر النبی والآل والاصحاب ایسی عمدہ اور معتبر اور مشہور آفاق ہی کہ اپنا ثانی نہین رکھتی یہانتک کہ مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی عجالۂ نافعہ مین فرماتے ہین کہ بالفعل اگر کوئی نسخہ صحیح روضۃ الاحباب میر جمال الدین محدث حسینی کا جو تحریف و الحاق سے خالی ہو

دستیاب ہو جائے تو تمام تصانیف سے بہتر ہے جو سیر مین تصنیف ہوئی ہین - آپ کی وفات ۹۳۰ھ ہجری مین ہوئی - تاج کشور آپ کی تاریخ وفات ہے -

اسمٰعیل بن بالی قرامانی - کمال الدین لقب تھا مگر قرہ کمال کے نام سے معروف تھے علم احمد خیالی اور مولی خسرو محمد بن فراموز وغیرہ سے پڑھا یہانتک کہ [illegible] فاضل ہوئے اور شہر اورنہ وغیرہ کے مدرس مقرر کیے گئے تفسیر کشاف اور بیضاوی اور تلویح و شرح وقایہ اور شرح مواقف اور خیالی کے حاشیہ شرح عقائد وغیرہ کے حواشی تصنیف کیے شرح مواقف کے حواشی آپ نے ۹۲۹ھ مین جبکہ آپ آٹھ مدارس مین سے ایک کے مدرس تھے تصنیف کیے چنانچہ تاریخ انکی تکملات الادب ہے - وفات آپکی ۹۳۰ھ کے ہوئی -

عبد العزیز بن سید یوسف حسینی رومی الشہیر بعابد چلپی - جامع منقول و معقول تھے علم محمد سامسونی مدرس مدرسہ ملا خسرو اور اپنے بھائی یحیٰی چلپی محشی شرح وقایہ سے جبکہ وہ آٹھ مدارس مین سے ایک کے مدرس تھے پڑھا اخیر کو علی بن یوسف فناری کی خدمت مین حاضر ہوے اور اُنسے فضیلت و کمالیت کا درجہ حاصل کیا اور کلیبولی مین مدرس مقرر ہوے پھر کفہ کے قاضی بنے یہانتک کہ ۹۳۱ھ مین وفات پائی عاقل حاذق تاریخ وفات ہے -

محمود بن محمد بن قاضی زادہ الشہیر بمیرم چلپی - خواجہ زادہ اور سنان پاشا سے علوم و فنون حاصل کر کے علامہ زمانہ ہوے پہلے مدرسہ شہر کلیبولی پھر اورنہ پھر بروسا کے مدرس بنے اخیر کو سلطان بایزید خان نے اپنے لیے آپ کو معلم بنایا اور آپ سے علوم ریاضیہ حاصل کیے [illegible] حج کیا اور اپنے شہر مین آکر ۹۳۱ھ ہجری مین وفات پائی آپ کی تصنیفات سے رسالہ فی معرفۃ سمت القبلۃ اور شرح زیج الغ بیگ کی [illegible] اور اپنے نانا قوشجی کے [illegible] ہیئت مین ذکر وغیرہ رسائل یادگار ہین شرح نفیسی تاریخ وفات ہے -

یعقوب بن سید علی - اپنے زمانہ کے فاضل اجل اور فائق اقران تھے مدت تک بروسا و اورنہ و قسطنطنیہ مین مدرس رہے کتاب شرعۃ الاسلام کی ایک نہایت عمدہ شرح مفاتیح الجنان نام تصنیف کی جسمین فوائد غریبہ اور لطائف عجیبہ اور مسائل فقہیہ اور

دلائل حنفیہ کو بڑی خوبی سے بیان کیا۔ علاوہ اسکے کتاب گلستان کی شرح بھی عربی مین تصنیف کی اور ٩٣١ ہجری مین وفات پائی۔

علی بن احمد جمالی

علی بن احمد بن محمد جمالی۔ علاء الدین لقب تھا۔ فقیہ۔ اصولی۔ ادیب۔ لغوی۔ نحوی مجتہد۔ محدث۔ مفسر۔ عابد۔ زاہد۔ صاحب کرامات فنون عقلیہ و نقلیہ مین متبحر۔ دقائق شرح مین ماہر تھے۔ صغر سنی مین حمزہ قرامانی سے علم پڑھا پھر قسطنطنیہ مین آکر مولی خسرو محمد بن فراموز سے تحصیل کی بعدہ مدارس اورنہ اور بروسا کے مدرس ہوے پھر سلطان محمد خان اور اُسکے بیٹے بایزید خان کے عہد مین مفتی مقرر ہوے آپکے تلامذہ مین سے صدر الافاضل یوسف اور قطب الدین مرزیفونی وغیرہم ہین وفات آپکی ٩٣٢ھ مین ہوئی تفضل ایزد تاریخ وفات ہے۔ آپکے ایک بھائی قوام الدین قاسم بن احمد نام بڑے عالم فاضل تھے جنھون نے علی قوشجی وغیرہ سے علم حاصل کیا اور قسطنطنیہ مین آٹھ مدارس مین سے ایک کے مدرس مقرر ہوے اور بحالت قضاء قسطنطنیہ فوت ہوئے۔

مصطفیٰ بن خلیل

مصطفےٰ بن خلیل والد صاحب شقائق نعمانیہ۔ مصلح الدین لقب تھا شہر طاشکبری مین ٨٥٧ھ ہجری مین پیدا ہوے۔ ابتدا مین اپنے والد سے علم پڑھتے رہے پھر اپنے ماموں محمد نکساری پھر درویش محمد بن خضر شاہ پھر قاضی زادہ پھر مولی علی عربی پھر خواجہ زادہ سے علوم و فنون حاصل کیے اور بروسا مین مدرسہ اسدیہ کے مدرس مقرر ہوے پھر انقرہ مین مدرس ہوے پھر اسکوب پھر اورنہ پھر آٹھ مدارس مین سے ایک کے مدرس ہوے اور ٩٣٥ھ ہجری مین وفات پائی۔ آپ بڑے عالم فاضل عابد تھے بعض مواضع تفسیر بیضاوی اور شرح وقایہ وغیرہ پر رسالے لکھے اور ایک رسالہ حل حدیث الابتدا اور ایک علم فرائض مین تصنیف کیا۔

قطب الدین محمد بن

قطب الدین مرزیفونی۔ جامع منقول و معقول۔ حاوی فروع و اصول تھے علوم اپنے زمانہ کے علما اور مولی علی جمال وغیرہ سے پڑھے اور قسطنطنیہ و ازنیق مین مدرس مقرر ہوے۔ شرح وقایہ اور سید شریف کی مفتاح پر کچھ تعلیقات لکھین اور ٩٣٥ھ ہجری مین وفات ہے۔

مولانا شعیب

مولانا شعیب بن مولانا منہاج لاہوری ثم الدہلوی - عالم عامل فقیہ فاضل واعظ بے نظیر - عدیم التمثیل تھے جب وعظ کہتے یا قرآن پڑھتے تو کسی کو راستہ سے گذر جانے کی مجال نہوتی خواہ اُسکے سر پر کتنا ہی بوجھ کیون نہوتا تمام اکابر اور علماے دہلی آپ کے وعظ مین آتے اور استفادہ کرتے تھے اکثر اہالی وموالی شہر کے آپکے شاگرد تھے مولانا منہاج آپکے والد ماجد لاہور سے دہلی مین ہجرت کر گئے تھے جہان اُنھون نے کمال محنت ومشقت سے علم پڑھا اور پھر سلطان بہلول لودی کے عہد مین دہلی کے مفتی ہوے کہتے ہین کہ مولانا منہاج تحصیل علم کے وقت آٹا اور تیل بازار شہر سے بھیک مانگتے اور آسکے ٹکا چراغ بناکر اور تیل اُسمین ڈالکر تمام رات اُسکی روشنی مین مطالعہ کتب مین مصروف رہتے جب دن ہوتا تو اُس سے روٹی پکاکر تناول کرتے اور تمام دن ورات اُسی پر اکتفا کرتے - مدت تک اسی طرح پر کرتے رہے یہانتک کہ عالم فاضل ہوے - وفات آپکی سنہ ۹۳۶ھ مین ہوئی اور حوض شمسی متصل خانقاہ ملک زین الدین کے مدفون ہوے - بدر خلق آپ کی تاریخ وفات ہے۔

زیرک

زیرک محمد رکن الدین لقب تھا - سنان پاشا اور یوسف بن خضر بیگ رومی اور نیز خواجہ زادہ سے علوم وفنون حاصل کیے اور کمالیت کا درجہ پاکر مدرسہ بروسا کے مدرس مقرر ہوے پھر ازنیق پھر اماسیہ کے مدرس بنے بعدہ شہر اورنہ کے قاضی مقرر ہوے پھر قسطنطنیہ کی دار القضا آپ کے تفویض ہوئی اور سنہ ۹۳۹ ہجری مین وفات ہوئی فخر جہان آپ کی تاریخ وفات ہے -

محمد بن خطیب

محمد بن خطیب قاسم اماسی - محی الدین لقب تھا شہر اماسیہ مین پیدا ہوے سنان پاشا وغیرہ سے علم پڑھا پہلے اماسیہ پھر بروسا پھر قسطنطنیہ بعد ازان اورنہ کے مدرس مقرر ہوے اور جب آٹھ مدارس مین سے ایک کے مدرس تھے تو سنہ ۹۴۰ھ مین وفات پائی - آپ بڑے عالم عامل - محب صوفیہ مشتغل علم اور ماہر علوم غریبہ مثل جبر ومقابلہ اور موسیقی اور علوم ریاضی تھے - سید شریف کی شرح فرائض پر حواشی لکھے اور کتاب روض الاخیار المستخرجہ من ربیع الابرار اور رسالہ انوار الاصطفاء فی حق آباء المصطفیٰ وغیرہ رسائل کثیرہ تصنیف کیے ان رسائل کے حواشی پر بعض جگہ ابراہیم

حلبی صاحب غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلے متوفی ۹۵۶ھ کی طرف سے تردید بھی کی گئی ہو۔

احمد بن سلیمان رومی مشہور بہ ابن کمال پاشا۔ شمس الدین لقب تھا۔ فقیہ محدث علامۂ زمان اور فہامۂ دوران تھے۔ کفوی نے آپ کو اصحاب ترجیح مین سے شمار کیا ہو علم اپنے ولی لطفی تلمیذ سنان پاشا اور مولی مصلح الدین قسطلانی وغیرہ فضلائے مشہورین سے پڑھا اول شہر اورنہ کے مدرس مقرر ہوے اور چند عرصہ کے بعد وہان کے قاضی ہوے پھر سلطان سلیم خان نے آپ کو عسکر کا قاضی بنایا جب سلطان سلیم خان نے قوم چراکسہ سے قاہرہ کو فتح کیا تو آپ بھی قاہرہ مین تشریف لائے جہان کے علماء اکابر وافاضل نے آپ سے مناظرہ ومباحثہ کیا اور آپ کے کلام کی فصاحت وبلاغت دیکھکر بڑے متعجب ہوے اور سب نے آپ کی فضیلت کا اقرار کیا۔ ۹۳۲ھ مین آپ بعد وفات علاء الدین علی جمالی کے قسطنطنیہ کے مفتی بنے حتی کہ ۹۴۰ھ مین انتقال کیا۔ محقق مشہور آفاق تاریخ وفات ہو۔ شامی شرح در المختار مین بحوالہ طبقات تمیمی لکھا ہو کہ کوئی ایسا فن نہوگا کہ جسمین آپ کے ایک یا چند تصنیفات نہون چنانچہ آپ نے ایک تفسیر قرآن شریف اور تعلیق صحیح بخاری تصنیف کی اور تفسیر کشاف اور اوائل تفسیر بیضاوی پر حواشی لکھے اور فارسی مین تفسیر سورۃ الملک تصنیف کی علاوہ انکے کتاب الاصلاح والایضاح اور تغییر التنقیح اور اسکی شرح تجوید التجرید۔ تغییر السراجیہ اور اسکی شرح۔ تغییر المفتاح اور اسکی شرح حواشی تلویح۔ شرح مفتاح۔ شرح ہدایہ مگر ناتمام۔ حواشی تہافۃ الفلاسفہ مصنفۂ خواجہ زادہ۔ حواشی شرح چغمینی سنان پاشا وغیرہ کتب ورسائل فنون مختلفہ مین جو شاید تین سو سے زیادہ ہونگے تصنیف کیے اور ترکی زبان مین تاریخ آل عثمان لکھی صاحب طبقات تمیمی کہتے ہین کہ جیسے ولایت مصر مین شیخ جلال الدین سیوطی کثرت تالیف اور سعت اطلاع کی روسے مشہور ومعروف ہین ویسے ہی آپ روم مین گزرے۔

احمد بن عبد اللہ قریمی۔ عالم فاضل۔ فقیہ محدث۔ مفسر تھے۔ جب حافظ الدین محمد بزازی صاحب فتاوی بزازیہ شہر قریم مین آکر چندے قیام پذیر ہوے تو انسے آپ نے علم پڑھا اور انکے چلے جانے کے بعد سنہ ۸۰۶ ہجری مین شرف الدین بن کمال قریمی

تلمیذ بزازی سے حاصل کیا پھر عہد سلطان مراد خان بن محمد خان مین روم کے ملک مین آئے اور مدرسہ مرزیفون کے مدرس مقرر ہوئے جہان آپ سے یوسف بن جنید نے علم پڑھا بعد ازان عہد سلطان محمد خان بن مراد خان مین قسطنطنیہ مین تشریف لائے اور بادشاہ کی طرف سے آپ کا پچاس درم روزینہ مقرر ہوا یہان بھی مدرسہ مین پڑھاتے تھے اور جہان جاتے تھے ذکر الٰہی کرتے تھے - کتاب تلویح اور شرح عقائد نسفی اور سید عبداللہ کی شرح لب پر آپ نے حواشی لکھے - صاحب کشف الظنون لکھتے ہین کہ جب آپ شرح عقائد نسفی کے حواشی لکھ رہے تھے تو سنہ ۹۴۳ ہجری مین آپ نے وفات پائی ذو العقول آپ کی تاریخ وفات ہے -

سید عبداللہ بن سید عبد الخالق بھاکری - اعاظم سادات اور کبرائے مشائخ طریقہ قادریہ سے فقیہ محدث جامع علوم عقلیہ و نقلیہ تھے تمام عمر تعلیم علوم اور تدریس فقہ و حدیث اور تفسیر مین مشغول رہے اور کسی سائل کو اپنے دروازہ فیض کاشانہ سے رد نہ کیا - وفات آپ کی سنہ ۹۴۳ ہجری مین ہوئی اور مزار آپ کا لاہور مین قریب روضہ سید جان محمد حضوری کے واقع ہے - فقیہ راز نہفتہ تاریخ وفات ہے -

محمد قرہ باغی - محی الدین لقب تھا عالم اجل فاضل اکمل تھے - علوم اپنے شہر کے علماء سے پڑھے پھر روم مین آکر یعقوب بن سید علی شارح شرعۃ الاسلام سے تکمیل کی اور ازنیق مین مدرس مقرر ہوئے اور اسی جگہ سنہ ۹۴۳ ہجری مین وفات پائی فقیہ مذاہب تاریخ وفات ہے - آپ کی تصنیفات سے حواشی تفسیر کشاف اور تفسیر بیضاوی اور تلویح اور ہدایہ اور شرح وقایہ یادگار ہین -

مولی عصام الدین ابراہیم بن محمد بن عرب شاہ اسفرائنی - فقیہ کامل عالم فاضل - صاحب تصانیف شہیرہ تھے - شرح عقائد نسفی اور تفسیر بیضاوی پر حواشی لکھے - شرح وقایہ کی شرح اور تلخیص المعانی کی شرح اطول نام تصنیف کی - انکے سوا اور بہت سی کتابین ورسالے تصنیف کیے اور سنہ ۹۴۴ ہجری مین وفات پائی - فخر دین تاریخ وفات ہے -

سعد اللہ بن عیسیٰ بن امیر خان رومی المعروف بہ سعدی چلپی۔ شہر قسطمون مین پیدا ہوے پھر قسطنطنیہ مین آئے اور محمد بن حسن بن عبد الصمد سامسونی سے علوم حاصل کیے یہانتک کہ میدان علم کے شہسوار اور اپنے ہمعصرون پر فائق ہوے مدت تک مدارس قسطنطنیہ و ادرنہ اور بروسا کے مدرس مقرر رہے اور افتا کا کام آپکے سپرد رہا اور ۹۴۵ھ ہجری مین وفات پائی۔ بحر سعادت تاریخ وفات ہے۔ آپ نے عنایہ شرح ہدایہ اور تفسیر بیضاوی پر حواشی لکھے جنکو آپ کے عزیز شاگرد مولی عبد الرحمن بن علی نے جب وہ قسطنطنیہ کے قاضی ہوے جمع کیا۔ علاوہ انکے اور رسائل اور تحریرات معتبرہ تصنیف کین جنکا میتمی نے اپنے طبقات مین ذکر کیا۔

عبد الواسع بن خضر۔ فقیہ اجل۔ فاضل اکمل تھے۔ لطف اللہ توقاتی وغیرہ سے علم کا اشتغال کیا پھر عجم مین گئے اور ہرات مین تفتازانی سے علوم و فنون کی تکمیل کرکے اواخر ایام سلطنت بایزید خان مین بلاد روم مین واپس تشریف لیگئے جب سلیم خان تخت نشین ہوا تو اُسنے قسطنطنیہ مین محمود پاشا کا مدرسہ آپ کو دیا پھر عسکر روم ایلی کا قاضی بنایا بعد ازان آٹھ مدارس مین سے ایک مدرسہ آپ کو عطا کیا جب سلیمان خان تخت نشین ہوا تو اُسنے آپ کو قسطنطنیہ کی قضا دی اور پھر آپ کو پنشنیاب کرکے سو درہم روزانہ آپ کا وظیفہ مقرر کیا آپ نے مکہ معظمہ مین ہجرت کرکے اقامت اختیار کی اور مکہ مین ہی ۹۴۶ھ ہجری مین وفات پائی۔

قاضی احمد بن حمزہ المعروف بعرب چلپی۔ شمس الدین لقب تھا فقیہ فاضل محدث کامل تھے۔ پہلے موسیٰ چلپی وغیرہ سے پڑھا پھر قاہرہ مین آکر کتب حدیث کی قرأت کی اور بلاد روم مین تدریس و نشر علوم مین مشغول رہکر ۹۵۰ھ ہجری مین وفات پائی۔ ہادی خلق تاریخ وفات ہے۔ آپ کی تصنیفات سے شرح عقائد وغیرہ یادگار ہین۔

محمد بن مصلح الدین مصطفے قوجوی المعروف بہ شیخ زادہ رومی۔ محی الدین لقب تھا۔ جامع معقول و منقول اور حاوی فروع و اصول تھے۔ مدت تک قسطنطنیہ مین

مدرس رہے۔ وقایہ و مفتاح و سراجیہ کی شرحین تصنیف کین اور تفسیر بیضاوی پر نہایت مفید اسہل عبارت مین حواشی تصنیف کیے جو آٹھ جلدین تھے پھر انہین تصرف کرکے اُنکو زیادہ کیا چنانچہ دونون نسخے مشتہر ہوگئے اور کاتبون نے اُنکو قلمبند کرلیا یہان تک کہ دونون مین کچھ فرق نہین سمجھا جاتا۔ وفات آپکی ۹۵۰ھ یا ۹۵۱ھ مین ہوئی۔

محیی الدین بن محمد بن الیاس الشہیر بچوی زادہ۔ اپنے زمانہ کے امام محقق فقیہ مدقق۔ محدث۔ مفسر۔ اصولی۔ فروعی۔ ماہر علوم ریاضیات و طبیعات تھے معانی علوم کے اپنے باپ سے جو ایک مدرس جید اور مشتہر بچوی تھا پڑھے پھر سعدی چلپی تلمیذ حاجی حسن شاگرد محمد بن اومغان تلمیذ خضر بیگ سے حاصل کیے اور قسطنطنیہ و ادرنہ کے مدرس مقرر ہوے ۹۴۰ھ مین جب سعدی چلپی نے وفات پائی تو آپ کو قضاء کا منصب دیا گیا اور جب ولایت روم ایلی مین عسکر کے قاضی تھے تو ۹۵۴ھ مین وفات پائی۔ وجیہ حلق تاریخ وفات ہے۔ آپ نے کتب متداولہ پر تعلیقات لکھین جنمین سے تعلیقات تلویح وغیرہ ہین۔ آپ کے تلامذہ سے علی بن قاضی امر اللہ الشہیر بہ عنابی زادہ اور محمد شاہ چلپی ہین۔

محمد بن علی بن یوسف بالی بن شمس الدین محمد بن حمزہ فناری الشہیر بہ محیی الدین چلپی بڑے عالم فاضل۔ فقیہ۔ مفتی۔ متورع تھے۔ علم اپنے باپ اور خطیب زادہ سے حاصل کیا پہلے مدرسہ بروسا وغیرہ کے مدرس ہوے۔ پھر ولایت اناطولی مین عسکر منصوریہ کے قاضی بنے بعد ازان ولایت روم ایلی کے عسکر کی قضا پر متبدل ہوے ہدایہ اور سید کی شرح مفتاح وغیرہ پر تعلیقات لکھین اور اوائل شرح وقایہ پر حواشی لکھے اور ۹۵۴ھ ہجری مین فوت ہو گئے۔ عالی مراتب تاریخ وفات ہے۔

سید رفیع الدین صفوی فقیہ محدث۔ جامع علوم عقلیہ و نقلیہ عارف فنون رسمیہ و متعارفہ صاحب جود و سخا بڑے خلیق و لطیف تھے آپ کے آباے کرام تمام علما و صلحا و اتقیا تھے آپ نے معقولات کو مولانا جلال الدین دوانی سے حاصل

کیا اور مولانا موصوف شیراز مین آپ کے مکان پر بسبب رعایت حقوق بزرگی آپکے آبا و اجداد کے تشریف لاکر آپ کو درس دیتے تھے اور حدیث کو شیخ شمس الدین محمد بن عبدالرحمن سخاوی مصری سے جو بڑے محقق اور قدوۂ متاخرین اہل حدیث تھے حاصل کیا۔ کہتے ہین کہ شیخ سخاوی نے پہلے ہی اس بات سے کہ آپ انکی صحبت مین فائز المرام ہون کچھ اوپر پچاس کتابون کی سند اجازت لکھکر آپ کے پاس بھیجدی تھی جسکے بعد آپ شیخ موصوف کی خدمت مین پہونچے اور بالمشافہہ حدیث کو اُنسے سنا اور مدت تک تلمذ کیا۔ آپ کا اصل وطن شیراز تھا جہان آپ پیدا ہوے اور نشو و نما پایا بعد ازان بعض آباے کرام آپ کے حرمین شریفین کو ہجرت کر گئے اور آپ ہندوستان مین آکر سلطان سکندر کے عہد مین گجرات سے ولایت دہلی مین تشریف لائے اور سلطان کی اجازت سے آگرہ مین اقامت اختیار کی سلطان موصوف کو آپ کے حق مین نہایت اعتقاد تھا۔ وفات آپ کی ۹۵۴ھ مین ہوئی اور اپنے مکان مین دفن کیے گئے۔ مالک خزانہ تاریخ وفات ہے۔ صفوی کی نسبت شیخ صفی الدین عبدالرحمن کیطرف منسوب ہے جو آپ کے اجداد مین سے مولانا جلال الدین دوانی کے مشائخ حدیث مین سے تھے اور اُنکے سلسلہ کو سادات صفویہ کہتے ہین۔

عبدالرحمن بن یوسف حسین رومی برادر عابد حلبی ۸۷۴ھ ہجری مین پیدا ہوے اپنے وقت کے عالم محقق فاضل مدقق تھے۔ علم پہلے محمد سامسونی پھر علی بن یوسف فناری سے حاصل کیا اور ولایت اناطولی مین مدرس ہوے پھر بروسا کو تبدیل ہوے اور ۹۵۴ھ ہجری مین وفات پائی۔ علامۂ زخار تاریخ وفات ہے۔

ابراہیم بن محمد بن ابراہیم حلبی۔ اپنے وقت کے امام عالم۔ محدث فاضل فقیہ محقق علامہ مدقق اور حلب کے رہنے والے تھے پہلے اپنے شہر کے علماء و فضلا سے پڑھا پھر مصر و روم مین گئے اور وہان کے مشائخ سے استفادہ کیا پھر قسطنطنیہ مین سکونت اختیار کی اور جامع سلطان محمد خان کے خطیب مقرر ہوے۔ فقہ مین ایک متن وجیز مسمی بہ ملتقی الابحر تصنیف کیا اور منیۃ المصلی پر دو شرحین لکھین ایک

غایۃ المستملی المعروف بہ کبیری اور دوسری اُسکی مختصر المعروف بہ صغیری۔ آپ کی کتاب ملتقی الابحر ہے اور ایک شرح مسمی بہ مجمع الانہر فی شرح ملتقی الابحر ہے وفات آپکی ۹۵۶ھ ہجری میں ہوئی ”خواجہ عالم“ تاریخ وفات ہے۔

مولانا میر رضی الدین۔ کاشمیر کے علماء میں سے فاضل کامل و متبحر بے بدل تھے اوائل زمانۂ تسلط میرزا حیدر میں قطب پورہ میں مدرس مقرر ہوئے جہاں بابا داؤد خاکی اور مولانا شمس الدین پال خواجہ نصیر سے بسبب تہمت تشیع کے ناراض ہو کر تعلیم کے لیے آتے تھے۔ میر صاحب اکثر علوم میں تصنیفات رکھتے ہیں آپ کی دختر نیک اختر مولانا منشی فیروز کے عقد میں تھی۔ وفات آپکی ۹۶۰ھ میں ہوئی۔ ”فقیر کشمیر“ تاریخ وفات ہے۔

محمد بن علاء الدین علی جمالی۔ محی الدین لقب تھا بڑے عالم فاضل جامع معقول و منقول تھے۔ علوم اپنے نانا حسام زادہ سے پڑھے اور نیز مؤید زادہ سے تلمذ کیا اور آٹھ مدارس میں سے ایک کے مدرس ہوئے اور ۹۵۷ھ میں وفات پائی۔

شیخ عبد القادر المشہور بہ قادری چلپی۔ بڑے عالم فاضل صاحب ذکا و فطنت تھے علم جمالی اور رکن الدین زیرک محمد سے پڑھا اور اُنھیں سے فضیلت و کمالیت کا رتبہ حاصل کیا۔ پہلے آپ کو سلطان سلیمان خان نے معلم مقرر کیا پھر اناطولی میں عسکر کی قضاء کا عہدہ دیا اور ۹۵۹ھ ہجری میں آپ نے وفات پائی۔ ”فخر عہد“ تاریخ وفات ہے۔ تعلیقات اور رسائل بھی آپ نے تصنیف کیے تھے مگر وہ بہ سبب آپ کی سوء مزاجی اور آخر عمر میں مخبوط العقل ہو جانے کے شائع نہ ہو سکے۔

محمد بن عبد القادر والد سید محمد چلپی نقیب۔ بڑے عالم فاضل۔ نظار (?)۔ فارس میدان بحث تھے۔ جب کسی مجلس میں حاضر ہوتے تو حل مشکلات میں آپ ہی مشار الیہ ہوتے علم حسام چلپی اور محی الدین چلپی اور شمس الدین احمد بن کمال پاشا سے حاصل کیا اور رتبۂ فضیلت و کمال کو فائز ہوئے اور آپ سے مولی خیر الدین معلم سلطان سلیمان خان نے پڑھا پھر مولی محی الدین کفوی وغیرہم نے جو درس آدمی تھے آپ سے پڑھا اور آپ کو سلطان روم کی ملاقات سے مشرف کیا سلطان نے آپ کو پہلے (?) مدرسہ قاسم پاشا

کا مدرس کیا پھر قسطنطنیہ میں مدرس ہوئے بعد ازاں مصر پھر ادرنہ کے قاضی ہوئے اور قسطنطنیہ میں ۹۶۳ھ میں وفات پائی۔ فخر محالہ تاریخ وفات ہے۔

محمد بن یحییٰ

محمد بن یحییٰ چلپی تاذفی۔ علامۂ عصر۔ فرید دہر۔ جامع علوم عقلیہ و نقلیہ۔ حاوی معالم فروعیہ و اصولیہ تھے۔ بعد تکمیل کے تنشیر علوم اور تدریس میں مشغول رہے اور کتاب قول المہذب فی بیان مافی القرآن من الرومی المعرب تصنیف فرمائی۔ وفات آپ کی ۹۶۳ھ میں ہوئی۔ عزت تکوین تاریخ وفات ہے۔

طاشکبری زادہ

احمد بن مصطفیٰ الشہیر بہ طاشکبری زادہ صاحب شقائق نعمانیہ۔ ماہ ربیع الاول ۹۰۱ھ میں پیدا ہوئے جب سن تمیز کو پہونچے تو انقرہ میں تشریف لیجا کر قرآن شریف کو پڑھنا شروع کیا اور اسوقت آپ کے باپ نے آپ کی کنیت ابی الخیر اور لقب عصام الدین رکھا پھر بروسا کو گئے جہاں بعض کتب صرف و نحو علاء الدین قیم سے پڑھیں پھر جب آپکے چچا قوام الدین قاسم بن خلیل بروسا کے مدرس ہوکر آئے تو آپ اُنسے پڑھنے لگے چنانچہ بعض کتب نحو و منطق کی اُنسے پڑھیں بعد ازاں آپ کے باپ قسطنطنیہ سے بروسا میں آئے اور اُنسے آپ نے باقی علوم پڑھکر فضیلت و کمالیت کا درجہ حاصل کیا اور محمد تونسی سے کچھ پارہ صحیح بخاری کا پڑھا اور اُنھوں نے اپنی تمام مسموعات کی جو شہاب الدین احمد بکری تلمیذ حافظ ابن حجر سے حاصل کی تھیں آپ کو اجازت دی ماہ رجب ۹۳۱ھ میں آپ قسطنطنیہ میں مدرس مقرر ہوئے پھر ۹۳۶ھ ہجری میں اسکوب کے مدرسہ اسحاقیہ اور ۹۴۰ھ میں قسطنطنیہ کے مدرسہ قلندرخانہ اور ۹۴۴ھ ہجری میں مدرسہ وزیر مصطفیٰ پاشا اور ۹۴۵ھ ہجری میں مدرسہ ادرنہ ۹۴۶ھ ہجری میں آٹھ مدارس میں سے ایک میں ۹۵۱ھ ہجری میں ادرنہ کے مدرسہ بایزید خان میں مدرس ہوئے پھر ۹۵۲ھ میں بروسا کے قاضی ہوئے اور ۹۵۴ھ ہجری میں پھر آٹھ مدارس میں سے ایک کے مدرس مقرر ہوئے۔ ۹۵۸ھ ہجری میں پھر بروسا کے قاضی بنے اور اس عرصہ میں تیس سے کچھ زیادہ کتب و رسائل تصنیف کیے جنمیں سے اشہر و اجل کتاب شقائق النعمانیہ فی علماء الدولۃ العثمانیہ ہے جسمیں آپ نے

عہد سلطان عثمان غازی سے جو ۶۹۹ھ مین بادشاہ ہوا تھا عہد سلطان سلیمان خان تک جو ۹۲۶ ہجری مین تخت نشین ہوا علما و فضلاے روم اور اُنکے مشائخ کے حالات طبقہ وار تحریر فرمائے اور ایک رسالہ آیت الوضوء مین اور ایک تفسیر آیت ہو الذی خلقکم مین تصنیف کی - وفات آپ کی ۹۶۸ھ مین ہوئی - محل فیض تاریخ وفات ہے -

میر سید عبدالاول بن علا حسینی - فقیہ محدث - جامع علوم عقلی و نقلی اور فنون ظاہری اور باطنی تھے آباو اجداد آپ کے قصبۂ زید پور علاقہ جونپور کے رہنے والے تھے جو ولایت دکن مین جاکر سکونت پذیر ہوے اور آپ وہین پیدا ہوے اور وہان کے علما و فضلا سے تحصیل علوم کرکے فضیلت و کمالیت کو پہونچے اور علم باطن مین سید محمد گیسو دراز کی بعض اولاد سے جو دکن مین تھے مرید ہوے آخر حال گجرات مین تشریف لائے اور گجرات سے حرمین شریفین کی زیارت کو نہضت فرما ہوے اور حج کرکے پھر احمد آباد مین واپس آئے نہایت معمر و مسن تھے اخیر عمر مین غربت اور انکسار آپ کے حال پر ایسا غالب آیا جس سے آپ کو علوم رسمیہ سے بالکل ذہول ہو گیا اور خانخانان محمد بیرم خان شہید کی استدعا سے جو علما و فضلا کا محب اور غربا و فقراء کا بڑا مربی تھا دہلی کو تشریف لیگئے جہان کم و بیش دو سال قیام کرکے ملاقات واقع ہونے سے پہلے ۹۶۸ھ مین وفات پائی اور قلعۂ دہلی مین غریبون کے گورستان مین مدفون ہوے - شیخ آوان تاریخ وفات ہے - آپ نے اکثر علوم مین تصنیفات کین چنانچہ فیض الباری شرح صحیح البخاری نہایت تحقیق و تدقیق سے لکھی اور رسالہ فرائض سراجی کو نظم کرکے اُسپر شرح لکھی اور ایک رسالہ فارسی مین تحقیق نفس اور اُسکے متعلقات مین نہایت محققانہ تصنیف کیا اور ایک مختصر سیر مین کتاب السعادت سے منتخب کی اور اکثر کتب پر حواشی اور شروح و تعلیقات لکھے اور ہر قسم کی کتابین آپکے پاس موجود تھین -

مولی محمد بن محمد الشہیر بہ عرب زادہ رومی - اپنے زمانہ کے علماے فحول اور اکابر دہر مین سے صاحب تحقیق و تدقیق تھے پہلے شہر بروسا پھر مدرسۂ محمود پاشا

واقعہ قسطنطنیہ پھر آٹھ مدارس مین سے ایک کے پھر مدرسۂ سلیمانیہ مین مدرس مقرر ہوئے
اخیر کو قاہرہ کی قضاء آپکے سپرد ہوئی اور پچاس سال کی عمر مین ۹۵۹ہجری مین آپ
بحالت طغیانی دریا کشتی مین سوار ہوئے کہ یکایک کشتی ٹوٹ گئی اور آپ شہید ہوگئے
شیخ جہان تاریخ وفات ہے۔ آپکی تصنیفات سے شرح وقایہ وہدایہ اور ہدایہ کی شرح غایہ اور
فتح القدیر۔ اور سید کی شرح مفتاح اور مطول وغیرہ پر حواشی یادگار ہین۔

یوسف قرہ صوی۔ نورالدین لقب تھا عالم فاضل۔ حق گو۔ متورع و متشرع تھے
علوم مولی مصطفی خواجہ زادہ اور سنان پاشا وغیرہ سے حاصل کیے اور مدارس بروسا و
اسکوب وادرنہ و قسطنطنیہ کے مدرس مقرر ہوئے اور سلطان سلیم نے آپ کو قضاء کا
منصب عطا فرمایا۔ فقہ مین ایک کتاب مرتضی نام تصنیف کی جسمین مختار مسائل کو جمع کیا
اور بقول مختار ۹۷۰ھ مین وفات پائی۔ زینت شہر تاریخ وفات ہے۔

مولی صالح بن جلال۔ چونکہ آپ کے والد ماجد زمرۂ کبار قضاۃ مین سے تھے
اسلیے آپ کو ابتدا سے ہی بڑے بڑے علماء و فضلا سے صحبت رہی لیکن آپ نے زیادہ تر
مولی خیرالدین معلم سلطان سلیمان کی ملازمت اختیار کی اور مدت تک اُنکی خدمت مین
رہکر علوم مختلفہ اور فنون متعددہ حاصل کیے اور فائق برا قران اور افاضل روزگار ہوگئے
پہلے ادرنہ مین مدرسۂ سراجیہ کے پچیس روپیہ تنخواہ پر مدرس ہوئے پھر قسطنطنیہ مین
مدرسۂ مراد پاشا مین تیس روپیہ کی تنخواہ پر تشریف لیگئے وہان سے مدرسۂ محمود پاشا
مین چالیس روپیہ تبدیل ہوئے جہان آپ کی پچاس روپیہ تک ترقی ہوئی بعدازان
آٹھ مدارس مین سے ایک کے مدرس مقرر ہوئے پھر سلطان سلیمان کیطرف سے بعض
کتب فارسیہ کے ترکی مین ترجمہ کرنے پر مامور ہوئے جس کو آپ نے تھوڑی ہی مدت
مین نہایت خوبی سے انجام دیا پھر آپ کو سلطان بایزید خان کا مدرسہ تفویض ہوا پھر
آپ کو حلب کی قضا ملی مگر کچھ عرصہ کے بعد قضاء سے معزول ہوکر تفتیش احوال قاہرہ
کے کام پر مامور ہوئے جسکو آپ نے ایک سال تک کمال استقامت کے
ساتھ انجام دیا پھر دمشق کے قاضی مقرر ہوئے اور وہان سے مصر ذات الاہرام

کی قضاء پر تبدیل ہوئے پھر مدرسہ ابی ایوب انصاری آپ کو دیا گیا مگر تھوڑے دنوں کے بعد بسبب فقدان بصارت کے سو روپیہ ماہواری کے وظیفہ پر پنشن یاب ہو گئے۔ آپ کی تصنیفات سے حواشی شرح مواقف و حواشی شرح مفتاح جرجانی اور ایک دیوان ترکی زبان میں اور حواشی شرح وقایہ (جنمیں اُن مسائل کی تشریح کی ہے جنکے حل کی طرف شارح نے تعرض نہیں کیا) یادگار ہیں۔ وفات آپ کی اسی سال کی عمر میں ۹۷۳ھ میں ہوئی۔ فحستہ حمین تاریخ وفات ہے۔

تاج الدین ابراہیم

مولی تاج الدین ابراہیم بن عبید اللہ حمیدی۔ شہر حمید میں نویں صدی کے ابتداء میں پیدا ہوئے اور قسطنطنیہ میں داخل ہو کر وہاں وطن اختیار کیا علوم مولے نور الدین وغیرہ سے حاصل کر کے فاضل اجل۔ فقیہ اکمل ہوئے۔ پہلے قسطنطنیہ کے مدرسۂ ابراہیم رداس میں مدرس مقرر ہوئے پھر مدرسۂ قصبہ یلونہ اور مدرسہ قاضی اسود اور مدرسۂ سلیمان پاشا واقعہ ازنیق میں مدرس مقرر ہوئے اور وہاں شرح وقایہ پر حواشی لکھے اور انمیں ابن کمال پاشا کے اعتراضوں کا خوب جواب لکھا اور جب اس مدرسہ سے علیحدہ ہوئے تو ایک رسالہ تصنیف کیا جس میں چند مواضع سے اقوال جمع کر کے سولہ جگہ پر ابن کمال پاشا پر تردید کی اور نیز سید کی شرح مفتاح کا بعض مقامات سے حاشیہ تصنیف کیا اور اُسمیں بھی ابن کمال پاشا کی تردید کی اور صرف میں شرح مراح تصنیف کی۔ وفات آپ کی ۹۳۰ھ ہجری میں ہوئی۔

مفتی ملا فیروز

مفتی ملا فیروز معروف بہ پنجہ گنائی بن لولی گنائی۔ کاشمیر کے علمائے اجلہ اور فضلائے متبحرین سے جامع علوم عقلیہ و نقلیہ تھے۔ ابتداء جوانی میں حرمین شریفین کی زیارت کو تشریف لیگئے اور کچھ مدت وہاں رہکر ہندوستان کو آئے اور بدایوں میں پہونچکر ہرچند تحصیل علوم میں مشغول ہوئے لیکن کامیابی حاصل نہوئی آخر کو خوش قسمتی سے آپ کو حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت ہوئی آپ نے اُنسے علم کا سوال کیا پھر حضرت خضر چالیس روز آپ کے پاس آئے اور مختلف علوم پڑھاتے رہے یہانتک کہ فقہ و حدیث و تفسیر وغیرہ علوم میں عالم فاضل ماہر کامل ہوئے جب آپ

گو جب جادورہ نزدیک پہونچا تو اکبر شاہ نے بہزار منت و التجا آپ کو اپنے پاس بلا کر بڑا اعزاز و اکرام کیا اور کاشمیر کو مفتی اعظم بنا کر بھیجدیا جہان آپ نے اجرائے احکام شریعت کا کمال دیانت سے کیا اور تصفیہ باطن کے لیے شیخ میر حمزہ کاشمیری کے مرید ہوئے اور عہد حسین شاہ والی کاشمیر مین ۹۷۳ھ ہجری مین ستر سال کی عمر مین شیعون کے ہاتھ سے شہید ہوئے ۔ شمع محبوب شہر تاریخ وفات ہے۔ آپ کے فرزندون مین سے ملا عبد الوہاب بھی بڑے عالم فاضل اور صاحب تالیفات ہوئے ہین جنھون نے حاشیہ شرح مواقف اور شمسیہ وغیرہ تحریر کیے ۔

علی بن حسام الدین بن عبد الملک بن قاضی خان متقی جونپوری الاصل برہانپوری المولد ۸۸۵ھ ہجری مین برہانپور مین پیدا ہوئے پہلے شیخ حسام الدین ملتانی وغیرہ سے مختلف علوم حاصل کیے پھر ۹۵۳ھ ہجری مین مکہ شریف کو تشریف لیگئے اور شیخ ابو الحسن بکری وغیرہ مشائخ و ارکان دین سے فقہ و حدیث وغیرہ علوم و فنون کی تکمیل کر کے جامع کمالات ظاہری و باطنی ہوئے اور مکہ معظمہ مین ہی اقامت اختیار کر کے نشر علوم ظاہر و باطنی مین بذریعۂ تدریس و تصنیف و استکتاب اور تلقین و ریاضت و تقوی مین مصروف ہوئے اور بقعہ مبارک کے خواص و عوام مین یہانتک آپ کی کمالیت و فضیلت کی شہرۂ آفاق ہوئی کہ شیخ ابن حجر ہیثمی کی مفتی حرم محترم مؤلف صواعق محرقہ جو ابتدا مین آپ کے استاد تھے اخیر کو اپنے آپ کو آپ کا تلمیذ تصور کرنے لگے اور رسم ارادت بجالا کر آپ سے خرقۂ خلافت حاصل کیا ۔ اکثر اوقات آپ اپنے ہاتھ سے سیاہی درست کر کے طالب علمون کو دیتے اور اُنسے اُن کتابون کے جو کمیاب ہوتین متعدد نسخے لکھوا کر اہل علم کو دیتے تھے ۔ آپ نے بہت سی کتابین و رسائل تصنیف کیے جنکا مجموعہ صغیر و کبیر عربی و فارسی سو کتاب سے متجاوز ہے لیکن سب سے بڑی اور مفید تر کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ہے جس مین آپ نے شیخ جلال الدین سیوطی کی کتاب جامع صغیر اور جامع کبیر یعنے جمع الجوامع اور زوائد الکمال کو جن مین احادیث کو حروف تہجی پر

جمع کیا گیا تھا اور جمیع احادیث قولی و فعلی آنحضرت کے احاطہ کا دعویٰ کیا [illegible] فرمائی اور ابواب فقہیہ پر اُنکو ترتیب دیا پھر اُنکو منتخب کیا اور اکثر مکررات کو حذف کرکے ایک مہذب و منقح کتاب چار جلد مین تیار کی جسکی نسبت ابوالحسن بکری نے فرمایا ہی- للسیوطی منۃ علی العالمین وللمتقی منۃ علیہ یہان سے غور کرنا چاہیے کہ اپنی امعان نظر فہم معانی اور ترتیب الفاظ احادیث مین کسقدر رکھی آپ کا اشتغال تتبع سنن و احادیث نبوی مین یہانتک تھا کہ اخیر وقت مین بھی جب حسب مقتضاے بشریت کے امکان حرکت اور طاقت ہلنے کی نہ رکھتے تھے حکم کیا تھا کہ تا دم اخیر مقابلہ کتب احادیث کا ہمارے آگے سے نہ اُٹھاؤ لوگون نے عرض کیا کہ ہمکو کس طرح معلوم ہو کہ اب آپ کا دم اخیر ہی آپ نے فرمایا جب تک ہماری انگشت شہادت کو موافق حرکت ذکر کے متحرک دیکھو تو یہی جانو کہ ابھی تک روح قالب مین ہی اور جب وہ حرکت سے باز رہجاے تو جان لو کہ روح قبض ہوگئی چنانچہ ایسا ہی اُنھون نے کیا اور آپ نے دوم جمادی الاول ۹۷۵ھ کو سحر کے وقت وفات پائی - آپکی تاریخ ولادت سحر خیز اور تاریخ وفات شیخ مکہ ہی- شیخ عبدالوہاب متقی نے آپ کی تعریف و سوانح عمری مین ایک کتاب اتحاف التقی فی فضل شیخ علی المتقی تصنیف کی ہی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے کتاب زاد المتقین مین آپکا ذکر ایسی شرح و بسط سے کیا ہی کہ اُس سے زیادہ متصور نہین-

سید عبداللہ ربانی بن سید محمد غوث گیلانی حلبی اوچی - جامع علوم منقول و معقول حاوی فروع و اصول صاحب علم و توکل - دنیا و مافیہا سے بے نیاز اور قصبہ اوچ مین سکونت رکھتے تھے آپ کے وسیلہ سے بیشمار خلقت صوری و معنوی کمالات کو پہونچی - وفات آپ کی بعہد اکبر بادشاہ ۹۷۸ ہجری مین ہوئی - مزار آپکا اوچ مین زیارت گاہ ہی- فخر زمان تاریخ وفات ہی-

محمد آفندی برکلی رومی - عالم فاضل جامع علوم نقلیہ و فنون عقلیہ تھے- علم محی الدین اخی زادہ سے پڑھا اور سلطان سلیمان خان کے عہد مین مولی عبدالرحمن قاضی عسکر کی ملازمت کی یہانتک کہ فائق اقران ہوے اور ایک خلق کثیر نے آپ سے

استفادہ کیا آپ گئے اور معلم سلطان سلیم خان کے باہم بڑی محبت تھی اسلیے اُسنے قصبہ برکل میں آپکے لیے مدرسہ بنوایا۔ آپ کی تصنیفات سے مختصر کافیہ بغدادی کی شرح اور کتاب طریقۂ محمدیہ اور حواشی شرح وقایہ اور کتاب الفرائض یادگار ہیں۔ وفات آپکی ۹۸۱ھ ہجری میں ہوئی۔ کان فضل تاریخ وفات ہے۔

محمد بن محمد بن مصطفےٰ بن عماد اسکلیبی المعروف بابی السعود۔ قصبہ اسکلیب میں جو روم کے ملک میں واقع ہے۔ انیسویں ماہ صفر ۸۹۶ھ ہجری میں پیدا ہوئے آپ کے باپ نے جو بڑے عالم فاضل تھے بعد مبانی علوم کے آپ کو فقہ و ادب کی تعلیم دی اور سکاکی کی مفتاح کو حفظ کرایا اور نیز فنون ادبیہ اور علوم نقلیہ و عقلیہ مولیٰ زادہ تلمیذ جلال الدین دوانی اور ایک جماعت علمائے عصر سے حاصل کیے یہانتک کہ شیخ کبیر اور عالم نحریر عرب و عجم میں مشتہر ہوئے اور ریاست مذہب و فتیا و تدریس کی آپ پر منتہی ہوئی چونکہ اصول و فروع میں قوت کاملہ اور قدرت شاملہ اور فضیلت تامہ رکھتے تھے اسلیے اکثر بعض مسائل میں اجتہاد کرکے اُنکو نکالتے اور بعض دلائل سے اُنکو ترجیح رحلت دیتے تھے علم ادب میں یہ حال تھا کہ شیخ مفتی قطب الدین کہتے ہیں کہ میں نے رحلت اولیٰ میں ۹۴۳ھ کو جبکہ آپ استنبول کے قاضی تھے آپ سے ملاقات کی اور آپ کو نہایت فصیح و بلیغ اور فن ادب میں مرتبے پایا اور میں نے آپکی اُس عربیت سے جو ولایت عرب میں پھر کر حاصل نہیں کی تھی تعجب کیا اور کہا کہ یہ صرف بخشش خدا سے ہے پہلے سلطان سلیمان خان نے آپکو مدارس بروسا و قسطنطنیہ وغیرہ دیے بعد ازاں بروسا پھر قسطنطنیہ کی قضاء آپکے سپرد ہوئی ۹۴۴ھ میں روم ایلی میں عساکر منصورہ کی قضاء آپ کو تفویض کی گئی اور سلطان کو امر و نہی کے خطاب کرنے کا آپ کو درجہ حاصل ہوا پھر ۹۵۲ھ ہجری میں قسطنطنیہ میں افتاء کا منصب حاصل کیا جسپر تیس سال تک قائم رہے اور وہیں ایک تفسیر مسمیٰ بارشاد العقل السلیم الیٰ مزایا الکتاب الکریم تصنیف کی اور اُسکو سید محمد نقیب بن سید محمد بن عبد القادر اپنے داماد اور شاگرد کے ہاتھ سلطان کے پاس بھیجا جسکو سلطان نے بڑی خوشی سے قبول کرکے اُنکے وظیفہ میں اضافہ کیا اور بعد وفات سلیمان خان کے اُسکے بیٹے سلیم خان نے

بھی بڑی تعظیم و تکریم قائم رکھی اور آپنے مدت العمر عزت و توقیر کے ساتھ زندہ رہکر ۹۸۱ھ یا ۹۸۲ھ مین وفات پائی - قدوۃ المفسرین تاریخ وفات ہی - تفسیر آپ کی تمام لطائف و نکات اور فوائد و اشارات پر شامل ہی نہ اسقدر طویل ہی کہ جس سے ملالت حاصل ہو اور نہ اسقدر قصیر ہی کہ مطلب فوت ہو - صاحب کشف الظنون نے لکھا ہو کہ یہی تفسیر ہی جو کشاف کے بعد تصنیف ہوئی ہی اور جس اعتبار اور اشتہار کے رتبہ کو پہونچی ہی بیضاوی کی اسکو نہین پہونچی اور یہانتک اُسکے حسن سیاق اور لطف تعبیر سے اُسکے نسخے اقطار و اکناف عالم مین منتشر ہوے اور فحول علماء و کبار فضلاء نے اُسکو قبول کیا کہ اسکے مصنف کو خطیب المفسرین کا خطاب دیا گیا اور منشی محمد مورخ ترکی نے اُسکی تاریخ تاج تفسیر کلام معجز اور تاریخ بیتیض اُسکی لفظ تفسیر اکبر سے نکالی ہی -

مولانا کلان

مولانا کلان اولاد خواجہ کو ہی - محدث اجل - فقیہ فاضل - علوم کے بحر زخار تھے - حدیث اور علوم درسیہ کو زبدۃ المحققین میرک شاہ تلمیذ سید جمال الدین محدث صاحب روضۃ الاحباب سے حاصل کیا اور بہت سے مشائخ کی صحبت کی اور حج کر کے ہندوستان مین تشریف لائے اور جہانگیر شاہ کے اُستاد ہوے - ہندوستان کے ایک بڑے گروہ نے آپ سے حدیث کو پڑھا - ملا علی قاری نے بھی آپ سے مشکوۃ شریف پڑھی جیسا کہ اُنھون نے مرقاۃ شرح مشکوۃ مین اس بات کی تصریح کی ہی - وفات آپ کی ۹۸۳ھ ہجری مین ہوئی اور آگرہ مین دفن کیے گئے - فخر زمانہ تاریخ وفات ہی -

محمد بن طاہر پٹنی

محمد بن طاہر پٹنی - خادم حدیث نبوی - ناصر سنن مصطفوی - جامع منقول و معقول - حاوی فروع و اصول تھے - ۹۱۴ھ ہجری مین شہر نہروالہ مین پیدا ہوے پہلے اپنے ملک کے علماء و فضلاء مثل مولانا شیخ ناگوری اور شیخ برہان الدین سمہودی اور مولانا یداللہ سوہی اور ملا مہتہ وغیرہ سے علوم و فنون کی تحصیل و تکمیل کی پھر حرمین شریفین کو تشریف لیگئے اور وہان کے علماء و مشائخ مثل شیخ ابی عبید اللہ زبیدی اور سید عبد اللہ عادنی اور شیخ مجید اللہ حضرمی اور شیخ جاراللہ کی اور شیخ

مین ابن حجر مکی صاحب صواعق محرقہ اور شیخ علی متقی اور شیخ برخوردار سندی اور شیخ ابو الحسن بکری مکی سے علوم و فنون حاصل کیے خصوصاً شیخ اجل اور ولی اکمل علی بن حسام الدین متقی سے بیشمار فیوض حاصل کرکے اُنکے مرید خاص ہوے پھر اپنے وطن مین واپس ہو کر افادۂ علوم اور اعلاے کلمۃ الحق کا ہنگامہ گرم کیا اور تصانیف نفیسہ مین مصروف ہوے جن مین سے مجمع البحار فی غریب الحدیث اور المغنی فی ضبط اسماء الرجال اور تذکرۃ الموضوعات فی الاحادیث الموضوعہ اور قانون الموضوعات فی ذکر الضعفاء والوضاعین وغیرہ ہین اور بموجب وصیت اپنے شیخ علی متقی کے واسطے امداد کتب نویسون کے اپنے ہاتھ سے سیاہی حل کرکے دیتے تھے یہانتک کہ سبق پڑھانے کے وقت بھی سیاہی حل کرنے مین مشغول رہتے تھے اُن دنون بوہرون پر مہدویہ کا بڑا زور تھا اور وہ سید محمد جونپوری مدعی مہدویت کا اقتدا کرتے تھے آپ نے قتل اپنے شیخ و استاذ کے کمر ہمت باندھ کر عہد کیا کہ جب تک یہ بدعت قوم مذکور سے دور نہو گی پگڑی اپنے سر پر نہ باندھینگے چنانچہ کچھ مدت تک بغیر پگڑی باندھنے کے اُنکے استیصال مین مشغول رہے جب ۹۸۰ھ مین اکبرشاہ نے گجرات کو فتح کیا تو آپ سے اُسکی قصبۂ پٹن مین ملاقات ہوئی اور اُسنے اپنے ہاتھ سے آپ کے سر پر پگڑی باندھ کر کہا کہ آپ کے ترک دستار کا سبب مین نے سُن لیا ہے پس اب نصرت دین متین کی آپ کے ارادہ کے موافق مجھ پر لازم ہوئی اسی سال گجرات کی حکومت خان اعظم میرزا عزیز کوکہ کے سپرد ہوئی جس کی اعانت سے اکثر رسوم بدعت کی دور ہوئیں لیکن تھوڑے ہی دنون کے بعد صوبۂ گجرات خانخانان عبد الرحیم کے تحت حکومت مین آگیا جسکی حمایت سے فرقہ مہدویہ نے پھر زور پکڑ لیا آپ نے پھر پگڑی اپنے سر سے اُتار ڈالی اور آگرہ کا قصد کیا کہ اکبرشاہ کے پاس جاکر عرض حال کرین اور اُس بدعت کے دور کرانے کا قرار واقعی تدارک کرائین ہرچند شیخ وجیہ الدین علوی نے کنایۃً منع کرکے فرمایا کہ یہ جہان مظہر اسماے جلالی وجمالی ہے حفظ آثار اور احکام پر اسم صراط مستقیم ہے مگر کچھ سودمند نہ پڑا اور آپ نے

سنہ ۹۸۶ ہجری مین کوچ کر ہی دہا راستہ مین مخالفون کی ایک جماعت نے پہونچ کر درمیان اوجین و سارنگپور کے آپ کو شہید کر دیا نعش آپ کی مالوہ سے قصبۂ پٹن مین لا کر آپ کے اسلاف کے مقابر مین دفن کی گئی - خلیفۂ دوران تاریخ وفات ہی شیخ عبد الحق محدث دہلوی اخبار الاخیار مین میان غیاث ساکن بروج صوبۂ گجرات کے حالات مین جو اپنے وقت کے صلحا سے تھے لکھتے ہین کہ شیخ عبد الوہاب خلیفۂ شیخ علی متقی نے فرمایا کہ مین نے ایک دفعہ آنحضرت کو خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ اس زمانہ مین کون افضل الناس ہی آپ نے فرمایا میان غیاث پھر تیرا شیخ پھر محمد طاہر انتہیٰ - بعض نے آپ کا نسب حضرت ابوبکر صدیق تک پہونچایا ہی اور باتفاق جمہور آپ قوم بوہرہ مین سے تھے جو صوبۂ گجرات مین رہتی ہی جس کے اسلاف ملا علی کے ہاتھ پر جنکی قبر کھنبات مین ہی اسلام لائے تھے تمام تجارت پیشہ اور اہل حرفہ ہین غالباً اُنکے اس لقب سے مشہور ہونے کی وجہ یہی شغل تجارت ہی جسکو ہندی مین بیوپار کہتے ہین -

مولیٰ احمد بن مولیٰ بدرالدین

مولیٰ احمد بن مولیٰ بدر الدین قودرآفندی المعروف بہ قاضی زادہ رومی شمس الدین یا زین الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے فقیہ محدث - عالم محقق فاضل مدقق امام العلماء سید الفقہاء تھے - علوم مولیٰ محمد المعروف بہ چوی زادہ اور مولیٰ سعدی محشی تفسیر بیضاوی سے حاصل کیے - مدت تک بلاد روم مین حلب و عسکر کے قاضی اور قسطنطنیہ مین مفتی رہے ہدایہ کی شرح کتاب الوکالۃ سے آخر تک مسمی بہ نتائج الافکار فی کشف الرموز والاسرار بطور تکملۂ فتح القدیر کے تصنیف فرمائی اور اسمین تین ہزار ایراد ایسے شراح ہدایہ پر کیے جو آپ سے پہلے کسی ثقہ نے نہین کیے تھے اور نیز سید کی شرح مفتاح کا حاشیہ اور اوائل شرح وقایہ پر حاشیہ اور تجرید پر حاشیہ لکھا اور رسائل کثیرہ تصنیف کیے - وفات آپ کی ۹۸۸ھ مین ہوئی - مقصود مناہب تاریخ وفات ہی -

کفوی

محمود بن سلیمان کفوی - جامع علوم عقلیہ و نقلیہ اور واقف فنون اصولیہ و فرعیہ عالم ماہر - فاضل متبحر تھے - علم محمد بن عبد الوہاب تلمیذ ابن کمال پاشا شاگرد مصلح الدین قسطلانی سے حاصل کیا اور نیز سید محمد بن عبد القادر تلمیذ نور الدین قرہ صوفی شاگرد

شاگرد سنان پاشا سے پڑھا۔ مدت تک تالیف و تصنیف و درس و تدریس سے علم کو نشر کیا ایک کتاب مسمی بہ کتائب اعلام الاخیار المشہور بہ طبقات کفوی نہایت عمدہ تصنیف کی جسمین مشاہیر حنفیہ کے حالات امام اعظم رح سے لیکر اپنے زمانہ تک مع اُنکے سلسلہ تلمذ و وفات و ولادت و تصنیفات و آثار اور حکایات کے لکھے اور ہر ایک کے ترجمہ مین اُنکی تصنیفات و تالیفات سے فوائد درج کیے اور کئی ایک کتائب مین اُسکو مرتب کر کے ہر ایک کتیبہ کو تراجم جماعت غفیرہ سے پر کر کے اُسکو اس جماعت صلحاء و اولیاء کے ذکر سے ختم کیا جنکے ذکر کے وقت خدا کی رحمت نازل ہوتی اور نحوست دور ہوتی ہے۔ وفات آپ کی سنہ ۹۹۰ ہجری مین ہوئی۔ شیخ بے نیاز تاریخ وفات ہے۔

مولانا عبداللہ سندی — مولانا عبداللہ سندی۔ شیخ علی متقی کے اصحاب مین سے تھے اور گو شیخ ابن حجر مکی سے شاگردی کی نسبت رکھتے تھے لیکن شیخ ابن حجر نے آپ سے علم عربی مین استفادہ کیا اور اکثر وقت کہتے کہ ہمارے لیے اس کلام کو عربی کرو۔ شیخ نے آپ کی اجازت کے ورقہ مین یہ لکھا کہ فائدہ دیا اُنھون نے مجکو زیادہ اُس سے جو فائدہ پکڑا۔ آپ بڑے دانشمند تھے اور کسی سے کچھ طمع اور کام نہ رکھتے تھے محض خدا کے لیے درس دیتے اور فائدہ پہونچاتے اور تصحیح کتب کی کرتے تھے آپ نے ایک نسخہ مشکوٰۃ کا اپنے ہاتھ سے نہایت عمدہ صحیح لیا تھا اور اُسکو محشی کر کے ورق ورق کر دیا تھا بہت لوگ ایک مجلس مین اُس سے استفادہ اور انتساخ کرتے تھے حواشی مین آپ نے مذہب حنفیت کا اثبات کر کے اُسکے دلائل درج کیے تھے آپ کا قول تھا کہ مین نے مشکوٰۃ کو حنفی بنا دیا ہے اور کہتے ہین کہ تمام عمر مین جو مین نے کام کیا ہے تصحیح مشکوٰۃ کی ہے اور اُمید رکھتا ہون کہ خدا تعالے اُسکی برکت سے مجھے بخش دے۔ وفات آپکی سنہ ۹۹۶ ہجری مین ہوئی اور تاریخ وفات آپ کی چشمۂ رحمت ہے۔

شیخ وجیہ الدین علوی — شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی۔ عالم ماہر۔ فاضل متبحر۔ زاہد۔ عارف۔ فقیہ۔ محدث جامع کمالات ظاہری و باطنی تھے۔ سنہ ۹۱۱ ہجری مین قصبہ جاپانیر واقع صوبہ گجرات مین پیدا ہوئے اور وہان ہی نشو و نما پاکر طلب علم مین نکلے اور ملا عماد ۹۹۸

طارمی سے علوم حاصل کیے اور شیخ قاضن سے خرقہ پہنا۔ تمام عمر تدریس علوم اور تصنیف کتب میں مصروف رہے اور اکثر کتب کے شرح و حواشی تصنیف فرمائے چنانچہ شرح نخبۃ الفکر اصول حدیث میں۔ حاشیہ تفسیر بیضاوی۔ حاشیہ عضدی۔ حاشیہ تلویح حاشیہ بزدوی۔ حاشیہ ہدایہ۔ حاشیہ شرح وقایہ۔ حاشیہ مطول۔ حاشیہ مختصر حاشیہ شرح تجرید۔ حاشیہ اصفہانی۔ حاشیہ شرح عقائد تفتازانی۔ حاشیہ قدیمہ محقق دوانی۔ حاشیہ مواقف۔ حاشیہ شرح حکمۃ العین۔ حاشیہ شرح مقاصد۔ حاشیہ شرح چغمینی۔ حاشیہ شرح جامی۔ شرح ارشاد فی النحو وغیر ذالک آپ کی تصنیفات سے ہیں۔ آپ کا بادشاہ اور علماء و فضلاء کے نزدیک یہانتک اعتبار تھا کہ جب سید محمد غوث صاحب جواہر الخمسہ بسبب ایذا شیر شاہ بادشاہ کے گوالیار سے گجرات میں پہونچے تو وہان کے علماء اُنکے رسالہ معراج نامہ کے مضامین پر معترض ہوکر منازعت میں اُٹھے اور سید موصوف کے قتل میں ایک محضرنامہ لکھکر تمام علماء نے مُہرین ثبت کردین یہانتک کہ حضرت شیخ علی متقی نے بھی جو صاحب علوم ظاہری و باطنی تھے محضرنامہ مذکور پر اپنی مُہر ثبت کرکے بادشاہ کے پاس بھیدی بادشاہ نے تامل کرکے فرمایا کہ جب تک شیخ وجیہ الدین کی اسپر مُہر ثبت نہوگی قتل کا حکم نہ دیا جاویگا پس محضر مذکور آپکے پاس بھیجا گیا اور آپ بغرض دریافت حال کے سید صاحب موصوف کی خدمت میں تشریف لیگئے اور پہلی ہی ملاقات مین فریفتہ حال و قال سید صاحب ہوکر استفتا کو پارہ پارہ کردیا اور علما کو جواب مین فرمایا کہ تمہارا فہم کلمات و معانی سید صاحب کو نہین پہونچ سکا اور جو تمنے حکم کیا ہی ظاہر شریعت مین ایسا ہی ہی لیکن یہ معاملہ باطنی ہی اور معراج سید صاحب کا عالم واقع مین وقوع مین آیا ہی اور حالات واقع کو عالم ظاہر کے ساتھ کچھ اعتبار نہین وفات آپ کی ۹۹۸ھ مین ہوئی۔ اور قبر آپ کی احمد آباد مین زیارت گاہ عام ہی۔ تاریخ وفات آپکی لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا۔ سے نکلتی ہی۔

یحییٰ بن بخشی رومی

یحییٰ بن بخشی رومی۔ عالم فاضل۔ فقیہ متبحر تھے بہت لوگون نے آپ سے

فیض پایا اور شرعۃ الاسلام کی شرح تصنیف فرمائی- اور اوائل دسوین صدی مین فوت ہوئے

محمود بن شیخ محمد- بڑے کریم النفس عالم فاضل محب العلم والعلماء تھے پہلے شہر بروسا کے قاضی مقرر ہوئے پھر سنہ ۹۱۱ ہجری مین آپ کو سلطان بایزید خان نے اناطولی مین قضاء عسکر کے عطا کی- آپ نے ترکی زبان مین ایک کتاب محمودیہ نام نظم مین تصنیف کی-

عبد العلی بن محمد بن حسین برجندی- جامع اصناف علوم محسوس ومنقول حاوی انواع مسائل فروع واصول- فقیہ محدث- صاحب زہد وتقویٰ تھے خصوصاً علم نجوم وحکمیات وریاضی مین آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا- علم حدیث کا خواجہ مولانا اصفہانی اور فنون حکمی مولانا منصور اور مولانا معین الدین کاشی سے حاصل کیے باقی علوم اور مولانا کمال الدین شیخ حسین قنوی سے اخذ کیے اور مولانا سیف الدین احمد تفتازانی اور مولانا کمال الدین مسعود شروانی سے بھی استفادہ کیا اور ہمیشہ اوصاف تواضع وپرہیزگاری وحلم اور دینداری سے متصف رہکر نشر علوم اور تالیف وتصنیف مین مصروف رہے- سنہ [illegible] ہجری مین کتاب مجسطی کی شرح لکھی- فقہ مین مختصر وقایہ کی شرح نقایہ اور مناظرہ مین رسالہ عضدیہ کی شرح اور فن اصطرلاب مین رسالہ طوسی کی شرح تصنیف کی اور شرح ملخص چغمینی قاضی زادہ موسیٰ رومی پر حواشی اور رسالہ تذکرہ اور تحریر اور رسالہ شمسیہ پر شروح لکھے اور ایک رسالہ ابعاد واجرام مین نظم مین تصنیف کیا-

مولانا شمس الدین محمود خضری- فارس کے اعاظم واتقیاء مین سے جامع معقول ومنقول تھے مدت تک شہر کاشان مین مقیم رہ کر درس وتدریس اور افادہ علوم مین مصروف رہے- سنہ [illegible] ہجری مین دو رسالے ایک تفسیر سورۂ فاتحہ کتاب اور دوسرا اجمل حدیث صحیحہ مین تصنیف کیے دار السلطنت ہرات مین سلطان میرزا حسین کے پاس بھیجے جسنے منظور فرماکر آپ کو صلہ وانعام سے مالامال کیا-

شیخ اسمعیل حقی آفندی- عارف کامل- فاضل- مفسر- سراج العلماء

زبدۃ الفضلاء تھے۔ آپ نے شیخ عثمان نزیل قسطنطنیہ کے اشارہ سے چھ جلد میں تفسیر روح البیان تصنیف فرمائی جس میں امام اعظم کے مذہب کی تائید اور اعانت کی اور مخالفین کے مذہب کے موافق آیات قرآنی کی تفسیر فرمائی ہے۔

صلاح الدین موسیٰ بن حمید الدین بن افضل الدین۔ آپ بھی اپنے باپ کی طرح بڑے عالم فاضل عابد زاہد تھے اور ہر وقت علم و عبادت و تدریس و نشر علوم میں مصروف رہے اور آٹھ مدارس میں سے ایک کے مدرس ہوئے۔

مولانا حسامی واعظ چونکہ مولانا محمد حسام الدین قہستانی کے اقربا و تلامذہ میں سے تھے اسلیے اسی مناسبت سے حسامی کے نام سے مشہور ہوئے بڑے فصیح و بلیغ و طلیق اللسان اور کثرت قوت حافظہ میں مشہور و معروف تھے چنانچہ بڑی بڑی حکایات کو بعینہ عبارت مصنفین میں منبر پر یاد پڑھ دیتے تھے اور ہر جمعہ کو جامع مسجد دارالسلطنت ہرات میں وعظ کرتے تھے اور چار شنبہ کے روز مزار خواجہ ابو الولید احمد قدس سرہ میں لوگوں کو وعظ و نصائح سے محظوظ و مسرور فرماتے تھے اور مؤلف حبیب السیر متوفی سنہ ۹۴۲ ہجری کے ہمعصروں میں سے تھے۔

محمد بن عبد الاول تبریزی الشہیر بمولی امیر کیو۔ بڑے عالم فاضل۔ عارف علوم عقلیہ و نقلیہ اور جامع فنون اصولیہ و فرعیہ تھے اور صنعت انشاء میں آپ کو معرفت تامہ حاصل تھی۔ باپ آپ کا تبریز کا قاضی تھا آپ نے صغر سنی میں مولی جلال الدین دوانی کو دیکھا اور اپنے باپ کی حیات میں روم کے ملک میں آئے چونکہ آپ کے باپ اور عبدالرحمن بن مؤید میں بڑی دوستی تھی اسلیے اُسنے آپ کو سلطان بایزید خان کے حضور میں حاضر کیا اُسنے آپ کو مدرسہ وزیر مصطفےٰ پاشا کا مدرس مقرر کیا پھر آپ مدارس بروسا و مغنیسا کے مدرس ہوئے بعد ازاں دمشق اور حلب اور قسطنطنیہ کی قضاء آپ کے سپرد ہوئی اور آپ کے اور سید محمد بن عبدالقادر کے درمیان بڑے مناظرے و مباحثے ہوتے رہے۔

مولانا خواجہ شمس الدین پال کاشمیری۔ اعلم علمائے دہر اور مرجع فضلائے

عصر تھے - مرزا حیدر کے زمانہ مین بسبب حق گوئی کے علماء کے درمیان ممتاز تھے اکثر علماء سے بحث و مناظرہ مین غلبہ حاصل کیا اور بدلالت خواجہ داؤد طوسی کے جو آپکے شاگردون مین سے تھے حضرت مخدوم کی خدمت مین پہونچے اور اُنسے طریقت کو حاصل کیا - بعد شہادت میرزا حیدر کے حرمین شریفین کو تشریف لیگئے اور وہین وفات پائی -

حدیقۂ یازدہم

گیارھوین صدی کے فقہاء و علماء کے حالات مین

شیخ عبدالوہاب متقی بن شیخ ولی اللہ مندوی - شہر مندو مین پیدا ہوئے پھر آپ کے والد ماجد جو اکابر و اعیان ولایت مندو سے تھے بسبب حوادثات زمانہ کے ہندوستان مین آکر برہانپور مین سکونت پذیر ہوئے اور تھوڑے دنون کے بعد آپ کو صغیر السن چھوڑ کر فوت ہوگئے آپ کو صغر سنی مین ہی علم اور تصوف کا شوق غالب ہوا اسلیے ملک گجرات اور دکھن و سیلان اور سراندیپ مین سیر کر کے تحصیل علم مین مشغول ہوئے اور اکثر علماء و فضلاء و مشائخ کی صحبت سے فیضیاب ہو کر بیس سال کی عمر مین ماہ جمادی الاولی ۹۶۱؁ھ ہجری کو مکہ معظمہ مین پہونچے اور بعد ادائے حج کے شیخ علی متقی کی خدمت مین حاضر ہوئے اور بارہ سال تک اُنکی صحبت مین رہ کر فقہ و حدیث و علوم شرعیہ وغیرہ مین فاضل اجل اور قاموس اللغۃ اور معارف فقر و تصوف مین عارف کامل اور اولیاے اکمل ہوئے اور بعد وفات شیخ علی متقی کے اُنکے خلیفہ و جانشین ہو کر ۲۶ سال تک مکہ معظمہ مین نشر علوم ظاہری و باطنی مین مصروف رہے اور ان چالیس سال مین کوئی حج آپ سے فوت نہین ہوا اگرچہ بعد وفات پیر روشن ضمیر کے آپ واسطے اداے حقوق ذوی الارحام کے گجرات مین تشریف لائے مگر اُسی سال مکہ معظمہ مین مراجعت فرما کر اُس سال کا حج ادا کر لیا - اگرچہ آپ ہر ایک علوم شرعیہ و نقلیہ کو پڑھاتے تھے لیکن تفسیر و حدیث و تصوف کی برغبت تمام وہ شی مالا کلام تعلیم دیتے تھے اور جو شخص جس ملک کا ہوتا اُسکو اُسی کی زبان

مین تعلیم کے وقت تقریر کرکے سمجھاتے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مکہ معظمہ مین جا کر
آپ سے ہی حدیث کو پڑھا اور صحاح ستہ وغیرہ کتب حدیث کی سند حاصل کی اور سیمیں
تصوف مین آپ کے مرید ہوے اور خرقۂ خلافت حاصل کیا اور آپ کا حال بشرح و
بسط کتاب زاد المتقین اور اخبار الاخیار مین لکھا چنانچہ زاد المتقین مین آپکے حالات مین
لکھا ہی کہ ایک دن آپ کی مجلس مین امام شافعیؒ کے مذہب مین بات شروع ہوئی کہ
اکثر اُنکا مذہب ظاہر حدیث کے مطابق معلوم ہوتا ہی عرض کیا گیا کہ کئی دفعہ اس سے
خلجان دل مین ہوتا ہی اور دل مین گذرتا ہی کہ اگر کوئی شخص شافعی المذہب ہو جاے
تو بہتر ہی آپ نے فرمایا کہ یہ بات اسطرح پر نہین ہی کیونکہ حنفی کتب مین جو ولایت ماوراء النہر
اور ہندوستان مین مشہور ہین اکثر احکام کا اثبات قیاس اور دلائل عقلیہ سے کیا گیا ہی
لیکن اسجگہ ایسی کتابین تصنیف ہوئی ہین کہ ہر ایک قول حنفی پر حدیث صحیح کو وارد کرکے
اُسکا اثبات کیا گیا ہی بلکہ بعض علماے حنفیہ نے اس بات کا التزام کیا ہی کہ ہر ایک
مطلب پر آیت اور حدیث کو معًا لاتے ہین یہانتک کہ اس بات کے کہنے کا موقع ملتا ہی
کہ شافعی ہی اصحاب راے مین سے ہین نہ حنفی چنانچہ اس دعوے کی تصدیق ابن ہمام
کی شرح ہدایہ اور شمنی شرح مختصر وقایہ اور مواہب الرحمن اور اُسکی شرح سے جو بعض
علماے مصر نے تصنیف کی ہین مطالعہ کرنے سے بخوبی ظاہر ہوتی ہی اور فرمایا کہ
تمکو یہ شبہ ظاہراً مشکوۃ کی مطالعہ سے پیدا ہوا ہوگا کہ اکثر احادیث اُسکی شافعی مذہب
کے موافق ہین کہ اُسکے مؤلف نے اُسکی احادیث کو موافق اپنی جستجو و تفحص کے جمع کیا ہی
لیکن حنفی مذہب کے اثبات مین اور احادیث راجح تر جو کتابون مین مذکور ہین موجود
ہین پھر فرمایا کہ اعتقاد صدق وحقانیت مذہب حنفی کا بہت بڑا ہی کیونکہ امام ابو حنیفہؒ
کو ایسے یار و اصحاب مہیا ہوے ہین جو کمال علم و ذکاوت وحدیث و زہد و دیانت و اقدم
و قرب زمانۂ سلف مین متصف تھے اور فرمایا کہ ان رسالون مین جو امام اعظم کے
مناقب مین تالیف ہوے ہین نظر کرنی چاہیے تاکہ حقیقت حال منکشف ہو پھر فرمایا
کہ چونکہ امام ابو حنیفہ رحمۃ نہایت اعظم تھے اسلیے حاسد بہت رکھتے تھے جو اُن پر

طعن کرتے تھے پس بقول مشہور ہر کہ فاضل تر محسود تر پس یہ علامت امام ابو حنیفہؒ کی بزرگی کی ہے۔ وفات آپ کی ۱۰۰۱ھ مین ہوئی۔ تاریخ وفات آپ کی شیخ کامل ہے۔

شیخ مبارک

شیخ مبارک بن شیخ خضر ناگوری اکبر آبادی والد شیخ ابو الفیض فیضی ہند کے علمائے فحول مین سے فقیہ فاضل مفسر کامل۔ جامع علوم عقلیہ و نقلیہ تھے اپنی تمام عمر افادہ و افاضہ اور تنشیر علوم مین صرف کی۔ اخیر عمر مین باوجودیکہ آپ کی بینائی کم ہو گئی تھی مگر محض قوت حافظہ سے تفسیر منبع عیون المعانی چار مجلد کلان مین تصنیف کی اور ۱۰۰۱ھ ہجری مین وفات پائی اور آگرہ مین دفن کیے گئے۔ فخر الملک آپ کی تاریخ وفات ہے۔

محمد بن بدر الدین منشی

محمد بن بدر الدین منشی الاقحصاری۔ عالم اجل فاضل اکمل۔ فقیہ۔ مفسر ماہر فنون متعددہ تھے مقام اقحصار مین تفسیر جلالین کی طرح پر تفسیر تنزیل التنزیل بنام سلطان مراد بن سلیم خان کے واسطے تصنیف فرمائی جسکے طفیل سے آخر ماہ ربیع الآخر سنہ ۹۸۲ ہجری مین مشیخت حرم نبوی سے آپ مفتخر ہوے اور ۱۰۰۱ھ ہجری مین وفات پائی۔ گرامی خلق تاریخ وفات ہے۔

شیخ یعقوب صرفی

شیخ یعقوب صرفی خلف شیخ حسن گنائی عاصمی۔ بڑے عالم فاضل۔ فقیہ۔ محدث۔ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے ۹۰۸ھ ہجری مین پیدا ہوے صغر سنی مین آپ سے آثار زیرکی اور تیز فہمی اور بزرگی کے ظاہر تھے سات سال کی عمر مین قرآن شریف حفظ کیا۔ پھر مولانا محمد آنی سے جو مولانا عبد الرحمٰن جامی کے شاگرد رشید تھے علوم متداولہ اور فنون رسمیہ حاصل کر کے مخاطب بخطاب جامی ثانی ہوے اور حضرت آخوند ملا بصیر سے بھی استفادۂ علوم کیا بعد ازان آپ واسطے تصفیہ باطنی کے سمرقند کو تشریف لیجا کر شیخ حسین خوارزمی کی زیارت سے مشرف ہوے اور کچھ عرصہ تک انکی خدمت مین رہکر انکی توجہ کامل سے خرقۂ خلافت حاصل کر کے کاشمیر مین واپس آئے اور تدریس و ہدایت خلق مین مصروف ہوے پھر کچھ مدت بعد کاشمیر سے سمرقند کو گئے اور باتفاق اپنے مرشد کے حرمین شریفین تشریف لیگئے

اور مشہد مقدس کی زیارت کر کے مکہ معظمہ میں آئے اور شیخ المحدثین ابن حجر مکی وغیرہ سے حدیث کی سند حاصل کی اور بغداد میں آکر امام الائمہ ابو حنیفہ کوفی کا جبہ مبارک حاصل کر کے کاشمیر میں آئے چند سال کے بعد پھر حج کو تشریف لیگئے اور بعد ایک سال کے معاودت فرما کر بہت سی کتب حدیث و تفسیر و فقہ وغیرہ اپنے ہمراہ لائے اور انکو خطۂ کاشمیر میں مروج کیا تصنیفات آپ نے مختلف علوم میں کثرت سے کیں جن میں سے تفسیر قرآن شریف ناتمکمل - شرح صحیح بخاری - مغازی النبوت - حاشیہ توضیح و تلویح - مسلک الاخیار کتاب مناسک حج - روائح - وامق و عذرا - رسالہ اذکار - لیلیٰ مجنون - مقامات مرشد جواہر خمسہ مقابل خمسۂ مولانا عبد الرحمن جامی - شرح رباعیات وغیرہ مشہور و معروف ہیں - وفات آپ کی پنجشنبہ کے روز بعد نماز عشا ۱۲ - ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۰۰۳ ہجری میں ہوئی - سال تاریخ نقل ہادی دین + اول و آخر چراغ بہ یمن + -

محمد بن عبد اللہ بن احمد خطیب بن محمد خطیب بن ابراہیم خطیب بن خلیل بن تمرتاشی غزی - اپنے زمانہ کے امام کبیر فقیہ بے نظیر - حسن الطریقہ - قوی الحافظہ کثیر الاطلاع وحید العصر - فرید الدہر تھے - علوم اپنے شہر غزہ میں شمس محمد مشرقی غزی مفتی شافعیہ سے اخذ کیے - سنہ ۹۹۸ ہجری میں قاہرہ کو گئے اور وہاں صاحب بحر الرائق شارح کنز الدقائق زین بن نجیم مصری اور امین الدین بن عبد العال اور علی بن حنائی وغیرہ سے فقہ حاصل کی اور امام کبیر اور مرجع ارباب فتوی ہوئے - شمس الدین لقب تھا بہت عجیب و غریب اور متقن کتابیں تصنیف کیں جن میں سے کتاب تنویر الابصار فقہ میں ہے کہ جس میں آپ نے نہایت تحقیق و تدقیق کو کام فرمایا اور وہ بسبب اپنی متانت کے مشہور آفاق ہوئی اور کتاب معین المفتی اور منظومۃ الفقہیۃ المسماۃ بہ تحفۃ الاقران اور اسکی شرح مواہب الرحمن اور فتاوی مشہورہ اور ابن ہمام کی کتاب زاد الفقیہ کی شرح اور شرح وقایہ اور شرح وہبانیہ اور شرح یقول العبد اور شرح منار اور شرح مختصر المنار اور شرح کنز تا کتاب الایمان اور حاشیہ درر غیر مکمل اور رسالہ عشرہ مبشرہ کے بیان میں اور رسالہ عصمت انبیاء میں اور رسالہ دخول حمام میں - اور رسالہ لفظ

جوز تیک مین - اور رسالہ قضاء مین اور رسالہ کنائس مین - اور رسالہ مزارعت مین - اور رسالہ وقوف عرفہ مین - اور رسالہ کراہت مین - اور رسالہ حرمت قرأت خلف امام مین - اور رسالہ استنباط خطبہ مین - اور رسالہ احکام و روزہ دار خاص مین - اور رسالہ مشکلات مسائل اور انکی شرح مین - اور رسالہ تصوف اور اسکی شرح مین - اور ایک منظومہ تصوف مین - اور ایک رسالہ صرف مین - اور شرح قطر وغیرہ مشہور و معروف ہین - آپ نے اپنی کتاب تنویر الابصار کی خود شرح تصنیف کی اور اسکا نام منح الغفار رکھا اور نیز ایک جماعت علماء نے مثل علامہ حصکفی مفتی شام کے درمختار نام سے اور ملا حسین بن اسکندر رومی نزیل دمشق اور شیخ عبد الرزاق مدرس مدرسۂ ناصریہ نے شرحین لکھین اور شیخ الاسلام محمد انکوری نے اسپر چند کتابین نہایت عمدہ اور نافع تصنیف کین اور مصنف کی شرح پر شیخ الاسلام خیر الدین رملی نے چند حواشی لکھے - وفات آپ کی ۱۰۰۴ھ مین ہوئی "شیخ عزیز" تاریخ وفات ہی تمرتاش بلاد خوارزم مین سے ایک شہر کا نام ہی -

شیخ عمر بن ابراہیم بن محمد الشہیر بابن نجیم مصری - سراج الدین لقب تھا - فقیہ محقق رشیق العبارۃ - کامل الاطلاع - علوم شرعیہ مین ماہر متبحر - مسائل غریبہ مین غواص - مقبول عام و خاص اور معزز و معظم عند الحکام تھے - علم اپنے بھائی صاحب بحر الرائق سے حاصل کیا - کتاب نہر الفائق شرح کنز الدقائق اور اجابۃ السائل فی اختصار انفع الوسائل تصنیف کین - کتاب نہر مین اپنے بھائی کی شرح کنز پر بڑے مناقشے کیے - وفات آپ کی ۱۰ ماہ ربیع الاول ۱۰۰۵ ہجری مین ہوئی اور اپنے بھائی کے پہلو مین مدفون ہوے - "راسخ قدم" تاریخ وفات ہی -

ابراہیم بن محمد بن محی الدین بن علاء الدین دمشقی - آپ کے والد اصل مین شہر حلب کے رہنے والے تھے لیکن آپ دمشق مین پیدا ہوے اور وہین نشو و نما پاکر علم مین مشغول ہوے پھر قاضی القضاۃ سید محمد بن معلول کی صحبت اختیار کی اور قسطنطنیہ کو تشریف لیگئے پھر دمشق مین آکر سنان پاشا وزیر کے وسیلہ سے روزانہ ساٹھ سکہ عثمانیہ آپ کا وظیفہ مقرر ہوا اور مدرسۂ سلیمیہ صالحیہ دمشق مین درس دیتے رہے

اور جامع اموی مین مدت مدید تک عبادت مین مشغول رہے لیکن علماء کے حق مین شدید التعصب دائم المخاصمت تھے آپ کے اور قاضی محب الدین کے درمیان بڑے مباحثے رہے اور طرفین سے ایک دوسرے کی تردید مین رسالہ تالیف ہوے اور احمد علیشا دی نے بھی آپ کی تردید مین ایک رسالہ لکھا لیکن اسکے تالیف ہونے کے تھوڑے دن بعد آپ دوم شعبان سنہ ۱۰۰۶ ہجری مین بروز سہ شنبہ فوت ہوے اور حسب وصیت مقابر صوفیہ مین دفن کیے گئے۔

محمد بن عبد الملک

محمد بن عبد الملک بغدادی۔ عالم ماہر۔ فاضل متبحر۔ حاوی فروع واصول تھے تفسیر بیضاوی پر سیقول السفہاء سے لیکر آخر سورۂ بقر تک تعلیق تحریر کی اور دمشق مین سنہ ۱۰۰۶ھ مین وفات پائی۔ فرخندہ بنیاد تاریخ وفات ہے۔

مولانا عبد اللہ

مولانا عبد اللہ انصاری سلطانپوری۔ ہند کے اکابر علماء اور اعاظم فقراء مین سے بڑے عارف و متشرع و متورع اور دافع کفر و بدعت اور محی السنۃ و توحید تھے شیر شاہ کے عہد سے اکبر شاہ کے وقت تک مخدوم الملک کے خطاب سے مخاطب رہے جب اکبر شاہ نے مذہب الٰہیہ اختراع کرکے لوگون کو اسکی دعوت کی اور شمس پرستی وغیرہ احکام کو جاری کرکے حکم دیا کہ بجاے کلمہ محمدی کے لا الہ الا اللہ اکبر خلیفۃ اللہ پڑھین تو مولانا نے اسکا مقابلہ کیا اسپر اکبر نے آپ کو کہا کہ آپ میرے ملک سے نکل جائین مولانا ایک مسجد مین معتکف ہوے اکبر نے کہا کہ مسجد بھی میرے ملک کی زمین مین واقع ہے آپ اس جگہ سے بھی نکل جائین پس آپ نے حرمین شریفین کی زیارت کا راستہ پکڑا اور حج کرکے پھر ہندوستان مین آئے آخر بادشاہ کے حکم سے انکو طعام مین زہر دیا گیا جس سے سنہ ۱۰۰۶ ہجری مین شہادت پائی۔ شمع شب افروز تاریخ وفات ہے۔ آپ کی تصانیف سے کشف الغمہ اور منہاج الدین اور عصمۃ الانبیاء وغیرہ معروف و مشہور ہین۔

شیخ ابراہیم بن کسبائی

شیخ ابراہیم بن کسبائی دمشقی۔ محدث۔ فقیہ۔ شیخ القراء تھے یکشنبہ کی رات ۱۵ ربیع الثانی سنہ ۹۵۴ھ کو دمشق مین پیدا ہوے برہان الدین لقب تھا شیخ الاسلام

بدر غزی سے دنلون قرأتین اخذ کین اور علوم پڑھے اور شام مین شیخ القراء احمد بن بدر طیبی وغیرہ سے پڑھا اور مصر مین جا کر ہیثمی وغیرہ سے اخذ کیا شعر بھی کہا کرتے تھے آپ کا سکان جامع اموی مین تھا۔ محدث کبیر محمد بن داؤد مقدسی تزیل دمشق کیطرف سے آپ تدریس مدرسۂ اتابکیہ کے متکفل ہوئے اور عادلیہ کبری مین بھی درس دیا اور مدت تک جامع شیبائی مین خطیب رہے لیکن ادا کرنا خطبہ کا آپ پر مشکل ہوتا تھا اور اُسمین بڑی طوالت کرتے تھے آپ خوش طبع بھی بڑے تھے اور کبھی غفلت بھی آپ پر غالب ہو جاتی تھی۔ دوشنبہ کے روز اخیر ذی قعدہ سنہ ۱۰۰۱ ہجری کو فوت ہوئے اور مقبرہ باب الصغیر مین مدرسہ صابونیہ کے آگے دفن کیے گیے۔ قرآن خوان تاریخ وفات ہے۔

حسام الدین۔ جامع علوم متعددہ حاوی فنون مختلفہ صاحب تصانیف تھے مدت تک مدارس ادرنہ وغیرہ مین مدرس رہکر علوم کو نشر کیا اور شرح وقایہ وغیرہ کے حواشی لکھے اور سنہ ۱۰۰۱ ہجری مین وفات پائی۔

مفتی زکریا بن بہرام۔ اصل مین شہر انقرا کے رہنے والے تھے جو قسطنطنیہ مین آکر متوطن ہوئے اور وہین عرب زادہ عبد الباقی وغیرہ سے مختلف علوم و فنون حاصل کرکے جامع علوم نقلیہ و عقلیہ ہوئے حلب وغیرہ کی قضا آپ کو دیگئی عنایہ اور شرح وقایہ پر حواشی تصنیف کیے اور سنہ ۱۰۰۱ھ مین وفات پائی۔

خواجہ محمد باقی نقشبندی دہلوی۔ اپنے وقت کے امام و مقتدا سے زمانہ جامع کمالات ظاہری و باطنی زاہد متقی موصوف باوصاف کریمہ تھے اوائل مین کابل سے سمرقند مین گئے اور بعد تحصیل علوم فقہ و حدیث اور تفسیر وغیرہ کے خواجہ امکنگی خلیفہ خواجہ عبید اللہ احرار کے مرید ہوئے اور بعد تحصیل و تکمیل کمالات باطنی کے خرقۂ خلافت حاصل کرکے دہلی مین آئے اور تدریس و تلقین خلائق مین مصروف ہوکر صاحب تصانیف و تالیفات ہوئے آپ نہایت کم گو و کم خور و کم خواب تھے اور بعد نماز عشا کے نماز تہجد تک ہر روز دو مرتبہ قرآن شریف کا ختم کرتے تھے اور بعد نماز

تہجد کے فجر تک ۲۱ - مرتبہ سورۂ لیس پڑھا کرتے تھے جب فجر ہوتی تو آپ یہ فرماتے کہ یا الٰہی رات کو کیا ہوا کہ اس جلدی سے گذر گئی اور اُسنے کچھ توقف نہ کیا - ایک دن کا ذکر ہو کہ آپ نے خلف امام نماز مین الحمد پڑھنی شروع کی اُسی وقت حضرت امام ابو حنیفہ رح کی روح پر فتوح آپ کے پاس حاضر ہوئی اور فرمایا کہ یا شیخ میرے مذہب مین بڑے بڑے اولیاء اللہ ہین اور سب نے باتفاق علماے دین امام کے پیچھے نماز مین الحمد کا پڑھنا موقوف رکھا ہو بس آپ کو بھی ترک الحمد خلف امام مناسب ہو - وفات آپ کی چالیس سال کی عمر مین دوشنبہ کے روز ۲۶ - جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ مین ہوئی اور مزار آپ کا دہلی مین زیارت گاہ عام ہو - فخر اسلام تاریخ وفات ہو -

عبد الحلیم بن محمد المشہور باخی زادہ - دولت عثمانیہ کے علماے کبار مین سے علم و فضل مین یگانہ تھے خدا نے آپ کو ذہن عالیہ اور ادراک صحیحہ عطا فرمایا تھا تصنیفات بھی بہت کین جن مین سے شرح ہدایہ اور تعلیقات شرح مفتاح اور درر و غرر اور اشباہ و النظائر وغیرہ مشہور و معروف ہین - وفات آپ کی ۱۰۱۳ھ ہجری مین ہوئی - فخر مجلس تاریخ وفات ہو -

علی بن سلطان محمد ہروی نزیل مکہ المعروف بقاری - نور الدین لقب تھا - اپنے زمانہ کے وحید العصر - فرید الدہر - محقق - مدقق - منصف مزاج - محدث - فقیہ جامع علوم عقلیہ و نقلیہ اور مفتاح سنت نبویہ جماہیر اعلام اور مشاہیر اولی الحفظ و الافہام مین سے تھے خصوصاً آپ کو تحقیق فقہ و حدیث اور درایت علوم کلام و معقول مین ید طولیٰ حاصل تھا اور تحریر عبارات عربی مین ایسی طرز خاص رکھتے تھے کہ کئی ایک جزو ایک وضع پر مسجع و مقفی لکھہ جاتے تھے - ہرات مین پیدا ہوے اور مکہ معظمہ مین آکر خاتمۃ المحققین احمد بن حجر الہیثمی مکی اور ابی الحسن بکری اور عبد اللہ سندی اور قطب الدین مکی سے علم پڑھا اور مشہور زمانہ ہوکر مسند ہزار کے سرے پر درجہ مجددیت کو پہونچے آپ کے اعتراض امام مالک پر مسئلہ ارسال مین اور امام شافعی اور اُنکے اصحاب پر بعض مسائل مین نہ تعصب اور ہوا کی راہ سے ہین بلکہ بسبب قدح

اُن ادلہ کے ہین جو اُسکے برخلاف ہین اور اُس قسم کا اختلاف تمام قسم کے علماء متقدمین و متاخرین مین موجود ہی کچھ آپ پر ہی منحصر نہین۔ تصنیفات آپ کی حسب ذیل ہین تفسیر قرآن شریف۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ۔ نور القاری شرح صحیح بخاری۔ شرح صحیح مسلم۔ حاشیہ تفسیر جلالین مسمی بہ جمالین جسکی تصنیف سے اواخر ماہ ذی الحجہ ۱۰۰۳ھ ہجری مین فراغت پائی۔ شرح شفای قاضی عیاض۔ جمع الوسائل شرح شمائل ترمذی۔ شرح جامع الصغیر فی حدیث البشیر النذیر للسیوطی۔ حرز الثمین شرح حصن حصین۔ شرح اربعین نووی۔ شرح الوتریہ والجزریہ۔ شرح الشرح علی شرح نخبۃ الفکر۔ شرح فقہ اکبر۔ شرح شاطبیہ۔ شرح ثلاثیات البخاری۔ شرح موطا امام محمد۔ سند الانام شرح مسند الامام شرح مناسک الحج۔ الثمار الجنیہ فی اسماء الحنفیہ۔ نزہۃ الخاطر الفاتر فی مناقب الشیخ عبد القادر۔ تزئین العبادۃ تحسین الاشارۃ۔ التدہین للتزئین ہر دو درباب مسئلہ اشارۂ سبابہ در تشہد۔ الحظ الاوفر فی الحج الاکبر۔ رسالہ فی العمامہ۔ رسالہ فی حب الہرۃ من الایمان۔ رسالہ فی العصار۔ رسالہ فی اربعین حدیثا فی النکاح۔ رسالہ ثانی فی اربعین حدیثا فی فضائل القرآن۔ رسالہ فی ترکیب لا الہ الا اللہ۔ رسالہ فی قراۃ البسملۃ اول سورۃ البراءۃ۔ فرائد القلائد فی تخریج احادیث شرح العقائد۔ المصنوع فی معرفۃ الموضوع کشف الحذر عن امر الخضر۔ فتوح المعانی شرح بدء الامالی۔ معدن العدنی فی فضائل اویس القرنی۔ رسالہ فی حکم سب الشیخین وغیرہما من الصحابہ۔ رسالہ سم القوارض فی ذم الروافض۔ فتح باب العنایۃ فی شرح النقایۃ۔ الاہتداء فی الاقتداء۔ احادیث القدسیۃ والکلمات الانسیۃ۔ اعراب القاری۔ تذکرۃ الموضوعات۔ تبعید العلماء عن تقریب الامراء۔ حزب الاعظم۔ حاشیہ مواہب لدنیہ۔ حاشیہ بدء الامالی۔ ہبات البنات۔ الناموس فی تلخیص القاموس۔ رسالہ فی ان حج ابی بکر کان فی ذی الحجۃ۔ رسالہ فی والدی المصطفیٰ۔ رسالہ فی صلوۃ الجنازۃ فی المسجد۔ رسالہ مشرب الوردی فی مذہب المہدی۔ بہجۃ الانسان فی مہجۃ الحیوان۔ شرح عین العلم وغیر ذلک۔ وفات آپ کی مکہ مین ماہ شوال ۱۰۱۴ھ ہجری مین ہوئی۔ محقق درست ایمان تاریخ وفات ہی۔

سید صبغۃ اللہ بروجی

سید صبغۃ اللہ بروجی۔ بڑے عالم فاضل۔ جامع علوم نقلیہ وعقلیہ تھے قصبۂ بروج مین جو گجرات کے شہرون مین سے ہی پیدا ہوئے۔ علوم شیخ وجیہ الدین گجراتی سے اخذ کیے چندے تدریس وارشاد مین مشتغل رہکر حرمین وغیرہ کو تشریف لیگئے جہان سے واپس بروج مین آئے پھر مالوہ کو گئے اور چندے احمد نگر مین سلطان برہان الملک کے پاس اقامت کی پھر حرمین کے ارادہ سے بیجاپور مین پہونچے جہان سلطان ابراہیم نے آپ کی بڑی خدمت کی اور آپکے سفر کا اسباب تیار کر دیا اور آپ مدینہ منورہ مین داخل ہوکر جبل احمد مین ساکن ہوئے جہان آپنے جواہر خمسہ کو معرب کیا جسپر آپکے شاگرد شیخ احمد شناوی نے حاشیہ لکھا اور شیخ محمد عقیلۃ المکی نے کتاب لسان الزمن مین آپ کے حالات نہایت عمدہ لکھے وفات آپکی مدینہ مین سنہ ۱۰۱۵ھ مین ہوئی شمع نور سعادت تاریخ وفات ہی۔

اخوند ملا محمد کمال الدین

اخوند ملا محمد کمال الدین۔ برادر مولانا محمد جمال الدین۔ بڑے عالم فاضل شیخ کامل۔ حلال دقائق۔ کشاف حقائق۔ جامع علوم نقلیہ وعقلیہ تھے جس طرح آپ کے بھائی کی جہت تقویٰ کی طرف راجح تھی اُسی طرح آپ کو نسبت علمی غالب تھی اور باوجود اسکے آپ مجموعۂ علم وعمل وزہد وتقویٰ تھے۔ مدت تک سیالکوٹ ولاہور مین مسند تدریس وتلقین پر متمکن رہکر دور ونزدیک کے لوگون کو علوم ظاہری وباطنی سے مستفیض فرماتے رہے چنانچہ شیخ احمد مجدد الف ثانی اور مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی نے علوم ظاہری آپ سے ہی حاصل کرکے کمالیت حاصل کی۔ وفات آپکی سنہ ۱۰۱۷ھ مین شہر لاہور مین واقع ہوئی لیکن قبر آپکی فی زمانہ مفقود الخبر ہی۔ حدیقۂ فیض تاریخ وفات ہی۔

شیخ نظام الدین تھانیسری

شیخ نظام الدین بن شیخ عبد الشکور عمری تھانیسری۔ جامع علوم ظاہری و باطنی۔ حاوی کمالات صوری ومعنوی۔ واقف رموز شریعت وطریقت ومعرفت وحقیقت توکل وتسلیم مین ثابت قدم۔ راسخ دم۔ اور شیخ جلال الدین تھانیسری کے مرید وخلیفہ تھے علوم غرائب ریمیا وکیمیا وسیمیا ولیمیا وغیرہ مین بھی آپ کو کامل مہارت حاصل تھی۔ تمام

خزائن غیب اور دقائق لاریب آپ پر منکشف تھے چونکہ آپ کا خرچ آمدنی سے زیادہ تھا اسلیے اکبر بادشاہ نے بقول آپکے مدعیان کے آپ پر حسد لیجا کر دو دفعہ آپ کو ہندوستان سے جلا وطن کیا پہلی دفعہ تو آپ حرمین شریفین کی زیارت کو گئے اور بعد ادا ے حج اور زیارت روضۂ رسول مقبول کے پھر ہندوستان مین واپس تشریف لائے جب خطہ برہان پور مین پہونچے تو شیخ عیسی سندھی نے مع اپنے اصحاب کے پا برہنہ آپ کا استقبال کیا اور آپ سے استفادہ و استفاضہ کیا جب دوسری مرتبہ اکبر شاہ نے آپ کو ہند سے جلا وطن کیا تو آپ ماوراء النہر کی طرف تشریف لیگئے اور چونکہ آپکو کمال تسلیم و رضا منظر تھا اسلیے آپ کچھ بھی والی ہند سے متنغص نہوے جب بلخ مین پہونچے تو مدعیان ناہنجار اُس جگہ بھی جمع ہوے اور آپ کی ایذا کے درپے ہوکر والی بلخ کو بھی آپ پر برانگیختہ کیا جب آپ تنگ آئے تو آپ نے جناب سالتمآب سے پناہ چاہی اس پر حضرت رسالت پناہی نے خواب مین خلیفہ پر ظاہر ہوکر فرمایا کہ نظام الدین دوستان خدا و رسول سے ہی اور والی ہندوستان نے جہالت سے اُنکو اپنے ملک سے جلا وطن کیا ہی تجکو چاہیے کہ اُنکا آنا غنیمت سمجھے اور اُنکے حلقۂ ارادت مین اپنے آپ کو داخل کرے ورنہ اگر تو انکی ایذا کے درپے ہوا تو تیری سلطنت بالکل برباد ہو جائیگی تب والی بلخ آپ کا مرید ہوا جس سے آپ کا سلسلہ اُس ملک مین بڑا شائع ہوا۔ آپ نے تصنیفات بھی بہت کی چنانچہ شرح سوانح امام غزالی اور شرح لمعات قدیم و جدید اور تفسیر نظامی اور رسالہ حقیقت اور رسالہ بلخیہ وغیرہ آپکی تصنیفات نہایت مشہور و معروف ہین۔ وفات آپکی ۱۰۳۶ھ مین ہوئی اور مزار آپ کا بلخ مین زیارتگاہ عام و خاص ہی۔ جامع فضل تاریخ وفات ہی۔

ابو بکر طرابلسی۔ شام کے ملک مین قاریون کے شیخ اور عالم فنون کثیرہ متدین قانع۔ گوشہ نشین تھے۔ دمشق مین دروازہ شاغور کے اندر امامت مسجد سیاغوشیہ کی آپ کو تفویض تھی تمام قرائتین ابراہیم بن محمد عمادی المعروف بہ ابن کسبائی سے اخذ کین اور دیگر علوم وہان کے علما و فضلاء سے پڑھے اور ماہ شعبان ۱۰۲۶ھ ہجری

مین وفات پائی اور باب الصغیر مین دفن کیے گئے۔ رافع رایت دین تاریخ وفات ہی۔

خواجہ حیدر چاک کشمیری۔ عالم فاضل محدث کامل۔ جامع علوم نقلیہ و عقلیہ تھے۔ اکثر علوم مدرسہ سلطان قطب الدین سے جو متصل مسجد حضرت کدل کے کنارہ شرقی دریاے بار پر واقع تھا حاصل کرکے اخیر عمر مین حرمین شریفین کو تشریف لیگئے اور ادائے حج کے تحصیل علوم مین مشغول ہوئے اور مکہ معظمہ کے علمائے کابر اور محدثین اجلہ سے حدیث کی اجازت حاصل کی اور ملا علی قاری سے ملاقات کی اور شیخ ابن حجر مکی کی صحبت حاصل کرکے اُنسے حدیث کی اجازت بسند متصل حاصل کی اور جب کاشمیر مین معاودت فرمائی تو گوشۂ انزوا اختیار کرکے عبادت مین مشغول ہوئے اور وسطے قوت حلال کے پیشۂ پشم کاتنے کا اختیار کیا۔ تدریس علوم دینیہ بھی کرتے تھے آپ کے شاگردون مین سے خواجہ محمد تو بیگر جو محشی شرح ملا ہین جو اکثر علوم مین مستعد تھے اور صرف و نحو کی تدریس مین بڑا شغل رکھتے تھے چنانچہ اکثر اہل علم نے اُنسے اُن دو علوم کو حاصل کیا ہی۔ وفات آپ کی واقعہ وباے عامہ ۱۰۲۶ھ سنہ ہجری مین ہوئی اور مقبرہ حضرت ملا اخوند حسین خبار کے شرقی جانب دفن کیے گئے۔ محدث حق نویس تاریخ وفات ہی۔

ابو بکر بن شعیب بن علوی صالحی خادم مزار قطب ربانی۔ تقی الدین لقب تھا۔ جامع معقول و منقول۔ حاوی فروع و اصول۔ خطیب بارع۔ شاعر جید تھے دمشق مین سکونت اختیار کی اور ہمیشہ درویشیہ مین خطیب رہے یہانتک کہ اخیر مین آپ کو ضعف بصر ہوگیا۔ شعر رائق آپ سے یادگار ہین۔ وفات آپکی ماہ ذیقعدہ ۱۰۲۶ھ سنہ ہجری مین ہوئی اور صالحیہ مین دفن کیے گئے۔

مولانا شیخ احمد شورہ بانی۔ خطۂ پنجاب کے علمائے فضلا اور اتقیا ء سے کبرا مین سے جامع علوم ظاہری و باطنی تھے اور قصبہ قصور مین سکونت رکھتے تھے آپکے نے قوم خویشگیان و افغانان شوربان مین علم ظاہری و باطنی کو جمع کیا آپ بڑے متعبد

و زاہد تھے۔ ظاہری علم کا یہ مبلغ تھا کہ علماے لاہور و ملتان وغیرہ سے جو مسئلہ حل نہو سکتا تھا وہ آپ فوراً حل کر دیتے تھے۔ شیخ عبد اللطیف برہانپوری کہتے ہین کہ مین نے اپنی تمام عمر مین علماے ظاہر و باطن مین سے دو شخصون کو ایسا دیکھا ہی کہ اور کسی کو نہین دیکھا ایک شیخ عبد الوہاب مرصیعی۔ دوسرے شیخ احمد شوریانی بلکہ جو شخص قصور سے اُنکے پاس برہانپور مین جاتا اُسکو یہ کہکر (کہ تیرے پاس شیخ احمد شوریانی دریاے شریعت و طریقت جاری ہین تو یہان کیون تشنہ کام آیا ہی) واپس کر دیتے۔ آپ شیخ احمد مجدد الف ثانی و شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور شیخ عیسیٰ سندھی برہانپوری کے معاصرین مین سے تھے اور یہ تینون آپ کی بڑی عزت کرتے تھے آپ کو تصانیف سے بڑا احتراز تھا اور فرماتے تھے کہ ہمکو متقدمین کی تصانیف و توالیف کافی ہین ہم کیون اپنی اوقات کو ضائع کرین اسلیے آپ نے تمام عمر مین صرف ایک کتاب سوالات احمدی رد ملاحدہ و زنادقہ مین تصنیف کی۔ اور سنہ ۱۰۲۰ ہجری مین وفات پائی۔ رشحات الطاف تاریخ وفات ہی۔

محمد عاشق بن عمر۔ بڑے عالم فاضل محدث فقیہ تھے اور شیخ عبد اللہ الفقاری المعروف بمخدوم الملک بن شمس الدین سے حدیث کی روایت رکھتے تھے۔ آپ نے شمائل ترمذی کی ایک نہایت عمدہ شرح تصنیف کی اور سنہ ۱۰۳۲ ہجری مین وفات پائی نکتہ رس نامور تاریخ وفات ہی۔

شیخ احمد بن عبد الاحد بن زین العابدین فاروقی مجدد الف ثانی سرہندی سنہ ۹۷۱ ہجری مین پیدا ہوے آپ کا شجرہ نسب اٹھائیس واسطون سے حضرت عمر فاروق رض خلیفہ ثانی تک منتہی ہوتا ہی۔ آپ فقیہ فاضل۔ محدث کامل۔ جامع کمالات ظاہری و باطنی قطب الاقطاب۔ زبدۃ المقربین۔ مظہر تجلیات الٰہی۔ وارث کمالات حضرت رسالت پناہی۔ معدن خوارق و کرامت۔ عامل سنت و جماعت۔ دافع بدع و ضلالت تھے۔ پہلے قرآن کو حفظ کیا پھر اپنے باپ سے علوم و فنون حاصل کیے بعد ازان سیالکوٹ مین جاکر محقق کمال الدین کاشمیری سے بعض معقولات نہایت تحقیق کے ساتھ پڑھی اور

حدیث کو شیخ یعقوب محدث کاشمیری سے اخذ کیا اور حرمین شریفین مین تشریف لیجا کر کبار محدثین سے صحبت کی اور ائمۂ حدیث کی سند کی اور حدیث مسلسل بالرحمۃ کی ایک واسطے کے ساتھ شیخ عبد الرحمن بن فہد محدث کبیر سے سند حاصل کی اور نیز کتب تفسیر اور صحاح ستہ اور تمام مفردات کی انسے اجازت لی اور حدیث مسلسل بالاولیہ کو قاضی بہلول بدخشانی سے روایت کیا اور سترہ سال کی عمر مین تحصیل علوم سے فارغ ہو کر تدریس مین مشغول ہوے اور رسائل لطیف عربی و فارسی مین تصنیف کیے طریقت مین پہلے اپنے والد ماجد سے ہر چہار سلسلہ کی اجازت حاصل کی پھر سنہ ۱۰۰۸ ہجری مین دہلی مین تشریف لائے اور خواجہ محمد باقی کی ملاقات کرکے انکی بیعت کی ان ایام مین خواجہ محمد باقی نے اپنے دوستون مین سے ایک کو کہا کہ شیخ احمد نام ایک مرد سرہند سے کثیر العلم اور قوی العمل آیا ہی اور چند روز اسنے فقیر کے ساتھ نشست برخاست کی ہی اس عرصہ مین بہت سے عجائب و غرائب حالات اسکے دیکھے گئے ہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ ایک آفتاب ہو گا جس سے جہان روشن ہو گا اور نیز یہ فرمایا کہ شیخ احمد ایک سورج ہی جسکے سایہ مین ہم جیسے ہزارون ستارے گم ہین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تھوڑے دنون مین آپ کی شہرت دور و نزدیک مشہور ہوئی اور آپ کا آستان فیض نشان مجمع اصحاب کمال ہوا اور علما و فضلا اور اکابر و مشائخ زمانہ اور امرا و روسا ترک و تاجیک سے آپ کے حضور مین مشرف ہوے حتی کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی جو ابتداے حال مین آپ کے حق مین بدظن تھے آخر مین آپ کی کمالیت اور جلالت کے معتقد ہو گئے اور مولانا سیالکوٹی نے آپ کو پہلے پہل مجدد الف ثانی کا خطاب دیا۔ شیخ عبد الحق اخبار الاخیار کے خاتمہ مین لکھتے ہین کہ جو نزاع ہزار سال سے درمیان علماے اعلام اور صوفیۂ کرام کے چلی آتی تھی وہ آپ نے اٹھادی اور مورد حدیث صلہ کے ہوے چنانچہ حضرات القدس مین لکھا ہی کہ علامہ سیوطی نے جمع الجوامع مین جو یہ حدیث روایت کی ہی کہ قال رسول اللہ صلعم یکون فی امتی رجل یقال لہ صلۃ یدخل الجنۃ بشفاعتہ کذا و کذا اس سے حضرت شیخ احمد کے وجود باجود کی طرف اشارت

معلوم ہوتی ہی بلکہ آپ نے خود اپنے حق مین لکھا ہی کہ الحمد للہ الذی جعلنی صلۃ بین البحرین آپکے خوارق وکرامات جو کتب مقامات مین مروی ہوے ہین سات سو تک ہین انتہی۔ آپ نے اپنے مکتوبات کی جلد دوم کے مکتوب ۵۵ صفحہ ۱۰۷ و ۱۰۸ مین امام اعظم ابو حنیفہ اور انکے مذہب کو دیگر ائمہ کے مذہب پر بڑی ترجیح دی ہی جسکی نقل حدیقہ اول مین گذر چکی ہی۔ آپکی تصنیفات سے مکتوبات تین جلدون مین اور رسالہ تہلیلیہ اور رسالہ اثبات النبوت اور رسالۃ المبدء والمعاد اور رسالہ مکاشفات الغیبیہ اور رسالہ آداب المریدین اور رسالہ معارف اللدنیہ اور رسالہ رد الشیعہ اور تعلیقات العوارف یادگار ہین وفات آپکی ترسیٹھ سال کی عمر مین منگل کی صبح سلخ ماہ صفر ۱۰۳۴ھ مین ہوئی اور قبر آپکی سرہند مین زیارت گاہ ہی۔

ملا عبد السلام لاہوری۔ عالم اجل۔ فاضل اکمل۔ فقیہ جید مفسر متقن تھے۔ علوم ملا فتح اللہ شیرازی صاحب تفسیر متوفی ۹۹۷ھ سے حاصل کیے اور آپ سے ملا عبد السلام دیوی نے تلمذ کیا۔ تفسیر بیضاوی کے نہایت برجستہ حواشی تصنیف کیے اور ۱۰۳۷ھ مین وفات پائی۔ مشہور نکوین تاریخ وفات ہی۔

عبد القادر بن شیخ عبد اللہ عیدروس یمنی حضرموتی ہندی ابو بکر کنیت محی الدین لقب تھا۔ پنجشنبہ کے روز ۲۰ ماہ ربیع الاول ۹۷۸ھ کو شہر احمد آباد واقع ہندوستان مین پیدا ہوے اور اپنے ملک کے علما و فضلاے دور دراز سے مختلف علوم و فنون حاصل کر کے متفق علیہ عالم و فاضل ہوے اور جو جو علوم عجیبہ و فنون غریبہ آپ کو مختلف مشائخ سے حاصل ہوے انکو بذریعہ تصنیف و تالیف کے نشر کیا اور کثرت سے تصنیفات کی جنمین سے الفتوحات القدسیہ فی الخرقۃ العیدروسیہ۔ الحدائق الخضرۃ فی سیرۃ النبی و صحابۃ العشرۃ۔ المنتخب المصطفی فی مولد المصطفی۔ الدر الثمین فی بیان المہم من الدین۔ اتحاف الحضرۃ العزیزۃ بعیون السیرۃ الوجیزۃ۔ المنہاج الی معرفۃ المعراج۔ الانموذج اللطیف فی اہل بدر الشریف۔ اسباب النجاۃ والنجاح فی اذکار المساء والصباح۔ الحواشی الرشیقۃ علی العروۃ الوثیقۃ۔ منح الباری بختم البخاری۔ تعریف الاحیاء بفضائل الانبیاء۔ عقد اللآل بفضائل الآل۔ بغیۃ المستفید بشرح تحفۃ المرید۔ النفحۃ العنبریۃ فی شرح التبیین العدنیۃ۔ غایۃ القرب فی شرح نہایۃ الطلب۔ اتحاف اخوان الصفا بشرح تحفۃ الظرفا۔ صدق الوفا بحق الاخاء

النور السافر فی اخبار القرن العاشر وغیر ذالک مشہور ومعروف ہین۔ وفات آپ کی احمد آباد مین سنہ ۱۰۳۶ھ مین ہوئی۔ شریعت پناہ تاریخ وفات ہے۔

سید صبغۃ اللہ سلونی سبط شیخ پیر محمد سلونی۔ عالم اجل فاضل اکمل۔ جامع اصناف علوم تھے۔ قصبۂ سلون متعلقہ الہ آباد مین پیدا ہوئے صغرسنی مین اکتساب علوم مین مشغول ہوکر تھوڑی مدت مین مسافت تحصیل کی طے کرلی اور مسند تدریس وتالیف پر جلوس فرما ہوئے پھر حج کو تشریف لیگئے اور مکۂ معظمہ مین کچھ مدت اقامت اختیار کی جہان کے بہت لوگون نے آپ سے تلمذ کیا جنمین سے شیخ عبد اللہ بصری مکی صاحب ضیاء الساری شرح صحیح بخاری ہین پھر ہندوستان کو معاودت فرماکر مرجع انام ہوئے اور سنہ ۱۰۳۹ ہجری مین وفات پائی۔ فخر محفل تاریخ وفات ہے۔

ملا عصمۃ اللہ سہارنپوری۔ مشاہیر علماء دین سے عالم فاضل۔ فقیہ متبحر تھے اپنی تمام عمر کو خدمت علم اور تدریس مین صرف کیا اخیر کو آنکھون سے نابینا ہوگئے تصانیف بھی مفیدہ کین جنمین سے حاشیۂ شرح ملا جامی ہے۔ وفات آپ کی سنہ ۱۰۳۹ھ مین ہوئی۔ دفتر دانش تاریخ وفات ہے۔

مصطفےٰ بن محمد المشہور بعزمی زادہ۔ ملک روم مین علمائے متاخرین مین سے بڑے مشہور علامہ وفاضل اور سب سے تقریر وتحریر مین بڑے لائق وقابل ہوئے ہین آپ کی مشہور تصنیفات سے کتاب درر وغرر اور ابن ملک کی شرح منار پر حاشیہ ہے۔ وفات آپ کی تقریباً سنہ ۱۰۴۰ھ مین ہوئی۔ افضل الزمان تاریخ وفات ہے۔

ابو الیمن بن عبد الرحمن بن محمد تیرو لی حلبی۔ فقیہ فاضل۔ جامع علوم عقلیہ ونقلیہ متواضع۔ حسن الخلق۔ جواد تھے علوم اپنے زمانہ کے علماء سے حاصل کیے اور مدرسۂ عادلیہ مین مدت تک مدرس رہے جب آپ کے بھائی ابی الجود فوت ہوئے تو آپ حلب کے مفتی حنفیہ مقرر ہوئے اور مدت تک افتاء کے کام پر رہے سنہ ۱۰۴۰ھ مین حج کرکے دمشق مین آئے جہان آپ کی بڑی تعظیم وتکریم ہوئی شعر آپ کے مقبول انام تھے۔ اسّی سال کی عمر مین وفات پائی۔

شیخ ابراہیم بن حسن الاحسائی۔ اکابر علماء ائمہ مین سے فقیہ نحوی۔ جامع علوم کثیرہ قائل بالقناعۃ۔ متخلی المفاقہ تھے۔ علوم اپنے شہر کے شیوخ سے حاصل کیے اور مکہ معظمہ مین مفتی عبدالرحمن بن عیسی مرشدی سے اخذ کیا اور اجازت حاصل کی جسمین اُنھون نے آپکے تبحر فی العلوم پر بڑا زور دیا۔ جب شہر احساء مین آئے تو عارف باللہ شیخ تاج الدین ہندی سے طریقہ تصوف اخذ کیا اور آپ سے امیر یحیی بن علی پاشا حاکم احساء نے اخذ کیا وہ آپ کی بڑی تعریف کرتا تھا اور آپ سے اخبار عجیبہ بیان کرتا تھا۔ تالیفات آپ نے کثرت سے کین جنمین سے شرح نظم الاجرومیہ عمریطی اور رسالہ رفع الاسی فی اذکار الصبح والمسا اور اُسکی شرح وغیرہ مشہور ہین۔ علاوہ اُنکے اشعار کثیرہ بھی آپ سے یادگار ہین۔ وفات آپ کی ۲۸ شوال ۱۰۴۸ ہجری کو شہر احساء مین ہوئی۔ قبلہ فضلا تاریخ وفات ہے۔

مخدوم شیخ عبدالرشید بن شیخ مصطفی عبدالحمید عثمان۔ پہلا نام آپ کا محمد رشید تھا اور اسی کو دوست رکھتے تھے اور مراسلات و مکاتبات مین لکھتے تھے۔ لقب آپ کا شمس الدین تھا شاہ میر علماء وقت اور اکابر مشائخ زمانہ سے تھے بعد تحصیل علوم اصولیہ و فروعیہ کے درس و تدریس مین مشغول رہے پھر جاذبہ حقیقی سے اپنے والد ماجد کے مرید ہوکر تمام تعلقات کو ترک کر دیا اکثر کتب حقائق و معارف کو مطالعہ کرتے اور کتب عربی سے بڑا ذوق رکھتے تھے شیخ محی الدین کی کتاب اسرار المخلوقات کی عمدہ شرح تصنیف کی اور مناظرہ مین کتاب رشیدیہ و زاد السالکین اور مقصود الطالبین اور دیوان اشعار تصنیف فرمائے وفات آپ کی ۱۰۸۳ھ مین ہوئی۔ خواجہ گیتی تاریخ وفات ہے۔

مولانا حیدر تیلو بن خواجہ فیروز کاشمیری۔ بڑے عالم فاضل فقیہ محدث صاحب ورع و اتقا متبع سنت تھے۔ سات سال کی عمر مین قرآن شریف حفظ کرکے عبادت الہی اور اداے سنن نبوی مین مشغول ہوے پہلے بابا نصیب سے علوم پڑھے پھر مولانا جوہر ناث سے استفادہ کیا۔ چونکہ ہنوز تکمیل کو نہ پہونچے تھے کہ آپ کے والد ماجد فوت ہو گئے اسلیے آپ کاشمیر سے دہلی مین آئے اور قدوۃ المتاخرین شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے ظاہری علوم حدیث و فقہ و تفسیر وغیرہ کی تکمیل کی

اور صاحب فتویٰ و عالم بے نظیر ہوکر کاشمیر کو واپس تشریف لیگئے اُن ایام مین والی کاشمیر نے تین دفعہ آپ کی خدمت مین حاضر ہوکر کاشمیر کی قضاء کے لیے آپ کو کہا مگر آپ نے قبول نہ کیا جب تقاضا شدید عمل مین آیا تو آپ شباشب کاشمیر سے دوسرے مقام مین چلے گئے جب اور شخص منصب قضاء پر مقرر ہوگیا تو پھر آپ کاشمیر مین واپس آئے۔ وفات آپ کی ۱۰۵۰ھ مین ہوئی اور تاریخ وفات خیر الوریٰ ہی۔

شیخ عبد الحق بن سیف الدین بن سعد اللہ ترک الدہلوی بخاری۔ ابو المجد کنیت تھی آپ کے آباو اجداد اصل مین بخارا کے رہنے والے تھے جو دہلی مین آکر سکونت پذیر ہوے جہان آپ ماہ محرم ۹۵۸ ہجری مین پیدا ہوے۔ اپنے زمانہ کے فقیہ محقق محدث مدقق۔ بقیۃ السلف۔ حجۃ الخلف۔ مورخ اضبط۔ فخر ہندوستان۔ جامع علوم ظاہری و باطنی مستند موافق و مخالف تھے۔ آپ ہی ہین جنھون نے پہلے پہل حدیث کا علم عرب سے لاکر اُس سے ہندوستان کو منور کیا اور اپنی تصنیفات سے علم حدیث کو ہند کے ہر ایک خطہ و قطعہ مین پھیلایا۔ آپ کی فضیلت اور تنقید حدیث مین کوئی موافق و مخالف شک نہین کرسکتا مگر وہ جسکو اللہ انصاف سے اندھا کردے یا تعصب کی پٹی آنکھون پر باندھ لے اعاذنا اللہ منہا۔ ماثر الکرام تاریخ بلگرام مین لکھا ہی کہ آپ نے مبادی شعور سے طاعت حق اور طلب علم مین کمرہمت باندھ کر قریب بلوغت کے اکثر علوم دینیہ کی تحصیل کی اور بائیس سال کی عمر مین فضیلت و کمالیت سے فارغ ہوکر اور قرآن شریف کو یاد کرکے مسند افادات پر اجلاس فرمایا اور عین عنفوان شباب مین ایسا جاذبہ الٰہی [illegible] یار و دیار سے دل اُٹھاکر حرمین شریفین کو متوجہ ہوے اور مدت تک وہان قیام کرکے وہان کے اولیاے کبار اور اقطاب زمان خصوصاً شیخ عبد الوہاب متقی خلیفہ حضرت شیخ علی متقی سے صحبت اختیار کرکے فن حدیث کی تکمیل کی اور وداعِ ارجمند اور خصت ارشاد طالبان مین اختصاص حاصل کرکے مع برکات فراوان وطن مالوفہ مین مراجعت کی اور باون سال کی عمر مین ظاہر و باطن کی جمعیت سے مکنت حاصل کرکے تکمیل فرزندان و طالبان مین مصروف ہوے اور نشر علوم خصوصاً علم شریف حدیث مین ایسی طرز سے

جو دولت علم مین کسی کو علماے متقدمین و متاخرین سے حاصل نہوا تھا ممتاز و مستثنی ہوے
اور فنون علمیہ خصوصًا فن حدیث مین کتب معتبرہ تصنیف کین جن پر علماے زمانہ فخر کرتے
اور انکو اپنا دستور العمل جانتے ہین اور اہل دانش خواص و عوام جہان سے انکے خریدار
ہین تصانیف آپ کی صغیر و کبیر سو مجلد ہین اور بحسب شمار ابیات کے ۵ - لاکھ تک پہونچتی ہین
انتہی - آپ نے خاتمہ اخبار الاخیار مین اپنا حال اس طرح پر لکھا ہی کہ مین تین چار سال کا
لڑکا تھا کہ والد ماجد نے اہل حقیقت کی باتین اس فقیر کے کام جان مین ڈالین اور تربیت
باطنی کو ضمیمۂ شفقت ظاہری کا کیا اور انکی باتون مین سے مجکو بعض مع خصوصیات وقت
کے ابتک خزانۂ خیال مین یاد ہین جو غرابت سے خالی نہین اور عجیب تر یہ ہی کہ فقیر کو
حالت چھڑانے اپنے دودھ کی جبکہ دو اڑھائی سال کی عمر تھی ایسی یاد ہی کہ گویا کل
کی بات ہی - والد ماجد قرآن مجید سبق سبق لکھتے تھے اور مین پڑھتا تھا یہان تک کہ
دو تین مہینے مین تمام قرآن مین نے پڑھ لیا اور ایک مہینے مین قدرت کتابت اور سلیقہ
انشا کا حاصل ہوگیا - کتب نظم و اشعار سے شاید چند جزو بوستان و گلستان و دیوان حافظ
کے پڑھائے بعد ختم قرآن کے میزان یاد کرائی اور مصباح و کافیہ پڑھا یا شاید کوئی جزو ب
اور ارشاد سے بھی مطالعہ کرایا بارہ سال کا تھا کہ شرح شمسیہ اور شرح عقائد پڑھتا تھا
اور پندرھوین سال مین مختصر و مطول پڑھی بعد ازان قرآن شریف کو یاد کیا اور اسی
قیاس پر باقی کتب پر عبور کیا سات آٹھ سال تک فقہاء ماوراء النہر کے درس مین رہا
اور وہ کہتے تھے کہ ہمنے تجھسے فائدہ اٹھایا ہی اور ہمکو تجھپر کوئی احسان نہین لڑکپن سے
مین نہین جانتا کہ کھیل کیا ہوتا ہی اور خواب و آرام و آسائش کیا چیز ہی شوق تحصیل علم
سے ہرگز طعام وقت پر نہین کھایا اور نیند موقع پر نہین کی جاڑے اور گرمی مین
مدرسۂ دہلی مین جو دو میل کی مسافت پر تھا جایا کرتا تھا اور چراغ کی روشنی مین ایک
جزو لکھتا تھا اور باوجود تقسیم اوقات کے مطالعہ کتب و بحث مین شروح و حواشی
سے جو جو دکھائی دیتا تھا قید کتابت مین لانا اسکا ضروریات سے ہوتا تھا کئی دفعہ
عمامہ اور سر کے بالون کو آگ لگ گئی اور مجکو اسوقت خبر ہوئی جب اسکی حرارت

دماغ کو پہونچی باوجود اسکے کثرت صلوٰۃ و اوراد و شب خیزی اور مناجات مین بھی ملفوظ مین ایسی جد وجہد عمل مین آتی تھی جو آدمی حیران تھے اب تک تعلیم وافادہ معاذ اللہ بلکہ تعلیم و استفادہ کے ساتھ بسر کر رہا ہون حضور اور جمعیت میری اختلاط مخلوقات پر موقوف نہین اور زید وعمر کے ذکر سے بھی جو تراکیب نحو مین مذکور ہوتا ہو ملال ہی اور بموجب وصیت باپ کے کہ خبردار خشک ملانہ ہوجیو ہمیشہ عشق اور محبت سے دم مارتا ہون خداوند کریم نے اپنی طرف مجکو بلایا اور اپنے گھر کی طرف کھینچا اور جو کچھ انعام آنحضرت صلعم کی بشارت سے پایا ہی بیان نہین کر سکتا طریقت مین مرید سید موسیٰ رح کا ہون جو حضرت غوث الاعظم رح کی اولاد مین سے ہین اور طریقہ قادریہ رکھتا ہون انتہیٰ۔ ابتداء مین آپ کو جناب شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی سے کچھ مخالفت تھی لیکن اخیر عمر مین اُن خیالات سے رجوع فرما کر صفائی حاصل کر لی۔ آپ کی اشہر تصنیفات سے لمعات شرح مشکوٰۃ عربی مین۔ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ فارسی مین۔ شرح سفر السعادت۔ شرح فتوح الغیب۔ مدارج النبوۃ۔ شرح اسماء الرجال بخاری اخبار الاخیار۔ جذب القلوب الی دیار المحبوب زبدۃ الآثار۔ جامع البرکات۔ مرج البحرین۔ زاد المتقین۔ فتح المنان فی مناقب النعمان۔ تاریخ۔ رسالہ در ماثبت بالسنۃ حلیہ جلیہ سید المرسلین۔ اور چہل رسالہ وغیرہ ہین اور کتب فقہ حنفیہ پر اطلاع وعبور آپ کو یہان تک ہو کہ بیان نہین ہوسکتا۔ تصنیفات آپ کی ہندوستان مین مقبول خاص وعام اور شہرت تمام رکھتی ہو اور تمام مفیدہ ومحققانہ ہی۔ آپ نے آنحضرت صلعم کی نعت مین ایک قصیدہ ساٹھ ابیات کا کہا ہی اور مدینہ منورہ مین پہونچکر آنحضرت کی حضور مین اُسکو پڑھا جسکی اول بیت یہ ہی ؎ بیا اید دلی از ہستی خود ترک دعویٰ کن + سیگفن چشم بر صورت نظر در عین معنی کن۔ وفات آپ کی ۱۰۵۲ھ ہجری مین ہوئی تاریخ ولادت آپ کی توشیح اولیاء اور تاریخ رحلت فخر العلماء اور فخر العالم ہین مقبرہ آپ کا قطب صاحب واقع دہلی مین حوض شمسی کے کنارہ پر واقع ہی۔ کاتب حروف نے بھی آپ کے مرقد شریف کی زیارت سے فیضیابی حاصل کی اور کشش عجیب

اور دلبستگی غریب اُس مقام مین معلوم کی ہی۔

شیخ محب اللہ اکبر آبادی - عالم فاضل - وحید العصر فرید الدہر باخدا اور معمر شخص تھے آپ کی توجہ بیمارون پر نہایت موثر ہوتی تھی۔ تصانیف بھی آپ نے کثرت سے کی جنمین سے شرح کتاب فصوص الحکم اشہر اور نہایت عمدہ ہی۔ وفات آپکی سنہ ۱۰۵۸ھ مین ہوئی اور اکبر آباد مین مدفون ہوے۔

خواجہ بہاری - عالم علوم فقہ و حدیث و تفسیر اور واقف اسرار حقانی تھے اوائل مین اپنے شہر حاجی پور سے نکلکر واسطے تحصیل علوم کے قصبۂ کودہ پور مین آئے اور شیخ جمال الاولیا سے عرصہ تک پڑھتے رہے پھر لاہور مین آکر ملا محمد فاضل لاہوری سے فضیلت کی دستار باندھی اور اُنھین کے گھر مین سکونت اختیار کی آخر کو حضرت میان میر کے مرید ہوکر اُنکے اعظم خلفا مین سے ہوے۔ وفات آپ کی سنہ ۱۰۶۰ ہجری مین ہوئی اور لاہور مین دفن کیے گئے۔ معدن فیوض تاریخ وفات ہی۔

قاضی محمد اسلم - والد میر زاہد - عالم اجل - فقیہ اکمل - جامع علوم عقلیہ و نقلیہ تھے ہرات مین پیدا ہوے اور طلب علم کی غرض سے لاہور مین تشریف لائے اور شیخ بہلول سے جو علماے کبار مین سے لاہور مین تھے علوم حاصل کیے پھر آگرہ مین سلطان جہانگیر کے پاس تشریف لیگئے چونکہ آپ مولانا کلان محدث کے رشتہ دارون مین سے تھے جو بادشاہ کے اُستاد تھے اسلیے آپ کی بڑی عزت ہوئی اور کابل کی قضا آپ کے سپرد کی گئی جسکو آپ نے بڑی دیانت داری کی شہرت سے انجام دیا پھر آپ عسکر کے قاضی ہوے جب شاہ جہان تخت نشین ہوا تو اُسنے علاوہ قضا کے ہزاری کا منصب بھی آپ کو دیا اور آپ تیس سال تک نہایت دیانت سے قضا پر مامور اور سلطانی عنایات کے مورد رہے یہانتک کہ بادشاہ نے آپ کو میزان مین تلوایا اور ساڑھے چھ ہزار روپیہ آپ کو دیا۔ وفات آپ کی سنہ ۱۰۶۱ ہجری مین ہوئی اور لاہور مین دفن کیے گئے۔ فخر اقلیم تاریخ وفات ہی۔

مولانا محمود بن شیخ محمد فاروقی جونپوری ہند کے علماے کبار اور فقہاے نامدار

مین سے فاضل اجل - عالم اکمل - ادیب اریب اور جونپور مین رہتے تھے - جملہ علوم عقلیہ و نقلیہ اپنے جد امجد شاہ محمد اور اُستاذ الملک شیخ محمد فاضل جونپوری سے حاصل کر کے سترہ ۱۷ سال کی عمر مین تحصیل سے فراغت پائی اور مسند تدریس و افادہ پر متمکن ہوے بعض مورخون نے لکھا ہی کہ گیارھوین صدی کی ابتدا مین ہندوستان مین دو ہی مجدد ہوے ایک شیخ احمد سرہندی اور دوسرے آپ - کہتے ہین کہ آپ سے تمام عمر مین ایسا کوئی قول صادر نہین ہوا جس سے آپ نے رجوع کیا ہو آپ کی عادت تھی کہ جب کوئی آپ سے کچھ پوچھتا اگر آپ کی طبیعت حاضر ہوتی تو اُسکا جواب دیدیتے ورنہ کہدیتے کہ میری طبیعت اسوقت حاضر نہین ہی - کتاب شمس بازغہ آپ کی اشہر تصانیف سے ہی - یہ وہی کتاب ہی کہ جس پر جماہیر علماء و فضلا کا اس امر مین اتفاق ہی کہ اسکے برابر آج تک علم حکمت مین کوئی کتاب تصنیف نہین ہوئی - یہی کتاب ہی جسکے پڑھنے سے طالب علم کے سر پر فضیلت کی دستاویز باندھی جاتی ہی - مصنف نے پہلے خود ہی ایک متن لکھا ہی اور پھر اُسکی خود ہی شرح تصنیف کی ہی اور اس کتاب پر بڑے بڑے فضلا مثل ملا نظام الملة والدین و ملا محمد حسن و مولانا محمد یوسف و مولانا محمد عبد الحلیم وغیرہم نے حواشی لکھے ہین - علاوہ اسکے کتاب الفرائد شرح الفوائد اور ایک رسالہ فارسی اقسام لنسوان مین بھی آپ کی تصنیفات سے مشہور ہی - وفات آپ کی ۱۰۶۲ھ ہجری مین ہوئی - اور آپ کی رحلت سے آپ کے اُستاد شیخ محمد فاضل اسقدر غمگین ہوے کہ چالیس روز تک اُنھون نے تبسم نہ کیا اور اُنسے ملحق ہو گئے - فخر آفاق تاریخ وفات ہی -

شیخ محمد فاضل جونپوری - علوم نقلیات و عقلیات مین افضل فضلاء عصر اور امثل علماء دہر - صبور - تقی - حسن الخلق سلیم المزاج تھے تمام عمر مسند افادت و افاضت پر متکی رہکر تعلیم و تدریس مین مشغول رہے جب آپ کے تلمیذ رشید ملا محمود مذکور فوت ہوئے تو آپ بھی اُنکے غم مین چالیس روز کے بعد ۱۰۶۲ھ مین فوت ہو گئے -

آدم الانطالی الرومی المعروف بہ ملا خدا وندگار - جلال الدین رومی کے خلفاء مین سے عالم فاضل - عابد - زاہد - جامع علوم صوری و معنوی مشہور بہ استاذ تھے

اور شہر انطالیہ مین جو قرمان کے ملک مین ساحل بحر رومی پر واقع ہی رہتے تھے جب سوار ہوتے تھے تو آپ کی رکاب مین تقریباً ایک سو مرید وغیر مرید ہوتے تھے اور باوجود اُسکے ہمیشہ عبادت و وعظ مین مشغول رہتے تھے اور مثنوی مولانا روم کو نہایت عمدہ طور سے حل کرتے تھے ابتدا مین سخاوت مین بڑی افراد کرتے تھے یہانتک کہ آپ کا عطیہ سو دینار سے کم نہوتا تھا اخیر کو حج کے ارادہ سے ماہ جمادی الاخری ۶۳ سنہ ہجری کو قاہرہ مین آکر بیمار ہوگئے اور وہین ماہ رمضان مین وفات پائی۔ منزل فیض الٰہی تاریخ وفات ہی۔

مصطفیٰ بن عبداللہ قسطنطنی المعروف بہ کاتب چلپی۔ قسطنطنیہ مین پیدا ہوے اور وہین نشو و نما پایا بڑے عالم فاضل۔ مورخ کامل۔ جامع معقول و منقول تھے تمام عمر درس و تدریس مین مشغول رہے اور حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوے کتاب کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون ایسی عمدہ تصنیف فرمائی جو آجتک اپنا ثانی نہین رکھتی جس مین تمام کتب مصنفہ قبل اسلام اور بعد اسلام کے نام مع اُنکے مصنفین کے حالات اور تاریخ وفیات کی بڑی صحت و تحقیق سے درج فرمائی۔ وفات آپ کی ۶ سنہ ہجری مین ہوئی۔ مورخ طبع سلیم تاریخ وفات ہی۔

مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی۔ بڑے عالم فاضل۔ فقیہ محدث۔ مفسر خصوصاً علم معقولات مین طاق یگانۂ آفاق محسود علمائے معقول ہندوستان اور صاحب تصانیف لیعہ تھے چنانچہ حاشیہ تفسیر بیضاوی۔ اور حاشیہ کتاب مشہور دو حاشیہ مقدمات تلویح وحاشیہ مطول و حاشیہ شریفیہ۔ وحاشیہ شرح عقائد تفتازانی۔ وحاشیہ عقائد دوانیہ وحاشیہ شرح شمسیہ۔ وحاشیہ شرح مطالع۔ وحاشیہ درة الثمینہ فی اثبات واجب تعالےٰ وترجمہ فارسی غنیۃ الطالبین حضرت غوث الاعظم وحاشیہ مسعیدہ الغفور۔ وحاشیہ شرح ہدایۃ الحکمۃ۔ وحاشیہ خیالی۔ تکملہ عبدالغفور۔ حاشیہ قطبی۔ وحواشی ہوامش شرح حکمۃ العین۔ وحاشیہ مراح الارواح وغیرہ آپ کی کمالیت وفضیلت علمی پر شاہد ناطق اور برہان قاطع ہین۔ علوم ظاہری آپ نے مولانا محمد کمال کاشمیری سے پڑھے اور

فیوض باطنی اپنے زمانہ کے مشائخ سے حاصل کیے۔ آپ ہی ہین جنھون نے پہلے پہل شیخ احمد سرہندی کو مجدد الف ثانی کے خطاب سے یاد کیا اور شیخ احمد مجدد الف ثانی نے آپ کو آفتاب پنجاب کا لقب دیا۔ جہانگیر و شاہجہان کے دربار مین آپ کی بڑی عزت و توقیر تھی اور آپ شہزادگان کے اُستاد تھے۔ چنانچہ شاہجہان بادشاہ نے آپ کو دو دفعہ میزان مین تلوایا اور ہر دفعہ چھ ہزار روپیہ دیا۔ آپ کو سیالکوٹ مین سوا لاکھ روپیہ کی جاگیر ملی ہوئی تھی جو آپ کی اولاد کے پاس نسل بعد نسل موجود رہی اور اخیر کو گھٹتے گھٹتے سرکار انگلشیہ کے عہد مین بسبب انقطاع خاندان کے بالکل ضبط ہوگئی۔ بادشاہ کی اجازت سے آپ نے لاہور مین درس جاری کیا اور آپ کے تلمیذ ہوئے [illegible] علما ہند و پنجاب مین سے جابجا چون و چرا نہوئی تھی۔ وفات آپ کی ۱۰۶۸ھ یا ۱۰۶۷ھ مین ہوئی۔ شیخ محسن آپ کی تاریخ وفات ہے۔ آپ کے خلف الرشید ملا عبداللہ الملقب بہ لبیب بھی بڑے عالم فاضل ماہر متبحر تھے چنانچہ عالمگیر بادشاہ اُنکی بڑی عزت کرتا تھا اور کتاب تفریح بر تلویح اُنکی تالیفات سے یادگار ہے۔

حسن بن عمار المصری الشرنبلالی۔ ابو الاخلاص کنیت تھی اعیان فقہاء اور اعلم فضلاء مین سے مشہور زمانہ اور معتبر فی الفتاوی تھے۔ علم عبداللہ نحریری اور محمد محبی اور علی بن غانم مقدسی سے حاصل کیا اور آپ سے ایک جماعت مثل سید احمد حموی اور احمد عجمی اور اسمعیل نابلسی وغیرہم نے استفادہ کیا۔ بہت کتابین تصنیف کین جنمین سے شرح منظومہ ابن وہبان اور درر و غرر کے حواشی اور نور الایضاح فقہ مین اور اُسکی شرح امداد الفتاح اور اُسکا مختصر مراقی الفلاح وغیرہ رسائل ساٹھ سے زیادہ ہین۔ وفات آپ کی ماہ رمضان ۱۰۶۹ھ مین ہوئی۔ مجموعۂ رشادت تاریخ وفات ہے۔ شرنبلالی بضم شین مع راء مہملہ و سکون نون و ضم باء موحدہ خلاف قیاس شبرابلولہ کی طرف منسوب ہے جو مصر کے نواح مین تاجرون کے ایک شہر کا نام ہے۔

احمد شہاب بن محمد خفاجی مصری۔ فرید العصر وحید الدہر اپنے زمانہ مین بدیہی عالم اور نیز افق نثر و نظم فاضل متفق علیہ تھے۔ علوم عربیہ اپنے ماموں ابی بکر شنوانی [illegible]

پڑھے اور فقہ کو شیخ الاسلام محمد رملی اور نور الدین علی زیادی اور خاتمۃ الحفاظ ابراہیم علقمی اور علی بن قائم مقدسی سے اخذ کیا پھر اپنے والد ماجد کے ساتھ حرمین شریفین مین آئے اور واپس جگہ علی بن جار اللہ سے ۱۰۰۸ھ قسطنطنیہ کو ارتحال کیا۔ حواشی تفسیر بیضاوی آٹھ جلد مین شرح شفاء چار جلدین مین شرح درۃ الغواص حریری۔ کتاب ریحانہ۔ رسائل اربعین۔ حاشیہ شرح فرائض۔ حواشی رضی۔ شفاء العلیل فی ما فی کلام العرب من الدخیل۔ دیوان الادب۔ طراز المجالس۔ وغیرہ کتابین تصنیف کین اور ماہ رمضان ۱۰۶۹ھ ہجری مین وفات پائی۔ فاضل محسن آپ کی تاریخ وفات ہی۔ خفاجی خفاجہ کی طرف منسوب ہی جو بنی عامر سے ایک قبیلہ کا نام ہی۔

شیخ زین العابدین بن ابراہیم بن نجیم مصری۔ علامۂ محقق۔ فہامۂ مدقق۔ عالم اجل فاضل اکمل تھے شیخ شرف الدین بلقینی اور شیخ شہاب الدین شعبی اور شیخ امین الدین بن عبد العال اور ابو الفیض سلمی وغیرہ سے علوم پڑھے اور اُنسے افتاء اور تدریس کی اجازت حاصل کی اور اپنے اشیاخ کے عین حیات ہی مین تدریس و افتاء کا کام شروع کر کے بہت لوگون کو فائدہ پہونچایا اور شہرت پائی۔ شرح کنز اور اشباہ و النظائر وغیرہ کتابین تصنیف کین جو علماے حنفیہ کا ماخذ و مرجع ہوئین۔ طریقت کا علم شیخ عارف باللہ سلیمان خضیری سے حل کیا آپ کو حل مشکلات قوم مین بڑا ذوق تھا عارف شعرانی کا قول ہی کہ مین نے دس سال آپ کی مصاحبت کی مگر کوئی عیب کی بات آپ مین نہ دیکھی اور ۹۵۳ھ ہجری مین آپ کے ساتھ حج کیا سو آپ کو اپنے جیران و غلمان کے حق مین جو جاتے آتے تھے بڑا خلیق و شفیق پایا حالانکہ آدمی کے اخلاق سفر مین بدلجاتے ہین صاحب رد المختار بیان کرتے ہین کہ آپ نے علاوہ بحر الرائق شرح کنز الدقائق اور اشباہ و النظائر کے فتح الغفار شرح المنار۔ اور مختصر تحریر الاصول المسمیٰ بہ لب الاصول اور تعلیقات ہدایہ باب بیوع سے اور حاشیۂ جامع الفصولین اور فتاوی اور چالیس رسالے متفرق مسائل مین تصنیف کیے۔ آپ سے آپ کے بھائی شیخ عمر بن نجیم صاحب نہر اور محمد غزی صاحب تنویر الابصار نے اخذ کیا۔ وفات آپکی بقول سید احمد حموی اور مصنف

شیخ زین العابدین

رسائل زینیہ ۸۔ ماہ رجب سنہ ہجری مین ہوئی۔ قمر خلق تاریخ وفات ہی۔

شیخ محمد سعید سرہندی

شیخ محمد سعید بن شیخ احمد بن عبد الاحد سرہندی۔ آپ کا لقب خازن الرحمۃ تھا۔ بڑے محدث۔ فقیہ۔ عالم۔ فاضل۔ زاہد۔ عابد صاحب کرامات تھے۔ علوم نقلیہ و رسمیہ اپنے والد ماجد مجدد الف ثانی سے حاصل کیے اور انھین سے علم طریقت کو اخذ کیا اور مشکوٰۃ شریف پر حاشیہ لکھا اور سنہ مین وفات پائی۔ حوض نور تاریخ وفات ہی۔

ابو الوفا

ابو الوفاء بن عمر بن عبد الوہاب عرضی۔ حلب کے علمائے اعیان سے فقیہ فاضل عالم متبحر۔ متواضع۔ واعظ۔ مفتی حنفیہ تھے اپنی تمام عمر درس و تدریس مین بسر کی اور ایک تاریخ موسومہ بمعادن الذہب اعیان حلب کے تذکرہ مین تالیف کی اور کئی ایک رسالے تصنیف کیے۔ شعر بھی عمدہ کہتے تھے چنانچہ لامیۃ العجم کے مقابلہ مین ایک قصیدہ لامیہ انشاد کیا۔ عید اضحی کے روز سنہ ۹۹۴ ہجری مین پیدا ہوے اور محرم سنہ ۱۰۷۱ ہجری کو وفات پائی۔ خواجہ عالیمقدار تاریخ وفات ہی۔

مولانا عبد الکریم پشاوری

مولانا عبد الکریم بن مولانا درویزہ پشاوری۔ آپ کو اخوند کریم داد کے نام سے بھی پکارتے تھے۔ علوم ظاہری و باطنی اپنے والد ماجد سے حاصل کیے یہانتک کہ آپ محقق افغانستان کے خطاب سے مخاطب ہوئے۔ اخیر کو میر سید علی غواص کے مرید ہو کر خرقہ خلافت حاصل کیا اور صاحب شریعت و طریقت اور حقیقت ہوئے۔ کتاب مخزن الاسلام تصنیف کی آپ ہر روز رات کو ایک جز سفید کاغذ کا اپنے حجرہ مین لیجاتے تھے اور بغیر چراغ روشن کیے تحریر فرما کر صبح اپنے یارون کو دیدینے تھے۔ یہانتک کہ کتاب مذکورہ اختتام کو پہونچی۔ کہتے ہین کہ آپ سے ایک شخص نے پوچھا تھا کہ غوث کسکو کہتے ہین آپ نے فرمایا کہ غوث کی نشانی ہی کہ جب وہ مر جائے اور کوئی شخص اُسکے منہ پر نظر ڈالے تو وہ آگے سے تبسم کرے پس جب آپ نے سنہ مین وفات پائی۔ تو شخص مذکور نے امتحاناً آپکے چہرہ پر نظر ڈالی آپ نے یہانتک تبسم کیا کہ قریب تھا کہ گفتگو کرنے لگین اسپر شخص مذکور نے توبہ کی اور کہا کہ مین اس سے زیادہ اور کوئی دلیل نہین چاہتا مزار آپکا علاقہ یوسف زئی مین زیارت گاہ عام ہی۔ نبع فضل تاریخ وفات ہی۔

محمد آفندی بن تاج الدین بن احمد محاسنی دمشقی - امام فاضل - فقیہ - محدث ادیب اریب - فطن لبیب فصیح العبارات - لطیف الشکل - خوش آواز حسن اخلاق مجمع محاسن شریف خاندان سے ایک بڑے مشہور جلیل القدر تھے پہلے دمشق کے محلہ صالحیہ مین جامع سلطان سلیم کے خطیب مقرر ہوے پھر جامع بنی امیہ کے امام اور خطیب ہوئے اور اسی جگہہ صحیح مسلم کو پڑھا اور ... تعلیقات لکھے اور جامع مذکور کے قبہ منبر مین حدیث کا درس دیتے رہے آپ سے بہت سے علماء دمشق مثل علامہ محقق شیخ علاء الدین حصکفی مفتی شام وغیرہ نے استفادہ کیا - آپ کی نظم فصیح اور نثر بلیغ بھی آپ کے کمالات علمی پر دال ہی - ۱۰۱۲ھ مین پیدا ہوئے اور ۱۰۷۲ھ مین وفات پائی - شیخ عبد الغنی و نابلسی نے ایک نہایت عمدہ قصیدہ آپ کے مرثیہ مین کہا ہی جسکا مطلع اور حسن مطلع یہ دو شعر ہین سے لیھن رعاع الناس ولیفرع الجہل + فبعدک لا یرجو البقاء من لہ عقل + اما جنبۃ قرت عیون اولی النہی + بہا زمنا حتی تدارکہا المحل + محدث دمشق آپکی تاریخ وفات ہے۔

شیخ نور الحق بن شیخ عبد الحق دہلوی - فقیہ محدث - جامع کمالات صوری و معنوی فاضل متبحر - عالم ماہر تھے اور تلمیذ و مرید و مقبول اپنے والد بزرگوار یگانہ روزگار کے تھے چونکہ صاحبقران شاہجہان امام شاہزادگی سے آپ کے جوہر استعداد عالی سے اطلاع رکھتا تھا جب دکھن کو جانے لگا تو آپ کو اکبرآباد کا قاضی مقرر کر گیا چنانچہ آپ نے ایک مدت تک قضا کے منصب کو جیسا کہ چاہیے ادا کیا - تصانیف بھی آپ نے کثرت سے کی اور جس طرح آپ کے والد ماجد نے ترجمہ مشکوٰۃ شریف مین احسان کا ہاتھ کھولا تھا ویسا ہی آپ نے ترجمۂ فارسی صحیح بخاری مین صلاے فیض عام دیکر تیسیر القاری فی شرح صحیح البخاری اور نیز شرح صحیح مسلم تصنیف کی اور نوے سال کی عمر مین ۱۰۷۳ھ مین دہلی مین وفات پائی - شیخ الاسلام تاریخ وفات ہی -

ابراہیم بن عیسیٰ بن ابراہیم بن محمد فقیہ مکی المشہور بہ ابی سلمہ - اپنے وقت کے امام فاضل - فقیہ کامل - مختلف علوم کے صراف - فروع مذہب کے ماہر - فتوی مین متحری و متدین تھے - مکہ معظمہ مین پیدا ہوئے اور وہین نشو و نما پایا کر وہان کے علما

و فضلا سے حدیث۔ تفسیر۔ فرائض۔ فقہ۔ حساب وغیرہ علوم اخذ کیے اور آپ سے مکۂ معظمہ مین ایک جماعت نے تلمذ کیا۔ ۱۴ ماہ رمضان ۱۰۷۶ھ ہجری مین فوت ہوئے اور معلات مین دفن کیے گئے۔ ریاض اجلال تاریخ وفات ہے۔

محمد بن ابی الصفا

محمد بن ابی الصفا بن محمود بن ابی الصفا اسطوانی دمشقی۔ شام کے مشہور فضلاء و نبلاء مین سے علم وفضل وکمال ومعرفت ادب مین خدا کی آیات مین سے ایک آیت تھے اور کئی طرح سے خوشخطی جانتے تھے ۱۰۲۴ھ مین پیدا ہوے اور پاکیزگی وطاعت خدا مین نشو و نما پایا۔ امام محیی کے ماموں تھے آپ کے امام محیی پر تربیت اور تعلیم کے بڑے حقوق ہین۔ علوم شیخ عبد اللطیف جالقی اور شیخ رمضان عکاری اور شیخ محمد محاسنی سے حاصل کیے اور امام ہمام یوسف بن ابی الفتح امام بادشاہ کی صحبت اختیار کی۔ کیونکہ امام موصوف اور آپ کے والد کے درمیان بڑی دوستی تھی اُنکی طرف سے دمشق مین وکیل مقرر ہوے اور مدرسہ ظاہریہ کبری مین درس دیا۔ آپ بڑے صاکت۔ صامت حلو العبارہ حسن العشرت تھے یکایک ۱۰۷۶ھ ہجری مین فوت ہوے اور مقبرہ فرادیس مین دفن کیے گئے۔ فخر نصبہ تاریخ وفات ہے۔

شیخ محمد معصوم

شیخ محمد معصوم بن شیخ احمد مجدد الف ثانی بن عبد الاحد سرہندی۔ جامع علوم ظاہری و باطنی۔ حاوی فروع و اصول۔ قطب الوقت۔ مرشد عصر۔ صاحب کرامات تھے عروۃ الوثقی خطاب تھا۔ علوم اپنے والد امجد مجدد الف ثانی سے پڑھے اور سولہ سال کی عمر مین جمیع علوم ظاہری سے فارغ ہوکر اور فضیلت کی دستار باندھ کر علوم باطنی مین مشغول ہوئے اور اپنے والد ماجد کی توجہ سے تمام اولاد سے گوے سبقت لے گئے صحبت اغنیاء اور مجلس بادشاہ سے آپ کو بڑی نفرت تھی یہانتک کہ شاہجہان بادشاہ آپ کی مصاحبت کی بڑی رغبت رکھتا تھا۔ مگر اُسکو میسر نہوئی البتہ اورنگ زیب عالمگیر آپ کا مرید ہوا لیکن ہمیشہ کی صحبت اُسکو بھی نصیب نہوئی جب آپ نے ہندوستان سے عزم زیارت حرمین شریفین کا کیا تو عرب وعجم سے بیشمار لوگ آپ کے حلقۂ ارادت مین آئے یہانتک کہ جو لوگ آپ کی توجہ سے درجۂ ولایت کو پہونچے ایک لاکھ

سے زیادہ شمار کیے گئے ہین - وفات آپ کی سنہ ۱۰۰۷ھ یا سنہ ۱۰۰۹ھ یا سنہ ۱۰۰۸ھ ہجری مین وقوع مین آئی - مشہور کشوہ اور آرائش مکنونات اور اسرار حقیقت تاریخ وفات ہین اور مجموعۂ مکتوبات آپ کی تصنیف سے یادگار ہے -

ابراہیم بن عبدالرحمن بن محمد بن عماد الدین عمادی دمشقی سنہ ۱۰۱۲ھ ہجری مین پیدا ہوئے ملک شام کے مشہور فضلاء وبلغاء مین سے علم ادب اور نظم ونثر مین بارع فقیہ کثیر المحفوظات - محدث فاضل معقول الہیأت عظیم الہیبت تھے - ابتداء مین علوم اپنے والد ماجد سے پڑھے پھر بورینی مین حسن بن محمد سے مختلف علوم وفنون حاصل کیے اور حدیث کو احمد عیثاوی وغیرہ سے اخذ کیا - باپ کی وفات کے بعد اپنے منجھلے بھائی کے ساتھ روم کا سفر کیا - دو دفعہ حج کیا اور دوسری دفعہ کے حج کے وقت رکب شامی مین قاضی مقرر ہوئے - اخیر عمر مین فالج ہوگیا جس مین ڈیڑھ سال مبتلا رہکر شنبہ کے روز ۱۰ - ربیع الثانی سنہ ۱۰۷۸ھ ہجری مین وفات پائی - اور مقبرہ باب الصغیر مین اپنے والد کے قبر کے پاس مدفون ہوئے - لوح محفوظ تاریخ وفات ہے -

خیر الدین بن احمد بن نور الدین علی بن زین الدین بن عبدالوہاب ایوبی فاروقی رملی - مفسر محدث - فقیہ - لغوی - صوفی - نحوی - بیانی - عروضی - منطقی - کثیر العمر - اپنے زمانہ مین شیخ حنفیہ تھے - شہر رملہ مین سنہ ۹۹۳ھ ہجری مین پیدا ہوئے - علم سراج الدین حانوتی صاحب فتاوی مشہورہ اور احمد بن محمد امین الدین بن عبدالعال سے پڑھا اور اپنے شہر اور مصر مین درس دیا - فتاوی سائرہ تصنیف کیا اور منح الغفار اور عینی شرح کنز اور اشباہ والنظائر اور بحرالرائق اور زیلعی اور جامع فصولین وغیرہ پر حواشی لکھے اور نیز رسائل اور ایک دیوان حروف معجم کی ترتیب پر لکھا اور سنہ ۱۰۸۱ھ ہجری مین وفات پائی - آیت رحمت انیر د تاریخ وفات ہے - بہت لوگون نے مثل محبی وغیرہ کے آپ کے مناقب اور احوال اور بیان مشائخ اور تلامذہ مین طول دیا ہے - ایوبی کی نسبت آپ کے بعض اجداد کی طرف ہے -

اسمعیل بن تاج الدین بن احمد المعروف بہ محاسنی دمشقی - اپنے زمانہ کے امام

عالم شیخ فاضل صاحب ثروت ومال اور جامع اموی واقع دمشق کے خطیب و امام تھے۔ دمشق مین سنہ ۱۰۲۰ ہجری مین پیدا ہوے اور اپنے والد ماجد کی گود مین پرورش پاکر طلب علم مین مشغول ہوئے یہانتک کہ ایک جماعت شیوخ سے تحصیل علوم کرکے بارع و فائق ہوئے جامع اموی اور مدرسۂ جوہریہ مین درس دیا اور بہت سے طلاب آپ کے پاس جمع ہوئے آپ اپنے والد کی طرح تجارت بھی کرتے تھے سنہ ۱۰۶۹ ہجری مین آپ کو دولت علیہ کے حکم سے تدریس مدرسۂ سلیمیہ کی تفویض ہوئی پھر سنہ ۱۰۸۵ ہجری مین مولی عثمان رومی قاضی دمشق کی طرف سے مدرسۂ تقویہ کی تدریس سپرد ہوئی۔ یہان تک کہ اسی سنہ مین دمشق کے اندر وفات پائی۔ فخر قلعہ تاریخ وفات ہے۔

خواجہ معین الدین بن خواجہ محمود نقشبندی۔ کاشمر کے علماے کبار او رمشائخ نامدارین سے اتباع شریعت وترویج سنت وترفیع بدعت اورزہد وورع وتقویٰ مین بےنظیر نہ رکھتے تھے تمام علما وصلحاے وقت آپ کی تحریر وتقریر کو قبول کرتے اور نوادر و نوازل مین آپ کے پاس رجوع لاتے تھے اور بڑے بڑے علماے کاشمیر مثل ملا محمد طاہر کشمیری خلف مولانا حیدر علامہ وملا ابوالفتح کلو وملا یوسف مدرس ومفتی محمد طاہر ومولانا عبدالغنی ومولانا مفتی شیخ احمد وغیرہ جو کاشمیر مین علم شریعت کا کھڑا کرتے تھے آپ کے خط فرمان پر سر رکھتے اور احکام روایت وعدالت مین آپ سے فتویٰ طلب کرتے تھے آپ نے علماے وقت کی درخواست سے کتاب فتاوے نقشبندیہ اور کنز السعادت علوم شریعت وطریقت مین تصنیف کین اور ایک کتاب فارسی دلچسپ مین الموسوم برسالۂ رضوانی دربارۂ خوارق وکرامت والد بزرگوار تالیف کی۔ وفات آپ کی سنہ ۱۰۸۵ ہجری مین ہوئی۔ خلیفۂ عصر تاریخ وفات ہے۔

محمد بن علی بن محمد بن علی بن عبدالرحمن بن محمد بن جمال الدین بن حسن بن زین العابدین حصنی اثری المعروف بہ حصکفی۔ فقیہ محدث۔ عالم۔ فاضل۔ نحوی حافظ احادیث ومرویات۔ طلیق اللسان۔ فصیح البیان۔ جید التقریر والتحریر۔ جامع معقول ومنقول صاحب تصانیف کثیرہ اور مصنف کتب مفیدہ تھے۔ فقہ مین درمختار اور شرح ملتقی الابحر

اصول مین شرح منار۔ نحو مین شرح قطر اور مختصر فتاوی صوفیہ اور تعلیقات بخاری تیس جزو
مین اور تفسیر بیضاوی کا حاشیہ سورۂ بقر سے سورۂ اسرائیل تک اور حواشی درر وغیرہ
رسائل انیقہ اور کتب نمقہ تصنیف فرمائین اور نیز فتاوی ابن نجیم کو جو اُسکے بیٹے اور تمرتاشی
نے جمع کیا تھا جمع کیا۔ آپ کی فضیلت و تحقیق کا خود آپ کے مشائخ اور ہم عصرون نے
اقرار کیا یہانتک کہ شیخ خیر الدین رملی آپ کے اُستاد نے آپ کی سند اجازت مین
یون لکھا ہو کہ محمد بن علی نے پہلے مجھسے ایسے لطیف اور پاکیزہ سوال کیے جنسے مین
اُنکے کمال روایت اور وسعت ملکہ پر واقف ہوا اور اُنکو اُنکے جواب مختصر طور پر دیے
پھر اُنھون نے مجھسے اعلیٰ درجے کے نکات پوچھے چنانچہ مین نے اُنکے جوابات بھی
ویسے ہی دیے پھر اُنھون نے اُنسے بھی اعلیٰ درجہ کے سوال کیے پس مین نے اُنکے
علم و فضل کے توسن کو مضمار کمال مین نہایت سبقت لیجاتا ہوا اور وہان سے نہایت
راحت و آرام سے بغیر کسی طرح کے اضطراب و اضطرار کے لوٹتا ہوا دیکھا پس نوبت
یہان تک پہونچی کہ مین نے اُنسے اور اُنھون نے مجھسے حدیث کی روایت کی اور پھر
یہ اشعار آپ کی تعریف مین کہے ؎ فیا من لہ نکات قد رنا ت فاسال۔ تجاء حیلا فی العلم
غیر مخلحل + یباری فحول الائمۃ فیما یرونہ + و یبرز سیدان غیر مزلزل + تقشر عن لب العلوم
قشورھا + ویاتی بما تحتار من مفصل + ویقوی علی الترجیح فیہ بثاقب + من الفھم
والادراک غیر محول + ویفکر اذا ما حاول العفر قابہ + ان رمت حل الصعب فی الحال
ینجلی + وما قلت ہذا القول الا لعلمہ + بیرت جنابا ہ بانہم مقول + آپ نے ۶۲ سال کی
عمر مین ۱۰۔ ماہ شوال ۱۰۹۹ھ [illegible] مین وفات پائی اور مقبرۂ باب الصغیر دمشق مین دفن کیے گئے
شیخ مقبول تاریخ وفات ہو حصکفی حصن کیفا کی طرف منسوب ہو جو دیار بکر مین ایک قلعہ کا
نام ہو اور مشترک مین لکھا ہو کہ حصن کیفا دریاے دجلہ کے کنارہ پر جزیرۂ ابن عمر
اور میا فارقین مین واقع ہو۔

ابراہیم بن عبد الرحمن سوالاتی دمشقی [illegible] متبحر۔ عالم کثیر الاطلاع۔ ادیب۔ ماہر
شاعر جید الطریقہ۔ استخراج مسائل اور استحضار فروع مذہب پر حاوی تھے

ابراہیم بن عبد الرحمن

ابتدائے جوانی مین تصنیف اشعار ونظم مین مشغول رہے چنانچہ معانی دقیقہ او رنکتے بدیعہ نظم مین منسلک کرتے تھے پھر روم کو تشریف لیگئے اور وہان کے ادباء سے آپ کو محاورت مقبولہ جاری رہے اور جب وہان سے دمشق مین واپس آئے تو مسائل متعلقہ فتوی کی کتابت پر قائم ہوئے اور یہان تک استحضار غریب فروع مذہب اور اُنکے استخراج مین مہارت پیدا کی کہ اُنکے ہم عصرون سے کوئی اُنکے مرتبہ کو نہ پہونچ سکا اُسکے بعد جب شہر کے تمام طلبۂ فقاہت نے اُنکو تکلیف کرنا پڑا تا آپ کو جمع کرنے کتب کا بڑا شوق تھا چنانچہ آپ نے ہر ایک فن سے بہت سی کتابین جمع کین اور اخیر عمر مین اُنکو وقف کر دیا اور ساٹھ سال کی عمر سے گذر کر چار شنبہ کی رات ۱۱ ربیع الاول ۱۰۹۵ھ ہجری کو وفات پائی اور شیخ ارسلان کے مقبرہ مین دفن کیے گئے۔ دائرۃ المعارف مین لکھا ہو کہ آپ ایک مدت مدید تک بیمار رہے اور بڑی دولت اُسکے معالجہ مین صرف کی۔ مگر اُس سے آپ کو رہائی نہوئی۔ فخر دیار تاریخ وفات ہو

محمد بن حسن بن احمد بن ابی یحیی کواکبی حلبی۔ مختلف علوم وفنون کے بحر زخار تھے جن کو اپنے ملک کے علماء وفضلاء سے حاصل کر کے تدریس اور نشر علوم مین مصروف ہوئے۔ تصنیفات بھی عمدہ اور مفید کی چنانچہ وقایہ کو منظوم کیا پھر اُسکی مفید شرح تصنیف کی اسی طرح منار کو منظوم کیا پھر اُسکی شرح لکھی۔ تفسیر بیضاوی پر تعلیقات لکھے اور شرح مواقف پر بھی حواشی تحریر کیے۔ ماہ ذی قعدہ ۱۰۹۶ھ ہجری مین وفات پائی۔ ارباب فیض تاریخ وفات ہو۔

بابا داؤد مشکوٰتی کشمیری۔ فقہ۔ حدیث۔ تفسیر۔ حکمت۔ معانی مین ید طولےٰ رکھتے تھے۔ چونکہ مشکوٰۃ المصابیح آپ کو متناً واسناداً حفظ تھی اسلیے آپ داؤد مشکوٰتی کے خطاب سے مخاطب ہوئے۔ تمام علوم عقلی ونقلی وفنون ظاہری درسمی خواجہ حیدر چرخی سے حاصل کر کے واسطے کسب رموز باطن کے بابا نصیب الدین کی خدمت مین حاضر ہوئے اور مدت تک اُنکی صحبت سے فیض حاصل کیا اور سلوک ومقامات مین عربی وفارسی تصنیفات کین اور کتاب اسرار الابرار سادات الیشان درویشان کاشمیر کے

بابا داؤد مشکوٰتی

کواکبی حلبی

محمد عبد الباقی

کاشمیر کے حالات مین لکھی اور اسرار الاشجار اور کتاب منطق الطیر شیخ عطار رح کو منظوم کیا نیز خواجہ خاوند محمود نقشبندی کی خدمت مین حاضر ہوے اور اُنسے علوم باطن کا کمال حاصل کرکے سنہ ۱۰۹۷ھ ہجری مین وفات پائی اور کاشمیر کے محلہ کندر پورہ مین متصل عیدگاہ کے مدفون ہوئے۔ محدث زیب کشور تاریخ وفات ہی۔

سیف الدین بن شیخ محمد معصوم بن شیخ احمد سرہندی۔ عالم فاضل۔ جامع علوم نقلیہ وعقلیہ صاحب کمالات ظاہری وباطنی وکرامات تھے۔ علوم اپنے والد ماجد سے پڑھے اور اُنھین سے طریقت کو حاصل کیا اور تبع شریعت نبوی کے ایسا تاک تھے کہ محی السنہ کے خطاب سے مخاطب تھے۔ جو شخص کفار وفساق وغیرہ سے آپ کی زیارت کو آتا تھا تائب ہوتا آپ کو دنیا اور اہل دنیا سے نہایت نفرت تھی جب کوئی اللہ کا نام آپکے سامنے زبان پر لاتا آپ بمجرد سننے کے بیہوش ہوکر زمین پر مثل مرغ نیم بسمل کے لوٹتے اور کہتے ہین کہ ایک روز آپ رات کو واسطے ادائے تہجد کے اُٹھکر حجرہ پر چڑھے کہ اتنے مین بانسلی کی آواز آپ کے کان مبارک مین پڑی جسکو سُنکر آپ بے ہوش ہوکر زمین پر گر پڑے جس سے آپ کو سخت ضرب آئی۔ وفات آپ کی سنہ ۱۰۹۸ھ مین واقع ہوئی۔ شیخ صالح جہان تاریخ وفات ہی۔

شیخ ابراہیم بن حسین بن احمد بن محمد بن احمد بن بیری مفتی مکہ مکرمہ الشہیر بہ بیری زادہ اکابر فقہاء حنفیہ مین سے فقیہ فاضل۔ محدث کامل۔ مجدد تاثر علوم۔ ماہر تبحر۔ نقل احکام و تحریر مسائل مین متحری حرمین مین علم فتویٰ مین یگانۂ زمانہ مطالعہ کتب مین منہمک۔ کل ولایات کے علماء کے نزدیک جلالت وفضیلت کے ساتھ مشہور تھے۔ علوم اپنے چچا محمد بن بیری اور عبد الرحمن مرشدی وغیرہ سے پڑھے اور حدیث کو ابن علان وغیرہ سے اخذ کیا اور بہت سے مشائخ نے آپ کو اجازت دی آپکی تصنیفات ستر سے زیادہ ہین جن مین سے حاشیہ اشباہ والنظائر مسمے بہ عمدۃ ذوی البصائر شرح موطا امام محمد دو جلد مین۔ شرح تصحیح قدوری مؤلفہ شیخ قاسم۔ شرح مناسک الصغیر مؤلفہ ملا رحمۃ اللہ۔ رسالہ فی جواز العمرۃ فی اشہر الحج۔ شرح منظومہ ابن شحنہ

سیف الدین بن شیخ محمد معصوم

شیخ ابراہیم بن حسین بیری زادہ

درباب عقائد سیف المسلول فی دفع الصدقة لآل الرسول۔ رسالہ دربارہ مسک وزباد۔
رسالہ دربارہ حمزۃ العقبہ۔ رسالہ دربارۂ اشارۂ سبابہ۔ رسالہ دربارۂ بیض العید اذا
اذخل الحرم۔ رسالہ دربارہ عدم جواز تلفیق ہیں اس اخیر کے رسالے میں آپ نے اپنے
ہم عصروں مکی بن فروخ وغیرہ کا خوب رد کیا ہے۔ ولادت آپ کی مدینہ منورہ میں کچھ اوپر
سنہ ہجری میں ہوئی۔ اور یکشنبہ کے روز ۱۰ شوال ۱۰۹۱ھ ہجری میں وفات پائی اور معلاۃ
میں قریب حضرت سیدۂ خدیجہ کے دفن کیے گئے۔ شیخ عالی محل تاریخ وفات ہے۔ کہتے ہیں
کہ آپ کو موت سے بڑا قلق تھا پس آپ نے آنحضرت کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں
یا ابا الحسن موت ذالك لی اُسوۃ حسنۃ پس آپ نے عرض کی کہ اس شرط سے مرتا ہوں کہ
ہر سال حج کا ثواب میرے لیے لکھا جائے۔ حضرت نے فرمایا کہ ایسا ہی ہوگا۔

آخوند ابو الفتح کلو کاشمیر کے علماء و فضلاء میں سے جامع کمالات ظاہری و باطنی
تھے۔ علوم خواجہ حیدر چرخی سے حاصل کیے استخراج مسائل فقہیہ میں بے نظیر تھے اخیر عمر
میں افتاء کاشمیر کی خدمت بھی آپ سے متعلق ہوئی عقائد اہل تشیع کی تردید میں
کتاب سیف السا بین تصنیف کی اور اُسکے سوا اور کتابیں اور تعلیقات بھی لکھیں اور
تمام عمر درس و نشر علوم میں مصروف رہکر ۱۰۹۱ھ ہجری میں وفات پائی اور مقبرہ سلطان
زین العابدین میں مدفون ہوئے۔ فیاض دہر تاریخ وفات ہے۔

ملا شنگرف گنائی۔ از احفاد حضرت بابا عثمان اوجب گنائی۔ کاشمیر کے علمائے کبار
و فضلائے نامدار سے تھے محدث۔ فقیہ جامع علوم عقلیہ و نقلیہ اور ملا فیروز مفتی کے چچا
تھے اپنے شہر کے علماء سے علوم عقلیہ و نقلیہ حاصل کر کے حرمین محترمین کو تشریف لیگئے اور
وہاں زبدۃ المتاخرین خاتم المحدثین ابن حجر مکی سے حدیث کی اجازت حاصل کی اور کاشمیر
میں واپس آکر تدریس و تعلیم میں مشغول رہے اور محلہ قلاش پورہ میں متصل قبر مولانا
لولی گنائی کے مدفون ہوئے۔ صاحب تاریخ اعظمی لکھتے ہیں کہ کتاب شمائل نبوی خاص
آپ کے ہاتھ کی خط شنگرف سے لکھی ہوئی اور نیز وہ اجازت نامہ جو شیخ ابن حجر نے
پشت اسماء الرجال پر اپنے ہاتھ سے لکھکر آپ کو دیا تھا ہمارے پاس موجود ہے۔

فیض پہنچ ۔۔۔
جیب ۔۔۔

آخوند ملا محمد جمال الدین اپنے وقت کے عالم فاضل متبحر روزگار۔ واقف اسرار تھے با وجود کمال شغل علوم ظاہری کے بابا فتح اللہ حقانی کی خدمت مین حاضر ہوکر استفاضہ امور باطنی کا کیا اور رات دن تدریس علوم ظاہری و باطنی مین مشغول ہوے۔ شیخ نصیر الدین ابو الفقراء نے آپ سے پڑھا اور حدیث کی سند حاصل کی۔ علاوہ اُسکے اکثر اکابر وقت نے مثل بابا نصیب و شیخ اسمٰعیل چشتی وغیرہ کے آپ سے استفادہ کیا۔ آپ اکثر شیخ نور الدین ولی کی تربت پر زیارت کے لیے جایا کرتے تھے ایک دن شیخ نصیر الدین نے کہا کہ حسب ارشاد نبوی صلعم فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم کے آپ کی فضیلت شیخ نور الدین سے زیادہ ہے آپ نے فرمایا کہ ایک روز ہمنے آنحضرت صلعم کو خواب مین دیکھا کہ شیخ نور الدین آپکے پاس بیٹھے ہوئے ہین آپ نے فرمایا کہ اے جمال یہ شیخ نور الدین ہی جو کام اُسنے کیا ہے وہ کسی نے نہین کیا۔ آپ گوشت کم کھایا کرتے تھے اور بے تکلف گھاس اور بوریہ کے فرش پر اوقات بسر کرتے تھے۔ کہتے ہین کہ بابا فتح اللہ کی ایک لڑکی آپکے عقد اور دوسری آپکے بھائی ملا کمال الدین کے عقد مین تھی۔ قبر آپ کی کاشمیر مین ہے۔

خواجہ زین علی ہتورانیواری۔ عالم فاضل۔ محدث کامل تھے شیخ یعقوب صرفی اور ملا شمس الدین پال سے علوم اخذ کرکے حضرت مخدوم شیخ حمزہ کے مرید ہوے اور باوصف رتبۂ فضیلت کے معارف و دقائق تصوف سے حصۂ تام حاصل کیا اور اواسط عمر مین فقر اختیار کرکے زیارت حرمین شریفین کو تشریف لیگئے اور وہان شیخ ابن حجر مکی سے حدیث کی اجازت لیکر کاشمیر مین واپس آئے اور افادۂ و نشر علوم مین مصروف ہوئے جب وفات پائی تو محلۂ رانیواری مین اپنے مسکن کے متصل مدفون ہوئے۔

شیخ علی بن جار اللہ قرشی خالدی مخزومی مکی خالد بن ولید رضہ کی اولاد مین سے کہ معظمہ مین رہتے تھے۔ اپنے وقت کے فقیہ فاضل۔ محدث کامل۔ مفتی و خطیب مکہ تھے آپ ہی تھے جو اُسوقت صحیح بخاری کا جیسا کہ چاہیے درس علی الاطلاق دے سکتے تھے فصاحت و بلاغت اور سلاست طبع و لطافت تقریر و تحریر اور حسن خلق مین دستگاہ کامل رکھتے تھے۔ علاوہ اُسکے محبت درویشون اور اعتقاد مشائخ اور قلت طعام اور ریاضت

نفس مین بھی آپ کو بہرہ وافر حاصل تھا تمام روز حصار حرم شریف پر بیٹھکر امور دنیہ اور
مقاصد علمیہ کو انجام دیتے اور افتار و تدریس مین مصروف رہتے تھے۔ اکابر و شرفا
کی تزویج و تخطیب مین بھی آپ ہی سے لوگ تبرک چاہتے تھے صرف آپ اور آپکے والد
بزرگوار ہی حنفی المذہب تھے اور سب قوم آپ کی شافعی تھی آپ کو فتویٰ کے وقت
کتاب دیکھنے کی کچھ احتیاج نہوتی تھی۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے کتب احادیث
خصوصاً صحیح بخاری آپ ہی سے پڑھی اور احادیث کی سند حاصل کی اور کئی دفعہ
صحیح بخاری کے مذاکرہ کے وقت شیخ مذکور سے فرماتے تھے کہ مجھ اجو تمنے مجھسے
حاصل کیا ہی اُس سے فائدہ لینا میرا زیادہ ہی۔ آپ کو شیخ علی متقی سے نہایت
اعتقاد تھا اور اُنھون نے آپ کو اپنا خرقہ بھی مرحمت فرمایا تھا آپ شیخ عبدالوہاب
سے بھی بڑی محبت رکھتے تھے۔

موالی محمد حنفی

موالی محمد حنفی۔ ولایت شام کے رہنے والے تھے اکثر علوم نقلیہ کے حافظ
تھے خصوصاً تفسیر و حدیث و فقہ اور تصوف مین بڑے ماہر تھے۔ شمائل ترمذی کی
شرح تصنیف کی۔ اکثر اوقات فتوحات مکیہ کو اپنے مطالعہ مین رکھتے تھے اور بسا اوقات
مجردون کی وضع اختیار کر لیتے تھے بعض دفعہ آپکا یہ حال ہوتا تھا کہ بہت سامال آپکے پاس
جمع ہو جاتا تھا اور تھوڑی دیر مین اُسکو خرچ کر دیتے تھے اور جسکو چاہتے دیدیتے تھے
کئی سال تک مکہ معظمہ مین رہتے رہے اور شیخ علی متقی رح کی صحبت مین حاضر ہوتے اور
اُنکا بڑا ادب و اعتقاد کرتے تھے جب شیخ موصوف وفات پا گئے تو اُنکے خلیفہ شیخ
عبدالوہاب کی خدمت مین آتے جاتے اور اُنکی بھی بڑی تعظیم و تکریم کرتے کہتے ہین کہ آپ کئی
دفعہ فوت ہوئے اور پھر زندہ ہوے۔ شیخ عبدالحق زاد المتقین مین لکھتے ہین کہ جن دنون مین
ہم مکہ معظمہ مین تھے تو یہ افواہ اڑی تھی کہ ایک شخص محمد نام نے ولایت شام مین مہدویت
کا دعویٰ کیا ہی جب یہ خبر شیخ عبدالوہاب کی خدمت مین پہونچی تو اُنھون نے فرمایا کہ شاید
مدعی مہدویت کا محمد حنفی ہو گا پھر فرمایا کہ وہ اُس قسم سے ہی کہ جو دعویٰ کریگا اُسکو
پورا کر دیگا وہ عجائب مخلوقات خدا سے ہی اور عجیب و غریب طور رکھتا ہی۔

ملا محمد صادق معروف بہ حکیم دانا ابن مولانا کمال الدین سیالکوٹی - جامع علوم عقلیہ ونقلیہ اور درجۂ تدقیق وتحقیق پر فائز تھے جہانگیر شاہ نے آپ کی کمالیت کا شہرہ سُن کر آپ کو اپنی مجلس مین باریاب کیا جب علماے اہل تسنن وتشیع کا مباحثہ اور معارضہ ہوا تو اہل تسنن کیطرف سے آپ ہی مناظر تھے یہانتک کہ ملا حبیب اللہ شیعہ کو آپ نے ساکت کر دیا اور اپنے گھر محلہ جالیہ مین مدفون ہوئے - ملا محمد صادق حکیم دانا

ملا عبد الرزاق بابدی - بڑے عالم فاضل اور معقولات مین بے نظیر تھے شرح تجرید کا حاشیہ لکھا اور فرماتے تھے کہ میری تالیف کو سمجھنا تو کجا بڑے بڑے عالم صرف پڑھ بھی نہین سکتے - بعد تحصیل کمالات کے سفر اختیار کیا اور شاہجہان بادشاہ نے آپ کو مدرسۂ کابل کا مدرس مقرر فرمایا - کئی راتین کتاب محاکمات پر رد لکھتے رہے جس سے آپ کے دماغ مین خلل ہوگیا اور چھری اپنے حلق پر مار لی مگر شاگردون نے اُسی وقت زخم کو باندھ دیا اور کابل کے مدرسے سے استعفا دیکر کاشمیر مین آئے اور یہین وفات پائی - آپ کے ماموں ملا فاضل بھی عالم مدقق اور محشی مشہور تھے جنھون نے اکثر حواشی مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی کا رد کیا - ملا عبد الرزاق بابدی

مفتی ملا یوسف چک - عالم بے مثل اور فقیہ بے نظیر تھے اور مباحثہ ایسے تھے کہ کوئی آپ کو مباحثہ ومعارضہ مین مغلوب نہ کر سکتا تھا - ملا فاضل اور ملا عبد الرزاق آپ کی کمالیت کے مقر تھے اور آپکے ساتھ علمی بحث نہ کر سکتے تھے آپ اکثر صحبت خواجہ خاوند محمود مین حاضر ہوکر اُنسے دقائق علم فقہ وتفسیر کا افادہ کرتے تھے آپکے فرزند ارجمند ملا عبد النبی بھی بڑے فقیہ اور عالم بے نظیر تھے اور سلوک وسجلات مین آپکی طرح کوئی مفتی ماہر نہ تھا - مفتی ملا یوسف

حدیقۂ دوازدہم

بارھوین صدی کے فقہا وعلماء کے حالات مین

میرزا جاہد بن قاضی محمد اسلم ہروی کابلی - فاضل اجل - عالم نبیہ - منطقی - صاحب ذہن ثاقب - مگر تدریس ترقیق مین شائقین سے گوے سبقت لیگئے تھے - ہندوستان میرزا جاہد

مین پیدا ہوئے۔ علوم اپنے باپ اور دیگر فضلاء ہند سے حاصل کیے سنہ ۱۰۶۴ھ مین آپکو شاہجہان نے محرر وقائع کابل مقرر کیا جب عالمگیر تخت نشین ہوا تو اُسنے سنہ ۱۰۶۸ ہجری مین آپ کو عسکر کا محاسب مقرر کیا بعدازان کابل کی صدارت آپ کو سپرد ہوئی جہان آپنے ہنگامہ افادہ کا گرم کیا اور بہت سے طلبہ علم نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ آپ کی تصنیفات سے حاشیۂ شرح مواقف اور محقق دوانی کی تہذیب کی شرح اور حاشیۂ تصور وتصدیق مصنفۂ قطب رازی اور حاشیۂ شرح ہیاکل یادگار ہین۔ وفات آپکی سنہ ۱۱۰۱ھ مین ہوئی۔ فاضل بے مقابلہ تاریخ وفات ہے۔

ابو بکر بن بہرام دمشقی نزیل قسطنطنیہ۔ بڑے عالم فاضل۔ متقن خصوصاً ریاضی مین یگانۂ زمانہ تھے۔ دمشق مین پیدا ہوے اور بعد تحصیل علوم وفنون کے قسطنطنیہ کو رحلت کی جہان وطن اختیار کر کے اکثر مجالس صدور مین داخل ہوے سنہ ۱۰۹۹ھ مین مدارس سلیمانیہ مین سے ایک کے مدرس مقرر ہوئے پھر حلب کی قضاء آپ کو دی گئی اور ماہ جمادی الاولے سنہ ۱۱۰۲ ہجری مین وفات پائی۔

ملا قطب الدین شہید سہالوی۔ نقلیات وعقلیات مین مقدام تھے آپ کے زمانہ مین ملک پورب مین ریاست علم وتدریس کی آپ پر منتہی ہوئی۔ قصبہ سہالی مین جو علاقۂ لکھنؤ سے ہے پیدا ہوئے۔ علوم ملا دانیال چوراسی اور قاضی کاشی تلمیذ محب اللہ الہ آبادی صاحب رسالۂ تسویہ اور شارح فصوص سے حاصل کیے اور آپ سے اکثر علماء پورب نے تلمذ کیا۔ آپ نے شرح عقائد دوانیہ پر نہایت دقیق حاشیہ لکھا سنہ ۱۱۰۳ھ مین فریق عثمانیہ نے جو سہالی مین رہتا تھا آپ کی حویلی پر ہجوم کیا اور آپکو شہید کر کے حویلی کو جلا دیا۔ فیض باری تاریخ وفات ہے۔

ابراہیم بن سلیمان بن محمد بن عبد العزیز جینینی نزیل دمشق۔ فقیہ نحریر۔ فاضل بے نظیر۔ متقن۔ مورخ۔ حافظ۔ وقائع۔ واقف نحو اسفی نقول۔ جامع فروع۔ حاوی اصول تھے۔ حدود سنہ ۱۱۰۰ ہجری مین شہر جینین مین جو شام کے ملک مین واقع ہے پیدا ہوئے اور رملہ کو تشریف لیگئے جہان خیر الدین رملی حنفی سے تفقہ کیا اور مدت تک

آنکی ملازمت مین رہکر مسائل فقہیہ کے کاتب رہے چنانچہ جب وہ فوت ہوئے تو اُنکا فتاوی
مشہورہ مرتب کیا غرض بعد وفات شیخ مذکور کے دمشق مین آئے اور وہان وطن اختیار کیا
اور کئی کتابین اپنے ہاتھ سے لکھین مصر مین بھی جاکر وہان کے مشائخ اجلہ سے اخذ کیا
آپکو اسماء کتب اور اُنکے مؤلفین اور اسماء و القاب اور تاریخ وفات و انساب و استحضار
فروع فقہیہ و علل حدیثیہ مین معرفت تامہ حاصل تھی تاریخ ابن خرم کو کامل کیا اور بعض
رسائل تاریخیہ تالیف کیے یہانتک کہ دمشق مین منگل کے روز ۶ ماہ صفر ۱۱۰۸ ہجری مین
وفات پائی اور تربت باب الصغیر مین دفن کیے گئے شہنشاہ ولایت تاریخ وفات ہے۔

مولانا محمد امین کالی بلہ میری کاشمیری۔ علماے مدققین اور فقہاے محققین مین
سے صاحب تصانیف مفیدہ تھے۔ اکثر کتب متداولہ مثل شرح تہذیب وغیرہ پر حواشی و
شروح لکھے اور علم فرائض مین نثر و نظم مین رسائل موجز تصنیف کیے اکثر علماے کاشمیر
مثل مولانا عنایت اللہ سال اور ملا محسن وغیرہ آپکے شاگردون مین سے ہین۔ اوقات
شریفہ قناعت و توکل کے ساتھ تدریس و بحث علوم مین مشغول رکھتے تھے۔ آپ نے
واخر عمر مین واسطے تیاری جہیز اپنی دو دختروں کے جو حد بلوغت کو پہونچ گئی تھین ہندوستان
کا سفر اختیار کیا جب آپ دہلی مین پہونچے تو آپ کی دونون لڑکیون نے کاشمیر مین
غلطی سے بجاے دوا کے زہر کھالیا اور جان بحق ہوگئین مولانا کو بشارت ہوئی کہ
آپ کی مہم انجام کو پہونچ گئی۔ اب آپ کاشمیر مین جاکر تدریس و تفسیر علم مین مشغول ہون
اُسپر آپ دہلی سے کاشمیر مین تشریف لائے اور ہنگامۂ درس و تفسیر علوم گرم کیا۔ آپ
طبع بھی موزون رکھتے تھے چنانچہ کہتے ہین کہ ایک دفعہ کاشمیر کا قاضی جب ہندوستان
سے پھر کر کاشمیر مین پہونچا تو آپ اُسکی ملاقات کے لیے گئے مگر اُسنے بسبب مدت کی مفارقت
کے آپکو نہ پہچانا اور جب نام پوچھنے سے آپکو پہچانا تو بڑا عذر کیا آپ نے فرمایا کہ آپ
بیشک معذور ہین کیونکہ مقولہ اذا جاء القضاء عمی البصر مشہور ہے۔ وفات آپکی ماہ رمضان لوم
لیلۃ القدر ۱۱۰۴ ہجری مین ہوئی۔ معظم جہان تاریخ وفات ہے۔

ملا عبد الشکور تیلو۔ جامع علوم عقلیہ و نقلیہ صاحب ورع و تقوی تھے جوانی مین

مولانا محمد امین کالی بلہ میری

ملا عبد الشکور تیلو

تحصیل علوم مین مشغول ہوکر خواجۂ حیدر چرخی وغیرہ فضلا رسے استفادہ کیا اور تھوڑی سی
مدت مین حقائق ودقائق علوم مین فائز ہوئے اکثر درس منقولات اور فقہ مین اشتغال
رکھتے تھے۔ بادشاہ عالمگیر نے جو روپیہ واسطے علماے کاشمیر کے بھیجا تھا اُسمین آپنے
حصہ لینا قبول نہ کیا اور سنہ ۱۱۱۳ ہجری مین وفات پائی۔ ملا محمد اشرف نے جو آپکے استادزادہ
کے شاگرد ہین آپ کے مرثیہ مین بزبان عربی ایک قصیدہ کہا ہے جس مین تاریخ وفات
آپ کی ـہ لامات بوفاتہ علوما لکھی ہے۔

شاہ رضا قادری

شاہ رضا قادری سطاری لاہوری۔ اعاظم علماے دین اور کبراے مشائخ
روے زمین سے علوم ظاہری مین صاحب فتوی اور علوم باطنی مین اہل ارشاد تھے
مشائخ متاخرین مین سے جس قدر فتوحات ظاہری وباطنی آپ کو نصیب ہوئی ہین پنجاب
اور لاہور مین کسیکو میسر نہین ہوئین جو کچھ آپ کی زبان سے نکلتا تھا ویسا ہی ظہور مین
آتا تھا کرامتین وخوارق بے اختیار آپ سے ظاہر ہوتے تھے۔ وفات آپکی ۱۲۔ جمادی الاول
۱۱۱۸ھ مین ہوئی۔ مزار آپ کا لاہور مین ہے۔ آیت رحمت جہان تاریخ وفات ہے۔

قاضی محب اللہ بہاری

قاضی محب اللہ بہاری بن عبد الشکور۔ علوم کے بحر زخار۔ فقیہ۔ اصولی۔ منطقی
حاوی فروع واصول۔ نتیجۃ السلف حجۃ الخلف تھے۔ موضع کڑہ مین جو مضافات بہار
مین واقع ہے پیدا ہوئے۔ اوائل کتب درسیہ کو متفرق مقامات سے حاصل کیا پھر
درس قطب شمس آبادی مین داخل ہوئے جہان سے بحر علوم اور بدر منیر النجوم ہوکر دکھن
کو تشریف لیگئے اور شاہ عالمگیر سے ملے اُسنے آپکو لکھنو کا قاضی بنادیا پھر کچھ مدت بعد
حیدرآباد کے قاضی بنائے گئے کسی قدر مدت کے بعد بادشاہ نے آپکو قضا کے عہدہ سے
معزول کرکے اپنے پوتے رفیع القدر بن معظم کی تعلیم پر مقرر کیا اور جب عالمگیر نے اپنی اخیر عمر
مین کابل کی حکومت اپنے بیٹے معظم الملقب بہ شاہ عالم کے سپرد کی اور وہ مع اپنے بیٹے
رفیع القدر کے دکھن سے کابل کو گیا تو آپ بھی اُسکے ساتھ کابل کو گئے۔ سنہ ۱۱۱۸ھ مین شاہ
عالمگیر کی وفات پر جب شاہ عالم ہندوستان مین پہونچا تو اُسنے آپکو منصب جلیلہ صدارت ممالک
ہند کا سپرد کیا اور فاضل خان کا لقب دیا یہانتک کہ سنہ ۱۱۱۹ ہجری مین آپ نے وفات پائی

شیخ دہر تاریخ وفات ہی۔ آپ کی تصنیفات مین سے سلم العلوم منطق اور مسلم الثبوت اصول فقہ اور جواہر الفرد مسئلہ جزء لایتجزیٰ مین مدارس علماء مین متداول اور مقبول ہین۔ آپ نے جسطرح سلم العلوم تصنیف کر کے علم منطق کو زندہ کر دیا ہی اسی طرح کتاب مسلم الثبوت تصنیف فرما کر علم اصول فقہ کو فروغ دے دیا ہی۔ اور ثابت کر دیا ہی کہ جملہ علوم نقلی و عقلی حدیث و تفسیر اور فقہ وغیرہ بغیر اصول فقہ کے ہرگز نہین آسکتے۔

مولانا محمد محسن کشو کاشمیری۔ جامع علوم نقلیہ و عقلیہ تھے۔ ملا محمد امین کانی اور دیگر فضلاء سے علوم حاصل کر کے تھوڑی سی مدت مین اپنے اقران سے فائق ہو گئے خصوصًا علم معقولات مین اعلیٰ مہارت حاصل کی آپ کے درس مین عجیب فیض تھا۔ شاذونادر کوئی بے بہرہ رہا ہوگا۔ اکثر کتب خصوصًا ہدایہ و مطول پر حواشی اور تعلیقات لکھے۔ اخوند ملا نازک سے علوم باطنی حاصل کیے۔ صاحب تاریخ اعظمی لکھتے ہین کہ آج کے دن اکثر طلبۂ علم جو مرتبۂ افادہ کو فائز ہوئے ہین آپ کی شاگردی سے منسوب ہین ابھی عمر آپ کی پچاس سال کو نہ پہونچی تھی کہ ۱۱۱۹ہجری مین آپ نے وفات پائی اور محلہ تاشون مین مقبرہ سید محمد کرمانی مین مدفون ہوئے۔

مفتی ابو الصفا بن احمد بن ایوب عدوی صالحی دمشقی خلوتی۔ اپنے زمانہ کے شیخ امام۔ صدر الصدور۔ علامہ۔ فاضل بارع۔ فقیہ۔ مفسر۔ نحوی تھے۔ دمشق مین ۱۰۴۵ھ مین پیدا ہوے اور وہین نشو و نما پا کر اپنے والد ماجد سے طلب علم مین مشغول ہوے اور اُنسے طریق خلوتیہ اخذ کیا اور شیخ ابراہیم فتال دمشقی وغیرہ فضلاء سے پڑھا یہانتک کہ بارع دقائق اقران ہوئے دمشق مین افتاء حنفیہ کی خدمت آپ کے سپرد ہوئی اور مرتے دم تک مفتی رہے حج بھی کیا اور مکہ معظمہ مین مدرسہ مرادیہ کے متولی رہے جہان آپ کی بڑی شہرت اور قدر و منزلت ظاہر ہوئی۔ آپ کے تصنیفات سے ایک فتاوی متداول ہی۔ وفات آپ کی منگل کے روز ۱۲۔ ماہ ذی الحجہ ۱۱۲۰ ہجری مین ہوئی اور تربت مرج الدحداع مین دفن کیے گئے۔ فاضل دہر تاریخ وفات ہی۔ عدوی عدی بن مسافر صحابی کی طرف منسوب ہی اور آپ کے اجداد بقاع عزیز کے جو دمشق کی نواح

مین واقع ہو رہنے والے تھے۔

شیخ جان محمد لاہوری

شیخ جان محمد لاہوری - شریعت وفقہ وحدیث مین عالم کامل اور طریقت ومعرفت مین مقتداے زمانہ تھے اور لاہور کے محلہ پرویز آباد مین جسکی آبادی شہر سے باہر تھی رہتے تھے۔ صغر سنی مین شیخ عبد الحمید خلیفہ شیخ اسمٰعیل المعروف بہ میان کلان لاہوری سے تحصیل علم مین مشغول ہوئے ایک دن ہمراہ اُستاد کے میان صاحب موصوف کی خدمت مین حاضر ہوے میان صاحب نے آپ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ اے لڑکے اگر تو عالم فاضل اور صاحب تحصیل ہوجائے تو ہمارے ساتھ احادیث کا تکرار کیا کریگا آپ بسبب شرم وحیا اور نہایت ادب کے خاموش رہے شیخ عبد الحمید نے آپ کو کہا کہ اے لڑکے کہو کہ اگر آپ کی توجہ موجہ سے تحصیل علم مین فائز المرام ہوجاؤن تو آپ کی خدمت مین حاضر ہونگا آپ نے ان کلمات کو ادا کیا اسپر میان موصوف نے ہاتھ اُٹھا کر آپ کے حق مین دعا کی جو درجۂ اجابت کو پہونچی اور آپ نے چند ماہ مین استعداد کلی بہم پہونچائی جب شیخ عبد الحمید نے دیکھا کہ آپ مجھسے علمی طاقت مین زیادہ ہوگئے ہین اور ابھی انکا طائر ہمت بلند پروازی مین ہی تو اپنے سے علحدہ کر کے آپ کو شیخ تیمور کے حوالہ کیا جو لاہور مین اکابر علماے وقت سے تھے پس آپ نے تھوڑے سے عرصہ مین اُنسے استفادہ کر کے فضیلت کی دستار حاصل کی ایک دن حضرت میان صاحب اپنے مدرسہ مین مستغرق بحر مراقبہ تھے کہ آپ کا خیال دل مین گذرا اور فوراً آپ کو اپنی طرف جذب کیا آپ اُس کشش کے سبب سے فی الفور حاضر آئے اور میان صاحب نے آپ کو بغلگیر فرما کر نعمت وافر عطا کی اور ولایت کے مرتبہ پر پہونچایا اور فرمایا کہ آیندہ حسب وعدہ خود دوشنبہ وجمعہ کو ہمارے پاس آ کر احادیث کا تکرار کیا کرو چنانچہ آپ ہمیشہ تا حیات میان صاحب بایام مقررہ اُنکی خدمت مین حاضر ہوکر احادیث کا تکرار فرماتے اور جس حدیث مین شبہہ عائد ہوتا میان صاحب مراقبہ مین روح پر فتوح حضرت رسالت پناہ سے تصحیح فرماتے۔ وفات آپ کی سنہ ۱۱۲۰ ہجری مین ہوئی اور محلہ پرویز آباد مین دفن کیے گئے کہتے ہین کہ آپ نے بعد چند سال کے مقدم محلہ مذکور کو جو آپ کا خادم تھا خواب مین دکھائی دیکر فرمایا کہ ہماری نعش کو یہان سے

کہا اگر متصل حضرت میان صاحب کے دفن کرو ورنہ تیرے محلہ مین سخت بلا نازل ہوگی صبح کو مقدم مذکور نے آپ کی نعش مبارک کو وہان سے نکلواکر میان صاحب کی قبر کے پاس دفن کرادیا۔ بحر فضل تاریخ وفات ہے۔

سید قطب الدین شمس آبادی۔ قطب العلماء اور مدار الفضلاء تھے اصل مین آپ سادات امیٹھی سے تھے جو پورب مین واقع ہے جہان سے آپ شمس آباد متعلقہ قنوج مین آکر سکونت پذیر ہوئے۔ علوم ملا قطب الدین وغیرہ اساتذۂ عصر سے حاصل کیے اور اخیر عمر تک تدریس مین مشغول رہے آپ سے خلق کثیر نے تلمذ کیا آپ باوجودیکہ ایسے تنگدست تھے کہ گھر مین آگ تک روشن کرنے کی دستگاہ نہ رکھتے تھے مگر بڑے قانع تھے اور اپنی حاجات کو کسی پر ظاہر نہ کرتے تھے اور بڑی کشادہ پیشانی وکشادہ زبان وحالت سے تدریس مین مشغول رہتے تھے ستر سال کی عمر مین ۱۱۲۱ھ مین فوت ہوئے۔ عفت شعار تاریخ وفات ہے۔

قاضی حیدر الملقب بقاضی خان۔ کاشمیر کے علمائے متبحر اور فقہائے نامدار مین سے تھے۔ علم مولانا عبد الرشید زرگر سے حاصل کیا جب جملہ علوم مختلفہ فنون مین کمالیت کو پہونچ گئے تو بسبب تنگی معاش کے وطن کو چھوڑ کر عالمگیر کے لشکر مین آئے اور سیادت خان صدر الصدور سے آشنائی پیدا کرکے بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور بادشاہ کی شفقت سے شہزادون کی تعلیم پر مامور ہوئے بعد چندے شہر دہلی کے قاضی ہوگئے اور اپنے کمال عدل وانصاف سے بادشاہ کو یہانتک راضی کیا کہ قاضی القضاۃ کے لقب سے ملقب ہوئے۔ وفات آپ کی اسہال کے مرض سے ۱۱۲۱ ہجری مین ملک دکن مین ہوئی اور نعش آپ کی وہان سے اٹھاکر کاشمیر مین لیگئے اور شہر کے باہر باغ بچہ پورہ مین دفن کی گئی۔ فاضل دور آپ کی تاریخ وفات ہے۔

ملا محمد اشرف خلف خواجہ محمد طیب۔ آپ احفاد مولانا علامہ خواجہ حیدر چرخی سے بڑے ذکی۔ جید طبع مستقیم مزاج۔ عالم فاضل تھے۔ اپنے بزرگون سے کمالات حاصل کرکے مولانا محمد محسن کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اُنسے علوم فقہ وغیرہ

حاصل کرکے بڑے متبحر ہوئے اور تصنیفات رائقہ علم قرأت اور رد شیعہ اور بعض فنون مین مثل جواہر الحکم وغیرہ کے تصنیف کین اور اکثر تصانیف مین مجادلہ اور بلاغت کلام مین اپنے اقران سے ممتاز تھے۔ آغاز سن کہولت مین ۱۱۲۳ھ ہجری مین وفات پائی۔

مولانا عنایت اللہ شال کاشمیری۔ بڑے عالم فاضل۔ فقیہ محدث متقی متورع۔ جامع کمالات ظاہریہ و باطنیہ تھے۔ علوم و فنون مولوی ابو الفتح اور مولانا عبد الرشید زرگر اور فرزندان خواجہ حیدر چرخی سے حاصل کیے اور خدا کے فضل سے تھوڑی سی مدت مین اپنے وقت کے علماء و فضلاء سے گوے سبقت و فوقیت لیگئے۔ علم فقہ و حدیث اور اسکے طرق اسانید خصوصاً درس صحیح بخاری مین نظیر نہین رکھتے تھے کہتے ہین کہ چھتیس ۳۶ دفعہ آپ نے اول سے آخر تک صحیح بخاری کا مذاکرہ کیا اور مثنوی مولانا روم کے پڑھنے کے آپ بڑے شائق تھے علوم باطن مین بھی آپ نے مشائخ سے خرقہ خلافت حاصل کیے اور تمام عمر تدریس و نصائح و وعظ مین معروف رہے اور طبع موزون رکھتے تھے شعر صوفیانہ دردمندانہ کہتے تھے۔ اڑسٹھ سال کی عمر مین آخر ماہ شعبان ۱۱۲۵ھ ہجری مین وفات پائی۔ فخر جہان تاریخ وفات ہے۔

شیخ غلام نقشبند بن شیخ عطاء اللہ لکھنوی۔ عالم اجل۔ فاضل اکمل مفسر فقیہ حامی شریعت غرا۔ حارس ملت بیضا تھے۔ اوائل کتب درسیہ میر محمد شفیع دہلوی سے پڑھین اور تحصیل کی دستار پیر محمد لکھنوی سے باندھی اور اُنکے خلیفہ ہوے آپکی تدریس و تلقین سے بہت خلقت کو فیض پہونچا۔ شاہ عالم سے آپ نے ملاقات کی اور اُسنے آپکی بڑی تعظیم و تکریم کی۔ سید عبد الجلیل بلگرامی نے آپ سے علم حاصل کیا آپ کی تصنیفات سے تفسیر ربع قرآن المسمے بانوار القرآن اور اُسکے حواشی اور تفسیر بعض سورۂ قرآنیہ اور کتاب فرقان الانوار اور اللامعۃ العرشیہ مسئلہ وحدت وجود مین اور شرح قصیدۂ خزرجیہ عروض مین وغیر ذالک یادگار ہین۔ وفات آپکی سلخ ماہ رجب ۱۱۲۶ھ ہجری مین ہوئی۔ اور لکھنؤ مین دفن کیے گئے۔ دار النعیم تاریخ وفات ہے۔

شیخ احمد المعروف بہ ملاجیون صدیقی امیٹھوی۔ فقیہ۔ محدث۔ اصولی۔ جامع معقول و منقول۔ علامۂ وقت۔ فہامۂ دہر اور اورنگ زیب عالمگیر کے اُستاد صاحب فتوی تھے آپ کا نسب حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ اول کی طرف منتہی ہوتا ہو۔ آپ قصبۂ امیٹھی مین جو مضافات لکھنؤ سے ہو پیدا ہوئے سات سال کی عمر مین قرآن حفظ کیا پھر اطراف و اکناف کے علماء و فضلاء سے تلمذ کیا۔ آپ بڑے صاحب حافظہ تھے کتابون کی عبارت کے ورقون کے ورق آپ کو یاد تھے اخیر کو مولانا لطف اللہ جہان آبادی کی خدمت مین حاضر ہوئے یہان تک کہ سولہ سال کی عمر مین علوم دینیہ اور فنون شرعیہ کی تحصیل و تکمیل سے فراغت پائی۔ عالمگیر بادشاہ نے آپ کو اپنی اُستادی کے لیے منتخب کیا اور آپ کی بڑی عزت و توقیر کرتا تھا اور عالم شاہ بن عالمگیر بھی آپ کی نہایت تعظیم و تکریم کرتا تھا۔ اکیس سال کی عمر مین آپ نے ۱۰۶۹ھ مین تفسیر احمدی کو اُن احکام فقہیہ کی تشریح مین جو قرآن سے مستنبط ہوتے ہین تصنیف کیا بعد ازان حرمین شریفین کی زیارت کو تشریف لیگئے اور مدینۂ منورہ مین بعض طلباء کی استدعاء سے اٹھاون سال کی عمر مین اصول منار کی شرح نور الانوار تصنیف فرمائی۔ جو اس زمانہ مین یہانتک مقبول علماء ہوئی ہو کہ درس مین داخل ہو اس شرح کے بعد آپ چبیس سال زندہ رہے اور ۱۱۳۰ھ مین دار الخلافہ دہلی مین وفات پائی اور آپکا جسد شریف قصبۂ امیٹھی مین جو آپ کا مولد تھا لیجاکر دفن کیا گیا۔ خورشید اوج تاریخ وفات ہو۔

میر ایوب بخاری بخارا کے فضلاے نامدار اور فقہاے یگانۂ روزگار مین سے تھے جو اوائل عہد شاہ فرخ سیر مین کاشمیر مین وارد ہوکر تدریس علوم دینی اور اتباع سنت نبوی مین مشغول ہوئے اور ۱۱۳۰ھ مین وفات پائی۔ اور کوسہ پورہ مین مدفون ہوئے

حافظ امان اللہ بن نور اللہ بن حسین بنارسی۔ منقول و معقول مین ماہر اور فروع و اصول مین متبحر قرآن کے حافظ شاہ عالمگیر کی طرف سے صدارت لکھنؤ پر مقرر ہوئے اُن دنون مین قاضی محب اللہ بھی وہان قاضی تھے جس سے آپ کے اور اُنکے درمیان اکثر مباحثے و مناظرے جاری رہتے تھے۔ آپنے اصول فقہ مین

کتاب مفسر نام تصنیف کی اور خود ہی اسکی شرح محکم الاصول نام لکھی۔ علاوہ انکے حاشیہ تفسیر بیضاوی۔ حاشیۂ عضدی۔ حاشیۂ تلویح۔ حاشیۂ مقدمہ۔ حاشیۂ شرح مواقف حاشیہ حکمۃ العین۔ حاشیہ شرح عقاید دوانی۔ حاشیۂ رشیدیہ درباب مناظرہ محاکمہ مابین امیر باقر استر آبادی وملا محمود جونپوری دربارۂ مسئلہ حدوث دہری یادگار زمانہ ہین۔ وفات آپ کی سنہ ۱۱۳۶ھ مین ہوئی۔ آرائش کاخ تاریخ وفات ہے۔

سید عبد الجلیل بن سید احمد حسینی واسطی بلگرامی۔ محدث۔ مفسر۔ فقیہ۔ ادیب لغوی۔ علامہ بارع کوکب ساطع۔ قاموس اللسان۔ طلیق البیان تھے۔ ۱۳۔ ماہ شوال سنہ ۱۰۷۱ہجری کو بلگرام مین پیدا ہوے اور وہان کے اساتذہ سے علوم حاصل کیے اور حدیث کو سید مبارک شاہ محدث واسطی حسینی بلگرامی متوفی سنہ ۱۱۱۵ھ تلمیذ شیخ نور الحق محدث سے سنا اور ادب کو شیخ غلام نقشبند لکھنوی سے اخذ کیا اور فنون عالیہ خصوصاً تفسیر وحدیث وسیر واسماء الرجال اور تاریخ عرب وعجم حاصل کیے۔ عربی۔ فارسی۔ ترکی۔ ہندی مین بڑے عارف تھے اور نہایت طلاقت لسانی سے ان چار زبانون مین گفتگو کرتے تھے۔ اورنگ آباد مین سید علی معصوم صاحب کتاب سلافۃ العصر نے ملاقات کی جنھون نے آپ کی نسبت بہت عمدہ شہادت دی اور کہا کہ مین نے ہندمین آپ ایسا کوئی نہین دیکھا عالمگیر نے آپ کو بخشی گری اور وقایع نگاری گجرات کی بابت مقرر فرمایا پھر سندھ کے بلاد بکر اور سیوستان مین اسی خدمت پر مقرر ہوے جسکو آپ نے بڑی خوبی سے انجام دیا۔ سنہ ۱۱۲۶ہجری مین سلطان فرخ سیر کے عہد مین ان تمام خدمات سے استعفا دے دیا اور اپنی جگہ اپنے بیٹے سید محمد کو مقرر کر کے آپ بلگرام مین آگئے جہان آپ کے دخترزادہ سید آزاد نے آپ سے تلمذ کیا ایک برس کے بعد آپ دہلی کو تشریف لے گئے اور وہان اقامت اختیار کی یہانتک کہ شنبہ کی رات ۲۳ ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۱۳۸ھ مین وفات پائی اور نعش بلگرام مین لاکر بستان محمود کے اندر دفن کی گئی آپ کی تاریخ وفات اُولٰئِکَ لَھُمْ عُقْبَی الدَّارِ جَنّٰتُ عَدْنٍ سے نکلتی ہے۔

شیخ عارف حبیب اللہ قنوجی۔ فقیہ۔ فاضل۔ صوفی کامل جامع علوم

عقلیہ ونقلیہ تھے۔ علوم درسیہ وظاہریہ کو تمام وکمال حاصل کرکے شاہ عبد الجلیل الہ آبادی سے سلوک وتصوف میں اشتغال کیا اور جب اس علم میں بھی منتہی ہوئے تو اپنے آپ کو درس اور ارشاد خلق کے لیے وقف کر دیا۔ جواہر خمسہ اور تذکرۃ الاولیاء اور سیر میں روضۃ النبی اور انیس العارفین اور فقہ میں کتاب فاضل تصنیف فرمائیں۔ وفات آپ کی ۱۱۵۵ھ میں واقع ہوئی اور آپ کے آثار سے اسوقت مسجد وخانقاہ اور روضہ حسین آپ کی قبر ہر باقی ہیں۔ دریائے افضال تاریخ وفات ہے۔

شیخ علی اصغر بن شیخ عبد الصمد قنوجی بکری کرمانی اولاد شیخ عماد الدین کرمانی صاحب فصول عمادیہ۔ فقہ۔ حدیث۔ تفسیر۔ صرف۔ نحو۔ منطق۔ معانی میں وحید العصر فرید الدہر تصوف وسلوک میں امام وقت تھے ۱۰۵۱ہجری میں پیدا ہوئے علوم درسیہ متداولہ سید علامہ محمد قنوجی سے اخذ کیے اور متوسطات ومطولات کو حلقہ درس سید عصمۃ اللہ سہارنپوری میں تمام کیا اور تحصیل کی دستار شیخ کامل ملا محمد زاہد کاکوری سے باندھی آپ کا نسب حضرت ابوبکر صدیق رضہ پر منتہی ہوتا ہے سید غلام علی آزاد نے مآثر الکرام میں لکھا ہے کہ آپ کے بعض آبا واجداد مدینہ منورہ سے کرمان میں آئے اور وہاں سے شیخ مبارک بن عماد الدین کرمانی ہند میں آئے اور قنوج میں وطن اختیار کیا اور شیخ علی اصغر تحصیل علم میں شیخ احمد ملا جیون کے ہم سبق رہے اور شیخ پیر محمد لکھنوی سے خرقہ پہنا اور قنوج میں آکر اخیر عمر تک عزلت اختیار کی اور ساٹھ برس تک تدریس دی آپ کے درس میں بہت لوگ فضیلت کے درجہ کو منتہی ہوئے۔ آپ کی تصنیفات سے جلالین کے طرز پر ایک مختصر تفسیر المسمے بہ ثواقب التنزیل لیکن بلاغت ومتانت میں اس سے احسن اور تبصرۃ المدارج سلوک میں۔ اور قصیدہ مہیمنہ اور اسکی شرح نفائس العلیۃ فی کشف اسرار المہیمنیہ اور شرح فصوص الحکم وغیرہ یادگار ہیں۔ وفات آپ کی ۱۱۴۰ہجری میں ہوئی۔ اور مفسر مشہور وہر تاریخ وفات ہے۔

شیخ کلیم اللہ جہان آبادی۔ اعاظم علماء اور کبراے مشائخ میں سے تھے

دہلی کے علما و فضلا سے علوم ظاہری و فنون رسمی حاصل کر کے فضیلت و کمالیت کی دستار باندھی پھر حرمین شریفین کی زیارت کو تشریف لیجاکر مدینہ منورہ مین حضرت شیخ یحیی مدنی کے مرید ہوے اور مدت تک اُنکی خدمت مین ظاہری و باطنی فیوض پاکر اور خرقۂ خلافت حاصل کر کے شاہجہان آباد مین آئے اور درمیان قلعہ و جامع مسجد کے تدریس و تلقین خلائق مین مصروف ہوے اور علوم حقائق و معارف مین کئی کتب تصنیف کین چنانچہ کتاب سواء السبیل و کشکول و مرقع وغیرہ مشہور و معروف ہین۔ وفات آپ کی ۲۴ ربیع الاول سنہ ۱۱۴۲ ہجری مین ہوئی۔ مزار آپ کا دہلی مین زیارتگاہ عام ہے۔ فاضل ہادی دہر تاریخ وفات ہے۔

محمد عنایت اللہ قادری قصوری ثم اللاہوری الشطاری۔ ابو المعارف کنیت تھی۔ جامع علوم ظاہر و باطن۔ فقیہ فاضل۔ صوفی کامل تھے۔ شرح وقایہ کے حواشی المسمے بہ غایۃ الحواشی دو جلدون مین تصنیف کیے جنمین فروع کثیرہ داخل کیے اور کنز الدقائق کی شرح ملتقط الدقائق نام تصنیف کی جسمین باب تشہد کے اندر اشارہ سبابہ کی سنت کو خوب ترجیح دی۔ وفات آپ کی سنہ ۱۱۴۱ ہجری مین ہوئی۔ فخر دوران تاریخ وفات ہے۔

ابو بکر بن احمد بن صلاح الدین المعروف بالبعلی مقدسی۔ اپنے زمانہ کے شیخ عالم فقیہ فاضل۔ محدث مقدام۔ عابد زاہد راغب افعال حسنہ تھے قدس مین افتاء حنفیہ کے متولی رہے پھر اسلامبول مین تشریف لیگئے اور وہان افادۂ خلائق اور نشر علوم مین مشغول رہکر سنہ ۱۱۴۴ھ مین وفات پائی۔ رازدار خالق تاریخ وفات ہے۔

عبد الغنی بن اسمعیل بن عبد الغنی نابلسی دمشقی۔ عالم محقق۔ فاضل مدقق تھے علوم و فنون اپنے ملک کے علما و فضلا سے حاصل کیے اور اپنے چشمۂ فیض سے ایک جماعت کثیر کو سیراب کیا۔ کتاب نہایۃ المراد شرح ہدیۃ ابن العماد اور خلاصۃ التحقیق فی مسائل التقلید والتلفیق اور لؤلؤ المکنون فی الاخبار عما سکون اور غایۃ الوجازۃ فی تکرار الصلوۃ علی الجنازۃ وغیرہ تصنیف کین اور سنہ ۱۱۴۳ ہجری مین وفات پائی۔ محقق مذہب حنفی

تاریخ وفات ہے۔

سید محمد بن مصطفے بن حبیب ازمیری نزیل قسطنطنیہ ابو المکارم کنیت تھی۔ قسطنطنیہ کے علماے اعلام اور قاضیون مین جامع علوم عقلیہ ونقلیہ تھے اور مولی شیخ الاسلام فیض اللہ کے عہد مین قسطنطنیہ مین وارد ہوے اور بڑا مرتبہ پایا اور آپ کی بڑی عظمت وعزت ہوئی لیکن جب شیخ موصوف قتل ہو گئے تو آپ سلطانی حکم سے شہر بروساءین جلا وطن کیے گئے جہان آپ نے ۳۰۔ سال اقامت فرما کر ۱۱۴۲ھ ہجری مین وفات پائی۔ آپ کی تصنیفات سے کتاب السیاستہ والاحکام یادگار ہے۔

سید محمد بن مصطفے

حاجی محمد افضل بن شیخ محمد معصوم بن شیخ احمد مجدد الف ثانی۔ محدث ثقہ۔ عالم ماہر۔ فاضل متبحر اولیاے نامدار تھے بعد تحصیل علوم ظاہری کے شیخ حجۃ اللہ نقشبندیہ کے مرید ہوے اور دس سال تک اُنسے فیوض باطنی حاصل کیے پھر شیخ عبدالاحد خلیفہ شیخ احمد سعید سے ولایت کا شرف حاصل کیا بعد ازان حرمین شریفین کی زیارت کو تشریف لے گئے اور وہان سے فیوضات بے شمار اور فتوحات عظیم کے ساتھ واپس آکر تدریس علوم دینی اور تلقین اسرار باطنی مین مصروف ہوئے چنانچہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے علم حدیث کی سند آپ سے حاصل کی۔ آپ کا یہ طریقہ تھا کہ جو شخص کچھ نقد بطور تحفہ وہدیہ کے لاتا تو آپ اُس سے ہر فن کی کتابین خرید کرکے وقف کر دیتے چنانچہ ایک دفعہ آپ کو بیس۔ ۲۰ ہزار روپیہ بطور تحفہ کے آیا آپ نے سب کی کتابین خرید کرکے وقف کر دین وفات آپ کی ۱۱۴۶ھ مین ہوئی۔ نور فیض تاریخ وفات ہے۔

حاجی محمد افضل

حافظ محمد محسن مجددی نقشبندی۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی اولاد اور شیخ محمد معصوم مجددی کے خلفاء مین سے جامع علوم عقلیہ ونقلیہ اور حاوی فنون رسمیہ وظاہریہ تھے اور دہلی مین آپ کے وقت مین کسی کو علماء وفضلاے شہر سے آپ کے ساتھ برابری کی جرأت نہ تھی اخیر کو آپ نے ہدایت ربانی کی کشش سے شیخ محمد معصوم کی خدمت مین حاضر ہو کر علوم باطنی سے فائدہ اُٹھایا اور ورع وتقوے وزہد وریاضت مین یکتاے روزگار ہو کر خلافت کا خرقہ حاصل کیا۔ وفات آپ کی ۱۱۶۷ھ ہجری مین ہوئی

حافظ محمد محسن

احمد بن بکر عکی

احمد بن بکر بن احمد بن محمد بطخیش العکی سنہ ۱۰۶۵ ہجری مین شہر عکا مین پیدا ہوے اپنے زمانہ کے امام اجل - علامہ فاضل عالم متبحر - فقیہ ماہر - مؤلف تحریر - مفتی عکا تھے - آپکی تصنیفات سے فتاوی عکی و شرح ملتقی الابحر و شرح منظومۂ ابن شحنہ وغیرہ یادگار ہین - وفات آپکی سنہ ۱۱۴۷ھ مین ہوئی - فاضل عالی فہم تاریخ وفات ہی -

شیخ تاج الدین قلعی

شیخ تاج الدین قلعی بن قاضی عبد المحسن فقیہ فاضل محدث کامل مفتی مکہ مکرمہ تھے بہت سے مشائخ حدیث سے صحبت کی اور اُنسے علوم کو اخذ کیا اور سب نے آپکو اجازت دی لیکن اکثر علم حدیث کا آپ نے شیخ عبد اللہ بن سالم البصری سے حاصل کیا - آپکا قول ہی کہ مین نے کتب حدیث کو بحث اور تنقیح کے طور پر اُنھیں سنایا اور صحیحین کو عجمی سے پڑھا اور سب کی اُنھون نے مجھے اجازت دی - آپ نے شیخ صالح زنجانی کی بھی ملازمت کی اور اُنسے فقہ حاصل کی اور شیخ احمد نخلی اور شیخ احمد قطان وغیرہ سے بھی روایت و اجازت حاصل کی اور اُنسے تدریس کا طریقہ اخذ کیا اور نیز شیخ ابراہیم کردی سے اجازت لی اور اُنسے حدیث مسلسل بالاولیہ کو روایت کیا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی انسان العین مین لکھتے ہین کہ جب آپ صحیح بخاری کا درس دیا کرتے تھے تو مین کئی دن تک آپکی مجلس درس مین حاضر ہوا اور آپ سے کتب صحاح ستہ و موطا امام مالک و مسند دارمی اور امام محمد کی کتاب الآثار کو کہین کہین سے سنا اور سب کتابون کی اجازت حاصل کی اور جب مین سنہ ۱۱۴۴ھ مین زیارت نبوی سے واپس ہوا تو آپ ہی سے مین نے پہلے پہل حدیث مسلسل بالاولیہ کو بروایت شیخ ابراہیم سنا - وفات آپکی سنہ ۱۱۴۸ھ مین ہوئی زبدۂ خلقت تاریخ وفات ہی -

شیخ ابراہیم بن اسمعیل

شیخ ابراہیم بن اسمعیل ملی التشبیلی فقہاء کبار مین سے فقیہ - فاضل - عالم بالفرائض ادیب - خلیق متواضع تھے - رملہ مین پیدا ہوے اور ہوش سنبھالنے پر قاہرہ کو تشریف لیگئے جہان امام رئیس حنفیہ وغیرہ فضلاء سے علوم حاصل کیے اور اپنے شہر مین واپس آکر درس و افادۂ خلائق مین مشغول ہوے یہانتک کہ علماء کثیر نے آپ سے اخذ کیا - وفات آپکی رملہ مین سنہ ۱۱۴۹ مین ہوئی - زیب خلقت تاریخ وفات ہی -

سید جان محمد

سید جان محمد بن سید معین الدین بلگرامی - عالم فاضل - حاوی فروع و اصول - جامع منقول و معقول تھے - سنہ ۱۰۸۲ مین پیدا ہوے - آپکے والد عالمگیر کے عہد مین ملتان مین عہدۂ دار العدالت

تھے آپ نے سات قراءت کے ساتھ قرآن کو حفظ کیا اور علوم و فنون کو اپنے چچا علامہ سید عبد الجلیل واسطی سے حاصل کیا عربی کے خوشنویس بھی اعلیٰ درجہ کے تھے اور نہایت فصاحت کے ساتھ فارسی مین گفتگو کیا کرتے تھے پھر حج کے شوق مین نکلے اور بغداد و نجف اور کربلا اور طوس کو دیکھتے اور بزرگون کی زیارت کرتے ہوے مکہ معظمہ مین پہونچے اور حج کر کے مدینہ منورہ کو تشریف لیگئے اور وہان اقامت اختیار کی آپ مسجد نبوی مین بیٹھ کر تصحیح قرآن شریف مین مشغول رہتے تھے یہانتک کہ ۱۱۴۹ھ مین وفات پائی اور بقیع مین دفن کیے گئے۔ عالم قرآن خوان تاریخ وفات ہے۔

مولانا ابو الفتح کانی۔ عالم عامل۔ عارف کامل۔ متبع السنۃ قامع البدعۃ مرید شیخ محمد حسینی کے شیخ محمد مراد منو نقشبندی کے تھے عمر نہایت افادہ افاضہ اور احتیاط حسن سلوک مین بسر کر کے ۱۱۴۹ھ مین وفات پائی۔

سید طفیل محمد بن سید شکر اللہ حسینی اترولی بلگرامی۔ عالم فاضل۔ عارف کامل فقیہ۔ ادیب جامع علوم درسیہ نقلیہ و عقلیہ تھے۔ ساتوین ماہ ذی الحجہ ۱۱۰۳ھ مین قصبہ اترولی توابع آگرہ مین پیدا ہوے اور اپنے چچا سید احسن اللہ کے ساتھ دہلی کو تشریف لیگئے جہان آپنے سید حسین الملقب برسول نما سے میزان الصرف سے پڑھنا شروع کیا پھر شرح ملا جامی تک اپنے چچا مذکور سے پڑھا پھر بلگرام مین آکر سید مربی متوفی ۱۱۱۱ھ اور حاجی سید سعد اللہ متوفی ۱۱۳۸ھ تلمیذ ملا عبد الرحیم قاضی مراد آباد شاگرد ملا عبد الحکیم سیالکوٹی اور قاضی علیم جہندوی متوفی ۱۱۱۵ھ اور سید قطب الدین شمس آبادی سے علوم کو تحصیل کیا پھر ستر برس تک علوم کو زندہ کیا اور نکاح نہ کیا جب عبد الجلیل بلگرامی آگرہ کو گئے تو آپ بھی انکے ہمراہ گئے آپ شعر بھی عمدہ کہا کرتے تھے۔ وفات آپ کی ۱۱۵۱ھ مین ہوئی اور بلگرام مین مدفون ہوے۔ تاج مذہب تاریخ وفات ہے۔

شیخ الاسلام مولوی امان اللہ بن مولوی خیر الدین۔ عالم فاضل متورع کامل خلیق شفیق تھے صغر سنی مین تحصیل علوم مین مشغول ہوے اور تھوڑی مدت مین علوم معقول و منقول مین مہارت کامل حاصل کر کے محسود اقران و معاصرین ہوے۔ تصانیف رائقہ اور تعلیقات فایقہ کین باوجود ان اوصاف کے ورع و تقوی کی طرف میل کلی رکھتے تھے اور حسن اخلاق اور عموم اشفاق سے آشنا و بیگانہ کو قید کر لیتے تھے۔ عین گرمی ہنگامہ تدریس مین بسبب امور دنیاوی کے بادشاہ کے لشکر مین پہونچے اور بسبب شہرت اور کمالیت کے نواب امیر الامرا خان دوران سے ربط کلی حاصل کیا اور جنگ نادریہ

مین ۱۱۵۱ھ مین شہادت پائی۔ فخر دوسرا تاریخ وفات ہی۔

مولوی سعد الدین صادق بن مولوی امان اللہ شہید ۱۱۲۷ ہجری مین پیدا ہوے اپنے والد ماجد سے علوم حاصل کرکے مسند افادت پر متمکن ہوے اور اکثر مباحثات مین اپنے ہم عصرون پر غالب رہے بعد ۳۸ روز شہادت والد ماجد کے ۲۳ ماہ ذی الحجہ ۱۱۵۱ھ مین وفات پائی اور اپنے باپ کے پاس مدفون ہوے۔

شیخ محمد فاضل قادری مجددی بٹالوی۔ پنجاب کے علماے اجلہ اور فضلاے کبرا مین سے شریعت و طریقت مین ایسا قدم راسخ رکھتے تھے کہ کسی کو علماے عہد اور مشائخ وقت سے آپ کے قول و فعل پر جاے نکتہ چینی نہ تھی تمام عمر تدریس اور تعلیم طالبان علم اور حق مین بسر کی اور ہزار ہا خلقت آپ کے وسیلہ سے کمالات ظاہری و باطنی کو پہونچی یہ بات ثبوت کو پہونچی ہی کہ جب آپ بٹالہ مین خانقاہ کی عمارت بنواتے تھے تو آپ کے پاس کچھ نقد موجود نہ تھا پس آپ معمارون و مزدورون کو اجرت ہر روز خزانہ غیب سے دیتے تھے۔ وفات آپ کی ۱۱۵۱ ہجری مین ہوئی اور مزار آپ کا قصبہ بٹالہ مین زیارتگاہ عام ہی۔

ابراہیم بن محمد بن سفر المعروف بابن سفر غزی۔ عالم فاضل۔ فقیہ کامل شیخ صوفی تھے قصبہ غزہ مین پیدا ہوے قاہرہ مین جاکر سید علی الضریر وغیرہ سے فقہ پڑھی اور پندرہ سال کی عمر مین بڑا ملکہ حاصل کیا پھر غزہ مین مراجعت کی اور یہان شیخ مصطفے ابن کمال الدین صدیقی دمشقی کی صحبت مین رہکر علوم ظاہر و باطنی کی تکمیل کی اور تدریس و افادہ مخلوق مین تمام عمر بسر کی اور مخلوق خدا کو تلقین و تعلیم فرماتے رہے یہان تک کہ استسقاء کے مرض سے ۱۱۶۲ھ مین وفات پائی اور مقام ظاہر غزہ مین دفن کیے گئے۔ فخر عرب تاریخ وفات ہی۔

میر عبدالوہاب منور آبادی ابن میر ہاشم۔ عالم عامل۔ فقیہ کامل۔ متورع متقی تھے شغل آیت و حدیث مین عمر بسر کرکے اسّی سال سے زیادہ کی عمر مین ۱۱۵۳ھ مین وفات پائی۔

مولوی محمد زین الدین رانیوری ابن خواجہ عبد اللطیف۔ عالم فاضل مدقق کامل ذکی فہیم سخی تھے۔ علاوہ فضیلت علمی کے عالی نسب و حسب اور صلاح و تقوی مین آراستگی تمام اور شعر و سخن و فصاحت مین اقران سے گوے سبقت لیگئے تھے اور معاش مین بڑے

محتاط تھے باون سال کی عمر مین ۱۱۵۵ھ مین وفات پائی۔ آپکی نماز جنازہ پر تقریباً بیس ہزار آدمی جمع ہوے تھے۔ مزار فائض الانوار آپ کا محلہ رانیواری مین اپنے جد امجد خواجہ زین الدین علی کے پائین واقع ہے

نور الدین بن شیخ محمد صالح

نور الدین بن شیخ محمد صالح احمد آبادی۔ فقیہ۔ محدث۔ مفسر۔ علامۂ زمانہ فہامۂ یگانہ وحید العصر فرید الدہر جامع منقول و معقول۔ حاوی فروع و اصول بحر زخار علوم صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔ احمد آباد مین ۱۰۶۳ھ مین پیدا ہوے ملا احمد سلیمانی اور ملا فرید الدین احمد آبادی سے تلمذ کیا یہانتک کہ سرآمد ارباب دانش ہوے ۱۱۰۳ھ مین حرمین شریفین کی زیارت حاصل کی اور دوسرے سال مراجعت کرکے حضرت محبوب عالم کی خدمت مین حاضر ہوے اور بیعت و خلافت خانوادون کی حاصل کرکے ایک بڑا مدرسہ اور خانقاہ تیار کرائی اور ابتداے تحصیل سے اخیر عمر تک تدریس و تصنیف مین مشغول ہوکر ایک عالم کو فیضیاب کیا اور ڈیڑھ سو سے زیادہ صغیر و کبیر کتابین تصنیف کین چنانچہ انہین سے تفسیر کلام اللہ۔ نور القاری شرح صحیح البخاری۔ حاشیہ تفسیر بیضاوی۔ حاشیہ قدیمہ حاشیہ جدیدہ۔ حاشیہ شرح مواقف۔ حل المعاقد حاشیہ شرح العقائد۔ حاشیہ شرح مطالع۔ حاشیہ تلویح۔ حاشیہ عضدی۔ شرح معقول۔ حاشیہ مطول۔ حاشیہ ملل۔ حاشیہ شمسیہ۔ حاشیہ شرح تہذیب۔ حاشیہ شرح وقایہ حاشیہ شرح ملا۔ حاشیہ طریق الامم۔ شرح فصوص الحکم وغیرہ مشہور و معروف ہین۔ اکانوے سال کی عمر مین نوین تاریخ شعبان کی رات ۱۱۵۵ھ مین وفات پائی اور اپنی خانقاہ کے پاس مدفون ہوے۔ تاریخ وفات اعلم الاحطاب ہے۔

مولانا محمد عابد لاہوری

مولانا محمد عابد لاہوری۔ بڑے عالم فاضل۔ فقیہ مفسر اہل بیت علم سے تھے یہانتک کہ علم و عمل اور ورع و تقوی مین علماے عصر اور اولیاے وقت سے سبقت لیگئے تھے آپکا نسب بائی حضرت ابابکر صدیق رضی پر منتہی ہوتا ہے ہر رات نماز تہجد مین ساٹھ دفعہ سورہ یاسین پڑھتے تھے اور مرض الموت مین جو آپکو اسہال کی بیماری تھی آپنے ہر رات نماز تہجد مین ۳۵ بار سورہ یاسین اور ۲۰ ہزار بار ذکر کلمہ طیبہ اور ہزار بار ذکر نفی و اثبات بحبس دم اور تلاوت ایک منزل قرآن شریف و ہزار بار درود شریف روزمرہ وظیفہ مقرر کیا ہوا تھا۔ آپکے حلقۂ مجلس مین روزانہ قریب دو سو کے علما و صلحا بیٹھا کرتے تھے۔ آپ نہایت اشتیاق سے پاپیادہ لاہور سے حرمین شریفین مین پہونچے اور حج و زیارت روضۂ رسول مقبول سے مشرف ہوکر واپس آئے اور اٹھارھوین ماہ رمضان ۱۱۶۰ھ مین لاہور مین وفات پائی۔ فخر بزرگان تاریخ وفات ہے تصنیفات بھی آپنے بہت کی جسمین سے حاشیہ بیضاوی ناتمام۔ شرح خلاصہ کیدانی

بزبان فارسی - شرح قصیدہ بانت سعاد - رسالہ دربارہ وجوہ اعجاز قرآن رسالہ فی الاربعۃ الاحتیاطیۃ بعد صلوٰۃ الجمعہ - العشرۃ المبشرۃ فی فضائل الائمۃ المرحومۃ مشہور و معروف ہین -

ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین سہالوی - فاضل جید - عارف فنون رسمیہ ماہر علوم نقلیہ و عقلیہ - فقیہ اصولی تھے - علوم شیخ غلام نقشبند لکھنوی وغیرہ سے حاصل کیے اور لکھنؤ مین اقامت اختیار کر کے تدریس و تالیف مین مشغول ہوے - یہانتک کہ پورب مین ریاست علم کی آپ پر منتہی ہوئی - شیخ عبد الرزاق بانسوی متوفی ۱۱۳۶ھ سے بیعت کی اور سید اسمٰعیل بلگرامی متوفی ۱۱۶۲ھ سے نقوش کثیرہ اخذ کیے سید غلام علی آزاد کہتے ہین کہ مین نے آپ کو دیکھا اور ٹھیک طریقہ سلف صالحین پر پایا - آپ کی پیشانی مین نور قدس چمکتا تھا - آپ کی تصنیفات سے شرح مسلم الثبوت اور حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمۃ صدر الدین شیرازی یادگار ہین - وفات آپ کی ۱۱۶۱ھ مین ہوئی فاضل قدوۂ دین و دنیا تاریخ وفات ہے -

حاجی عبد الولی طرخانی - عالم فاضل - محدث کامل تھے - اپنے وطن طرخان واقع بلاد ترکستان سے مکہ معظمہ مین گئے اور بعد ادائے حج کے مدینہ منورہ مین پہنچے اور وہان مدرسہ دار الشفا مین حلقہ درس شیخ ابو الحسن سندی مین داخل ہو کر روایت کتب حدیث و تفسیر کی اجازت حاصل کی اور وہان سے مراجعت فرما کر کشمیر مین آئے اور تتمۃ الحواشی ملا یوسف کو شیخ کو بطور تحفہ کے شیخ الاسلام مولانا قوام الدین محمد کی خدمت مین گذرانا اور روایت کتب حدیث و تفسیر کی اجازت انکو دی اور کچھ عرصہ تک اُنکے مکان مین رہے آخر الامر ۱۱۶۳ھ ہجری مین موضع تین سو کہ جیون نے آپ کو شاہزادہ بلخ کی تہمت مین شہید کر دیا کہتے ہین کہ آپ کا سر تن سے جدا ہو کر تمام رات تک خدا کے ذکر مین مشغول رہا جب صبح ہوئی تو اُسنے خاموشی اختیار کی - شیخ مشہور دہر تاریخ وفات ہے -

اخوند محمد عبد اللہ لبدی - بن خواجہ محمد فاضل ٹوپیگر - مقیم السنہ لقب تھا - اپنے زمانہ کے عالم محقق - فاضل مدقق تھے - علم ملا محمد محسن اور شیخ الاسلام علامہ شہید

معز الدین امان اللہ سے تحصیل کیا یہانتک کہ فحول علماء اور کمل فضلاء کے درجہ مین مترقی ہوکر مسند افادت پر جلوس فرما ہوئے اور جب حضرت قاضی شاہ دولت کاشمیر مین وارد ہوئے تو انکے حلقۂ ارادت مین داخل ہوکر تھوڑی سی مدت مین سب مراتب درجات طے کرکے خلافت کا خرقہ حاصل کیا اور عبد الصمد خان کے وارد کاشمیر ہونے پر پگلی دوتور کے راستہ سے پشاور مین گئے بعد ازان فخر الدین محمد خان کی نیابت مین جمون کے راستہ سے لاہور مین پہونچے اور ملا اشرف الدین کے وسیلہ سے وہان کے حکام کی صحبت مین مباحثہ ومناظرہ مین علماے پنجاب پر فوقیت لیگئے اور وہان سے مراجعت کرکے افتا کا درجہ حاصل کیا اور کچھ عرصہ تک آپ کے وجود سے مجالس محکمہ نے زیب وزینت حاصل کی آخر الامر سب کو ترک کرکے عبادت الٰہی مین مشغول ہوگئے اور اکثر اوقات آپ سے حل مشکلات اور خوارق عادات ظہور مین آئین اور نصف ماہ شوال ۱۱۲۵ھ مین وفات پائی سے ستون کعبۂ دین اوفتادہ آپ کی تاریخ وفات ہے۔ آپ کے وجود سے کاشمیر مین بہت علم پھیلا۔ چنانچہ آپکے شاگردون مین سے بابا محمد عثمان وبابا عبد اللہ لسوی وملا عبد المومن ومیر محی الدین قادری وقاضی محمد حسین وملا نور الدین جعفر وشیخ الاسلام التقی مولوی قوام الدین محمد مفتی وغیرہ ہین۔ لسوی قصبہ لسبی کی طرف منسوب ہے جو بلاد ترکستان مین واقع ہے جہان سے آپ کے اسلاف آکر کاشمیر مین آباد ہوئے۔

سید محمد یوسف بن محمد اشرف واسطی بلگرامی۔ منقولات کے چراغ اور معقولات کی میزان تھے یکشنبہ کے روز ۲۱۔ ماہ شوال ۱۱۱۶ھ مین پیدا ہوئے آپ چونکہ سید آزاد کی خالہ کے بیٹے تھے اسلیے آپ اور آزاد نے بالموافقت تحصیل علوم پر کمر باندھی اور کتب درسیہ اور فنون کو ابتدا سے انتہا تک سید طفیل محمد اور لغت کو اپنے نانا سید عبد الجلیل اور عروض وقوافی کو سید محمد سے حاصل کیا اور جب سید آزاد حرمین شریفین کو تشریف لیگئے تو اپنے ہیئت ۔ ۔ ۔ ۔ سہ کو دہلی کے فضلاء سے اکتساب کیا اور سید لطف اللہ حسینی واسطی بلگرامی کی بیعت کی اور شرائع پر استقامت اور وطن مین اقامت اختیار کی۔ آپ عربی وفارسی مین شعر بھی عمدہ کہتے تھے۔ توحید شہودی مین کتاب الفرع النابت من الاصل الثابت

آپ سے یادگار ہیں۔ وفات آپ کی پنجشنبہ کے روز دوم ماہ جمادی الآخرہ [illegible] ھ میں ہوئی اور
اپنے نانا کے پاس دفن کیے گئے سے لے نظیر تاریخ وفات ہے

شاہ ولی اللہ احمد بن عبدالرحیم بن وجیہ الدین شہید بن معظم بن منصور [illegible] قطب الدین
لقب تھا آپ کا نسب تیس واسطون سے حضرت عمر فاروق خلیفہ ثانی تک پہونچتا ہے آپ افضل
علمائے متاخرین اور سید المفسرین سند المحدثین تھے۔ ولادت آپ کی چہار شنبہ کے روز
بوقت طلوع آفتاب ۴۔ ماہ شوال ۱۱۱۴ھ ہجری مین ہوئی۔ پانچوین سال مین مکتب مین
بیٹھے اور ساتوین سال مین آپ کے والد بزرگوار نے آپ کو نماز مین کھڑا کیا اور روزہ
رکھنے کا حکم دیا اور اس سال کے آخر مین قرآن شریف ختم ہوگیا اور کتب فارسیہ پڑھنی
شروع کین دسوین سال مین شرح ملا شروع کیا چودھوین سال نکاح ہوا پندرھوین سال اپنے
والد ماجد سے بیعت کی اور طریقہ صوفیہ کرام خصوصاً نقشبندیہ مین مشغول ہوے آپکے
والد ماجد نے بہت سا سامان طعام کا مہیا کیا اور خاص و عام کی دعوت کرکے فاتحہ
اجازت درس کی پڑھی پس حسب رسم اس ولایت کے پندرھوین سال مین جملہ علوم متداولہ
اور فنون متعارفہ سے فراغت حاصل ہوئی یعنے علم حدیث سے تمام مشکوۃ اور صحیح بخاری
کتاب الطہارہ تک۔ شمائل نبوی تمام اور علم تفسیر سے کچھ بیضاوی اور مدارک پڑھی اور
چند دفعہ تدریس قرآن شریف مع معانی وشان نزول مین مطابق تفاسیر کے والد ماجد کی
خدمت مین حاضر ہوے اور یہی سبب فتح عظیم کا ہوا۔ علم فقہ سے شرح وقایہ وہدایہ تمام
علم اصول سے حسامی اور کچھ توضیح وتلویح اور علم منطق سے شرح شمسیہ اور کچھ شرح
مطالع۔ علم کلام سے تمام شرح عقائد مع کسیقدر خیالی اور شرح مواقف کے علم سلوک
سے کچھ عوارف اور رسائل نقشبندیہ وغیرہ۔ علم حقائق سے شرح رباعیات مولوی
جامی اور مقدمہ شرح لمعات اور مقدمہ نقد النصوص۔ علم خواص اسماء وآیات
سے مجموعۂ خاصہ اور رسائل فوائد۔ علم طب سے موجز۔ علم حکمت سے شرح ہدایۃ الحکمۃ
علم نحو سے کافیہ وشرح ملا۔ علم معانی سے مطول مختصر المعانی علم ہیئت وحساب
سے بعض مختصر رسالے پڑھے۔ سترھوین سال آپ کے والد ماجد فوت ہوگئے اور آپ

اجازت بیعت وارشاد کی دیکر آپ کے حق مین کلمہ ید ہ کیدی کا مکرر فرمایا بس آپ بعد وفات والد ماجد کے بارہ سال تک کچھ کم وبیش تدریس کتب دینیہ وعقلیہ مین مشغول رہے اور بعد ملاحظہ کتب مذاہب اربعہ اور اُنکے اصول فقہ اور اُن احادیث کے جو اُنکے متمسک ہین آپ کی طرز تصنیف وتدریس فقہاے محدثین کی روش پر قرار پائی۔ بعدازان آپ آخر ۱۱۴۳ہجری مین حرمین شریفین کی زیارت کو تشریف لیگئے اور وہان ایک سال قیام فرماکر شیخ ابوطاہر مدنی وغیرہ مشائخ سے حدیث کی روایت کی اور وہان کے علما و فضلا کی صحبت سے مستفیض ہوے اور شیخ ابوطاہر مدنی سے جو حاوی جمیع فرق صوفیہ تھے خرقہ جامعہ پہنکر اور دوسرا حج ادا کرکے ۱۴۔ رجب ۱۱۴۵ہجری مین وارد دہلی ہوے تصانیف کثرت سے کی جو تمام نافع ومفید اور اپنی جگہ بے نظیر ہین۔ جنمین سے حجۃ اللہ البالغہ۔ ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفا۔ مصفی شرح فارسی موطا۔ مسوی شرح عربی موطا فیوض الحرمین۔ در الثمین۔ انتباہ۔ انسان العین فی مشائخ الحرمین۔ فوز الکبیر فی اصول التفسیر۔ عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید۔ قول الجمیل۔ خیر الکثیر۔ ہمعات الطاف القدس۔ مقالہ وضیہ فی النصیحۃ والوصیۃ۔ انصاف فی بیان سبب الاختلاف سرور المحزون۔ لمعات۔ سطعات۔ المقدمۃ السنیۃ فی انتصار الفرقۃ السنیۃ فتح الرحمن ترجمہ فارسی قرآن۔ انفاس العارفین۔ شفاء القلوب۔ فتح الخبیر بما لا بد من حفظہ فی علم التفسیر۔ قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین۔ بدور البازغہ۔ زہراوین رسائل تفہیمات وغیرہ مشہور و معروف ہین۔ وفات آپ کی ۱۱۷۶ہجری مین ہوئی۔ مقتداے دقیقہ شناس تاریخ وفات ہے۔

ابوبکر بن منصور حلبی

ابوبکر بن منصور حلبی المعروف بابن قنفہ۔ عالم فاضل۔ فقیہ کامل تھے حلب مین ۱۰۸۴ہجری کو پیدا ہوے اور وہان کے علماء و فضلاء سے علوم تحصیل کرکے درس و تدریس مین مشغول ہوے اور چورانوے سال کی عمر مین ہفتہ کے روز ماہ جمادی الآخر ۱۱۷۸ہجری مین وفات پائی اور دروازہ قنسرین کے باہر تربت امینہ مین دفن کیے گئے۔ قنفہ آپ کی دادی کا نام ہے۔ ۱۱۷۸ھ

مولانا رستم بن علامہ علی صغیر قنوجی ہندوستان کے علماے کبار مین سے فقہ حدیث تفسیر منقول و معقول مین ید طولی رکھتے تھے اور فقہاے ہند اور علماے ولایت مین سے کسی کو آپ کے قول و فعل پر جاے انگشت نہ تھی باوجود شرف علمی اور جوہر ذاتی کے آپ اپنے آپ کو کمترین درویشون بارگاہ الٰہی سے شمار کرتے تھے سنہ ۱۱۱۵ھ مین پیدا ہوے علوم متداولہ اپنے باپ سے اخذ کیے اور اُنکی وفات کے بعد ملا نظام الدین لکھنوی سے سنہ ۱۱۴۰ھ مین تحصیل سے فراغت پائی اور رات دن تدریس و تعلیم خلائق مین مصروف ہوے چنانچہ سیکڑون طالب علم آپ کے چشمۂ فیض علوم دینی و دنیوی سے بہرہ یاب ہوے۔ تفسیر جامع الصغیر جو فہم معانی قرآن شریف مین جلالین پر فوقیت رکھتی ہے اور شرح منار آپ کی عمدہ تصانیف مین سے ہین۔ وفات آپ کی سنہ ۱۱۷۸ھ مین ہوئی شیخ وحید الدہر تاریخ وفات ہے۔

اخوند ملا ابو الوفا کاشمیری۔ عالم فاضل۔ فقیہ کامل۔ استخراج مسائل مین یگانۂ زمانہ تھے۔ علوم مولانا محمد اشرف چرخی اور شیخ الاسلام ملا امان اللہ شہید سے حاصل کیے اور ابتداء جوانی مین شاہی لشکر مین پہونچکر جاگیر حاصل کی اور کاشمیر کے مفتی ہوے بڑی تحقیقات سے مسائل فرعیہ فقیہ کو چار جلدون مین جمع کیا اور ایک رسالہ خصائص آنحضرت مین انوار النبوۃ کے نام سے تصنیف کیا اور سنہ ۱۱۰۹ ہجری مین وفات پائی سہ پیوستہ برحمت الٰہی آپکی تاریخ وفات ہے۔

بابا محمد محسن قادری کاشمیری۔ عالم متقی۔ جامع علوم عقلیہ و نقلیہ اور کتابت مین ید طولی رکھتے تھے۔ علوم کو شیخ الاسلام امان اللہ شہید سے حاصل کیا اور صحیح بخاری و مشکوۃ و بیضاوی و دعوۃ الحق اور ہدایہ کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور ماہ جمادی الاولے سنہ ۱۱۸۱ھ مین وفات پائی۔ آپ کے شاگردون مین سے ملا عبد الستار اور شیخ رحمت اللہ اور مراد الدین خان وغیرہ ہین۔

حاجی نعمت اللہ نوشہری اخوند ملا مہدی علی کیہودی کی اولاد مین سے عالم فاضل محدث۔ کمالات صوری و معنوی سے متصف تھے۔ علوم کو شیخ الاسلام امان اللہ

شہید سے پڑھا اور انھین سے روایت کتب حدیث وقرأت احزاب ودعوات حاصل کرکے اپنی عمر کو تورع وتشرع مین بسر کیا اور ۱۱۸۲ھ مین وفات پائی۔ فاضل گرامی تاریخ وفات ہے۔

اسمٰعیل بن عبداللہ اسکداری صوفی۔ ابوالیمین کنیت نورالدین لقب تھا۔ اپنے زمانہ کے عالم محقق۔ فقیہ محدث۔ فاضل متعفف متدین۔ نزیل مدینہ منورہ اور شیخ طائفہ نقشبندیہ تھے۔ ۱۱۰۹ہجری مین پیدا ہوے آپ کو فنون کثیرہ مثل حدیث وفقہ وعربیت وغیرہ مین مہارت تامہ حاصل تھی آپ کی تالیفات سے مختصر صحیح مسلم وغیرہ یادگار ہے۔ وفات آپ کی مدینہ مین ۱۱۸۲ھ مین ہوئی۔ ذوالفقار دین تاریخ وفات ہے۔

خواجہ محمد اعظم دومڑی بن خیرالزمان کشمیری مجددی۔ کاشمیر کے اعاظم علماء و کبراء مشائخ مین سے عالم فاضل یگانہ روزگار تھے۔ صغر سنی مین مولانا عبداللہ شہید سے علم حاصل کیا پھر شیخ مراد بیگ ومرزا کامل بیگ ومیر ہاشم قادری وغیرہ سے استفادہ کیا۔ بادجود وجاہت ودولت وثروت اور کرامت حسب ونسب کے دل فقر مین باندھکر شیخ محمد مراد مجددی کی خدمت مین حاضر ہوے اور علوم باطنی واسرار معنوی کی تکمیل حاصل کی۔ چونکہ آپ کو شعر گوئی اور تاریخ نویسی مین بڑی مشق تھی آپنے ۱۱۴۰ھ مین تاریخ اعظمی المعروف بتاریخ دومڑی بادشاہون ومشائخ وعلماء وفضلاء وشعراے کاشمیر کے حالات مین نہایت فصاحت وبلاغت سے تصنیف کی اور تاریخ تالیف اُسکی واقعات کشمیر مقرر کی۔ علاوہ اسکے ایک کتاب مسمےٰ بفیض مراد اپنے پیر روشن ضمیر کے حالات ومقامات کی تشریح مین تالیف فرمائی اور ایک رسالہ مقامات نقشبندیہ مین مسمےٰ بقواعد المشائخ اور رسالہ اثبات الجبر وتجربۃ الطالبین واشجار الخلد وثمرات الاشجار وشرح کبریت احمر یادگار چھوڑے۔ وفات آپ کی ۱۱۸۵ہجری مین ہوئی۔ مورخ کوہر سنج تاریخ وفات ہے۔

ابراہیم بن علی رومی۔ عالم۔ فاضل۔ بارع خصوصاً علوم قرآن مین ماہر بابہر رئیس طائفہ جند تھے۔ کاتب چلپی رومی کی کشف الظنون کی تعلیقات لکھیں اور صدر الشریعہ کی کتاب کا ترجمہ کیا۔ ایک دفعہ حج کرکے پھر مصر کی جانب سے حج کرنا چاہتے تھے کہ راستہ مین ۱۱۸۹ہجری مین فوت ہوے۔

ابراہیم بن مصطفےٰ بن ابراہیم حلبی مداری نزیل قسطنطنیہ۔ علامۂ کبیر۔ فہامۂ شہیر۔ جامع علوم عقلیہ ونقلیہ مین خدا کی ایک بڑی نشانی اور صاحب تصانیف باہرہ مستغنی عن اللہ و[illegible] تھے۔ حلب مین پیدا ہوے اصل مین آپ مداری تھے کہ خدا نے آپ کے دل مین علم کا شوق ڈالا اور مصر مین جا کر سات سال تحصیل علوم وفنون مین مشغول رہے پھر دمشق مین جا کر وہان کی ایک جماعت فضلا سے اخذ کیا اور تصوف کو شیخ عبد الغنی نابلسی وغیرہ سے حاصل کیا پھر قاہرہ مین مراجعت کی اور منقولات ومعقولات کو سید علی القریہ حنفی وغیرہ سے اخذ کیا۔ یہانتک کہ فائق اقران ہوے اور مشائخ نے آپ کو تدریس کی اجازت دی۔ آپ نے ہی پہلے پہل اس ملک مین درمختار کو پڑھا اور پہلے پہل اس کا حاشیہ تصنیف کیا۔ آپ کے ذکا اور فضیلت کے سبب سے بڑی شہرت ہوئی اور کثرت سے طلبا آپ کے پاس جمع ہوے۔ قسطنطنیہ مین آکر شیخ الاسلام علامۂ روم مولی عبد اللہ مشہور بہ ایرانی کے پاس ٹھہرے اور انھون نے آپ کی بڑی عزت کی وہان ایک جماعت علماے روم نے آپ سے پڑھا جنمین سے راغب پاشا صاحب سفینۃ الراغب وغیرہ ہین اور اکثر ازہر کے محققین آپ کے شاگردون مین سے ہین۔ آپ مطالعہ کتب مین دن رات مصروف رہتے تھے آپ کی تصنیفات سے حاشیہ درمختار اور ایک رسالہ عروض مین وغیرہ کتابین یادگار ہین۔ وفات آپ کی ربیع الآخر سنہ ۱۱۹۰ھ مین ہوئی اور قسطنطنیہ مین خالد بن زید ابی ایوب انصاری کے پاس دفن کیے گئے "شمع حق پرستی" تاریخ وفات ہے۔

محمد صدیق بن محمد حنیف بن محمد لطیف لاہوری۔ عالم فاضل۔ فقیہ محدث۔ ادیب منشی تھے۔ لاہور مین یوم دوشنبہ ۲۹ محرم الحرام سنہ ۱۱۰۹ہجری مین پیدا ہوے آپ کے والد ماجد کابل سے آکر مسجد وزیر خان کے امام ہوے اور آپ کی والدہ ماجدہ اہل تاشکند سے تھین۔ جب آپ کی عمر پانچ سال کی ہوئی تو آپ کو مولانا محمد عابد صاحب خلیفہ [illegible] تفسیر بیضاوی کی خدمت مین واسطے بسم اللہ شروع کرنے کے لیگئے [illegible] آپ نے [illegible] اسلام [illegible] پڑھا [illegible] اساتذہ [illegible] مولانا محمد [illegible]

ومرزا مہراللہ وملا حفیظ اللہ ومولوی عبداللہ وملا ظہوراللہ ومولانا شہریار وغیرہ سے فقہ وحدیث وغیرہ علوم منقول ومعقول کی تکمیل کی اور حدیث کی سند شیخ یحیٰی بن صالح مکی مدرس مسجدالحرام اور شیخ ابوالحسن سندی مدنی مدرس مدینہ منورہ سے ۱۱۵۰ہجری مین حاصل کی اور بہت سی کتابین تصنیف کین جنمین سے سلک الدرر لاکمل رسل اطہر فی السیر للرسول الانور (یہ بے نقط حروف مین موارد الکلم فیضی کے مقابلہ مین ہی) اور اٹھارہ برس مین آپ نے اسکو تصنیف کیا ہی اور اسکی تصنیف کے وقت بجز رشیدی اور روضہ اور ... کے اور کوئی کتاب نہ تھی حالانکہ بقول فیضی موارد الکلم کی تصنیف کے وقت سینتیس کتابین مثل قاموس ۔ کشاف ۔ شرح مواقف حیوۃ الحیوان وغیرہ کے تھین ۔ مدار الاسلام فی علم الکلام ۔ شروط الایمان ۔ القول الحق فی بیان ترک الشعر والحلق ۔ درء التعسف عن ساحۃ عصمۃ یوسف ۔ ہدم الطاغوت فی قصۃ ہاروت وماروت نور حدقۃ الثقلین فی تمثال النعلین ۔ شرح النفحات الباہرۃ فی جواز القول بالخمسۃ الطاہرۃ المسمے توضیح السنۃ فی تفضیح البدعۃ ۔ ازالۃ الفسادات فی شرح مناقب السادات للشہاب دولت آبادی ۔ تخلیص الرق فی تبیین الحق فی رد ما تساہل فیہ شیخ عبدالحق ۔ جامع الوظائف ۔ لقطۃ الخطیب ۔ دیوان مزیل الاحزان ۔ زبدۃ الفرح فی معالجات ضعف الباہ ۔ جامع طب احمدی ۔ ترجمہ فقیر محمدی ۔ ہدیۃ امام للخطباء وغیرہ مشہور ہین ۔ وفات آپ کی ۱۱۹۳ہجری مین ہوئی ۔ اور فاضل فروزبان تاریخ وفات ہی ۔

سید قمرالدین بن سید منیب اللہ حسینی اورنگ آبادی ۔ نقلیات مین امام بارع اور عقلیات مین برہان ساطع تھے ۱۱۲۳ہجری مین پیدا ہوے آپکے آباواجداد سادات خجند سے تھے جو ایمن آباد واقع پنجاب مین آکر آباد ہوے اور وہان سے بالاپور متصل برہانپور مین آکر متوطن ہوے آپ نے پہلے قرآن کو حفظ کیا پھر دہلی وسرہند اور لاہور مین آکر وہان کے علماء وفضلا سے علوم حاصل کیے پھر بالاپور کو مراجعت کر کے اورنگ آباد مین گئے جہان آپکے اور سید آزاد کے درمیان بڑی دوستی ہوئی پھر آپ مع اپنے دونون بیٹون میر نورالہدی اور میر نورالعلی کے حرمین شریفین کو تشریف لے گئے اور

سید قمرالدین اورنگ آبادی

مراجعت فرماکر اورنگ آباد مین آئے جہان ہنگامہ درس وتدریس جاری کیا مسئلہ وجود مین آپ سے ایک کتاب مظہر النور یادگار ہی جسمین آپ نے مذاہب علما اور مسالک متکلمین و حکماء کو بیان کیا - وفات آپ کی سنہ ۱۱۶۳ھ مین ہوئی - علامۂ رہنماے خلائق تاریخ وفات ہی

شیخ شمس الدین العلوی المعروف بہ میرزا مظہر جان جانان - آپ محمد بن حنفیہ کی نسل مین سے عالم فاضل - محدث کامل - فقیہ متبحر - جامع فضائل ظاہری و باطنی - عابد - زاہد متورع - متوکل تھے - حدیث کو حاج سیالکوٹی سے پڑھا اور دیگر علوم کو اپنے زمانہ کے علما وفضلا سے اخذ کیا - مدت تک شیخ احمد مجدد الف ثانی کی مصاحبت کی اور اُنسے استفادۂ صوری ومعنوی کیا آپ کو قوت کشفیہ اور اتباع سنت نبویہ مین شان عظیم حاصل تھی - آپ کے اشعار بدیع اور مکاتیب نافع یادگار ہین - وفات آپ کی ۱۱۹۵ہجری مین ہوئی اور تاریخ وفات عاشق حمید آمات شہید آسے نکلتی ہی -

مولانا نور اللہ کنیت المشہور نور بابا ے بتلو - عالم باعمل - فاضل بے مثل تھے صغر سنی مین ملا عبد استاد سے علوم حاصل کیے اور نوجوانی مین دہلی مین جاکر مولوی محمد حسام الدین اور قاضی مستعد خان اور قاضی مبارک کے درس سے استفادہ کیا - علاوہ اسکے میرزا مظہر جانجانان کی خدمت مین مشرف ہوکر علم طریقت کو حاصل کیا پھر کاشمیر مین مراجعت فرماکر افادۂ خلق مین مشغول رہے - مطول اور خیالی پر تعلیقات لکھین اور ۴ - ربیع الاول ۱۱۹۵ہجری کو وفات پائی اور مزار شیخ گنج بخش مین مدفون ہوے - زبدۂ مخلوقات تاریخ وفات ہی -

ابراہیم بن علی بن حسین الطاسی حمصی - برہان الدین لقب تھا اپنے زمانہ کے مشاہیر فقہاء مین سے شیخ عالم فقیہ فاضل - امام کامل تھے ۱۱۲۲ہجری مین پیدا ہوے اور مصر مین جاکر مقام ازہر مین کئی برس تک اقامت اختیار کی یہان تک کہ ماہر بارع ہوے اور اپنے شیوخ سے افتاء وتدریس کی اجازت حاصل کی اور اپنے شہر حمص مین آکر تدریس وافتاء مین مشغول ہوے پھر حلب اور قسطنطنیہ مین داخل ہوے اور اخیر کو طرابلس شام مین فتوی حنفیہ کا منصب آپ کو حاصل ہوا یہان تک کہ سنہ ۱۱۹۶ہجری مین وفات پائی - زیب مخلوقات تاریخ وفات ہی

شیخ ابوبکر بن ابراہیم بن ابی بکر بن محمد بن عثمان دمشقی - اصل مین آپ جزر کے رہنے والے

تھے مگر آپ کی ولادت دمشق مین ہوئی حافظ الدین لقب تھا۔ ادیب کامل فقیہ فاضل قاری حسن الصوت صحیح التلاوت لطیف الصحبۃ تھے۔ دمشق مین اپنے والد ماجد کی گود مین پرورش پائی اور اجلاء کے درس مین حاضر ہوکر علوم وفنون اخذ کیے اور اشعار نظم کیے اور جامع صفیۃ کے امام وخطیب رہے شنبہ کے روز ۱۵ شعبان ۱۱۹۸؁ھ ہجری مین وفات پائی اور دروازہ فرادیس کے باہر مقبرہ مرج الدحداح مین دفن کیے گئے۔ "زاہد نیک ذات" تاریخ وفات ہے۔

اخوند نور الہدیٰ

اخوند نور الہدیٰ بن اخوند مقیم السنۃ عبداللہ لسوکی - علامۃ الوریٰ لقب تھا۔ اپنے زمانہ کے عالم عامل مدقق کامل قدوۃ الفضلاء زبدۃ العلماء تھے ۱۱۲۹؁ھ ہجری مین پیدا ہوے اور صغر سنی مین اپنے والد ماجد اور مولانا سعد الدین صادق اور شیخ رحمت اللہ سے علوم وفنون حاصل کرکے درجۂ افادت کو پہونچ گئے اور طبع نافذ اور ذہن رسا سے مشکلات علوم کے آسان ہوگئے اور تمام عمر نشر علم وافادۂ خلق اور تقوی مین گذار کر ماہ جمادی الثانی ۱۱۹۹؁ھ ہجری مین وفات پائی "رفتہ نور الہدی زین عالم" آپ کی تاریخ وفات ہے۔ آپ کے شاگردون مین سے ملا محمد مقصود ومیر نظام الدین وبابا اسد اللہ وملا محمد ولی وشیخ الاسلام مولوی قوام الدین محمد مفتی وغیرہ ہین - آپکے دو فرزند ملا عبداللہ وملا محمد انور بھی صاحب علم وفضل ہوے ہین -

غلام علی آزاد

غلام علی بن سید نوح واسطی بلگرامی - حسان الہند لقب تھا اور آزاد تخلص تھا یکشنبہ کے روز ۲۵ ماہ صفر ۱۱۱۶؁ھ مین قصبہ بلگرام علاقہ صوبہ اودھ مین پیدا ہوے نسب آپکا امام زید شہید بن امام زین العابدین تک پہونچتا ہے ابتداء شعور مین تحصیل علم کا سررشتہ ہاتھ مین لاکر کتب درسیہ کو ابتدا سے انتہا تک حلقہ درس استاذ المحققین میر طفیل محمد بلگرامی مین پڑھا اور کتب لغت وحدیث وسیر نبوی وفنون ادب کو میر عبد الجلیل بلگرامی اپنے جد فاسد سے اخذ کیا اور عروض وقوافی وغیرہ کو اپنے ماموں میر سید محمد سے حاصل کیا اور سند صحیح بخاری اور اجازت صحاح ستہ وغیرہ کی شیخ محمد حیات مدنی اور سماعت بعض فوائد علم حدیث کی شیخ عبد الوہاب طنطاوی سے مکہ معظمہ مین جاکر حاصل کی طنطاوی نے آپکے اشعار عربی کی نہایت تحسین کی اور جب یہ سنا کہ آپکا تخلص آزاد ہے تو اسکے معنی سمجھکر فرمایا کہ یا سیدی انت من عتقاء اللہ اسکے جواب مین

آپ نے فرمایا کہ حضرت کی اِس عنایت سے جو اِس عاجز کے حق مین مبذول ہوئی ہو مجھکو بہت امیدین ہین۔ رسم بیعت کی آپ سید لطف اللہ بلگرامی سے عمل مین لائے اور طریقہ چشتیہ رکھتے تھے مدت العمر مین تین سفر کیے ایک دہلی کی طرف واسطے ملاقات میر عبد الجلیل کے اور وہان دو سال رہکر اُنسے تربیت پائی دوسرے سیستان کی طرف جو سندھ مین واقع ہو اور اُسکے ضمن مین لاہور وملتان واُچ وبکھر وغیرہ کو دیکھا اور چار سال اُس جگہ رہکر اپنے ماموں سید محمد کی نیابت خدمت میر بخشی اور وقائع نگاری مین بجا لائے تیسرا سفر حرمین شریفین کا ہو اور اسکی روانگی کی تاریخ سفر خیر اور تاریخ معاودت سفر بخیر ہو حرمین سے معاودت فرماکر اورنگ آباد واقع دکن مین اقامت اختیار کی نظام الدولہ رئیس حیدر آباد آپکے تلامذہ مین سے تھا۔ جب وہ بعد وفات اپنے باپ کے مسند نشین ہوا تو آپکے بعض احباب نے آپکو کہا کہ اب جو رتبہ آپ چاہین اختیار کرلین آپنے فرمایا کہ مین آزاد ہوا ہوں بندہ مخلوق کا نہین ہوسکتا دنیا ہنر کے ساتھ مکار دکھائی دیتی ہو غرقہ اس سے حلال ہو اور زیادہ حرام اور یہ شعر پڑھا ؎ درین دیار کہ شاہی بہر گدا بخشند غنیمت ست کہ مارا ہمین بما بخشند + خزانہ عامرہ مین لکھتے ہین کہ خواجہ حافظ شیرازی نے ساڑھے تین سو سال پہلے ہی سے میرے نام اور تخلص کی طرف اس شعر مین اشارہ کیا ہو ؎ فاش میگویم واز گفتۂ خود دلشادم + بندۂ عشقم واز ہر دو جہان آزادم + بندۂ عشق غلام علی کا ترجمہ ہو کیونکہ عشق عبارت حضرت علی مرتضٰی سے ہو جیسا کہ شعرا نے نظم مین باندھا ہو۔ آپکی تصنیفات حسب ذیل ہو۔ ضوء الدراری [1] شرح صحیح البخاری کتاب الزکوٰۃ تک عربی مین۔ شمامۃ العنبر [2] فی ما ورد فی الہند من سید البشر۔ تسلیۃ الفؤاد [3] فی قصائد آزاد۔ سند السعادات [4] فی حسن خاتمۃ السادات۔ روضۃ الاولیا [5] درباره حالات مشائخ روضہ جو قلعہ دولت آباد کے پاس واقع ہو۔ ید بیضا [6] تذکرۂ شعرا۔ مآثر الکرام [7] تاریخ بلگرام۔ خزانہ عامرہ [8] تذکرۂ شعرا۔ سبحۃ المرجان [9] فی آثار ہندوستان۔ غزلان الہند [10]۔ دیوان فارسی۔ مثنوی [11] مظہر البرکات ہفت دفتر عربی مین۔ مرآۃ الجمال [12] قصیدہ مدح سراپائے محبوب مین ایک سو پانچ بیت۔ دیوان [13] عربی تین ہزار بیت۔ شفاء العلیل [14] فی اصطلاحات کلام ابی الطیب المتنبی۔ سات دیوان عربی مین المسمی بسبع سیارہ اور

انمین قصائد مستزاد و مردف و مزدوج اور ترجیع ہین جو کسی شاعر نے آپ سے پہلے اس قسم کے نظم نہین کیے اور اہل ہند سے کسی کو نہین سُنا گیا کہ اُسنے عربی مین کوئی دیوان بنایا ہو بس کجا سات دیوان ان دواوین مین آنحضرتؐ کی مدح مین معانی کثیرہ نادرہ ایجاد فرمائے ہین جو مثل آپ کے شعراے معلقین اور فصحاے مشہور کے بیٹون مین سے کسی کو یہ بات حاصل نہین ہوئی اور غزل بنانے مین ایک خاص طرز رکھتے تھے جسکو اس فن کے لوگ پہچانتے ہین ۔ وفات آپ کی سنہ ۱۲۰۰ ہجری مین ہوئی اور اورنگ آباد مین دفن کیے گئے شمع لامعہ ایوان ہندوستان تاریخ وفات ہی ۔

سید ابراہیم بن محمد کمال الدین بن محمد بن حسین بن محمد بن حمزہ دمشقی ۔ آپکا نسب پیغمبر خدا کی طرف منتہی ہوتا ہی اور اپنے اسلاف کی طرح ابن حمزہ کی کنیت سے معروف تھے اپنے زمانہ کے علامہ ۔ امام ۔ محدث ۔ نحوی ۔ اعلام محدثین اور علماء جہندہ مین سے خاتم الاصل تھے ۔ دمشق مین سہ شنبہ کی رات کو مابین مغرب و عشا کے ۵ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۰۵۴ ہجری کو پیدا ہوے اور اُسی جگہ اپنے والد کی نگرانی مین پرورش پائی ۔ علوم اپنے والد ماجد اور ایک جماعت علما و فضلا سے حاصل کیے اور عمر بھر تدریس و تنشیر علوم مین مصروف رہے ۔

شیخ حسن عجمی ثم المکی شیوخ حدیث مین سے فقیہ فاضل محدث کامل جامع فنون علم اور فصاحت و حفظ اور جودت فہم مین فائق اقران تھے ۔ شیخ علیسی مغربی کی صحبت مین رہکر بہت کچھ اُنسے استفادہ کیا اور احمد قشاشی اور بابلی اور شیخ زین العابدین عبد القادر طبری مفتی شافعیہ سے روایت کی ۔ باوجودیکہ آپ کی دونون آنکھون مین کجی تھی مگر جب آپ حدیث کو پڑھتے تھے تو آپکا چہرہ نورانی ہو جاتا تھا ۔ آپنے ایک رسالہ مین حدیث نضر اللہ عبداً کی اسانید کو ایسی خوبی سے ضبط کیا ہی جس سے آپ کی بڑی وسعت علم مین ظاہر ہوتی ہی آپ ہر ماہ رجب کو مدینۂ منورہ مین صحاح ستہ مین سے ایک کتاب لیکر آتے اور مسجد نبوی مین ختم کرتے آپ سے شیخ ابو طاہر مدنی متوفی سنہ ۱۱۴۵ ہجری شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے شیخ نے تلمذ کیا ۔ باوجود حنفی المذہب ہونے کے آپ سفر مین جمع بین الصلوٰتین کر لیا کرتے تھے ۔

شیخ عبد الرشید جونپوری سنہ ۱۰۰۰ ہجری مین پیدا ہوے شمس الحق لقب تھا ۔ عالم متبحر

فاضل ماہر۔ حادی فروع و اصول تھے۔ علوم شیخ فضل اللہ سے حاصل کرکے تدریس مین مشغول ہوے آپ کو اختلاط امراء و اغنیاء سے بڑی نفرت تھی یہانتک کہ شاہجہان نے قاصد بھیجکر آپکو طلب کیا مگر آپ نے جانے سے انکار کر دیا اور اپنے گوشۂ عزلت سے بالکل باہر نہ نکلے یہانتک کہ تحریمۂ نماز فجر مین وفات پائی۔ آپ نے تصانیف عمدہ کین جنمین سے رشیدیہ مناظرہ مین اور زاد السالکین اور شرح اسرار الخلوۃ مصنفۂ ابن عربی اور حواشی مختصر عضدی اور کافیہ اور کتاب مقصود الطالبین اور اوراد مین اور دیوان اشعار فارسی مشہور و معروف ہے۔

مولوی محمد امجد قنوجی۔ قنوج کے فضلاے کبار اور علماے اعاظم مین سے تھے علوم نقلیہ و عقلیہ شیخ عارف علی اصغر سے پڑھے یہان تک کہ نہایت کمال و فضیلت کو پہونچے تمام عمر تدریس و تالیف مین بسر کی اور کتاب صدرا کا جو علم حکمت مین ہے اور اس ولایت مین متداول ہے حاشیہ تصنیف کیا۔

شیخ مولوی فتح علی قنوجی۔ قنوج کے قاضی فاضل اور عالم اجل ادیب اریب تھے علوم ملا علی اصغر سے حاصل کیے یہان تک کہ ہر ایک علم مین آپ کو مہارت کامل اور مناسبت تامہ حاصل ہوئی۔ آپ کی تصنیفات سے حاشیہ شرح تہذیب جلالی اور شرح مقامات ابی القاسم حریری کی یادگار ہے۔

مولوی محمد عبد العلی قنوجی۔ آپ مولانا رستم علی کے بھائی اور عالم اجل۔ فاضل اکمل تھے علوم اپنے بھائی سے حاصل کیے اور تدریس و تالیف مین مشغول ہوے چنانچہ اصول فقہ مین شرح منار کا حاشیہ تصنیف کیا اور قصبۂ بندگی مین جو توابع کوڑہ جہان آباد سے ہے وفات پائی

ملا ابو الحسن معروف بہ شاہم بابا۔ عالم زمانہ فاضل یگانہ تھے۔ ملا یوسف گنائی متوفی ۱۱۵۴ھ کا قول ہے کہ جب ناظمان خطۂ کشمیر کے اشارہ سے علماء کا مباحثہ ہوتا تھا تو آپ تفسیر بیضاوی اور حاشیۂ عصام وغیرہ کی عبادت کو ایسے بیدرنگ پڑھا کرتے تھے کہ جیسے قرآن کو حافظ پڑھتے ہین۔ آپ اکثر حواشی مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی کا رد بھی کرتے تھے۔

بابا محمد عثمان بن شیخ محمد فاروق بن شیخ محمد حسنی۔ عالم فاضل۔ فقیہ محدث تھے علوم مولانا سعد الدین صادق و مولانا حاجی محمد و اخوند سلیمان و اخوند نجم السنہ سے حاصل کیے

پھر چھوڑ کر دہلی مین شاہ ولی اللہ محدث کی خدمت مین پہونچے اور اُنسے علم حدیث کتب شریعت کی اجازت حاصل کی اور علم طریقت کو اخذ کیا جب نواب بنگش و مرہٹون مین فتنہ و فساد حائل تھا آپ اپنے وطن مین آگئے اور خواجہ عبدالرحیم پھلواری سے بھی کچھ فیض حاصل کیا۔

شیخ یاسین قنوجی

شیخ یاسین قنوجی آپ اساتذۂ وقت و اعیان عصر اور فضلائے کاملین مین سے تھے آپ سے بہت لوگون نے پڑھا اور درجۂ فضیلت کو فائز ہوئے جنمین سے سید مرتضیٰ بن سید عبدالنبی اور ملا فیضی امروہی ہین۔

شیخ عبدالوہاب

شیخ عبدالوہاب راجگیری الملقب بہ نواب منعم خان بہادر۔ فاضل جید عالم نبیل علوم متداولہ مین ید طولیٰ رکھتے تھے تمام عمر تدریس تالیف مین بسر کی اور فنون درسیہ مین کتب مفیدہ تالیف کین جنمین سے بحر المذاہب علم کلام اور کتاب الصلوٰۃ علم عقائد مین اور مفتاح الصرف یادگار ہین۔

خواجہ محمد قنوجی

خواجہ محمد بن عبدالرحمن قنوجی۔ عالم کبیر فاضل شہیر عارف سالک۔ صاحب معارف و حقائق اور ستارہ تھے۔ حرمین شریفین کو تشریف لے گئے اور وہان کے مشائخ سے استفادہ و فیوضات حاصل کر کے قنوج مین آئے اور مسند افادہ و افاضہ پر جلوس فرما ہوئے اور وہین وفات پائی مزار آپ کا زیارتگاہ عام ہے شاہ عالم بہادر بادشاہ کے واسطے ایک کتاب ہدایۃ السالکین الی صراط رب العلمین کتاب قوت القلوب اور احیاء العلوم کے طرز پر تصنیف کی۔

میر نور الہدیٰ

میر نور الہدیٰ بن سید قمر الدین حسینی اورنگ آبادی عالم اجل فاضل اکمل جامع اصناف علوم تھے ۱۱۶۱ھ مین پیدا ہوئے ابتدا سے انتہا تک علوم اپنے باپ سے پڑھے اور سولہ سال کی عمر مین تحصیل علوم سے فارغ ہو کر قرآن کو حفظ کیا اور جب اپنے باپ کے ساتھ حج کر کے واپس آئے تو تدریس و تصنیف مین مشغول ہوئے اور بہت لوگون کو فیض پہونچایا اپنے والد کی کتاب مظہر النور کی شرح لکھی۔

حدیقۂ چہاردہم

اُن فضلائے کرام کے بیان مین جو چودھوین صدی مین ہوئے ہین

مرتضیٰ زبیدی

محمد بن محمد بن محمد بن سید عبدالرزاق المشہور بہ سید مرتضیٰ حسینی قادری بلگرامی زبیدی حنفی

محی الدین لقب اور ابو الفیض کنیت تھی- محدث ثقہ- فقیہ فاضل- امام لغت- ادیب اریب محقق مدقق- جامع علوم عقلیہ و نقلیہ تھے ۱۱۴۵ھ میں قصبۂ بلگرام مین جو قنوج سے پانچ کوس کے فاصلہ پر اور ہندوستان کے مشہور شہرون مین سے ہر پیدا ہوے- اوائل عمر یعنی ۱۱۶۴ھ مین وطن سے نکلکر حرمین شریفین کو تشریف لے گئے اور بعد حج و زیارت مرقد الورے تکمیل علوم خصوصًا علم حدیث مین کمر ہمت باندھی اور زبید و مصر و حجاز وغیرہ کے تقریبًا ایک سو مشائخ و علماء سے کسب کمالات کیا اور متعدد مشائخ مثل شیخ احمد ملوی و عبد الخالق زبیدی و ابو العباس احمد بن علی منینی دمشقی و جمال محمد بن احمد حنبلی و ابو عبد اللہ محمد بن احمد غریانی تونسی و عبد الغنی بن محمد ہجرانی نزیل عماد محمد بن زین باسمیط علوی حضرمی و محمد ابن ابراہیم حسینی طرابلسی نزیل حلب و عبد القادر بن احمد شکعادی و عمر بن عبد اللہ بن عمر قاضی و عیسی بن رزیق صاحب لحیہ و سید عبد القادر بن احمد حسینی وغیرہم سے حدیث و فقہ وغیرہ علوم کی سندین و اجازتین حاصل کین اور اُنھون نے آپ کی فضیلت و کمالیت اور وسعت اطلاع علوم کی شہادت دی- چونکہ آپ بعد تحصیل علوم کے بھی مدت تک شہر زبید مین مقیم رہے اسلیے زبیدی کے نام سے آپنے شہرت پکڑی یہانتک کہ کوئی آپ کو ہندی نہ خیال کرتا تھا- پھر آپ زبید کو چھوڑ کر مصر مین تشریف لیگئے اور وہان ہنگامہ افاضہ وافادہ اور تعلیم و تدریس برپا کیا- اور علاوہ بیشمار لوگون کو علوم کی سندین و اجازتین دینے کی سلطان روم نظام الدین ابو الفتح عبد الحمید خان اور دستور اعظم سلطان ابی المظفر محمد پاشا صدر الوزارت و نظام الملک کو اُنکی استدعا سے حدیث کی اجازت دی- غرض کثرت علم و تلامذہ اور نشر علوم و تصنیفات کتب وغیرہ کے باعث سے آپ تیرھوین صدی کے مجددین امت محمدیہ مین سے تھے- تصانیف آپنے اس کثرت سے کی کہ اُسکا شمار مشکل ہو چنانچہ اس جگہ صرف مشہور کتب و رسائل کا جو آپنے تصنیف کیے ہین ذکر کیا جاتا ہو- عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ امام ابی حنیفہ- الآلی المتناثرہ فی الاحادیث المتواترہ- در الفرع فی تاویل حدیث ام زرع- لقطۃ العجیب فی مصطلح آثار الحبیب- تخریج حدیث شیبتنی ہود- المواہب الجلیہ فیما یتعلق بحدیث الاولیہ- المرقاۃ العلیہ فی شرح الحدیث المسلسل بالاولیہ- العروس المجلیہ فی طرق حدیث الاولیہ- القول الصحیح فی مراتب التعدیل

والتخریج ۔ التحبیر[۱۰] فی الحدیث المسلسل بالتکبیر ۔ رسالہ[۱۱] اصول حدیث ۔ مناقب[۱۲] اصحاب الحدیث
تاج[۱۳] العروس فی شرح قاموس ۔ تکملۃ[۱۴] القاموس مما فاتہ من اللغۃ لیکن ناتمام ۔ تخریج[۱۵] حدیث
نعم الادام الخل ۔ حدیقۃ[۱۶] الصفا فی والدی المصطفےٰ ۔ الانتصار[۱۷] لوالدے النبی المختار
العقیدۃ[۱۸] السنیہ ۔ امالی[۱۹] حنفیہ ۔ مجالس[۲۰] الشیخونیۃ ۔ ایضاح[۲۱] المدارک فی الافصاح عن العواتک
عقد[۲۲] الجمان فی بیان شعب الایمان ۔ القول[۲۳] المسموع فی الفرق بین الکوع والکرسوع ۔ النفحۃ
القدوسیہ بواسطۃ البضعۃ العیدروسیہ ۔ العقد[۲۴] الثمین فی طرق الالباس والتلقین ۔ حکمۃ[۲۵] الاشراق
الی کتاب الافاق ۔ شرح[۲۶] الصدر فی شرح اسماء اہل بدر ۔ التفتیش[۲۷] فی معنی لفظ درویش ۔ رفع نقاب
الخفاء عمن انتمیٰ الی وفا وابی الوفا ۔ زہر[۲۸] الاکمام المنشق عن جیوب الالہام بشرح صیغۃ سیدی عبدالسلام
رشفۃ[۲۹] المدام المختوم البکری من صفوۃ زلال صیغ القطب البکری ۔ رشف سلاف الرحیق فی نسب
حضرۃ الصدیق ۔ تنسیق[۳۰] قلائد المنن فی تحقیق کلام المنن ۔ النوافح[۳۱] المسکیہ علی الفوائح الکشکیہ
ہدیۃ[۳۲] الاخوان فی حکم شرب الدخان ۔ منح[۳۳] الفیوضات الوفیہ فیما فی سورۃ الرحمن من اسرار
الصفۃ الالٰہیہ ۔ ارجوزہ[۳۴] فی الفقہ ۔ طبقات[۳۵] الحفاظ ۔ اسعاف[۳۶] الاشراف ۔ اتحاف[۳۷] السادۃ
المتقین لشرح احیاء علوم الدین ۔ رفع[۳۸] الکلل عن العلل ۔ شرح[۳۹] حزب الکبیر المسمیٰ بہ تنبیہ العارف
البصیر علی اسرار الحزب الکبیر ۔ اناۃ[۴۰] المنی فی سلوک سر الکنی ۔ القول[۴۱] المثبوت فی تحقیق لفظ التابوت
حسن[۴۲] المحاضرہ فی آداب البحث والمناظرہ ۔ رسالہ فی اصول المعمی ۔ کشف[۴۳] الغطاء عن الصلوۃ الوسطیٰ
الاحتفال[۴۴] بصوم الست من شوال ۔ اقرار[۴۵] العین بذکر من نسب الی الحسن والحسین ۔ الابتہاج[۴۶] بذکر امر
المعراج ۔ التعریف[۴۷] بضروری علم التصریف ۔ اتحاف[۴۸] الاصفیاء بسلاسل الاولیاء ۔ اتحاف[۴۹] بنی الزمن
فی حکم قہوۃ الیمن ۔ المقاعد[۵۰] العندیہ فی المشاہد النقشبندیہ ۔ درۃ[۵۱] المضیۃ فی الوصیۃ المرضیۃ ۔
ارشاد[۵۲] الاخوان الی الاخلاق الحسان ۔ شرح[۵۳] العقیدہ السنیہ ۔ شرح[۵۴] صیغہ ابن مشیش ۔ شرح
صیغۃ سید البدوی ۔ شرح[۵۵] ثلث صیغ لابی الحسن البکری ۔ شرح[۵۶] سبع صیغ المسمیٰ بدلائل القرب
المسید مصطفےٰ البکری ۔ تحفۃ[۵۷] العید ۔ تفسیر[۵۸] سورۂ یونس علی لسان القوم ۔ لقطۃ[۵۹] العجلان فی لیس
فی الامکان ابدع مما کان ۔ المنح[۶۰] العلیۃ فی الطریقۃ النقشبندیہ ۔ کشف[۶۱] اللثام عن آداب الایمان
والاسلام ۔ وغیر ذلک ۔ کہتے ہیں کہ جب آپ کی حد سے زیادہ شہرت ہوئی اور خواص و عوام

کے

زمان بڑا قدر و مرتبہ ہوا اور اقطار و اکناف سے کثرت کے ساتھ لوگون نے رجوع کیا تو آپ نے اپنی حویلی سے باہر نکلنا کم کردیا اور یارون سے پوشیدگی اختیار کرکے معتکف ہوگئے یہانتک کہ ماہ شعبان ۱۲۰۵ھ ہجری مین طاعون سے شہادت پائی اور سیدہ رقیہ کے مشہد مین دفن کیے گئے۔ مخزن اسرار الٰہی آپ کی تاریخ وفات ہے۔

شاہ عبد القادر المتخلص بہ مہربان المعروف بہ فخری - فقیہ۔ محدث۔ مفسر۔ صوفی جامع علوم نقلیہ و عقلیہ تھے۔ آپ کے بعض اسلاف نیشاپور سے قصبۂ کنتور مضافات لکھنؤ مین آلئے اور آپ کے والد سید شرف الدین خان نے اورنگ آباد مین اقامت اختیار کی اور شہر روضہ کی فضا اُنسے مختص ہوئی جہان آپ ۱۱۴۳ھ ہجری مین پیدا ہوئے۔ قرآن کو یاد کیا اور کتب فقہ۔ حدیث۔ تفسیر۔ تصوف۔ معقولات سے ماہر کامل ہوکر طریقۂ قادریہ کا خرقہ پہنا اور تدریس و افادہ وہدایت عباد اور تکمیل زہاد مین اپنی عمر کو صرف کیا اور اخیر عمر مین مدراس مین جاکر اقامت اختیار کی جہان ۱۲۰۴ھ یا ۱۲۰۵ھ ہجری مین وفات پائی اور سبلاپور واقع مضافات مدراس کی خانقاہ مین دفن کیے گئے تاریخ وفات آپ کی شیخ مرحوم یا فخر اہل حسن مقال ہے۔

شیخ اسلم بن یحییٰ بن معین الحق والملۃ والدین رفیقی کاشمیری - ابو ابراہیم کنیت تھی اپنے زمانے کے عالم محقق فاضل مدقق۔ مرجع الفضلا۔ صاحب فتویٰ۔ حسن الخلق۔ کثیر التواضع تھے۔ ۲۲۔ ماہ ذی الحجہ ۱۱۳۹ھ مین پیدا ہوئے۔ قرآن کو ساتھ تجوید کے اپنے دادا شیخ معین الحق والملۃ والدین سے پڑھا اور تمام علوم صرف نحو۔ لغت۔ کلام۔ حدیث۔ اصول۔ تفسیر فقہ۔ تصوف اور معارف کو اپنے والد ماجد سے حاصل کیا اور اپنے باپ کے شاگردون کے ساتھ کئی دفعہ صحاح ستہ کی قرأت مین شریک ہوئے۔ بہت سے شیوخ کی صحبت کی اخیر کو سلطان وقت کے حکم سے مفتی انام اور مرجع خواص وعوام ہوئے یہان تک کہ بیس سال تک اس عہدۂ جلیلہ پر ممتاز رہے۔ کہتے ہین کہ آپ نے ایک رات آنحضرت کو خواب مین دیکھا جنھون نے آپ کے حق مین دعاے برکت کی اور اپنے بالون مین سے ایک بال مبارک عطا فرمایا جب آپ بیدار ہوئے تو آپ نے اپنے ہاتھ مین ایک سیاہ بال

دیکھا اور حجرہ کو معطر پایا اُسوقت آپ کی ڈاڑھی کے تمام بال سفید تھے - آپ نے بہت سے رسائل اور صحائف فتاوی اور تصوف مین یادگار چھوڑے اور جامع صغیر و جلالین و اشباہ والنظائر و حسامی اور قصیدہ بردہ پر حاشی لکھے جو سب کے سب مقبول اہل علم ہوئے بہت سے فقہاء کرام نے مثل شیخ عبد الوہاب تیالہ [illegible] اور مولانا ابو [illegible] [illegible] اللہ اور ملا عبد اللہ [illegible] قوام الدین [illegible] اور شیخ عبد [illegible] اور شیخ عطاء [illegible] شیخ [illegible] اور شیخ ابو الطیب [illegible] شیخ ابو الرضا [illegible] شیخ عبد اللہ اور شیخ ابو الکمال عبد الاحد [illegible] کمال الدین [illegible] اور شیخ ابو الاسعد ابراہیم اور شیخ ابو السعود مقصود وغیرہ نے آپ سے استفادہ کیا - وفات آپکی [illegible] کے روز ۲۷- محرم سنہ [illegible] [illegible] شیخ بلغا آپ کی تاریخ وفات ہے -

شیخ علی بن [illegible] بن [illegible] لحق [illegible] الدین [illegible] ابو عبد [illegible] کنیت تھی - پنگل کے روز ۴- ماہ رمضان سنہ [illegible] ہجری مین پیدا ہوئے - اپنے زمانہ کے عالم عامل عارف زاہد محدث فقیہ - فاضل متورع تھے حدیث کو اپنے [illegible] سے سنا اور انھین سے علوم ظاہری و باطنی اور معارف و آداب اور سلوک کو حاصل [illegible] اپنے بڑے بھائی شیخ اسلم سے استفادہ کیا اور آپ سے آپ کے تینون بیٹون شیخ [illegible] اور شیخ بہاء الدین اور شیخ سنا اور چچا کے بیٹے شیخ ابو الرضا محمد اور شیخ ابو الطیب احمد اور شیخ عبد اللہ اور اخوند واعظ عبد الرسول وغیرہ نے استفادہ کیا - وفات آپ کی ۱۰ محرم سنہ ۱۲۱۴ھ مین ہوئی چشمۂ کوثر علم تاریخ وفات ہے -

مولوی غلام فرید لاہوری عالم اجل - فاضل اکمل - جامع کمالات ظاہری و باطنی - عابد زاہد - ذاکر شاغل تھے تمام عمر درس و تدریس مین مشغول رہے اور دنیا اور اہل دنیا سے سروکار نہ رکھتے تھے تجرید و تفرید آپ کی طبیعت پر نہایت غالب تھی - وفات آپ کی سنہ ۱۲۱۶ ہجری مین ہوئی -

سید جلال شاہ بن سید جمال شاہ کاشمیری عالم باعمل - کتب فقہ و حدیث اور تصوف کے حافظ تھے حسن خلق سے لوگون کو اپنا گرویدہ کیے ہوے تھے اپنے آبا و اجداد کے مقابر

شیخ علی مکی

غلام فرید لاہوری

سید جلال شاہ

آپ نے پاس ایک خانقاہ بنائی تھی جہاں بڑے تقویٰ کے ساتھ بود و باش رکھ کر ۱۲۱۶ھ میں وفات پائی۔

رفیع الدین خان مرادآبادی

رفیع الدین بن فرید الدین خان مرادآبادی معتبر فضلائے ہند میں سے تھے حدیث کا علم مولوی خیر الدین سورتی تلمیذ شیخ محمد حیات سندی اور نیز مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے حاصل کیا اور مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی سے اکثر صحبت کی اور اُن سے مسائل مشکلہ تفسیر و حدیث کے بوجہ کر نہایت جہاں بین اور تحقیقات و تدقیقات فرماتے رہے بعد ازاں شیخ محمد غوث لاہوری سے بیعت کی اور علم طریقت کا حاصل کیا پھر مکہ معظمہ کو تشریف لیجا کر حج کیا اور حرمین شریفین کے حالات میں ایک کتاب تصنیف فرمائی اور کتاب قصر الامال بذکر الحال والمآل اور کتاب سلوی الکئیب بذکر الحبیب اور ترجمہ عین العلم اور شرح اربعین نووی اور کنز الحسنات اور تذکرۃ المشائخ اور کتاب الاذکار اور تذکرۃ الملوک اور شرح غنیۃ الطالبین اور تاریخ افاغنہ وغیرہ آپ کی اشہر تصنیفات سے ہیں۔ ۱۵۔ ماہ ذی الحجہ ۱۲۱۸ھ ہجری میں مرادآباد میں استسقاء کی بیماری سے فوت ہوئے خورشید زمان تاریخ وفات ہے۔

شیخ احمد رفیقی

شیخ احمد بن مصطفیٰ بن معین الحق والملۃ والدین رفیقی۔ ابو الطیب کنیت تھی ۱۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے وقت کے امام فقیہ محدث۔ عالم یگانہ۔ فاضل بے نظیر تھے قرآن کو اپنے نانا مولانا مقیم السنہ ٹوپیگری سے پڑھا اور اُنہیں کے پاس حفظ کیا اور علم حدیث و تفسیر و فقہ و تصوف کو اپنے باپ اور چچا اور چچا کے بیٹوں اور اپنے ماموں مولانا علامۃ الوریٰ اخوند نور الہدیٰ ٹوپیگری سے اخذ کیا اور یکشنبہ کے روز ۲۲۔ رجب ۱۲۱۹ھ میں بعد ظہر کے فوت ہوئے۔ آپ کو ریاضات و مجاہدات و مکاشفات میں بڑی شان حاصل تھی جس میں سے تھوڑا سا شیخ ابو المصطفیٰ طیب رفیقی نے اپنی تصنیفات میں ذکر کیا ہے آپ سے توحید و عرفان میں شعر حسنہ یادگار ہیں۔ ولی پاک نظر تاریخ وفات ہے۔

شیخ الاسلام قوام الدین کشمیری

شیخ الاسلام مفتی قوام الدین محمد بن مولانا سعد الدین صادق بن مولوی معز الدین امان اللہ شہید بن مولوی خیر الدین ابو الخیر کاشمیری ۱۴۔ ماہ شعبان ۱۱۵۵ھ میں پیدا ہوئے

اپنے زمانہ کے عالم فاضل۔ محدث کامل فقیہ جید۔ جامع کمالات ظاہری و باطنی تھے۔ بعد ختم قرآن شریف کے شیخ رحمت اللہ اور ملا مقیم السنہ ٹوٹیگرد اور اخوند نور الہادی ٹوبیگرہ کے حلقۂ درس مین داخل ہوئے اور صغر سنی مین ہی علوم و فنون حاصل کر کے محسود اقران ہوئے۔ قرأت و روایت حدیث کی اجازت میر قاری تلمیذ شیخ القراء اور حاجی عبد الولی طرخانی تلمیذ شیخ ابو الحسن سندھی مدنی اور حاجی نعمت اللہ نوشہری او ابا محمد محسن بلیجری تلمیذ مولوی امان اللہ شہید سے حاصل کی اور اشارۂ غیبی سے خانقاہ سید محمد امین اویسی مین ہنگامۂ درس و تدریس گرم کیا اور رفتہ رفتہ کاشمیر کی قضاء آپ کے سپرد ہوئی شاہ زین العابدین قادری و میان زکریا لاہوری و شیخ الاسلام احمد اکدنی وغیرہ سے بہت سے فوائد حاصل کر کے خواجہ عبد الرحیم نگبان کی خدمت مین مشرف ہوئے۔ اور ۲۴۔ سال تک اُنسے فیض حاصل کرتے رہے۔ کتاب صحائف سلطانی ساتھ علم مین تصنیف کی اور ۹۔ ماہ ذیقعدہ ۱۲۱۶ھ ہجری مین وفات پائی۔

مولانا عبد الباسط بن مولوی رستم علی بن ملا علی اصغر قنوجی۔ قنوج کے علماے کبار اور فضلاے مشاہیر و نامدارسے فقہ و حدیث و تفسیر اور فروع و اصول مین ایک آیت منجملہ آیات الٰہی تھے اور اپنے عہد مین تمام علماء و فضلاء پر سخن بالا اور مرتبہ والا رکھتے تھے ۱۱۵۹ھ مین پیدا ہوئے چشم رستم علی آپکی تاریخ ولادت ہے۔ تمام علوم رسمیہ و متداولہ کیا منقول و معقول اپنے والد ماجد سے حاصل کیے اور بہت سی کتب اپنی تصنیفات اور دیگر علماء کی تالیفات اپنے ہاتھ سے لکھین جو اب تک آپ کے کتبخانہ مین موجود ہین اور اسقدر صحیح و محشی ہین کہ اُستاد سے حاجت تعلیم کی باقی نہین رہتی اگر کسی کو سلیقہ عبارت پڑھنے اور بلکہ مطلب سمجھنے کا ہو تو اُسکے لیے یہ کتابین آپ کی درست کی ہوئین بجاے شیخ شفیق کے ہین بہت سی خلقت نے دور و نزدیک سے آکر آپ کے مدرسہ مین فاتحہ فراغت پڑھی اور مرتبہ فضیلت و کمالیت حاصل کیا چنانچہ مفتی ولی اللہ فرخ آبادی صاحب تفسیر نظم الجواہر اور مولوی نعیم الدین اور مولوی علیم الدین پسران مولوی فصیح الدین قنوجی و مولوی قادر بخش بلھوری جو سب عالم فاضل صاحب تصنیف ہوے ہین آپ کے تلامذہ مین سے ہین آپکے

مولانا عبد الباسط قنوجی

آبا و اجداد صاحب علم و عمل اولاد شیخ عماد الدین کرمانی صاحب فتاوی عمادیہ سے تھے جو شہر کرمان سے آکر قنوج میں سکونت پذیر ہوئے تھے آپ کی تصنیفات بہت ہیں اور تمام مفید چنانچہ تفسیر ذو الفقار خانی۔ نظم اللآلی فی شرح ثلاثیات البخاری۔ انتخاب الحسنات ترجمہ احادیث دلائل الخیرات۔ حبل المتین فی شرح الاربعین۔ جواہر خمسہ فرائض میں۔ عجب البیان فی اسرار القرآن۔ شفاء الشافیہ فی شرح شافیہ ابن حاجب وغیرہ مشہور و معروف ہیں۔ وفات آپ کی دوم ربیع الآخر ۱۲۲۳ھ ہجری میں ہوئی اور شہر قنوج میں اپنی مسجد کے آگے صفہ کے نیچے اپنے آبا و اجداد کے پہلو میں دفن ہوئے۔ شمع شبستان تاریخ وفات ہے۔

مولوی حسین علی قنوجی

مولوی حسین علی بن علامۃ العصر عبد الباسط قنوجی۔ عالم نبیل فاضل جلیل تھے علوم اپنے باپ سے حاصل کیے اور انہیں کی حیات میں مسند درس و افادہ اور افاضۂ طلباء پر متمکن ہوئے مگر افسوس میں عالم شباب یعنی چوبیس سال کی عمر میں پانچ ماہ بعد وفات اپنے والد ماجد کے ۱۲۲۳ھ میں رحلت کر گئے اور اپنے والد کے پاس دفن کیے گئے آپکی تصنیفات سے کتاب تمرین المتعلم صیغ مشکلہ اور تعلیلات صعبہ میں یادگار ہے۔

شیخ عبد الملک مفتی مکہ

شیخ عبد الملک بن عبد المنعم القلعی مفتی مکہ معظمہ۔ عالم۔ فاضل۔ فقیہ محدث۔ کنز دقائق اور بحر زخار علوم تھے بہت سے مشائخ حرمین مثل عبد اللہ بن سالم البصری وغیرہ سے حدیث و فقہ کو اخذ کیا اور انہیں سے روایت کی اجازت لی اور آپ سے سید عبد الرحمن اہدل نے اجازت حاصل کی ۱۲۲۳ھ میں وفات پائی۔ معدن فیض تاریخ وفات ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی

قاضی ثناء اللہ پانی پتی۔ شیخ جلال الدین کبیر اولیاء چشتی کی اولاد میں سے تھے جنکا نسب حضرت عثمان کی طرف منتہی ہوتا ہے۔ فقیہ۔ محدث۔ محقق۔ مدقق۔ منصف مزاج جامع علوم عقلیہ و نقلیہ اور فقہ و اصول میں مرتبۂ اجتہاد پہنچے ہوئے تھے۔ علم تفسیر و کلام اور تصوف میں ید طولی حاصل تھا۔ صفائی ذہن و جودت طبع و قوت فکر اور سلامتی عقل زائد الوصف حاصل تھی۔ حدیث کو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے سنا اور روایت کیا یہانتک کہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی آپ کو بیہقی وقت کہا کرتے تھے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں تمام علوم ظاہری سے فراغت پا کر علم طریقت کا شیخ محمد عابد سے اخذ کیا اور نہایت شہرت شوق و ولولے

تمام سلوک کو بحیاس توجہ مین انجام کو پہونچایا پھر اُنکے ارشاد سے میرزا مظہر جانجانان کی خدمت
مین پہونچے اور اُنکی زبان فیض ترجمان سے علم الہدیٰ کے لقب سے ملقب ہوے - ایام تحصیل
علم مین علاوہ کتب تحصیلیہ کے ساڑھے تین سو اور کتابین مطالعہ کین - اکثر خواب مین شیخ
جلال اپنے جد امجد اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ سے تربیت اور بشارات حاصل
کین مرزا صاحب آپکے حق مین فرماتے تھے کہ میرے دل مین آپکی بہت ہیبت ہے اور بسبب
صلاح اور تقویٰ و دیانت کے آپ مروج شریعت اور منور طریقت ہین اور ملکی صفات ہین - فرشتے
آپ کی تعظیم بجالاتے ہین - اگر خدا نے مجھسے قیامت کو پوچھا کہ ہماری درگاہ مین کیا تحفہ لایا ہے
تو مین ثناء اللہ کو پیش کرونگا - آپ اکثر اوقات طاعت و عبادت مین مشغول رہتے تھے
ہر روز سو رکعت نماز اور ایک منزل قرآن شریف تہجد مین وظیفہ کیا ہوا تھا - قضاء کا منصب
بھی اختیار کیا تھا اور جیسا کہ چاہیے اُسکا حق ادا کیا - آپ کے اصحاب سے پیر محمد و سید محمد
اور گھسیٹا آپ کی صحبت سے طریقۂ سلوک مین فائز المرام ہوے - مدت تک آپ افاضہ
کمالات ظاہر و باطن اور اشاعت علوم دینیہ اور فیصل خصومات و افتاے سوالات اور حل مشکلات
مین مصروف رہے - ایک کتاب مبسوط فقہ مین مع بیان ماخذ و دلائل اور مختار ائمۂ اربعہ کے
ہر مسئلہ مین تصنیف کی اور جو کچھ آپ کے نزدیک اقوی ثابت ہوا اُسکو ایک علیحدہ رسالہ
مسمے بماخذ الاقوی مین تحریر فرمایا - اصول مین بھی آپ نے مختارات تحریر کین اور ایک بڑی
تفسیر مظہری نام سات جلد مین تصنیف کی اور اسمین اقوال قدماے مفسرین اور تاویلات
جدیدہ کو جو مبداء فیاض سے آپ پر وارد ہوے جمع کیا اور کئی ایک رسائل تصوف اور
تحقیق معارف حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی مین لکھے - علاوہ اُنکے آپکی کتب تصنیفہ
جو تیس سے زیادہ ہین مثل مالا بد منہ تذکرۃ الموتی و القبور - تذکرۃ المعاد - حقیقۃ الاسلام
ارشاد الطالبین - شہاب ثاقب - رسالہ حرمت متعہ - رسالہ حرمت سرود - وصیت نامہ وغیرہ
تمام نافع و مفید و مقبول خلائق ہین - وفات آپ کی غرۂ رجب ۱۲۲۵ ہجری مین ہوئی اور
تاریخ وفات آپ کی قرآن شریف کی آیت فہم مکرمون فی جنت النعیم سے نکلتی ہے اور لفظ
جنت کا اس تاریخ مین بغیر الف کے موافق رسم خط قرآن کے ماخوذ ہے -

۱۲۲۵ھ

بحر العلوم ملا عبد العلی محمد بن نظام الدین محمد لکھنوی۔ عالم محقق۔ فاضل مدقق جامع معقول ومنقول حاوی فروع و اصول صاحب طریقت ومعرفت تھے۔ ابو العباس کنیت اور بحر العلوم وملک العلماء لقب تھے۔ علوم اپنے والد ماجد سے پڑھے اور ستر۱۷ہ ہی سال کی عمر مین فارغ التحصیل ہوکر فائق اقران اور افاضل اماثل ہوگئے۔ زمانہ نواب فیض اللہ خان مین لکھنؤ سے رامپور مین آئے اور سو روپیہ ماہوار وظیفہ آپکے لیے مقرر ہوا پھر ایک برس کے بعد مدراس مین چلے گئے اور وہان نواب محمد علیخان والی صوبہ ارکاٹ نے آپ کی بڑی تعظیم کی اور آپ مذہب رفض پر بڑا تشدد کرتے تھے۔ آپ کے شاگردون مین سے ملا عمران رامپوری والد مولوی خلیل الرحمن مصنف حاشیہ الدوار علی الدائر اور مولوی رستم علی اور مولوی غلام نبی شاہجہان پوری محشیان رسالہ میرزاہد اور مولوی محمد جیلانی مصنف جنگ نامہ ہین۔ آپکا قول ہی کہ مجھکو عالم رویا مین حضرت ابو بکر صدیق کی زیارت ہوئی اور انھون نے ہاتھ پکڑکر مجھکو اپنی بیعت مین داخل کیا اور تعلیم وارشاد طریقت کا حکم دیا پس مین خاص انھیں کا مرید ہوان اور اُنکے واسطہ سے آنحضرت کے ساتھ مجھکو سلسلہ انتساب بیعت کا پہونچتا ہی چنانچہ جو شخص اس سلسلہ مین اُنسے بیعت کرتا تھا آپ اسی ایک واسطہ سے شجرہ لکھ کر اُسکو دیتے تھے اور نیز دیگر سلاسل مین اپنے والد بزرگوار سے اجازت حاصل کی تھی لیکن آپ نے کثرت سے مرید نہین کیے اور چند آدمیون کے سوا آپ نے بیعت مین نہین لیا۔ آپ کی تصنیفات سے شرح سلم۔ حاشیہ حواشی میرزاہد جلالی۔ حاشیہ میرزاہد۔ رسالہ حاشیہ بر میر زاہد شرح مواقف قدیمہ وجدیدہ بر حاشیہ شرح ہدایت الحکمت۔ شرح مسلم الثبوت۔ تکملہ شرح تحریر الاصول ابن ہمام مصنفہ مولانا نظام الدین۔ شرح فارسی منار الانوار۔ رسالہ ارکان اربعہ در فقہ۔ شرح مثنوی مولانا روم وغیرہ یادگار زمانہ ہین۔ وفات آپکی مدراس مین ماہ رجب ۱۲۲۵ہجری مین ہوئی اور فاضل قطب زمانہ تاریخ وفات ہی۔

شیخ محمد بن مصطفی بن معین الحق والملۃ والدین رفیقی ابو الرضا کنیت تھی ۱۱۶۸ھ مین پیدا ہوے۔ امام فاضل فقیہ محدث مفسر اور صوفی عارف تھے۔ علوم معقول ومنقول اپنے نانا مولانا مقیم السنۃ ٹوبیگرو اور ماموں اور خسر اولی علامہ انوری نور الہدی ٹوبیگرد سے

اخذ کیے اور حدیث کو اپنے چچا اور باپ سے سُنا اور کل معارف کو حاصل کیا اور عوارف کو درس شیخ ابی نعمت اللہ اشرف بن رضا ٹونیکروا اپنے خسر ثانی سے پڑھا اور بہت سے لوگوں نے آپ سے استفادہ کیا۔ تصوف مین بہت سے رسالے لکھے اور چارشنبہ کے روز ۱۲۔ ماہ جمادی الاخری ۱۲۲۸ھ ہجری مین وفات پائی صاحب تصنیفات کاملہ آپ کی تاریخ وفات ہے۔

مولوی سلام اللہ بن شیخ الاسلام بن حافظ عبد الصمد فخر الدین محدث از اولاد شاہ عبد الحق محدث دہلوی۔ فقیہ فاضل۔ محدث کامل۔ مفسر متبحر۔ علامۂ عصر۔ محقق۔ مدقق تھے علوم اپنے والد ماجد شیخ الاسلام مصنف شرح فارسی صحیح بخاری و رسالہ طرد الاوہام عن اثر الامام الہمام اور کشف الغطاء عما لزم للموتے علی الاحیاء وغیرہ سے حاصل کیے اور انھین سے اور نیز دیگر فضلاے عصر سے حدیث وغیرہ علوم کی سند و اجازت حاصل کی آپ کے جد امجد حافظ فخر الدین بھی بڑے فاضل اور عالم اجل اور بسبب ہی کے فخر الدین والدنیا تھے جنکی تصنیفات سے شرح فارسی صحیح مسلم اور فارسی شرح عین العلم اور شرح حصن حصین یادگار ہین۔ غرض بعد تحصیل علوم کے آپ مسند افادت و افاضت پر متمکن ہو کر مثل اپنے اسلاف کے نشیر علوم مین مشغول ہوے اور ۱۲۲۹ھ یا بقول بعض ۱۲۲۳ھ کے ماہ جمادی الثانی مین شام کے وقت وفات پائی۔ آپ کی تصنیفات سے کمالین حاشیہ تفسیر جلالین محلی شرح موطا جس سے ۱۲۱۵ھ مین فراغت پائی اور جسکی تاریخ ہو الفوز الکبیر ہے ترجمہ صحیح بخاری فارسی مین ترجمہ فارسی شمائل ترمذی۔ رسالہ عربی اصول علم حدیث وغیرہ یادگار ہین۔ شیخ شہید ۱۲۲۹ اور شیخ اعلیٰ درجہ ۱۲۲۹ آپ کی تاریخ وفات ہے۔

مولوی علیم الدین بن شیخ نعیم الدین قنوجی فاضل اجل۔ عالم اکمل۔ انموذج صلحاے سلف تھے۔ ابتدا مین اپنے والد سے جو قنوج کے مشائخ مین سے مشتغل بالدرس والعبادة تھے پڑھا۔ پھر کتب درسیہ کو ابتداء سے انتہا تک شیخ علامہ عبد الباسط قنوجی سے تحصیل کیا اور تمام عمر تدریس اور تالیف کتب مین مشغول رہے جنمین سے عین الہدی شرح قطر الندے نحو مین ہے جسکو ۱۱۹۰ھ ہجری مین تالیف کیا۔ علاوہ اُسکے درر الفضائل فی شرح الشمائل احمدیہ رسالہ علم منطق مین آپ سے یادگار ہین وفات آپ کی ۱۲۲۹ھ ہجری مین ہوئی۔

مولوی سلام اللہ محدث دہلوی

مولوی علیم الدین قنوجی

مولوی نعیم الدین بن شیخ نصیح الدین قنوجی اپنے بھائی علیم الدین کی طرح آپ بھی فضلائے زمانہ میں سے تھے علوم کو آپ نے بھی علامہ عبدالباسط قنوجی سے حاصل کیا اور شرح تصدیقات سلم العلوم اور حاشیہ صدرا تصنیف فرمایا اور ۱۲۳۳ھ کو وفات پائی۔

علامہ سید احمد طحطاوی۔ فقیہ عصر۔ وحید دہر۔ محدث جید۔ علامہ محقق۔ فاضل مدقق تھے مدت تک مصر کے مفتی رہے در المختار کا حاشیہ ایسی تحقیق و تدقیق کے ساتھ تصنیف کیا کہ مقبول انام ہوا اور مصر میں باوجود بڑے حجم و ضخامت کے چھپ کر مشتہر ہوا۔ اس کتاب میں آپ نے امام ابوحنیفہ کے مناقب کو اقوال صحیحہ اور روایات مثبتہ سے ثابت کیا یہاں تک کہ علامہ سید ابن عابدین نے بھی بروقت تالیف رد المختار کے اسکو مدنظر رکھا اور اس سے بہت کچھ نقل کیا۔ اسکے سوا اور بہت سے رسائل و کتب تصنیف کیے۔ وفات آپکی ۱۲۳۳ہجری سے بعد وقوع میں آئی۔

مولانا صفی الدین المشہور بہ صفی القدر بن عزیز القدر بن محمد عیسیٰ بن سیف الدین بن عروۃ الوثقیٰ شیخ محمد معصوم بن شیخ احمد مجدد الف ثانی۔ عالم فاضل۔ فقیہ۔ محدث۔ جامع کمالات ظاہری و باطنی۔ تارک الدنیا زاہد کامل تھے۔ باوجودیکہ نواب نصر اللہ خان حاکم رامپور نے آپ سے واسطے قبول کرنے عہدہ بخشی گری کے مکرر سہ کرر التجا کی مگر آپ نے اسکو قبول نفرمایا اور ہمیشہ نہایت شوق و ذوق سے مطالعہ کتب حدیث و تفسیر اور اشتغال اوراد و وظائف میں مصروف رہکر اہل فسق و فجور سے نہایت محترز رہا اور پنجشنبہ کے روز ۲۵ ماہ شعبان ۱۲۳۶ ہجری کو لکھنؤ میں وفات پائی۔ کہتے ہیں کہ رات کے وقت آپ کا جنازہ اٹھایا گیا تھا اور راستہ میں کسی کا چھپر جلا ہوا تھا اور بسبب کثرت راکھ و اندھیرے کے آگ اسمیں معلوم نہوتی تھی اتفاقاً حاملان جنازہ کا اُس آگ میں سے گذر ہوا خدا کی قدرت اور آپ کی نعش مبارک کی برکت سے جنازہ اٹھانے والوں کو آگ میں گذرنے سے کچھ اذیت نہ پہونچی اور دیگر ہمراہیان نے موجودگی آگ سے آگاہ ہو کر گرد سے گذرنا کیا۔ شیخ مقدس اساس تاریخ وفات ہے۔

شاہ رفیع الدین بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی محقق متقن فقیہ محدث ثقہ

تالیفات جیدہ کین جنمین کثرت سے ایسے رموز خفیہ کو داخل کیا کہ اُن پر تشکل سے اطلاع ہو سکتی ہے اور کلمات یسیرہ مین مسائل کثیرہ جمع کیے چنانچہ علم حقائق مین آپ کی کتاب دفع الباطل فی بعض المسائل الغامضۃ مشہور ومعروف ہی۔ علاوہ اُسکے ترجمہ اُردو قرآن مجید اور کتاب مقدمۃ العلم اور کتاب التکمیل و اسرار المحبۃ اور رسالہ عروض اور رسالہ شق القمر اور رسالہ اُردو راہ نجات وغیرہ یادگار زمانہ ہین وفات آپکی ۱۲۳۸؁ھ مین ہوئی۔ چشمۂ فیض تاریخ وفات ہی۔

شاہ عبد العزیز۔ بن شاہ ولی اللہ بن شیخ عبد الرحیم عمری دہلوی۔ خطۂ ہند مین اُستاذ الاساتذہ اور امام جہاندہ لبقیۃ السلف۔ حجۃ الخلف۔ خاتم المفسرین والمحدثین تھے ۱۱۵۹؁ھ مین پیدا ہوے۔ آپکا نام تاریخی غلام حلیم ہی۔ علوم اپنے والد ماجد اور اُنکے خلفاء سے اخذ کیے اور اپنے وقت مین مرجع علماء ومشائخ ہوے۔ تمام علوم متداولہ اور فنون عقلیہ ونقلیہ مین دستگاہ فوق البیان رکھتے تھے اور کثرت حفظ وعلم تعبیر رؤیا وسلیقۂ وعظ وانشاء وتحقیقات نفائس علوم اور مذاکرہ ومباحثہ خصوم مین ممتاز ہمعصر مستقدمین موافق ومخالف تھے تمام عمر تدریس وافتاء وفصل خصومات ووعظ وتربیت مریدان اور تکمیل تلمیذان مین بسر کی اور جاہ وعزت ظاہری کو کمالات باطنی کے ساتھ جمع کیا۔ ہندوستان مین ریاست علم وعمل کی آپ اور آپ کے بھائیون پر منتہی ہوئی ہندوستان کیا بلکہ دیگر ولایت مین ایسا کوئی فاضل کم ہوگا جسنے تلمذ یا استفادۂ باطن کی نسبت اس خاندان کے ساتھ درست نکی ہوگی اور اس خاندان کی شاگردی کو فخر نسمجھتا ہوگا۔ ہندوستان مین علوم حدیث وفقہ حنفی کی خدمت جیسی کہ اس خاندان سے ظہور مین آئی ہی ایسی کسی اور خاندان سے کم وقوع مین آئی ہی۔ آپ کی تصنیفات سے تفسیر فتح العزیز لقدر سواتین پارہ قرآن شریف دو مجلد کلان۔ تحفہ اثنا عشریہ رد مذہب شیعہ بستان المحدثین سر الشہادتین عجالۂ نافعہ۔ اور فتاوی کثیرہ یادگار اور مشہور ہین۔ نوّے سال کی عمر مین ۱۲۳۹؁ھ مین وفات پائی اور دہلی کے ترکمان دروازہ کے باہر اپنے پدر بزرگوار کے پہلو مین مدفون ہوے۔ علماء وشعراء نے آپ کی وفات مین بہت سی تاریخین تصنیف کین جنمین سے ایک شیخ ملینولے بھی ہی۔

شاہ عبد القادر بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ عالم عامل۔ فقیہ فاضل زاہد
عابد۔ خصوصاً حدیث و تفسیر مین یگانہ روزگار صاحب ورع و اتقاء۔ صادق [illegible] فراست تھے
علوم آپ نے بھائی شاہ عبد العزیز سے حاصل کیے تمام عمر تدریس و تفسیر [illegible] مین رہ کر خاص
عوام کو اپنے چشمۂ فیض سے سیراب کیا اور اپنے والد ماجد کی تفسیر فتح الرحمن کا جو فارسی مین ہی
نہایت فصاحت و بلاغت سے اُردو مین موضح القرآن نام سے ترجمہ کیا جو مطبوع انام ہوا۔
وفات آپ کی ۱۲۴۲ھ مین ہوئی اور منظور الٰہی تاریخ وفات ہی۔

عبد المولی بن عبد اللہ دمیاطی۔ بڑے عالم فاضل۔ جامع علوم نقلیہ و عقلیہ تھے
علم علامہ سید احمد طحطاوی شارح در المختار سے حاصل کیا اور در المختار پر ایک نفیس حاشیہ
المسمی بہ تعالیق الانوار علی الدر المختار لکھا جسکو چارشنبہ کے روز ۲۵ - ماہ ذی الحجہ ۱۲۳۲ھ
مین شروع کیا اور جمعہ کے روز ۳ - جمادی الثانی ۱۲۳۸ھ کو اُس سے فراغت پائی۔ وفات
آپ کی ۱۲۴۵ھ مین ہوئی۔ دمیاطی منسوب طرف دمیاط کے ہی جو مصر مین ایک شہر کا نام
ہی جہان کپڑا نہایت لطیف و نفیس بنتا ہی۔ قدوۂ طلقت تاریخ وفات ہی۔

مولوی محمد ولی اللہ بن مفتی سید احمد علی حسینی فرخ آبادی۔ فقیہ۔ محدث۔
مفسر۔ جامع علوم عقلیہ و نقلیہ تھے اور فرخ آباد مین سکونت رکھتے تھے۔ تمام عمر تدریس
و ہدایت خلق مین صرف کی اور ۱۲۲۳ھ مین ایک تفسیر نظم الجواہر نام جو فی الواقع اسم بامسمی
اور مسجع جمیع علوم قرآن ہی تصنیف کی جسکا نام بھی تاریخی مقرر کیا۔ اسکے آخر مین علم تفسیر کی
بزرگی اور شروط و آداب مفسر و تنبیہ بر اغلاط بعض مفسرین اور اُنکے طبقات کا ذکر کیا ہی
وفات آپ کی ۱۲۷۰ھ مین ہوئی۔ شیخ ہادی طریق تاریخ وفات ہی۔

شاہ ابو سعید صفی القدر بن عزیز القدر بن محمد عیسیٰ دہلوی مجددی۔ علوم ظاہری
و باطنی فقہ و حدیث و تفسیر وغیرہ مین طاق یگانۂ آفاق تھے۔ رامپور مین دوم ماہ ذیقعدہ ۱۱۹۶ھ
مین پیدا ہوے۔ علوم ظاہری کو مفتی شرف الدین دہلوی اور مولانا شاہ رفیع الدین محدث
دہلوی سے حاصل کیے اور نیز مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی اور حضرت سراج احمد بن محمد
[illegible] مرشد سے علم فقہ و حدیث کی سند حاصل کی۔ بعد تحصیل علوم ظاہری کے علوم باطنی کو پہلے

اپنے والد ماجد سے حاصل کیا پھر اُنکی اجازت سے شاہ درگاہی کی خدمت مین حاضر ہو کر خرقہ خلافت کا پایا چونکہ ابھی شوق خداطلبی کا باقی تھا اسلیے آپ رامپور سے دہلی مین آئے اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے نام خداطلبی کے باب مین خط لکھا اُنھون نے جواب مین لکھا کہ اسوقت شاہ غلام علی سے بہتر کوئی شخص نہین اسپر آپ نے شاہ غلام علی کی خدمت مین حاضر ہو کر بیعت کی اور کمالات باطنی کی تکمیل کو پہونچکر خرقہ خلافت وسجادہ نشینی کا حاصل کیا۔ آپ کی ذات بابرکات سے بے نہایت خوارق وکرامات سرزد ہوئی اخیر عمر مین آپ حج کو تشریف لیگئے جب بعد زیارت حرمین شریفین کے واپس ہو کر مقام ٹونک مین پہونچے تو چونسٹھ سال کی عمر مین عید الفطر کے روز سنہ ۱۲۴۰ھ مین وفات پائی اور بعد غسل وجنازہ کے آپ کے صاحبزادہ شاہ عبد الغنی نے آپ کی نعش مبارک کو صندوق مین ڈال کر چالیس روز کے بعد دہلی مین لاکر حضرت شاہ غلام علی اور میرزا مظہر جانجانان کے پہلو مین دفن کیا۔

مولوی غلام رسول بن مولوی غلام فرید فاضل لاہوری۔ عالم کبیر فاضل باتوقیر جامع علوم عقلیہ ونقلیہ تھے۔ سیکڑون آدمی آپ کے وسیلہ سے فضیلت کے مرتبہ کو پہونچے پنجاب مین کوئی علمائے وقت سے افادہ وافاضہ مین آپ کی ہمسری نہ کرسکتا تھا گویا خدا نے آپ کی ذات بابرکات کو دریاے فیض اور چشمۂ فضل پیدا کیا تھا۔ وفات آپ کی سنہ ۱۲۵۳ھ مین ہوئی۔ ہادی نیک نفر تاریخ وفات ہے۔

شاہ رؤف احمد نقشبندی مجددی مصطفےٰ آبادی۔ شاہ ابوسعید کے خالہ زاد بھائی تھے فقیہ محدث مفسر جامع علوم عقلیہ اور واقف فنون ظاہریہ ورسمیہ تھے۔ علوم شاہ عبد العزیز سے حاصل کیے اور علوم باطن مین حضرت شاہ غلام علی سے خرقہ خلافت حاصل کرکے بھوپال مین قیام پذیر ہوے اور تفسیر رؤفی آپ نے اردو مین تالیف کی۔ یہ تفسیر آپ نے سنہ ۱۲۴۸ ہجری مین شروع کی تھی جو بسبب عوارض شتی کے سنہ ۱۲۵۰ ہجری مین اختتام کو پہونچی جسکی تاریخ اختتام خود آپ نے یہ تصنیف فرمائی ہے کہ تفسیر قرآن ہندی زبان ہے۔ علاوہ اسکے در المعارف اپنے مرشد کے ملفوظات مین اور دیوان رافت ہندی وفارسی اشعار مین تصنیف کیا اور اسمین اپنا تخلص رافت بیان کیا پھر حج کو تشریف لے گئے اور جہاز مین سنہ ۱۲۵۳ ہجری مین

وفات پائی۔ رحمت حق تاریخ وفات ہے۔

شیخ حافظ محمد عابد بن احمد علی بن یعقوب سندھی محقق۔ مدقق۔ فقیہ محدث جامع علوم نقلیہ وعقلیہ مدرس حدیث۔ حامی مذہب حنفیہ تھے۔ شہر سیون میں جو شہر بوبک کے پاس شمالی کنارہ نہر حیدرآباد سندھ پر واقع ہے پیدا ہوئے جہاں سے آپکے دادا شیخ الاسلام نے جو اہل علم وصلاح میں سے تھے عرب کو ہجرت کی اور شیخ محمد عابد شہر زبید واقع یمن میں اقامت پذیر ہوئے اور وہاں کے علماء سے استفادہ اور عظماء کے اشعہ سے اقتباس کیا یہاں تک کہ وہاں کے لوگوں میں سے شمار کیے گئے وہاں سے صنعاء یمن میں داخل ہوئے اور وزیر کی بیٹی سے نکاح کیا اور ایک دفعہ صنعاء یمن کے امام کی طرف سے سفیر ہو کر مصر کو گئے اور وہاں سے اپنے وطن کو معاودت فرما کر کئی روز قصبہ نواری میں جو ملک سندھ میں کراچی بندر کے پاس واقع ہے اقامت اختیار کی پھر مدینہ طیبہ کو پھر گئے اور وہاں والی مصر کی طرف سے ریاست علماء کی آپ کو سپرد ہوئی۔ آپ نے بہت سی کتب مبسوطہ ومختصرہ تصنیف کیں جنمیں سے کتاب مواہب اللطیفہ علی مسند الامام ابی حنیفہ و کتاب طوالع الانوار علی الدر المختار وکتاب شرح تیسیر الوصول الی احادیث الرسول وشرح بلوغ المرام مشہور ومعروف ہیں۔ وفات آپ کی یوم دوشنبہ ماہ ربیع الاول ۱۲۵۷ھ میں ہوئی اور بقیع میں دفن کیے گئے۔ فاضل برگزیدہ زمان تاریخ وفات ہے۔

قاضی عبد السلام بن عطاء الحق بداؤنی۔ اعاظم محدثین اور کبرائے مفسرین میں سے جامع علوم عقلیہ ونقلیہ تھے اور تفسیر زاد الآخرت منظوم آپ کی عمدہ تصانیف میں سے ہے جنکو آپ نے ۱۲۴۲ ہجری میں تقریباً دو لاکھ اشعار آبدار میں تصنیف کیا اور نام بھی اُسکا تاریخی مقرر کیا جس سے وہ اسم بامسمیٰ ہو کر مقبول خاص وعام ہوئی اور اصول فقہ میں منار کی شرح المسمیٰ بالانشراحات العالیہ تصنیف کی وفات آپ کی ۱۲۵۴ھ میں ہوئی فخر کاشانہ تاریخ وفات ہے۔

مولوی محمد کرم اللہ محدث دہلوی۔ علوم ظاہری وباطنی فقہ وحدیث وتفسیر وقرأت قرآن میں وحید العصر فرید الدہر تھے۔ حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی نے تفسیر عزیزی محض آپ کی

خاطر تصنیف کی آپ کے والد ہندو تھے جو شاہ عبد العزیز کے ہاتھ سے مشرف باسلام ہوئے
آپ نے بعد تحصیل علوم ظاہری کے حضرت شاہ غلام علی کی خدمت مین حاضر ہوکر علوم باطنی
کی تکمیل کی اور خرقۂ خلافت کا حاصل کیا۔ اکثر اہل دہلی فن قرأت مین آپکے شاگرد تھے۔ پہلے
آپ نے حج کیا تھا لیکن جب اپنے وطن مین واپس آئے تو اپنی واپسی سے نہایت افسوس
کیا اور پھر زیارت حرمین شریفین کو تشریف لے گئے لیکن راستہ مین ہی ۱۲۵۸ھ ہجری
مین وفات پائی۔ شمع تاویلات تاریخ وفات ہے۔

سید محمد امین بن عمر دالشہیر بابن العابدین۔ اپنے زمانہ کے علامہ۔ فہامہ۔
فقیہ۔ محدث محقق مدقق۔ جامع علوم عقلیہ ونقلیہ تھے۔ علوم سید شیخ سعید حلبی اور شیخ
ابراہیم حلبی سے پڑھے اور حدیث وفقہ کی سندین حاصل کین۔ اور ۱۲۴۹ھ مین کتاب در مختار
شرح در المختار المعروف بشامی تصنیف کی جو ایسی مقبول انام ہوئی کہ باوجود پانچ مجلد
ضخیم ہونے کے دو دفعہ مطبوع ہوکر مشتہر ہوئی ہے۔ علاوہ اسکے رسالہ رسل الحسام الہندی
لنصرۃ مولانا خالد النقشبندی اور رسالہ شفاء العلیل وبل الغلیل فی حکم الوصیۃ بالختمات
والتہالیل اور تکملہ تصنیف فرمائے اور آپکے رسالہ شفاء العلیل پر علامہ طحطاوی وغیرہ فقہا
نے تقریظین لکھین اور اسکی بہت تعریف کی۔ وفات آپ کی ۱۲۶۰ھ سے پہلے کی ثابت
ہوتی ہے کیونکہ آپکے خلف الصدق سید محمد علاء الدین نے جو رد المختار کی چوتھی جلد ۱۵-
ماہ صفر ۱۲۶۰ھ کو اپنے ہاتھ سے نقل کی ہے تو اُسمین آپ کو مرحوم کے لفظ سے ذکر کیا ہے۔

مولانا محمد اسحاق دہلوی۔ آپ شاہ عبد العزیز دہلوی کے نواسے تھے علوم فقہ
و حدیث وتفسیر مین طاق یگانہ آفاق صاحب فتوی تھے۔ بڑے بڑے علماء وفضلا نے
آپ سے علوم پڑھ کر سند فضیلت حاصل کی چنانچہ مولانا نواب محمد قطب الدین محدث دہلوی
مصنف مظاہر حق ترجمہ اُردو مشکوۃ شریف آپ کے ہی شاگرد تھے۔ آپ نے ایک رسالہ
مسائل اربعین نام تصنیف کیا جسمین کئی ایک جگہ پر آپ سے لغزشین وقوع مین آئین اور
اُنکے جواب مین علمائے وقت نے رسائل تصنیف کئے۔ وفات آپ کی ۱۲۶۲ھ مین مکہ معظمہ
مین ہوئی۔ تاریخ وفات آپ کی اسحاق شیخ آفاق سے نکلتی ہے۔

ابن عابدین شامی

مولانا محمد اسحاق

حافظ محمد احسن پشاوری

حافظ محمد احسن واعظ المعروف بہ حافظ دراز بن حافظ محمد صدیق واعظ بن حافظ محمد اشرف خوشابی پشاوری - فقہ - تفسیر - حدیث - اصول مین یگانہ زمانہ اور جامع علوم عقلیہ و نقلیہ اور خاندان علم و فضل سے تھے - اکثر علوم اپنی والدہ ماجدہ سے جو ایک بڑی عالمہ فاضلہ تھی حاصل کیے اور مسند افادت و افاضت پر متمکن ہو کر تمام عمر تدریس و تالیف کتب مین صرف کی چنانچہ منح الباری صحیح بخاری کی شرح فارسی مین نہایت تحقیق سے لکھی اور علاوہ اُسکے تفسیر سورۂ یوسف و تفسیر سورۂ والضحی تا آخر پارہ و معراج نامہ و وفات نامہ و حاشیہ قاضی مبارک و حواشی تتمہ الوہیہ یوسف وغیرہ رسائل و کتب تصنیف کیے اور اسٹھ سال کی عمر مین حدود سنہ ۱۲۶۲ھ ہجری مین فوت ہوے -

شیخ طیب رفیقی

شیخ طیب بن احمد بن مصطفی بن معین الحق والملۃ والدین رفیقی - ابو المصطفی کنیت تھی - سنہ ۱۱۹۱ھ مین پیدا ہوے اپنے زمانہ کے شیخ الاسلام والمسلمین - قطب العارفین غوث المحققین - فقیہ محدث بحر زخار علوم تھے - قرآن کو اخوند خیر الدین بن اخوند ابی البقا بندگی سے پڑھا اور علوم فنون فقہ و حدیث و تفسیر و کلام و معارف و حقائق و دقائق و تصوف و سلوک کو اپنے باپ اور تایا اور تایا کے بیٹون اور شیخ ابی یوسف عبد الغفور سے حاصل کیا اور اپنے باپ سے بیعت کی اور مشائخ عظام و اولیاے کرام کی صحبت سے مستفیض ہوے اور میان عبد المجید سے طریقہ قادریہ و کبرویہ اور شطاریہ اخذ کیا - آخر عمر مین مسجد مین معتکف ہو کر قائم اللیل اور صائم النہار رہے - آپ سے ایک جم غفیر علماء و فضلا نے استفادہ کیا - حدیث و فقہ و سلوک اور معرفت مین تصنیفات معتبرہ کین اور حنفی مذہب کے بڑے حامی رہے کرامات و خوارق عادات بھی آپ سے صادر ہوے پیر کے روز ماہ شوال سنہ ۱۲۶۶ھ ہجری مین وفات پائی اور ایک لاکھ سے زیادہ آدمی آپ کے جنازہ پر حاضر ہوے - ماہر علم حدیث و قرآن آپ کی تاریخ وفات ہے -

مولوی جان محمد لاہوری

مولوی جان محمد لاہوری سنہ ۱۱۹۳ھ ہجری مین پیدا ہوے عالم اجل - فاضل اکمل حاوی فروع و اصول - واعظ متقی صاحب خوارق عادات تھے - مدت تک آپ نے ہنگامہ انتشار علوم بذریعہ تدریس و تصنیفات کے گرم رکھا - وعظ ایسا موثر کرتے تھے کہ بڑے بڑے

گنہگار اپنے گناہون سے توبۃ النصوح کرتے اور ہزارون بے نماز۔ نمازی ہوجاتے تھے۔ آپ عامل بھی پورے درجہ کے تھے۔ سیکڑون لوگون کی آپ کے عمل سے حل مشکلات ہوجاتی تھین آپ کے شاگردون مین سے مولوی محمد عالم صاحب فاضل کھوڑی۔ ومولوی محمد کرامت اللہ ومولوی غلام محمد ملتانی ومولوی فخرالدین وغیرہ ہین غرض پنجاب کا ایسا کوئی ضلع نہوگا کہ جو آپ کے فیض سے محروم رہا ہو۔ وفات آپ کی بتاریخ ۱۰۔ ماہ محرم ۱۲۶۸ھ ہجری واقع ہوئی اور چراغ دین تاریخ وفات ہے۔ تصنیفات آپ کی حسب ذیل ہین۔ زبدۃ التفاسیر والتذکیر وعظ مین اٹھی جزو کی۔ رسالہ اثبات خلافت معاویہ۔ رسالہ عقائد حنفیہ۔ رسالہ رد روافض۔ شرح قصیدۂ بردہ وشرح قصیدۂ امالی معراج نامہ۔ رسالہ حرمت تنباکو۔ رسالہ عدم فرضیت جمعہ۔

مولانا خادم احمد بن مولانا محمد حیدر بن مولانا محمد مبین۔ جامع معقول ومنقول۔ حاوی فروع واصول۔ علامہ زمانہ تھے۔ اکثر علوم اپنے والد سے پڑھے اور درس وتدریس اور نشر علوم مین مشتغل رہے۔ دو رسالہ عربی وفارسی دربارہ بحث دائرۂ ہندیہ واقع شرح وقایہ تصنیف کیے اور متفرق حواشی شرح وقایہ پر لکھے اور نیز ایک رسالہ متعلق بہ بحث حاصل ومحصول واقع فوائد ضیائیہ تصنیف کیا اور ۱۲۔ ذی الحجہ ۱۲۷۱ھ ہجری مین وفات پائی۔ فاضل عصر تاریخ وفات ہے۔

مولوی غلام اللہ بن مولوی غلام فرید فاضل لاہوری۔ لاہور کے علماء کبار اور فضلاء نامدار مین سے تھے آپ کی ذات مبارک اُستاد کل مظہر کمالات دینی ودنیوی تھی تدریس وتعلیم مین متقدمین سے گوے سبقت لے گئے اور صدہا آدمی آپ کے ذریعہ سے علوم فقہ وحدیث وتفسیر وصرف ونحو ومنطق ومعانی وغیرہ مین کمالیت کے درجہ کو فائز ہوے یہان تک کہ پنجاب مین شاذونادر علماء کا خاندان ایسا ہوگا جو اس خاندان سے دعوی نیازمندی وشاگردی نہ رکھتا ہوگا۔ وفات آپ کی ۱۲۷۰ھ مین ہوئی۔ مرجع الفضلا تاریخ وفات ہے۔

مولوی غلام محی الدین بن حافظ نور حیات بن حافظ محمد شفا بن حافظ نور محمد بگوئی عالم اجل۔ فاضل اکمل فقیہ۔ محدث۔ صاحب کمالات صوری ومعنوی تھے۔ روز دوشنبہ

ماہ محرم ۱۲۳۱ھ مین پیدا ہوے آپ کو صغر سنی مین آپ کے والد ماجد جو ایک مقبول الٰہی اور صاحب کرامات تھے اپنے دیگر تینون فرزندون سے زیادہ پیار کرتے اور اکثر اوقات اپنے پاس رکھا کرتے تھے چنانچہ اُنکا قول ہی کہ مین نے ایک رات کو سحر کے وقت دریا کے کنارے پر جاکر تہجد پڑھنے کا ارادہ کیا اور اپنے اس لڑکے (یعنی آپ کو) جو بہت ہی چھوٹا تھا اور خود حرکت نہین کر سکتا تھا بسبب پیار کے اپنے ہمراہ اُٹھا لیا اور دریا کے کنارے کپڑا بچھا کر اُسکو لٹا دیا اور خود وضو کرکے نوافل مین مشغول ہوا۔ میرے اور اُسکے درمیان کچھ فاصلہ تھا اور رات اندھیری تھی کسی قدر دیر کے بعد مجھکو یہ خیال گذرا کہ ایسا نہو کہ کوئی درندہ لڑکے کو اذیت پہونچائے اپنے پاس لاکر لٹا دون۔ جب مین اُسکے پاس گیا تو کیا دیکھتا ہون کہ اُسکو ایک سفید ریش مبارک صورت آدمی اپنی گود مین لیے بیٹھا ہی مین نے اُسکو کوئی بزرگ سمجھکر کہا کہ آپ اس لڑکے کے حق مین دعا کرین کہ عالم باعمل ہو اُسنے جواب دیا کہ یہ ازل سے ہی عالم باعمل ہی اور اس سے لوگون کو بہت فیض ہوگا یہ کہتے ہی آنکھون سے غائب ہوگیا۔ سو آپ کو خدا نے ایسا ہی کیا۔ آپ کے ہم عمرون کی روایت سے مشہور ہی کہ آپ حالت صغر سنی مین لڑکون کے ساتھ نہ کھیلتے اور اکثر خاموش رہتے اور لڑکون کو ہدایت کرتے تھے اور آپ کا خوف و رعب ہم پر مستولی رہتا تھا جب آپ چار برس چار ماہ کے ہوے تو آپ کو حافظ حسن کے پاس لیجا کر جو ایک کامل شخص تھے قاعدہ شروع کرایا گیا بروایت حافظ حسن مشہور ہی کہ مین لڑکون کے حق مین بڑا جبار تھا مگر اُنھون نے مجھسے کبھی مار نہین کھائی یہ لڑکون مین خاموش بیٹھے رہتے تھے اور مجھکو خیال ہوتا تھا کہ انکو سبق یاد نہوا ہوگا مگر جب مین کہتا کہ سبق سُناؤ تو یہ فوراً سبق سنا دیتے۔ آپ نے تھوڑے عرصے مین قرآن شریف ختم کر لیا تھا مگر حفظ نہین کیا تھا لیکن چونکہ آپ بڑے خوش آواز تھے اسلیے جب رمضان آیا تو لوگون نے آپ کے والد ماجد سے درخواست کی کہ اس رمضان مین غلام محی الدین سے قرآن شریف نوافل مین سنوانا چاہیے اسپر آپ سے آپ کے والد نے پوچھا کہ تم قرآن شریف سُنا سکوگے آپ نے کہا کہ اگر آپ میرے ساتھ ایک پارہ روز دور کر لیا کرین تو مین سُنا دونگا بس اس طرح سے آپ نے اُسی رمضان مین قرآن شریف حفظ کر لیا اور سنا دیا۔ آپ سے

پوچھا گیا کہ کیا آپ تمام دن میں یاد کیا کرتے تھے۔ فرمایا نہیں صرف وقت چاشت تک
ایک پارہ حفظ ہو جاتا تھا۔ پھر آپ نے علم پڑھنا شروع کیا صغر سنی میں یہ ذکاوت تھی کہ علماء
پنجاب کہتے تھے کہ اس لڑکے کو پنجاب میں کوئی تعلیم نہیں دے سکیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ
مع اپنے چھوٹے بھائی مولوی احمد الدین کے دہلی کو روانہ ہوئے اسوقت مولوی احمد الدین کی
عمر آٹھ سال کی تھی اور دسواں پارہ حفظ کرتے تھے مگر دہلی پہونچنے تک انھوں نے بھی قرآن
حفظ کرلیا پس آپ بارہ برس تک دہلی میں رہے اس عرصہ میں اگرچہ دونوں بھائیوں نے علم
معقول و منقول متفرق علماء سے پڑھا مگر حدیث کو مولوی محمد اسحاق سے پڑھا اور اسکی سند حضرت
شاہ عبد العزیز سے حاصل کی جب آپ فارغ التحصیل ہوگئے تو مولوی محمد اسحاق آپ کو حضرت
شاہ عبد العزیز کے پاس لے گئے انھوں نے آپ سے علم حدیث میں بہت سے سوالات کیے
جنکے جواب آپ نے ایسے عمدہ دیے کہ شاہ صاحب نہایت خوش ہوئے اور انھوں نے علم
حدیث کی سند دیکر دعا فرمائی انشاء اللہ تعالے آپ سے بڑا فیض ہوگا اور نصیحت کی کہ جب تم وطن میں
جاؤ تو ایسی کوئی بات نکرنا جس سے لوگوں میں تفرقہ پڑے۔ جب آپ ہندوستان سے
تشریف لائے تو لاہور میں حکیموں کی لال مسجد میں تقریباً ۳۰ سال تک تدریس فرماتے رہے
پھر بسبب بیماری کے کہ اعضا مسترخی ہوگئے تھے اپنے گھر موضع بگا علاقہ بھیرہ میں چلے گئے
جہاں تخمیناً تیرہ چودہ سال بیمار رہے مگر اس بیماری میں بھی تدریس و تعلیم برابر جاری تھی اور
شب دوشنبہ ۲۹۔ یا ۳۰۔ ماہ شوال ۱۲۶۷ھ میں وفات پائی اور موضع بگا میں مدفون ہوئے
آپ کے دو صاحبزادے اسوقت زندہ موجود ہیں ایک حاج الحرمین مولوی غلام محمد صاحب جو
جامع مسجد لاہور کے امام اور عالم اجل ہیں۔ دوسرے مولوی عبد العزیز صاحب جو بھیرہ کی
جامع مسجد کے امام ہیں۔ تاریخ وفات آپ کی خورشید عالم ہے۔

حافظ محمد عظیم پشاوری عالم نبیل۔ فاضل جلیل واعظ بےعدیل۔ جامع کمالات
ظاہری و باطنی صاحب کشف و کرامات تھے کہتے ہیں کہ ابتدا میں آپ بڑے غبی تھے اور مکتب سے
بھاگ آیا کرتے تھے ایک روز جو آپ مکتب سے بھاگ آئے تو گھر میں بھی بسبب عتاب والدین کے
نہ آئے اور رات بھر ایک مکان کی دیوار سے لگ کر روتے رہے جہاں آپکو خضر کی زیارت

ہوئی اور اُنکی دعاء سے آپکا ذہن ایسا کھل گیا کہ تھوڑے دنون مین علوم نقلی و عقلی کو تحصیل کر کے فراغت پائی جن لوگون نے آپ کا وعظ سُنا ہی آجتک اُسکا مذاق اُنکو نہین بھولا اور کہتے ہین کہ وعظ کا باب گویا آپ پر بند ہوگیا۔ آپ عربی۔ فارسی۔ پشتو۔ پنجابی مین لیتے جس ملک وزبان کا طالب علم یا سامع وعظ ہوتا تعلیم دیتے اور وعظ کرتے تھے۔ گو آپ آنکھون کی ظاہری بینائی سے معذور تھے مگر باطنی روشنائی سے آپ کو ظاہری بینائی کی کچھ حاجت نہ تھی وفات آپکی ۱۲۷۵ھ مین ہوئی۔ اور اس کثرت و ہجوم سے لوگ آپ کے جنازہ پر حاضر ہوئے کہ شہر کے لوگ تعجب کرتے تھے کہ اسقدر بیشمار خلقت کہان سے آگئی۔ کہتے ہین کہ جب آپ کا جنازہ لیے جاتے تھے تو ایک مسلمان ڈپٹی انسپکٹر پولیس جو بغرض انتظام ہمراہ تھا اتفاقاً اُس ہجوم مین گر پڑا اور اُسپر سے صدہا آدمی گذر گئے مگر وہ جب زمین پر سے اُٹھا تو اُسکو آپ کی کرامات کی وجہ سے اتنا آسیب تک نہ پہونچا تھا کہ کہین پارچون کو مٹی تک بھی لگی ہوتی۔

شیخ رضا بن محمد بن مصطفےٰ رفیقی۔ ابو حمزہ کنیت تھی ۱۲۰۵ھ مین پیدا ہوئے اپنے زمانہ کے فقیہ۔ محدث مفسر۔ فاضل معتقد بن صالح۔ امین۔ صوفی۔ کثیر العبادۃ۔ جامع بین الشریعہ والطریقہ اور صاحب کرامات و مکاشفات تھے۔ اپنے باپ اور دونون چچا اور نانا شیخ نعمت اللہ بن اشرف ٹوبگروی کی صحبت حاصل کی اور اُنسے فقہ و حدیث و تفسیر و کلام کو پڑھا اور ہر ایک علم مین کامل مکمل ہوئے۔ کئی سال تک حدیث و فقہ اور اصول کا درس دیا۔ تصوف و سلوک کو اپنے باپ سے اخذ کیا۔ ہر ایک شخص کو خواہ بڑا ہوتا یا چھوٹا۔ غنی ہوتا یا فقیر۔ پہلے سلام کرتے تھے۔ بڑے حلیم۔ رحیم۔ متواضع تھے۔ وفات آپ کی ماہ شعبان ۱۲۷۶ ہجری مین ہوئی۔ قامع الشرک والبدعات آپ کی تاریخ وفات ہی۔

شاہ احمد سعید بن شاہ ابو سعید۔ فقیہ۔ محدث۔ مفسر۔ جامع علوم شریعت و طریقت تھے قرآن شریف کو اپنے والد ماجد سے حفظ کیا اور علوم عقلیہ و نقلیہ مولوی فضل امام و مفتی شرف الدین اور علم حدیث و تفسیر مولوی رشید الدین وغیرہ تلامیذ شاہ عبد العزیز سے حاصل کیے اور علوم و فیوض معنوی حضرت شاہ غلام علی سے حاصل کر کے خرقہ خلافت کا پایا۔ شاہ غلام علی فرمایا کرتے تھے کہ شاہ ابو سعید و شاہ احمد سعید و شاہ رؤف و مولوی بشارت اللہ اس زمانہ مین ستون دین محمدی ہین

آپ بعد وفات اپنے والد ماجد شاہ ابو سعید کے چند سال دہلی مین رہ کر تدریس و ہدایت خلق مین مصروف رہے ۱۲۷۳ہجری مین جب دہلی مین غدر ہوا تو آپ مع عیال و اطفال کے وطن چھوڑ کر بیت اللہ کو تشریف لے گئے اور وہان ۱۲۷۷ھ مین وفات پائی۔

مولانا فضل حق بن فضل امام عمری خیرآبادی - بڑے عالم فاضل - فقیہ - محدث خصوصاً علم و ادب و لغت و حکمت و فلسفہ مین گویا امام و شیخ رئیس تھے ۱۲۱۲ہجری مین پیدا ہوئے آپ کا نسب حضرت عمر بن الخطاب پر منتہی ہوتا ہے - علوم معقول و منقول اپنے والد ماجد سے حاصل کیے اور حدیث کو شاہ عبد القادر سے سُنا - قرآن شریف کو چار ماہ مین حفظ کیا - تیرہ سال کی عمر مین تمام علوم کی تحصیل سے فراغت پائی - دور دور سے لوگ آپ کے درس مین آتے تھے چنانچہ آپ سے ایک جماعت کثیرہ نے علم اخذ کیا معقولات مین تصنیفات معتبرہ کین اور دہلی وغیرہ مین مناصب جلیلہ پر مقرر رہے - عربی و فارسی مین نظم رائق اور نثر فائق کہتے تھے - چار ہزار اشعار آپ کے شمار کیے گئے ہین اور اکثر قصائد آپ کے مدح آنحضرت اور ہجو کفار مین ہین آپ کے اور اُستاذی مفتی محمد صدر الدین خان صدر الصدور دہلوی کے درمیان بڑی دوستی تھی - آپ کی تصنیفات سے رسالہ الجنس الغالی فی شرح جوہر العالی - حاشیہ شرح سلم قاضی مبارک - حاشیہ افق المبین اور حاشیہ تلخیص الشفا اور ہدیہ سعیدیہ حکمت طبعیہ اور رسالہ تحقیق العلوم والمعلوم اور رسالہ روض المجود فی تحقیق حقیقۃ الوجود - رسالہ تحقیق الاجسام رسالہ تحقیق الکلی الطبعی رسالۃ التشکیک - رسالہ اطاہیات تاریخ فتنہ ہندوستان وغیرہ ہین - وفات آپ کی جزیرہ رنگون مین بحالت قید سرکار انگریزی ۱۲ - ماہ صفر ۱۲۷۸ہجری مین واقع ہوئی -

مولوی غلام حسین بن مولوی حسین علی بن شیخ علامہ عبد الباسط قنوجی - فقیہ فاضل محدث کامل - مفسر اکمل جامع علوم و فنون تھے - ۱۲۱۰ہجری مین پیدا ہوئے - آپ کا تاریخی نام غلام علیم ہے - علوم نقلیہ و عقلیہ شیخ عالم محمد سعادت خان فرخ آبادی مشہور متوکل سے پڑھے اور ۱۲۳۶ھ مین علم حدیث و تفسیر کو علامہ محمد ولی اللہ مفتی فرخ آبادی سے اخذ کیا اور براہ بردوہ حرمین شریفین کو تشریف لیگئے اور ۱۲۵۵ہجری مین حج کر کے شیخ عبد اللہ سراج

اور شیخ شمس الدین شطا اور سید عمر آفندی وغیرہ کی صحبت کی پھر مدینہ منورہ کو تشریف لیگئے اور وہان شیخ محمد عابد سندھی سے صحاح ستہ اور سنن مشہورہ کی سند حاصل کی اور حضرت عثمان کے قرآن کی زیارت کی اور کتب تصوف مین مشغول ہوے جب واپس آئے تو بڑودہ مین سکونت اختیار کی اور اخیر عمر مین پھر حرمین شریفین کو نہضت فرما ہوے اور جب حج کرکے بمبئی مین واپس آئے تو وہان بیمار ہوکر حدود ۱۲۸۰ھ مین وفات پائی - آپنے اپنے دادا کی کتاب منازل الاثنا عشریہ کا حاشیہ تصنیف کیا جسکی تکمیل مین آپنے بڑی محنت برداشت کی -

مولوی تراب علی لکھنوی - ابو البرکات کنیت - رکن الدین لقب تھا - یگانۂ روزگار فاضل نامدار - جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول تھے - حاشیہ جلالین فی شرح تفسیر جلالین آپ کی اشہر تصنیفات سے ہے - وفات آپ کی ۱۲۸۱ھ مین واقع ہوئی - زینت شبستان تاریخ وفات ہے -

مفتی محمد صدر الدین خان صدر الصدور دہلوی - تمام علوم صرف نحو منطق - حکمت ریاضیات - معانی - بیان - ادب - انشا - فقہ - حدیث - تفسیر وغیرہ مین ید طولی رکھتے تھے اور درس دیتے تھے - آبا و اجداد آپ کے کاشمیر کے اہل بیت علم وصلاح سے تھے مگر آپ کی ولادت دہلی مین ہوئی - علوم نقلیہ فقہ و حدیث وغیرہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی اور اُنکے بھائیون سے حاصل کیے اور اُنکی سندین لین اور فنون عقلیہ کو مولوی فضل امام خیر آبادی والد مولوی فضل حق سے اخذ کیا اور شیخ محمد اسحاق دہلوی نے بھی آپ کو حدیث کی اجازت لکھدی آپ بڑے صاحب وجاہت و ریاست اور اپنے زمانہ مین یگانۂ روزگار اور نادرہ عصر تھے ریاست درس و تدریس خصوصًا افتاے ممالک محروسہ مغربیہ بلکہ شرقیہ وشمالیہ دہلی اور انتہائی مدارس وصدارت حکومت دیوانی کی آپ پر منتہی ہوئی - بجز شاہ دہلی کے تمام اعیان و اکابر اور علما و فضلا خاص دہلی اور اُسکے نواح کے آپکے مکان پر حاضر ہوتے تھے طلبا تو واسطے تحصیل علم اور اہل دنیا واسطے مشورت معاملات اور منشی لوگ بغرض اصلاح انشا اور شعرا واسطے مشاعرہ کے آتے تھے - اس اخیر وقت مین ایسا فاضل باین جمعیت اور قوت حافظہ وحسن تحریر و متانت تقریر اور فصاحت بیان اور بلاغت معانی کے صاحب مروت واخلاق اور احسان دیکھا نہین گیا - طلبا مدرسۂ دار البقا جو جامع مسجد کے

پہنچے تھا اکثر طعام ولباس اور بعضے ماہوار حباب سے پاتے اور آپ سے اور دیگر علماء سے تحصیل علم کرتے تھے سنہ ۱۲۷۳ھ مین دہلی کے غدر مین آپ کو سخت زخم چشم پہونچا کہ تعلق روزگار بھی ہاتھ سے گیا اور تمام جائداد و املاک بھی جو تیس سال کی ملازمت مین پیدا کی ہوئی تھی سرکار مین ضبط ہوگئی بلکہ جہاد کے فتوی کے اشتباہ مین چند ماہ تک نظربند رہے چونکہ اصل مین بے قصور تھے آخرکو رہائی پاکر لاہور مین تشریف لائے اور واسطے اپنے کتب خانہ مالیتی تین لاکھ روپیہ کے جو دہلی کی لوٹ مین نیلام ہوگیا تھا۔ حضور لارڈ جان لارنس صاحب کے پاس جو اُسوقت پنجاب کے چیف کمشنر تھے اور مولانا ممدوح کے دہلی مین بڑے مہربان رہ چکے تھے مطالبہ کیا لیکن چونکہ جائداد منقولہ کے نیلام کا واپس ہونا متعذر تھا اسیلیے اپنے مطلب مین کامیاب نہوے لیکن اتنا ہوگیا کہ جائداد غیر منقولہ جو سرکار مین ضبط ہوگئی تھی واگذار ہوگئی اور مولانا موصوف دہلی مین واپس تشریف لیجاکر چندے بستی حضرت نظام الدین اولیا اور پھر اپنی حویلی خاص واقع دہلی مین خانہ نشین ہوے اور اپنی حیات کے باقی ایام کو وظائف وعبادات اور تدریس علوم دینیہ مین بسر کیا۔ مؤلف حدائق ہذا بھی سنہ ۱۲۷۶ھ مین جب مولانا موصوف بستی حضرت نظام الدین اولیا مین اقامت گزین تھے اُنکی خدمت مین حاضر ہوا اور تیرہ ماہ تک اُنکی خدمت مین مشرف رہکر علوم نقلی وعقلی کا استفادہ کرتا رہا اُسوقت مین مولانا موصوف باوجودیکہ بہتر سال کے تھے مگر ذوق شعر وسخن مین جوانان عاشق مزاج سے زیادہ مذاق رکھتے تھے۔ عربی۔ فارسی۔ اُردو نہایت عمدہ شعر کہتے تھے آزردہ تخلص تھا اور بمقتضاے اُسکے ہمیشہ فرط عشق اور دلولۂ محبت سے آزردہ خاطر افسردہ طبع دیدہ گریان سینہ بریان رہتے تھے اور اشعار کے پڑھنے مین نہایت دلگداز آواز اور لحن حزین اور صورت دردانگیز رکھتے تھے جسنے آپکی زبان سے سخن موزون سنا ہی وہی اس کیفیت کو جانتا ہی کہ کیا انشاء شعر تھا یا ایجاد سحر۔ غالب وحسرتی اور مومن وغیرہ شعراے دہلی نے آپکی مدح وتعریف مین بڑے بڑے قصائد واشعار تصنیف کیے ہین اور فضلاے زمانہ نے آپکے تلمذ وشاگردی کو باعث تفاخر تصور کیا ہی بہت لوگ بلاد وامصار دور دراز سے علوم متداولہ اور فنون مروجہ حاصل کرکے آپکی خدمت مین آتے

اور ایک دو سبق یا کوئی مختصر کتاب پڑھ کر فراغت حاصل کرتے اور محصلین اہل فضیلت مین شمار
کیے جاتے تھے تصنیفات آپ نے بہت ہی تھوڑی کی اور اکثر عمر اپنی تدریس و افتا مین بسر
کی۔ رسالہ منتہی المقال فی شرح حدیث لا تشد الرحال اور در المنضود فی حکم امراۃ المفقود اور
اجوبۂ کثیرہ استفتاءات آپکے یادگار ہین۔ اخیر عمر مین ایک دو سال مرض فالج مین مبتلا رہکر [illegible]
سال کی عمر مین یوم پنجشنبہ ۲۴۔ ربیع الاول ۱۲۸۵ھ ہجری مین فوت ہوے۔ مولوی ظہور علی
مخاطب بہ شمس الشعرا نے آپ کی تاریخ وفات حسب ذیل لکھی ہے۔ چو مولانائے صدر الدین
کہ در عصر + امام اعظم آخر زمان بود + زہی صدر الصدور نیک محضر + بعدل و داد چون
نوشیروان بود + بروز پنجشنبہ کرد رحلت + کہ این عالم نہ جائے جاودان بود + ربیع الاول
و بست و چہارم + وداع او سوئے دار الجنان بود + ظہور افسوس آن استاد ذی قدر
پدر وارم ہمیشہ مہربان بود + چراغش ہست تاریخ ولادت + کنون گفتم چراغ دو جہان
بود + آپ نے رسالہ منتہی المقال مین ابن تیمیہ و ابن حزم پر جنہون نے بسبب زعم خود کے
حدیث لا تشد الرحال کے قبور انبیا و اولیا کی زیارت کے لیے سفر کو حرام لکھا ہے جو تقلید
ایک جماعت فقہائے و محدثین شافعیہ مثل ابن حجر مکی و تقی سبکی اور قسطلانی وغیرہ کے
بڑی تشنیع کی ہے اور انکے عقائد کی مذمت مین بعض تواریخ معتبرہ مثل بکری و نویری سے عمدہ
عمدہ اقوال نقل کیے ہین اور رسالہ مذکور کے دیباچہ مین اسکی تالیف کے سبب مین منجملہ
دیگر مطالب کے لکھا ہے ومنہم من تمسک بروایۃ فقہیۃ نادرۃ مخدرۃ زعما منہم ان اکل جیفۃ
لذیذۃ کل بضاعتہم الطعن فی الائمۃ المجتہدین وجل صناعتہم القدح فی الاولیاء المقربین [illegible]
والمحلی ماخذہم واساسہم وابن تیمیۃ وابن حزم رئیسہم ورأسہم لا یہتدون الی طریق الحق بل یترددون
فی تیہہ بلا ہاد ولا دلیل وہم ضلوا کثیرا وضلوا عن سواء السبیل وفئۃ منہم یقلدون آباءہم فہم علی
آثارہم مقتدون او لو کان آباؤہم لا یعقلون شیئا ولا یہتدون وبعضہم یستنبطون الاحکام عن الاحادیث
والقرآن ولا یعلمون شیئا من العلوم حتی علم اللسان وہم اذا وقعوا فی معضلۃ عمیاء خبطوا فیہا خبط
عشواء والذین ہم یتحاشون عن الاتباع والتقلید ویقولون ان ہذا لیس سواء السبیل واذا رجعوا الی
شہداءہم ینقلبون قلوبہم بلا حجۃ ولا دلیل ولقد من اللہ سبحانہ علی ہذہ الامۃ بوجود العلماء فی کل عصر

الذین عضوا فی العلم بنواجذہم درموا عرض الاصابۃ بنواخذہم وصرفوا فی تحصیل العلوم اعمارہم وحیلا
تکسب الفضائل لیلہم ونہارہم فالفوا وافادوا وصنفوا واجادوا فطوبی لمن رآہم الیہم ونزل ربا عہم
رائی الحق حقا ورزق اتباعہم ویحقا للقوم الذین لایتردون الیہم ولا یرجعون اما تلبث علیہم قل
ہل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون وکفی بنا مستندا علی غوایۃ کبرائہم انہم حرموا السفر الی زیارۃ
قبور الانبیاء والاولیاء متمسکین بحدیث لاتشدوا الرحال فالیت علیہم فی فرح نجیہم عن الضلال

مع تفرق البال وتشتت الحال فظلت اعناقہم خاضعین وقالوا آمنا بما جاءنا من الحق المبین الخ

مولانا حافظ عبد الحلیم بن مولانا امین اللہ بن مولانا محمد اکبر بن مفتی ابی الرحیم لکھنوی

جامع علوم عقلیہ ونقلیہ ادرباربع فنون فرعیہ واصولیہ فقیہ محدث صاحب تحقیق وتدقیق اور
مصنف کتب کثیرہ تھے۔ ۲۱۔ شعبان ۱۲۳۹ھ کو پیدا ہوے پہلے قرآن حفظ کیا پھر کتب
صرف ونحو کو اپنے والد سے پڑھا جب وہ فوت ہوگئے تو شرح تلخیص مفتاح کو اپنے نانا مفتی
ظہور اللہ سے پڑھا اور شرح عقائد نسفیہ وغیرہ کو مفتی محمد اصغر سے حاصل کیا اور انکے فوت ہونے پر
باقی کتب درسیہ معقول ومنقول کو مفتی محمد یوسف اور کتب علوم ریاضی کو اپنے خالو مولانا محمد نعمت اللہ
سے پڑھا یہانتک کہ فائق اقران اور کامل مکمل ہوے ۱۲۶۰ھ ہجری مین اپنے وطن سے شہر
باندا کو تشریف لیگئے جہان آپ کو نواب ذو الفقار الدولہ نے اپنے مدرسہ کا مدرس مقرر کیا پھر
کچھ مدت بعد جونپور کو تشریف لیگئے اور وہان کے رئیس حاجی محمد امام بخش نے اپنے مدرسہ کا
آپکو مدرس کیا اور ایک خلقت کثیر نے آپ سے تلمذ کیا اور آپکے فضائل اور تصانیف مشہور
زمانہ ہوئین ۱۲۷۷ھ مین شہر حیدرآباد دکن کو گئے اور وہان وزیر مختار الملک نے آپکو اپنے
مدرسہ کا مدرس مقرر کیا جہان دو سال تک تدریس وتنشیر علوم مین مصروف رہے اور ۱۲۷۹ھ
مین مستعفی ہوکر حرمین شریفین کو تشریف لیگئے اور وہان کے علماء نے آپ کی بڑی عزت کی
اور مولانا محمد جمال مکی مفتی حنفیہ اور مولانا سید احمد دحلان مفتی شافعیہ اور شیخ علی حریری مدنی
اور مولانا عبد الغنی مجددی دہلوی نزیل مدینہ منورہ اور مولانا عبد الرشید مجددی وغیرہم نے
آپ کو حدیث کی اجازت دی اور اس سے پہلے آپ کو مولانا حسین احمد محدث ملیح آبادی
تلمیذ شاہ عبد العزیز دہلوی سے بھی اجازت حاصل تھی ۱۲۸۰ھ ہجری کو حیدرآباد مین ایک

اور وزیر موصوف نے عدالت دیوانی کی نظامت آپ کو تفویض کی چنانچہ مقدمات مرجوعہ کو آپ بڑی خوبی سے فیصل فرماتے رہے یہان تک کہ روز دوشنبہ ۲۹ - ماہ شعبان سنہ ۱۲۸۵ ہجری مین وفات پائی - اور حافظ نامدار تاریخ وفات ہی - آپ کی تصنیفات حسب ذیل ہی جو سب کی سب مفید اور مقبول ہی - رسالہ درباب اشارہ سبابہ - حاشیہ شرح عقائد جلالی المسماۃ رجل المعاقد نظم الدرر فی سلک شق القمر - امعان النظر لعبارۃ شق القمر - التحلیۃ شرح التسویۃ نور الایمان فی آثار حبیب الرحمن - الاملاء فی تحقیق الدعاء - القاء المصابیح فی التراویح - غایۃ الکلام فی بیان الحلال والحرام - خیر الکلام فی مسائل الصیام - قول الحسن فیما یتعلق بالنوافل والسنن - عمدۃ التحریر فی مسائل اللون واللباس والحریر - السقایۃ شرح الہدایۃ ناکمل - قمر الاقمار حاشیہ نور الانوار - رسالہ دربارہ رحلت حرمین - التعلیق الفاضل فی مسئلۃ الطہر المتخلل - حاشیہ شرح وقایہ ناکمل - رسالہ درباب جمیع فتاوی جو انسے پوچھے گئے - رسالہ دربارہ تراجم علماء ہند مگر ناکمل - تحقیقات المرضیۃ الحاشیۃ الزاہرۃ علی الرسالۃ القطبیۃ - قول الاسلم لحل شرح السلم - اقوال الاربعۃ - کشف المکتوم لحل حاشیۃ بحر العلوم - قول المحیط فیما یتعلق بالحبل المولف والبسیط - معین الغالطین فی رد المغالطین - القاحات المبحث المختارات - کشف الاشتباہ [illegible] بیان العجب فی شرح ضابطۃ التہذیب - کاشف الظلمۃ فی بیان اقسام الحکمۃ - العرفان فی المنطق - حاشیہ نفیسی شرح موجز - حاشیہ قدیمہ دوانیہ ناکمل - شرح تجرید قوشجی کی شرح حاشیہ بدیع المیزان ناکمل - حاشیہ مصباح نحو وغیر ذلک - آپ کے خلف الصدق فقیہ محدث عالم بے عدیل فاضل بے تمثیل - جامع معقول ومنقول - حاوی فروع واصول قدوۃ المحققین - زبدۃ المدققین مصنف کتب کثیرہ مولانا ابو الحسنات مولوی حافظ محمد عبد الحی لکھنوی زندہ موجود ہین جو بارہ تحصیل علوم سے تصنیف کتب اور تنشیر علوم مین یہانتک مصروف ہین کہ باوجودیکہ آپکی عمر ابھی پوری چالیس برس کی نہین مگر چشم بد دور آپ ستر کتب ورسالجات سے زیادہ تصنیف کر چکے ہین جنمین سے اکثر معرض طبع مین آکر شہرت پا چکی ہین اور انکے سوا بڑی بڑی علمی اور فضیلت کی کتابون پر آپ کے حواشی اور تعلیقات موجود ہین اور انمین ایسی تحقیقات وتدقیقات کو کام فرمایا ہی کہ گویا طالب علمون کے آگے ایک منجا ہوا آئینہ

رکھدیا ہے غرض کہ کثرت تصنیفات اور تنشیر علوم کے سبب ہندوستان کے حنفیون مین اس آخر زمانہ مین اس جمعیت ولیاقت کا اور کوئی عالم وفاضل دکھائی نہین دیتا جس سے انکو اگر چودھوین صدی کا مجدد امت محمدیہ قرار دیا جاوے تو کوئی مبالغہ نہین ہے خدا تعالےٰ انکا فیض مدت تک جاری رکھے۔

مفتی محمد یوسف بن مفتی محمد اصغر بن مفتی ابی الرحیم بن ملا محمد یعقوب بن مولانا عبدالعزیز بن ملا سعید بن ملا قطب الدین الشہید السہالوی۔ اپنے زمانہ کے جمال وکمال مین یوسف اور جامع فروع واصول اور حاوی معقول ومنقول متعبد متقی تھے۔ صاحب ریاضت ومجاہدت ومکاشفہ تھے ۱۲۲۳ھ مین پیدا ہوے اور اکثر کتب درسیہ کو اپنے والد سے پڑھا اور کسی قدر مولانا مفتی ظہور اللہ سے بھی استفادہ کیا۔ رسائل توضیحیہ کو اپنے بھائی مولانا نور اللہ سے پڑھا اور مولانا احمد انوار الحق متوفی ۲۶۔ شعبان ۱۲۳۶ھ کے ہاتھ پر بیعت کی جب آپکے والد فوت ہوے تو شہر لکھنؤ کی عدالت افتاء کا کام آپ کے سپرد ہوا جسکو آپ نے بڑی دیانت کے ساتھ زمانہ غدر ہند تک سرانجام دیا پھر جونپور مین مدرسہ حاجی امام بخش کے مدرس مقرر ہوے جہان ۱۲۸۶ھ تک افادۂ خلق اللہ مین مشغول رہے اور ماہ شعبان سنہ مذکور مین جونپور سے حرمین شریفین کو تشریف لیگئے اور جب حج کر کے مدینہ کو تشریف لے گئے تو راستہ مین اسہال کبدی مین مبتلا ہو کر مدینہ مین پہونچتے ہی شنبہ کے روز ۱۹ ماہ ذی الحجہ ۱۲۸۶ھ مین وفات پائی اور بقیع مین دفن کیے گئے۔ فاضل دانش پژوہ تاریخ وفات ہے آپ کی تصنیفات سے تعلیقات صحیح بخاری تعلیقات تفسیر بیضاوی حواشی شرح سلم ملا حسن۔ حواشی شرح سلم قاضی مبارک حواشی شرح شمس بازغہ۔ تکملہ حواشی شمس بازغہ ملا حسن۔ حواشی شرح وقایہ ناتمام وغیرہ مشہور ومعروف ہین۔

مولوی احمد الدین بن حافظ نور حیات بن حافظ محمد شفا بن حافظ نور محمد بگوی فاضل اجل۔ عالم اکمل فقیہ۔ محدث۔ جامع کمالات ظاہری وباطنی۔ صاحب ریاضت ومجاہدت تھے ۱۲۳۲ھ مین پیدا ہوے مطول اور شرح وقایہ تک تو اپنے بھائی مولوی غلام محی الدین سے پڑھا بعد ازان متفرق عالمون سے استفادہ کیا اور اخیر کو مولوی محمد اسحاق محدث

دہلوی سے چودہ سال دہلی میں رہکر دستار فضیلت باندھی اور حدیث وغیرہ علوم کی اجازت حاصل کی۔ ریاضت ومجاہدہ بدرجہ کمال تھا رات کو کئی دفعہ بیدار ہوتے اور ہر دم ذکر الٰہی میں مصروف رہتے چلتے پھرتے حالت صحت وبیماری میں طالبعلموں کو سبق پڑھاتے رہتے تھے۔ مقبول درگاہ الٰہی میں ایسے تھے کہ جو زبان دُرفشان سے فرماتے وہی ہوتا۔ مروت اسقدر رکھتے کہ طالبعلموں کو اگر اُنمیں سے کوئی بیمار پڑجاتا تو اپنے ہاتھ سے دوا پیا کرکے دیتے آپ بھی مثل اپنے بھائی مرحوم کے اکثر لاہور میں رہتے اور درس دیتے تھے اور یہ دستور کیا ہوا تھا کہ جب چھ ماہ آپ لاہور میں رہتے تو آپ کے بڑے بھائی بوگا میں تشریف لیجاتے اور جب وہ لاہور میں آتے تو آپ بوگا میں تشریف فرما ہوجاتے تھے غرض جسقدر انتشار علم معقول ومنقول پنجاب میں ان ہر دو بھائیوں سے ہوا ہے کسی دوسرے سے نہیں ہوا ہزارہا آدمی صرف بھائی سے لیکر اُنسے فارغ التحصیل اور فیضیاب ہوئے گویا پنجاب میں کوئی صاحب علم انکی شاگردی سے بے بہرہ نہوگا۔ کوئی بالذات کوئی بالواسطہ انکے تلامذہ میں منتسب ہوگا۔ آپ نے تصنیفات بہت کی مگر نظر ثانی تک کی نوبت نہ پہونچی کہ لوگ لیگئے ازانجملہ ایک کتاب احمدیہ حاشیہ شرح ملا ہے جو بہت مشہور ہے مگر اسمیں بھی نظر ثانی تک کا موقع نہیں ملا۔ ایک حاشیہ خیالی ہے۔ باقی تصانیف کا کچھ پتہ نہیں۔ وفات آپ کی ۱۲۔ شوال شب یکشنبہ سنہ ۱۲۸۶ ہجری میں ہوئی اور جامع مسجد بھیرہ کے متصل دفن کیے گئے۔ آپ کی عمر بھی تقریباً ستر سال ہوئی اور لطف یہ ہے کہ جیسے آپ ۱۳۔ سال اپنے بھائی مولوی غلام محی الدین سے چھوٹے تھے ویسے ہی تیرہ سال بعد اُنکے وفات پائی۔ ادرغفور تاریخ وفات ہے۔

شیخ نور الدین بن عبد اللہ بن مصطفے رفیقی۔ جامع علوم ظاہری وباطنی۔ علامۂ زمانہ فہامۂ یگانہ۔ صاحب ہیبت۔ عظیم الاخلاق علو الہمۃ تھے۔ سنہ ۱۲[illegible] ہجری میں پیدا ہوے اور اپنے چچا کے بیٹے شیخ ابی المصطفے طیب بن احمد بن مصطفے کی گود میں پرورش پائی اور اُنہیں سے جمیع معارف کو اخذ کیا اور روایت حدیث اور اوراد کی حاصل کی اور علوم متعارفہ فقہ صرف نحو منطق۔ کلام۔ اصول۔ حکمت وغیرہ کو مولوی محمد حسن بن نظام الدین سے اخذ کیا

اور شیوخ کثیرہ سے صحبت کر کے اُنسے فوائد کثیرہ حاصل کیے اور اکثر شہرون کی سیر کی تمام عمر نکاح نہین کیا۔ طبع موزون رکھتے تھے۔ اشعار لطیفہ اور ابیات منیفہ آپ سے یادگار ہین وفات آپ کی ۹۔ رجب ۱۲۵۸ھ مین ہوئی۔ خادم المحدثین تاریخ وفات ہی۔

مولوی نواب محمد قطب الدین محدث دہلوی ۱۲۱۹ ہجری مین پیدا ہوے۔ اپنے زمانہ کے عالم اجل۔ فاضل اکمل فقیہ۔ محدث۔ مفسر۔ جامع معقول و منقول۔ حاوی فروع و اصول۔ قامع شرک و بدعت و تعسف۔ عابد۔ متورع مردود فرقۂ غیر مقلدہ صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔ علوم شرعیہ خصوصاً حدیث و اصول حدیث شاہ اسحاق دہلوی سے حاصل کیے اور اُنسے اور نیز علماے حرمین شریفین سے حدیث کی سندین لین اور کئی دفعہ حج کیا۔ راقم بھی دہلی مین ۱۲۶۳ھ مین آپ کی زیارت کی ہی۔ بیشک آپ صورت و سیرت مین آیات ربانی مین سے ایک آیت تھے۔ مگر افسوس آپ سے استفادہ کرنے کا اتفاق نہین ہوا۔ آپ اکثر تیسرے۔ چوتھے سال حج کو تشریف لیجایا کرتے تھے جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ آپ کی وفات بھی ۱۲۸۹ھ مین مکہ معظمہ مین ہوئی اور مروج احکام شریعت آپ کی تاریخ وفات ہی۔ آپ کی تصنیفات حسب ذیل ہی۔ مظاہر حق اردو۔ ترجمہ و شرح مشکوٰۃ۔ جامع التفاسیر دو مجلد۔ ظفر جلیل ترجمۂ شرح حصن حصین۔ مظہر جمیل۔ مجمع الخیر۔ جامع الحسنات۔ خلاصہ جامع صغیر۔ ہادی الناظرین۔ تحفہ سلطان۔ معدن الجواہر۔ وظیفہ مسنونہ۔ تحفۃ الزوجین۔ احکام عیدین۔ فلاح دارین۔ تنویر الحق۔ توقیر الحق۔ تحفۃ العرب والعجم۔ احکام العیدین۔ رسالہ مناسک خلاصۃ النصائح۔ گلزار جنت۔ تنبیہ النساء۔ حقیقۃ الایمان۔ مراد المعاد۔ تذکرۃ الصیام۔ تذکرۃ الریا وغیرہ ذالک۔

قاضی مفتی محمد سعد اللہ مراد آبادی۔ عالم اجل شیخ فاضل۔ ادیب اریب منطقی معقولی۔ منقول و معقول کے پتلے تھے۔ مراد آباد مین ۱۲۱۹ ہجری مین پیدا ہوے۔ جنکی تاریخ ولادت ظہور حق ہی۔ صرف و نحو کو مولوی عبد الرحمن تلمیذ بحر العلوم ملا عبد العلی لکھنوی سے پڑھا اور ۱۲۳۳ ہجری مین مجالس وعظ شاہ عبد العزیز وغیرہ اکابرین مین حاضر ہوے اور کتب درسیہ کو مولوی محمد حیات لاہوری پنجابی و اخوند شیر محمد خان فاضل و مفتی محمد صدر الدین خان

صدر الصدور دہلوی سے پڑھا پھر ۱۲۴۸ھ مین لکھنؤ کو تشریف لیگئے جہان مولوی محمد اشرف و مولوی محمد ظہور اللہ و مولوی محمد اسمعیل مراد آبادی اور مولوی حسن علی محدث سے تحصیل کی اور بائیس سال وہان ٹھہرے رہے ۱۲۷۰ھ مین حرمین شریفین کو تشریف لیگئے وہان سے مراجعت فرماکر رامپور مین اقامت اختیار کی یہانتک کہ ۱۲۹۲ھ مین وفات پائی شیخ سعید جہان تاریخ وفات ہے۔ آپ کی تصنیفات سے القول المانوس فی صفات القاموس میزان الافکار شرح معیار الاشعار۔ نوادر الوصول فی شرح الفصول۔ حاشیہ شرح سلم حمد اللہ۔ حاشیہ شرح چغمینی زاد اللبیب الی دار الحبیب محصل العروض مع شرح وغیر ذلک یادگار ہین۔ آپکے خلف الرشید مولوی حافظ لطف اللہ بھی عالم صالح فاضل بارع رامپور مین سے ہین۔

شیخ مصطفیٰ رفیقی

شیخ مصطفیٰ ابن طیب بن احمد بن مصطفیٰ رفیقی۔ ابو احمد کنیت تھی۔ ۱۲۲۲ ہجری مین پیدا ہوئے۔ عالم عامل۔ فاضل کامل۔ فقیہ محدث۔ حسن المحاضرہ۔ بلیغ العبارت حاضر البدیہہ شاعر موزون۔ مورخ جید تھے۔ صحاح ستہ اور کتب تصوف مثل عوارف و تعریف اور احیاء العلوم کو اپنے باپ سے پڑھا اور نسخ کیا اور دیگر علوم عقلیہ و نقلیہ کو اپنے زمانہ کے فضلاء اور حفاظ سے حاصل کیا۔ ہمیشہ طاعات و عبادات مین مشغول رہتے تھے۔ آپ سے شیخ بہاء الدین و شیخ احمد و شیخ احسن اور شیخ عبد الشکور رفیقی وغیرہ نے اخذ کیا اور جمعہ کے روز ۱۴۔ ربیع الاول ۱۲۹۱ھ مین وفات پائی تاریخ وفات آپ کی ادخلہ اللہ الجنۃ بلا حساب سے نکلتی ہے۔

مولوی محمد عمر رامپوری

محمد عمر رامپوری۔ عالم فاضل۔ جامع معقول و منقول ذکی فہیم۔ مناظر۔ اصول۔ جدلی عربی و فارسی مین شعر فصیح و بلیغ کہتے تھے۔ صولت تخلص تھا۔ وعظ مین ایسی عبارت مقفی و مسجع بولتے تھے کہ باعث استعجاب اہل علم ہوتا تھا اور مناظرہ مین وہ خدا داد ملکہ تھا کہ غیر مقلدین کو پہلے ہی مرحلہ مین ساکت کر دیتے تھے جنکے ہنگام تکلم پر یہ شعر صادق آتا تھا ؎ اک بات مین تمام ہے بیان کا مدعی + کسکی بلا ہو بارکش امتنان تیغ + عینی شرح ہدایہ پر حواشی آپ سے یادگار ہین اور نیز ایک رسالہ طنطنہ صولت سماع کے باب مین اور ایک رسالہ عشرہ مبشرہ نام اُن دس سوالون کے جواب مین تصنیف کیا جو مولوی محمد حسین لاہوری امام غیر مقلدین نے مشتہر کیے تھے اور علماے اہل اسلام عرب و عجم و خراسان و عراق و ہندوستان وغیرہ سے

اُنکے جواب چاہیے تھے پس فاضل ممدوح نے ایک ایک سوال کے متعدد جواب اس خوبی و صراحت سے دیے کہ صاحبان ذی علم و انصاف نفس بر اظہر من الشمس ہین۔ افسوس عین عالم شباب یعنے چھتیس ۳۶ سال کی عمر مین بمرض استسقاء بمقام دہلی مین ۱۴۔ رمضان المبارک ۱۲۹۵ھ مین وفات پائی۔ مناظرہ مدلل تاریخ وفات ہے۔

مولوی شاہ عبد الغنی بن شاہ ابو سعید۔ مفسر۔ محدث۔ فقیہ۔ جامع اصناف علوم حافظ قاری صاحب باطن۔ درویش سیرت تھے۔ اصل وطن آپکا سرہند تھا مگر آپ دہلی مین ماہ شعبان ۱۲۳۵ھ مین پیدا ہوے آپکے والد ماجد حضرت مجدد الف ثانی کی اولاد میں سے حضرت غلام علی شاہ کے جانشین سجادہ خانقاہ مظہریہ واقع دہلی تھے۔ آپ نے اکثر علوم کو اپنے والد وغیرہ سے پڑھا چنانچہ امام محمد کی موطا انھین سے پڑھی اور انھین سے طریقہ صوفیہ اخذ کیا اور مشکوۃ شریف کو شیخ مخصوص اللہ بن مولانا رفیع الدین سے پڑھا جنھون نے شاہ عبد العزیز کے درس مین پڑھا تھا اور نیز محمد اسحاق دہلوی سے پڑھا اور شیخ محمد عابد سندھی انصاری نزیل مدینہ منورہ سے صحیح بخاری کو پڑھا اور کتب صحاح ستہ کی سند لی اور شیخ ابو زاہد اسمعیل بن ادریس رومی ثم المدنی سے کل اجازت حاصل کی عرصہ بیس سال کا ہوا کہ آپ ہندوستان سے ہجرت کر کے حرمین شریفین کو تشریف لیگئے اگرچہ اس سے بعد المشرقین کا فاصلہ ہوگیا تھا مگر آپ کے فیوض کی شعاعون سے وہ منور رہا اور ملک عرب جو مرکز اسلام اور ماخذ علم دین ہے وہان بھی ہزارون شخص آپ کے علم ظاہری و باطنی سے فیضیاب ہوے اور مدینہ منورہ مین سیکڑون مولوی حدیث کی سند آپ سے لینے آتے تھے اور حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا کے بڑے بڑے رکن اسلام آپ کو بزرگ مانتے تھے اور صدہا لوگ عرب و عجم کے آپ کی بیعت سے خاندان نقشبندیہ مین مشرف ہوکر سعادت دارین کو پہونچتے رہے۔ شیخ الحرم آپ کی یہان تک تعظیم و تکریم کرتے تھے کہ جب مسجد نبوی مین نماز کے وقت آپ کو دیکھ پاتے تھے تو آپ کو ہی امام بناتے مگر آپ کو بسبب کسر نفسی کے امامت پسند نہ تھی اسلیے یہ عادت کرلی تھی کہ عین تکبیر کے وقت مسجد مین تشریف لاتے آپکی تصنیفات تعلیقات سے ابن ماجہ المسمی بہ انجاح الحاجہ فی شرح سنن ابن ماجہ یادگار ہے

وفات آپکی محرم ۱۲۹۶ھ ہجری مین مدینہ منورہ مین ہوئی۔ قطعہ تاریخ وفات حسب ذیل ہی۔

شاہ عبد الغنی وحید زمان	نازش علم وعارف باللہ
سال نقلش شنیدم از ہاتف	بہترین محب دین اسے ماہ ۱۲۹۶

مولوی حافظ ولی اللہ لاہوری ۔ عالم۔ فاضل تبحر مباحث۔ مناظر۔ واعظ جامع علوم عقلیہ ونقلیہ تھے۔ تردید عقائد نصاری مین آپکو وہ ملکہ اور ید طولی حاصل تھا کہ بڑے بڑے پادری آپ کے مقابلہ سے کنارہ کشی کر جاتے تھے۔ حافظہ کا وہ حال تھا کہ بروقت درداد کسی مسئلہ یا علمی بات کے شاگرد سے کتاب کی عبارت پڑھواکر صفحہ وسطر پوچھ لیتے پھر کیا مجال تھی کہ وہ آپ کو بھول جاے فوراً بتادیتے کہ فلان مسئلہ یا مضمون فلان کتاب کے فلان صفحہ وسطر مین ہی۔ علوم آپنے مولوی غلام رسول قلعہ والہ ومولوی نور احمد ساکن کھائی کوٹلی اور نیز مولوی احمد الدین بگوئی سے پڑھے چونکہ آپکو فقہی مسائل کے استنباط مین بڑی دسترس تھی اسلیے اکثر لوگ فتاوی کے لیے آپکے پاس آتے تھے اور ہر جمعہ کو جامع مسجد لاہور مین اہل اسلام کو اپنے پرُاثر وعظ سے مستفید کرتے تھے۔ آپ کی تصنیفات سے مباحثہ دینی۔ صیانۃ الانسان عن وسوسۃ الشیطان۔ النجاۃ ضروری وغیرہ یادگار ہین جن پر راقم الحروف کے حواشی نیز چھپے ہوئے ہین۔ وفات آپ کی بمرض اسہال یوم جمعہ وقت ظہر ۲۴۔ جمادی الاولی ۱۲۹۶ھ ہجری مین ہوئی۔ اور قطعہ تاریخ وفات حسب ذیل ہی۔ قطعہ

آن حافظ شیرین زبان وان واعظ خوشتر بیان	شد روز آدینہ روان زین دار پر رنج وعنا
بود از جمادی اولین تاریخ بست وچار مین	پنہان شدہ زیر زمین آن آفتاب فہم وذکا
یاسین بے سالش رقم بگرفت دل گفتش سبق	بنویس جان دادہ بحق حافظ ولی اللہ دلا ۱۲۹۶

مولوی محمد قاسم بن شیخ اسد علی بن غلام شاہ بن محمد بخش بن علاء الدین بن محمد فتح بن محمد مفتی بن عبد السمیع بن مولوی ہاشم نانوتوی ۱۲۴۸ھ مین پیدا ہوے نام تاریخی آپکا خورشید حسین ہی۔ علامہ عصر۔ فہامہ دہر۔ فاضل متبحر۔ مناظر۔ مباحث۔ حسن التقریر۔ ذہین معقولات کے گویا پتلے تھے۔ آپ لڑکپن ہی سے ذہین۔ طباع۔ بلند ہمت۔ تیز۔ وسیع حوصلہ۔ جفاکش۔ جری

تھے مکتب مین اپنے ساتھیون سے ہمیشہ اول رہتے تھے۔ قرآن شریف بہت جلد ختم کرلیا خط اُسوقت بھی سب لڑکون سے اچھا تھا۔ نظم کا شوق اور حوصلہ تھا اپنے کھیل اور بعض قصے نظم فرماتے اور لکھ لیتے تھے چھوٹے چھوٹے رسالے اکثر نقل کیے۔ عربی آپکو شیخ نہال احمد نے شروع کرائی پھر آپ سہارنپور مین اپنے نانا کے پاس چلے گئے اور وہان مولوی محمد نواز سے کچھ فارسی اور عربی کی کتابین پڑھین ۱۲۶۰ھ مین مولوی مملوک العلی کے پاس دہلی مین جاکر تحصیل علوم مین مشغول ہوے اور حدیث کو شاہ عبد الغنی محدث سے پڑھا جب تحصیل سے فارغ ہوے تو چندے مدرسہ عربی سرکاری واقع دہلی مین مدرس رہے پھر مطبع احمدی مین تصحیح کتب پر مقرر ہوگئے اور تحشیہ وتصحیح بخاری شریف کا کام انجام دیا۔ آپکا قول ہے کہ بایام طالب علمی مین خواب مین گیا دیکھتا ہون کہ مین خانہ کعبہ کی چھت پر کھڑا ہون اور مجھ مین سے ہزارون نہرین نکلکر جاری ہو رہی ہین جناب والد سے ذکر کیا اُنھون نے فرمایا کہ تمسے علم دین کا فیض بکثرت جاری ہوگا ۱۲۷۷ھ مین حج کیا اور دیوبند کے عربی مدرسہ کے سرپرست مقرر ہوے ۱۲۸۵ھ مین پھر حج کو چلے گئے اور مراجعت کے بعد دہلی مین واپس آکر تدریس وتفسیر علوم مین مشغول ہوے سب کتابین بے تکلف پڑھاتے اور اس طرح کے مضامین بیان فرماتے کہ کسی نے سُنے نہ سمجھے اور عجائب وغرائب تحقیقات ہر فن مین کرتے جس سے تطبیق اختلافات اور تحقیق ہر مسئلہ کی بیخ وبن تک ہوجاتی تھی۔ پادری تاراچند نے آپ نے مباحثہ مین ساکت کیا ۱۲۹۳ھ مین چاندپور ضلع شاہجہانپور مین جو تحقیق مذہبی کا ایک میلہ قائم ہوا تھا اور ہر مذہب کے عالم وہان جمع ہوے تھے اسمین آپ نے ابطال تثلیث وشرک اور اثبات توحید کو ایسا بیان کیا کہ حاضرین جلسہ مخالف وموافق مان گئے ۱۲۹۴ھ مین پھر اس میلہ مین پنڈت دیانند سرستی کے ساتھ گفتگو کی اور بحث وجود اور توحید کا ایسا بیان کیا کہ حاضرین کو سوائے سکوت اور استماع کے اور کچھ کام نہ تھا پھر عیسائیون سے تحریف مین گفتگو ہوئی اور عیسائی ایسے بے سر و پا بھاگے کہ ٹھکانا نہ معلوم ہوا حتے کہ اپنی بعض کتابین بھی بھول گئے۔ اِن مباحثون کا حال آپ نے ایک رسالہ مین مرتب کیا اور اُسکا نام حجۃ الاسلام رکھا اسی سال آپ پھر حج کو تشریف لے گئے جب واپس آئے تو تپ مین مبتلا ہوکر کسی قدر عرصہ تک

بیمار رہے اسی اثنا مین دیانند سرستی نے پھر مسلمانون کے مذہب استقبال قبلہ پر اعتراض کرنا شروع کیا جسکے جواب مین آپ نے ایک رسالہ قبلہ نما نام تصنیف کیا یوم پنجشنبہ ظہر کے وقت ۴- جمادی الاولے ۱۲۹۷ ہجری مین ذات الجنب اور تپ کے عارضہ سے وفات پائی اور قصبہ نانوتہ مین دفن کیے گئے - مباحث روشن نفس آپ کی تاریخ وفات ہے آپ سے مولوی محمود حسن دیوبندی اور مولوی فخر الحسن گنگوہی اور مولوی احمد حسن امروہوی وغیرہ نے پڑھا -

مولوی احمد علی محدث سہارنپوری - عالم فاضل - فقیہ - محدث - جامع منقول و معقول حاوی فروع و اصول تھے - حفظ قرآن کے بعد علوم عربیہ وغیرہ مین مشغول ہوے اور اپنے ملک کے علما و فضلا سے علوم ابتدا اولہ حاصل کرکے دہلی مین مولانا محمد اسحاق محدث سے حدیث کو پڑھا اور اُسکی سند اُنسے لی - پھر حج کیا اور حرمین شریفین کے علما و مشائخ سے استفادہ کیا اور اجازت حاصل کی - پھر دہلی مین آکر مطبع احمدی نام جاری کیا جو غدر تک بڑے زور و شور سے جاری رہا اور اسمین بڑی بڑی علمی کتابین آپکے اہتمام اور کوشش سے چھپتی رہین خصوصاً صحیح بخاری وغیرہ پر آپ نے عمدہ حواشی چڑھائے اور اُنمین حنفی مذہب کی خوب تائید کی - علاوہ تحشیہ و تعلیقات کے ایک رسالہ الدلیل القوی علی ترک القراءۃ للمقتدی خوب تحقیق و تدقیق سے فارسی مین تصنیف فرمایا جسکا ترجمہ اُردو مین اب چھپا ہوا موجود ہے مطبع شکست ہونے کے بعد آپ اپنے وطن مالوفہ سہارنپور مین آگئے جہان مرض فالج سے ۶- جمادی الاولی ۱۲۹۷ھ مین وفات پائی - خزانۂ خوبی آپ کی تاریخ وفات ہے - آپ سے بذریعہ تدریس اور انطباع کتب علمیہ کے بڑی تنشیر علمی ہوئی -

شیخ عماد الدین بن عبد الرسول بن ابراہیم بن اسلم بن یحیی رفیقی - لبیب فاضل ادیب کامل - عالم نحریر - محدث - فقیہ اورع - اعبد تھے - سنہ ۱۲۴۹ھ مین پیدا ہوے - علوم مروجہ و متعارفہ کو اپنے زمانہ کے اساتذہ سے حاصل کیا اور صحیح بخاری کو درساً و روایۃً مولانا شیخ احمد واعظ سے پڑھا اور معارف و سلوک کو مولانا شیخ احمد اربلی سے اخذ کیا اور انھین کے ہاتھ پر بیعت کی اور حج کیا جسکے ضمن مین اکثر شہرون کی سیر کی - آپ سے

اطال اللہ عمرہ وادوصلہ الے درجات العلیا کے نام پر مطبع سراج المطابع نام مع اخبار سراج الاخبار کے جاری کیا ہی۔ علاوہ حواشی و تعلیقات کتب مرقومہ بالا اور اس کتاب حدائق الحنفیہ کے ایک کتاب زبدۃ الاقاویل فی ترجیح القرآن علی الاناجیل اور رسالہ آفتاب محمدی بھی اس خاکسار کی تصنیفات مین سے ہین۔ اب خداوند کریم کے فضل و کرم سے امید ہی کہ وہ اپنے رسول مقبول کے طفیل اور اُن بزرگان دین اور علمائے کرام حنفیہ کی برکت سے جنکا تذکرہ اس کتاب مین درج ہوا ہی میرا خاتمہ بخیر کرے۔ آمین

خاتمۃ الطبع از کارپردازان مطبع

شائقین تاریخ علماء دین کو مژدہ کہ رسالہ لاجواب سراپا انتخاب مجموعۂ لاثانی آئینہ چہرۂ حالات باستانی مطلع انوار بہیہ مسمی حدائق الحنفیہ مصنفہ خضر شوارع دین متین رہنمائے مسالک صدق و یقین مرجع اعاظم علماء الفحول شیخ فقہاء الفروع والاصول مقبول درگاہ رب صمد جناب مولوی حافظ فقیر محمد خلف رشید جناب حافظ محمد سفارش تلمیذ صدر الافاضل مولانا محمد صدر الدین خان صدر الصدور شاگرد حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث قدس اللہ تعالی اسرارہم جسمین بعد جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تیرھوین صدی تک جسقدر فقہا اور علما گذرے ہین سب کے حالات مشعر مولد و مسکن اور مختصر سوانح عمری اور کیفیت تلمذ اور وقائع ہدایت و ارشاد اور اسامی آبا و اجداد اور سنہ تولد و تاریخ وفات وغیرہ حالات ہر ایک بزرگوار کے تام بنام بکمال خوبی و خوش اسلوبی سے درج ہین (جسکی تلاش و تالیف کی نسبت اس کتاب کو سرسری طور پر ملاحظہ فرمانے کے بعد بھی ہر اہل علم بادی الراے مین اندازہ کرسکتا ہی کہ مصنف علامہ نے کیا کچھ دماغ سوزی اور کتب بینی سالہا سال کی ہوگی) بحسب ایماے مرجع ارباب علم و فن والا پایگاہ بابو پراگ نراین (زیدت حشمتہم) منشی نول کشور پریس لکھنؤ مین تیسری مرتبہ واقع ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ عیسوی مطابق ماہ شعبان ۱۳۲۴ ہجری صفاے طبع صفا آگین سے مصفا ہوکر مطلع انوار صفا ہوا۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
رموز القرآن - اوقاف قرآن کا بیان	۶ پائی	میلاد شریف - موسوم بہ مدح پیغمبر از مرزا علی خان متخلص بہ بہار -	۱ر
آثار محشر منظوم ذکر علامات قیامت -	۲ر	مجموعۂ وفات نامہ - شامل پانچ رسالہ (۱) وفات نامہ (۲) قصیدۂ نعتیہ (۳) قصۂ حضرت بلال (۴) قصۂ حضرت دائی حلیمہ (۵) حلیہ شریف معروف بہ نبوت نامہ -	۹ پائی
صبح کا ستارہ - حالات قیامت و بہشت و دوزخ از مولوی عباس علی	۱ر۹پا	مولد شریف شہیدی - واضح قلم مصنفہ مولوی غلام امام شہید آلہ آبادی کاغذ سفید و حنائی -	۴ر
قیامت نامہ و بہشت نامہ - از مولوی فیاض الحق -	۱ر۳پا	ایضاً متوسط قلم حسب مراتب بالا کاغذ سفید و حنائی	۲ر۳پا
قیامت نامہ مسمی بہ آئینۂ نشور از مولوی شمس الدین احمد -	۴ر	تاریخ احمدی - انتخاب حدیث صحیح بخاری صحیح مسلم و حاکم مستدرک شرح السنۃ بیہقی بحر العلوم امام عبد اللہ عمر شرح دقائق الاخبار مولد ابن جوزی محدث انیس الجلیل جمل اشعۃ اللمعات مظاہر حق مصباح النبوۃ مدارج النبوۃ معارج النبوۃ روضۃ الاحباب ریاض الازہار وغیرہ سے محمد سراج الیقین نے بعمدگی تمام کیا ہے - کاغذ سفید -	۶ر
تحفۂ درود - ملقب بہ خیر الکلام از مولوی منظور احمد -	۱ر۶پا	مولد شریف عزیزیہ - از حافظ عبد الرحیم	۶ر
رسالہ کسب الانبیا - از مولوی ظہور الحق	۳ پائی		
مجموعۂ توشۂ عقبیٰ - در وظائف اسماء الٰہی و اسماے رسالت پناہی -	۹ پائی		
مجموعۂ نود و نہ نام باری تعالیٰ - شامل چھ رسالہ (۱) نامے معنی (۲) قصیدۂ بردہ (۳) قصیدۂ بانت سعاد (۴) قصیدۂ غوثیہ (۵) دعاے سریانی (۶) قصیدۂ حضرت یونس ع -	۲ر۹پا		
انوار محمدی - مع نقشۂ شجرۂ فرق قدریہ و جبریہ وغیرہ از مولوی محمد امیر اکبر آبادی	۵ر		
شرح چہل حدیث - از مولوی امیر علی	۱ر۳پا		
فالنامۂ یوسفی - مولفہ منشی محمد یوسف -	۶ پائی		

نام کتاب	قیمت
مولد شریف جدید از مولوی احمد خان صوفی۔	۲ر ۹ پا
زیور ایمان مولد شریف۔ عورات و مستورات کی زبان مین از مولوی محمد انور علی۔	۴ر
مجموعۂ اوراد مستندہ۔ عربی و اردو شامل سولہ رسالہ مرتبۂ مولوی محمد عبد العزیز خان صاحب۔	۱۰ر ۹ پا
مخمس ہفت بند کاشی۔ از راجہ الفت رائے صاحب۔	ار
دیوان نعتیہ از مولوی احمد علی صاحب۔	۲ر ۶
الضرب المنکر مؤلفہ مولوی حاجی سید نسیم الدین احمد صاحب اسمین بحوالۂ کتب معتبر شیعون کے اقوال اور خاص رسالہ مولوی علی اظہر اثنا عشری کی تردید ہے۔	۸ر
رسالہ تحفۃ الحرمین فی بیان طعام الدارین مصنفۂ حاجی حرمین شریفین مولانا محمد عبد الرحمن لکھنوی مہاجر مکہ معظمہ مطبوعۂ نظامی۔ کاغذ سفید۔	۶ر
مظہر المیلاد مولد شریف۔ منظوم	

نام کتاب	قیمت
از شیخ وزیر علی تخلص عاقل۔	۲ر
شمس الضحیٰ فی میلاد المصطفےٰ۔ مولد شریف از مولوی مجیب اللہ۔	۲ر
نسب نامۂ رسول مقبول حالات بعثت سے وفات مبارک تک کاغذ سفید و حنائی۔	۹ پائی
نور نامہ و شمائل نامہ۔ نور محمدی اور شمائل کا ذکر از مولوی عبد العزیز	۶ پائی
خدا کی رحمت۔ حال پیدائش رسول اعظم از مولوی سلامت اللہ	ار
نصیحۃ یوم الجمعہ۔ از منشی سید عطا حسین	ار ۳ ۹ پا
عادت الانسان فی آخرۃ الایمان مصنفۂ حاجی محمد داراب اللہ صاحب	ار ۶ ۹ پا
بہارستان منقبت معروف بہ دیوان حکیم شاہ ظہیر احمد صاحب۔	۲ر ۶
مخمس ظہیری تخمیس بر ہفت بند ملا کاشی علیہ الرحمۃ معروف باسم تاریخی مناقب ظہیری از حکیم صاحب موصوف الذکر	۹ پائی
محامد خاتم النبیین۔ از منشی امیر احمد	۵ر
سرور القلوب فی ذکر المحبوب مصنفہ مولوی محمد نقی علی خان	۸ر